نسائی کی بدعت

وسام الدین اسحاق

کتاب براءۃ النسائی اور سام الدین اسحاق

اس نے برسوں کے منصوبے بنائے

2100-512 پیارے بھائی

کینان سمیسم، پہلا لسانی

پروف ریڈر منال سمیسم

دوسرا لسانی

پروف ریڈر، بھائی احمد

فائیق تیسرے

لسانی پروف ریڈر محترم بھائی شریف عفیفی

کتاب کے دوسرے ایڈیشن

کا سرورق عزیز بھائی

فوزی البصری نے تیار کیا تھا-

ہدہ 6

میں یہ کتاب اپنے مرحوم والد کو وقف کرتا ہوں، جن کی میں قدر کرتا ہوں اور ان کی فکر کی عظمت، اسلامی مفکر نیازی عزالدین، جنہوں نے 1999ء میں استنبول سے عثمان بن عفان کے قرآن کو لانے میں پہلی نقوش مرتب کی تھیں-

میں یہ کتاب اپنے بھائی اور دوست عیسیٰ (نامعلوم سپاہی) کو بھی وقف کرتا ہوں، جنہوں نے میری پچھلی کتاب کو شائع کرنے میں بہت تعاون کیا تھا، اس نے مجھے اپنے نام کے ذکر کے بارے میں خاموش رہنے کو کہا، اس لیے میں نے ان کا نام بتائے بغیر خود کو مطمئن کیا- پورا نام-

اور ہر اس شخص کے لیے جنہوں نے اسے تیار کرنے اور معزز قارئین کے سامنے پیش کرنے میں میری مدد کی، میں پیاری بہن منال عبدالکریم صمیم سے شروع کروں گا، جو میں نے اس کتاب کے پہلے ایڈیشن کی لسانی پروف ریڈنگ کی نگرانی کی- میں یہ کتاب ان تمام بھائیوں کو بھی وقف کرتا ہوں جنہوں نے گزشتہ برسوں میں خواتین کے حقوق کے موضوع کو پھیلانے میں اپنا حصہ ڈالا ہے-

وہ ملاقاتیں جنہوں نے مجھے اپنے سفر کے دوران اپنے ساتھ اکٹھا کیا جو میں نے 2021 میں پہلی بار کی تھی- محترم بھائی احمد قاسم، بھائی ڈاکٹر احمد عرفہ، مشیر بھائی احمد عبدو مہر، دوست بھائی یاسر العدیر قوی، پیارے بھائی کینان سمیسم، محترم بھائی طاہر سیف، بھائی ڈاکٹر عناد سلیمان، اور محترم بہن ماہا الطیناوی-

میں یہ کتاب اپنے پیارے بھائی مصور فوزی البصری کو بھی وقف کرتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کا سرورق تیار کیا-

وسام الدین اسحاق

کیلیفورنیا 9 مارچ 2022

وسام الدین اسحاق:

ایک اسلامی مصنف اور مفکر، شام کے دارالحکومت دمشق میں 1963ء میں پیدا ہوئے- ان کے والد معروف ادیب اور اسلامی مفکر نیازی ایزز ہیں-
مذہب، خدا اس پر رحم کرے-

انہوں نے پہلی بار 1985ء سے 1988ء تک شام میں صحافت کے شعبے میں کام کیا-
انہوں نے 1993 میں کمپیوٹر پروگرامنگ میں اپنی تعلیم مکمل کی-
اس نے پانچ سال تک امریکی گرجا گھروں کے ماہرین، راہبوں اور پادریوں سے تورات اور بائبل کا مطالعہ کیا-
اس نے 1988 سے 1990 تک مورمن چرچ کی تعلیمات کا مطالعہ کیا-
پھر وہ یہوواہ کے گواہوں کے پاس چلا گیا اور 1990 سے 1993 تک ان کی تعلیمات کا مطالعہ کیا-
اس نے اپنے والد کی کتابوں سے قرآن کے فلسفے کا مطالعہ شروع کیا اور ڈاکٹر محمد شہرور نے سوچا-
ان کے والد نے 1999 عیسوی میں استنبول کے اعلیٰ محل سے عثمان بن عفان سے منسوب نوبل قرآن کا ایک نسخہ حاصل کیا، چنانچہ انہوں نے اسے چار سال تک اپنے ذاتی مطالعہ (حروف بہ حرف اور یکے بعد دیگرے) کے تحت رکھا اور دکھانا ختم کیا- اس کی مشکل پڑھائی، جو باقی پڑھنے سے مختلف تھی-

ان کی تحریریں:

کتاب (128) عاصم سے حفص پڑھنے میں گرامر کی غلطی- 2003
کتاب "کوفک خطاطی کی تاریخ - تحریر اور تشکیل" 2007 میں-
کتاب "توبہ کی دنیا" 2008 میں-
پھر کتاب براء النصی 2017، پہلا ایڈیشن - دوسرا ایڈیشن 2020 اور تیسرا ایڈیشن 2021-
انہوں نے 2021 میں عاصم سے حفص پڑھنے میں 128 غلطیاں نکالتے ہوئے عثمانی کی کتاب کو دوبارہ لکھا-

مصنفین کی ویب سائٹس:

مفت قرآن ویب سائٹ) Facebook پر
ڈاکٹر احمد سوبی منصور کے ساتھ قرآن گروپ کے لوگ
ڈاکٹر راشد خلیفہ کے گروپ میں شامل ہوئے-
نسی اور اسلامی کیلنڈر کی ویب
سائٹ) https://www.facebook.com/nassee2000
یوٹیوب پر وسام الدین اسحاق کی ویب سائٹ
https://www.youtube.com/channel/UCxcAAcCNuW5hMXsW2MFzzhg

دوسرے ایڈیشن کی کور تصویر- ... 1
کاپی رائٹس- ... 2
سرشار لکن- ... 3
مصنف کی سوانح عمری- ... 4
بک انڈیکس- ... 5
پہلا تعارف.. ... 9
دوسرا تعارف- ... -10
کتاب کا خاکہ پڑھیں- ... 13
سٹولوریم کی درخواست- ... -16
عورت کے تصور کی پیدائش... ... 27
شیعہ فکر کا ظہور- ... -30
یرموک کا مقام........ ... 36.
آیت نسی پڑھنا... ... 46.
سلام، شکریہ اور شکریہ.... ... 46
انسانی سوچ کے طریقہ کار کی تعریف ... 47.
پہلی رکاوٹ پر قابو پانا... ... 53
استنبول کا سفر.... ... 54
قرآن پڑھنا— ... 56.
تصدیق کریں کہ یہ کاپی بنائی گئی تھی- ... -60
کوفی رسم الخط اور حجازی رسم الخط میں فرق ... -60
لغت رموز کی ترقی.. ... 62.
کتاب کا مختصر خلاصہ عربی خطاطی کی تاریخ (تحریر) 2008 ... 69
بغیر نقطوں کے عربی حروف- ... 69
صنعا کی دستاویز میں چھپے ہوئے متن کے ساتھ جعلسازی کا ثبوت... ... 93.
پوشیدہ متن کا ترجمہ کریں- ... 94.
دستاویز کا مرئی متن- ... 95.
دستاویز سے ظاہر ہونے والے متن کا ترجمہ کریں- ... 96.
نسی کا مہینہ کب منسوخ ہوا؟ 99
عرب ہجری کیلنڈر اسے نسائی کیلنڈر کا مہینہ کب منسوخ ہوا؟ ... 99
عرب کیلنڈر سے ماہ نسین کی منسوخی کی تاریخ کو پڑھانا... ... -100.
حدیث نمبر 499 کی بحث ... 106.
خلیفہ عمر بن الخطاب کی وفات- ... 108.
مزید شواہد کہ النسائی 631 تک رائج تھی- ... 110.
سات پڑھنا ... 119.
سات قراء ت میں فرق... ... 121
تشکیل کا فرق- ... 122.
حروف کا فرق- ... 123.
الفاظ کی مختلف پوزیشنیں، حروف کا غائب ہونا- ... 124.
عربی حرف کی ترقی- ... 128.
خطوط لکھنے کی ترقی کو چیک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں- ... 133.
غیر وقف شدہ مخطوطات ... 138.

ساتت پڑھنا، حصہ دوم.. 143

اسلامی ممالک میں پڑھنے کی جغرافیائی تقسیم- 151

وہ لوگ جنہوں نے النسائی کو بری کرنے میں تعاون کیا- .... 152.

جولین اور گریگورین سال- .... 156.

عربی مہینوں کے ناموں کے معانی- .... 159.

مقدس مہینہ........ 164.

یہ کیلنڈر کا مہینہ ہے- .... 164.

یہ عمرہ کے حج کا مہینہ ہے- .... 164.

یہ حرمت والا مہینہ ہے... .... 166.

مقدس مہینوں کے تصور کو حج کے مہینوں کے ساتھ جوڑنا- .... 168.

احج کے بارے میں سب سے مشہور معلومات چار حرمت... .... 168.

حرمت والے مہینے کا خاتمہ (نسائی) اور اسلام کے بعد اسلامی ریاست کیا بنی- .... 172.

حرمت والے مہینے...... .... 174.

حدیث: 499- .... 186.

لڑائی، جہاد، گناہ اور جارحیت... .... 188.

ماہ صیام کے نقاط .. .. 193.

اسال 2017 کے لیے ماہ رمضان کے تعین میں فرق کے حوالے سے ایک پیغام کا جواب .... 196.

اسلام سے پہلے حج... .... 199.

طواف 201

ملاقات .... 202.

صفا اور مروہ- .... 203.

اووز فلو- .... 204.

حج کے دوران تحفے، ہار اور تجارت- .... 205.

عمرہ.. .... 206.

زمانہ جاہلیت کی شہریت حج کے مقدس مہینوں میں... .... 207.

تعطیلات- .... 208.

حنفی مسلمانوں کے تصور میں حج- .... 209.

حج کے مہینوں، زیادہ حج، کم حج، اور حرمت والے مہینوں کی وضاحت کے بارے میں حقیقت- .... 216.

اوقات .... 222.

سب سے بڑا حج... .... 224.

2016 کے لیے حج کے نمبروں کا چارٹ- .... 227.

کیا واقعی حج 9 ذی الحجہ کو ہوتا ہے؟ .... 228.

چھوٹا حج .... 230.

حج کا سب سے بڑا دن کون سا ہے؟ 231

رسومات اور رسومات.... .... 233.

رسومات اور رسومات- .... 233.

حرمت والے مہینوں میں زمین پر شکار کی ممانعت- .... 235.

ماہ نسی کو حذف کرنے سے مسلمانوں پر ہونے والے منفی اثرات- .... 240.

اسلامی ممالک کا ریگستان- .... 240.

معاشی اثرات..... .... 242.

جزیرہ نما عرب اور لیونٹ میں نسی کے مہینے کی منسوخی سے پہلے عرب بازاروں کی تاریخیں- 243

نظریاتی اثر و رسوخ- ..... 249.

تحریک کی اضافیت کا نظریہ- 250-

غار سورا ..... 258.

نمبر 300 اور 309 کا رشتہ ..... 258.

غار کا مقام- ..... 266.

اہل غار کے لڑکوں کی تعداد- ..... 268.

پرانا ارجن کیا ہے؟ ..... 270.

صحیح ہجری تاریخ اور لیلۃ القدر- ..... 275.

تقدیر کی رات ..... 277.

مترادف اور تنوع کے درمیان فرق .. .. 286.

نسی کیا ہے... ..... 289.

عورت کی تعریف... ..... 295.

النسائی الاصغر- ..... 298.

النسائی الاکبر- ..... 298.

رقم کی نشانیوں کے اندر سورج کی پوزیشنوں کے بارے میں انسانی علم کی تاریخ 300-

سورج اور چاند کے گھر- ..... 307.

رقم سال کی لمبائی- ..... 314.

سورج گھر- 321

سورج نے میری درخواست دی ہے- ..... 323.

چاند کے مراحل.... ..... 329.

چاند کے گھر... 331

مکر....... ..... 333.

کوبب .... 335.

میش اور میش- ..... 336.

ورشب اور جیمنی- ..... 337.

کینسر ..... 338.

لیو اور کنیا لیبرا ..... 339.

سکورپیو اور دخ ..... 340.

نتیجہ ..... 344.

سالوں کے دوران رقم کے کیلنڈر کی ..... 346.

تبدیلی- چاند کے گھر 707 - 711 ..... [illegible]

سال 2000 سے 2019 تک کے منصوبے- 361

ماہ رمضان میں چاند کے مراحل- ..... 374.

استغاثہ کیس... ..... 379.

دفاع کی درخواست.. ..... 386.

دنیا میں گریگورین کیلنڈر کے پھیلاؤ کا ایک چارٹ- ..... 389.

ناسی کے مہینے کی تکرار کے نقاط (13) - 5 - 9)- 391

المحاق کی راتوں کے نقاط- ..... 398.

آیت النسائی کی تلاوت قرآن... 400-

یرموک کی جنگ کی تاریخ دیکھیں 401

ولادت رسول .... 402.

حال ہی میں، ویکیپیڈیا براؤزرز پر کچھ تاریخیں جعلسازی کی گئی ہیں- ..... 403.

آیت النسائی کی ایک اور تلاوت- .... 412.
مورفولوجی کو تبدیل کیے بغیر آیت نسی کا تیسرا پڑھنا .... 413.
وہ احادیث جو سنہ 17 ہجری میں ہجری کیلنڈر کے آغاز کی تصدیق کرتی ہیں- .... 414.
چاند کے مراحل اور مکانات میں فرق- .... 417.
چاند کے مراحل- .... 418.
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم کی وفات- .... 419.
جنگ تبوک- .... 422.
بدر کی عظیم جنگ... .... 424.
عبداللہ بن جحش کا راز .... 425.
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت- .... 428.
ریاضی گائیڈ- .... 429.
کیلنڈر گائیڈ... .... 430.
عدالت کا فیصلہ- .... 432.
کتاب کے حوالے- .... 433.
آخری سرورق کی تصویر .... 434.

کاغذی ایڈیشن، براہ کرم درج ذیل لنک کو کھولیں:

https://drive.google.com/drive/folders/JaGaBaOLN2pH4N4GU8a2CYJq1Hxe_MfIN

یا ہمیں فیس بک کی سائٹ نسی اور اسلامی کیلنڈر پر لکھیں- :https://www.facebook.com/nassee2000

یا ہماری یوٹیوب ویب سائٹ پر:

https://www.youtube.com/channel/UCxeAAcCNuW5hMXsW2MFzzhg?view_as=subscriber

الیکٹرانک ورژن براؤزر درج ذیل پیراگراف پر کلک کر سکتا ہے اور کیلنڈر فائلیں 300 DPF کے اعلی معیار کے ساتھ کھلیں گی-

512 سے 599 سال کے منصوبے 450-435
600 سے 699 سال کے منصوبے 468-451
700 سے 799 سال کے منصوبے 484-468
800 سے 899 سال کے منصوبے 502-485
900 سے 999 سال کے منصوبے 520-503
1000 سے 1099 تک کے چارٹس 538-521
1100 سے 1199 تک کے چارٹس 556-539
1200 سے 1299 تک کے چارٹس 574-557
1300 سے 1399 تک کے منصوبے 592-575
1400 سے 1499 تک کے منصوبے 610-593
1500 سے 1599 تک کے منصوبے 611-628
1600 سے 1699 تک کے منصوبے 646-629
1700 سے 1799 تک کے منصوبے 664-647
1800 سے 1899 تک کے منصوبے 682-665
1900 سے 1999 تک کے منصوبے 700-683
سال 2000 سے 2100 تک کے منصوبے 718-701
600 سے 699 تک کے منصوبے بغیر کیس جرم کے- 737-719

کتاب کا پہلا تعارف

میں اسلامی مصنف اور مفکر، پروفیسر وسام الدین اسحاق کو کئی سالوں سے قرآن اور قرآنی ماہرین کے گروپوں کے ذریعے جانتا ہوں، اور میں ان کی فکر
اور معاملات پر تحقیق کرنے کے طریقے سے
متاثر ہوا ہوں- ہم نے انٹرنیٹ پر سماجی رابطے کے پروگراموں کے ذریعے بہت زیادہ بات چیت کی، جہاں ہم نے شاعری کے کمپوزیشن اور مختلف مذہبی مسائل سے
بہت سے مشترکہ موضوعات کو اکٹھا کیا-

جب ہم "النسائی" کے خیال کے ماخذ کے بارے میں بات کرتے ہیں - ان کے والد عظیم اسلامی مصنف اور مفکر "نیازی عزالدین" کی فکر سے
متاثر ہو کر، میرے محقق دوست محترم قاری صاحب کو اس کتاب کی نمائش میں اس عظیم معاملے کی اہمیت کو سمجھانے کے لیے
دو دہائیوں سے زیادہ کی مستعد تحقیق نے شاید ان کے امریکا اور ریاست کیلیفورنیا میں خاص طور سے رابطہ کرنے میں کامیابی حاصل
کی- خلائی ایجنسی ناسا اور ان سے چند سالوں کے دوران سورج اور چاند گرہن کی تاریخ کے بارے میں پوچھنے پر انہوں نے اس حوالے سے ایک حیرت
انگیز پروگرام دیا جس کے جواب میں وہ قاری کی رہنمائی کرتے ہیں اور اس کے آغاز میں اسے استعمال کرنے کا طریقہ
بتاتے ہیں- کتاب

اور یہاں وہ اپنے خیال کو ثبوت اور ثبوت کے ساتھ ثابت کرنے کے لیے اس کتاب کے ذریعے قاری کے ساتھ ایک مشکل، پر لطف اور ممتاز سفر طے کرتا
ہے- استنبول کے عجائب گھر میں موجود قرآن کے قدیم ترین نسخے کو جاننے سے لے کر سات قراءتوں کے سفر تک، اصل قرآن کے مختلف نسخوں
کے ساتھ، کچھ جعلی اور کچھ اصلی، اور تاریخ کے بارے میں جاننا- عربی خطاطی کی ترقی اور عربوں کی طرف سے اس کو اپنانے کی تاریخ، تاکہ یہ
قاری کی رہنمائی کرے کہ کسی بھی قدیم نسخے کو بغیر کسی سابقہ تجربے کے کیسے پرکھا جائے-

مجھے اس بات پر بھی تعجب ہوا کہ وہ سورہ کہف اور اس کے صحابہ کا قصہ کیسے نہیں بھولے اور اس کے زمان و مکان کی تصدیق کیسے کر لی-

اس کتاب میں انہوں نے ہر قسم کی تنقید کا بھی جائزہ لیا ہے جن کا سامنا اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے ہوا تھا، اس کتاب کے مقصد کو محدود کرتے ہوئے اور
اس کتاب کے لیے نظریہ کی وضاحت کی گئی ہے، اور اس علمی سفر کے دوران جو بھی ان کا سامنا ہوا ہے، وہ پوری شفافیت کے ساتھ ہمارے سامنے پیش کیے ہیں-

مجھے اس وقت اعزاز حاصل ہوا جب اس نے مجھے اس کتاب کے جائزہ نگاروں اور جائزہ نگاروں میں سے ایک کے طور پر منتخب کیا، اور اس وقت بھی جب اس نے مجھ سے یہ تعارف
لکھنے کو کہا- میں ان کے ساتھ اپنی دیرینہ دوستی کی وجہ سے میری گواہی کو توہین آمیز محسوس نہیں کرتا، لیکن میں ان کی انتھک تحقیقی کوششوں
اور ان درست نتائج تک پہنچنے میں ان کی کامیابی کو داد دیتا ہوں-

اس کتاب میں ہم اسے قاری کے ساتھ مختلف اور متنوع منزلوں کے سفر پر جاتے ہوئے دیکھتے ہیں کہ وہ بہت سے اور متنوع پھولوں کی سیر
کرتا ہے اور ہمیں تمام وادیوں، چراگاہوں، سطح مرتفع اور بلند پہاڑوں سے شہد لاتا ہے-

میں قارئین پر چھوڑتا ہوں کہ معلومات اور موتیوں سے مالا مال اس کتاب کے صفحات
پڑھ کر لطف اٹھائیں-

احمد فائیق
مفت قرآنی اسکول میں
انفارمیشن سسٹم کے مشیر اور محقق
https://www.facebook.com/afayek67

کتاب کا دوسرا تعارف Kenan Sumaisem نے لکھا ہے-

اے اللہ ہمیں کچھ علم نہیں سوائے اس کے جو تو نے ہمیں سکھایا ہے تو سب کچھ جاننے والا اور

حکمت والا ہے- ایک شخص کو یقین ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے تمام شعبوں میں علم کی ایک وسیع رینج تک پہنچ گیا ہے- اور اُس میں جو نظریات اور نظریات شامل ہیں، اور یہ کہ وہ اس قابل ہو گیا ہے-

اس کی دنیاوی زندگی سے پہلے اس کے دین کے معاملات کو جاننا-

لیکن ان معاملات میں اپنی زیادہ تر تحقیق کے ذریعے، وہ دریافت کرتا ہے کہ جو کچھ وہ جانتا تھا وہ ایک

وہم تھا- اسے پتہ چلتا ہے کہ اس کی زندگی وہموں اور تصورات سے بھری ہوئی تھی، اور جو اس نے سوچا تھا وہ سچ تھا، اور اس یقین پر جلد اثر پڑتا ہے-

چونکا دینے والے نئے حقائق کے ساتھ، اور اس طرح شک پیدا ہونے لگتا ہے جب تک کہ نیا سچ سامنے نہ آجائے-

کوئی پوچھ سکتا ہے، "یہ کیا گفتگو ہے؟" "جو تم لائے ہو وہ ایک وہم ہو سکتا ہے-"

میں کہتا ہوں: دیکھو عرب بہار نے ہمارے ساتھ کیا کیا!! کیا لوگوں کی نظروں سے وہم دور نہیں ہوا؟ کیا آپ نے دنیا کو ایک طرح سے دیکھنا شروع نہیں کیا؟

مختلف؟ یہ دراصل میرے ساتھ ذاتی طور پر ہوا ہے اور میں اس کے بارے میں ان سطور میں لکھوں گا-

میں ایک مسلمان شخص ہوں، کسی دوسرے مسلمان کی طرح میں اپنے شہر دمشق میں شافعی مکتب فکر کے مطابق ذکر، حمد، فقہ اور تلاوت کی

نشستوں میں شرکت کرتا تھا-

ایک دن، میں نے النسائی کے بارے میں ایک مضمون پڑھا، اور میرا دل پھٹ گیا، اور میں اپنے مذہب کے بارے میں

پرجوش ہو گیا- اور میں نے کہا: یہ کیا بات ہے؟ یہ اس حد تک ہے کہ لوگ بے وقوف اور مزاق بن چکے ہیں!

میں نے اس معاملے کی تحقیق و تفتیش شروع کر دی تاکہ اس کے خیال کو ثابت اور تردید کر سکوں اور یہ ثابت کر سکوں کہ یہ وہم ہے، من گھڑت ہے اور جھوٹ ہے-

لفظ النساسی کوئی گزرنے والا لفظ نہیں ہے اور آپ جس آیت کا حوالہ دے رہے ہیں اس کے معنی یا تفسیر میں متفق ہونا ضروری ہے تو میں نے اس موضوع پر علماء کی رائے کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ ہر عالم کی رائے مختلف یا مخالف ہے- اس سلسلے میں، گویا وہ اس کے بارے میں نہیں جانتے-

اس معاملے کی عجیب بات یہ ہے کہ میں نے اس معاملے کی آراء، روایتوں، تعریفوں اور تشریحات میں زبردست تضاد پایا، گویا دھند کے بادلوں میں چھپا ایک بھوت وہم-

میرے پاس حوالہ جات اور تاریخ کی کتابوں میں مزید تلاش کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا اور حیران کن بات یہ تھی کہ میں نے جو کچھ بھی پایا وہ ہر اس چیز کے خلاف تھا جس کا ذکر کیا گیا تھا-

اس نے اس معاملے کو کچھ چھپی ہوئی خبروں سے صرف تھوڑا سا بیان کیا ہے جو اس معاملے کو کچھ سچائی اور درستگی کے ساتھ بیان

کرتی ہے- اس وقت، میرے اندر شک پیدا ہونے لگا، تو میں نے مسٹر وسام سے بات کی، اور اس وقت میں انہیں پوری طرح سے نہیں جانتا تھا،

میں نے ان سے کہا: میں نے کچھ ایسی ویڈیوز دیکھی ہیں جو عورتوں کے موضوع پر بات کر رہے ہیں- انہیں بنایا اور یوٹیوب پر ڈال دیا؟

اس نے جواب دیا: میں نے بنایا ہے-

ہم گھنٹوں اس موضوع پر بات کرتے رہے اور میں ایک شکی، جھوٹے اور کافر کے درمیان تھا- میں

نے اس سے کہا: یہ کیا بات ہے؟ کیا خدا نے ہمیں اس غفلت میں چھوڑ دیا اور اپنے مسلمان بندوں کی پرواہ نہیں کی کیا یہ ڈیڑھ ارب ممکن ہے؟

آج کے مسلمان کون ہیں جو گمراہ اور غلط ہیں؟ اس نے

مجھ سے کہا: میں نہیں جانتا، شاید وہ گمراہ ہیں-

اس لیے مجھے اس معاملے پر فخر ہو گیا، کیوں کہ میں علماء کی پیروی کرنے والا اور فقہ شافعی کا مطالعہ کرنے والا ہوں، اور میں نیوٹ کے لیے بھی جانا جاتا ہوں، اور میں ہمیشہ کرتا ہوں-

سچ یہ ہے کہ کوئی آئے اور مجھ سے کہے: میں سچ پر نہیں ہوں!! میں اور وسام

بھائی نے سچ ثابت کرنے کے لیے تحقیق کا اہتمام کرنے پر اتفاق کیا... وہ اس پر راضی ہو گئے اور مجھے کچھ تاریخیں اور واقعات بتانے لگے جو..

میرے نزدیک یہ تصدیق کے بغیر محض الفاظ ہیں-

تو میں نے اس سے کہا: یہ سب باتیں ایک خالی غنڈہ ہے کہ میں اس وقت تک یقین نہیں کروں گا جب تک کہ ہم کوئی ایسی تشخیص نہ کر لیں جس سے آپ کی بات

کی سچائی ثابت ہو جائے، دراصل میرا مقصد ہر اس بات کا انکار کرنا تھا جسے میں نے بہتان سمجھا یہ سچ کی طرف واپس،

میں نے کیلنڈر بنانا شروع کیا، اور یہ ایک محنت طلب، مشکل اور پیچیدہ عمل تھا، اور یقیناً یہ صرف گریگورین کیلنڈر کے لیے ہے، پھر میں نے چاند کے ساتھ تیار کیا- کیلنڈر اور اس پر رکھنا شروع کر دیا، اور یہاں تباہی تھی.

سب سے بڑا!! ہم کیسے جانتے ہیں کہ قمری مہینہ کب شروع ہوتا ہے؟ کسی بھی دن اور کسی بھی تاریخ کو درحقیقت میں اس کے سامنے بے بس تھا-

حکم-

لیکن بھائی وسام ناسا سے کافی معلومات حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے اور انہوں نے مسٹر ایکلیپس سے رابطہ کر کے ان سے معلومات حاصل کیں-

سائرس کے 4000 سال کی مدت میں یعنی 2000 قبل مسیح سے آج تک چاند گرہن کے منصوبے پر، اور اس طرح یہ بن گیا-

ہمارے لیے قمری مہینے کے آغاز اور اختتام کو بتا کر معاملہ تیار کیا گیا ہے۔

کوئی کہے گا: آپ اس معلومات پر کیسے بھروسہ کرتے ہیں جو غلط ہو سکتی ہے؟

تو میں اس سے کہتا ہوں: ہاں، تم ٹھیک کہتے ہو، لیکن قمری مہینے کی طوالت معلوم ہوتی ہے، اور ایک سادہ حساب سے انسان غلطی کا پتہ لگا سکتا ہے۔

غلطی کی کوئی گنجائش نہیں

ہے۔ اس طرح، میں نے قمری مہینوں کو قائم کرنا شروع کیا اور اس کیلنڈر کی تاریخ سنہ 513 سے لے کر 2100 تک اختیار کی، یہ ایک طویل اور بہت تکلیف دہ عمل تھا، لیکن مجھے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کیلنڈر کو آخر تک مکمل کرنا پڑا۔ میرا کام صحیح تھا یا نہیں؟ جب میں نے یہ کیلنڈر ختم کیا اور میرے کیلنڈر کے دن موجودہ کیلنڈر کے دنوں سے مل گئے اور مسٹر وسام اس پر مہینوں اور سالوں کے نام لکھتے رہے یہاں تک کہ ہم اسے مکمل کر کے چاند کے مہینوں سے ملاتے رہے۔ اور سالوں کی تعداد، میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ ہے۔

میرا نقطہ نظر یہ ہے کہ یہ کیلنڈر 100% درست ہے، اور جب ہم نے اس .

پر تاریخیں تلاش کیں تو ہمیں معلوم ہوا کہ ہماری تاریخ کو مسخ کیا گیا ہے، بدقسمتی سے اہل علم نے کبھی کسی بات پر اتفاق نہیں کیا۔ لیکن مزید تحقیق کے ساتھ، بھائی وسام کچھ تاریخوں کا تعین کرنے میں کامیاب ہوئے جن پر میں نے اتفاق کیا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ میری شرائط درج ذیل ہیں۔

وہ تاریخیں بہت سخت تھیں، اور میں دلیل اور ثبوت کے بغیر اتنی کمزور چیز کو قبول نہیں کرتا، اور یہ یہاں تھا۔

میرے لیے سب سے بڑی آفت اس وقت ہوئی جب میں نے دیکھا کہ سیعی ابوبکر صدیق□ کے دور میں اور رسول اللہﷺ کے دور میں اور اس سے پہلے بھی رائج تھی لیکن سترہویں ہجری کے بعد ہمیں اس کا کوئی نشان نہیں ملا۔

ابوبکر کے دور کے بعد کیا ہوا؟ ہم نہیں جانتے، لیکن اب جو ہم جانتے ہیں وہ یہ ہے کہ النسائی معمول تھا اور ایک قرآنی آیت ہے جو اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ النسائی کا مطلب ہے کفر میں اضافہ!!! تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟ میں یہاں آپ سے نہیں چھپوں گا، اس وقت میری سوچ بدل گئی ہے۔

اور مجھے کسی حد تک برادرم وسام کی کہانی پر یقین آیا ہے، لیکن میرے پاس اس کیلنڈر اور تشریحی کتابوں کے علاوہ کوئی تصدیق نہیں تھی۔

یہ متضاد اور وسام اور اقامی کے کہنے کے خلاف تھا۔

میں جناب وسام کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے آقا عثمان کے قرآن کے نسخے کے مطالعہ میں بڑی محنت کی، لیکن کیا عجب بات ہے کہ اس نسخے میں، الناسی کی آیت میں اور لفظ "زیادہ" میں۔ خاص طور پر اس پر کوئی نشان نہیں تھا تاکہ اس کے پڑھنے کا طریقہ سب پر واضح ہو، اس لیے مجھے یہاں سے یقین ہوا کہ اس آیت کے پڑھنے میں کچھ اضافہ ہوا ہے۔

اس کی موجودہ تشکیل میں، ہم سب جانتے ہیں کہ تشکیل معطل نہیں ہے، یعنی یہ گھڑ نہیں ہے، اور اس وجہ سے ایک خرابی ہو سکتی ہے۔ یہاں میں نے غور کرنا شروع کیا۔

میں جو کچھ پڑھتا یا سنتا ہوں، اور یہ کہ میرے نزدیک کتاب خدا کے سوا کوئی چیز مستند نہیں ہے، اور یہ کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نقل ہوا ہے، اس کا حساب لیا جا سکتا ہے۔

اگر یہ خدا کی کتاب کے مطابق ہے، ورنہ یہ قیاس ہے اور اس کی قطعاً کوئی صداقت نہیں ہے، یہ جھوٹ اور من گھڑت بات ہو سکتی ہے، جس کا انجام اچھا ہو، یا اس کے برعکس ہو۔

میں نے اپنے معاملات کا دوبارہ جائزہ لینا شروع کیا تو میں نے اپنے عقیدہ پر نظر ڈالی اور بہت سی باتوں کو غلط نظر آنے لگا، اور وہ کیسے ممکن نہیں؟ میرے پاس سب سے اہم حوالہ صحیح البخاری تھا جس کا اب میں جائزہ لے سکتا ہوں کہ جب میں اپنے دوستوں کے سامنے اس موضوع کا ذکر کرتا ہوں تو وہ مجھ پر الزامات اور تردید کا سلسلہ شروع کر دیتے ہیں۔ وہ شیخ جو اپنے آپ کو کہتے ہیں۔

اہل علم کے ہاں بدقسمتی سے مجھے ان سے برسوں کی جاہلیت ورثے میں ملی ہے اور وہ آج بھی اپنے علم کو صحیح سمجھتے ہیں۔

اگر ان کے شیخ نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں کام کرتے تھے تو وہ ایسا کریں گے۔ پھر انہوں نے یہ بات ان سے اس بنیاد پر چھین لی کہ یہ سنت ہے۔ انہوں نے یہ جانچے بغیر کرنا شروع کر دیا کہ اس نے کیا کہا یہ سچ ہے یا نہیں!! کیا لوگوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح اس طرح چلانا ضروری ہے؟

اگر ہم جنت میں داخل ہونا چاہتے ہیں تو کیا ہمیں اپنے ذہنوں کو توہمات کے حوالے کر دینا چاہیے... ظاہر کیا ہے اور کیا پوشیدہ ہے... اس طرح بغیر سوچے سمجھے یا

محض ایک سادہ سا اعتراض؟ کیا ہم "اقرا" قوم سے نہیں

ہیں؟ جو کبھی پڑھتا ہی نہیں، بلکہ شیخ و فقیہ کو سنتا ہے، اور سوچنے اور غور کرنے میں خلل ڈالتا ہے، بغیر کسی جائزہ کے!! کیا ہمارا مذہب ربڑ نہیں بن گیا؟ ہم اپنی خواہشات اور خواہشات کی تسکین کے لیے اسے اس انداز سے بناتے ہیں کہ دائیں سے فتویٰ اور بائیں سے فتویٰ۔

کیا تمہیں نظر نہیں آتا کہ بہت سی چیزیں جو حرام تھیں آج مباح ہو گئی ہیں!!

کیا ہمارے لیے یہی کافی نہیں کہ ہم آخری قوم بن گئے اور اب کوئی ہمیں انسان نہیں سمجھتا!!!

اگر ہم اپنی قوم کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں اور اسے قوموں کی قیادت کی طرف لوٹانا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے آپ سے آغاز کرنا چاہیے اور یہ سب ہی ہو سکتا ہے جب ہم اپنی غلطیوں کو پڑھ کر ان سے سیکھیں۔

جو کچھ میں نے دریافت کیا وہ بہت اہم تھا اور اس نے زندگی کے معنی کے بارے میں میری سمجھ کو بدل دیا۔ ہم زمین پر اس کے جانشین ہونے کے لیے پیدا کیے گئے ہیں، اور خدا سب کچھ جاننے والا، سب سے باخبر ہے، تو اس کے جانشین بکریوں کا ریوڑ کیسے ہو سکتے ہیں جس کا حکم دیا گیا ہے۔

وہ مویشیوں کی طرح چلایا جاتا ہے اس کے پاس دماغ ہے لیکن وہ اس کے بارے میں کبھی نہیں سوچتا۔

خدا نے ہمیں زمین کو آباد کرنے، اس کے علم سے فائدہ اٹھانے اور بنی نوع انسان کے لیے بہترین قوم بننے کے لیے پیدا کیا تو جب ہم نے قرآن کو چھوڑ دیا اور اس کے بجائے دوسروں کی پیروی کی۔
یہ بتاتا ہے کہ ہم کیوں آخری قوم بن گئے ہیں۔
ہمیں بحیثیت مسلمان اس بات پر فخر ہے کہ ہمارے پاس رب العالمین کی نازل کردہ کتاب ہے اور یہ روئے زمین پر ایک ایسی کتاب ہے جس کی شکیل
کی تمام صفات، حروف میں ایک بھی تحریف یا تبدیلی نہیں ہے۔ . اور اوقاف جو مجھے ملا اور اس سے حیران رہ گیا کہ یہ صرف ان
لوگوں کی بات ہے جو اس قوم کے فقہاء ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اس لیے انہوں نے ہمارے لیے سات قراءتیں ایجاد کیں۔ (سات حروف)
جس کی آج تک کوئی وضاحت یا وجہ بتایا نہیں جاتا، سوائے اس کے کہ یہ عربوں کی پڑھی ہوئی تھی اور یہ عہد نبوی کے خلاف
ہے۔
قرآن خاص طور پر عربی زبان میں، قریش کی بولی میں نازل ہوا، اور جب پڑھنے میں اختلاف ہوا تو عثمان نے سب کے لیے ایک قرآن بنایا،
اس کے بعد ہم نے اس پر اختلاف کیا اور ہماری سات قراتیں ہوئیں، اور اس کے بعد اس کی ترقی ہوئی۔ اور ضرب، دس اور بیس، اور اس سے بھی زیادہ۔
کوئی کہے: کیوں نہیں ان میں فرق بہت آسان ہے اور ایک ہی معنی سے انحراف نہیں کرتا اور کہتا ہوں: ہماری
عربی زبان کی خصوصیت یہ ہے کہ موضوع بن جاتا ہے۔ ایک اعتراض، اور اس طرح ایک جملے کے معنی بدل جاتے ہیں،
تفصیل کے ساتھ، کاش یہ اس مقام پر رک جاتا، لیکن کچھ پڑھنے میں ہمیں اضافی یا غائب حروف، اور اضافی یا غائب الفاظ ملتے ہیں، اور ہم
نے اس تمام فرق سے مطمئن ہو کر اسے خدا کی طرف سے بندوں کے لیے رحمت قرار دیا۔
جب تک یہ تمام اختلافات تجربے اور ممانعت میں داخل نہ ہو گئے، قوم شاخیں بن کر چار مکاتب فکر میں تقسیم ہو گئی۔
ایک دوسرے کو کافر قرار دے کر ہم نے اپنے آپ کو زندگی کے سیاسی معاملات پر ایک دوسرے سے لڑنے کی اجازت دی اور ہم بھول گئے کہ ہم سب مسلمان ہیں۔
چونکہ اکثر فقہاء مرد ہیں، درحقیقت ان سب کا مذہب ایک مردانہ مذہب بن گیا جو عورتوں کو خارج کرنے کا حکم دیتا ہے، اس لیے ہم نے اپنی عورتوں اور بیٹیوں پر اس
بہانے ظلم کیا کہ ہم ان کے ساتھ جو کرتے ہیں ان کی عزت کرتا ہے، اس لیے ہم انہیں سیکھنے اور پڑھنے سے روکا اور بلوغت سے پہلے ہی بچوں سے ان کی شادیاں کر دیں۔
ان میں سے کچھ عزت کی علامت تھی، اس لیے ہم نے انہیں گھر میں تنہائی میں رکھا، یعنی ایسے قیدی جن کی کوئی طاقت اور طاقت نہیں تھی۔
ہم نے ان پر ڈھا شیطان ہونے کا الزام لگا کر اس کا جواز پیش کیا اور ان کے ذہنوں پر جہالت اور پسماندگی کی تحریریں لٹک رہی تھیں اور فقہاء کو ان کے لیے کوئی کام نہیں ملا۔
سوائے شوہر کو خوش کرنے، بچوں کی پرورش، گھر کی صفائی، کھانا پکانے، سلائی اور کڑھائی کے کام اور ان سب سے بڑھ کر ہمیں ان کا ذکر کرنا چاہیے۔
یہ کہ اگر وہ اپنے شوہر یا باپ کی نافرمانی کرتی ہے تو خدا اور اس کے فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں، اور یہ کہ اسے حکم دیا گیا ہے کہ وہ اطاعت کرے اگرچہ اس کا حکم حق کے مطابق نہ ہو۔
ایک مرد کو دوسری عورت، تیسری عورت، چوتھی عورت اور یہاں تک کہ صحیح ملکہ سے بھی شادی کرنے کی اجازت تھی۔ جو اس میں اس کا مثنی بن گیا۔
زندگی عورتوں سے شادی ہے، اور اس طرح ہمارے مذہب نے مردوں کی قدر کو بڑھانا اور عورتوں کی قدر کو کم کرنا شروع کیا، اور یہ سب من گھڑت احادیث سے نکلا جو اللہ
تعالیٰ کی کتاب سے متصادم ہیں، اس حقیقت کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہی مذہب کو قائم کیا ہے۔ مثال کے طور پر ان دونوں کے لیے حکم دیا ہے اور ان کو الگ نہیں کیا ہے۔
مثال کے طور پر زنا کا حکم ایک یا دوسرے کی سزا کو دوگنا نہیں کرنا تھا کیونکہ دونوں کو کوڑے مارے جاتے
تھے۔ ان سطور کو پڑھنے کے بعد مسلمان دو کاموں میں سے صرف ایک کام تیسرے کے بغیر کرے گا۔
یا تو وہ سوچنا چھوڑ دیتا ہے اور اپنا سر مٹی کی طرف لوٹ کر اسی میں دفن کر دیتا ہے یا پھر وہ سوچنا شروع کر دیتا ہے اور حق کو جاننے اور صحیح غلط
کی تمیز کے بعد اپنا سر اونچا کر لیتا ہے۔
ہمیں اپنے باپ دادا سے وراثت میں چھوڑنے کا معاملہ بہت مشکل ہے، ہاں، میں جانتا ہوں، لیکن اگر ہم واقعی جاگنا چاہتے ہیں تو یہ
ضروری ہے۔
اگر ہم باقی انسانیت کی زندگیوں کی طرح جینا چاہتے ہیں اور پہلی قوموں کی طرف لوٹنا چاہتے ہیں تو ہمیں سوچنا چاہیے، سچ اخذ کرنا چاہیے اور غلط سے کیا صحیح ہے اس کا
اندازہ لگانا چاہیے، اپنے گھروں میں بیٹھ کر لوگوں سے نہیں کہ وہ ہمارے بارے میں سوچیں اور سب کچھ حاصل کریں۔ اس طرح اور بغیر کسی پریشانی کے ہمارے پاس آو۔
کوئی کہے اوہ یہ؟ آپ کیا کہہ رہے ہیں ؟؟ آپ جو کہہ رہے ہیں وہ انفرادی طور پر نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے لیے ریاستوں کے فیصلوں کی ضرورت ہے اور ہمارے ہاتھ
میں کچھ نہیں ہے۔ لیکن جواب بہت سادہ ہے۔ ہمیں اپنے آپ سے علم
شروع کرنا چاہیے، اپنی انفرادی کوششوں کے ذریعے خود کو پڑھنا اور تعلیم دینا چاہیے، علم سے اخذ کرنا چاہیے، اور اپنے بچوں کو پڑھانا چاہیے، اور جب ہمیں...
وہ ریاستیں جو ہم نے ایسا کرنا شروع کر دیا ہے، ان کی مرضی کے باوجود ہماری زندگی کے اس اہم محور کا رخ کریں گی۔
ہمیں اپنی خواتین اور لڑکیوں میں خدا سے ڈرنا چاہیے، ان کے ساتھ ایسا سلوک کرنا چاہیے جیسے وہ ہمارے برابر ہوں، اور انھیں تعلیم اور زندگی کی اجازت دیں۔

کینان احمد

سمیسم 1/6/2018

کتاب کا خاکہ پڑھیں:

قارئین کو کتاب کے آخر میں طویل چارٹس ملیں گے، جو کہ جولین اور گریگورینن کیلنڈرز کے لیے تاریخی چارٹ ہیں، قمری کیلنڈر کیلنڈر مہینے (نسائی) پر مبنی ہیں- میں آپ کو بتاؤں گا کہ ان چارٹس کو کیسے پڑھا جائے-

1 - ان صفحات میں سے ہر ایک چھ لائنوں میں چھ سالوں کا سلسلہ ہے، ہر سطر میں 12 مربع ہیں، جو ہر سال کے بارہ مہنوں کے مربع ہیں:
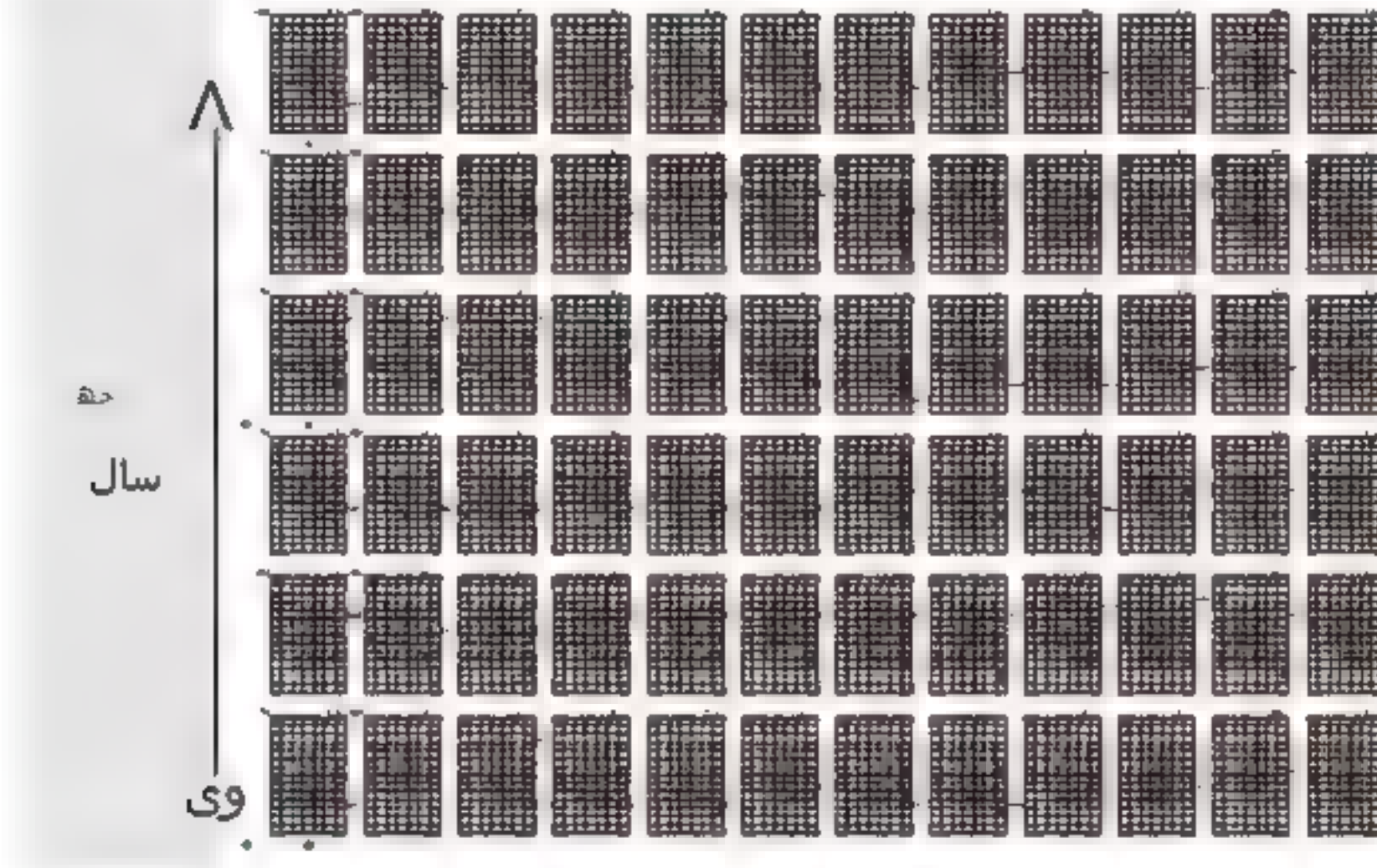
2 - ان خاکوں کا براؤزر صفحہ کے سائز کو بڑا کر سکتا ہے تاکہ ہر خانے میں رکھی گئی معلومات کو پڑھا جا سکے- حسب ذیل:
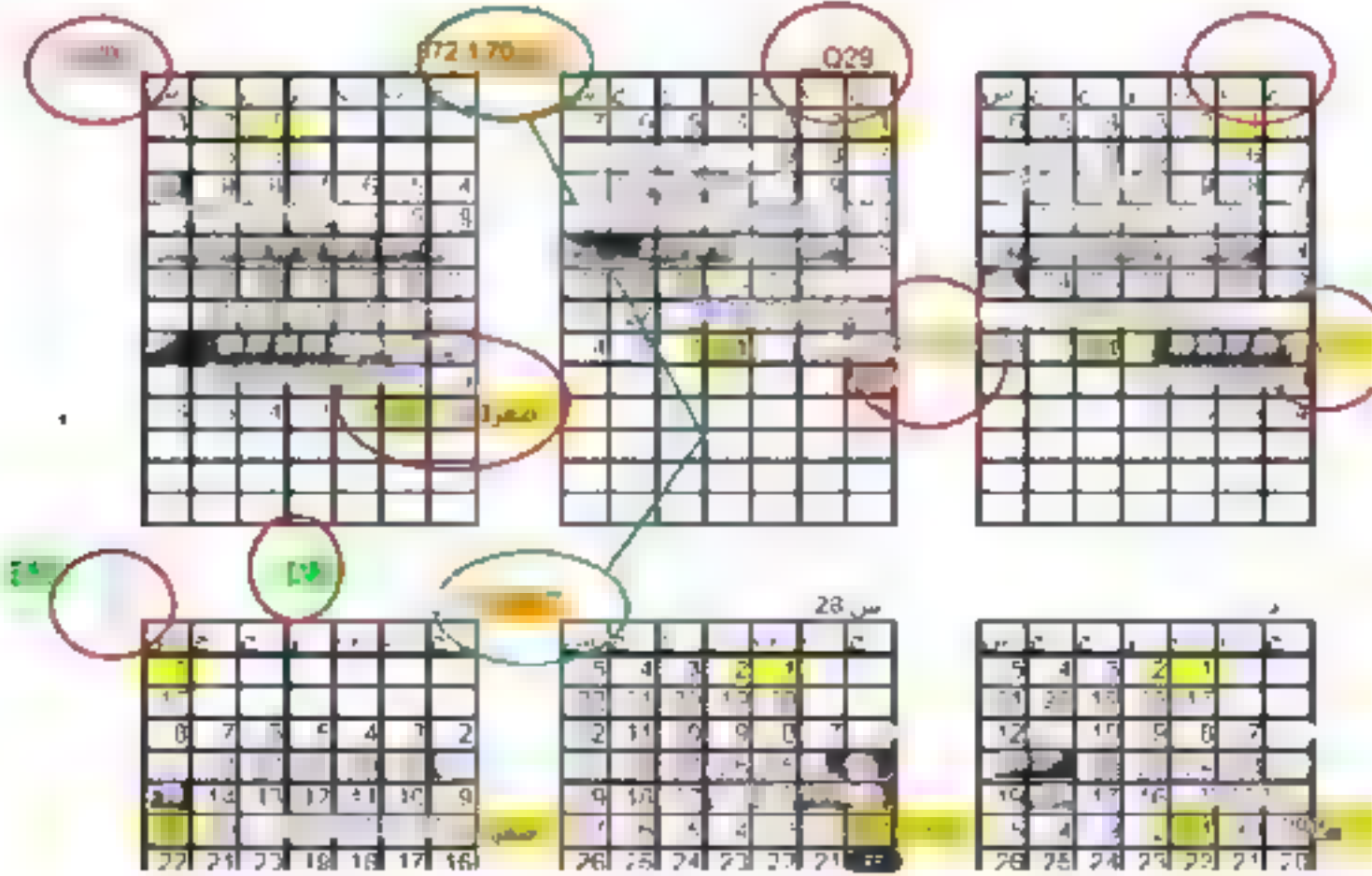
جیسا کہ ہم دیکھ سکتے ہیں، نمبر 700 اور 701 اس عرصے میں جولین سالوں کے نمبر ہیں، جبکہ نمبر 79 اور 80 نمبر ہیں- اسی سالوں کے لیے ہجری سال- نمبر 700 کے گلابی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس سال کو لیپ کا سال سمجھا جاتا ہے- کیونکہ اس کا تعلق جولین دور سے ہے، یعنی اس سال فروری کا مہینہ 29 دن کا ہوگا-
جہاں تک ان چارٹس میں استعمال ہونے والے جولین مہینوں کے ناموں کا تعلق ہے، وہ بابلی نام ہیں جو لیونٹ میں جانا جاتا ہے، لیکن ہم یہاں ہیں چارٹ میں، ہم صرف ان مہنوں کے حروف کی شروعات ڈالتے ہیں، جو درج ذیل ہیں:

یعنی جنوری، جو مصری مہینہ ہے جو رومن ناموں سے لیا گیا ہے- :K2

ش: یعنی فروری، جو کہ فروری کا مصری مہینہ ہے، رومن ناموں سے لیا گیا ہے-

مطلب مارچ کا مہینہ، جو مصری مہینہ ہے جو رومن ناموں سے لیا گیا ہے-:D

یعنی اپریل کا مہینہ، جو اپریل کا مصری مہینہ ہے جو رومن ناموں سے لیا گیا ہے- :N

یعنی مئی کا مہینہ جو کہ رومی ناموں سے لیا گیا مصری مہینہ ہے-

یعنی جون کا مہینہ، جو مصر کا جون کا مہینہ ہے، رومن ناموں سے لیا گیا ہے- :H

کا مطلب ہے جولائی کا مہینہ، جو کہ جولائی کا مصری مہینہ ہے، رومن ناموں سے لیا گیا :T

ہے- اگست: یہ اگست کا مہینہ ہے، اور یہ اگست کا مصری مہینہ بھی ہے، جو رومن ناموں سے لیا گیا ہے-

یہ ستمبر کا مہینہ ہے، جو مصری مہینہ ہے جو رومن ناموں سے لیا گیا ہے- :L

یہ اکتوبر کا مہینہ ہے، جو مصری مہینہ ہے جو رومن ناموں سے لیا گیا ہے- :T 1

یہ نومبر کا مہینہ ہے، جو مصری مہینہ ہے جو رومن ناموں سے لیا گیا ہے- :T2

یہ دسمبر ہے، جو مصری مہینہ ہے جو رومن ناموں سے لیا گیا ہے- :K1

جہاں تک ہجری مہینوں کا تعلق ہے تو ہم نے انہیں درج ذیل علامتوں سے نشان زد کیا ہے-

صفر 1 جو کہ وہ مہینہ (محرم) ہے جو آج سال کے آغاز سے اپنی ترتیب میں جانا جاتا ہے. لیکن چونکہ محرم جہاں بھی آتا ہے اس ناسی مہینے کا نام ہے، اس لیے ہم نے نام (صفر) واپس کر دیا ہے-) ان چارٹس میں تاکہ حج کی مناسک کی تکمیل کے بعد قمری سال کا آغاز ہو- براہ راست

صفر 1 کا مہینہ فوری طور پر صفر 2 کا مہینہ آتا ہے، اس شکل

میں: 1 -1- صفر- یعنی پہلا صفر-

-2- صفر 2: یعنی دوسرا صفر-

-3 ر 1 : یعنی ربیع الاول-

-4 ر 2 : یعنی ربیع الثانی-

:15 یعنی جمعۃ الاول-

-6 ج 2 : یعنی جمعۃ الثانی یا بعد کی زندگی-

رجب: رجب کا مہینہ ہے-

شعبان: شعبان کا مہینہ ہے-

رمضان: یہ رمضان کا مہینہ ہے-

شوال: شوال کا مہینہ ہے-

دانقہ: یہ ذوالقعدہ کا مہینہ ہے-

یہ ذی الحجہ کا مہینہ ہے-

النسی: یہ نسی کا مہینہ ہے اور اس کا نام محرم کا مہینہ ہے جب یہ مہینوں کی تعداد میں 13ویں نمبر پر آتا ہے-

رجب جب شعبان اور رمضان کے درمیان آتا ہے تو ضرور رساں ہے، یعنی مہینوں کی تعداد میں اس کا نمبر 9 ہے، اور جب یہ ربیع الثنی اور جمادی الاول کے درمیان آتا ہے تو اسے رجب رنیعہ کہتے ہیں، یعنی یہ پانچویں نمبر پر ہے- مہینوں کی تعداد کے درمیان-

ہم ان خاکوں میں وہ درجات بھی دیکھتے ہیں (5) - 9 - (13) اور اس سال کے بائیں طرف سبز رنگ میں جس میں یہ نسی کا مہینہ آتا ہے، یہ بتاتے ہوئے کہ یہ کس درجہ میں آنے والا ہے-

اس چارٹ سے، ہم سیاہ رنگ میں جولین مہینوں کے دنوں کی ترتیب کے بارے میں سیکھتے ہیں. اس کے فوراً بعد اسی قمری کیلنڈر کے بعد جب نسی کا مہینہ آتا ہے، تو اس کا نام (ناسی) آتا ہے- قمری مہینوں کی اسی ترتیب کی پیروی کرتا ہے جو پچھلے مہینے کی پیروی کرنا ضروری ہے. جیسا کہ دو مربعوں کے لیے جن کے رنگ سبز ہیں، وہ چاند گرہن کا وہ مقام ہے جو ہم نے حال ہی میں مسٹر ایکلیپس کے چارٹ سے حاصل کیا ہے، اور آپ ان کی تصدیق کر سکتے ہیں- درج ذیل لنک:
https://eclipse.gsfc.nasa.gov/5MCLE/5MKLEcatalog.txt
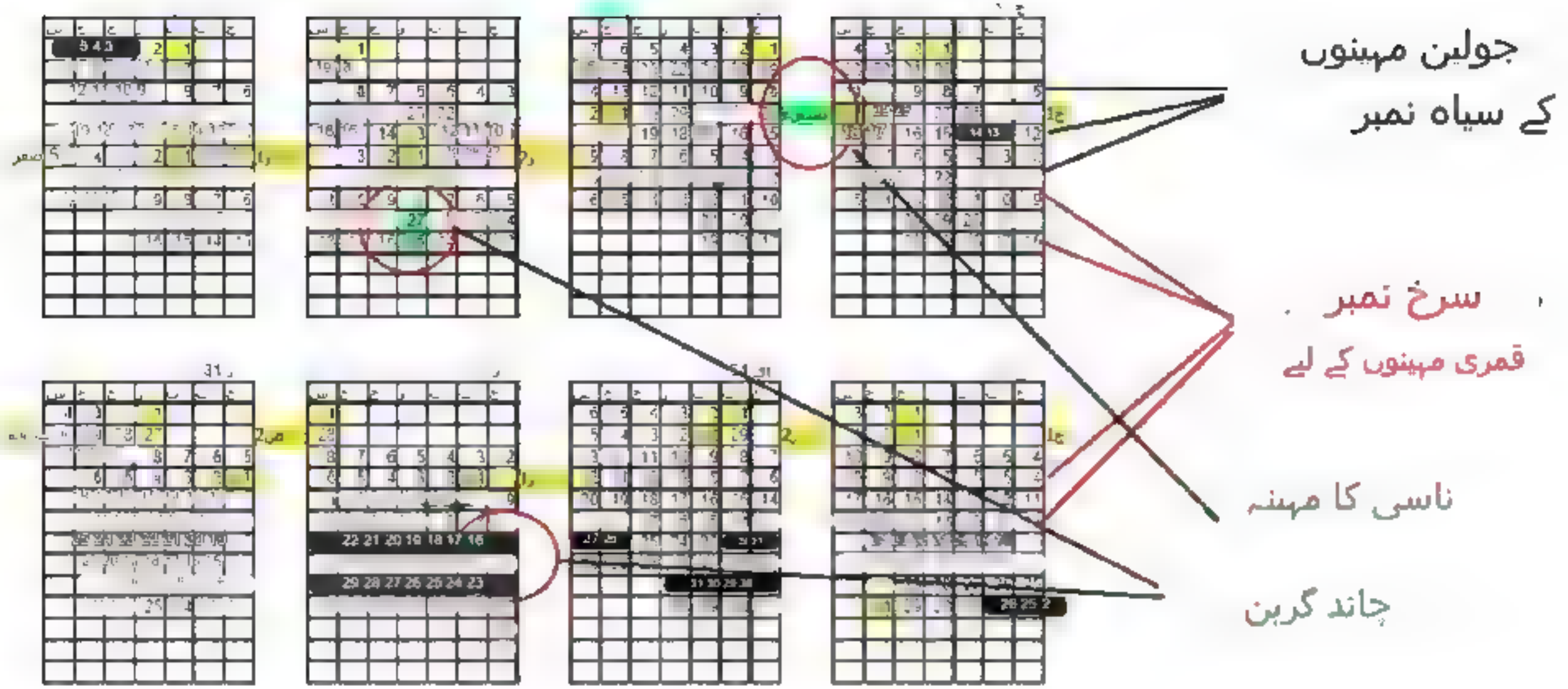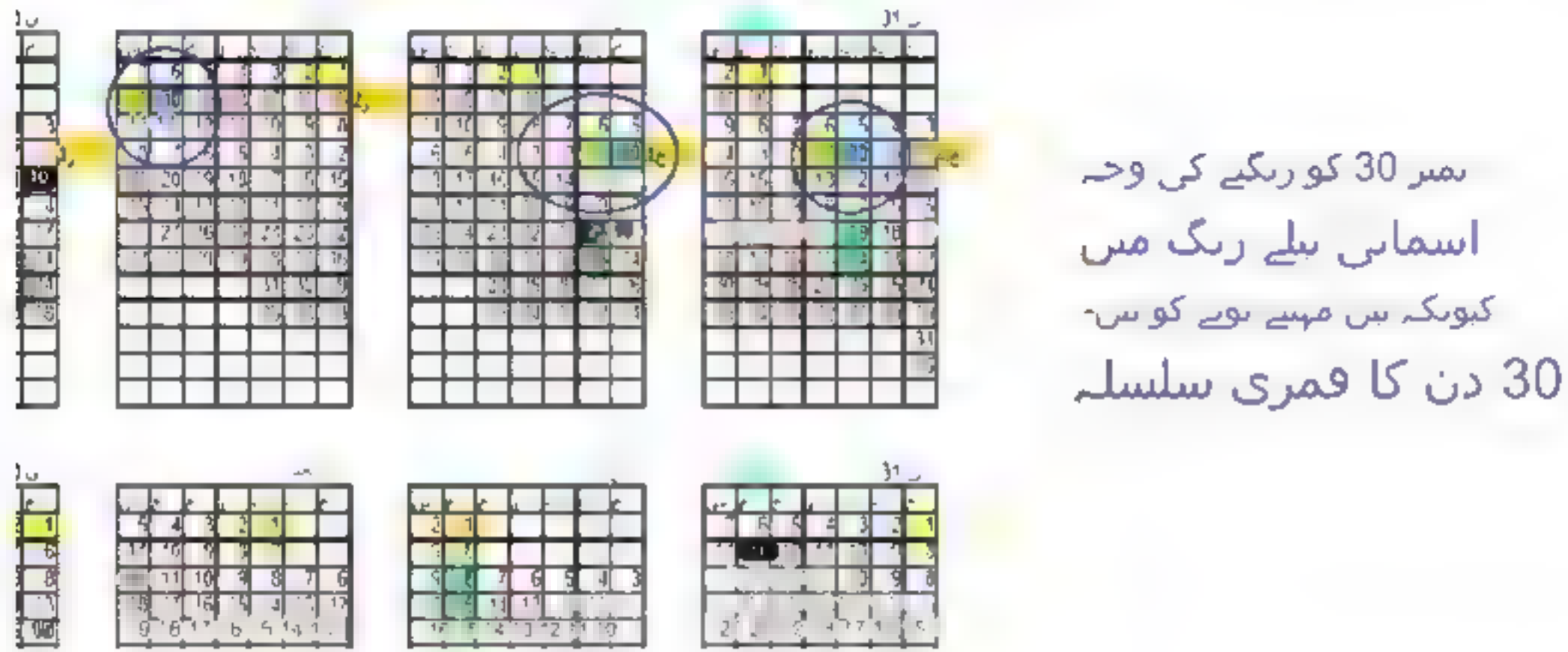
جیسا کہ ہم دیکھ سکتے ہیں، میں نے قمری مہینوں کو رنگ دیا ہے جو 30 دن کی لمبائی میں آتے ہیں اور لگاتار دو یا تین بار دہرائے جاتے ہیں. اور ایسا نہیں ہے- ایک بے ترتیب عمل، جیسا کہ اسے دیکھنے والا پہلی نظر میں سوچتا ہے. لیکن اس کا تعین مسٹر ایکلیپس کے چارٹس سے چاند گرہن کے مقامات سے ہوتا ہے، جو ہم نے اسے اس لیے حاصل کیا ہے کہ اس چاند گرہن کا چاند مہینے کے 14 ویں دن کے ساتھ ہم آہنگ ہونا ضروری ہے اگر یہ مہینے کی لمبائی ہے قمری مہینے کی لمبائی 29 دن ہے، اور یہ 15ویں قمری دن آتا ہے اگر قمری مہینے کی لمبائی 30 دن کے برابر ہو-

چاند گرہں کا معام چاند کے مہیے کی لمبابی اور مسلسل دو مہیوں کے درمیاں اس کے دبوں کی بعدد کا بعیں کرتا ہے. جس کی لمبائی 29 دن ہے جیسا کہ ہم اوپر دیے گئے خاکے میں دیکھتے ہیں۔
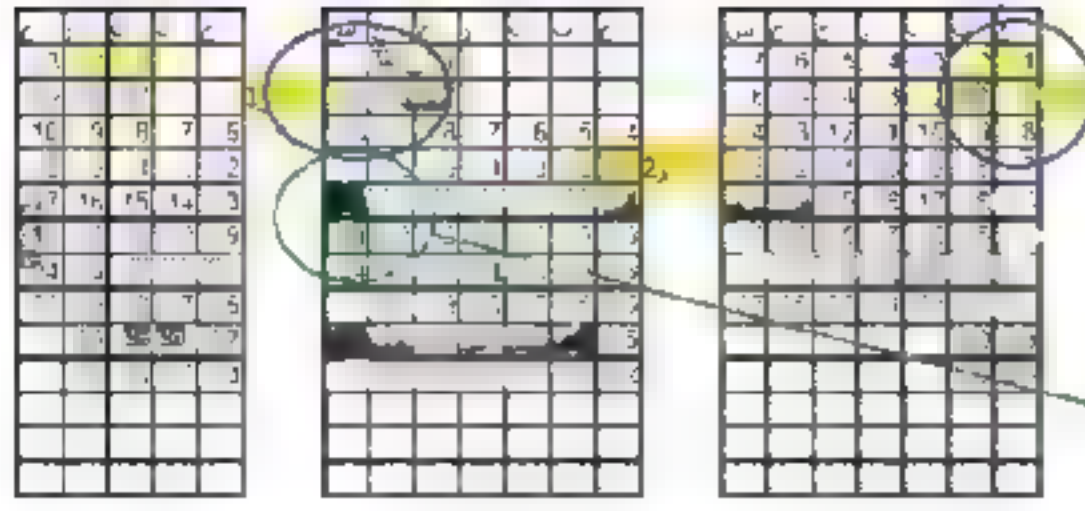
سٹوریم پروگرام کی درخواست:

سٹولوریم پروگرام کو ڈاوں لوڈ کرنے کے بعد کیسے لاگو کیا جایے تاکہ وہی ریڈنگ حاصل کی جا سکے جس کی میں نے اس کتاب میں پیروی کی ہے۔ یہ مندرجہ ذیل ہے:

پروگرام کو ڈاؤں لوڈ کرنے کے بعد درج ذیل لنک سے:

http://stellarium.org/

- پھر نیچے دیے گئے اعداد و شمار سے اپنے کمپیوٹر سسٹم کو منتخب کرنے کی کوشش کریں:
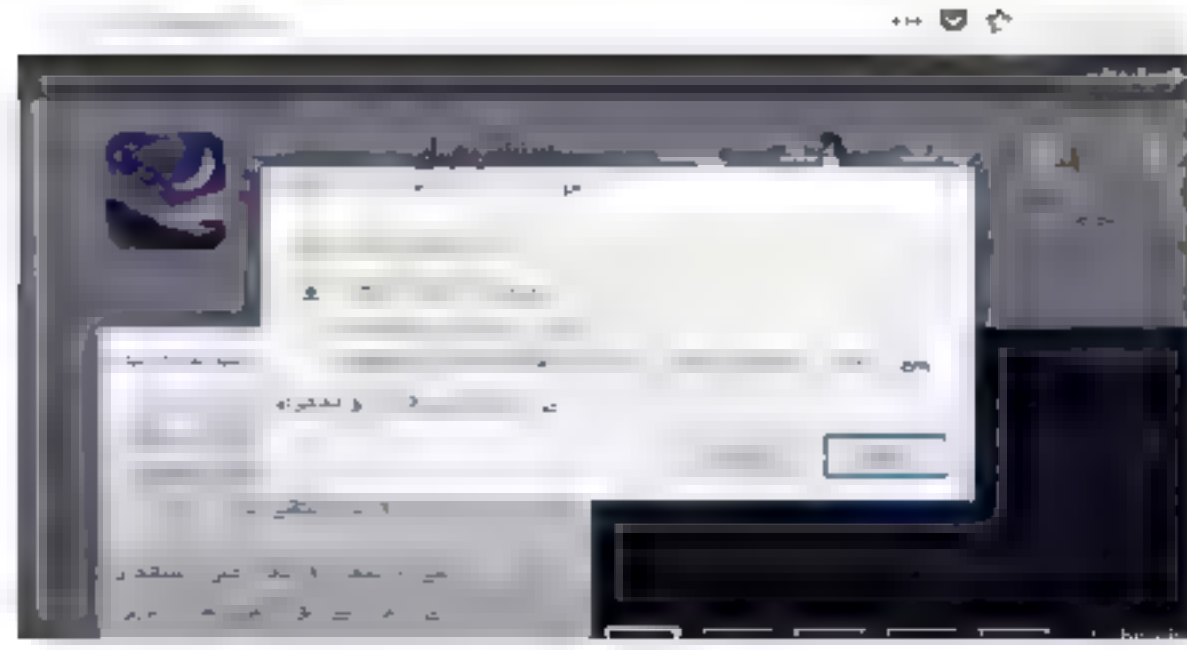
پھر اپنی فائل کو اپنے کمپیوٹر پر محفوظ کریں۔ .
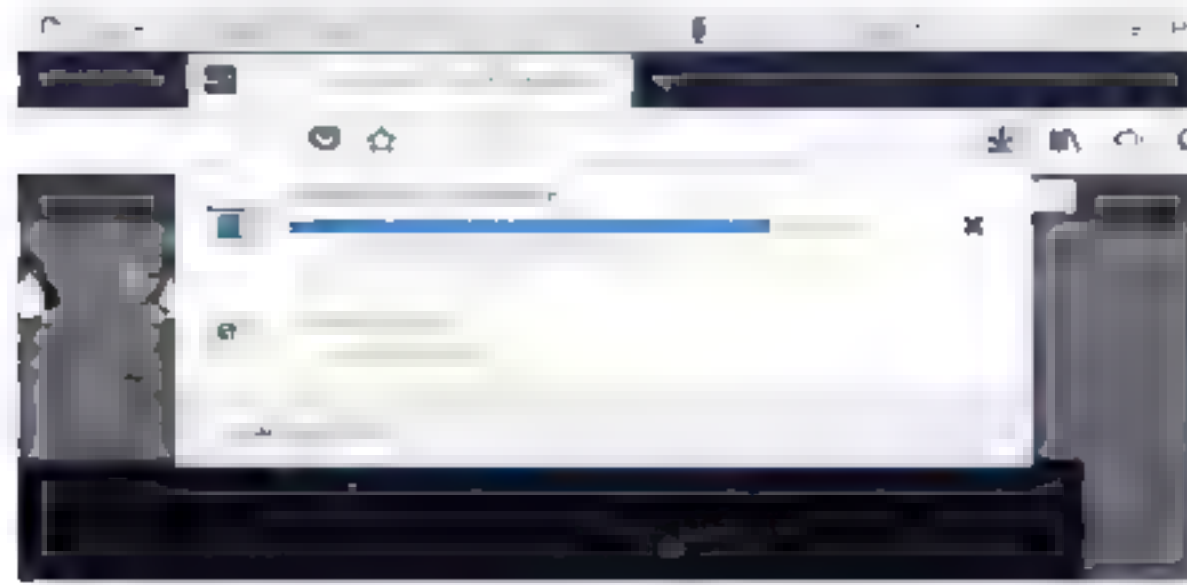
پھر آپ ڈاون لوڈ کوبے میں دیکھیں گے کہ فائل آپ کے کمپیوٹر پر ڈاؤن لوڈ ہوہی ہے جب تک کہ ڈاوں لوڈ مکمل نہ ہو جائے
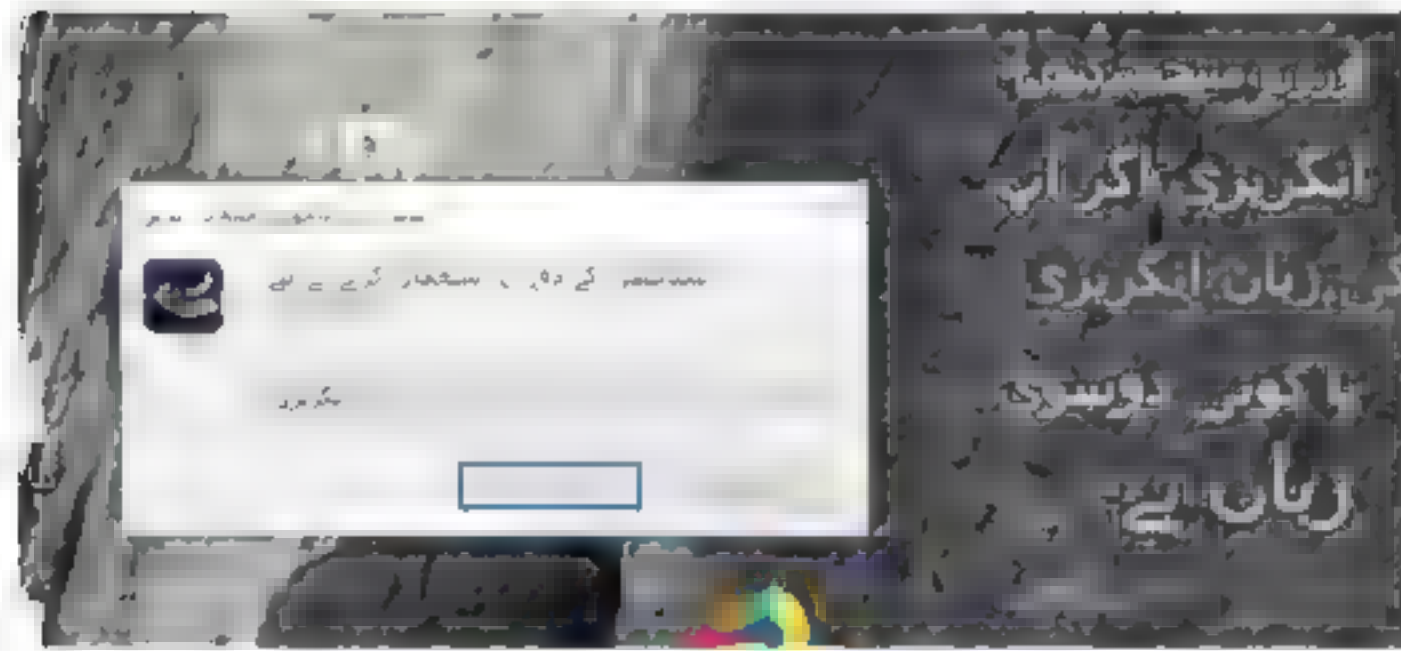
میں پہلے انگریزی کا انتخاب کروں گا کیونکہ یہاں عربی کو منتخب کرنے کا کوئی امکان نہیں ہے، تاہم، اگر آپ کی دوسری زبان انگریزی نہیں ہے، تو آپ اس زبان کا انتخاب کرسکتے ہیں جو آپ کے لیے موزوں ہو۔ اس درخواست پر زیادہ توجہ نہ دیں کیونکہ آپ بعد میں زبان بدل سکتے ہیں اور میں آپ کو دکھاؤں گا کیسے۔
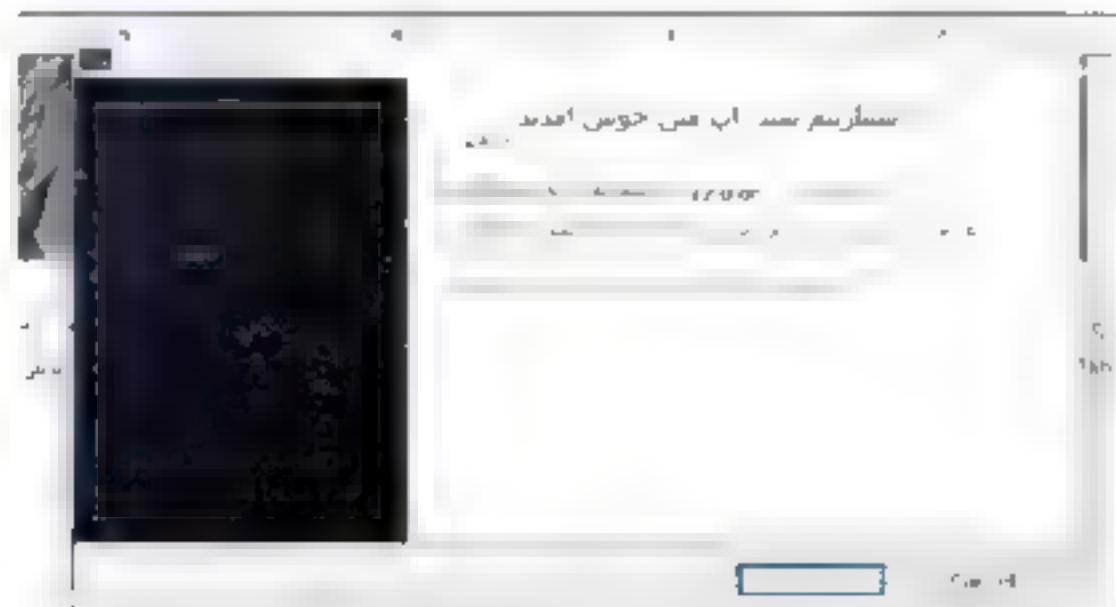
زبان کو قبول کرنے کے بعد، آپ کو یہ تصویر نظر آئے گی "اگلا" پر کلک کریں۔
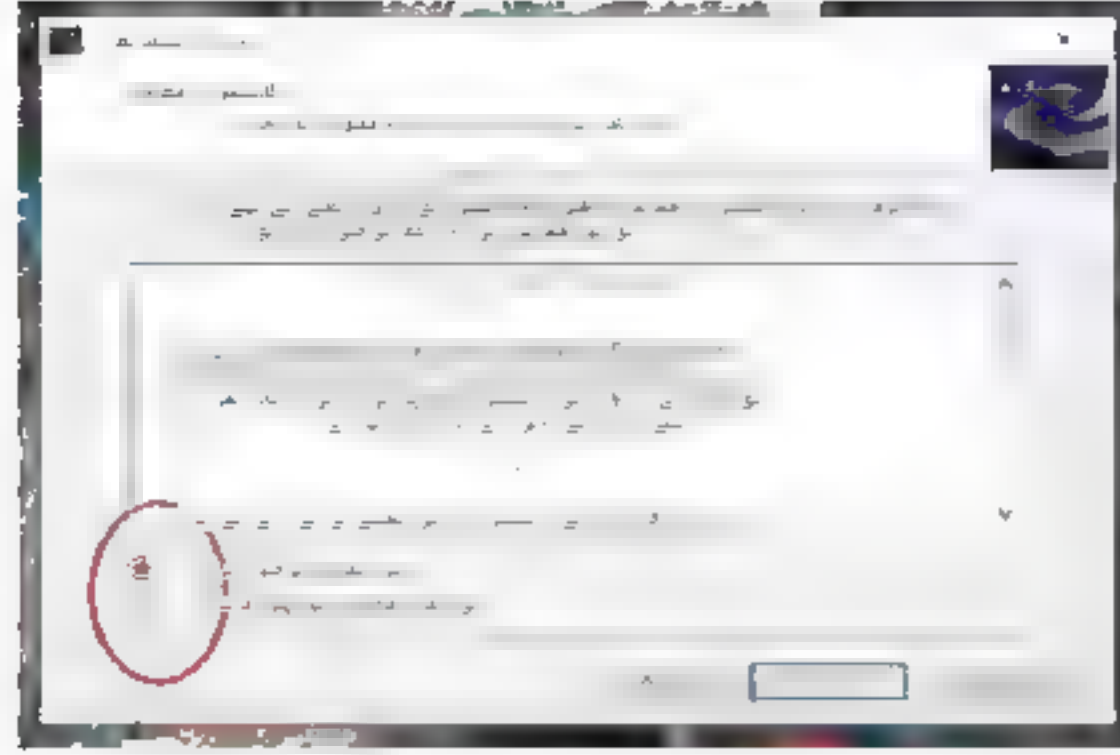
پھر یعینی بنائیں کہ آپ سیاہ نعطے کو منتخب کرنے کے بعد ڈاؤن لوڈ کی شرائط کو قبول کرتے ہیں جیسا کہ اوپر منسلک تصویر میں دکھایا گیا ہے- پھر نیکسٹ پر کلک کریں؛
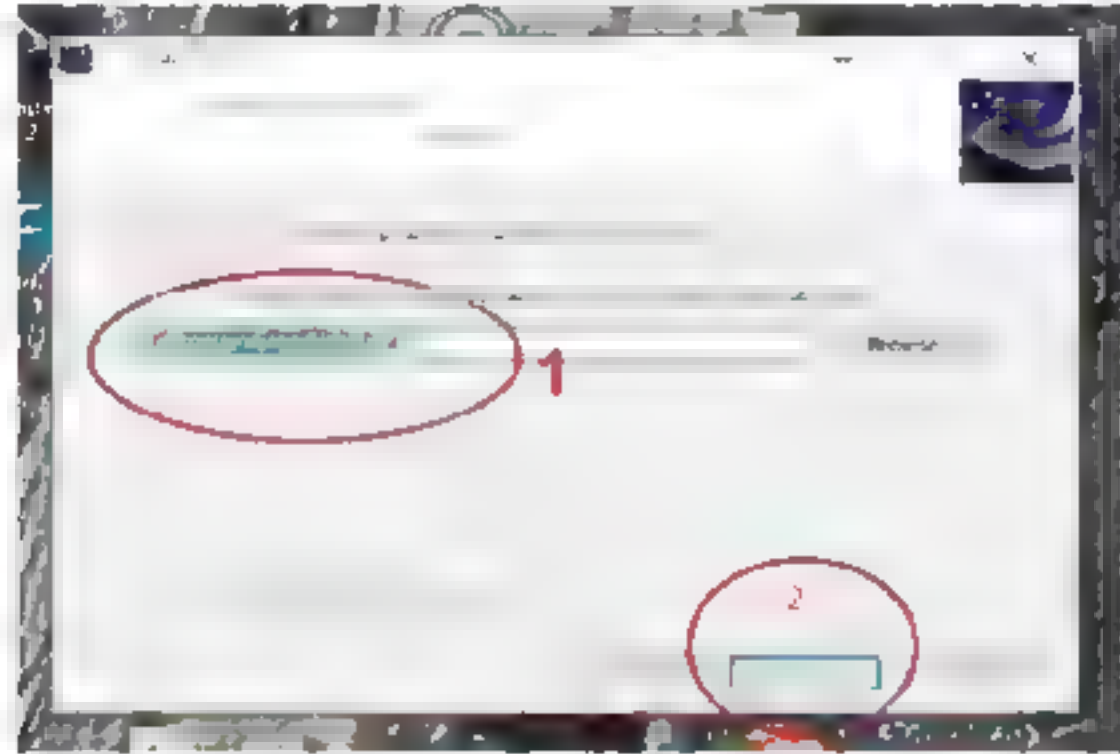
اس کے بعد آپ کو یہ فارم نظر آئے گا کہ نمبر 1 میں دکھائے گئے مقام کو تبدیل کر کے اپنے کمپیوٹر پر جہاں چاہیں فائل ڈاؤن لوڈ کرنے کی کوشش کریں، یا اسے ویسا ہی چھوڑ دیں، پھر Next پر کلک کریں-

اس کے بعد آپ کو یہ صفحہ نظر آئے گا، یعنی یہ پروگرام کمپیوٹر کے مین پیج پر ایک آئیکن بنائے گا تاکہ اسے ایکٹیویٹ کیا جا سکے- یہ پروگرام اور اسے جب چاہیں کھولنے کا حکم دیں- اگلا پر کلک کریں-

اس تصویر کے ساتھ جو آپ کو دکھائی دے گی، آپ دوسری چیزیں
بھی کر سکتے ہیں، جو یہ ہیں: 1 - کمپیوٹر پر مرکزی صفحہ پر آئیکن نہ لگائیں، یا اگر آپ خود بخود یہاں آپ
کے لیے لگائیے گئے چیک مارک کو منسوخ کر دیں، تو ایسا کریں- یا وضاحت کریں کہ یہ کون کر سکتا ہے اگر
کمپیوٹر میں ایک سے زیادہ صارف ہوں۔۔پھر نیکسٹ پر کلک کریں-

پھر آپ کو یہ ونڈو نظر آئے گی، پھر انستال پر کلک کریں-

پروگرام ڈاؤن لوڈ ہونا شروع ہو جائے گا جب تک کہ یہ آپ کو فنش کو دبانے کا حکم نہیں دیتا۔
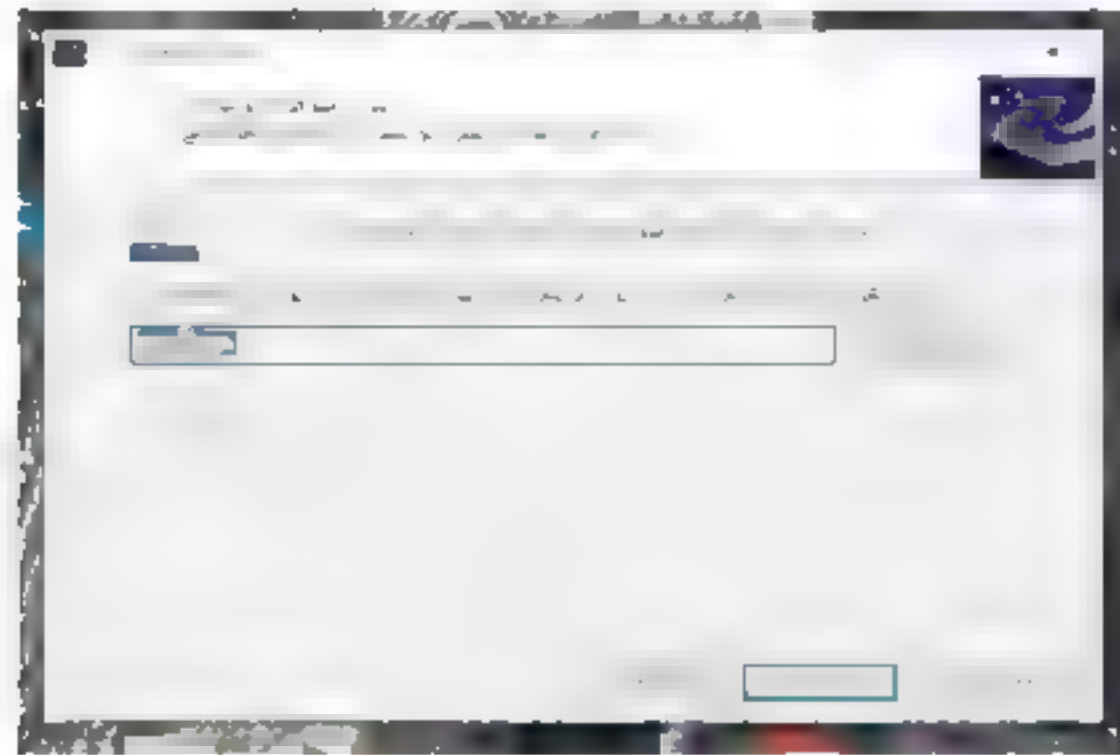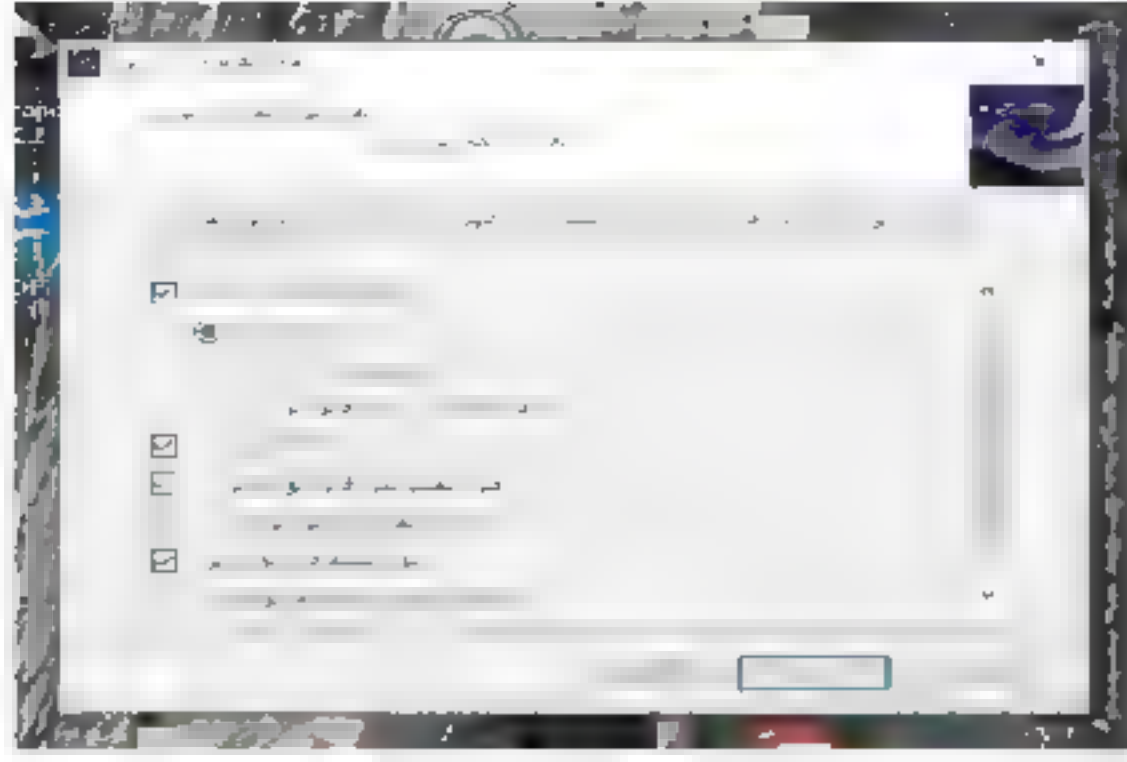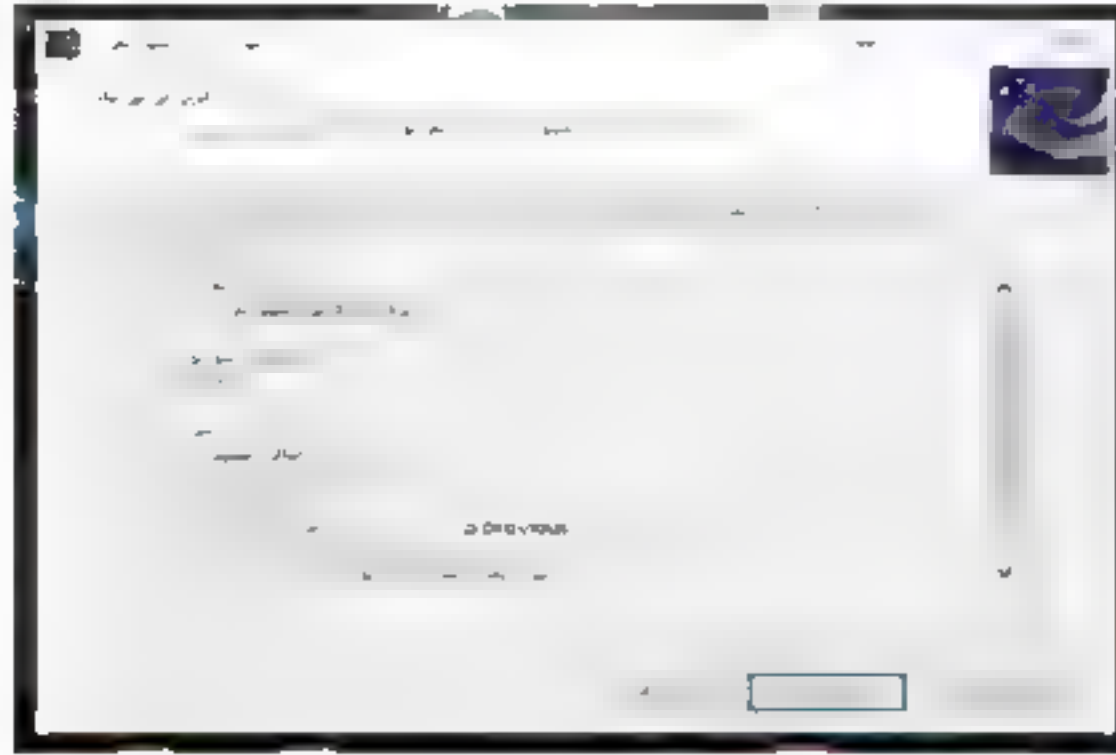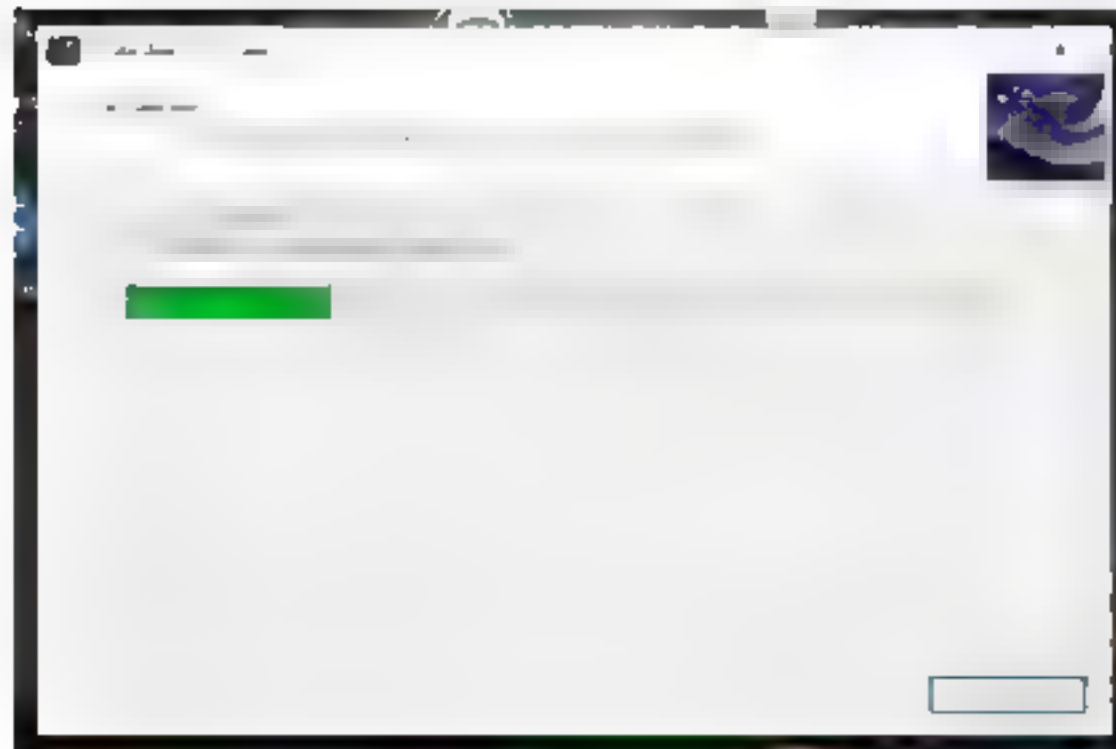
پھر مرکزی صفحہ پر آئیکن سے پروگرام چلانے کے بعد آپ کو یہ اسکرین نظر آئے گی۔

سب سے پہلے، ہم ان علاموں کے بالکل دائیں جانب واقع نوچ کلید کو منتخب کرنے کے بعد کچھ ابتدائی ایڈجسٹمنٹ کریں گے:
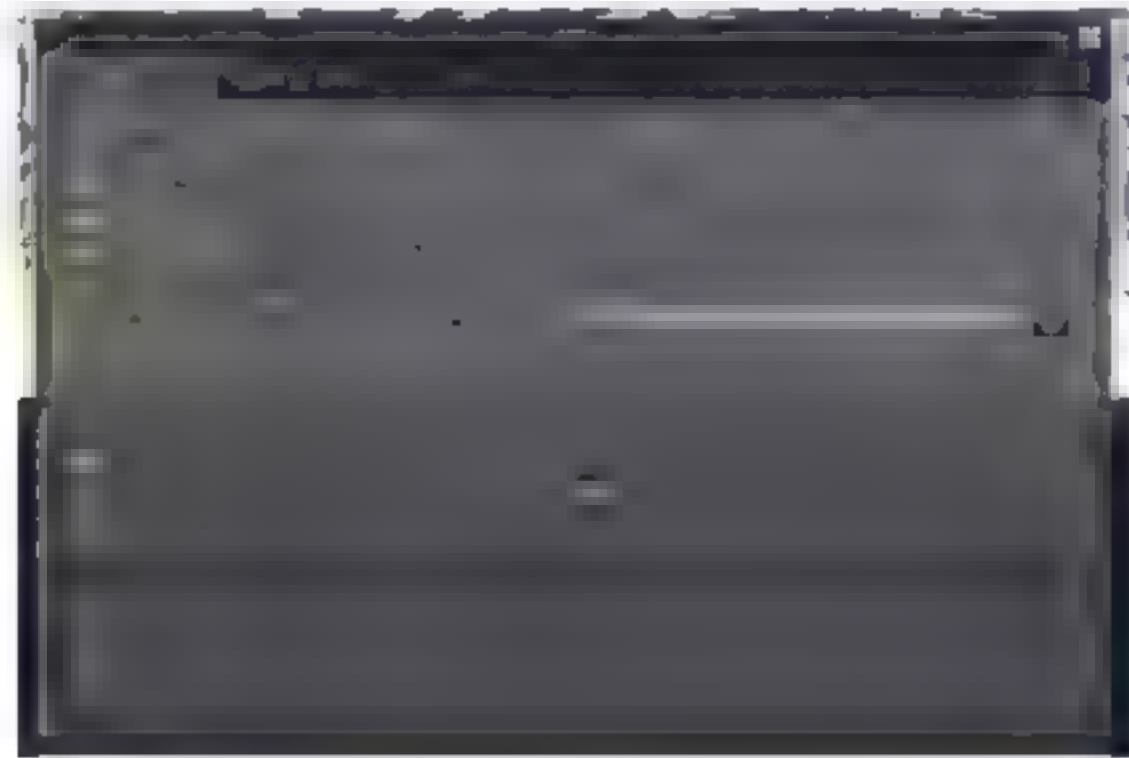
یقینی بنائیں کہ یہ انتخاب درست ہیں۔
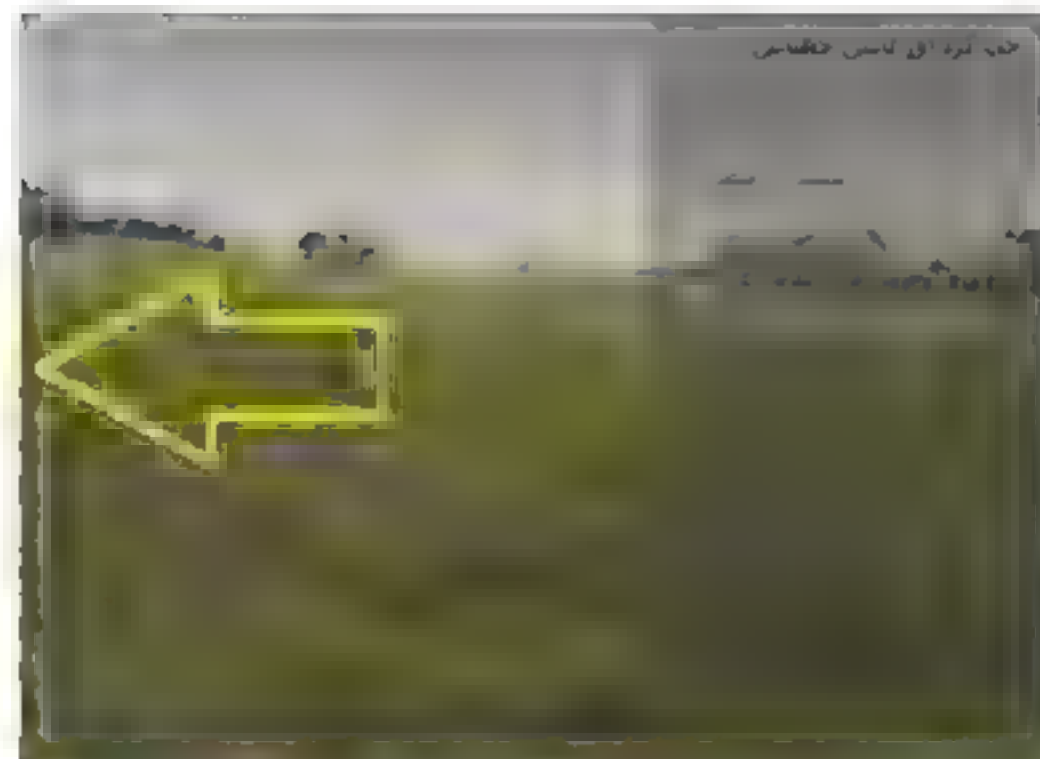
اپنے ماؤس کرسر کو اسکرین کے بائیں کونے پر رکھنے کی کوشش کریں، یعنی یہاں:

سپس این لیست از دکمه های کنترل را مشاهده خواهید کرد،
ابتدا ستاره را در بالا انتخاب کنید.

سعی کنید نشانگر ماوس خود را روی کشوری که اکنون در آن
هستید قرار دهید و دکمه سمت چپ ماوس را روی آن فشار دهید
مکان خود را به طور کامل تعیین کنید.
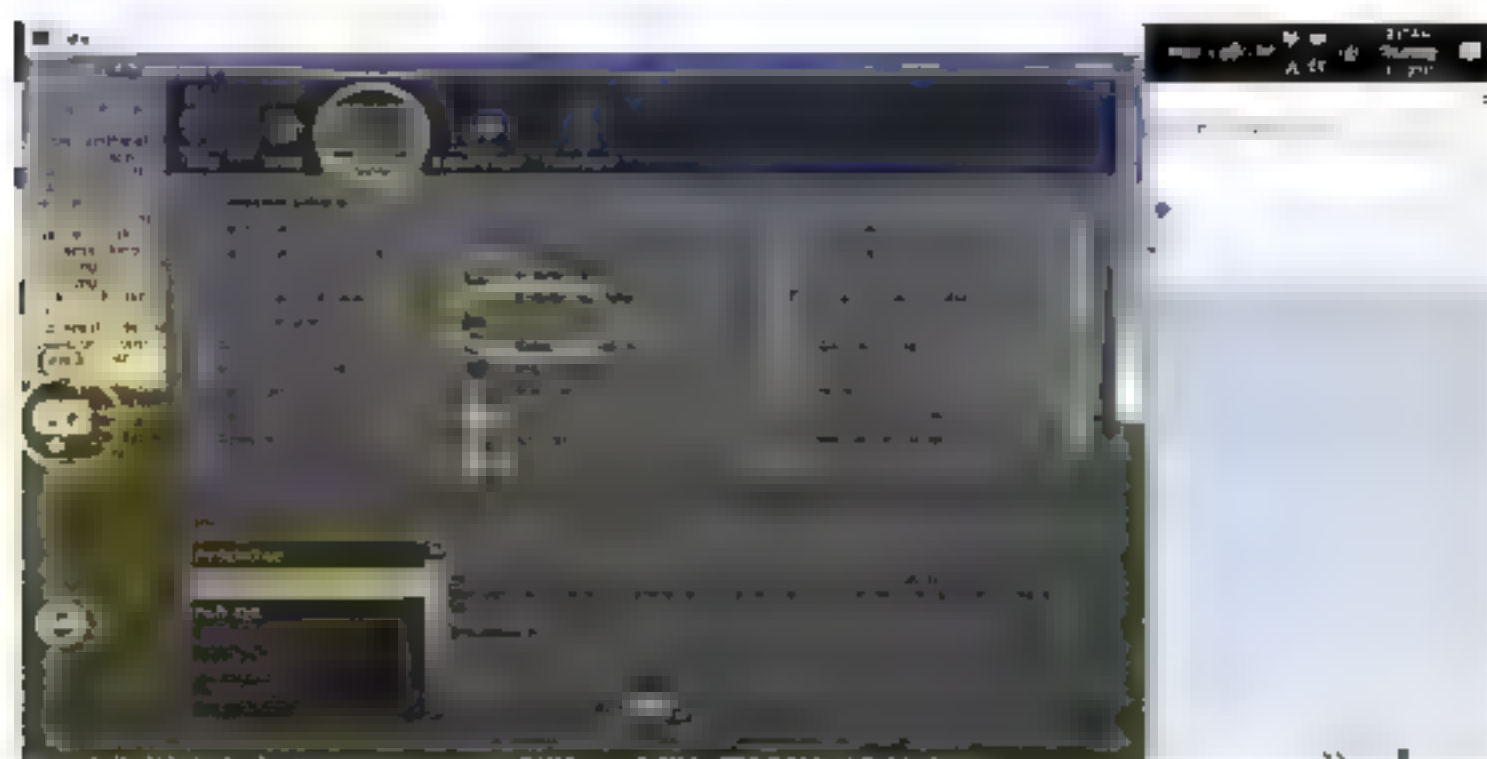
سپس با موس خود به سمت چپ رفته و گروه ستاره ها را در مستطیل سفید انتخاب کرده
و گروه ستاره ها را به شکل Z در وسط انتخاب کنید
و از آنجا Horizon را انتخاب کنید.
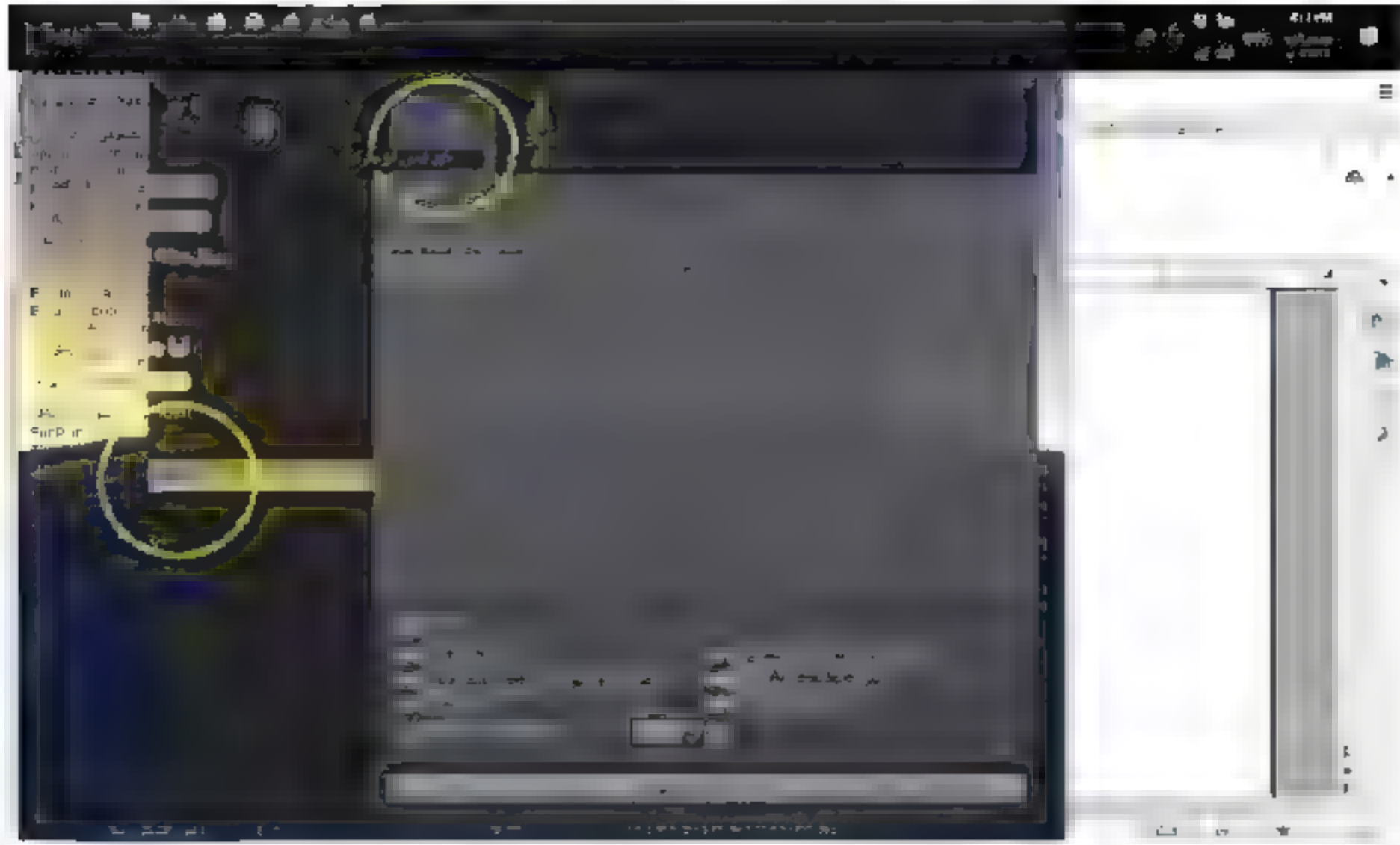
جہاں تک زمیں کی ترتیں کے گروپ کا تعلق ہے، سمندری گروپ کو منتخب کرنے کی کوشش کریں۔

جہاں تک ستارلور گروپ کا تعلق ہے، الصوفی گروپ کو منتخب کرنے کی کوشش کریں۔

اب اس سلاٹ کی کلید پر جائیں جس پر ایک ستارہ ہے، اسکرین کے بائیں جانب آپشنز کی فہرست،
مین کو کھولیں،

اور آسمانی ثقافت کی زبان سے انگریزی کے بجائے عربی کا انتخاب

کریں، اور اپنے بعد اس صفحہ پر واپس آنا نہ بھولیں۔ محفوظ کرنے کے لیے تمام ترامیم کی ہیں۔

اب صفحہ کے نیچے اپنے ماؤس کا کرسر لگانے کی کوشش کریں اور یہ نئے ٹیگز نظر آئیں گے۔
اشارے سرخ ہے۔
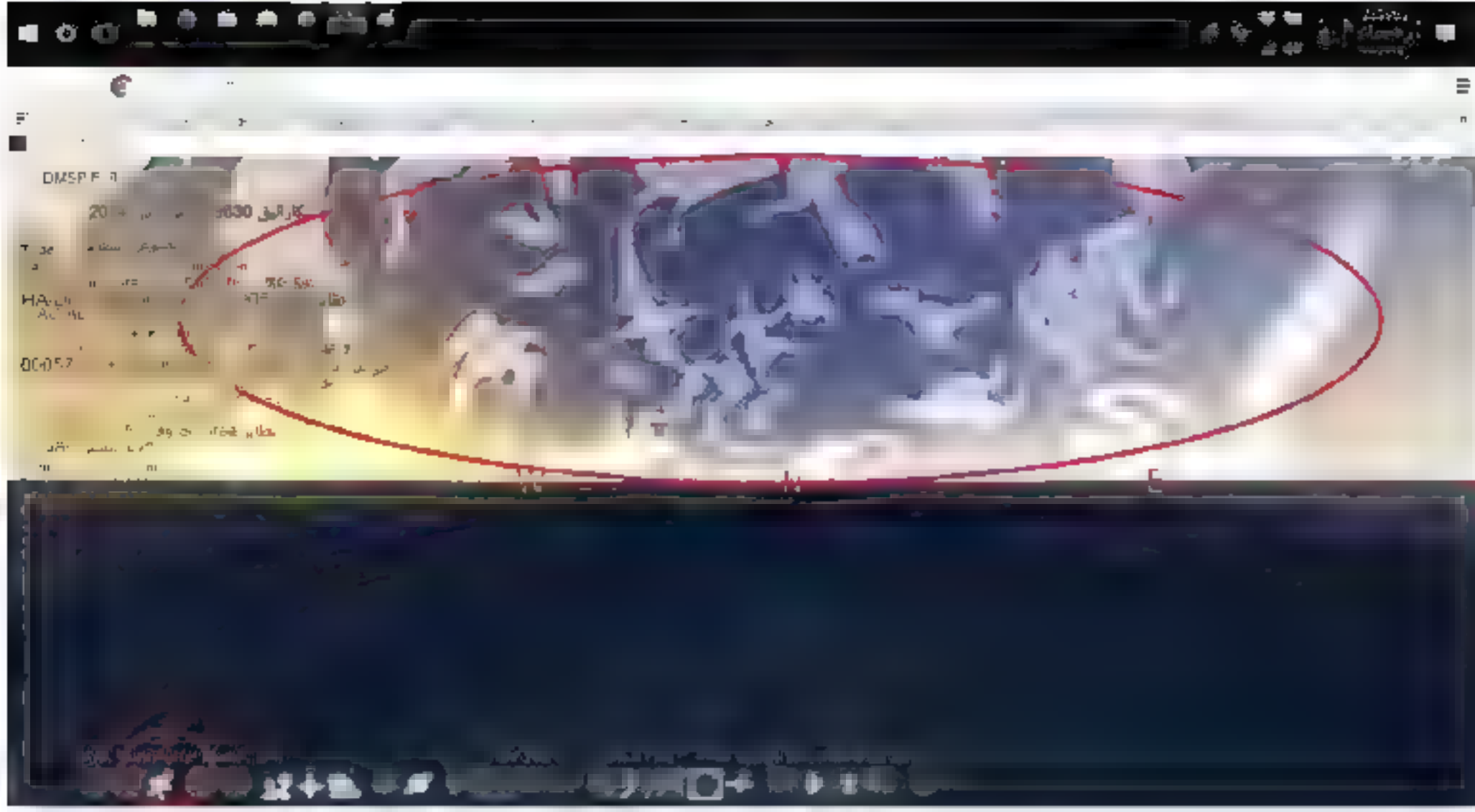
چلتے پھرتے آدمی پر کلک کرنے کی کوشش
کریں اور عربی برجوں کی ڈرائنگ آسمان پر نظر آئیں گی۔
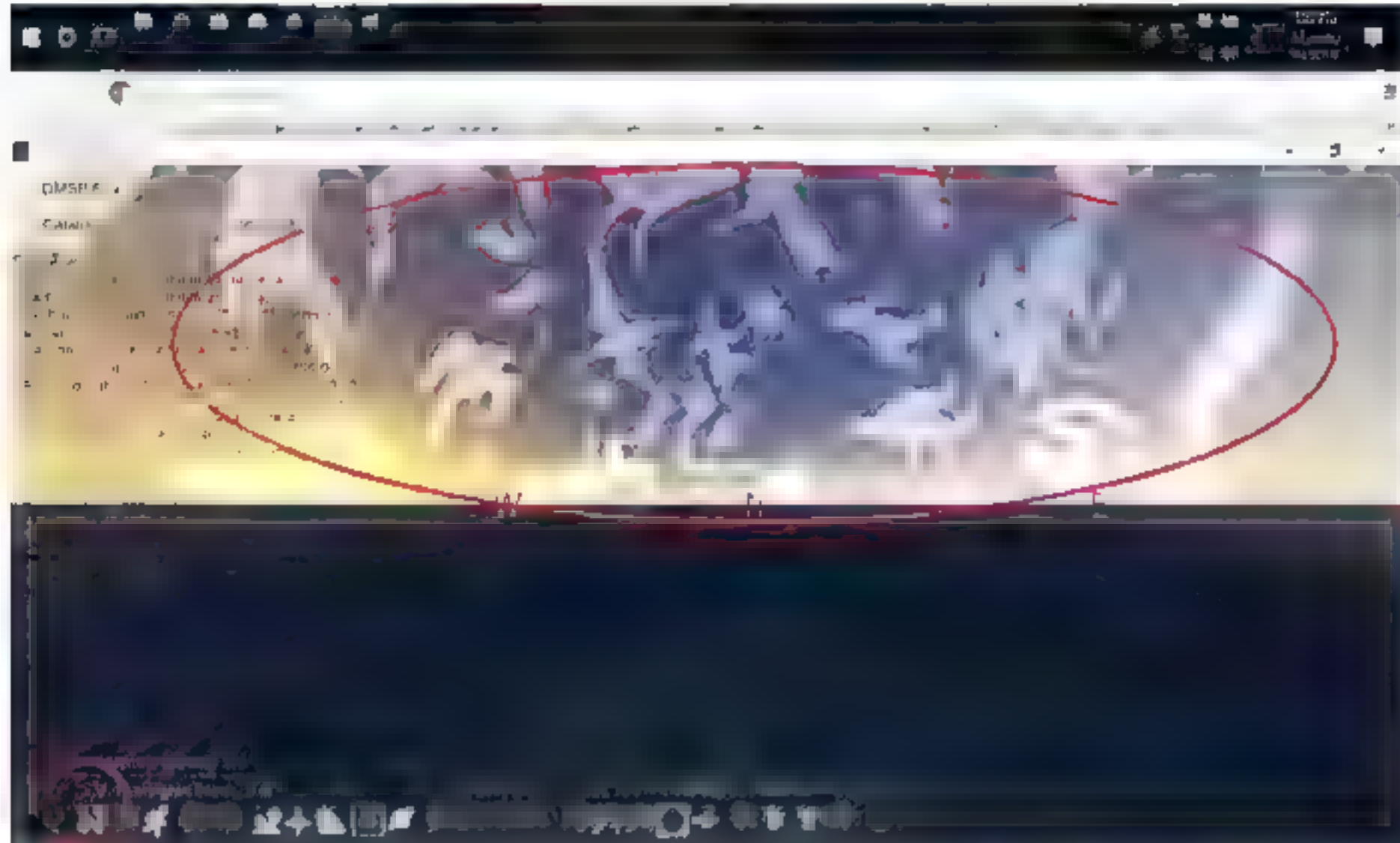
اختیارات کے نچلے گروپ کے بالکل بائیں جانب ستاروں سے حرف N پر کلک کرنے کی کوشش کریں۔
آسمان میں سیدھی لکیریں نظر آئیں گی جو ستاروں کو برجوں سے جوڑتی ہیں۔
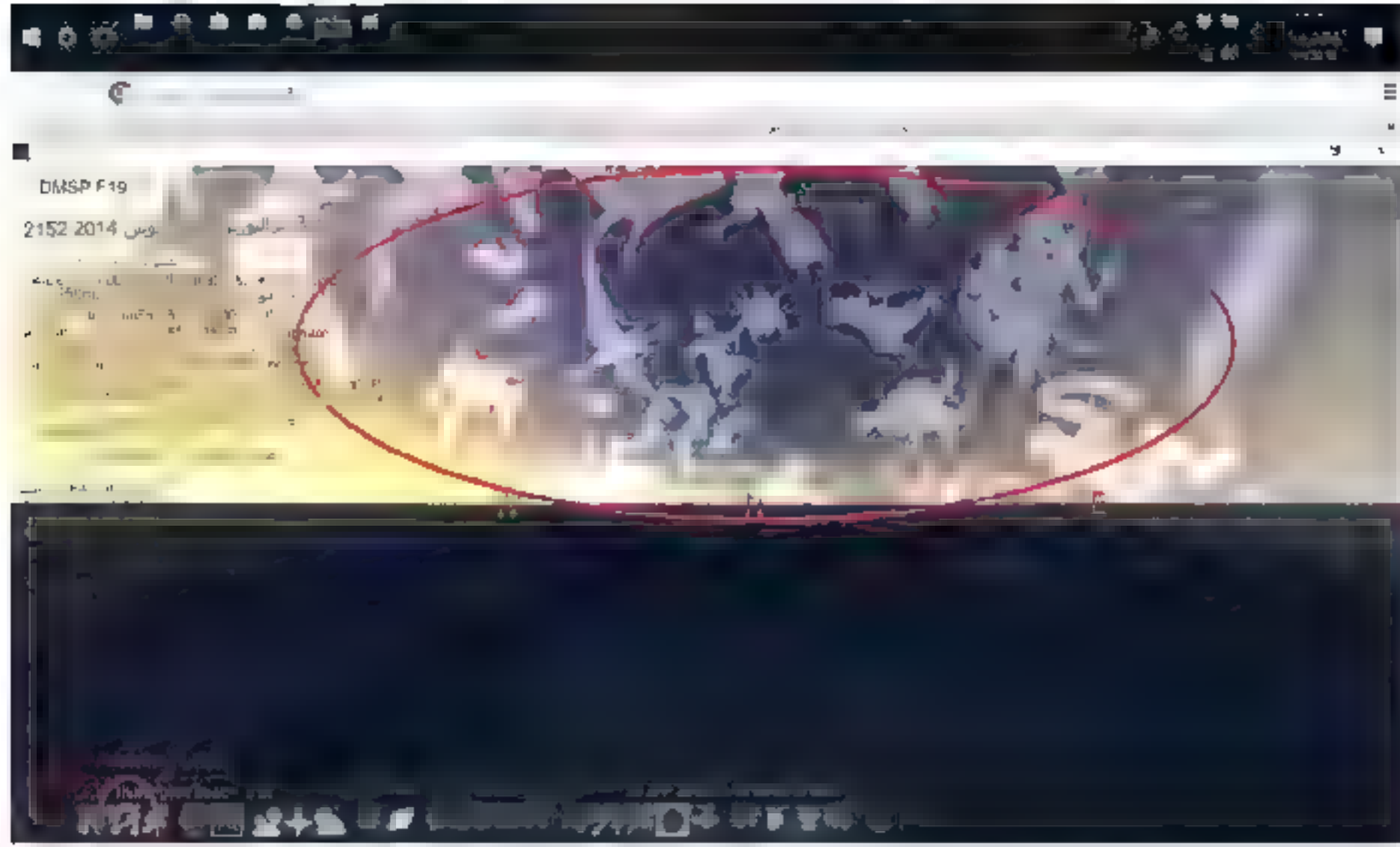
اب درمیانی حرف N پر کلک کرنے کی کوشش کریں جیسا کہ سرخ رنگ میں نشان زد ہے،
پھر ستاروں کے گروہوں کے نام عربی میں ظاہر ہوں گے-

اب افق کی لکیر کے اشارے پر کلک کرنے کی کوشش کریں، جو
کہ درختوں کے ایک گروپ کے ساتھ
ایک سطح مرتفع ہے، تب سمندر غائب ہو جائے گا، اور پھر آپ افق کی لکیر کے نیچے شمالی اور جنوبی
ستاروں کو دیکھ سکیں گے، جو رنگین ہوں گے- اسکرین کے دائیں سے بائیں طرف
ایک پتلی سبز لکیر، اور اس پر لاطینی حروف WSEN میں جنوب، شمال، مشرق اور مغرب
کا نشان لگایا گیا ہے
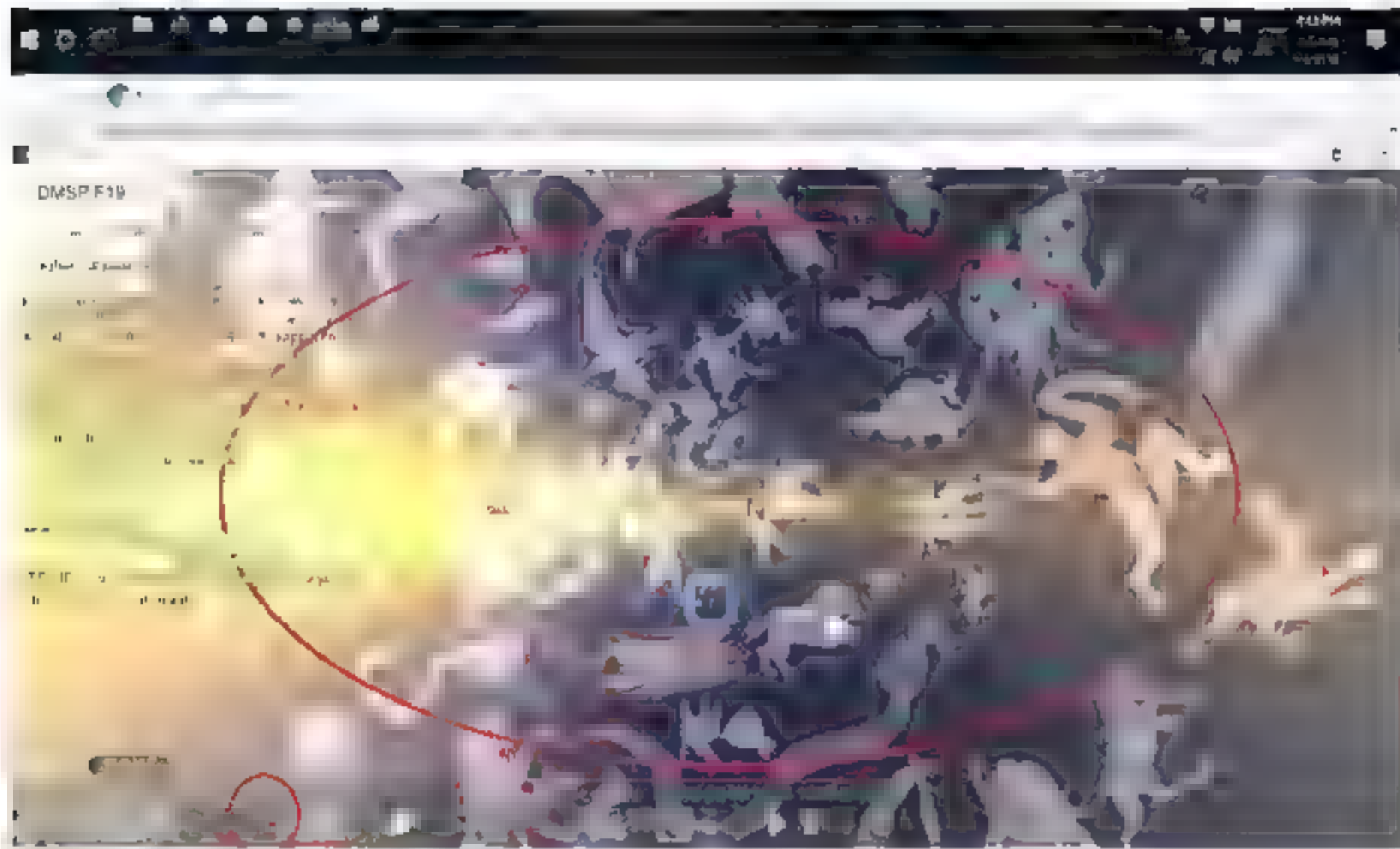
آخر میں، آپ دوبارہ بائیں کنٹرول گروپ میں جا سکتے ہیں اور آپ وقت کا انتخاب کر سکتے ہیں، جو براہ راست اوپر والے ستارے کے نیچے ہے، اور آپ کو اوقات کی فہرست نظر آئے گی، آپ کسی بھی وقت کو سیٹ
کرٗ سکتے ہیں جو آپ ستاروں کی پوزیشن کو دیکھنا چاہتے ہیں- کسی بھی دن یا لمحے پر جو آپ منتخب کرتے ہیں-

اس طرح، آپ کے پاس یہ پروگرام بالکل ویسا ہی ہوگا جیسا کہ میں نے اس کتاب کے اندر دائروں کی تمام حرکات کا حساب لگانے کے لیے استعمال کیا تھا-

میرے پیارے بھائی، ان پیراگراف پر عمل کرنے کے لیے آپ کا شکریہ،
مجھے امید ہے کہ آپ اس مفت پروگرام کو استعمال کرنے سے لطف اندوز ہوں گے-

نسی کے خیال کی پیدائش

جب میرے والد 1986 میں امریکہ ہجرت کر گئے تو انہوں نے دیکھا کہ عیسائی گروہوں کی اپنی مذہبی تعطیلات اور
مواقع جیسے کرسمس، نیا سال اور کچھ دوسری تعطیلات جیسے گڈ فرائیڈے اور قیامت کے اتوار کی تاریخیں ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ
ملتی ہیں- یہودیوں کی تعطیلات کی تاریخیں، مثلاً حانوقہ (1)، یا تب کی دسویں (عاشورہ)، یا عید کا روزہ، 17 جولائی، یا یہودی فسح،
اور یہ کہ یہ تاریخوں کے بعد کبھی نہیں ہے- مسیحی تہواروں اور ان کے سماجی اور مذہبی مواقع، بلکہ یہ یا تو اس کے ساتھ یا
اس سے چند دن پہلے آتا ہے، اور یہ کہ تقریبوں میں یہ باقاعدگی سالوں کے تسلسل سے متاثر نہیں ہوتی، جیسا کہ
ہماری تعطیلات میں ہوتا ہے- خاص طور پر جب ہم رمضان کے مہینے میں روزے رکھتے ہیں، جو سال کے تمام موسموں میں آتا
ہے، اور عید الفطر اور عید الاضحی، ہجری نئے سال اور پیدائش کی مختلف تاریخوں میں بھی- رسول وغیرہ کی جس کی وضاحت ہمارے علمائے
کرام نے کی ہے اور ہمارے زمانے کے فقہاء نے بھی ان کی پیروی کی ہے اور ہم سے کہا، اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمام جہانوں پر یہ عظیم
نعمت عطا کی ہے- اس نے ہمیں سالوں کا حساب لگانے کے لیے ایک منفرد کیلنڈر دیا جس میں کسی کیلنڈر کے عمل سے مبرا...
رمضان المبارک کے روزے ہر موسم اور سال بھر میں رکھ کر ہمیں آزمانے کے لیے- کیا یہ واقعی
ایک الٰہی نعمت اور حکمت ہے جیسا کہ انہوں نے ہمیں سکھایا؟
یا یہ ایک لعنت اور ہماری پسماندگی اور جہالت کا مظہر ہے؟

(میرے والد معروف مصنف اور اسلامی مفکر نازی عبدالدین ہیں، کتاب A Warning from Heaven، (The Religion of the Sultan)، (The Religion
of the Most Merciful) (The Truths Unspoken About in in Urdu) کے مصنف ہیں- قرآن، اور کتاب ایک خدا، ایک مذہب، اور سب سے اہم کتاب
(الناسی) ہے، جو کہ 1999 میں شائع ہوئی تھی، اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سی کتابیں ہیں جو چھپی نہیں ہیں- ابھی تک میرے والد
نے اپنا بچپن مقبوضہ گولان کے گاؤں عین زیوان میں گزارا، پھر شامی عرب فوج میں رضاکارانہ خدمات انجام دیں، ملٹری سائنسز میں ماسٹر
ڈگری حاصل کی، اور 4 سال تک ملٹری کالج میں استاد رہے- انہیں کیپٹن کے عہدے پر ترقی دی گئی، جہاں انہوں نے سگنل
کور میں کام کیا اور 1967 کی نکسا جنگ اور 1973 کی اکتوبر کی جنگ میں حصہ لیا انہوں نے (استاف) کا عہدہ حاصل کیا جب کہ وہ آخری اس کی
دہائی میں لیفٹیننٹ کرنل تھے- صدی میں اسے کرنل کے عہدے پر ترقی دے دی گئی جب اس نے محسوس کیا کہ غداری ہو رہی ہے-
شامی گولان کو سستے داموں فروخت کرنے والوں کی طرف سے سیاسی مہروں کے بچے سے ایک گھناؤنی سازش رچی گئی-
آخر کار وہ 1986 عیسوی کے وسط میں امریکہ ہجرت کر گئے- ان
کی امیگریشن کے سات سال بعد، یعنی 1993 کے آخر میں، کرسمس کی ایک تعطیل کے موقع پر، میرے والد نے یہاں کیلیفورنیا میں یہودی
کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے اپنے ایک پڑوسی سے پوچھا کہ ان کی چھٹیاں، جیسے کہ حانوقہ، عیسائیوں کے ساتھ کیوں ملتی ہیں؟
ہر سال چھٹیاں یہ سوچ کر کہ وہ دونوں ان مغربی ممالک میں ایک ہی شمسی کیلنڈر استعمال کرتے ہیں اس کے پڑوسی کا جواب تھا وہ (یہودی، ہم
مسلمانوں کی طرح قمری کیلنڈر استعمال کرتے ہیں، لیکن وہ ہر تین سال بعد ایک لیپ مہینے کا اضافہ کرتے ہیں، اسے مارچ کا دوسرا مہینہ
کہتے ہیں- اور یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے قمری سال کے مہینوں کو شمسی سال کے مہینوں اور اس کی آب و ہوا کے ساتھ تقریباً ایک مستقل عارضی
معاہدے کے مطابق بناتے ہیں، اور وہ اپنی تعطیلات کی تاریخوں میں صرف ایک یا دو دن کا اضافہ کرکے کنٹرول اور تیرا پھیری کرتے
ہیں- تاکہ ان کی چھٹیوں کے کئی دن اور مذہبی مواقع ہفتہ تک محدود نہ رہیں، تاکہ وہ اپنے تمام کاموں کو بغیر کسی دشواری یا شرمندگی
کے انجام دے سکیں میرے والد نے ان سے پوچھا کیا یہ اس کے ساتھ ہیرا پھیری نہیں؟ اس نے قرآن کی تلاوت کے ساتھ جواب دیا اور کہا

اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لیے تنگی نہیں چاہتا

2-185

کیا عجیب بات ہے کہ یہ آیت خاص طور پر اس آسانی کے بارے میں بات کرتی ہے جو اللہ تعالیٰ ہمارے لیے خاص طور پر ماہ رمضان کے روزوں
سے چاہتا تھا!! کیا جولائی، جون، یا اگست (جون، جولائی، یا اگست) میں رمضان کے روزے رکھنا آسان ہے یا مشکل؟

---

1. کرسمس، 24 دسمبر اور نئے سال کو ا جنوری گڈ فرائیڈے مقدس ہفتہ کے اندر جمعہ کو ہوتا ہے- موسم بہار اور جوکا کے پورے چاند کے ظاہر ہونے کے بعد پہلے اتوار سے پہلے
کا جمعہ، جسے روشنیوں اور موم بتیوں کی عید بھی کہا جاتا ہے، ایک یہودی تعطیل ہے جسے یہودی 8 دنوں تک مناتے ہیں، جو کہ مہینے کی پچیسویں تاریخ سے شروع
ہوتا ہے- عبرانی کیلنڈر کے مطابق کسلیو، اور اس کی تاریخ گریگورین کیلنڈر کے مطابق نومبر کے آخری ہفتے سے دسمبر کے آخری ہفتے تک ہوتی ہے-

اگر مثال کے طور پر، ہم 35 ڈگری کے طول بلد پر رہتے ہیں، یعنی سرطان کی اسکندیی پر، تو ان لوگوں کا کیا ہوگا جو سویڈن اور ناروے جیسے شمالی علاقوں میں رہتے ہیں (1)- یا دور دراز میں، جیسے ارجنٹائن اور چلی، یا جنوبی افریقہ اور آسٹریلیا میں، جہاں گرمیوں میں سورج نکلنے اور غروب ہونے کے درمیان تقریباً 22 گھنٹے کا فرق ہوتا ہے، گرمیوں کے طویل دنوں میں اس معاملے میں کیا عجیب بات ہے- اس سلسلے میں جو فتوی آیا ہے، اس میں ایسے شمالی اور جنوبی علاقوں میں رہنے والے مسلمانوں کو اپنے قریب ترین اسلامی ملک مثال کے طور پر ناروے اور سویڈن کے لوگوں کے ساتھ افطار کرنے کی اجازت دی گئی ہے- مغرب، اور ماسکو کے لوگ مصر کے ساتھ افطار کرتے ہیں تو کینیڈا اور ارجنٹائن کا کیا ہوگا؟ (نوٹ کریں کہ ایک نیا فتوی آیا ہے جس میں کہا گیا ہے کوئی بھی جگہ دنیا میں آپ مکی وقت کے ساتھ روزہ رکھ سکتے ہیں اور افطار کر سکتے ہیں، اس لیے غور کریں، خدا آپ کی حفاظت فرمائے- اس جواب نے میرے والد کے ذہن میں یہ جاننے کے لیے تجسس کا ایک طوفان پیدا کیا کہ ہم مسلمان کیلنڈر پر عمل کرنے میں اتنی دیر کیوں کر رہے ہیں- یہ ہماری روزمرہ کی مذہبی زندگی میں مفید ہے، اور اس کے مہینوں کی تعداد موسموں اور آب و ہوا کے اتار چڑھاؤ کی بنیادوں کے ساتھ طے کی جاتی ہے، کیونکہ یہ خیال کیا جاتا تھا کہ قمری تقویم شمسی کیلنڈر سے ہر سال 11 دن چھوٹا کیلنڈر ہے اور یہ وسیع تبدیلی کو کبھی کنٹرول نہیں کیا جا سکتا- ہر مہینے کے نئے چاند کے ظہور پر مکمل انحصار کی وجہ سے اس میں کسی بھی مدت کا اضافہ کرنے سے جو کہ خود ہی واقع ہو جاتا ہے اس لیے انسان اسے تبدیل یا تبدیل نہیں کر سکتا، بلکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کی تقدیس کرے- خاص طور پر جونکہ اس میں ذکر کیا گیا ہے- لوگوں اور حج کے اوقات کے طور پر قرآن- ان اوقات اور رسومات کا حساب ہمارے کیلنڈر جیسے اندھے کیلنڈر کے اندر کیسے کیا جا سکتا ہے جس کے مہینوں میں اتفاق سے فرق نہیں ہے- موسم خزاں اور گرمیوں کے درمیان یا یہاں تک کہ موسم سرما اور بہار کے درمیان؟

اس طرح، میرے والد نے دنیا کے تمام قمری کیلنڈروں کو تلاش کرنا شروع کیا، اور ان کیلنڈروں کو دنیا کے عمل میں استعمال ہونے والے طریقوں کے بارے میں انہوں نے پایا کہ وہ سب، بغیر کسی استثنا کے، ایک ہی کام کرتے ہیں، یعنی ایک مکمل اضافہ کرتے ہیں- ہر تین سال بعد قمری مہینہ، تاکہ دوسرے کیلنڈرز جو نہ تو سورج پر انحصار کرتے ہیں اور نہ ہی پر . چاند کا "دباؤ" کا اپنا طریقہ ہے (براہ کرم اسلامی مفکر نیازی ایزدین کی کتاب (النسائی (1999) کا مطالعہ کرنا-

اس کے علاوہ، آج کوئی بھی شخص انٹرنیٹ پر دنیا کے تمام ممالک کے قدیم اور جدید کے قدیم کیلنڈرز تلاش کر سکتا ہے، اور اسے معلوم ہو گا کہ دنیا نے کا یہ عمل ضروری ہے ورنہ مشہور ترین سال کے موسموں سے بالکل ہٹ جاتے ہیں، جیسا کہ ہمارے کیلنڈر کا معاملہ ہے-

ہم مسلمان، یہ کیلنڈر اس میں کسی بھی کیلنڈر کے عمل سے خالی ہے کیونکہ اصطلاح "کیلنڈر" کا بنیادی مطلب ہے ترمیم انحراف- (2)

عجیب بات یہ ہے کہ ہماری عربی لغات نے انسیوں فروری کو کسدر سے کے عمل کو کوئی خاص معنی نہیں دیا ہے کہ سال کے کیلنڈر کے معنی کے معنی کی فہرست کے ایک حصے کے طور پر، "انحراف نہ کرنے کے عمل کو کنٹرول کرنے کے لیے- ان کی تاریخوں سے سال کے چار کونے- سب سے لمبی رات - ورنل ایکوینوکس - سب سے لمبا دن - خزاں کا ایکوینوکس)!!

ہیں، ہماری مستند عربی زبان کی لغات اور لغات نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اصطلاح "کیلنڈر" کے معنی صرف اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ یہ کئی مہینوں کے بعد دنوں کی ترتیب کا ریکارڈ ہے، اس طرح کیلنڈر کا کوئی اہم عمل نہیں کیا جا رہا ہے- اس کے مقابلے میں جو ان کے پاس ہے- تشخیص، باقی انسانیت کے درمیان اس اصطلاح کی تشریح سے قطع نظر!!

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ہمیں کیا پیغام دینا چاہتا ہے؟ ارشادِ باری تعالیٰ میں ہے:

1 نوٹ کریں کہ ناروے میں 2019 میں رمضان کے مہینے میں سورج غروب نہیں ہوا تھا-

2 المعانی الجامع میں درج ذیل ہے. (فعل) میری
قوم میں نے قائم کیا، میری قوم، تشخیص کا ذریعہ-
بغیر انتھی اور دلال سے نکرانی
[illegible]
سے فراہم کی، اس کی قیمت اور حواس
ان اخلاق کو سنوارو، سنوارو
عصی کو درست کریں-
ہماری عربی زبان کی لغات میں اصطلاح (کیلنڈر) کے معنی یہ ہیں-
کیلنڈر ایک ایسا ریکارڈ ہے جس میں سال کے دنوں کو اس کے مہینوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور اس میں تعطیلات، تعطیلات، نماز کے اوقات، اور فلکیاتی اور فلکیاتی مسندات کا ذکر ہوتا ہے-
کیلنڈر - زمانوں کو تقسیم کرنا، اوقات کا حساب لگانا، اور ان سے کیا تعلق ہے-

وہی ہے جس نے سورج کو

چمکتا ہوا اور چاند کو نور بنایا اور اس کو ٹھہرایا تاکہ تم برسوں کی

تعداد اور حساب معلوم کرو، اس نے لوگوں کے لیے نشانیاں بیان

کی ہیں۔ خدا کے لیموں

تو یہاں خدا کس (علم) کے بارے میں بات کر رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان آیات کو تفصیل سے کس کے لیے بیان کیا؟ ماہرین فلکیات اور کیلنڈر کے موجد، قدیم زمانے سے لے کر آج تک، خاص طور پر رقم کے نقشے کے اندر گھروں (سورج) کے راستے اور حرکت کے درمیان تعلق سے پوری طرح واقف ہیں۔ سال اپنی باقاعدہ شکل میں، اور انہوں نے ہی مد زون کے درمیان ان کی روشنی کے کھڑے نقطوں کی ترسیل میں فرق کی وجہ بتائی، وہ اس قابل تھا کہ جو شخص کائنات میں ان فطری عوامل پر غور کرتا ہے اور اس کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اپنے لیے درست، دس کیلنڈر جس پر وہ زراعت اور تجارت میں اپنی روزمرہ کی زندگی میں انحصار کر سکتا ہے۔ مذہبی رسومات اور رسومات۔ چونکہ ہم

اس کتاب میں ماہ مقدس کے بارے میں بات کر رہے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں اس سے متعلق اس کے ہی اہم پہلوؤں کو جاننا چاہیے، آپ کو تفصیل سے بتانا چاہیے کہ ان پہلوؤں کا تجارت اور حج دونوں سے کیا تعلق ہے۔ ہم آپ کو یہ بھی دکھائیں گے کہ یہ مقدس مہینہ باقی متواتر مقدس مہینوں سے الگ ہے، اور یہ کہ یہ کیلنڈر بنانے، دنیا اور عراق کے دور کو کنٹرول کرنے کا مہینہ بھی ہے۔

مسلمانوں نے اس سے پہلے تمام علوم میں علم کے ساتھ ترقی کی تھی، خاص طور پر عباسی[1] دور میں 800-1100 عیسوی میں۔ یعنی بصرہ اور کوفہ کے معاشی طور پر بحال ہونے کے بعد، ہندوستان اور سندھ سے آنے والی عالمی سمندری تجارت لانے کے ان کے ملکوں کی بندرگاہوں اور ساحلوں تک منتقل ہونے کی وجہ سے، وہ اقتصادی اور فکری طور پر بحال ہوئے، اور ان کی فوجی طاقت میں اضافہ ہوا، اور انہوں نے اتحاد کیا۔ خود ایران اور خراسان کے نئے فارسی مسلمانوں کے ساتھ، بنو امیہ کے شہزادوں کے خلاف لڑے، تو انہوں نے ان کا تعاقب کیا اور انہیں قتل کر کے اندلس (1) میں نکال دیا، اور فارسیوں نے انہیں تمام سائنس دان فراہم کیے، جیسے کہ انجینئر اور ذہین، جن کے نام بعد میں مشہور ہوئے اور اسلام اور مسلمانوں کے جھنڈے تلے چمکے، انہوں نے ان کو ہر قسم کے علوم کے ساتھ فروغ دیا جس سے وہ اپنی قدیم فارسی تہذیب سے مستفید تھے، اس لیے انہوں نے اعداد میں سے صفر ایجاد کیا۔ سائنس، اور انہوں نے لوگارتھمز کی سائنس کو تیار کیا، اور جیومیٹری کی سائنس کو تیار کیا، وہ شاندار اور قیمتی گنبدوں، اور میناروں کی تعمیر کے لیے بھی مشہور تھے۔ کیمسٹری کے علوم کو ہر کسی کو سمجھانے کے بعد، جادو، جادو ٹونے، مستقبل کی پیشین گوئی، جنوں اور ارواح سے بات کرنے یا دھاتوں کو سونے میں تبدیل کرنے کے افسانوں کے بعد، اس لیے انہوں نے مصر میں قبطی فرعونوں سے اپنی تحقیق کا ترجمہ کیا۔ جو اس سائنس کو مکمل رازداری کے ساتھ گھیرے ہوئے تھے، چنانچہ مسلمانوں نے اسے ایک اہم سائنس بنا دیا جو ماضی میں دنیا کے تمام سائنسی کالجوں میں پڑھائی جاتی تھی اور آج تک وہ فلکیات، ستاروں، کہکشاؤں اور خلاء میں بھی دلچسپی رکھتے تھے اور دیتے تھے۔ ان میں سے زیادہ تر مشہور عربی نام ہیں جو آج تک دنیا کی تمام زبانوں میں مستند عربی میں بولے جاتے ہیں، اور یہ کہ وہ سب سے پہلے میڈیکل پوسٹ مارٹم کرنے والے تھے، جس نے ڈاکٹروں کے لیے راستہ کھولا۔ سرجیکل آپریشن کرنے کا مستقبل، انہوں نے خون کی گردش کو دریافت کیا اور بے ہوشی کے کئی طریقے ایجاد کیے، داغ لگانے، بیماریوں کے علاج، اور دوائیاں تیار کیں، اور وہ سب سے پہلے زمین کی کرہ اور ستاروں کی حرکت کو ثابت کرنے والے تھے۔

اس دور کے مسلمانوں نے سائنس اور تعلیم پر بھی خصوصی توجہ دی، کیونکہ دنیا کے پہلے سائنسی کالج اور ادارے بصرہ (795 عیسوی میں ایوانِ حکمت) میں قائم کیے گئے تھے، یعنی پانچویں عباسی کے زمانے سے۔ پس منظر، ہارون الرشید، جو

1. عباسی سلطنت کی تاریخ از محمد سہیل طاقوش۔

اسے دنیا کی سب سے قدیم یونیورسٹی تصور کیا جاتا ہے، اور یہ جامعہ القارویین سے بھی پرانی ہے، جس کی بنیاد مغرب میں سن 859 عیسوی میں رکھی گئی تھی، اور جہاں سے رومی شہنشاہ سلویسٹر دوم گربرٹ داوریک نے گریجویشن کیا تھا- یہ ہے کہ وہ سائنس اور تعلیم میں مغرب سے دو صدیوں سے زیادہ پہلے تھے، کیونکہ مغرب میں یونیورسٹیوں اور سائنسی کالجوں کا قیام پولینڈ میں رومی شہنشاہ کے حکم پر 1088 عیسوی تک تاخیر کا شکار ہوا، اس کے بعد انگلستان سنہ 1209، پھر 1258 عیسوی میں فرانس میں 1088 میں سلجوق شاہ کے دور میں، ماہر فلکیات اور شاعر کے ڈیزائن کے ساتھ اس کی شاندار اور مشہور کیلنڈر بنایا گیا- اسکالر عمر خیام، جنہوں نے اپنا کیلنڈر بنایا جو مکمل طور پر جولین شمسی کیلنڈر سے ملتا جلتا ہے جو 45 قبل مسیح کا ہے- سلجوقی ریاست نے اسے خصوصی طور پر تسلیم کیا، اور بعد میں تاتاروں اور منگولوں کے ہاتھوں ان کی ریاست کے زوال کے بعد اسے ترک کر دیا گیا،
لیکن 1100 عیسوی کے بعد بصرہ میں سائنسی نشاۃ ثانیہ کا کیا ہوا اور کس چیز نے سائنس کی ترقی کو روک دیا- کے ہاتھ مسلمانوں؟ (1)
اگر ہم اس صدی کی تاریخ پر روشنی ڈالیں، خاص طور پر سال: 1099 عیسوی، جب اربن دوم نے اپنا مشہور واعظ دیا جس نے یورپ میں جنگوں اور اندرونی کشمکش کو روکا اور اس نے مغرب کی صفوں کو متحد کیا- مشرقی گرجا گھروں نے فوجیں تیار کیں اور ان سے خوشامد کا وعدہ کیا- اس نے پہلی صلیبی جنگ کا آغاز سنی سلجوک ترکوں کی دلیری کی وجہ سے کیا، جس نے اپنے اتحادیوں بویہی شیعوں کو، جو اس وقت عراق میں عباسی ریاست کو کنٹرول کرتے تھے، یروشلم پر قبضہ کر کے تباہی مچا دی تھی- یروشلم نے عیسائی مذہب کے رہنماؤں کے قتل اور مقدس مقامات کی تباہی کے ساتھ، اور ان کے زائرین کو مقدس گھر سے نکال دیا، پہلی صلیبی جنگ نے ڈوریلیم کی جنگ میں سلجوق ریاست کو شکست دی، اور انہوں نے یروشلم پر اپنا اثر و رسوخ دوبارہ حاصل کیا اور زمینیں واپس لے لیں- کم ارمینیا اور شام کا ساحل، جو اس سے زیادہ عرصے تک جاری رہا- اس کے بعد دو صدیوں تک فتح-

شیعہ فکر کا ظہور:

اس تحقیق میں ہم آپ کو اموی خاندان کے دور میں ابتدائی شیعہ فکر کے ظہور اور اس کے پرانے دور اور سنی عباسی ریاست کے ظہور کے آغاز پر ایک تاریخی نظر ڈالیں گے جس سے ثابت ہوتا ہے- اس فکر کا تعلق جو کہ انسانوں کی تقدیس کے اصول پر مبنی ہے، اور اس کا تعلق بازنطینی اور فارسی ریاستوں کی حمایت سے ہے، جو خلافت اور اسلامی قیادت کے خیال کی مخالف تحریک سے ہمیشہ وابستہ ہیں- توحید کے تصور اور ابدی خدا کی عبادت پر مبنی رکھنے والی نوجوان اسلامی ریاست کی توسیع کے سمندروں کی گہرائیوں میں عبداللہ بن سبا کی طرف سے لنگر انداز ہونے والے پہلے فتنہ کے دھارے کو برقرار رکھنے کی کوشش، وہ فتنہ باطل کو جوڑنے اور اسے توحید کے اس دین کے ساتھ ملانے کا مطالبہ کرتا ہے ان لوگوں سے شرک کے نظریات کو در آمد کرتا ہے جو فرد کی حرمت اور نص نسب پر مبنی رکھتے ہیں اور محمدی پیغام کے اندر شرک کے بیج بوتے ہیں اور اسے خاص طور پر اہل خاندان اور رشتہ داروں کے لیے بناتے ہیں- اس کو انسانوں کی تقدیس پر مبنی ایک نیا تقدس بنانے کے لیے، اور انہیں معبودوں کے درجے تک پہنچانے کے لیے تاکہ وہ نسیم کو محمدی خاندان کے اندر محدود کر سکیں جیسا کہ وہ اس کے پھیلاؤ کی صفائی سے انحراف کر گئے جس طرح وہ اس سے پہلے یہودی نے اسے بنی اسرائیل کے نسب تک محدود کر دیا تھا، اور میں آپ کو اس تحقیق میں وہ قریبی رشتہ داری دکھاؤں گا جو اس شیعہ فکر کو دونوں فریقوں، کیتھولک چرچ (کیتھولک چرچ) سے جوڑتا ہے-) اور کسروی شکل، اور ان کی تعلیمات، اس طرح کہ اس فکر کے زیادہ تر بیٹے جو (مقدس ذ.ت) کے خیال کی مخالفت کرتے ہیں (3) رومی مصنفوں نے بنے اور ان کی حمایت کی- تا عباسی ریاست کے خلفاء اور فارسیوں کے شہزادوں کے ساتھ ہونے والی باہمی شادیوں کے ذریعے یعنی یہ ایک خفیہ سازش تھی جس کا واحد مقصد اسلام کی وحدت کو پارہ پارہ کرنا تھا، نہ صرف ظاہری شکل سے- مشرق سے تاتاریوں اور منگولوں (شیعوں) کی آمد کے دور تک اسلام میں فسادات کا پہلا دور، اور ان کی عباسی ریاست کے خلاف جنگوں نے فاطمی ریاست کی برہنگی کو ڈھانپ دیا-

1 عباسی دور کے آغاز میں کتاب The Beginning and the End کے بارے میں-

2 پاپ اربن دوم، پوپ کا منتخب مغربی کلیسیا کے ایک اہم آدمی نے سال (480 ہجری) 1088 عیسوی میں سنبھالا تھا، اور اس کے مینڈیٹ کا اثر تاریخ کے بہت سے صفحات کو تبدیل کرنے کا تھا، اور شاید اس کے اثرات پیدا ہوئے- بدقسمتی سے یہ شخص اب تک موجود ہے، اور اسی نے اسلامی مشرق میں صلیبی جنگوں کا فیصلہ کیا-

3 (مقدس ذات) قرآن میں خدا کے سب سے خوبصورت ناموں میں سے ایک ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے سوا کوئی مقدس نہیں ہے، یعنی (خدا) اس کی پاکیزگی ہے- وادی اور نبیوں کو ان کی طرف سے منسوب کیا جاتا ہے- ان میں خدا نازل ہوتا ہے-

مصر میں جس کی بنیاد مغرب سے آنے والے اسی باطل شیعہ نظریے پر رکھی گئی تھی، ان کے صلیبوں کے ساتھ قریبی تعلقات تھے اور صلاح الدین ایوبی کے ظہور کے خلاف ان کا خفیہ اتحاد سامنے آیا، جس نے بالآخر ان کا خاتمہ کر دیا اور ان کی لائبریریوں کو جلا کر تباہ کر دیا۔ انہیں اور گہرے، تاریک سمندر کی گہرائیوں میں پھینکا۔
الدمشقی کی کتاب "ابتداء اور اختتام" اور ابن عساکر کی کتاب "دمشق کی تاریخ، حصہ دوئم" اور کتاب "ہسٹری آف دی عباسی ریاست" اور کتاب "تاریخ فاطمی کے عروج کی تاریخ" کو نکال کر ریاست" اور ادریسیوں، بارامکیوں اور بارہویں شیعوں کے ظہور کا سراغ لگا کر، میں ان میں سے بہت سے حوالہ
اشعریہ اور سبائی اسماعیلی، پھر نزاری، عبیدیہ، فاطمید، بطنیہ، قرمطی، اور آخر میں قابل گروہ، نیز
جات پر بحث کروں گا جو تاریخ میں درج ہیں تاکہ پردے کے پیچھے غائب ہونے والے صلیبیوں کی بوسیدہ انگلیوں کو ظاہر کیا جا سکے۔ کسی بھی نئے خیال کی حمایت کریں جو مسلمانوں کی صفوں کو ان کے خلاف متحد کرنے کی مخالفت کرتا ہے، خاص طور پر ان کی پے در پے فوجی ناکامیوں اور ناکام جنگوں کے بعد، اور اسپین کے زوال کے بعد اور مغرب تک ان کے کنٹرول سے دوری کے بعد، نیز ان کے مذہبی دارالحکومت کے زوال کے بعد- (قسطنطنیہ) 29 مئی 1453 کو (محمد فاتح، جو نئی صفوں اور فوجی مہمات کو متحد کر رہے تھے، وہ بھی یرموک کی جنگ اور اس کے بعد ہونے والی لڑائیوں میں بازنطینی روم کے زوال کے بعد سے وہ بحیرہ روم کے پانیوں پر اپنا وسیع کنٹرول کھو بیٹھے تھے۔

آج بہت سے مسلمان اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ شیعہ فکر وہی ہے جو ابتدائی خوارج کی سوچ تھی، جیسا کہ عبداللہ بن سبا (1)، جو کہ یہودی نژاد تھے اور جنہوں نے صحابہ کرام کی صفوں میں انتشار پھیلانا شروع کر دیا تھا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی وفات پر ان کا اختلاف تھا کہ یہ امام علی بن ابی کی جانشینی کے حق میں تھا، بجائے اس کے کہ حضرت ابوبکر□ کی جانشینی کی جائے، عمر دوم اور عثمان بن عفان کی سرپرستی۔ معاویہ ابن ابی سفیان نے بعد میں خلیفہ عثمان بن عفان سے بدلہ لینے اور اس جرم میں شریک ہر شخص کو سزا دینے کے بہانے علی ابن ابی طالب کی بیعت نہ کرنے پر اصرار کیا۔ مسلمانوں کی صفیں دو گروہوں میں بٹ گئیں اور جنگ صفین کے بعد اور مشہور دھوکہ جو بعد میں ثالثی کے دوران پیش قرآن کے قرآنی نسخوں نے دمشق کو معاویہ کی حکومت میں لے لیا اور بصرہ علی بن ابی طالب کی امامت میں شامل ہوا۔ خوارج کے عزائم بالآخر عیاں ہو گئے۔
آیا اور اقتدار کی کشمکش میں اضافہ ہوا، وہ علی بن طالب کے ساتھ جنگوں میں داخل ہوئے جس نے انہیں ختم کر دیا اور امام علی علیہ السلام تک منتشر کر دیا۔ معاویہ، عمرو بن العاص اور علی بن ابی کو قتل کرنے کی مشہور سازش میں بعد میں قتل کر دیا گیا۔ طالب علم) (2)- اور مسلمانوں کے خون کو روکنے کے لیے آخر کار مسلمانوں کی صفوں کو یکجا کرنے کے خیال سے شروع کیا اور حسین بن علی کی طرف سے دی گئی مکمل رعایت اور معاویہ کی قیادت کے اعتراف کے بعد اور پہلے اتحاد کے تصور سے آغاز کیا۔ سنت والجماعت کے نام سے رومی بازنطینی سلطنت، جس کی جڑیں یورپ کے مغربی کلیسا میں پیوست تھیں، نے اس وقت مسلمانوں میں پھیلنے والی لڑائی جھگڑوں کو دیکھا، اس لیے انہوں نے اسے مختلف طریقوں اور طریقوں سے مضبوط کرنے کی کوشش کی، خاص طور پر جب اسپین بنو امیہ کے ہاتھوں میں گرا۔ یورپ پر اسلامی فتح (3)، چنانچہ انہوں نے جھگڑے کے کچھ ایسے پودے اور بودے لگائے کہ یہ فرقہ وارانہ اور نسلی رجحانات اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ مراکش میں مسلمان مجاہدین کی صفوں میں سب سے پہلے کوئی ایک تھا، کیونکہ ان میں سے سب سے پہلے ظاہر ہونے والے یہ تھے: اندلس میں مسلمانوں کے اتحاد کو منتشر کرنے کے لیے مراکش میں ادریس (4)، اور اس کے بعد دسویں صدی عیسوی کے شروع میں مشرق میں ان کا ظہور ہوا، جس کے بعد ایک گروہ (بارموکس) کا ظہور ہوا۔ اس کے بعد ایران میں بویہ-ساسانیوں کا ظہور، اور پھر سبائی فرقہ (شام میں اسماعیلی، جو مراکش میں ہجرت کر کے مراکش میں: العبیدیہ) کے نام سے پھیل گئے، کی رخصتی (5)، تاکہ اسپین اور مغرب میں اموی مسلمانوں کے درمیان اختلافات کو تقویت دینا۔ یہ نئی فکر ایران میں خاص طور پر معتزلہ تصوف کی روایت میں اختیار کی گئی تھی جو متن پر عمل کو ترجیح دینے کے اصول پر یقین رکھتی تھی۔

1 ابتدا اور انتہا (1837) ابن عساکر 123 دمشق کی تاریخ
2 آغاز اور انجام، حصہ سات - امیر المومنین علی بن ابی طالب کا قتل۔
3 اندلس فتح سے اس کے زوال تک - راغب السرجانی۔
4 ادریس بن عبداللہ 788ء
5 عبد اللہ المہدی کے حوالے سے

وہ سنی تحریک کی سخت مخالفت کرتا ہے اور اسے (قرآن کی تخلیق کی حالت زار) کے طور پر بیان کرتا ہے. اس فکر کی مخالفت مغربی کلیسا بھی اپنی تعلیمات میں کرتا ہے، خاص طور پر اس طرح کہ وہ بائبل کی تعلیمات پر عمل پیرا ہے- 300 قبل مسیح میں قدیم کیتھولک مذہب کی تشریحات کے لیے مشہور تھا- آگ کے ساتھ، یا انہیں عمارتوں اور پہاڑوں کی چھتوں سے پھینک دیا گیا، چرچ نے محسوس کیا کہ اگر اس نے مسلمانوں میں اس طرح کی سوچ کے ابھرنے کی حمایت کی، یعنی (متن) کو ترجیح دی، اور ان کے ذہنوں کو اپنی گرفت میں لے لیا، تو اس سے ان کی گمراہی اور فاصلے بڑھ جائیں گے- مسجد کے کنٹرول سے عوام میں ان کی بازی اور کمزوری بڑھ جاتی ہے، لیکن ہوا اس کے بالکل برعکس اسلامی ریاست اپنی تہذیب کے عروج پر پہنچی جس کی وجہ سے 833ء میں خلیفہ المامون نے نہ صرف متن پر بلکہ ہر چیز کو ترجیح دیتے ہوئے اس کی تخلیق کو تسلیم کیا- قرآن اور اس نئی فکر کے پھیلاؤ کا آغاز کلیسا کے تعاون سے روم کے جزیرے سسلی سے ہوا (2) اور انہوں نے تیونس اور پھر مصر میں فاطمی ریاست کے قیام کا خیال شروع کیا- ایران میں قرمطیوں (3) کے ظہور کا اتفاق، اور قاتل فرقہ (4) پہلے شام کے ساحلوں پر پروان چڑھا. اور موت کے قلعے کے بعد اسے ایران منتقل کیا گیا، اور نہ میری ذاتی رائے ہے اور میں اس کا پابند نہیں ہوں- نہ کسی کے لیے اور نہ میرے لیے کیا گیا تھا کہ اس زمانے میں ان کے معاشی، سیاسی، علمی اور مذہبی زاویوں سے تاریخی و ثقافت کا مطالعہ کیا جائے- اسلامی تاریخ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے اور اسے کمزور کرنے کے لیے یورپی صلیبی جنگ کے بیج کے سوا کچھ نہیں، یہاں پڑھنے والا نہ سمجھے کہ میں سازشی تھیوری پر یقین رکھتا ہوں، اور وہ ان و ثقافت کی ترتیب کی تصدیق کر سکتا ہے- اور ہماری اسلامی ریاست کی صفوں میں اس نئی سوچ کو پروان چڑھانے میں اپنے لیے چھپی ہوئی صلیبی اور فارسی انگلیاں تلاش کیں، کیونکہ وہ ایسے خیالات پیدا کرنا چاہتے تھے جو اس دور میں رائج سنی فکر کے خلاف تھے، حالانکہ مسلمانوں میں جو بھی فرقہ وارانہ تھا- مشرق کے مسلمانوں (عباسیوں) اور مغرب کے مسلمانوں (امویوں) کے درمیان وہ خاص دور تھا. وہ سب ایک نظریے کے حامل تھے، جو سنت والجماعت کا عقیدہ تھا. جس کے ساتھ وہ ہمیشہ متحد رہے تھے- کافروں کے خلاف (جہاد) کا نظریہ اس وقت بازنطینی ریاست میں جڑا ہوا تھا. جس کے عظیم تخت پر صلیبی یورپ کے تمام ممالک پر غلبہ حاصل کیا گیا تھا- بنی عباس کے مسلمانوں کے ساتھ مل کر اسلام کے جھنڈے کا دفاع کرنے اور صلیبیوں کے حملوں کو پسپا کرنے کے لیے، اس لیے کمزور مغرب ایسا کرنا چاہتا تھا کہ وہ اسپین اور دیگر ممالک میں اسلامی اور استعماری تسلط کا مقابلہ کریں- جزائر اور ممالک اسلامی ریاست کے اندر انتشار اور فرقہ وارانہ جھگڑوں کے بیج بونے کے لیے جو پوری دنیا کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی ہے، خاص طور پر جب انہوں نے دیکھا، یعنی یورپی صلیبیوں نے، کہ مشرق بعید کے ممالک ہندوستان، سنگاپور، اور فلپائن نے مذہب کو قبول کرنا شروع کر دیا تھا اسلام کبھی فتوحات اور استعمار کی وجہ سے نہیں بلکہ صرف تجارت کے ذریعے تھے- اور ان کے اور مسلمان تاجروں کے درمیان باہمی خرید و فروخت کا لین دین-
وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ صلیبیوں کا عالمی تجارت کے ممالک میں مذہب اسلام کے پھیلاؤ کا خوف ان کے لیے بصرہ اندلس اور اندلس میں عباسی اور اموی سنی فکر کے مخالف شیعہ فکر کے بیج بونے کی کوشش کرنے کی ایک بڑی ترغیب تھی- مشرق بعید کے ممالک اور مختلف ذرائع سے اس کی مالی اعانت کرنا، اور خاص طور پر ایران میں، یعنی قدیم فارسی تہذیب کے گڑھ میں جس میں مسلمان اس سے وہی حاصل کرتے ہیں جو اس کے علماء اور مفکرین حاصل کرتے ہیں، اگر ہم اس دور میں مسلم کتب خانے اور علوم لکھنے والی اہم ترین شخصیات کا پردہ فاش کرنے کی کوشش کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ان میں سے ہر 10 میں سے 9- مسلمان علماء فارس اور خراسان سے تعلق رکھتے ہیں- نہد اور سجوق (5). اور یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسلام اور فکر کو فروغ دیا-

---

By Joseph Asts https:/www.facebook.com/YwsfAsts/videos/1208618072511337 1 کیتھولک چرچ کی تاریخ

2 سسلی جوہر کا ظہور- 3

ابو طاہر القرماتی، بحرین کا بادشاہ 908ء

4 اس کے بانی حسن الصباح کا انگریزی میں مطلب قاتل یا قاتل ہے- 5

خلافت عباسیہ

اسلام، حتیٰ کہ زبان، گرامر اور مورفولوجی کے علوم بھی۔ یہاں تک کہ مسلمانوں نے سائنس، تہذیب اور فکر کے تخت پر قبضہ کر لیا۔
اور اس مختصر مدت میں فصاحت- اور اس زمانے
میں پیش آنے والے واقعات کا سراغ لگا کر محقق یہ دریافت کرے گا کہ کس طرح شیعہ برموکیوں نے مہدی، الہادی، ہارون الرشید اور ان کے بعد
ان کے بیٹوں کے دور میں خلافت عباسیہ کو کنٹرول کرنا شروع کیا- 932 عیسوی اور ان کے بعد 1055 عیسوی میں بویہیوں کا
آنا، جن کو اس وقت بازنطینی رومی قیصروں کی خصوصی حمایت حاصل تھی یہاں تک کہ سن 1062 عیسوی میں سنی سلجوق ترکوں (الکارخ)
نے ان کا خاتمہ کیا، پھر بازنطینی سلطنت کا آغاز ہوا- موت کے قلعے کے قیام کے خیال سے (1) سلجوقیوں اور عباسیوں کی
ریاست کو ایک ہی وقت میں ختم کرنے کے لیے، اس لیے وہ پہلی صلیبی جنگ کے ساتھ سلجوقی ترکوں کی صف کو توڑنے میں کامیاب ہو
گئے- 1099 عیسوی، لوگوں کی نظروں کے سامنے فاطمی ریاست، جو ان کے ساتھ شامل ہے، وہ بھی اسی کی پیداوار ہے جو انہوں نے
مراکش سے شروع ہونے والی شیعہ اسماعیلی سوچ کی اسلامی ریاست میں ڈالی تھی- پھر تیونس اور ہجر کر مصر کی طرف رینگے گئے
جنہوں نے صلیبیوں سے فتح حاصل کی اور صلاح الدین اور اس کے خدا اسدالدین کے خوف ان کے ساتھ اتحاد کیا جانچہ انہوں نے اسلام کے جھنڈے
کو دھوکہ دیا اور اپنی حقیقت کے باوجود، جسے وہ چھپا رہے تھے- مذہب اور جھوٹے سب کے پردے کے پیچھے لیکن اس خاص دور میں
یعنی 1099ء سے 1187ء تک کیا ہوا؟ یعنی پہلی صلیبی جنگ کی فتح اور یروشلم اور مغربی شام پر ان کے قبضے کے بعد،
اسلامی دارالحکومت کے قاہرہ منتقل ہونے اور اس سے دوری کی وجہ سے عرب مسلمان آپس میں بہت سی داخلی جنگوں، تقسیموں اور سیاسی
بغاوتوں میں داخل ہوئے- بصرہ اور فارس، اور یہ فاطمی ریاست کی توسیع اور عباسی ریاست کو کنٹرول کرنے کی غالب کوششوں کی وجہ
سے ہے، جس کے پاس اس وقت کوئی خاص فوجی اختیار نہیں تھا، کیونکہ اس نے اپنے بویہید اتحادیوں کے کردار اور کمزوری کو
کھو دیا- سلجوقی ریاست پر بڑی، جس نے ان کے سامنے علم اور تہذیب کا دروازہ بند کر دیا تھا، یہاں تک کہ مشرق سے آنے
والے تاتاری بھی زیادہ تر خود شیعہ افکار کے پیروکار تھے، لیکن ان کے خاندان سے دور رہنے کی وجہ سے اس نے
اپنی تمام فتوحات کو عباسی خلفاء کے قدموں میں رکھ کر شاہ الناصر کا خطاب حاصل کر کے اس کی حکومت کو ایک موروثی بادشاہت میں بدل
دیا جو خلافت کے حق پر یقین نہیں رکھتی تھی- مشورہ اور تقویٰ کا اصول تھا اور اس نے اپنی موت کے بعد ملک کو تقسیم کرنے کی
سفارش کی جسے اس نے اپنی مہارت اور اپنی شاندار عسکری قیادت سے اپنے بچوں میں جوڑا جس پر جلد ہی ملک ٹکڑے ٹکڑے
ہو گیا- اور کمزور ہو گئے، اور انہوں نے لوگوں کو اپنی جہالت کے ذریعے قدیم سنی فکر کی دلدل میں لوٹا دیا، جو
متن کو عقل سے اوپر اٹھاتا ہے اور فکر اور معتزلی کے اصول کو ختم کر دیتا ہے، چنانچہ وہ حنابلہ کے ایک نئے دور میں داخل
ہو گئے، اور اس میں خلل پڑا کیونکہ اسباب اور تہذیب کی ترقی میں دین کی اہمیت کے بارے میں اس سادہ سمجھ نے-
ان کے لیے ہر قسم کی تخلیقی صلاحیتیں اور اختراعات رک گئیں اور بالآخر وہ آج تک جہالت اور
تاریکی کے سمندر میں غائب ہو گئے- اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ شیعہ فقہ ہی وہ تھی جس نے مسلم تہذیب کو ترقی دی، بلکہ
معتزلہ کا وہ نظریہ جس پر فارسی شیعہ، قرامطہ، بویہیوں اور قرمطی خاص طور پر انحصار کرتے تھے، اور جو دلیل کو
ترجیح دینے کے تصور پر یقین رکھتے تھے- متن پر، اسی چیز نے انہیں تمام علوم میں بلند کیا، اس کے علاوہ جو ثقافتی
ورثہ ان کے پاس فارس سے آیا تھا، یہاں تک کہ سلجوق ترک بھی شیعہ نظریے کے نہیں تھے، اور ان کے دور میں بہت
سے علماء، فقہا اور شاعر ظاہر ہوئے، اور ان کے نام آج تک تاریخ میں چمک رہے ہیں، کیونکہ کلیسا کو اسلامی ریاست میں سنی مخالف
فکر پیدا کرنے کی بنیادی وجہ کسی بھی وقت لڑائی، انقلابات اور جنگوں کا سبب بنا تھا- اس نئی فکر کے
ماننے والوں اور اہل سنت اور مشرق و مغرب کی فکر کے سروکاروں کے درمیان، ان کے خلاف جہاد کے خیال میں متحد
ہو گئے، اور وسیع اسلامی ممالک کے خلاف اپنی صلیبی جنگوں کو آسان بنانے کے لیے- سنی اور شیعہ جماعتیں ان کے خلاف
متحد ہو گئیں، یورپ میں کلیسا کو بھی یہی مسئلہ درپیش تھا جب 1056ء میں کیتھولک چرچ اور آرتھوڈوکس چرچ کے درمیان
عظیم اختلاف ہوا- اور پھر پندرہویں صدی میں، جب لوتھرن پروٹسٹنٹ اپنی سرزمین پر نمودار ہوئے، اور 1789 کے
فرانسیسی انقلاب اور نشاۃ ثانیہ کے آغاز کے بعد بالآخر سیاست پر چرچ کا اثر ختم ہو گیا۔

1- قابل - جنہوں نے اسماعیلی شیعہ فکر کو نزاری فکر میں پروان چڑھایا

یعنی مغرب بھی شاہ ثیہ تک نہیں پہنچا سوائے اس کے کہ مقدس کتابوں، انجیل اور تورات کی نصوص پر استدلال کو بلند کرنے کی کوشش کی جائے،
جس کے ذریعے کلیسا نے اس وقت تک ان پر حکومت کی، اور یہ بالآخر ان کے لیے اس وقت حاصل ہوا جب پاپائیت عوام کی حکمرانی کے ہاتھ میں آگئی۔

اٹلی میں 1870ء۔

یہ 800 سے 1100 عیسوی تک اسلامی ممالک میں سائنسی اور تہذیبی ترقی کے اسباب کا خلاصہ تھا۔ جس کی بنیادی وجہ جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ عقیدہ کو متن سے اوپر اٹھانے کی بنیاد پر سمجھنا تھا اور فہم کی بحالی اور عمل کے اوپر منطق متن کی بحالی نے انہیں ایک بار پھر جہالت کے قلعے میں دھکیل دیا تھا۔ یہ کسی بھی خبر سے محدود نہیں ہے، لہذا اسلامی ریاست ایک بار پھر خرافات اور ضعیف اور من گھڑت احادیث کے دلدل میں دھنس گئی، اس وقت کی ریاست نے تمام نئے فرقوں اور قرآن کے متعدد قاریوں کی تلاوت کو تسلیم کیا، اور بہت سی بکھری ہوئی احادیث و روایات اور فقہ کی چھ کتابوں کی تائید سے ان کی صداقت کی تصدیق کی اور آخر کار 1891 عیسوی میں عربوں کے طباعت کے بعد ان سب کو چھاپنے کی اجازت دے دی، اس یقین کے ساتھ کہ خدا ان سب کو اس طرح محفوظ رکھے گا۔ یہ ہے اور اس کے الگ الگ نوع میں، اور ہمیں صرف یہ حق حاصل ہے کہ ہم دوسروں کی درستگی اور درستگی کی نشاندہی کریں، لیکن ہم ایسی غیر معمولی نزاکتوں کے ساتھ نہیں ٹکتے جو ہمیں ریذنگر میں موجود نہ ہو، ورنہ ہمارا الزام پھر ثابت ہو جائے گا۔ ۔
نصوص میں یا عظیم قرآن میں اور مذاہب کی توہین، اجتہاد بند ہو گیا، اور جو کوئی اس کی تشریح سے اختلاف کرتا ہے وہ مذہب اور گروہ کے خلاف پڑھنا شروع کر دیتا ہے ،ور اسے لامحالہ موت کی سزا سنائی جاتی ہے، انکوازیشن کورٹس نے پھیلائی اسلام کی تاریخ) اور ظلم و ستم یہ ہے: (الظا قرآن سے باہر ہے۔)

جو اس وقت سے لے کر آج تک ایمان چھوڑ چکے ہیں۔

اسی وجہ سے بحیثیت مسلمان ہمارا فرض تھا کہ ہم ان میں سے بہت سے قراءت کے پڑھنے پر نظر ثانی کریں ور ان کے سپرد کریں۔
ذہن کے لیے، غور و فکر کے عمل میں جو خدا ہمیں اپنی عظیم کتاب میں کرنے کا حکم دیتا ہے۔

کیا وہ قرآن میں غور نہیں کرتے اگر یہ خدا کے سوا کسی اور کی طرف

سے ہوتا تو اس میں بہت زیادہ اختلاف پاتے؟)

غور و فکر کے اس اصول کی بنا پر ہمیں قرآن کی بہت سی آیات کے پڑھنے پر نظر ثانی کرنی پڑی جن میں سب سے اہم آیت یہ ہے کہ ہم اس کتاب میں ان کے ساتھ معاملہ کر رہے ہیں:

کچا کھانا کفر میں اضافہ ہی ہے، جس سے کافروں کو گمراہ کر دیا

جاتا ہے، وہ اسے ایک سال حلال کرتے ہیں اور دوسرے سال حرام کر دیتے ہیں، تاکہ اللہ

تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کر سکیں۔ خدا نے منع کیا ہے۔ یہ ان کے لیے خوش ہے

ان کے برے اعمال اور خدا کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔

میں آپ سے یہ بات نہیں چھپاؤں گا کہ میرے والد پہلے تو اس لفظ (النسائی) کے معنی میں الجھے ہوئے تھے، بلکہ النسائی کی توہین کی وجہ سے حیران تھے۔
یہ اور اس کی ممانعت اس خاص آیت میں اور اس مبہم شکل میں، کیونکہ اسے صرف کفر ہی نہیں کہا گیا ہے، بلکہ کفر میں اضافہ ہے)، یعنی یہ ہے: (کفر کی انتہا) اور جو اس کے بعد آئے وہ کفر نہیں ہے۔ !! لہذا اس نے اس پراسرار لفظ کے معنی کو زبان کی لغات اور تشریحی کتابوں میں مزید تلاش کرنے کی کوشش کی، اس امید پر کہ اس معمے کا کوئی اور مطلب ہوگا جو جمود کی مدت کو تجویز یا مقرر کرنے کے معنی سے ہٹ جاتا ہے، کیونکہ خدا کے لیے یہ ناممکن ہے۔ ہمیں موسمی سال کے موسموں کے حساب سے قمری مہینوں کی کیلنڈر کرنے کے اس عمل سے منع کریں، اس لیے بغیر کسی اہم وجہ کے، وقت کا حساب کرنے کی سائنس کو "کفر کی بلندی" سمجھا جاتا ہے۔ اس نے پایا کہ اس لفظ کے بہت سے معنی ہیں، بشمول: تاخیر

صمر تک محرم کی حرمت، یا عورت کی ماہواری میں تاخیر اس کے حمل کی دلیل کے طور پر، یا اولاد میں دیر سے آنے والی چیز، جیسے مرد ہونے، جو صرف بچوں کے بچے ہیں، اس حد تک کہ دودھ (یعنی، دودھ) کو نسائی کہا جاتا تھا، شاید اگر اس کے اخراج کا وقت ولادت کے بعد تاخیر کا شکار ہو، تو کہا جائے گا: "عورت کو عورتیں ہیں، یعنی اس کے دودھ میں تاخیر ہوتی ہے، یا اس میں ملاوٹ ہے-" پانی، اس کی نہرایت ختم ہو جاتی ہے، یا جو کچھ دیر سے آتا ہے، یعنی تازگی اور چیزوں کی ترقی میں تبدیلی، تو کیا یہ سب (عورتیں) (1) کفر میں بھی اضافہ ہیں؟ یہ خیال یا خواہش ان لوگوں میں سے بہت سے لوگوں نے شیئر کی جنہوں نے بعد میں النسائی کے خیال کو جھٹلانے کی راہ اختیار کی- -اس آیت مبارکہ میں نسائی کا مطلب اعدالاف کی پابندی اور کنٹرول نہیں ہے، بلکہ یہ صرف حرمت والے مہینوں کے تجربے اور ممانعت میں مداخلت ہے، اور اس کا کلینڈر کے معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے- میرے والد کی خواہش کا حصہ تھا جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے، لیکن میرے والد کو اپنی خواہش میں جو کچھ کہا گیا تھا اسے تبدیل کرنے پر مجبور کیا گیا جب انہوں نے محسوس کیا کہ مصر میں صرف قبطی عیسائی ہی ہیں جو اپنے کیلنڈر کو دبانے اور فلاپ کرنے کے اس عمل کو وراثت میں کہتے ہیں- فرعون 2500 قبل مسیح (النسائی) کے ساتھ، یہ جانتے ہوئے کہ ان کی نسائی صرف چند دنوں سے زیادہ نہیں ہوتی، ہر سال کے آخر میں شامل کی جاتی ہے، اور یہ دریائے نیل کے سیلاب اور اس کے موسم کے مطابق ایک مدت کے دوران ہے، لہذا یہ فرعونی کلیسا کے حوالہ نے مل کر معاملہ کو مزید پیچیدہ بنا دیا جب (النسائی) کا مفہوم اور تعریف اس کی خواہش سے الگ ہو گئی، بلکہ مدت اردال کو سیدھا کرنے، دبانے اور کنٹرول کرنے کے مفہوم پر زور دیا، اور کبھی بھی انحراف یا الگ نہ ہوا- اس سے، حد کی کتاب میں سورہ التوبہ کی آیت نمبر 37 پڑھ کر اس کی الجھن میں اضافہ ہوا، جو اصلاح کے اس عمل کی مذمت کرتی ہے- وہ اسے نہ صرف کفر کے طور پر بیان کرتی ہے، بلکہ اس طرح بیان کرتی ہے' کفر میں اضافہ!!! گویا یہ حرمت والے مہینوں کی حرمت کو پامال کرنے سے بڑا ہے- لسنی کے اس خیال پر یقین رکھنے والوں میں سے بہت سے لوگوں کے ساتھ میرے والد کی خواہش کی وجہ یہ ہے کہ ان سب کا خیال تھا کہ قرآن اس کی تشکیل ایک روک تھام کا حکم ہے، اور یہ اس رکاوٹ کو جو کبھی عبور نہیں کیا جا سکتا تھا، تاہم جب اس نے لغوث کی ایک نادر لغت میں دیکھا کہ "نسائی" کا ایک معنی ہے جو مرد ہونے کے معنی پر دلالت کرتا ہے، تو اس نے آیت الاحزاب 55 اور النور پڑھی- 31 اس نے مفہوم کی روشنی میں قرآن کی دیگر 27 قراءتوں میں اس قراءت کی مکمل عدم موجودگی، اس وقت معلوم ہو، کہ لفظ "نسائی" میں پہلی ربہ کے ساتھ فتحہ ہی جاتی، کسرہ نہیں کیونکہ یہ صرف مردوں کے گروہ کے بارے میں بولتا ہے، ان قریبی مردوں کو جن کی اجازت ہے عورتوں کی شرمگاہوں کو ظاہر کرنے سے، اللہ تعالی کا فرمان ہے

اور میں مومنوں سے کہتا ہوں کہ وہ اپنی نظر سے ناراض ہوں گے، اور وہ اپنی بیویوں کو رکھا ہوا ہے اور وہ اپنی

زینت نہیں دکھاتے ہیں سوائے ان کے دلوں کے، ان کے باپوں کے، یا ان کے باپوں کے اپنے بھائیوں کے، اپنے

بھائیوں کی اولاد- ان کا تناسب، یا ان کے عہدے کیا ہیں یا وہ مرد یا بچے جو شانسگی کے مالک نہیں ہیں اور

جو عورتوں کی شرمگاہوں کو ظاہر نہیں کرتے اور ان کے پاؤں نہیں چھوتے تاکہ معلوم ہو جائے کہ وہ اپنی زینت میں کیا

چھپاتے ہیں اور خدا سے توبہ کرتے ہیں- اے ایمان والو سب مل کر تاکہ تم کامیاب ہو

لفظ (ان کی خواتین) کا مطلب ہے ان کے ہوتے ہوئے) کیونکہ یہ صرف مردوں کے گروپ کی وضاحت کرتا ہے جن کو ظاہر ہونے کی اجازت ہے- عورتوں کی شرمگاہوں کو پھر یقین ہے کہ قرآن میں اور تمام قراءت میں ان کی نمایاں اور متنوع تعداد کے باوجود، وہ نہیں ہیں- میں نے توقف کرنا شروع کیا ور الناسی کی اس آیت کو پڑھ کر شک اپنے عروج کو پہنچنے لگا- (2)

---

1. ناسی جمع
2. ڈاکٹر محمد شحرور نے اس بات پر زور دیا کہ (نسائی) کی جمع (نساء) ہے، یعنی نون پر کسرہ کے ساتھ، اور ہوتے یا بعد میں آنے والے معنی دینے کے لیے اسے کھولنے کی ضرورت نہیں- جملے میں جدید مصنوعات، اور شاید یہاں ڈاکٹر کی رائے تشکیل کے معاملے میں نہ جانے کی کوشش تھی- کیونکہ اپنے تمام مطالعے میں اس نے اس موضوع پر بھی توجہ نہیں دی- کیونکہ اس نے اس کا مطالعہ نہیں کیا اور اس پر وضاحت نہیں کی یا وہ اس میں مشغول ہونے سے ڈرتا ہے تاکہ تنقید کا نشانہ نہ بن جائے اور اپنے سامعین سے محروم ہو جائے

(نساء)، معنی: (دوسرا)، اور اس کا موجودہ زمانہ (یاساں) کا مطلب ہے کہ یہ اس کے بغیر اس سے متعلق ہے- بلکا شک، اور میں نے اس کی تصدیق کی ہے-
لیکن سوال یہ ہے کہ اس آیت کا صحیح پڑھنا کیا ہے؟ نوٹ کریں کہ لفظ ('nasa)

ربانی شکل میں ہے، جو ہوتا ہے یا ہر وہ چیز جو بعد میں آتی ہے، لیکن یہ ٹرپل فعل ('nasa) سے بھی ہے، اور یہ کہ قبطی
چرچ نے اسے لسانی طور پر استعمال کیا اور اسے اس تک محدود کیا- یہی معنی رکھتا ہے اور اس کے ساتھ اس طرح اور تمام عمروں میں اس

کے استعمال سے مستثنی کیسے ہو سکتا ہے کہ بارہ قمری مہینے ایسے ہیں جن کا کوئی حکم نہیں ہے، یعنی وہ کسی تقویم کے عمل کے تابع
نہیں ہیں؟ بالکل، تاکہ یہ تمام ہلال چاند اپنے طور پر نظر آنا شروع ہو جائیں اور یہ سب نئے چاند کے دنوں میں ختم ہو جائیں، اور یہ انسانی
ریاضیاتی مذاہب کے کسی عمل سے بالکل خالی ہوں، تو ان ہلال چاندوں کا تعلق کیسے ہو سکتا ہے؟ ایک دوسرے کے ساتھ مہینوں کے ناموں
اور شمسی سال کے چار موسموں کو درست حساب کے بغیر، جیسے کہ ان قمری مہینوں کے لیے مقررہ موسمی موسموں کے مطابق آنے کے لیے ہر
دور اور دوسرے کے درمیان کوئی مقررہ مدت شامل کرنا- سال کا، تاکہ ایک شخص ان کے ذریعے جان سکے کہ کب پودا لگاتا ہے، کب کاٹتا ہے، اور کب اس
کب سفر کرتا ہے، کب قیام کرتا ہے، کب حج کرتا ہے اور کب روزہ ...... رکھتا
ہے- وغیرہ میرے والد صاحب مزید تحقیق کرنا چاہتے تھے کہ یہ معلوم کرنے کے لیے کہ اسلامی کیلنڈر کے خاص طور پر سال کے موسموں کی تاریخوں سے
اور اس کے موسم بھی وہ جاننا چاہتے تھے کہ تاریخ میں اس کیلنڈر کا پہلا انحراف کب ہوا- یعنی مختصراً: کیا یہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک حکم الٰہی ہے اور ایک الٰہی فرض ہے، اور یہ کہ یہ پڑھنا سو فیصد درست ہے اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے واقعتاً اپنے مشن کے دوران نسی کو ختم کرنے کا حکم دیا تھا اور اس پر نزول کے فوراً بعد عمل کیا گیا تھا- ہجرت کے نویں یا دسویں سال کی وجہ
انحراف کی کیا وجہ ہے اور ان کی مختلف روایات کیا ہیں
آیت غائب ہو جائے گی؟ یا جانشین خلفاء کی سنت ہے؟ یعنی یہ اہل سنت کے نزدیک بدعت ہے اس لیے یہ غلط پڑھنا ہے اور اس پر دوبارہ غور کرنا چاہیے-
میں، اور فوراً-

میرے والد تاریخ میں پیش آنے والے اہم واقعات کے بارے میں مزید تحقیق کرنا چاہتے تھے تاکہ وہ ایک ہی وقت میں عرب اور مغربی
تاریخ میں دستاویزی ہوں اور یہ کہ ان واقعات کی تاریخ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کے سالوں سے ایک مدت تک بن نہ جائے- 20 سال سے
زیادہ نہیں جو اسے تاریخ دانوں کے کتب خانے میں ملے وہ یرموک کی تاریخ تھی جس کی تاریخ عربوں ابن کثیر، الطبری اور ابن خلدون نے دی تھی
اور وہ متفقہ طور پر اس بات پر متفق تھے- سال 15 ہجری

یرموک واقعہ:

اس کے مطابق جو سیف بن عمر نے فتح دمشق سے پہلے اس سال میں ذکر کیا ہے، اور اس کی پیروی ابو جعفر بن جریر نے کی ہے - خدا ان پر رحم کرے -
اور حافظ ابن عساکر کا تعلق ہے - خدا ان پر رحم کرے- انہوں نے یزید بن ابی عبیدہ، الولید، ابن لحیہ، لیث اور ابو معشر کی سند سے روایت کی ہے کہ
یہ دمشق کی فتح کے بعد پندرہ سال میں تھا-

محمد بن اسحاق نے کہا: یہ پندرہ رجب کا تھا- خلیفہ بن

خیاط نے کہا: ابن الکلبی نے کہا: یرموک کی جنگ پندرہ رجب کی پانچویں تاریخ کو ہوئی تھی-

مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان جنگ یرموک کے بارے میں سب سے قدیم شامی متن، جو مصری مفکر محمد حسین ہیکل نے
1888-1956 میں قاہرہ سے شائع کیا تھا، اس متن کو 19 مارچ کے شمارہ نمبر 54 میں شائع کیا تھا- 1927- یہ مستشرقین اسرائیل
وولفنسون کے تیار کردہ مسائل میں سے ایک تھا، جس نے اسلامی تاریخ کے آغاز میں اس پر بہت توجہ دی-

یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ شامی متن جنگ یرموک کا سب سے قدیم حوالہ ہے، جس نے لیونٹ میں بازنطینی موجودگی کا خاتمہ کیا اور اس
علاقے پر اسلامی فتح کو مستحکم کیا- اسے یہاں دوبارہ شائع کرنے کا مقصد ایک طرف تاریخی کے طور پر ہے اور دوسری طرف دلچسپی رکھنے والوں
کے ہاتھ میں ایک نادر ذریعہ دینا ہے-
یوم یرموک کی جنگ سے متعلق سب سے قدیم دستاویز کی شناخت غیر مسلموں نے کب کی؟ اس میں
کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں نے عراق اور شام کے ممالک میں عظیم فتوحات کے واقعات جب رونما ہوئے تو ان کو قلمبند نہیں کیا بلکہ ایک طویل عرصے
تک وہ روایتیں رہیں جو جانشینوں سے لے کر پیشروؤں تک منتقل ہوئیں اور خبریں زبانی طور پر منتقل ہونے سے اکثر کچھ غلطیاں پیدا ہوتی ہیں اور اس سے پہلے کہ
وہ مبالغہ آرائی سے آزاد ہو جائے جس سے تفتیش کرنے والے محقق کے لیے اس کے لیے تمام اطمینان بخش نتائج اخذ کرنا مشکل ہوتا ہے- اس کی خوشی بہت
ہو سکتی ہے اگر اسے ایسی تحریریں یا تحریریں مل جائیں جن کے ذریعے وہ اپنی تحقیق کے موضوعات پر رائے واضح کرنے کے لیے رہنمائی کر سکے-

انگریز سائنسدان (رائٹ) کو سریانی زبان میں ایک تحریر ملی جو جنگ یرموک کی تاریخ کے بارے میں بتاتی ہے، لیکن وہ اس کی علامتوں کو سمجھنے میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہوا جب تک کہ جرمن مستشرق (نولڈیکے) نے لندن کا سفر نہیں کیا، جہاں وہ اور اس کے ساتھی (نیولک) نے ایک بڑی کوشش کی یہاں تک کہ وہ اس پیچیدہ مطالعہ کا تجزیہ کرنے کے لئے اکٹھے پہنچے جو سیریاک پیپر میں تھا، ہمیں افسوس کا مقام یہ ہے کہ یہ مقالہ لیونٹ کے ممالک کی فتوحات کے واقعات کے بارے میں ایک کتاب کا صفحہ تھا، لہذا پوری کتاب ضائع ہو گئی اور اس کا صرف ایک صفحہ باقی رہ گیا ،اور اس صفحے کی کچھ سطریں- یہ بالکل مٹ گیا تھا اور آٹھویں سطر سے پہلے اس سے کچھ سمجھ

میں نہیں آتا تھا- اس سے پہلے کہ ہم سریانی تحریر کا متن اور اس کا ترجمہ پیش کریں، ہمیں یہ بتانے کی کوشش کرنی تھی کہ کتاب فتح ممالک کے مصنف البلاذوری نے اس یوم یرموک کے بارے میں کیا کہا ہے- ترتیر کی کمی کے بہانے ترجمہ شدہ میں-

عربی میں یہ ہے کہ دستاویز کی تصویر نہ لگانے کی وجہ یہ ہے-

مترجم:

"...ہراکلیس نے رومیوں، لیونٹ کے لوگوں، جزیرہ نما کے لوگوں اور آرمینیا کے ایک بڑے گروہ کو جمع کیا، جن کی تعداد تقریباً دو لاکھ تھی، اور اس نے انہیں حکمران مقرر کیا-"

اس کے خاندان میں سے ایک شخص اور اس نے جبلہ بن الیہام الغسانی کو مستعربہ الشام میں اس کی رہنمائی کے لیے لخم، جودھم اور دیگر علاقوں سے بھیجا اور اس نے عزم کیا۔ اگر مسلمان ظاہر ہوئے تو ان سے لڑنا، ورنہ وہ رومی سرزمین میں داخل ہو جائیں گے اور وہ قسطنطنیہ میں رہے اور مسلمان جمع ہو کر ان کے پاس واپس آئے اور لڑے- یرموک پر سب سے زیادہ وحشیانہ جنگ لڑی گئی، اس وقت مسلمانوں کی تعداد چوبیس ہزار تھی، اور رومی اور ان کے پیروکار اس وقت زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے تاکہ خدا ان میں سے ستر ہزار کو مار ڈالے- اور ان میں سے بہت سے بھاگ گئے، چنانچہ وہ فلسطین، انطاکیہ اور حلب میں شامل ہو گئے- اور جزیرہ نما اور آرمینیا، اور یوم یرموک کے موقع پر کچھ مسلمان خواتین نے زبردست لڑائی کی....

"جب ہرقل نے یرموک کے لوگوں اور مسلمانوں کے اس کی فوج پر حملے کی خبر سنی تو وہ انطاکیہ سے قسطنطنیہ کی طرف بھاگا، اور جب اس نے راستہ عبور کیا تو اس نے کہا، "اے شام، تم پر سلامتی ہو اور اس ملک پر سلامتی ہو- دشمن پر رحمت ہو، یرموک کا واقعہ سنہ 15 رجب میں پیش آیا۔

سریانی ترجمہ کا متن یہ ہے:

1-7...مبہم لائنیں-

8- ... جنوری میں معاہدہ ہوا اور ہماری جانیں بچ گئیں-

9 - حمص اور بہت سے دیہات تباہ اور ان کے مکین مارے گئے-

10 - ... پراسرار .. محمد اور بہت سی موتیں اور اسیر

11 - .. پراسرار... گلیل سے بیت تک...

12 - جہاں تک عربوں کا تعلق ہے تو وہ دمشق کے علاقوں میں پھیل گئے؟

13 - یہ ہر جگہ ظاہر ہوا۔

14- اور وہ آئے... اور... ان کے پاس... اور اندر

15 - سال ... اور بیس، فوج کے ہراول دستے نے مارچ کیا اور بھیڑوں کے ریوڑ کو لوٹ لیا

16 - حمص کی سمت سے رومیوں نے ان کو پیچھے چھوڑ دیا-

17- ...... اور دسویں دن

18 - اگست کے مہینے میں رومی دمشق سے بھاگ گئے-

19 ان کی تعداد تقریباً دس ہزار تھی-

20 ایک سال رومی آئے اور سال میں اگست کے مہینے کی بیسویں تاریخ کو

21-947- الجبیہ سے ملاقات کی-

22 - رومیوں نے بہت سے لوگوں کو قتل کیا

رومیوں کی -23، تقریباً پچاس ہزار

947 24- ایک سال میں

25 - اور یہ پھیل گیا-

مدس -26 ...... ابھی یہ حوض

-27

-28

29 - رومیوں کے لیے وہ پریشان تھے-

جہاں تک اس مقالے کے مصنف کا تعلق ہے، وہ یہ مانیا ہیں کہ اسے حیرونؔ یا دمشق کے راہبوں میں سے کسی نے بتایا تھا، اور ہم نہیں جانتے کہ اس نے گواہی دی یا نہیں-

یرموک کی جنگ یا وہ دوسری سے مسن ہونے والی حیروں سے مطمس تھا-

لیکن جو بات شک و شبہ سے بالاتر ہے وہ یہ ہے کہ یہ مقالہ یوم یرموک کے واقعات کے بہت قریب سے تیار کیا گیا ہے- اس اخبار میں پائی جانے والی سب سے اہم چیز یوم یرموک (الحبیہ) کی تاریخ سے متعلق ہے، جو سلیشیس خاندان کی تاریخ کے مطابق 20 اگست 947ء کو ہوا-

یا گریگورین کیلنڈر کے مطابق سنہ 636 میں 20 اگست کو، یا 15 ہجری کی تاریخ میں 12 رجب کو- رومی فوجوں کی بڑی تعداد ماری گئی-

تاریخ کے مطابق حساب کتاب ایشیا مائنر، عراق، شام اور فلسطین کے کئی مشرقی ممالک میں عام تھا- یہ تاریخ Seleucid 311 قبل مسیح میں سکندر اعظم کی موت کے بعد شام کے تخت پر سولیکس کی پہلی موجودگی سے شروع ہوتی ہے- اس تاریخ کو یہودیوں میں میاں ہشروت کی اصطلاح سے جانا جاتا ہے-

یہاں البلاذری کے لحاظ اس تاریخ کے صحیح ہونے کی تائید کرتے ہیں کیونکہ اس نے مہینے کا ذکر کیا ہے اور جنگ کے دن کا ذکر نہیں کیا ہے- اس سے ہم ایک دن کو قبول کر سکتے ہیں-

بغیر کسی جھجک کے شامی اخبار-

جہاں تک البلاذوری نے جنگ کے دن کی صراحت نہیں کی تو یہ اس وجہ سے ہے کہ اس نے اپنی معلومات الواقدی سے حاصل کیں اور معلوم ہوتا ہے کہ الواقدی نہیں تھے-

یہ اس وقت معلوم ہوتا ہے جب واقعات کو جمع کیا جاتا ہے، کیونکہ اس وقت ان میں سے کچھ کے بھول جانے کا امکان ہوتا ہے- ایک اور بات ہے، جو کہ ہمارے سریانی مصنف

اس واقعہ کو یوم جبیہ کہا جاتا ہے اس رومی نام کی بنیاد پر جو اسُ جنگ کو اس جگہ دیا گیا تھا کیونکہ اس جگہ پر رومی فوجیں بھیجی گئی تھیں اور اسی جگہ پر عربوں کی پوزیشن تھی- ان کا محل وقوع جو یرموک میں تھا، اس لیے انہوں نے اسے ان کی طرف منسوب کیا، اور یہ کہ یہ ان کے لیے پہلی جگہ سے زیادہ مشہور تھا، اور دونوں فریقوں کے درمیان اس اختلاف کی وضاحت جبیہ کے گرد غاروں اور وادیوں کے پھیلنے سے ہوتی ہے-

دریائے یرموک-

یہی راز ہے کہ عرب الحبیہ کو یرموک کے علاقے سے کیوں سمجھتے ہیں- پھر ہم سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کی فوجیں یرموک کے کنارے پر لڑنے اور لڑنے کے لیے موجود تھیں- یہ لڑائی اگست میں ہوئی جسے لیونٹ میں خشک سالی کے مہینوں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے-

فوج پانی کے مسکنوں سے دور نہیں رہی-

الحبیہ غسانیوں کی تاریخ کے مشہور مقامات میں سے ایک ہے-

البلاذھوری گواہی دیتا ہے کہ جبلہ بن الایام الغسانی رومی فوج میں سب سے آگے تھا-

اگر ہم اس عالم (نیولک) کی بارہویں سطر میں لفظ دمشق کی موجودگی کے بارے میں کہی گئی بات کو سچ مان لیں تو اس سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ عربوں نے اس دن دمشق شہر کا محاصرہ کرنا شروع کیا اور یہ شامی زبان سے ظاہر ہوتا ہے- اخبار کہتا ہے کہ یہ فتح رومی فوجوں کے دمشق سے مکمل ایک سال کے اندر نکل جانے کے بعد ہوئی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ البلاذری بتاتے ہیں کہ دمشق کی فتح سنہ 14 رجب میں ہوئی-

اس سال رجب کے مہینے کا پہلا دن 8 اگست 635 عیسوی کو آتا ہے- (1)

---

1 آخر کار میں نے قاہرہ میں مصری بک باؤس سے ہفتہ وار سیاست کی کتاب حاصل کی، میں نے 19 مارچ 1927ء کی اشاعت کی رپورٹ کو دیکھا، اور معلوم ہوا کہ اس رسالے میں ترجمہ شدہ دستاویز کی تصویر شامل نہیں تھی، بلکہ صرف ترجمہ کرنے پر مطمئن تھا، متن کا ترجمہ، اس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ متن سریانی رسم الخط میں نہیں لکھا گیا تھا کیونکہ پرنٹنگ پریس کے پاس سریانی حروف موجود نہیں تھے

یہ اخبار اس بات کی تائید کرتا ہے کہ مورخین نے کہا ہے کہ شام کی اسلامی فتح کے دور میں رومی فوجیں فارسیوں کی پے در پے جنگوں کے نتیجے میں انتہائی ہنگامہ خیزی اور کمزوری کی حالت میں تھیں، جس سے ان کی طاقت ختم ہو گئی- اور رومی فوج کے لیڈروں کے درمیان جھگڑے کی ایک وجہ تھی، اور رومی دمشق شہر کی فتح کے بعد لڑائی میں واپس نہیں آئے بلکہ وہ انطاکیہ کے علاقوں میں پیچھے ہٹ گئے اور دوبارہ منظم ہو گئے- جیسے اور یرموک کے علاقوں میں لیونٹ، جزیرہ نما اور آرمینیائی عیسائیوں کے بڑے گروہ ہیں- یرموک کی جنگ اسلامی

تاریخ کے عظیم ترین دنوں میں سے ایک تھی، کیونکہ اس نے شام میں مشرقی رومیوں (بازنطینیوں) کے اقتدار کو مکمل طور پر ختم کر دیا- چونکہ شامی اخبار یوم یرموک کے بارے میں عربی کتابوں میں مذکور کی تصدیق کرتا ہے، اس لیے یہ ایک قابل قدر دستاویز ہے جو الواقدی کے قد و قامت کے ایک عظیم پہلو اور اس کی تاریخ میں اس عظیم ذمہ داری کی طرف اشارہ کرتی ہے، جسے پہلا ماخذ سمجھا جاتا ہے- مورخین کا وہ گروہ جس نے لیونٹ کے شہروں پر مسلمانوں کی فتوحات کے واقعات کے بارے میں لکھا-

منتقل کیا گیا موضوع ختم ہو گیا ہے- (1)

یہ عجیب بات ہے کہ اگر آپ خالد بن الولید کی صرف اس زمانے میں اور الحیرہ سے شام تک ان کی آمد کے دوران کی گئی لڑائیوں کو تلاش کرنے کی کوشش کریں، جیسے جنگ مرج (رجب 634 عیسوی، جو کہ دمشق شہر کے شمال میں واقع عذرہ کے علاقے میں پیش آیا مثال کے طور پر) آپ دیکھیں گے کہ مورخین نے یہ ذکر کیا ہے کہ یہ جون کے مہینے میں ہوا تھا، لیکن جب اس جنگ میں پیش آنے والے واقعات کے بارے میں بات کی جاتی ہے تو آپ دیکھیں گے- دیکھیں کہ انہوں نے تصدیق کی کہ اس گاؤں کے لوگ عیسائی تھے اور وہ اسی دور میں کلیسا کی چھٹیاں منا رہے تھے جس میں خالد بن الولید کی مہم آئی تھی-

کیونکہ ابن عساکر کی طرف سے عربوں کی طرف سے نقل کی گئی تاریخ میں مرج رتب کی اس جنگ کا ذکر کرنے میں بھی بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ان میں سے بعض کا کہنا ہے کہ یہ عیسائی ایسٹر کے ساتھ ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اس تعطیل کی تاریخ نہیں آتی- جون کا مہینہ، بلکہ اپریل کے مہینے کے وسط میں آتا ہے- نیز اس واقعہ میں خالد کی فتح بصری الشام کی فتح میں 25 ربیع الاول کو ہوئی بعنی مرج رتب میں فتح کے دس دن بعد، یعنی 28 اپریل 634ء کو- بعض مورخین نے ان جنگوں کو سنہ 13 ہجری، یعنی سنہ 634 عیسوی میں لکھا ہے- (2) ان میں وہ لوگ ہیں جنہوں نے کہا کہ یہ 15 ہجری میں واقع ہوا ہے، لیکن جن لوگوں نے کہا ہے کہ یہ 13 ہجری میں واقع ہوا ہے، ان میں سے بعض نے اسے جمعہ کے دنوں سے منسوب کیا ہے- - آخرہ اور کہا کہ یہ ابوبکر صدیق کی وفات کے بیس دن بعد ہوا ہے، یہ جانتے ہوئے کہ ان کی موت کی خبر بھی مبہم ہے اور اس کی تاریخ میں ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ ان کی وفات بغیر جمعہ الاول کو ہوئی- اس دن کا تذکرہ کرتے ہیں اور دوسرے لوگ آپ کی موت کو بائیسویں جمادہ الآخرہ اور منگل کی رات کو منسوب کرتے ہیں اور یہ کہ یہ آخری خبر ہے، اگرچہ زیادہ مشہور خبروں کے علاوہ دو سال کی ہی کیوں نہ ہو، لیکن تحقیق کرنے والا۔ تاریخ کے واقعات دیکھتے ہیں کہ ابوبکر کی حکومت کا مختصر عرصہ جو جزیرہ کے علاقے میں شازش کا شکار تھا ارتداد کی جنگوں سے لے کر جو اس نے کیں یہاں تک کہ وہ اسلام کی مضبوطی، مضبوطی اور استحکام کو بحال کرنے میں کامیاب ہو گئے- اسے اس مختصر خلافت میں تقسیم کرنے میں کافی وقت لگا ہوگا، پھر اس نے اسے فارسیوں اور بازنطینیوں کے ہاتھوں سے آزاد کرانے کے لیے درحقیقت لیونٹ کی طرف جانا شروع کیا، اور یہ کہ اس نے خالد بن الولید کو جو پیغام بھیجا تھا۔ لیونٹ کی طرف جانے کا حکم درحقیقت ہجرت کے 13 ویں سال میں آیا تھا، کیونکہ "خالد" نے یرموک کی فیصلہ کن جنگ میں داخل ہونے سے بہت پہلے بہت سی لڑائیاں اور فتوحات انجام دی تھیں، اور یہ وہ فتوحات ہیں جو اس نے عبوری وقت میں انجام دی تھیں- ابوبکر اور عمر کے اقتدار سنبھالنے کے بعد حکومت کرنے کے لیے مورخین کا یہ اصرار ہے کہ یرموک کا واقعہ 13 ہجری میں یعنی خلیفہ کی وفات کے 20 دن بعد پیش آیا تھا- سے تاریخ کی ریکارڈنگ بعض راوی اور آپ یہ سب کچھ تاریخ کی کتابوں میں پائے جانے والے صریح تضادات میں دیکھیں گے-

چونکہ سنہ 15 ہجری کی جنگ کی تاریخ رکھنے والے اکثریت میں سے تھے اس نے شامی دستاویز بھی ان کے ساتھ شیئر کی ہے

1. شہر دمشق کی کتاب میں، جلد دوم، باب یرموک کی جنگ، صفحہ 51-

2. چونکہ سنہ 15 ہجری کی جنگ کی تاریخ بتانے والے اکثریت میں سے تھے، اور انہوں نے شامی دستاویز بھی شیئر کی، جس میں اس سال کے وقوع پذیر ہونے اور اس کی کچھ کامیابیوں کی تصدیق کی گئی تھی- بالکل جیسا کہ سریانی مخطوطہ کی تشریح میں کہا گیا ہے لیکن

جس نے اس بات کی تصدیق کی کہ یہ اسی سال میں ہوا تھا اور اس کے بعض تالیوں میں بالکل جیسا کہ شامی سخے کی تشریح میں بیان کیا گیا ہے، لیکن باب الجبیہ کی لڑائی جو دمشق میں ہوئی جس کی قیادت ابو عبدہ نے کی- بن الجراح، ایک چھوٹی سی جنگ ہے کہ اس میں کچھ عر عرب تھے، اور یہ جنگ یرموک کی لڑائی کا ایک فیصلہ کن اور واحد معرکہ تھا- جس نے ان بڑی تعداد میں رومی فوجوں اور عسائی عربوں اور آرمینیائیوں کی جانیں لی جو ان کے ساتھ ہمدردی رکھتے تھے، یہ وہ جنگ تھی جو مسلمانوں نے لڑی تھی اور جسے ہم جنگ یرموک کہتے ہیں-

ہم سب جانتے ہیں کہ یہ معرکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ایک ایسے وقت پر ہے جو چار سے چھ سال کے عرصے پر محیط ہے اور دمشق کی فتح کی جنگ سے ایک پورا سال پر محیط ہے، لیکن بعض مورخین کی رپورٹوں میں کیا عجیب بات ہے- یہ کہ یہ ابوبکر کی وفات اور عمر کے خلافت میں شامل ہونے کے درمیان خلافت کی معطلی کے دوران ہوا تھا، کیونکہ ابوبکر کی مدت رسول اللہ کی وفات سے ڈیڑھ سال سے زیادہ نہیں تھی، اور یہاں میں ان دونوں امکانات میں سے کسی ایک پر بحث نہیں کرنا چاہتا، اور میں اپنے آپ کو دو چیزوں میں سے ایک کا سامنا سمجھوں گا، اور دو قریبی تاریخیں، پہلی یہ کہ قمری مہینوں کو بغیر کسی شک و شبہ کے اور مہینے کا استعمال کیے بغیر تاخیر کرنا چاہیے- 33 دن کی مدت کے لئے دوسرے نے اس وقت کے بعد جولین سال سے 55 دن کی مدت مقرر کی، یعنی اوسطاً 11 دن فی سال، تو انہوں نے ایک سادہ حساب لگایا سنہ 569 عیسوی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے شروع ہونے والی ٹائم لائن- ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کو، اپریل کے اسی مہینے کی مناسبت سے، اور اس معاملے کو سنی اور شیعہ تحریکوں کے درمیان دستاویز کرنے کی وجہ سے، اور یہ دسویں سال ذوالحجہ کے مہینے تک جاری رہا- ہجرت کے حوالے سے یہ بات قابل ذکر ہے کہ سنہ 11 ہجری کا ربیع الاول بھی الناس کے جاری رہنے کی وجہ سے اپریل کے مہینے کے ساتھ آیا- ان سالوں میں.

جو ان کے آخری خطبہ میں آیت النصی کے نزول سے ثابت ہوا کہ اس ماہ رجب کی آمد ہجرت کے گیارہویں سال کے ماہ اگست کے ساتھ ہو گی- -یعنی پیغمبر اسلام کی طرف سے ایک حکم تھا جب اس کا متن قرآن میں نازل ہوا، خاص طور پر آپ کے الوداعی خطبہ میں، جیسا کہ تاریخ میں مذکور ہے، اس کے بعد عورتیں ختم ہوگئیں، اور صفر الاول کو احرام کی حالت قائم ہوئی- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم، جیسا کہ بعض روایات میں بیان ہوا ہے، اور یہ 15 ہجری تک جاری رہا- یہ ضروری تھا

یرموک کی اس جنگ کا واقعہ جو کہ مسلمانوں نے رجب کے مہینے میں پیش کیا تھا، چاند کے مہینوں کے 33 دن یا اس مہینے کے ساتھ ختم ہونے کی وجہ سے سنہ 13 ہجری کے جولائی تک محدود ہے- جوں 15 ہجری جولیس کیلنڈر کے مطابق 55 دن کی مدت کے لئے، یہ جنگ اگست کے مہینے میں نہیں ہوگی، جیسا کہ ہم دونوں طرف سے بیان کیا گیا ہے سیریانی دستاویز میں دیکھا اور کئی عرب مورخین نے بھی اس کی تصدیق کی ہے یہ دونوں ثبوت اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ النسائی کو دسویں یا گیارہویں سال میں حرام نہیں کیا گیا تھا بلکہ ان کی وفات کے بعد بھی اس پر عمل ہوتا رہا- رسول اور اس جنگ یرموک کا واقعہ ذیل میں منسلک ٹائم لائنز دیکھیں:

آپ کی ولادت باسعادت 12569 ربیع الاول 15 اپریل کو ہوئی

30 ں	31 د	29 س	632 — 312 11
4 3 2 1	7 6 5 4 3 2 1	4	4 3 2 1
8765	10 9 8 7 6 5 4	8 7 6 5 4 3 2	6 5 4 3
11 10 9 8 7 6 5	14 13 12 11 10 9 8	11 10 9 8 7 6 5	11 10 9 8 7 6 5
15 14 13 12 11 10 9	17 16 15 14 13 12 11	15 14 13 12 11 10 9	13 12 11 10 9 8 7
18 17 16 15 14 13 12	21 20 19 18 17 16 15	18 17 16 15 14 13 12	18 17 16 15 14 13 12
22 21 20 19 18 17 16	24 23 22 21 20 19 18	22 21 20 19 18 17 16	20 19 18 17 16 15 14
25 24 23 22 21 20 19	28 27 26 25 24 23 22	25 24 23 22 21 20 19	25 24 23 22 21 20 19
29 28 27 26 25 24 23	1 30 29 28 27 26 25	29 28 27 26 25 24 23	27 26 25 24 23 22 21
30 29 28 27 26	31 30 29	3 2 29 28 27 26 2 وص	31 30 29 28 27 26
5 4 3 2	4 3 2		3 2 30 29 28 1 وص

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے 632 میں 12 ربیع الاول 8 اپریل کو 63 سال کی عمر میں وفات پائی۔

20 اگست سنہ 13 ہجری 634 عیسوی میں 20 رجب بروز ہفتہ ہے۔
20 اگست بروز منگل 13 رجب 15 ہجری 636 عیسوی کی مناسبت سے ہے۔
یہ تضاد صرف شہر الناسی کے اضافے سے مطابقت رکھتے ہیں۔

یہاں میرے والد نے اس بات کو نہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عبارت کو پڑھنے کی تعمیل نہ کریں جیسا کہ ہم آج پڑھتے ہیں، کیونکہ آپ نے حکم نہیں دیا تھا۔
لسانی کو بالکل منع کرنے سے، اور یہ دوسری دلیل ہے کہ اس آیت کی دوسری تلاوت ہے اور اس کو تلاش کرنا اور اس کے حکم کی تعمیل کرنی چاہیے۔
اس کے بعد اس کے ذہن میں کئی سوالات ابھرنے لگے، جن میں سے
یہودیوں کو اپنے قمری کیلنڈر میں قیا کا خیال کہاں سے آیا اور عربوں نے ناسی کے استعمال کا یہ طریقہ کب اپنایا؟ رب العالمین نے یہودیوں اور عیسائیوں کے عقائد پر اعتراض کیوں نہیں کیا اور اسلام سے 2000 سال پہلے کیلنڈر کے استعمال پر ان کی انجیلوں اور تورات کے ساتھ ساتھ ان کے انبیاء اور رسولوں کی حاسسیں بھی کیوں ختم نہیں ہوئی تھی؟ ان پر وحی کی عمریں؟ ان زمانوں میں اور ان کو یہ بتایا کہ یہ کفر میں اضافہ ہے، یہاں تک کہ آخر کار خدا نے اسے حرام کر دیا، اور خاص طور پر مسلمانوں کے لیے اور صرف قرآن میں؟

ہمارے آخری رسول نے اپنے مشن کے آغاز سے ہی اس نسائی کی حرمت کا حکم کیوں نہیں دیا اور اس کی ممانعت کو ہجری کے نویں سال تک موخر کر دیا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے متن کی تعمیل کیوں نہیں کی؟ خلیفہ دوم عمر رضی اللہ عنہ کے دور تک نسائی کو ختم کرنے کے معاملے پر عمل درآمد کا وقت اور التوا؟

بن الخطاب (1)

کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ عمر نے خود رسول سے زیادہ دین کو سمجھا، اس لیے آخرکار اسے حذف کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی؟

پھر اس کے بعد اللہ نے ہمارے لیے نبوت اور پیغامات کا فون کیوں بند کر دیا؟؟؟؟

وہ یہودی جنہوں نے خاتم النبیین کے پیغام پر اپنے عقیدے کا اعلان کیا وہ مسلمانوں کو النسی کے استعمال کی ضرورت کی نصیحت کرنے کے بارے میں کیوں خاموش تھے؟

ان کے نئے دور کا کیلنڈر؟

اللہ تعالی نے چاند کے اس چکر کو مربوط طریقے سے کیوں نہیں بنایا کہ اس کے 12 چکروں میں سے ہر ایک کو سال کے موسموں اور موسموں میں شاندار اور منظم طریقے سے تقسیم کیا جائے تو پھر اس آیت کو اس طرح پڑھنا حق ہوگا- اس پر عمل کرنا ضروری ہے کیونکہ چاند کا چکر سورج کے چکر سے یکساں ہے-

ر شمسی سن کی آپ و ہوا (2)؛ اور اگر ہم

چاہتے ہیں کہ آپ سیکھیں تو اللہ تعالی نے ہمیں قرآن عظیم میں ایک سے زیادہ بار سورج کی چمک اور چاند کی پوزیشنوں کو دیکھنے کا حکم کیوں دیا؟

سالوں کی گنتی کی سائنس؟

تو اس آیت میں اللہ تعالیٰ ہم سے برسوں کا کس حساب سے بات کر رہا ہے؟

کیا کئی مہینوں کی ترتیب سے آنے والے دنوں کو جمع کرنا اور تمام موسموں میں ان کا جمع ہونا کوئی حساب ہے (3) یا اس نے اسے حرام قرار دیا جائے؟

کیا صرف ہم مسلمانوں کو یہ اصلاحی عمل کرنا ہے اور ہمیں مکمل اندھیروں میں چھوڑنا ہے؟ اور

اگر النسائی دراصل کفر میں اضافہ ہے (جیسا کہ آج ہم اسے پیش گوئی کی شکل میں پڑھتے ہیں) تو کیا ہمارا گریگورین کیلنڈر، کافروں کا کیلنڈر، جیسا کہ وہ دعوی کرتے ہیں، النسائی پر مشتمل نہیں ہے؟ بلا شبہ (4) ہم سب کو بھی پڑھتے ہوئے کفر کے جال میں پھنساتے ہیں؟

کفر)، اور یہ کہ یہ خنزیر کا گوشت کھانے کی ممانعت سے بڑا اور خطرناک معاملہ ہے، جسے اللہ تعالی نے ضرورت پڑنے پر قرآن کی آیات؟

کھانے کی اجازت دی ہے، جیسا کہ نصوص میں بیان ہوا ہے، اور یہ کہ بحیثیت مسلمان ہمیں یہ نہیں معلوم ہونا چاہیے کہ کب بونے اور کب کاٹنا ہے، کیونکہ

ن امور کا علم اور ان کا استعمال کبیرہ اور حرام گناہ ہیں، جیسے نیکی اور بدی کے علم کا درخت یا جنت میں حرام پھل جو شیطان نے ہمیں دکھایا ہے وہ دشمن ہے-

پہلا انسان، اور یہ کہ ہمیں، غیب خدا پر یقین رکھنے والے کے طور پر، اس کے احکام کی تعمیل اور اس کی ممانعتوں سے بغیر سوچے سمجھے دور رہنا چاہیے-

مخالفت اس لیے کہ یہ کفر ہی نہیں کفر میں اضافہ ہے!!

جب ہم نے اس آیت کی تفسیر کرنے والے قوم کے علماء کی تشریحات کا جائزہ لینے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ ان کی تمام تفسیریں صحیح ہیں-

طلسم کی طرح جو کسی قسم کی تاویل کے لیے مفید نہیں ہیں بلکہ اس نے موضوع کو مزید پیچیدہ، تحریف اور حقیقت کو چھپا دیا

یہ اس لیے اس خاص آیت کی تفسیر میں کہا گیا پانچ مختلف قول، ہر ایک میں بات کہتا ہے (5) ان میں سے یک کے آخر میں یہ کہا گیا کہ اسلام میں (بعض عام لوگ) فلاں اور فلاں مہینے کے درمیان ایک مہینے کا اضافہ کرتے تھے، اس لیے انہوں نے ایک مہینے کو حرام قرار دیا اور مہینے کو حرام قرار دیا، اور یہ یہ زمانہ جاہلیت کے کفر کے اعمال میں سے تھا جنہوں نے نسی کے ذریعے خدا کی مقدس چیزوں کی حرمت کو پامال کیا اور اسلام نے اس سے منع کیا، الحمد للہ-

یہ ہو گیا

---

1. نے اپنی دوسری کتاب ہجری کیلنڈر میں لکھا ہے کہ اس نے اپنے مطالعے سے یقین کیا ہے کہ نسی کا خاتمہ معاویہ بن ابی سفیان کے دور میں ہوا تھا، یہ کیا تھا اور کیسے؟
صبح) 2007 عیسوی

2. برادرم احمد بہجت نے یہ سوال انٹرنیٹ پر پوسٹ کی گئی ایک ویڈیو میں نسی کے استعمال کی مذمت کرتے ہوئے کیا۔ بھائی احمد نے ثابت کرنے کی کوشش کی کہ چاند کے چکر اور سورج کے چکر میں فرق وہ مساوات ہے جو کفر کو ایمان سے الگ کرتی ہے- کافر کیسے اپنے کیلنڈر کے لیے صرف سورج پر بھروسہ کرتے ہیں- اور مجھے کیسے چاہیے؟ موسمی انفرادی طور پر بھی چاند پر بھروسہ کرتے ہیں-

3. جیسا کہ کیلنڈر کے معنی کی ہماری عربی لغت کی تشریحات میں بیان کیا گیا ہے

4. براہ کرم اس کتاب سے گریگورین کیلنڈر اور جولین کیلنڈر کی تحقیق پڑھیں-

5. برائے مہربانی اس کتاب کا عنوان "نسی کیا ہے" کا مطالعہ کریں-

یہاں سے مرے والد کے ذہن سے یکے بعد دیگرے سوالات بہنے لگے اور ہر بار النسائی کی اس آیت سے ٹکرا رہے تھے-
کھڑکیوں سے خالی ایک ناقابل تسخیر دیوار اور اگر کوئی دروازہ ہے تو اسے لوہے کے بڑے تالے سے
چابی خبروں مں گم ہے-
بند کر دیا گیا ہے اور آخر کار قرآن مجید میں یہ عمل ہے- مہینوں کو سال کے موسموں کے ساتھ ملانا اور روکنا
اس کیلنڈر مہینے کو کس مہینوں میں شامل کریں؟ قمری مہینے کو پورے سال کے موسمی موسموں سے ملانے میں کیا حرج ہے؟
عالمی کیلنڈرز؟
یہ چار مقدس مہینے کون سے ہیں اور ان کی خلاف ورزی کا عمل کیسے کیا جاتا ہے؟
انہیں متی میں اور ان کے ناموں سے کیوں نامزد نہیں کیا گیا؟
اس کی اہمیت یا خصوصیت کیا ہے؟
اس میں حرام کیا ہے؟
اس میں اور حرمت والے مہینے (الفرد) میں کیا فرق ہے؟
اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اسے "قیمتی مذہب" کیوں قرار دیا؟
کیا دو کیلنڈروں پر انحصار کرنا، ایک مقدس اوقات کا تعین کرنے کے لیے اور دوسرا سال کے موسموں اور موسموں کے تعین کے لیے، جو کہ بلاشبہ ناصی پر انحصار کرتا ہے، ہمیں بڑھتے ہوئے کفر کے جال میں نہیں پھنساتا ہے؟ دشمن لوگ مانتے ہیں؟
لدسی کی اس مخصوصیت کا خیال ہے؟

میرے والد اس وقت کمپیوٹر استعمال کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے تھے، اس لیے انھوں نے جو بھی حساب لگایا وہ تمام مہینوں اور موسموں کے لیے ٹائم چارٹ یا ٹیبل تھے، بغیر کسی رعایت کے، ہاتھ سے لکھے ہوئے چارٹ، کاغذ کے مسودوں کے صفحات پر ہر جگہ بکھرے ہوئے تھے، اور ہر ان میں غلطی محظوطات کا جائزہ لینے اور ان میں خامی دریافت کرنے کے بعد، اس نے کئی بار ان خاکوں کو دوبارہ بنانے کی بہت کوشش کی، جس نے معاملے کو ایک نہ کسی طرح سے پیچیدہ اور تکلیف دہ بنا دیا، یہاں تک کہ وہ معلومات جس کی تلاش کی جا رہی تھی وہ اس وقت انٹرنیٹ یا گوگل براوزر پر موجود نہیں تھا، کیونکہ یہ تحقیق انسان کے انٹرنیٹ کی دنیا میں آنے سے چند سال پہلے تیار کی گئی تھی، اور یہ سب لغات، کتابوں اور لائبریریوں میں دفن ہو چکا تھا، جو کبھی کبھار یہاں سے معلومات اور وہاں سے معلومات لانے میں مہینوں کی طویل تحقیق اور چھان بین کی گئی اور یہ تمام مشکلات اور رکاوٹیں اس کے راستے میں کبھی نہیں آئیں گی، بلکہ وہ تمام ناکامیاں جو اس نے اپنے عزم کو بڑھانے کے لیے درپیش تھیں- . اور اس معلومات کو جمع کرنے کے لیے اسے بعض اوقات ایک ملک سے دوسرے ملک کا سفر کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا، اور وہ ان منصوبوں کو شروع سے اس طرح دوبارہ تیار کرتا تھا جیسے وہ پہلی بار کر رہا ہو- یہاں تک کہ اس نے ایک بار ایک تاریخی کتاب میں 450 قبل مسیح میں ایک قدیم فرانسیسی ماہر فلکیات (Maton) کے بارے میں پڑھا، جہاں
قریب

ہر 19 شمسی سال 235 قمری مہینوں کے برابر ہوتے ہیں-

6939.6 235 x 29.53022 = 19 x 365.242197 (1)

یہاں نمبر 19 کیلنڈر کے عنوان میں ایک نیا وقت چمکاتا ہے-

میرے والد قبالہ کے قدیم موضوعات سے ناواقف نہیں تھے (2) اور جس طرح سے حروف اور اعداد کو اہل کتاب تورات، تلمود اور بائبل کے پڑھنے میں جادوئی طریقے سے استعمال کرتے تھے، جو اعداد پر انحصار کرتے تھے (3) ، 7، اور (23) اس نے اس کے بارے میں بھی سنا جو لیکچرر میں بیان کی گئی تھا- پچھلی صدی کے ستر کی دہائی کے اواخر میں ڈاکٹر راشد خلیفہ نے قرآن مجید کے الفاظ اور حروف کو دستی طور پر گننے کی کوشش کی تاکہ ڈاکٹر خلیفہ نے اپنی تحقیق میں جو دعویٰ کیا اس کی تصدیق ہو سکے- بڑے پیمانے پر تھے یہ صحیح ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کیونکہ اس طرح قرآن کے متضاد حروف کے معنی واضح ہو گئے- نلخ- حوسنا ...

---

1. گریگورین دور میں قمری مہینے کی اوسط لمبائی 29.53058 ہے، لیکن جب یہ جولین کیلنڈر کی مدت میں داخل ہوتا ہے، تو یہ 29.53022 ہوتا ہے-
2. قبالہ یا کبالا، قدرتی اعداد (7) - 11 - 13 - 17 - 19 - 23 ..... یا حروف کو اعداد میں تبدیل کرنے سے حروف کی گنتی کا طریقہ ہے-
100 = 1 = 2 e = 5.... s = ... ر = 200 اور اسی طرح

وعیرہ) بمبر 19 کے اصول پر قرآن کے الفاظ اور حروف کی تشکیل میں اس کے خالصاً فبالیسنک معنی ہیں-

یہ تعلق نمایاں طور پر ظاہر کرتا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی تصویر کو گزشتہ تمام سالوں اور اج تک محفوظ رکھا ہوا ہے اور یہ ثابت کرنے میں کارآمد ہے کہ عظیم قرآن ایک آسمانی کتاب ہے نہ کہ انسانی کتاب، جس کی وجہ سے انسان اسے پیش نہیں کر سکتا-
اس شاندار ریاضی میں ترتیب دی گئی کتابیں آسمانی کتابوں کے ساتھ مشترک ہیں، یہ سب اس بات کا ثبوت ہیں کہ یہ تمام کتابیں آسمانی کتابیں ہیں اور ان کا ماخذ ایک ہی ہے، لیکن بدقسمتی سے ان کو بھی نہیں چھوڑا گیا- تحریف کا ہاتھ ایک کے بعد ایک اور بغیر کسی استثنی کے، اس لیے ان کے اصل معانی مسخ ہو گئے، اور باطل ان میں داخل ہو گیا، جیسا کہ یہ تحریف قدیم کتابوں جیسے کہ بائبل اور تورات میں آئی تھی- ان کے بار بار ترجمے کے نسخے میں، یا جان بوجھ کر ان میں جو کچھ شامل کیا گیا تھا بادشاہوں، آقاؤں، حکمرانوں اور مولویوں کے فائدے کے لیے لوگوں کو کنٹرول کرنے کے لیے اکثر اوقات، ان کتابوں میں جو فوٹ نوٹ شامل کیے گئے تھے، ان میں تحریف داخل ہو جاتی تھی- میں، فوٹ نوٹ، وضاحت، اور تشریحات، اور وقت گزرنے اور تکرار کے ساتھ، یہ فوٹ نوٹ اور تشریحات اب اس طرح ترجمہ کی جاتی ہیں جیسے وہ اصل میں کا حصہ ہوں، اور صرف ان کی اصل معلوم ہوتی ہے- پادری اور بادشاہ اور عام عوام اس سے بے خبر ہے- (1)

لیکن جس چیز نے اس انوکھی دریافت کو ناراض کیا، یعنی 19 نمبر کا قرآن کے ریاضیاتی معجزے سے تعلق، وہ تھا ڈاکٹر رشاد خلیفہ کا دعوی (نبوت کا) نہیں بلکہ (پیغام کا) ہونا. "عہد کا رسول" پچھلی صدی کے اسی کی دہائی میں، اس نے کہا: وہ نبی نہیں ہیں، کیونکہ نبوت کا دور ختم ہو چکا ہے، لیکن خدا کے رسولوں کی پیروی کی جائے گی- دن تک قیامت بغیر کسی رکاوٹ کے، اور میں یہاں ڈاکٹر خلیفہ کے پیغام پر ایمان لانے کی دعوت دینے کے لیے نہیں آیا ہوں، بلکہ میں صرف قارئین کی توجہ قرآن کریم میں نمبر (19) کے عددی معجزے کے موضوع کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں- جس پر ڈاکٹر خلیفہ نے اپنا باب کھولا-
پچھلی صدی کے وسط میں کمپیوٹر کا ظہور شروع ہوا اور اس کے اس پیغام کے دعوے کا مطلب یہ ہے کہ یہ اس کی تصریحات مکمل ہیں اور ان میں کوئی نقص نہیں ہے کیونکہ وہ براہ راست الہام ہوں گے اور ان میں کسی قسم کی انسانی کوشش نہیں ہے تاہم مجھ پر یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ اس کے پڑھنے میں خامی ہے- نون اور قلم) کی بجائے (ن) اور قلم). جیسے وقفے وقفے سے پڑھنا چاہیے نون) واو (نون) اور اس سے نہیں 14 نورانی حروف کے گروپ کے ساتھ واو کا حرف داخل ہوتا ہے جن کا ذکر فواتح میں کیا گیا ہے- سورہ 15 حروف پر مشتمل ہے- پھر ہم

نے اس کے دعوے کی ناقص اور سچائی کا پتہ چلا، خاص طور پر جب ہم نے اسسول قرآن کے متن کا جائزہ لینے کے بعد سورۃ القلم میں غائب نون کا مقام دریافت کیا. تو یہ نوٹ کیا کہ بہت سے نے مفکرین، جیسے معمار انجینئر عدنان- الرفاعی، جو قرآن کریم کے عظیم ،ور چھونے کے بار بار حروف کی ترتیب سے نئے عربی حروف کی الجبری عددی اقدار کے ساتھ آئے تھے، جو کہ راشد خلیفہ کی طرف سے اختیار کی گئی قدیم اقدار کی طرح ہے- جو کہ اصل میں حروف تہجی کے حروف کی ترتیب سے تھا. جو کہ اصل میں آرامی نہیں ہے، ور جناب بسام الجرار اور نمبر 19 کے معجزے کے بارے میں ان کے بہت سے لیکچرز اور ان کی پیشین گوئیاں اور قیاس آرائیاں جن سے انہوں نے اخذ کیا ہے- سورہ الکہف، اور جناب عبد الدائم الکحیل، اور نمبر 7 کے معجزے کے بارے میں ان کے وسیع لیکچرز اور محترم بھائی عبداللہ جلگم، جنہوں نے ترتیب (29) کے تعلق کے تصور کی وضاحت کی- قرآن کے اندر نورانی سورتیں اور بہت سی دوسری سورتیں جنہوں نے اس جہاں کی تائید کی- معجزہ، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ اس خیال کو ناراض کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ تھی، اور مجھے ذاتی طور پر اس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ اس معجزے کو کس نے ناراض کیا ہے کیونکہ اس معجزے میں ایک "سچائی" ہے جس کی کوئی بھی خود تصدیق کر سکتا ہے-
چونکہ نمبر 19 کا یہ تعلق یہاں سورج / قمری جوڑ میں موجود ہے، اس لیے ہمارے لیے اس کی طرف توجہ مبذول کرنا ضروری تھا-
بمند ری کے صول سے .ور کچھ نہیں-

انجینئر عدنان نے اپنی کتاب میں، جو انہوں نے حال ہی میں شمسی کے موضوع پر لکھی ہے، میں ان کی تعداد اور اشیاء کے درمیان ایک منفرد تعلق کا ذکر کیا ہے-
آسمانی اجسام، سورج، زمین اور چاند) اور فرمایا
ارشادِ باری تعالیٰ میں عظیم آیات:

---

1. براہ کرم احمد دیدات اور دھر نائک کے لیکچرز اور بائبل پر پادریوں کے لیے مباحثوں پر روشنی ڈالیں-

بلکہ قسم ہے چاند کی اور رات کی جب وہ قریب آ جائے اور صبح کی جب وہ طلوع ہو تو یہ سب سے عظیم ہے-)

انسانیت کے لیے ایک تنبیہ، تم میں سے جو بھی آگے بڑھنا یا پیچھے رہنا چاہتا ہے-

یہ لفظ (ں) کے بعد اے والے انیس الفاظ ہیں جو لفظ اور چاند سے لے کر لفظ ناخیر سے نکلے ہیں ان کے حروف کی ریاضی کی قدریں 2185 کے برابر ہیں. یعنی 115 19 x- نوٹ کریں کہ بڑھنے والے کو بعد میں مں جائے گا- اس کتاب کو پڑھنے ہونے کہ ہر 2185 سال میں انسانیت کے برج ایک نشان کی قدر میں تاخیر کا شکار ہوتے ہیں (مکمل) پھر اس نے چاند، زمین اور سورج کے حوالے سے فقرے جمع کیے اور اس کی وضاحت کی- صبح زمین کے اپنے گرد گھومنے کا عمل ہے. اور وہ صبح سورج کا اثر ہے، اس لیے اس نے اس مساوات میں ان ناموں کی عددی قدریں رکھی ہیں

صبح اور.... (چاند)-+ (زمین) ... 10757 + 16 + 34 ... 10743 + 39 +-29 کے

+ (سورج) ... برابر ہیں پھر اس نے اس مساوات کو .... برابر ہے، اور چاند - اور رات - اور

یونانی سائنسدان مٹن کی دریافت سے جوڑ دیا، جس نے وقت کی مدت 19 شمسی سال ہے اور اس کے برابر ہے- بالکل زمین کے گرد چاند کی گردش کی مدت کے لیے، جو کہ 235 قمری چکر ہیں- تاہم، اس نے یہ نہیں دیکھا کہ یہ مساوات، جو اس کی حدیث میں نمبر 19 کے عددی معجزے سے مطابقت رکھتی ہیں، کا شمسی سال کے مہینوں، 228 + 7 = 235، اور 7 قمری مہینوں کے اضافے سے کوئی تعلق ہے- کہ وہ ماہ نسی کی پیروی کی دلیل ہیں- میں بعد میں اسی کتاب میں اس تعلق اور اس باہمی ربط کی وضاحت کروں گا جو ان مساواتوں کو سال کے موسموں سے مطابقت رکھنے والا قمری سال حاصل کرنے کے لیے ناسی مہینے کی پیروی کی ضرورت کا اثبات کرتا ہے-

آخر میں میں اپنے والد کا خصوصی شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ تعارف ختم کرتا ہوں کہ انہوں نے اس قابل ذکر دریافت کے لیے جو کچھ کیا اور نسی کے خیال کو دوبارہ زندہ کیا تاکہ اسے جاننے کی ضرورت کے پیش نظر قمری اور اسلامی کیلنڈر میں دوبارہ استعمال کیا جا سکے- حج اور روزے کے مہینے، مقدس مہینے اور مقدس مہینے، جو اسلام میں قیمتی مذہب کے اہم ترین ستونوں میں شمار ہوتے ہیں-

وسام الدین اسحاق

لاس اینجلس، کیلی فورنیا

6 مئی 2017، ربیع الثانی 10، 1396، نہ کہ 1438،

ر کیونکہ اگر ہم مہینوں کی تعداد کے ساتھ ناسعی کو شامل کریں تو دونوں کیلنڈروں میں 42 سال کا فرق ہوگا-

آیت النصی پڑھنا

شکریہ اور تشکر کا سلام:

ہمیں اس دور میں قرآن مجید کے مفکرین اور مفکرین کی جسب سے اپنی ٹوپی ان تمام لوگوں کے سامنے اتھانی چاہیے جنھوں نے اپنی ایمانداراتہ سوچ کا نتیجہ ہمارے سامنے پیش کرنے کی کوشش کی، وہ لوگ جنہوں نے ہمیں خدا کے پیغام کو سمجھنے کے لیے بہت سے نئے تصورات کی وضاحت کی- اس دور میں، اور وہ لوگ جنھوں نے ہمارے سامنے سے بہت سے ترانے، بوسیدہ عقائد کو دور کیا اور وہ وہم جو ہمارے باپ دادا کے افکار کو کئی نسلوں تک جما کر رکھ دیا، اور مسلمان ان کا شکار ہو کر جہالت کی دلدل میں دھنس گیے- پسماندگی یہ وہ تصورات ہیں جنھوں نے ہمیں استعمار اور غیر ملکی عزائم کے درمیان لا کھڑا کیا اور ہمارے لیے غدار جابر حکمران لگائے مذہب جس کا اصول شوری اور خدا کی حکمرانی تھی اور اس نے ہمیں بارکول کا لباس پہنایا جس کا عنوان باہر سے جھوٹا عرشہ تھا اور جس کے اندر پھٹنا، بکھرنا، کمزوری اور ذلت چھپی ہوئی تھی- جس نے ہم میں سے بہت سے دانشوروں کو سلامتی اور فکر و عقیدہ کی آزادی کی تلاش میں خدا کی وسیع زمین کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور کیا- ہم اپنی انسانیت کو جہالت، سیاسی منافقت اور کرپشن اور جبر کے معاشروں میں مادی غلامی کی زندگی سے دور محسوس کرنے کے لیے، میں نے اور اپنے اس راسخ فکر کے بہت سے دوستوں کی طرح، ہمیں قرآن ہرسب قرار دیا. ہم سے سنسنہ دی- مغربیوں کے لیے، اور ہمیں رواںسدہ کے طور پر بیان کیا ہے کہ ہم کتاب خدا سے محبت کرنے کے لیے اکٹھے ہوئے اور اس پر غور و فکر کرنے میں کامیاب ہو گیے، اور یہ اسلام کا واحد ذریعہ ہے- میں نے تصورات کے اس قیمتی ذخیرے سے انکار یا انکار نہیں کر سکتا جو عظیم مفکرین مثلاً اسلامی مفکر عدنان الرفاعی، یا اسلامی مفکر احمد سبحانی منصور، اور عظیم ڈاکٹر اور مفکر مرحوم محمد شحرور نے ہمارے سامنے پیش کیا، جن سے میں نے کہا- (تلاوت) کا تصور سیکھا اور اس نے مجھے اس حقیقت سے بھی آگاہ کیا کہ قرآن اپنے الفاظ میں کسی مترادف کے بغیر مکمل طور پر خالی ہے اور مجھے ہر قرآنی آیت میں اتفاقیت کی تلاش کرنی چاہیے- تو یل قرآن کا، حقیقت میں اس میں خدا کی معجزیت کی تصدیق کرتا ہے، اور جو برادرم عبد الدائم الکاہل نے پیش کی، جس نے مجھے یقین دلایا کہ کوئی قرآنی سورت نہیں ہے چاہے وہ کتنی ہی مختصر کیوں نہ ہو، کہ اس میں کوئی ایسا لفظ یا جملہ شامل نہیں ہے جس کا ذکر اس کے علاوہ نہ کیا گیا ہو، اور جیسا کہ میرے والد، اسلامی مفکر نیازی عزالدین نے ثابت کیا کہ انسانی کا نظریہ کفر اور ایمان کی تھیاٹر سے ہے- انہوں نے اسی طرح کی ایمان اور ایمان کے عارضی ہونے کے تصور کی وضاحت کی جو کہ حکیمانہ عبارت کے تاثرات سے واضح ہیں، اور میرے پیارے چچا، اسلامی مفکر، انور اسحاق نے مجھے بتایا کہ اسلام اور اس کی سیاہ تاریخ کو جھوٹا بنانے کا عمل کس طرح کیا گیا- تاتر اور جس طرح سے اس نے دوسری رائے کو دبایا، میں نے اپنے پیارے بھائی سمیر اناسلامبولی اور پیارے بھائی سمیر حسن کے علم سے استفادہ کیا کہ اس لفظ کو کیسے سمجھا جائے اور اس کی لسانی لغت پر بھروسہ کیا جائے- اصل میں قرآن کے نزول کے بعد لکھے گئے تھے، وہ ان کے علوم سے متاثر تھے، اس طرح ابتدائی مفسرین کے تصور کو درست کیا جنھوں نے ہمارے لیے زبان کے تصورات کو منجمد کر دیا اور ان کی بنیاد مترادف کے اصول پر رکھی فوٹو گرافی کی یادداشت کے حامل غیر معمولی مفکر ور ہیں خطوط کی سائنس کے بارے میں ان کی تحقیق، جناب احمد دیدات اور اس میدان میں ان کے جانشین، ڈاکٹر نائیک نے ہمیں تورات اور انجیل کی تحریر کی ترقی کے مراحل کی وضاحت کی، اور ان دونوں معانی کے متعدد تراجم کا نشانہ بنایا گیا، جس نے اسے اس کی اصل سے الگ کر دیا، یا اس نے ریاضی کے مفکر عبداللہ جلغم اور ہسام الجرار کو ترجیح دی اور جو انہوں نے عدد کے معجزات کی وضاحت کے میدان میں پیش کیا- 19، اور غیر متشدد اسلامی مفکر اور مبلغ جودت سعید، اور مفکر روشن خیالی کے میدان میں گوریلا، اسلام بہائری، محمد عبداللہ نصر، اور کونسلر احمد عبدو مہر، اور فہرست آگے بڑھتی جارہی ہے، اور میں ذکر نہیں کرسکتا- وہ سب یہاں ہیں، اس لیے مجھے امید ہے کہ جن کے ناموں کا میں نے یہاں ذکر نہیں کیا وہ مجھے معاف کر دیں گے، لیکن مجھے ان لوگوں کا ذکر کرنا اچھا لگا کیونکہ میں فکر کی نشوونما اور مذہبی بیداری کے تمام مراحل میں ان سے اور ان کی بے مثال تحریروں سے متاثر تھا- میں ذاتی طور پر اپنے ابتدائی بچپن سے لے کر آج تک شعور رکھتا ہوں، چونکہ وہ سب ہیں-

مختلف نقطہ نظر کے باوجود جو انھوں نے ہمارے سامنے پیش کیے، انھوں نے قرآن عظیم کو سمجھنے کے لیے اصطلاحات اور کلیدوں کو واضح کرنے اور مترادفات سے ہٹ کر قرآنی فقروں کی وضاحت کرنے میں اپنا شاندار نشان رکھا، اور مفسرین نے لکھا. میرے اسلوب کی ترتیب حق کی تائید کے لیے اپنے اختتامی پیغام میں خدا کے الفاظ پر غور و فکر کرنا اور میرا اصول جس پر میں نے ان برسوں کے دوران عمل کیا ہے وہ یہ ہے: خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

اس طرح خدا سچ اور جھوٹ کو مارتا ہے، وہ بے ہوش ہو جاتا ہے، لیکن

جو چیز لوگوں کو فائدہ پہنچاتی ہے، وہ زمین پر

گرج کی طرح رہ جاتی ہے۔

معاصر مفکرین کی اس بڑی تعداد کے مطالعے اور الٰہی پیغام کو سمجھنے کے لیے کنجیوں کے استعمال کے ان کے طریقوں کی بنیاد پر، میں قرآن سے اخذ کرنے کے قابل ہو اور اس بات کے بارے میں جاننے کے قابل ہوا کہ خدا نے انسان کو کس طرح تخلیق کیا، اور اس کو اس سے ممتاز کیا۔ اس کی باقی مخلوق، اسے روح کی سانس عطا کرتی ہے جس نے اسے عقل، ارادہ اور علم کے ساتھ ممتاز کیا، خدا کی وہ فطرت جس کے ساتھ اس نے قرآن عظیم میں خدا کی تعریف کے مطابق پیدا کیا۔

انسانی سوچ کے طریقہ کار کی تعریف :

دل، دل، دماغ، سینہ، پہلے خیالات۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ہمیں انسان کے سوچنے کا طریقہ بتایا ہے، اس لیے اس نے انسانی ذہن یا دماغ اور اس میں سوچنے اور اسے ذخیرہ کرنے کے عمل کو تقسیم کیا۔ اس شکل میں معلومات دی ہے، وہ جگہ :
یہ جہاں محور یا غیب خبروں کے فکری نتائج جمع کیے جاتے ہیں جو بحث کے تابع نہیں ہیں اور ان پر بحث کیا جانا چاہیے جیسا کہ وہ ثبوت کے ساتھ ہیں اور اکثر جانوروں کی جبلتوں کے بغیر بھی ہوسکتی ہے۔ ان محوروں کی ایک قسم جو اس میں محفوظ ہے، لیکن وہ سب کچھ نہیں ہے جو کہ دل میں موجود ہے، کیونکہ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں ہر بات چیت نہیں کی جا سکتی ہے، اور ایک شخص ان میں فرق کیے بغیر خبر (بیمار اور سومی) کو محفوظ کر سکتا ہے۔ اس کی مثال، مثال کے طور پر اگر کوئی آپ کو بتائے کہ قرآن میں تحریف ہے یا اس میں غلطیاں ہیں تو دنیا اٹھے گی اور رکے گی نہیں اور نئی دل کی طرح اس پر حزہ آئے گی۔ یا اگر آپ کہیں کہ گدھے کا گوشت حرام نہیں ہے تو وہ آپ پر حماقت کا الزام لگائیں گے اور یہ کہ آپ گدھے کا گوشت کھاتے ہیں، مثلاً یہ جانتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں گدھے کے گوشت کو حرام نہیں کیا، اور یہ کہ حرمت اور حرام میں فرق ہے۔ ممانعت آپ لوگوں کو عتاب کے شکار سے روک سکتے ہیں، لیکن آپ اسے منع نہیں کر سکتے کیونکہ حرمت کا موضوع صرف اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، اور قرآن کے بہت سے علماء نے پچھلے چند سالوں میں اس موضوع کی وضاحت کی ہے۔ ڈاکٹر محمد شہرور یا انجینئر عدنان الرفاعی۔
دل وہ جگہ ہے جہاں چیزوں کو (پیمانہ) پلٹ دیا جاتا ہے جبکہ ثبوت تک پہنچنے کے لیے غور و فکر اور انتظام کیا جاتا ہے۔ دماغ وہ جگہ ہے جس کے ذریعے آپ ثبوت کی تلاش میں مشابہت، تحقیق اور فکری منطق کے طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے معاملات کو استدلال اور مربوط کرتے ہیں۔ سینہ خاموش سوچ، اپنے آپ سے مکالمہ اور ساختی حفظ کی جگہ ہے۔ اس سے دعا اور دعا بھی آتی ہے۔ اہل فہم وہ ہوتے ہیں جو مسلسل غور و فکر کے ذریعے عملی سائنسی سچائی کو تلاش کرتے ہیں اور باطل کے باطل کو رد کرتے ہیں۔ لیکن انسانوں کے لیے ان چیزوں میں سب سے خطرناک وہ پہلی چیز ہے جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے، جو کہ (دل) ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

کیا جھوٹا دل جو اس نے دیکھا ،

11.25

اور موسیٰ کی والدہ کا دل صحرا بن گیا اور اگر وہ نہ ہوتا تو وہ تقریباً کھو دیتی۔

ہم نے اس کے دل کو مضبوط کر دیا ہے تاکہ وہ مومنوں میں سے ہو۔

10 28

اور کافر کہتے ہیں کہ اگر اس پر قرآن ایک جملے میں نہ اتارا

جاتا تو ہم اس سے تمہارے دل کو تقویت دیں گے اور ہم اسے گانا پڑھتے تھے-

32 25

اور ہم میں سے ہر

ایک آپ کو رسولوں کی خبریں سنائے گا جو آپ کے دل کو مضبوط کرے گا اور آپ کو یہ سچائی

اور مومنوں کے لیے نصیحت اور نصیحت کرے گا-

120.11

اور جس چیز کا تمہیں علم نہ ہو اسے نظر انداز نہ کرو

کیونکہ سماعت، بصارت اور دل سب تمہاری قوتیں ہیں- وہ اس کے لیے

36.17

دل کا استحکام جس کا ذکر سورہ الفرقان کی آیت نمبر 25.32 میں کیا گیا ہے وہ کسی شخص میں نظریہ یا وجدان کے تصور کو انجھن اور سوچ (دل) میں رکھنے بغیر یا اس کے ساتھ خاموش مکالمے کا استحکام ہے- خود

مثال کے طور پر، آپ کو یقین ہے کہ رمیں کروی ہے . . لیکن آج بہت سے لوگ ہیں جو اس رمیں کی کروی کی باطنیت کو ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لہذا وہ اسے محور کے علاقے (دل) سے نکال کر رکھ دیتے ہیں- مکالمے، بحث اور دلی غور و خوض کی میز پر، اس لیے وہ اس پر ثبوت ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ یہ ثابت ہو سکے کہ یہ غلط ہے یا سچ، اور یہاں آپ کا کام یا تو یقین کرنا ہے- اس محور کے باطل ہونے یا اسے دوسرے شواہد کی مدد سے ثابت کر کے دل میں اس کی جگہ پر واپس کر دیں، لیکن اس بار واپس کر دیا جائے گا- ثبوت کے ذریعہ تائید شدہ، یا تو مثبت یا منفی-

سورہ بنی اسرائیل کی آیت 36 17 میں، ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسان کی سوچ کی سب سے بڑی ذمہ داری اس چیز پر عائد کرتا ہے جو انسان سنتا یا دیکھتا ہے، اس کے علاوہ دل کے اس مخصوص حصے میں کیا ذخیرہ کیا گیا ہے- اور یہ انسان کی تعریف کے مطابق اشارہ کرتا ہے- گواہی) کیونکہ انسان کسی ایسی چیز کی گواہی نہیں دے سکتا جو اس کی آنکھوں نے نہ دیکھی ہو یا اس کے کانوں نے نہ سنی ہو جب تک وہ اس کا گواہ نہ بن جائے اور یہ آج دنیا کی تمام عدالتوں میں بھی قبول شدہ رواج ہے- کوئی بھی گواہی دینے کے لیے، وہ اس سے پوچھتے ہیں- وہ صرف وہی بتاتا ہے جو اس نے دیکھا اور سنا اور وہ اس سے کچھ نہیں مانگتے-

جہاں تک دل کا تعلق ہے تو یہ ہے: وہ بنیادی ڈھانچہ جس پر سوچنے کا عمل ہر فرد کے لیے، انفرادی طور پر، ہر فرد کے لیے انفرادی طور پر بنایا جاتا ہے- وہ ان تمام معاملات کا ذمہ دار ہے جن پر وہ خدا، سب کچھ جاننے والے کے سامنے یقین رکھتا ہے-

جب آپ دنیا کی کسی بھی عدالت میں کسی بھی شخص سے گواہی مانگتے ہیں تو وہ اسے صرف وہی دیتے ہیں جو اس نے سنا اور جو دیکھا کیونکہ جج اور اس کے اتحادی یہ نہیں دیکھ سکیں گے کہ اس گواہ کے دل میں کیا ہے- لہٰذا اللہ تعالیٰ کے سامنے گواہی گواہی سے بالکل مختلف ہے-

اسان کے سامنے اللہ تعالی جانتا ہے کہ تم نے کیا دیکھا اور کیا سنا، تمہارے دل میں کیا ذخیرہ ہے، اس لیے تم اس کے لیے بھی اس کے ذمہ دار ہو-

دل کے علاقے میں ذخیرہ شدہ محوروں میں، مثال کے طور پر (آگ)، لہذا آپ اسے (خطرہ) سمجھتے ہیں، اور اس لیے آپ اس سے رجوع کرتے ہیں- ہوشیار رہیں، اور اس کے تمام فوائد اور اس کے استعمال کے طریقے جانیں- اس کے علاوہ، اپنے آپ کو اونچی جگہ سے مت پھینکیں کیونکہ آپ اسے ضرور توڑ دیں گے-

وجدان یا جبلیں (دل) میں محفوظ ہیں، یعنی انسانی دماغ کا واحد حصہ جس میں کوئی عمل نہیں ہوتا- غور کرنا یا بالکل سوچنا، مثال کے طور پر، آپ بہت سے معاملات پر غور کرتے ہیں اور ان معاملات پر بحث کرتے ہیں جو دل میں ہیں- پھر آپ ہیں- آپ بغیر سوچے سمجھے اس کو درست سمجھتے ہیں-

مثال کے طور پر، عیسائی مذہب کا ماننا ہے کہ خدا مسیح ہے، یا وہ خدا کا بیٹا ہے اور وہ انسانیت کو پہلے گناہ سے بچانے کے لیے صلیب پر مر گیا، اس کے لیے یہ معاملہ ایک محور ہے جس پر بحث نہیں کی جا سکتی، اور یہ بقیہ دنیا کو ترس کی نظر سے دیکھتا ہے کیونکہ انہوں نے ابھی تک نجات کے اس منصوبے پر یقین نہیں کیا ہے اگر آپ ان کے بشپ سے اس کے ثبوت کے بارے میں پوچھیں تو وہ آپ کو بتائیں گے کہ یہ ایک الہی منصوبہ تھا-

زمانہ قدیم سے، اس پر دل (جذبات) سے یقین کرنا چاہیے نہ کہ دماغ (سوچ) سے۔ اور صرف وہی لوگ نجات پاتے ہیں جو اس پر یقین رکھتے ہیں۔ میں نے جن
پادریوں کے ساتھ بات کی تھی ان میں سے کچھ نے بابلی نبیوں سے ثابت کرنے کی کوشش کی کہ انہوں نے کہا: ابراہیم علیہ السلام اللہ پر ایمان رکھتے تھے، اس لیے اللہ
نے ان کا امتحان لینا چاہا، اس لیے اس نے اپنے اکلوتے بیٹے (اسحاق) کو قربان کرنے کا حکم دیا۔ 1) اسے انسانیت کی نجات کے لیے پیش کرنا (2)، چنانچہ ابراہیم نے ایسا
کرنے کی کوشش کی، اس لیے جب کہ وہ اس درخواست کی وجہ نہیں جانتے تھے، اللہ تعالیٰ نے اسے ایک عظیم قربانی دے کر فدیہ دے دیا، اور اللہ نے اپنے بندے
اسحاق کو اس سے بچا لیا۔ ذبح کرنے کی عمر، تو ابراہیم اور اس کا بیٹا اسحاق صرف اپنے ایمان کی وجہ سے آسمان کی بادشاہی میں داخل ہوئے۔ ان کا ماننا ہے کہ یہ خاص کہانی
نجات کے الٰہی منصوبے کو سمجھنے کے لیے ایک اور علامت ہے، جس کی نمائندگی مسیح، اکلوتے بیٹے کے ذریعے کی گئی تھی۔ جو کہ صلیب پر
انسانیت کو گناہ سے بچانے کے لیے، کیونکہ انسانیت اس وقت تک نہیں بچ سکتی جب تک کہ مقتول خود خدا کا بیٹا نہ ہو اور انسان کا بیٹا
نہ ہو (یعنی ابراہیم کا انسانی بیٹا)۔

یہی بات الٰہی تثلیث کے بارے میں بھی لاگو ہوتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ: انڈا ایک ہے، لیکن یہ ایک خول، ایک سفید
اور ایک زردی، یعنی تین عناصر وغیرہ پر مشتمل ہے۔ ..

یہ تمام مستعار طریقے انسان نے بہت سے محمصوں کو ثابت کرنے کے لیے بنائے ہیں جن کو ذہن قبول نہیں کر سکتا۔
اسے محور میں سے ایک بنایا، جو بالآخر دل کے علاقے میں انسانی دماغ میں محفوظ ہو جاتا ہے، اس لیے انسان کفر کے جال میں پھنس جانے کے
خوف سے اس کی تردید کے لیے بحث میں آنے سے گریز کرتا ہے، جو کہ: کفر، معنی:- (روکنا)
کا مطلب ہے منہ پھیرنا اور پیچھے ہٹانا + (ر) کا مطلب مسلسل، بلا روک ٹوک- (3)

انسانی کی بے گناہی ثابت کرنے کے موضوع پر آج کی ہماری بحث یہ ہے: ان محوروں سے ایک موضوع کو نکالنا جو ہم میں سے بہت سے
مسلمانوں کے دلوں میں موجود ہیں اور اسے مکالمے، بحث اور ثبوت کے توازن میں رکھنا ہے۔

اللہ فرماتا ہے:

> ماہ کا ہٹا دینا صرف کفر میں اضافہ ہے جس سے کافروں کو گمراہ کیا جاتا ہے وہ ایک
>
> سال اس کو حلال کرتے ہیں اور دوسرے سال حرام کر دیتے ہیں تاکہ اللہ
>
> کی حرام کردہ چیزوں کو پورا کر سکیں۔ اللہ نے جن چیزوں سے منع کیا ہے وہ ہیں۔
>
> ان کے برے اعمال اور خدا کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔
>
> توبہ

قرآن کا تصور حروف کے نحو کو بغیر کسی وقفے کے یعنی اس کے حروف (b) - kh - j - d - th - q - کے درمیان فرق کو وسیع معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔
— وغیرہ.... یہاں تک کہ ہر مسلمان کے دل میں اتر جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس کی تشکیل بھی بعد میں ہوئی جس کی وجہ سے ...
آج کل سیبویہ زمخشری کے نام سے جانے جانے والی بہت سی زمخشری کے ظہور تک) اور بہت سے پیروکار فقہاء ہیں جو
اس نے پوری تاریخ میں منتقل ہونے والے ان محوروں یا معروضوں کے برعکس ثابت کرنے کی کوشش کی، لیکن ان کے پاس اس بات کا مکمل علم نہیں تھا کہ
ان ذخیروں سے کیا جمع کیا گیا تھا اور کاربن ٹیسٹوں کے ذریعے ان کے قدیم ہونے کا ثبوت جس کا علم ابھی تک ہمارے ہاتھ میں نہیں آیا ہے۔ ، وہ
یہ آج تک غیر مسلموں کے ہاتھ میں ہے۔ کتاب الٰہی کی یہ
آیت بغیر کسی شک و شبہ کے مختلف صورتوں میں نقل کی گئی ہے اگر ہم اسے عاصم کی سند پر حفص کے پڑھنے کی کوشش کریں تو اس کو لفظ (زیادہ)
کے ساتھ ملا کر پڑھیں گے۔ اور غیر فعال فعل (یزل) کو اس کے یے کو الف کی فتح کے ساتھ جوڑ کر اور اس کے لام کو جوڑ کر، اور اس پر مبنی
اس پڑھنے کی بنا پر آپ سمجھتے ہیں کہ النسائی کفر میں اضافہ ہے، اور اس کو اس طرح پڑھنے کی عجیب بات یہ ہے کہ یہ (النسائی)
کافروں کو گمراہ کرتا ہے (اور مومنوں کو نہیں)۔ اور شاید اہل کتاب میں سے مشرکین کو بھی اس جملے سے کوئی سروکار نہیں ہے۔
وہ لوگ جنہوں نے یہاں کفر کیا کیونکہ قرآن میں میں خدا ان کے درمیان فرق کرتا ہے اور ان میں سے ہر ایک گروہ کو الگ الگ نام اور مختلف خصوصیات سے پہچانتا ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔
ڈاکٹر شہرور کی ان کی تشریح میں انہوں نے کہا: "کفر ایک قول ہے، جبکہ شرک ایک عمل ہے۔"

---

1. تورات اور قرآن میں فرق ہے کہ جس شخص کو ابراہیم علیہ السلام نے قتل عام کے لیے پیش کیا وہ ان کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام ہیں۔
2. نوٹ کریں کہ یہ ایک پادریانہ نتیجہ ہے کہ مترجمین مسیح کے مصلوب ہونے کی کہانی اور نجات کے افسانے سے جوڑنا چاہتے تھے، اور مقدس بائبل میں اس کا
3. کوئی ثبوت نہیں ہے۔ لغت کو دیکھے بغیر قرآن کے الفاظ کی تشریح کا ایک نیا طریقہ یہ طریقہ کچھ مفکرین اور ان دنوں قرآن پر غور و فکر کرنے والے لوگ کرتے ہیں، جیسے کہ مفکر سمیر خلیل حسن اور مفکر سمیر الاسلامبولی۔

شاید یہ جملہ (کافر) ایک ایسا برس ہے جس میں تمام مشرک، گمراہ، منافق، وہ لوگ جن پر خدا ناراض ہے، اور وہ لوگ جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، وغیرہ- لیکن یہاں اس آیت میں استثناء ہے- بغیر کسی شک کے، صرف (مومنین) ہیں- یعنی یہ نسائی ایمان والوں کو گمراہ نہیں کرتا، بلکہ صرف کافروں کو گمراہ کرتا ہے، پھر وہ ہمیں بتاتا ہے کہ یہ کافر اس (نسائی) کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں، اس لیے ان کا عمل معلوم ہوتا ہے- ہمارے لیے یہ کہہ کر: (وہ اسے مباح قرار دیتے ہیں) اور وہ اسے سال پھر سے منع کرتے ہیں- پہلے :
کمپریسں کا، اور پھر (وہ اسے منع کرتے ہیں)، یعنی وہ اسے درج ذیل کمپریشن کے سال میں شامل نہیں کرتے ہیں- دوسرا یہ کہ وہ ایک
بار لڑنے سے منع کرتے ہیں اور پھر دوسری بار لڑنے کی اجازت دیتے ہیں- لیکن اگر ہم لڑائی کی ممانعت کا ایکٹ شامل کریں-
اور اس کا تجزیہ: انہوں نے (مقدس مہینوں کے لیے) لڑائی کی ممانعت کا عمل کہاں سے لیا؟ قرآنی متن میں اس کا ہرگز ذکر نہیں!!
مفسرین کی مشہور ترین حرمت کی تشریح میں فعل (لڑائی) کو خاص طور پر تاریخ سے مستعار لیا گیا ہے، کیونکہ انہوں نے پایا کہ (عوام-الاخبار) نے وضاحت کی کہ وہ کون سی چیزیں تھیں جو عرب رسم و رواج کے مطابق حرمت والے مہینوں میں حرام تھیں جن کا تذکرہ پچھلی آیت میں کیا گیا ہے-
اس آیت کے لیے

اللہ کی کتاب میں مہینوں کی تعداد بارہ

مہینے ہے جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو ان سے پیدا کیا-

اس عظیم دین پر چار چیزیں حرام ہیں، ان میں ان پر ظلم نہ کرو-

تم خود اور مشرکوں سے لڑو

وہ سب مل کر ہم سے لڑیں گے اور جان لیں گے کہ خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے-)

توبہ 36

انہوں نے کہا: عرب ان مہینوں میں لڑائی، فتوحات، جارحیت اور انتقام لینے سے منع کرتے تھے، انہوں نے یہ بھی کہا: عرب اپنے نیزوں کی چادریں اتار دیتے تھے، اور اپنی تلواریں اور خنجر چھپا لیتے تھے، اس مدت میں انہیں کبھی تیر نہیں کرتے تھے- اور یہ کہ کوئی شخص بازار میں اپنے باپ اور بھائی کے قاتل سے ملتا ہے، تو اس سے اس کا غصہ نہیں بڑھتا اور نہ ہی اس کا بدلہ لینے کی تحریک ہوتی ہے، ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ ان مہینوں میں عرب اپنے پڑوسیوں سے محفوظ تھے- ان کی طرف سے جارحیت یا یلغار کا خوف نہ ہو، تاکہ وہ مکمل حفاظت کے ساتھ اپنے سفر اور تجارت سے
انہوں نے یہ بھی کہا عرب مختلف گروہوں میں تھے ان میں سے بعض کے پاس چار حرمت والے مہینے تھے، بعض کے پاس آٹھ حرمت والے مہینے تھے، اور بعض نے سال کے کسی مہینے کو حرمت والا مہینہ نہیں دیا، اس لیے وہ ہر وقت ہر ایک پر حملہ کرتے تھے- تو کوئی سیکورٹی نہیں تھی،
لطف اندوز ہو سکیں- (1) ان میں سے ایک ہے، چنانچہ باقی عرب چاہتے تھے کہ وہ عورتیں جن کے لیے انہوں نے مہینوں کی شانٔ دی کی تھی ان کو ان مقامات پر حملوں کے نتیجے میں اپنے دفاع کے حقوق فراہم کیے جائیں، اس لیے انہوں نے انہیں اجازت دے دی- کہ انہوں نے ایک مہینے کو ان کے لیے حلال کر دیا اور حرمت والے مہینوں میں سے دوسرا مہینہ ان پر حرام کر دیا، اور یہ عورتوں کا عمل ہے، یہ کفر میں اضافہ ہے جب اسلام آیا
تو اس نے ان سب چیزوں کو حرام کر دیا اور اسے باطل کر دیا- مشق لیکن بعض مخبروں نے کہا: یہ ناسی ایک مہینہ ہے جو ہر تین سال میں مہینوں کی تعداد میں ایک مرتبہ اضافہ کرتا ہے تاکہ مہینوں کو ان کے موسمی اوقات میں طے کیا جا سکے، لہٰذا یہ سب گرمی، سردی اور اعتدال کے ساتھ موافق ہیں، اور انہوں نے یہ طریقہ اسی سے سیکھا ہے- یہودی، اسلام سے تقریباً 200 سال پہلے، اس لیے یہ طریقہ ان کی تجارت کے ساتھ سال کے موسموں کے موافق ہو گیا، اور ان کی تجارت سال کے موسموں کے مطابق ہو گئی، اور ان کے پاس دو تجارتی سفر تھے جن سے وہ لطف اندوز ہوتے تھے- ، جو موسم سرما اور گرمیوں میں تھے- قریش کے ہزاروں لوگ سردیوں اور گرمیوں میں سفر کرتے تھے، اور یہ ناسی کا عمل تھا، اور جب اسلام آیا تو اس نے ان سب چیزوں کو حرام کر دیا اور اس کے نفاذ کو باطل کر دیا (2) (یاد رہے کہ اسلام اس مہینہ ممانعت سے بری ہے، جیسا کہ ہم کریں گے- بعد میں تفصیل سے بیان کریں)-
نیز مخبروں نے یہاں النسائی کے معنی کے بارے میں ایک اور قول بیان کیا اور کہا: یہ النسائی مہینوں کا تجربہ اور حرمت ہے اور یہ سال میں ایک بار حج کرتے ہیں- ذی القعدہ میں تو وہ اسے منع کرتے ہیں، یعنی اس میں لڑائی سے منع کرتے ہیں، اور اس کے بعد والے مہینے کو (ذی الحجہ) کی اجازت دیتے ہیں اور اسے صفر کہتے ہیں، پھر اگلے سال آتا ہے- وہ ذوالحجہ میں حج کرتے ہیں اور اس سے اگلے مہینے کی نماز بھی ادا کرتے ہیں-

---

1 ڈاکٹر جواد علی کی کتاب المفصل فی تاریخ العرب سے، اسلام سے پہلے کے مقدس مہینوں پر بحث-
2 وہی سابقہ ماخذ

صفر کے ساتھ، پھر محرم میں حج کرتے ہیں، اس لیے اس سے منع کرتے ہیں اور اگلے مہینے کو صفر کہتے ہیں، اور اسی طرح مہینوں کے آخر تک...

ابوبکر کا حج ہجرت کے نویں سال تھا، اس لیے اس کے بعد آنے والی ذوالحجہ کو صفر کہا جاتا ہے-

رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد کے سال ذوالحجہ میں حج کیا اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنے مشہور خطبہ میں فرمایا: وقت بدل گیا-

جیسا کہ اللہ تعالی نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے کے دن کی طرح نہیں تھا، اس لیے اللہ تعالی نے اپنا یہ فرمان نازل فرمایا: (نسائی صرف کفر میں اضافہ ہے...) چنانچہ اس کا

عمل باطل ہو گیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل کیا- سال کے شروع میں مہینہ (محرم)، اور حج آج تک ذوالحجہ میں مستقل ہو گیا- ہم اس

کتاب میں ثابت کریں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پوری زندگی میں النسائی کو حذف نہیں کیا تھا اور نہ آپ کی وفات کے بعد 17 ہجری میں عمر بن

کی حذف کے دنوں میں ہو تھا- الخطاب رضی اللہ عنہ

یہ اس بات کا خلاصہ تھا کہ تاریخ میں نسائی کیا ہے اور اس پر عمل کرنے کے باطل ہونے کی وجہ کیا ہے جب کہ اللہ تعالی کی طرف سے آخری پیغام آیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

نبی محض کفر میں اضافہ ہے، اس طرح ان کو گمراہ کرتا ہے-

انہوں نے کفر کیا، اسے عام طور پر جائز قرار دیا، اور عام طور پر اس کو حرام قرار دیا-

جس چیز کو خدا نے حرام کیا ہے اسے وہ حلال کرتے ہیں جس کو خدا نے حرام کیا ہے-

ان کے برے اعمال اور خدا کافروں کو ہدایت نہیں دیتا-

توبہ ۳۷

لیکن بدقسمتی سے میں ان تمام باتوں پر یقین نہیں کرسکا جو الفاظ (زیادہ تر) کی شکل میں بیان کی گئی تھی اور میرا یقین ہے کہ ان کے لیے صحیح پڑھنا

زیاد اور تعادل ہے جب تک کہ لفظ النسی کے مطلوبہ معنی نہ بن جائیں- واضح، اور دو وجوہات کی بناء پر

اول: کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مشن کے دوران نسی کو منع نہیں کیا تھا، بلکہ اسے حذف کر دیا گیا تھا اور آپ کی وفات کے چھ سال بعد

یعنی 17 ہجری میں عمر بن الخطاب کے ہاتھوں اس کا نفاذ باطل ہو گیا تھا- اور علی بن ابی طالب کے مشورہ سے-

دوم: یہ حقیقت کہ الناسی تمام لوگوں کے لیے وقت کا حساب کرنے میں ایک فائدہ کی نمائندگی کرتی ہے، جس کی تاکید اللہ تعالیٰ نے قرآن کی متعدد آیات میں

مقدس مہینوں، روزوں کے مہینے اور حج کے مہینوں کے تعین کے لیے کی ہے- قرآن میں تمام سورتیں ہیں جن کا نام اسماء کے ناموں پر رکھے گئے ہے-

وقت کا حساب لگانے میں استعمال ہونے والے آسمانی اجسام میں سورج، چاند

اور رقم کی نشانیاں شامل ہیں- وقت کے ساتھ ساتھ، انسان نے اپنے لیے ایک درست کیلنڈر بنانے کی کوشش کی تاکہ

اس حساب کے عمل میں اس نے سورج اور چاند کی حرکت کا مشاہدہ بھی کیا- ہر ملک کے جغرافیائی محل وقوع میں فرق کے ساتھ موسمیاتی

تبدیلیاں، اور مانیٹر کرنے کی کوشش کی اس نے آسمان پر برجوں کی ڈرائنگ بنائی اور ان کے مقامات اور اوقات کا درست

حساب لگایا- (سال) کا تصور ابتدائی طور پر اس دن پر مشتمل تھا جو طلوع آفتاب کے بعد زمین پر گزرا، یہاں تک کہ (سال) کا تصور

7 دن یا پورے قمری مہینے کی مدت بن گیا، اور اسی طرح اس کے تصور تک- (مہینہ) 30 دن کا ہو گیا، اور یہ بن گیا (سال) کا تصور

360 دنوں کے برابر ہے، پھر انہوں نے سال کے آخری مہینے میں 5 دن کا اضافہ کرنا سیکھا، تو سال 365 دنوں کا ہو گیا- جس

طرح فرعونوں کے پاس سال کی طوالت تھی، یا قدیم یونانی کیلنڈر میں جب تک جولیس سیزر نے دیکھا کہ یہ کیلنڈر سال

کے موسمی موسموں سے نمایاں طور پر مختلف ہو رہا ہے، شمسی سال کی طوالت کو 25 365 دنوں میں ایڈجسٹ کیا گیا تھا- اور یہ کیلنڈر تمام

ممالک میں پھیلنا شروع ہوا جس کی وجہ سے بحیرہ روم کے پورے طاس پر رومی سلطنت کا کنٹرول تھا، لیکن یہ بھی معلوم ہوا

کہ یہ کیلنڈر 100 فیصد درست نہیں ہے، اس لیے اس میں دو بار ترمیم کی گئی، ایک بار 325 عیسوی میں اس میں سے دنوں کو حذف

کر دیا گیا، اور دوسری بار 1582 میں جب کیلنڈر سے 10 دن منسوخ کر دیے گئے اور انہوں نے سال کے پھیلنے سے پرہیز

کرتے ہوئے اس کے طریقہ کار میں ترمیم کی جو دو صفر پر ختم ہوتے ہیں اور 400 کے نمبر سے تقسیم نہیں ہوتے، (1))

آخری ترمیم کے بعد، اس کیلنڈر کو گریگورین کیلنڈر کہا جانے لگا، اس لیے نہیں کہ یہ مسیح کی پیدائش کی طرف

اشارہ کرتا ہے، جیسا کہ کچھ لوگوں کا خیال ہے، بلکہ اس لیے کہ جب آپ مہینے کا ذکر کرتے ہیں- دسمبر

مثال کے طور پر، آپ جانتے ہیں کہ آپ موسم سرما میں ہیں، اور جب آپ اپریل کے مہینے کا ذکر کرتے ہیں، تو آپ جانتے ہیں کہ آپ بہار کے مہینوں میں ہیں، اور وہ موسم خزاں آنے والا ہے-

چارین (اکتوبر اور نومبر) اور اسی طرح....

وقت کا حساب لگانے میں یہ درستگی اور سال کے مہینوں اور آب و ہوا کے درمیان تعلق وہی ہے جو اسے کیلنڈر کو اس کی آفاقی حیثیت دیتا ہے- اس لیے اسے اپنایا گیا-

آج تک دنیا کے تمام ممالک کی طرف سے-

وہ سوال جو یہاں خود کو مسلط کرتا ہے سال کے موسموں کے ساتھ کی مہینوں کا اہتمام کرنے والے النسیٰ کو کفر میں اضافہ کیوں قرار دیا گیا؟

میرے والد نے مبٹن کے تعلقات کو دیکھا: ہر 19 شمسی سال 235 قمری مہینوں

کے برابر ہونا ہے (2): 6939.60235 19 x 365.2425 = 29 53024 x

یعنی قمری سال کے مہینوں کے اندر 19 شمسی سالوں کی مدت.میں 7 قمری مہینوں کو شامل کرنا ضروری ہے تاکہ مساوات دونوں طرف برابر ہوجائے-

یہ شمسی سال کی آب و ہوا کے ساتھ کئی قمری مہینوں کی سیدھ کی طرف جاتا ہے-

کیا ہر برائی کفر میں اضافہ ہے؟

نسائی صرف سال کے ہر 32 مہینوں میں ایک پورے مہینے کا اضافہ نہیں ہے، کیونکہ دو نسائی ہیں جن میں سے ایک چھوٹی اور دوسری بڑی ہے-

وقت کے ان ادوار میں، ہم ہر دو قمری مہینوں میں ایک پورا دن بھول جاتے ہیں، اس لیے پہلے مہینے کے کسر مہینے کے حصوں کے ساتھ مل جاتے ہیں-

اگلا ہے اور ہم انہیں دوسرے مہینے مٰیں شامل کرتے ہیں (29) - (30) اس طرح... اور ترتیب وار-

چونکہ قمری مہینے کی طوالت 29 53 دن ہوتی ہے، اس لیے ہم پہلے مہینے کو 29 دن طویل سمجھتے ہیں اور اگلے مہینے میں ایک دن بھول جاتے ہیں-

ہم اسے 30 دن سمجھتے ہیں-

جہاں تک بڑی ہے مطابقت کا تعلق ہے، یہ چاند گرہن کی مدت میں مخصوص کردہ قمری سال کے فرق کا مجموعہ ہے، جو کہ شمسی سال سے 355 دن ہے، جو کہ 32 قمری مہینوں

کی مدت میں 365 دن ہے، پھر ہم ایک کا اضافہ کرتے ہیں- مکمل قمری مہینہ، یعنی،

(تقریباً 1096 = 9 + 11 + 11 + 355 x 3

تقریباً 365 = 3 + 1096

چونکہ گناہ چھوٹا اور بڑا گناہ ہے تو پھر کفر میں اضافہ کون سا گناہ ہے؟

یہاں تک کہ اگر ہم ہر 32 مہینوں میں تاسی کا مہینہ شامل کریں تو ہمارے پاس ہر 152 شمسی سالوں میں طاس کے 58.75 مہینے ہوں گے-

اگر ہم ہر 33 مہینوں میں ایک بار نصی کے مہینے کو شامل کریں تو ہمارے پاس ہر 152 شمسی سالوں میں 57 مہینے

نسٓی ہوں گے، اور قمری مہینوں کے لحاظ ہمارے نزدیک ایک، دو یا تین کی قدر سے مختلف ہوں گے- موسمی سال کے اندر مہینے-

اپنی کتاب میں میں اس فرق کی وجہ بتاؤں گا، اور کس طرح ہمیں ہر تانک سائیکل (19) سال کے درمیان 4 ماہ کا انتظار کرنا چاہیے-

شمسی اور دیگر تاکہ 152 سال کی مدت کے اندر نسائی مہینوں کی تعداد 56 نسائی مہینوں کے برابر ہو نہ کہ 57 یا

58 75 اس طرح، ہمارے پاس ایک درست کیلنڈر ہوگا جو ہمیں شمسی سال کی صحیح لمبائی اور قمری مہینے کی صحیح لمبائی، یکساں طور پر فراہم کرتا ہے-

دقیق 100% نہیں ہے-

اس حساب کی 19 x 365.242197 = 235 x 29.53022 = 6939.6017 (3)

بنیاد پر، یہ کیلنڈر عالمگیریت تک پہنچ سکتا ہے-

لیکن وہ کون سی فراہم اسباب ہیں جو وقت اور آسمانی دائروں کے حساب کتاب کے بارے میں بتاتی ہیں اور کیا ان کا تعین اور اندر سے تلاوت کرنا ممکن ہے؟

کسی نتیجے پر پہنچنے کے

البتہ قرآن میں ایک سورت ہے جسے سورہ لیل کہتے ہیں، دوسری کو سورۃ الشمس اور دوسری کو سورۃ القمر کہتے ہیں- اور دوسری سورت کے ساتھ

البروج اور ایک اور سورت المعارج۔ ہر دوجے، افطار، فجر، اور بہت سی الگ الگ آیات جو سالوں کی تعداد کے بارے میں بتاتی ہیں-

لیے؟ اور ریاضی، یہ سب ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں تاکہ وہ وقت کے موضوع کو وقت کے آغاز سے لے کر اس کے اختتام تک بیان کریں-

اس کتاب میں میں ان تمام رشتوں اور ان کے ایک دوسرے سے تعلق کو بیان کروں گا تاکہ ہم مل کر دیکھ سکیں کہ یہ ناسی کسی بھی طرح

کفر میں اضافہ نہیں ہے اور میں آپ کو اس کتاب میں اس آیت کا صحیح پڑھنا دکھاؤں گا- جس کے مطابق ہم سمجھ سکتے ہیں-

---

1 تہذیب کی کتابیں اور عقل کے زمانے کا آغاز جلد 42 میرے والد ہے جب

2 ہجری کیلنڈر کا موضوع بنایا تو یہ نخمینی اعداد اپنی مساوات میں ڈالے، یہ کیسا تھا اور کیسے بنا تھا، اور اس نے کچھ ریاضی کی- اس بات کا ذکر کرنے میں غلطیاں کہ اسے کب منسوخ کیا گیا تھا-
نسائی مہینہ اس کتاب سے کب ختم کیا گیا اس کے مطالعہ میں اس کی وضاحت

3 کروں گا- گریگورین کیلنڈر میں قمری مہینے کی اوسط لمبائی 29 53058 ہے، لیکن جولین کی مدت میں یہ 29.53022 ہے-

ہمیں یقین ہے کہ اس میں کفر میں اضافہ کا مطلب کیا ہے- کیونکہ اللہ صرف سچ بولتا ہے-

اللہ فرماتا ہے:

اور وہ آپ کے پاس کوئی مثال نہیں لائیں گے جب تک کہ ہم آپ کے پاس سچائی اور بہترین

فرقان 25:33

خدا کی عظیم سچائی-

پہلی رکاوٹ کو عبور کریں-

اس تحقیق میں پڑھنے والا اور سچائی کا متلاشی دو چیزوں میں سے کسی ایک سے
پہلے رک جائے گا: پہلی چیز: حق کی تلاش میں اپنا سر ریت میں گاڑ دینا، کتاب کو بند کرنا اور پیروی کرنا چھوڑ دینا، کیونکہ یہ اس کے موروثی ایمان کے لیے خطرناک ہے-
دوسری بات یہ ہے کہ وہ اس رکاوٹ کو اپنے طور پر تلاش کرنے کی کوشش کرے گا جو میں اس تحقیق میں اس کے سامنے پیش کروں گا، تاکہ وہ ایک ایک کرکے ان کی صداقت کی تصدیق کر سکے، وہ کڑوی سچائی سے حیران رہ جائے گا- اور پھر اپنے عقیدے کو مضبوط سائنسی بنیادوں پر استوار کرنے کے لیے ایک منطقی حل تلاش کرنے کی کوشش کریں، تخیل، توہم پرستی اور خواہش مندانہ سوچ سے دور، اور کسی جال میں پڑنے سے دور رہیں
بدعت، کفر، مایوسی اور ندامت-

ایک ضروری نوٹ: اس
تحقیق میں جو کچھ بھی ضروری ہو میں ان کے ناموں کا ذکر کروں گا، ساتھ میں حقائق اور واقعات کے نام، کچھ تاریخوں اور تاریخی شخصیات کے نام بھی بتاؤں گا- ہر کوئی ان ہوتوں کو گوگل کے انٹرنیٹ براوزر پر رکھ سکتا ہے، اور اس سے منسلک حوالوں کے وہی فولڈر کھل جائیں گے جو اس بات کو یقینی بنائے کہ میں جو بھی دعویٰ کرتا ہوں، ہم آج معلوماتی دور میں رہتے ہیں جہاں ہر شخص کسی بھی خبر کی سچائی کی تصدیق کر سکتا ہے- بجلی کی رفتار سے معلومات- اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ میں اپنی معلومات وکی پیڈیا یا انٹرنیٹ پر موجود غیر دستاویزی انسائیکلوپیڈیا سے لیتا ہوں یا اخذ کرتا ہوں، حتیٰ کہ میں ایسے انسائیکلوپیڈیا پر رکھی گئی بہت سی غلط معلومات پر تنقید کرتا ہوں، خاص طور پر جب آپ مذاہب اور قوموں سے متعلق موضوعات کو پڑھتے ہیں- میں اس پر بھی تنقید کرتا ہوں کہ تاریخ میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ 100% سچ نہیں ہے، اور اس کی وجہ واقعات کے نظم و نسق میں ایک متعصب یا متعصب کی طرف سے اختلاف رائے ہے- کیونکہ اس معاملے پر غالب اور عام لوگوں کی رائے ہمیشہ وہی ہوتی ہے جو اس کے حق میں تاریخ لکھتا ہے، اس لیے آپ کو الشیعہ کی کوئی کتاب نہیں ملے گی، مثلاً تاریخ اور تنقید مصر میں فاطمی ریاست کے ساتھ غداری کی وجہ صلیبیوں کو بلانے اور ان کی طرف سے صلاح الدین ایوبی اور اس کے چچا اسد الدین شیرکوہ کے موقف کا حل تلاش کرنے میں مدد طلب کے سلسلے میں ان کی حمایت حاصل کرنے کی وجہ، اور ماضی میں صلیبی جنگوں کے خلاف اپنی جرات مندانہ پسپائی کو ان کی پچھلی یا بعد کی تحریروں میں کسی قابل تعریف تعریف کے ساتھ بیان نہ کرتے ہوں، یہ جانتے ہوئے کہ اس نے بہت سی ناقابل معافی غلطیاں کی ہیں، جیسے قاہرہ میں سائنسی لائبریری کو جلانا، یا ملک کے حوالے کرنا- اس کے اتحاد اور طاقت کو برقرار رکھنے کے بجائے اسے اپنے لوگوں میں تقسیم کرنا، یا یہ بتانا کہ انہوں نے آج شام میں شیعوں اور گروہوں کا خون کیوں بہایا، اور عرب بہار کے دنوں میں ظالم حکمران علوی پارٹی کی حمایت کی- کیا وجہ ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اور صحابہ کرام کی تقدیس کرتے ہیں اور انہیں صرف اہل بیت اور برادری کے درمیان بیان کرتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ ان میں اچھے اور برے دونوں ہیں جیسا کہ وہ دونوں متفق ہیں کہ رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو لہب تھے- قرآن کے متن میں اس کی بیوی، لکڑی بردار، اور یہ کہ وہ اور مسیلمہ جھوٹا ان پر لاگو ہوتا ہے، اس سائنسی طور پر کمزور اصطلاح کے لیے اہل بیت اور برادری کی تعریف پر مبنی ہے- اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ یہ مسیلمہ صرف ان لوگوں میں سے نہیں تھی جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں یا آپ کی وفات کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور ان میں سے وہ بھی تھے جنہوں نے اسلام قبول کیا اور پھر مرتد ہو گئے- ایک سے زیادہ مرتبہ، اور یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی کو قتل کرنے کا حکم نہیں دیا، اور یہ کہ ان کے قتل ان کی وفات کے بعد ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نہیں، تو کیا ہے؟
صحابی عبد اللہ بن سعد ابن ابی سرح کے لیے اہل بیت اور ان کی روایات میں یہ کہا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کا خون ضائع کیا؟ فرار ہو گئے اور عثمان کے گھر میں پناہ لی پھر آپ ایک روایت ہیں جو ان کے بارے میں ذاتی طور پر اس حکم کے ساتھ ہے کہ فتح مکہ کے بعد اسے رسول نے معاف کر دیا تھا (1) تو ہم اسے دیکھتے ہیں کہ وہ واپس آیا اور بن گیا- شمالی افریقہ میں اسلامی فتوحات کا ایک رہنما اور خلیفہ عثمان بن عفان کے دور میں صحابی عمرو بن العاص کی برطرفی کے بعد وہ ان کے لیے ایک ہیرو اور ایک قابل اعتماد شخص بن گیا جس پر بھروسہ کیا گیا- اسلامی نشاۃ ثانیہ کے سب سے بڑے مسلم مفکرین میں سے ایک، ابو جعفر الخارجی نے کہا 900 - 971 عیسوی ایک شاندار جملہ کہا ہے:

---

1 اسے ابوداؤد نے اپنی سنن حدیث نمبر (4359) میں روایت کیا ہے-

ہمیں سائنسی، تاریخی اور نظریاتی موضوعات کی وضاحت کے لیے تاریخ میں بیان کردہ ہر چیز پر تحقیق کرنی چاہیے اور ماضی سے لے کر حال تک سائنس کی ترقی کی وجہ سے ان پر ایک سے زیادہ مرتبہ نظر ثانی کرنی چاہیے- ایک پارٹی کی طرف ان کا واضح تعصب دوسری صورت میں، ہم کبھی آگے نہیں بڑھیں گے-

اور میں کہتا ہوں: اگر آپ تاریخ میں کسی بھی جنگ کے وقوع پذیر ہونے کی وجہ کو سمجھنا چاہتے ہیں، تو آپ کو چاہیے کہ وہ مادی، اقتصادی وجہ تلاش کریں جس کی وجہ سے ایسی جنگیں رونما ہوئیں. اور ہوشیار رہیں کیونکہ وہ آپ کو یہ دھوکہ دیں گے کہ ان کا مقصد کیا تھا- انسانی ہمدردی، نظریاتی، یا سلامتی، لیکن حقیقت میں یہ عزائم ہیں، کیونکہ وہ چھپانے، دھوکہ دہی اور چھلاورن کی آڑ میں ہیں، اور آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ فرقوں اور فرقوں کے درمیان جھگڑے کو بھڑکانے والے ہتھیار- زہر بہت زیادہ خطرناک ہیں تلوار، رائفل، توپ خانہ یا ایٹمی ہتھیاروں میں سے، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تصدیق میں،

فتنہ قتل سے بھی بدتر ہے البقرہ 191

کچھ لوگ یہ سوچ سکتے ہیں کہ اس مسئلے پر ایک ہی قول سے قابو پایا جا سکتا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ: قرآن بغیر کسی رموز اوقاف کے لکھا گیا تھا (یعنی لغت میں رموز اور رموز اوقاف - اور اس سے یہ معاملہ منسوخ ہو جاتا ہے کیونکہ یہ اضافہ اس حقیقت کو ختم کر دیتا ہے کہ وہ ایک معلق معاملہ ہے، یہ جانتے ہوئے کہ یہ معاملہ خطرناک ہے کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ محاورہ مشابہت نہیں رکھتا، سکل اس کے ساتھ ایک ہی جھگڑی کے نیچے نہیں جوڑا جاتا اور ہم اس تحقیق میں ان کے درمیان فرق کو ظاہر کریں گے. اور یہ کہ وہ اضافے اس میں وہ اضافے ہیں جو بعد کے اوقاف کے دور میں کیے گئے تھے اور اسی وجہ سے قرات میں کئی یہ متعدد قراتیں پہلی جگہ ظاہر ہوئیں. لیکن یہ بیان جس میں دو رموز کا اضافہ بھی شامل ہے، یہ ہے بالکل درست نہیں، جو کچھ ہوا اسے درست ثابت کرنے کے لیے ہم غلطی پر بھروسہ نہیں کر سکتے، لہذا ان معاملات کو شفاف طریقے سے بیان کیا جانا چاہیے تاکہ قرآن کی تائید ہو سکے اور آپ کے سامنے امام کے قرآن کو دکھایا جائے- اور اس کے صحیح ہونے کا ثبوت-

موضوع میں داخل ہونا یہاں سے شروع ہوتا ہے:

ماہِ نسّی کو دوبارہ استعمال کرنے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت میں سب سے پہلی رکاوٹ جو ہمارے سامنے ہے، وہ آخری اور واحد خطبہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں دیا تھا، اور آپ کی آیت نمبر 37 کا پڑھنا تھا- اس خطبہ کے آغاز میں سورہ التوبہ، جس میں کہا گیا ہے "نسائی صرف (کفر) میں اضافہ ہے اس طرح سے وضع کیا گیا یہ اعلانیہ جملہ اس کے ناقابل واپسی خاتمے کا بنیادی سبب تھا، اور یہ فوری پڑھنا، کسی بھی فکری عمل سے عاری، اس آیت میں ناسی کیلنڈر کے مہینے (مقدس مہینے) کو موت تک پھانسی دینے کا حکم دیا گیا ہے، اس نے اسے منفی کی سنجیدگی کے بغیر پڑھنے سے منع کیا ہے- کہ نوجوان اسلامی معاشرہ اس ماہ نسی کی مذمت اور اس کے حق سے محروم ہونے کے نتیجے میں ایک بار بھی مقرر حجوں یا مقرر پھانسیوں کے سامنے اپنا دفاع کر سکتا ہے- میرے والد کی پہلی کتاب (النسی) کی طباعت اسی وجہ سے 1999ء کے آخر تک ملتوی کر دی گئی- اس نے اپنی تیسری کتاب ''دین رحمہ اللہ علیہ'' میں ایک چھوٹے سے مطالعہ کی صورت میں اس موضوع کا تذکرہ کرکے خود کو مطمئن کیا یہاں تک کہ ہمیں قدیم قرآن پاک کا ایک نسخہ مل گیا جسے ہم نے ' پاک بہار'' کہا- اس مقصد کے لیے اس قرآن کو پڑھنے کے طریقے کی تصدیق کرنے کے لیے ترکی کے اعلی محل سے-

خاص طور پر جب، تو اس کے دل کو تسلی دینے کے لیے

استنبول کی پرواز:

میرے والد جولائی 1999 کے وسط میں ترکی کی سرزمین میں داخل ہوئے، اور استنبول میں اعلی محل کے ڈائریکٹر جنرل سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تاکہ انہیں عجائب گھر میں موجود عثمان بن عفان کے قدیم قرآن کی تصویر لگانے کا لائسنس دیا جائے- صرف ماہ رمضان کے چند دنوں کے لیے زائرین کو دکھایا جاتا تھا اور سال میں محل کے ایک کارکن نے اس سے کہا: اس قرآن کی تصویر کشی ناممکن ہے اور میوزیم انتظامیہ اس کی منظوری نہیں دے گی- سوائے ریاست کے اعلی حکام کے خصوصی اجازت نامے کے، جس کی وجہ سے وہ امریکی سفیر سے ملنے کے لیے فوری طور پر انقرہ کا سفر کرنے پر مجبور ہوئے، اور ان سے کہا کہ وہ ایک تاریخی محقق کی حیثیت سے اس سلسلے میں انھیں اجازت نامہ دے کر- آثار قدیمہ کے مخطوطات کے علوم میں، اس نے خوشی سے اس کی درخواست کا جواب دیا اور اسے ایک تحریری خط دیا جس میں میوزیم کے ڈائریکٹر کو مذکورہ بالا قرآن کی تصویر کشی کے کام میں سہولت فراہم کی گئی تھی، اور اس نے جمعرات 22 تاریخ کو اس کی تاریخ لکھی تھی-

جولائی 1999، پھر وہ استنبول واپس آئے اور ڈائریکٹر سے ذاتی طور پر ملاقات کی اور انہیں امریکی سفیر کا خط پیش کیا۔ میوزیم کے ڈائریکٹر نے
اس شرط پر سفیر کی درخواست پر رضامندی ظاہر کی کہ ان کی انتظامیہ کام کرنے والے ملازمین میں سے اس کام کو انجام دینے کے لیے قابل عملہ کی نشاندہی کریں۔
اس کے لیے اور جو کہ آثار قدیمہ کے دستاویزات کے لیے جدید ترین فوٹو گرافی کے آلات سے لیس ہیں اور درخواست دہندہ، یعنی میرے والد، اور اس فوٹو کاپی کے
عمل میں ان کی طرف سے کسی مداخلت کے بغیر، قرآن کی تصویر کشی کے عمل کو انجام دینے کے لیے۔ قرآن کو چھونا، یا اسے مہیا کرنا
فلم بندی کا عمل مکمل کرنے کے بعد فلم کی صرف ایک
کاپی۔ قرآن کی تصویر کشی کا عمل دوسری اگست کو شروع ہوا جو کہ ایک بہت ہی مضحکہ خیز اور مضحکہ خیز عمل تھا۔
انہوں نے یہ کام دو نوجوان کارکنوں کو سونپا جو اس قدیم قرآن کی تصویر کشی اور صفحات پلٹنے کے عمل کی نگرانی کریں گے۔ جو
اکثر صبح سویرے پہنچنے میں دیر کر دیتے تھے، اور وہ خاص طور پر جمعہ کے دن نماز جمعہ ادا کرنے کے بہانے، یا
اس وجہ سے کہ وہ دوسرے ذاتی معاملات میں مصروف تھے، اصل وقت وہ روزانہ گزارتے تھے۔ صرف دو سے تین گھنٹے
کے درمیان، جب کہ باقی وقت بہت سے الگ الگ معاملات میں ضائع ہوتا تھا، بشمول ضمنی گفتگو، کافی پینا،
نماز ادا کرنا، یا اس لیے کہ وہ فون کالز میں مصروف تھے۔ ڈھیلے سفید پلاسٹک کے دستانے جو کہ ان کے چھوٹے
ہاتھوں سے بڑے تھے انہیں اگلے دن ایک اور نیلے اور قدرے تنگ قسم میں تبدیل کرنے پر مجبور کیا
گیا، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے اس سے پہلے ایسی دستاویزات کی تصویر کشی نہیں کی تھی، اور یہ کہ
میوزیم ایسا کام کرنے کے لیے تیار نہیں تھا۔ درحقیقت، ان کے پاس جو کیمرہ تھا وہ یہ تھا: ابو کام کیمرہ،
جو ہمارے درمیان دمشق میں مشہور ہے اور ایک تپائی پر نصب ہے، جو انیسویں صدی میں استعمال ہوا تھا؟

کیمرہ (ابو کام)، 1850ء

نتیجے میں بننے والی فلم 35 ملی میٹر چوڑی بلیک اینڈ وائٹ فلم تھی، یقیناً میرے والد نے کیمرہ اور
فلم کی نوعیت اور نوعیت پر اعتراض کیا تھا، لیکن انہوں نے ان کے اعتراض کی پرواہ نہیں کی اور فلم بندی
کا یہ عمل جاری رکھا، جو آخر کار ختم ہوا۔ تیرہ اگست، اور میرے والد نے فلم کی ایک کاپی حاصل کی، انہوں نے اسے
اپنے سفارتی بیگ میں رکھا اور اپنی دیگر ذاتی مصروفیات میں تاخیر کی وجہ سے وہ پندرہ اگست 1999 کی شام کو استنبول
سے روانہ ہوئے۔ اور سترہ اگست کے ہفتہ کی صبح۔ یعنی ترکی کی سرزمین سے نکلنے کے صرف دو دن
بعد بحیرہ مرمرہ میں ایک زوردار تباہ کن زلزلہ آیا جس میں 17000 سے زائد افراد ہلاک اور 300 سے زائد مکانات،
مکانات اور مساجد تباہ ہو گئے۔ استنبول میں سلطانم پورٹ میوزیم لوٹ لیا گیا اور قرآن چوری کر لیا گیا جو ان کے
قبضے میں تھا، اور چوری کی رپورٹ میں میرے والد کا نام درج تھا، اور انٹرپول کی بین الاقوامی پولیس نے ان
کا تعاقب شروع کر دیا۔ اور اس کا نام تمام بین الاقوامی ہوائی اڈوں اور بندرگاہوں پر تقسیم کیا گیا۔

میرے والد کا شامی پاسپورٹ کا استعمال کرتے ہوئے بے ساختہ ہوا اور اس پاسپورٹ پر ان کا نام ساری عبدالدین تھا، لیکن انٹرپول پولیس کی رپورٹ میں ان کا نام ساری کوشیئے کے نام سے درج تھا- امریکی پاسپورٹ پر اس کا نام اور یہ، تفتیش کار انٹرپول پولیس سے یہاں اس کے گھر پہنچے، اور انہوں نے اس کے بارے میں پوچھا، تو ہم نے ان سے کہا: کہ وہ سفر کر رہا ہے اور اس وقت وہ ترکی میں ہے، اور ہم کرتے ہیں- یہ نہیں معلوم کہ وہ کس ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہے، اور جیسے ہی وہ ہم سے رابطہ کرے گا ہم انہیں اس کے ٹھکانے سے آگاہ کریں گے، لیکن اس نے اپنی غیر موجودگی کے اس عرصے میں ہم سے رابطہ نہیں کیا، اور یہ اس کی عادت ہے، کیونکہ وہ ہم سے رابطہ نہیں کرتا- جب تک کہ معاملہ بہت اہم نہ ہو اور کوئی انتہائی ضرورت ہو جو اسے فون کرنے پر مجبور کرتی ہے. اور استنبول میں آنے والے زلزلے کی خبر اس کی حفاظت کے لیے ہماری تشویش میں اضافے کی ایک اور وجہ تھی. لیکن اس نے کبھی محسوس نہیں کیا کہ وہ انٹرپول پولیس کو مطلوب ہے- اور یہ کہ دنیا کے تمام ممالک اس کا تعاقب کر رہے تھے. وہ اپنے شامی پاسپورٹ کا استعمال کرتے ہوئے ارادتاً اور بے ساختہ منتقل ہوا، وہ لبنان سے مصر گیا، پھر شام اور اردن کے وسط تک واپس نہیں آنا سمجھا. لیکن ان کی غیر موجودگی کے اس طویل عرصے کے دوران، انٹرپول کے تفتیش کار یہاں کیلیفورنیا میں ان کے گھر پر دوبارہ آئے، اور اس بار ہمیں ایک معافی نامہ پیش کیا، کہ آخر کار وہ قرآن چوروں کے گروہ کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو گئے- ایک جہاز میں سوار ہوا جو یونان کی طرف جا رہا تھا، اور یہ کہ انہوں نے اس عظیم زلزلے سے متاثر ہونے والے میوزیم میں قرآن کو واپس کیا، اور یہ کہ میرے والد کے خلاف دائر وارنٹ.. روک دیا، اور یہ کہ خود کو ان کے حکام کے حوالے کرنے کی.

ضرورت نہیں ہے- میرے والد آخر کار اپنے طویل سفر سے واپس آئے، اور ہم نے ان کی حفاظت کے لیے خدا کا شکر ادا کیا کہ ان کا تعاقب کیا جا رہا ہے- چوری کے اس واقعے سے پہلے قرآن کا نسخہ حاصل کر لیا تھا. کیونکہ اگر چوری کے واقعے کے بعد تک اسے حاصل کرنے میں تاخیر کرتا تو کہا جاتا کہ واپس کی گئی نسخہ اصلی نہیں ہے، اور چور اس کی جگہ کچھ لے سکتے تھے- دوسری صورت میں. لیکن ہم نے واپس کی گئی کاپی کی سالمیت کو یقینی بنایا جب اس کی تصویر کھینچی گئی تھی اور اس سے پہلے کسی کتاب میں اور رنگ میں چھپی تھی-

2007 میں استنبول میں اسلامی کانفرنس کی تنظیم-

قرآن پڑھنا:

آخر کار ہم نے توپکاپی محل سے خلیفہ عثمان بن عفان سے منسوب قدیم قرآن کی منی فلم (منی) حاصل کی (194) ایچ ایس کے تحت، جسے محمد کی طرف سے ایک شاہی تحفہ کے ذریعے دستاویز کیا گیا تھا- علی پاشا، مصر میں علوی ریاست کا بانی، عثمانی سلطان محمود ثانی (العدلی)، 20 جمادی الاول 1226 ہجری، 12 جون 1811ء- یہ ترکی زبان میں اور واضح عربی رسم الخط میں لکھا ہوا ہے اس کے آخری صفحہ پر لکھا ہے کہ یہ ہمارے آقا عثمان بن عفان کی نگرانی میں 30 ہجری میں لکھا گیا تھا- 650ء - 651ء- جو عمرو بن العاص مسجد میں تھا اس سے پہلے کہ اسے آخری بار آستانہ بھیجے گئے- اس سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ یہ قرآن قاہرہ کا وہ نسخہ ہے جو خلیفہ عثمان نے اپنے رضاعی بھائی عبداللہ بن سرح کو سنہ 27 ہجری میں مصر پر حکومت کرنے کے لیے بھیجا تھا- صحابی عمرو ابن کی برطرفی کے بعد جس نے اس کی نافرمانی کی اور صلاح الدین المنجد نے اسے سب سے قدیم قرآن قرار دیا جو اس نے دیکھا تھا. لیکن اس نے یہ یاد رکھیں کہ یہ تاریخ (1) پہلی صدی ہجری کے آخر تک کا ہو سکتا ہے. اور ہمیں حال ہی میں معلوم ہوا ہے کہ ہانی بیلس میوزیم میں اس کاپی کی تعداد انٹرپول پولیس کی طرف سے بازیافت کرنے کے بعد تبدیل کر کے (22) کر دی گئی تھی-

کر دیا گیا اور اس کے علاوہ ایک اور رائے ہے کہ یہ قاہرہ کی نقل ہے جو اس کے دور حکومت میں بھیجی گئی تھی-44/32اور اس کا نمبر ((H.S دعوی بھی کیا کہ بغیر کسی مطالعہ کے. امیر المومنین عبدالعزیز بن مروان نے سن (85 ہجری) میں لیکن میرا تجزیہ نہیں ہے کہ مورخین اس قدیم نسخہ کو الجھا رہے ہیں جو کہ 30 ہجری میں مصر کو بھیجی گئی تھی، دوسرے قرآن کو عبدالعزیز بن مروان نے بھیجا تھا اور آج سے تاشقند کے نام سے جانا جاتا ہے- اسے تاشقند قرآن کہنے کی وجہ یہ ہے کہ الظاہر بیبرس نے اسے منگول بادشاہ براکا خان کو تحفہ میں دیا اور 1266ء میں اس سے شادی کی- ہم اس کتاب میں اس کے بارے میں بات کریں گے، اور وہ اس تحقیق میں سب کو ثابت کریں گے کہ یہ تاشقند نسخہ ہے- مروانی نسخہ، اور یہ کہ یہ سب سے حالیہ ہے، اور یہ کہ یہ نسخہ، جسے آج استنبول ورژن کے نام سے جانا جاتا ہے، امام کا قرآن ہے، یعنی یہ قرآن کے نسخوں میں سے ایک ہے- قرآن کے وہ چھ نسخے جو عثمان بن عفان کے حکم پر لکھے گئے اور خطوں میں تقسیم کیے گئے، اور یہ قاہرہ کا نسخہ ہے، اور وہ نسخہ جس کے قتل کے وقت اس کا خون تھا وہ شہر کی نقل ہے یا اس کی ذاتی نقل ہے اور اس کا اس نقل سے کوئی تعلق نہیں ہے-

1. عربی خطاطی کی تاریخ میں مطالعہ صفحہ (55)
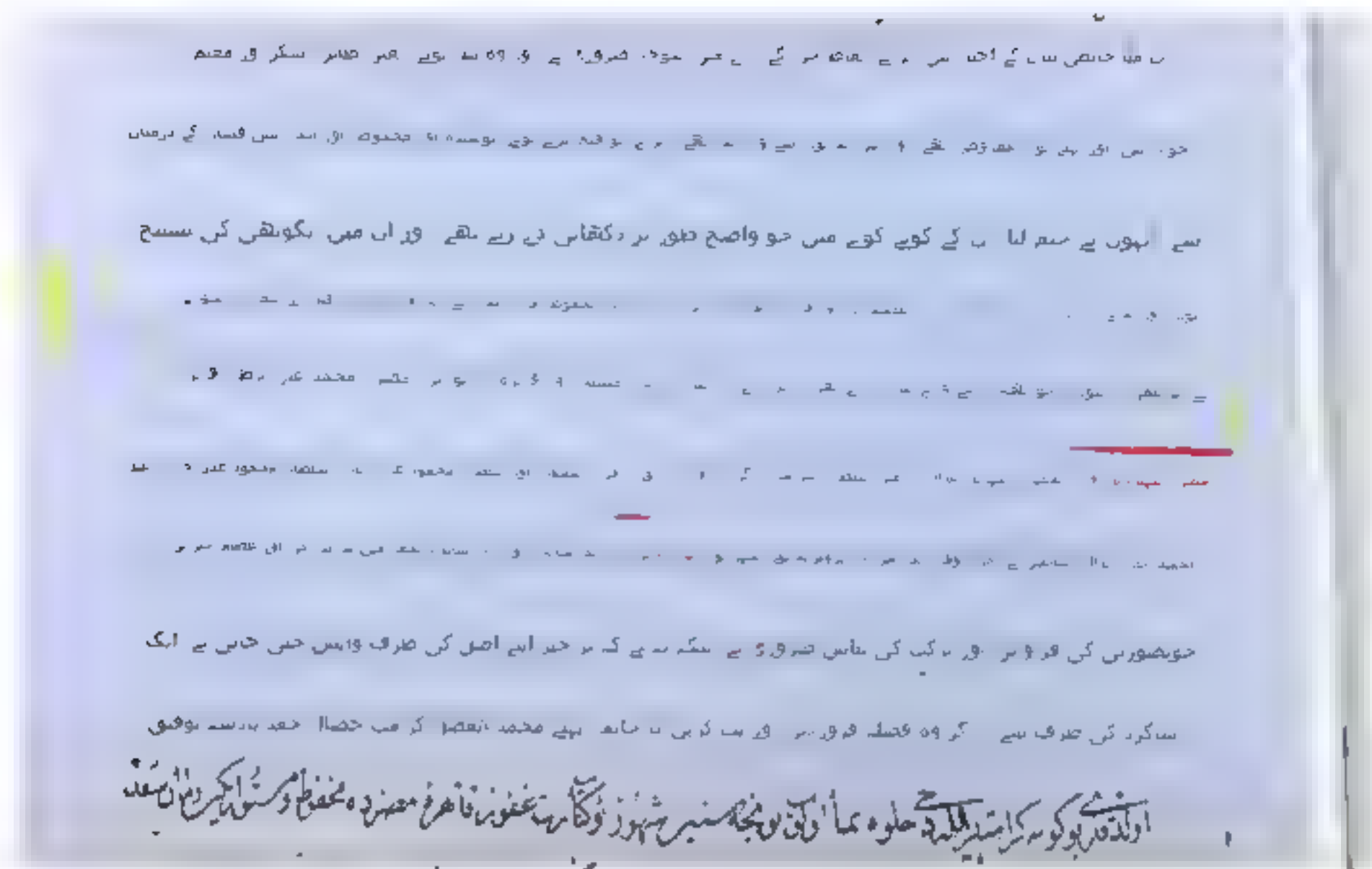
محمد علی پاشا سے لے کر سلطان محمود عدلی خان کو قرآن کے ساتھ

مسلک دستاویز کی ایک نعل

لہدا ہم نے قلم کو فوری طور پر ڈیولپمنٹ اینڈ ٹریننگ سنٹر بھیج دیا، اور ہم نے اس کے تمام 408 x 2 صفحات حاصل کر لیے، جس کی پیمائش 11 x 8 انچ تھی، اور ہم نے براہ راست اور اپنی خصوصی نگرانی میں اس کی چھان بین کا عمل شروع کر دیا- ایک ساتھ دیکھا کہ اس قرآن کے زیادہ تر حروف متصاد نکات پر مشتمل ہیں، یعنی اس کے حروف با، ط، تھ، حم، ح.. وغیرہ میں فرق کرنے کے لیے، جو کہا گیا ہے اسی طرح کے ہیں- اور عربی تحریر کی تاریخ میں ہمیں یہ سکھایا کہ قدیم قرآن کے حروف پر نقطے نہیں تھے، جیسا کہ یہ بھی ایک مسئلہ تھا، بلکہ اس کے بعض الفاظ اور حروف میں یہ بتانے کے لیے کہ کچھ الفاظ کو کیسے پڑھنا ہے- اس میں راگ، ہم نے فتح، ضمہ اور کسرہ پایا، لیکن اس مخصوص قرآن میں تشکیل کا طریقہ اس طریقہ سے مختلف ہے جسے ہم آج پیروی کرتے ہیں، یہ ایک اور طریقہ ہے فتح ایک نقطہ ہے جو حرف کے اوپر آتا ہے، اور کسرہ بھی ایک نقطہ ہے اور جہاں تک ضمہ کے لیے آتا ہے، یہ ایک نقطہ ہے یہ کہ واو اور اکثر خط کے پاس طرف آتا ہے، خاکہ (ا) کو دیکھیں- ایک دوہرا سوین بھی ہے، یعنی خط کے اوپر (فتح کے لیے) یا اس کے نیچے (کسرہ کے لیے) یا اس کے بائیں جانب (ضمہ کے لیے) یہ دوہرا سوین اوپر فاتحہ کی صورت میں آتا ہے- عام طور پر حروف، لیکن بہت ہی خاص صورتوں میں سوین یا diacritics اوپر کی طرف بڑھتے ہوئے حروف کے دائیں طرف آتے ہیں، جیسے لفظ (سال) میں حرف الف، آخری سطر میں دیکھیں ضمیمہ نمبر (2) اور دوہرے کسر کے لیے tanween ان حروف کے دائیں طرف بھی آتا ہے جو خط نون کی طرح مائل ہوتے ہیں، جیسا کہ ضمیمہ نمبر (1) کے لفظ (Zan) میں آتا ہے، وہ ابھی تک معلوم نہیں ہوئے تھے، اور اس طریقہ کار کو کہتے ہیں: الدولی طریقہ 16- ق - 69- ہجری- ان کی وفات کے سال کے بارے میں مورخین کا اختلاف ہے، اور ان کثیر نے آغاز اور آخر حصہ آئندہ میں کہا ہے کہ وہ پیروکار تھے (رسول کے ہم عصر تھے، لیکن ان سے ملاقات نہیں ہوئی) اور یہ کہ وہ رسول کے ہم عصر تھے- خلیفہ علی بن ابی طالب، اور یہ کہ انہوں نے ان سے اپنے قرآن کی تصنیف کی ایک اور خبر یہ ہے کہ وہ اس کی تشکیل کے ساتھ سب سے پہلے تھے- عبدالملک بن مروان (65 ہجری – 86 ہجری) کے دور میں قرآن کی خبر اس ذریعہ کے مطابق سن 99 ہجری میں آئی- یعنی خلیفہ کے دور کے آغاز میں عمر بن عبدالعزیز اور یہ سب سے زیادہ امکان ہے۔
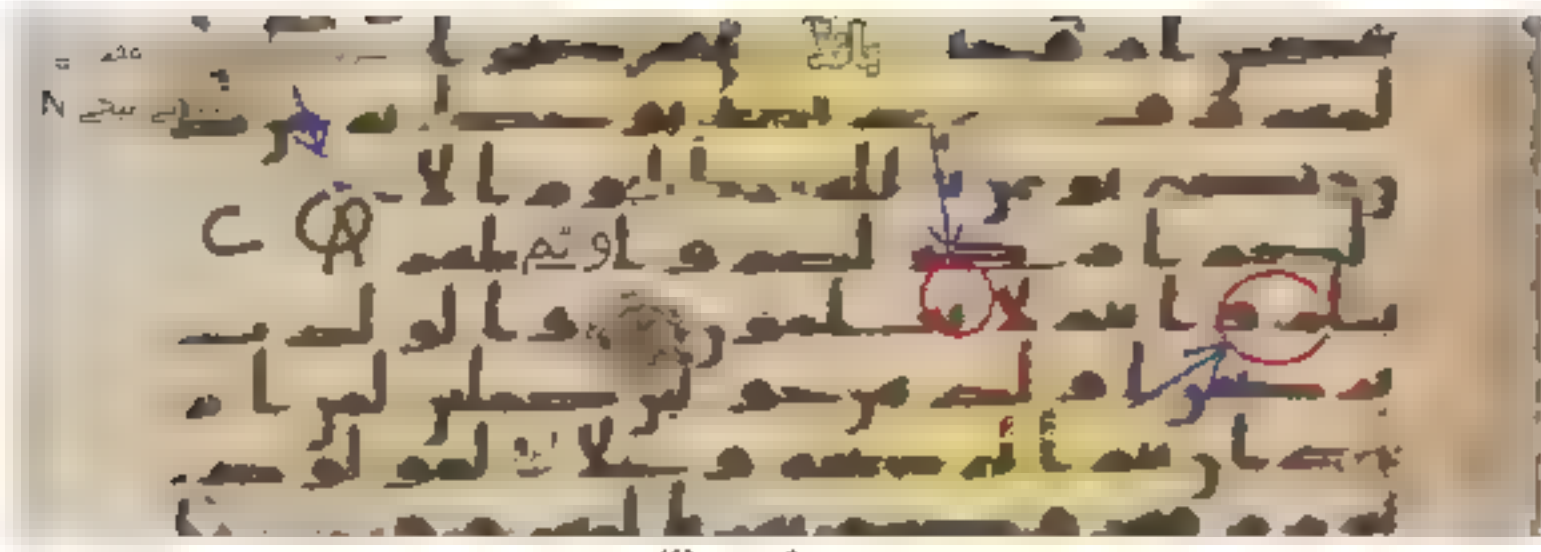
سکیم (i)

ڈاٹنگ کے طریقہ کار پر مبنی بین الاقوامی طریقہ کے مطابق تشکیل کی وضاحت-

مسلک تصویر نمبر 1
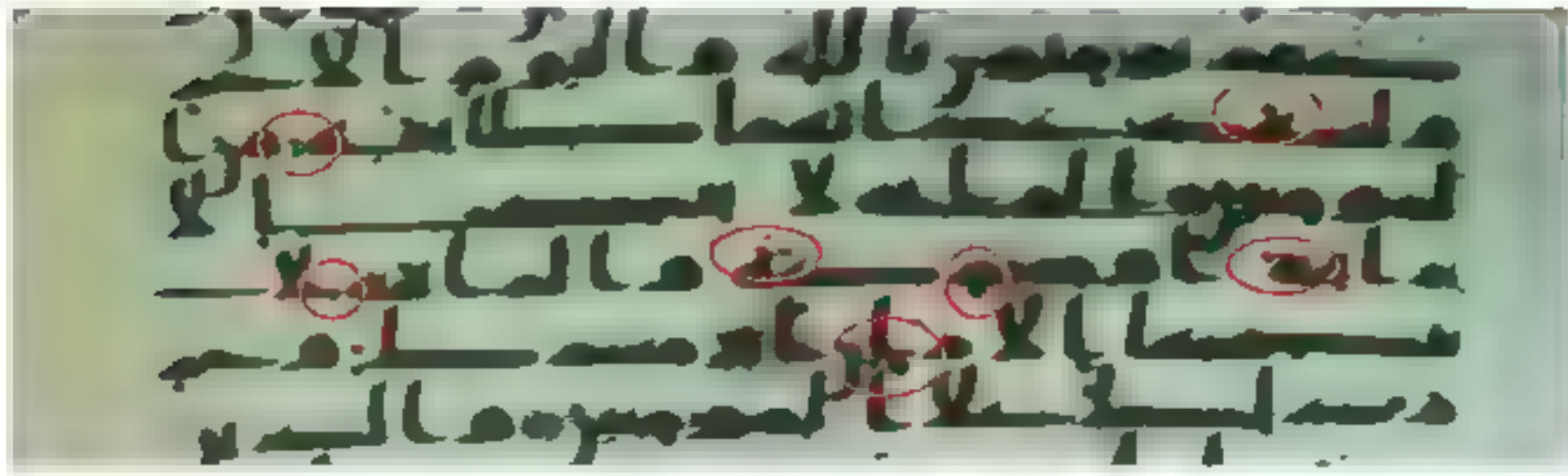
ہائی پیلس میوزیم، ترکی سے عثمان قرآن کی سیاہ اور سفید تصویر- 1999

یہ کاپی میرے صفحہ پر درج ذیل لنک پر دستیاب ہے-

یہ تصویر بین الاقوامی انداز میں diacritic پوائنٹس اور ڈبل نوٹیشن کو

ظاہر کرتی ہے- دوہرا تنوین نزولی حرف کے دائیں طرف نمودار ہوتا ہے جیسے لفظ (زان) میں حرف نون

چوتھی سطر کے شروع سے لفظ (زناکار) میں فطح کا دوہرا نشن-

دوسری سطر سے لفظ (فرقہ) میں دھما کی دوہری نشن-

https://www.facebook.com/groups/1684799391749415/

اس خاص قرآن کی سورتوں کے براورر سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ نقاط کو اس کے اصل متن میں اس کے حروف لکھنے کے دور سے زیادہ حتبہ دور میں شامل کیا گیا تھا کیونکہ ان کے برعکس صفحات پر ان کے ناتراں تھے ارادتہ طور پر- سیاہ حروف کا نقش (ڈائیگرام دیکھیں جو شکل میں ایک نوک دار برش کے ساتھ جوڑے گئے تھے، اور میرے والد نے مجھے بتایا: تشکیل سرخ رنگ میں کی گئی تھی، لیکن حروف سیاہ رسم (P) (T) - الخط میں تھے- یک باریک قاطع برس کے ساتھ، اور ان کے باریک سیاہ نقطے برچھے اسٹروک کی طرح تھے جو تقریباً حروف کے دانتوں کو چھوتے تھے، اور بعض اوقات وہ ان کے ساتھ دھندلا بھی جاتے تھے، اس لیے وہ ان کی موجودگی کے باوجود مصحف کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تھے، اور یہ کہ وہ اس دوران لکھے گئے تھے- ان کے لیے اصل حروف لکھا اور یہ کہ انہوں نے کبھی کوئی اضافہ نہیں کیا اور یہ کہ یہ ضربیں بعض اوقات حرف کے نیچے (حروف قاف، ی، با اور جم میں) آتے ہیں، لیکن اکثر صورتوں میں اس کے اوپر آتے ہیں-

بدقسمتی سے، 1999ء میں جو کاپی ہم نے حاصل کی تھی وہ رنگین نہیں تھی، اس لیے بعض اوقات ان نقاطی نکات اور نقاطی نکات کے درمیان فرق کرنا بہت مشکل تھا، یا قدیم قرآن کے صفحات کو مسخ کرنے والے کٹاؤ سے، یا اس کے نقوش سے- سے سیاہی متعلقہ صفحہ نمی اور وقت کی نشاندہی کرتا ہے-

تصویر کا ضمیمہ نمبر 2
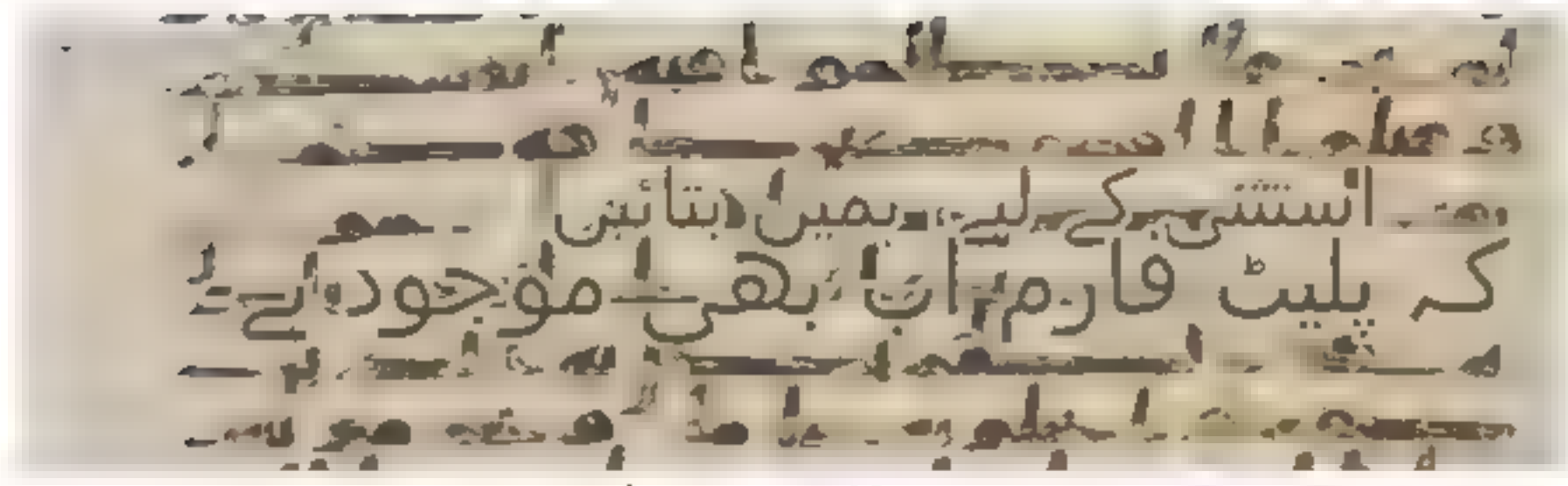
یہ اسی قرآن کی ایک تصویر ہے جو عثمان بن عفان سے منسوب ہے، جس میں آپ نسانی اور اس کی تشکیل کو رنگوں میں دکھایا گیا ہے، اور فی الحال انٹرنیٹ پر دستیاب ہے، اس لنک پر:

http://ia800503.us.archive.org/1/items/waqmsmoa/msmoa.pdf

قارئین ڈائیکرٹک پوائنٹس کو سرخ رنگ میں دیکھ سکتا

یہ، لفظ (زیادہ)، آپ، تا، سطر کے آغاز سے اگلی سطر میں بائیں طرف ایک سلاٹ کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔

سکیم (۷)

نمی کی وجہ سے ایک صفحہ سے دوسرے صفحے پر کچھ شکلوں کا تاثر

لیکن جب ہم نے رنگین نسخہ سے اس نسانی کی تشکیل کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ لفظ (زیادہ) فوجان میں ہے اور عضمہ میں نہیں آیا۔ لیکن اس میں صرف ایک سوراخ ہے، اور اس کو تھوڑا سا بائیں طرف جھکا ہوا ہے اس کے جھکاو کی وجہ سے اس کے ڈھما ہونے کا سبب ہو سکتا ہے، سکن (ڈھما) ہیں انافوامی طریقہ تصنیف کے مطابق یہ حرف ط یا ہ کے اوپر سے کبھی نہیں آنا چاہیے جو اس شکل میں بندھا ہوا ہو جب تک کہ یہ تنوین کے لیے فاتحہ نہ ہو۔ ذیل لیکن یہ اس کے بائیں طرف اور لائن پر بالکل اسی طرح آتا ہے جیسا کہ آخری سطر میں دو الفاظ "بالولو" اور "برامو" میں آیا ہے۔

منسلک دستاویز سے، ضمیمہ نمبر (2)، دوسری سطر سے لفظ "فرقہ" میں دوہرا نوشتن کا طریقہ دیکھیں۔

منسلک تصویر نمبر 1، یہ اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ یہ اس معاملے میں نوین کا دوسرا آغاز ہے، اور آپ اس کا تنوین سے موازنہ کر سکتے ہیں۔

تصویر نمبر 1 کے ساتھ سب سے اوپر اور چوتھی سطر سے لفظ (زناکار) لگا ہوا ہے۔

(اضافہ) کسی نامعلوم وجہ سے، اور شاید یہ اس کے مخالف صفحہ سے کسی حرکت کا تاثر تھا، جیسا کہ ہم نے وضاحت کی ہے۔ خاکہ ہے (t)... جہاں تک لفظ (yadal) میں حروف داد کا تعلق ہے، اس کے نیچے کا کسرہ غالباً دوہرے فتح کے لیے نوین ہے۔ لفظ "سالہ" میں جو اس کے بالکل نیچے آیا ہے) اور یہ الف کے دائیں طرف جھکا ہوا ہے، اور اس کا لفظ "گمراہ کرنا" سے کوئی تعلق نہیں ہے، نوٹ کرتے ہوئے کہ لدوری، قلون، ورش اور ہشام سب نے متفقہ طور پر اس بات پر اتفاق کیا کہ اسے کسرہ کے ساتھ پڑھا جائے نہ کہ فاتحہ کے ساتھ، جیسا کہ عاصم کی سند پر حفص پڑھا جاتا ہے۔

منسلک تصویر نمبر 3 کو دیکھیں۔ جہاں تک حرف داد کے اوپر نقطوں یا ڈیشوں کے گروپ کا تعلق ہے، یہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔ نمی اور وقت کی وجہ سے مخالف صفحہ سے سیاہ سیاہی کا تاثر منتقل ہوا، اور دونوں صورتوں میں (سیاہ اور سفید، یا... رنگین)، ہم نے لفظ (یدال) میں داد پر کوئی سوراخ نہیں پایا، جیسا کہ آج آپ عاصم کی سند پر حفص کی تلاوت میں پڑھ رہے ہیں۔

قرآن کریم، قالون نے نافع کی سند سے روایت کیا ہے۔

شک برائی تو کفر میں اضافہ ہی ہے، جو گمراہ ہو جاتی ہے۔

ضمیمہ نمبر 3 میں قلون پڑھ کر کسرہ کے ساتھ لفظ (بدل) بنانے کا طریقہ دکھایا گیا ہے۔

چیک کریں کہ آیا یہ ورژن بنایا گیا تھا:

میں آپ سے یہ بات نہیں چھپاؤں گا، کیونکہ جب ہم نے اس خاص قرآن پر لفظ کے نکات اور نقاطی نکات دریافت کیے تو ہم نے پہلی نظر میں سوچا کہ یہ نسخہ یا تو جعلی ہے!! یا یہ استنبول کے عجائب گھر میں موجود نوادرات اور دستاویزات میں سے اس کی (درجہ بندی) (1) میں بیان کردہ اس سے زیادہ حالیہ ہے، اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ اس دور کے بعد کے دور میں تیار کیا گیا تھا جس کے لیے اس کی درجہ بندی کی گئی تھی، اور کہ یہ مسلک دستاویز، جو اس مخصوص کاپی کی قدیم ہونے کی تصدیق کرتی ہے، اس سے پہلے کسی گمنام شخص نے تیار کی ہو گی جسے آثار قدیمہ کے نسخوں کی سائنس کا کوئی علم نہیں ہے، اور یہ کہ میوزیم انتظامیہ کا اس طرح کی دستاویز کو تیار کرنے میں کوئی ہاتھ نہیں تھا۔ کسی بھی سائنسی تجزیے یا چھان بین پر ذکر کیا گیا ہے!!، اور یہ کہ یہ پہلی صدی کے آخر تک یا زیادہ سے زیادہ دوسری صدی کے وسط تک کا ہو سکتا ہے، جیسا کہ اس کی درجہ بندی: صلاح الدین المنجد نے اپنی کتاب میں کی ہے کیونکہ یہ الفراہیدی کے لمس (100-175ھ) سے بالکل خالی ہے۔ (2) یہاں تک کہ یہ غیر دستاویزی انٹرنیٹ صفحات پر بھی شائع ہوا اور آج کل کچھ ایسی رپورٹس ہیں جو دعویٰ کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ایک مبینہ کاربن ٹیسٹ ہوا ہے اور یہ اس مخصوص کاپی پر کیا گیا تھا، اور یہ کہ انہوں نے اس کی تحریر کی مدت تیسرے نمبر پر رکھی ہے۔ صدی ہجری!!! غور کریں کہ اس قرآن کے پہلے دس صفحات، کچھ ٹوٹے ہوئے صفحات جو اس قرآن کے اندر بے ترتیب تقسیم کیے گئے ہیں، اور اس کے آخری صفحات، اصل میں بحال شدہ صفحات ہیں جو بعد کے دور میں تیار کیے گئے تھے۔ اس کوفی رسم الخط میں لکھنے کے قدیم طریقہ کی نقل کرنے کی کوشش کی، اور ان میں سے بعض نے لفظ کے نکات کو کبھی چھوڑ دیا اور بعض اوقات ان میں ڈال دیا اور مبینہ طور پر کاربن کی جانچ کبھی دستاویز نہیں کی گئی، اور یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ رپورٹ کن صفحات سے ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حجازی رسم الخط کے نسخے جو کہ صنعاء، یمن کی عظیم الشان مسجد (1972ء) میں دریافت ہوئے تھے، جن میں سے کچھ تجربہ کے چھٹے سال میں واپس آئے تھے۔) یہ اب تک دریافت ہونے والے قرآنی نسخوں میں سب سے قدیم رسم الخط ہے۔

کوفی رسم الخط اور حجازی رسم الخط میں فرق:

جرمن مستشرقین پروفیسر گیرڈ پوین نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ حجازی رسم الخط کوفی رسم الخط سے زیادہ قدیم ہے، اور یہ بالکل درست نہیں ہے، میں ان دونوں رسم الخط کا موازنہ کرکے ان کی غلطی کو ثابت کرنے کی کوشش کروں گا۔

"سب سے قدیم قرآنی نصوص" کا عنوان 15,000 طوماروں کا ہے، جس کے بارے میں معلومات صرف انٹرنیٹ براؤزنگ سائٹس پر "قدیم قرآن" تلاش کرنے سے حاصل کی جا سکتی ہیں جو 1972 میں گرینڈ مسجد میں پائی گئیں۔ صنعاء، اور وہ جعلی تھے۔

---

1. عثمان بن عفان سے منسوب نوبل قرآن کی تعریف کا تعارف ملاحظہ فرمائیں، صفحہ 23، جس میں 30 ہجری میں اس نوبل قرآن کی واپسی کی تصدیق ہوتی ہے۔
2. الفراہیدی وہ تھا جس نے نقاطی تحریکوں میں سے، ہمزہ، شدّہ، اور فتحہ ضمّہ اور کسرہ کی دوسری شکلیں شامل کیں اور ضمّہ کی چھوٹی واو سے جگہ دی۔ خط کے اوپر فاتحہ کے لیے اور خط کے نیچے کسرہ کے لیے، تاہم، ہمارے مورخین کی حماقت کی وجہ سے، آپ کو کوئی ایسا شخص ملے گا جس نے اپنی سوانح عمری میں کہا ہو کہ ان کے دور میں اختلافی نکات بہت زیادہ تھے، جنہیں وہ بھول گئے۔ النصر بن عاصم ال- - لیثی 89ھ، ابو اسود الدؤلی کا ایک طالب علم) اور یہ کہ جس نے اسے اس کام کا حکم دیا وہ الحجاج بن یوسف الثقفی تھے، اور یہی اختلافی نکات اور نقاطی نکات کے درمیان صحیح الجھن ہے، اور میں آپ کو اس تحقیق میں ثابت کروں گا کہ نقاطی نکات نقاطی نکات سے پرانے ہیں اور یہ کہ پیغام پہنچانے کا زمانہ بھی پہلے سے جانا جاتا تھا اور یہ کہ تمام قرآن بغیر کسی استثنیٰ کے، سب کے سب اعجاز سے جڑے ہوئے ہیں۔)
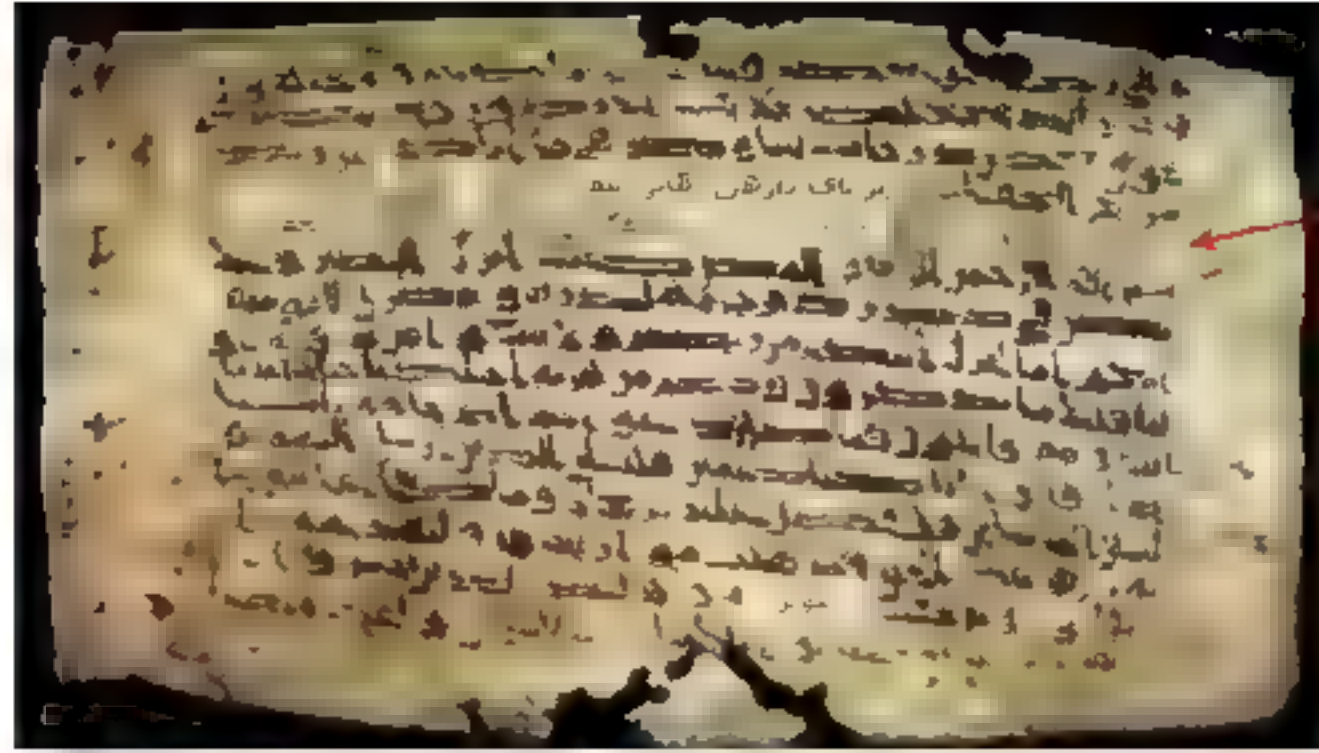
صنعاء مسجد کے قرآن کے طومار قدیم ترین کا خطاب کھو بیٹھے

چارٹ S-2

ثناء قرآن کی ایک دستاویز میں کہا گیا ہے کہ سورۃ الاعراف میں 165 آیات ہیں یہ
لکھنے والے کی طرف سے سورۃ الانعال کو 165 پر ختم کرنے کے بجائے سورہ
الف لکھی گئی ہے- اس کے بجائے raf

حجازی رسم الخط میں یمنی حکومت نے جرمن ماہرین کی مدد لی اور وہ اپنے سربراہ جو کہ عربی زبان سے واقف ہیں پروفیسر گیرڈ بوون کی قیادت میں آئے- حقیقت اس وقت سامنے آئی جب انہوں نے 1996 میں اپنے ذاتی صفحات پر یہ اعلان کیا کہ انہیں قرآن کے ایسے صفحات ملے ہیں جو پہلے پیغمبر اسلام کی پیدائش سے پہلے لکھے گئے تھے اور ان میں واضح تضاد ہے- سورہ الاعراف کی جسامت میں اور یہ کہ یہ صرف 165 آیات ہیں نہ کہ کچھ دریافت شدہ دستاویزات میں عجیب بات یہ ہے کہ اس حوالے سے انٹرنیٹ پر مختلف آراء پھیلی ہوئی ہیں، ان میں سے ایک اس جرمن پروفیسر کی رپورٹس کی تصدیق کرتا ہے. اور یہ اعلان کرتا ہے کہ اس نے طویل عرصے سے اس معاملے کا مطالعہ کیا ہے- یہ مخطوطات 4 سال تک جاری رہے، اور آخر میں کہا گیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے نوے سال بعد، یعنی زیادہ سے زیادہ الولید بن عبدالملک کے دور میں ہیں- سال 722 میں ہے- نوٹ کریں کہ اس نے دوسری جگہ بیان کیا ہے کہ اس نے کچھ طومارین دریافت کی ہیں جو پیغمبر کی پیدائش سے کئی سال پہلے کی ہیں- لیکن اس خاص رپورٹ میں اس دعوے کی کمی تھی. اور رپورٹ جاری ہے کہ اس نے مکمل طور پر مقدس کتاب کے جامع طومار کی 3,500 تصاویر لی تھیں، پھر جرمنی واپس آکر تصدیق کی کہ وہ "سب سے قدیم قرآنی متن ہیں جو اب تک دنیا میں پائے گئے ہیں- دنیا، جب تک کہ صنعاء کا مخطوطہ اسی متن سے نکالا گیا ہو (1) - خاکہ کو دیکھیں (2) P - یہ عنوان کچھ عرصہ پہلے نہیں آیا، خاص طور پر اس دستاویز میں چھپے ہونے متن کے ظاہر ہونے کے بعد- infrared میں، جس سے ثابت ہوا کہ یہ پہلی صدی ہجری کے وسط سے پہلے کا ہے (1)- یاد رکھیں کہ کاربن کی جانچ کرنے کا ان کا دعویٰ غلط ہے، کیونکہ پارچمنٹ کے علاوہ اسے انجام دینا ناممکن ہے، کیونکہ کاربن 14 کی جانچ صرف نامیاتی مواد جیسے جلد اور ہڈیوں پر کی جاتی ہے، جس سے جانور کی عمر معلوم ہوتی ہے نہ کہ اس پر متن لکھنے کا وقت یا اس کی بحالی کا وقت ان کے دعوے کے مطابق پہلی صدی ہجری تک طے کیا گیا ہے-
اس نے اپنی رپورٹ میں یہ بھی بتایا کہ وہ کڑھائی کے طریقوں اور ان خاکوں کا موازنہ کر رہا تھا جو اس کی
آیات کو الگ کرتی ہیں!' اس نے اسے دعوے کے ابتدائی عشروں تک محدود رکھا (2) اس بنیاد پر بعض مستشرقین اسکالرز نے اپنے نظریے کی بنیاد رکھی کہ: یمنی نسخوں کا حجازی رسم الخط کوفی رسم الخط سے پرانا ہے، جس کی ایک نقل ایک مخطوطہ میں ملتی ہے- : قاہرہ میں تاشقند قرآن، یا سنبول قرآن جس میں صلیب کی شکلیں ہیں پھر اس نے اپنی آیات کو جاری رکھا جو پانچ اور دسویں پر دلالت کرتی ہیں، اور بعض لازہر کے علماء نے ان سے اتفاق کیا، چنانچہ انہوں نے سجدہ کیا- اور اس کے آگے جھک گئے جو جرمن اسکالر (Gerd) Bowen نے انہیں کہا تھا، بغیر کسی کے

---

1 براہ کرم اس کتاب سے برمنگھم دستاویز کا کاغذ پڑھیں

2 یعنی اموی دور سے قبل دمشق میں جو بازنطینی کڑھائی کے لیے مشہور تھا-

معاملے کی چھان بین کی کوشش یا کسی سائنسی مطالعے کے ذریعے اسے واضح کرنے کی کوشش- لیکن انہوں نے بے وقوفی سے اس بات کی تصدیق کی کہ یہ تمام نسخے لغت کے نکات سے پاک ہیں... اور یہ عجیب بات ہے!! کیونکہ اِن سب میں ڈکش کے نکات موجود ہیں، لیکن ان کا طریقہ بعض ،وقات مختلف ہو سکتا ہے اور بعض اوقات مبہم ہو سکتا ہے، اور ان کے درمیان اس تفاوت کی وجہ ہمارے تجربے میں جو کچھ دریافت ہوا ہے اور اس کی ترقی کے مطلعہ پر ہمارا انحصار ہے- عربی رسم الخط، جو حجازی رسم الخط کی نرمی اور کوفک رسم الخط کو سیدھی لکیروں کے ساتھ لکھنے کے طریقے اور اس کے تیر اور درست زاویوں کے مقابلے میں پڑھنے میں آسانی سے واضح ہے- بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کوفہ کے شہر سے ماخوذ لفظ "کوفک رسم الخط" کا نام دیا، جیسے العدسیہ کی جنگ کے بعد اس نام سے پکارا گیا، اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ رسم الخط اس کے حجازی ہم منصب سے ایک نیا رسم الخط ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ صرف نام جدید ہے، جبکہ رسم الخط قدیم ترین ہے (1 اسے پہلے انبار رسم الخط کہا جاتا تھا، لیکن الحیرہ کوفہ کہلانے کے بعد، اس صطلاح میں ترمیم کی گئی اور رسم الخط کوفک کہا گیا- رسم الخط، اس کی اصل اور نسب کی نشاندہی کرتا ہے-

بیسویں صدی کے مشہور مخطوطہ علماء کی رائے:

1- نبیہ عبود

ماردین شہر سے تعلق رکھنے والی ایک ترک عیسائی خاتون نے بغداد میں تعلیم حاصل کی اور پھر 1925ء میں عربی خطاطی کی ترقی کے لیے اپنا ڈاکٹریٹ مقالہ پیش کرنے کے بعد اس نے عربی تاریخ کے مطالعے پر انحصار کیا- جدید عربی خطاطی شمالی عربی (Nabataean) خطاطی کی ترقی ہے، جو کہ اصل میں ہے آرامی اور سریانی کے درمیان ایک ہائبرڈ ہے-

2- ایسٹیل ویلن

اپنے ڈاکٹریٹ کے مقالے میں، اس نے قدیم کوفی قرآن اور حجازی رسم الخط میں لفظ خدا لکھنے کے طریقہ پر اپنی کتاب پیش کی، اس نے کچھ عربی حروف، جیسے (ف) اور قف، اور طریقہ پر بھی روشنی ڈالی- ان کو لفظ کے آخر میں مختلف طریقے سے کھینچا گیا تھا پھر اس نے حروف تہجی کی ترقی کی وضاحت کی اور قرآن کے رسم الخط (المشق) کے درمیان فرق کا مطالعہ کیا- میں نے قدیم قرآن میں ابتدائی لغت دیکھی-

تین جگہوں پر شروع - درمیانی - آخر میں- S - F

3 François Desroches

ایک فرانسیسی عالم نے قدیم قرآن کے ذخیرے کو چار اقسام میں تقسیم کیا ہے:

1 - الحجازی المکی
2- الحجازی المدنی
3- کوفی قرآن
4- اموی سختی

4- لالچ اور الزبتھ بیون

وہ وہی تھا جو 1972 میں صنعاء کی جامع مسجد سے 3,500 دستاویزات کا مطالعہ کرنے میں دلچسپی رکھتا تھا، لیکن اس نے بتایا کہ اس نے مشن سے 500 سال پہلے کے قرآنی نسخے دریافت کیے تھے اور یہ ایک خطرناک بیان ہے- یہ کوفی یا حجازی کی شکل میں نہیں تھا بلکہ یہ یا تو مسند رسم الخط میں تھا یا جیسا کہ بعض میں بیان کیا گیا ہے اسلام کے دشمنوں کا دعویٰ ہے کہ خطاطی میں قرآنی نصوص موجود ہیں-

1 جس طرح مروانی قرآن کو تاشمند قرآن کہا جاتا ہے کیونکہ اس کا حالیہ تحفہ الظاہر بیبرس کی طرف سے منگول بادشاہ برکا خان کو دیا گیا تھا، جس نے 1266ء میں اسلام قبول کیا تھا- ہم نے عثمانی قرآن کو اس شہر میں موجود ہونے کی وجہ سے اور آج تک استنبول قرآن کہا

قدیم ہندوستانی سنسکرت یا سریانی- اس کے خیالات کو ان کی اہلیہ الرینۃ نے بھی سپورٹ کیا تھا، اور اس کی میزبانی وشکن کی طرف سے مالی اعانت سے چلنے
والے ایک اسلام مخالف چینل پر کی گئی تھی یا غالباً صیہونی جماعتوں کے ذریعہ وہ یہ اعلان کر کے چینل کی انتظامیہ سے پریشان نہیں ہو سکے
تھے کہ مسودات لعت سے خالی تھے- بلکہ اس نے اس بات پر اصرار کیا کہ اس نے ایسے نسخے نہیں دیکھے جو جعلی یا نصوص میں شامل نہ کیے گئے ہوں جو کہ
کسی خطاط کے ذریعہ تیار کیے گئے تھے جنہوں نے ان سے لاعلمی کی وجہ سے لعت کے نکات کو ہٹا دیا تھا کہ وہ اصل دستاویزات میں موجود تھے-
جس میں غیر لعت کے خیال کے برعکس یقین کرتے ہوئے چینل کا رخ تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا گیا اور بغیر وضاحت کے چینل نے معاملے کو درست
کرنے کے بجائے موضوع کا ذکر نہ کرنے اور اس میں لعت کی موجودگی کا اعتراف کرتے ہوئے آغاز کیا-

5- سہیلہ یاسین الجبوری

میں نے پڑھی ہوئی سب سے حیرت انگیز باتوں میں سے ایک ماسٹر کا مقالہ ہے جسے میں نے (عربی خطاطی کی ابتدا اور اموی دور کے
اختتام تک اس کی ترقی) کے عنوان سے پیش کیا تھا- خطاطی. لیکن وہ ان گیارہ حروف کے بارے میں الحقی میں تھی جو اسے ہمزہ ہوشنہ اور ام الجمل کے
ہوشنہ میں نہیں ملے تھے، اور اس نے اپنا خیال جاری رکھا جب تک کہ اس نے اس شعبے میں اپنے سے پہلے کے خیالات پیش نہ کیے، اس
نے محاورے پر زور دیا- ابن مرہ، جذرہ اور سدرہ کی احادیث کا حوالہ دیا اور ثابت کیا کہ عربی رسم الخط ایجاد نہ کہ اس کی طرف اشارہ کرنے
والے کا، اور آخر میں حجازی رسم الخط کے قدیم ہونے کے مسئلے کو خارج کر دیا- جسے اس نے اس کے کوفک ہم منصب کے برعکس نرم قرار دیا-
جسے اس نے سٹیل قرار دیا-

6- لیلیٰ نہمے-

اپنے مقالے میں، ڈاکٹر لیلیٰ نے اصرار کیا کہ عربی خطاطی کی ترقی صرف نباطین
(شمالی عربی) رسم الخط سے نہیں ہوئی، اس نے مدینہ، سینائی اور حوران کے علاقے میں پائے
جانے والے 200 سے زیادہ نباطین کا مطالعہ کرنے کی کوشش کی- انہیں تاریخ کے مطابق ترتیب دیا
اور ان میں لکھے جانے والے ہر حرف کی ترقی کا مطالعہ کرنے کی کوشش کی- سکرپٹ میں اوپر.
نیا عرب- اس کا نتیجہ وقت کے ساتھ لائن کی نرمی کی ترقی پر منحصر ہے-

7- سید محمد الجزائری-

یہ سمجھا جاتا ہے کہ مشک رسم الخط سب سے قدیم ہے، اور اس کے بعد کوفک رسم الخط آیا، یہ اس پر مبنی ہے جو یاسین حامد الصفادی نے
لکھا ہے کہ کوفی رسم الخط مشک رسم الخط کی ترقی تھی، اور یہ کہ دونوں رسم الخط آسان نہیں ہیں- خطاطی کے ماہرین کے علاوہ فرق کرنا-
اس کے بعد انہوں نے اپنے مقالے میں یہ بتانا شروع کیا کہ حجازی رسم الخط میں حروف کی تحریر میں کس طرح ترقی ہوئی اور ان کا جھکاؤ
دائیں طرف ہے اور (لا) لام الف، عربی اور بعض حروف کی تحریر کس طرح حرف مشق سے ہی ہے- حجازی رسم الخط- اور اس کے برعکس نہیں، جس طرح کوفک
رسم الخط کا ظہور ایک نیا فن تھا جسے بعد میں بادشاہوں کے لیے قرآن کا مسودہ تیار کرتے وقت کوفک قرآنی رسم الخط میں شامل کیا گیا-
بعد میں تمام ممالک میں-

- ناجی زین الدین المصرف

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ کوفی رسم الخط قدیم ترین رسم الخط ہے اور حجاز کے عربوں نے عربی رسم الخط اس وقت سیکھا
جب وہ گرمیوں اور سردیوں میں تجارت کرتے تھے) اور انہوں نے یہ رسم الخط اہل حیرہ سے اس کے خالق ابن مرہ سے لیا تھا- اور یہ کہ
قرآن ایک نجومی کے طور پر نازل ہوا تھا، اور یہ کہ استنبول میں ٹاپ کاپی کا قرآن ان قرآنی قرآنوں میں سے ایک ہے جسے ائمہ نے لکھ کر، خلیفہ
عثمان بن عفان نے کوشش کی- عربی رسم الخط کے درمیان تفریق کے تصورات کے بارے میں مغربی مستشرقین کی درجہ بندی
(مشق - حجازی مکی - حجازی مدنی - کوفی قرآن - مشاق اموی - یہ سب کوفک رسم الخط کی چھتری کے نیچے ہیں، اور یہ کہ ان کا فرق صرف
قلم کا استعمال، اور یہ کہ اس کی نشوونما الدولی اور الفراہیدی کی تشکیل سے اس میں جو اضافہ کیا گیا، ان میں سے یہ ہے کہ پہلا
قرآن اموی دور سے تھا جس میں نمبر ایک تہائی اور دو تہائی قلم کا استعمال کیا گیا جس نے کوفک رسم الخط کو نسخ میں منتقل کر دیا پھر اس نے
عباسی اور ایوبی دور کے بعد کے ادوار اور خطاطی کی خوبیوں اور اس کے فن کی ترقی کو بیان کرنا شروع کیا-
دن

لعت اوقاف کی ترقی- بوری

تاریخ میں ہمارے پاس اے والے بہت سے نسخوں میں پائے جانے والے قرآنی ورثے کے مجموعے کا بغور جائزہ لینے سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ وہ سب کے سب اجابات سے عبارت ہیں،، اور اگر اپ کو کوئی ایسی دستاویز ملے جس میں یہ نقطے غائب ہوں- ، یہ اس بات کا ثبوت ہوگا کہ اس نسخے کو ایک حصاظ نے بحال کیا تھا جو اس دستاویز کے مسودے سے تمام ابہام کو دور کرتے ہوئے مکمل طور پر باعلم تھا- زبردستی اور پہلے سے سوچا گیا، یا تو جاہلانہ طور پر یا جان بوجھ کر، تاکہ اس جعلی دستاویز پر زمانہ قدیم کی مہر لگائی جا سکے- دستاویزات کے جو مجموعے ملے ہیں ان کی جامع جانچ کے ذریعے، ہم یہ پائیں گے کہ ان نقطوں کو شامل کرنے کے عمل میں کئی مختلف طریقے ہیں، جو پہلے عمودی (عمودی) نقطوں سے اس وقت تک تیار ہونے جب تک کہ ان نقطوں کو شامل نہیں کیا گیا-

حروف اپنی افقی شکل میں ہیں خاکہ (L) (1)

دیکھیں- ط، تھ اور تا کا نقطہ عمودی طور پرٗ ایک دوسرے کے اوپر آتا تھا، لیکن بعد میں یہ افقی طور پر آنے لگا- یہاں ایک مثال ہے:

سکیم (L - 1)

استنبول قرآنٗ کے اجم پر نقطے لگانے کا پرُانا طریقہ نوٹ کریں، جسے میں عمودی نقطوں کا نام دیتا ہوں-

سکیم ()2(- L)
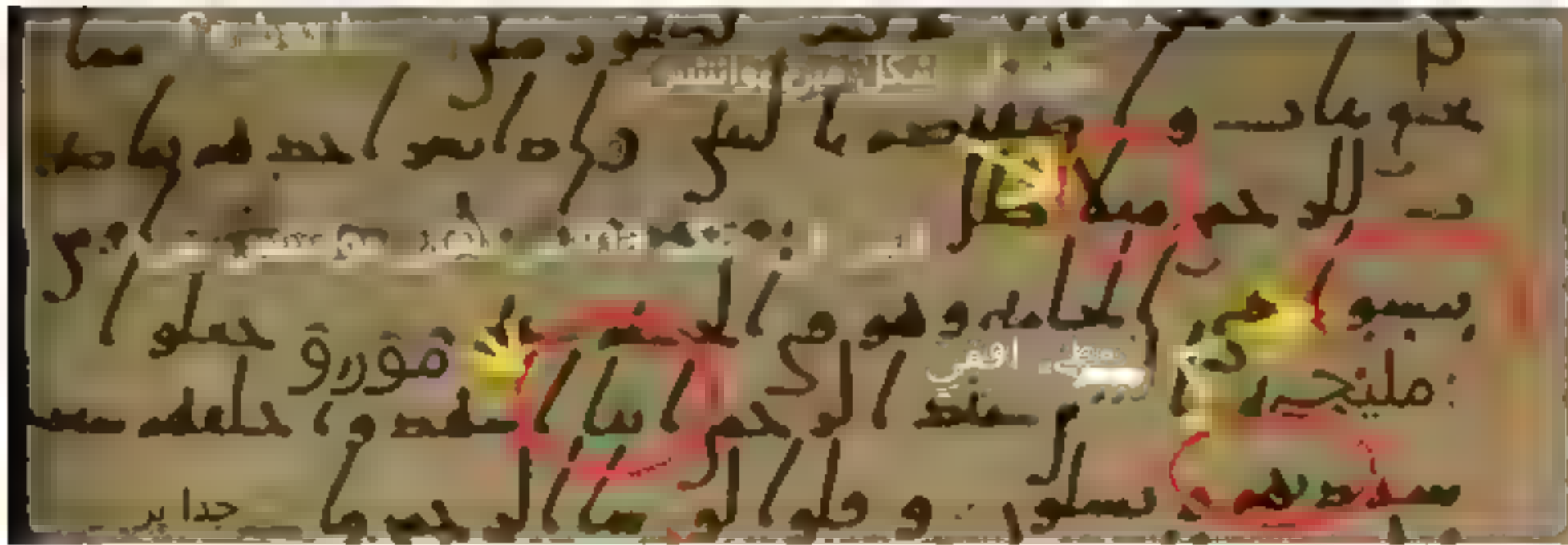
حجاری رسم الخط میں نقطے کی نشوونما اور اس دستاویز میں اعجاز کے انداز میں،اس کے دوغلے پن کو نوٹ کریں-

حرف Thaa کبھی عمودی انداز میں لکھا جاتا ہے اور کبھی نقطوں کے مثلث میں

لفظ (یاشوا) میں افقی حرف شں کی غیر مناسبت کو نوٹ کریں، جو ایک فرق کے ساتھ کوفک رسم الخط سے مطابقت رکھتا ہے، وہ یہ ہے کہ نقطے خط کے دانتوں سے زیادہ دور ہیں-

واضح طور پر،

لفظ شھدھم میں ثا پوائنٹسّ افقی ہو گئے ہیں)

یہ کوفی رسم الخط کی نقل کرنے کی ایک کوشش ہے اور اسے حجازی رسم الخط کے انداز میں لکھا گیا ہے جس کو بحال کرنے والے نے الف المقصوری میں لفظ (علی) اور حرف کی کروٹ کو زبردستی ہٹا دیا ہے۔ قاف اور نون لفظ کے آخر میں واضح طور پر بائیں طرف، لفظ کے شروع میں الف کے مختصر مائل کے ساتھ۔ غائب ہونے کی حد تک۔

سکیم)5(- ا برمنگھم مخطوطہ

ڈکشن کے واضح نکات پر توجہ دینے کی کوشش کریں (سرخ رنگ میں) - جس طرح سے حرف قاف لکھا جاتا ہے اور اس کا جملے میں بائیں طرف جھکاؤ (ان میں سے جو تخلیق کیے گئے تھے)- عمودی لکیر کی شکل میں حرف الف کا نزول، بغیر کسی مہدی کے، دائیں جانب ہلتا ہے، اور حرف نون کا آغاز بائیں جانب سبز رنگ کا ہے۔ یہ دستاویز سب سے اہم دستاویزات میں سے ایک ہے جسے برمنگھم دستاویز کہا جاتا ہے، اور کہا گیا ہے کہ انہوں نے اسے کاربن تجربے کے لیے پیش کیا اور اس کی عمر کا تخمینہ 1375 سال لگایا، اور یہ حجازی رسم الخط میں لکھا گیا ہے۔

لفظ میں ایک مثلث کی شکل میں حرف Tha'a کے anagrams کو نوٹ کریں (وہ نقطہ کی) اور جس طرح سے "الا" کو مقصورہ میں اسی خصائص کے ساتھ اسی سابقہ دستاویز سے لکھا گیا ہے۔

حجازی

صنعاء کی دستاویز میں جس طرح سے خط یوں لکھا گیا ہے اس کی جانچ پڑتال کریں جس میں مرئی لکیر اور پوشیدہ لکیر کے درمیان یہ خط انفراریڈ روشنی میں ظاہر ہونے کے بعد آیا ہے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ ایک آثار قدیمہ کی دستاویز ہے- تسلیم کیا جاتا ہے اور جو صنعاء کی عظیم الشان مسجد میں پایا گیا تھا اور مستشرقین نے جو کاربن تجربہ کیا تھا اور ان کے اس دعوے کی بنیاد پر کہ یہ 1375 سال پہلے کا ہے، آپ کو معلوم ہو گا کہ اس نے لکھا تھا- ایک کیلیگرافر جس نے اس میں چھپے ہوئے اسکرپٹ کو لکھنے کے طریقے سے زیادہ پرانے تحریری طریقہ سے اسے بحال کیا. اور یہ عجیب بات ہے!! یہ عجیب سوال پوچھتا ہے!! کیونکہ میں اس دستاویز کے ظاہری رسم الخط پر غور کروں گا اور اس پر چھپے ہوئے متن کے ساتھ اس کا موازنہ رونیتا ستون کے طور پر کروں گا، جو پرانے کوفک رسم الخط کی ترقی اور نئے حجازی رسم الخط میں اس کی ترقی کے سلسلے کی تصدیق کرے گا، خاص طور پر اس کے بعد جب مجھے توسیع شدہ الف کے ساتھ لفظ (حطہ) کا ہونا، جو کہ قدیم کوفک رسم الخط کے ساتھ بنائے گئے فونٹ میں لکھا جاتا ہے، لیکن میں یہ جان کر حیران رہ گیا کہ چھپی ہوئی عبارت میں حرف "نون" لکھنے کا طریقہ کیا ہے- ، یعنی، سب سے قدیم) کو دستاویز کے مرئی اسکرپٹ میں اس خط کو لکھنے کے طریقہ سے ایک نئے انداز میں وضع کیا گیا تھا (یعنی، سب سے حالیہ. خط "نون" کے نمایاں طور پر بائیں جانب جھکائے جانے کی وجہ سے یہ ظاہری رسم الخط میں لکھا گیا تھا، جو کہ پرانے کوفک رسم الخط میں لکھا گیا تھا، یعنی کسی بھی طرح کی برجھی اس بنیاد پر آثار قدیمہ کے دستاویزات کو جانچنے کے نظام میں اور عربی رسم الخط کی ترقی کی بنیاد پر- صنعاء کی دستاویز جس میں چھپی ہوئی عبارت 80 تا 120 ہجری کی ہے (ایک اسماء کے ساتھ) اس سے ظاہری رسم الخط میں بحالی کے عمل کا تعلق ہے میرا خیال ہے کہ یہ تیسرے میں واقع ہوا ہے- صدی ہجری میں "حم" اور "تا" کے حروف کو واضح طور پر لکھنے کی وجہ سے دیکھیں کہ "بد" اور "یے حیائی" کے الفاظ کس طرح لکھے گئے ہیں (اسکیم (ا)) اور یہ کہ پوشیدہ یا ظاہر دونوں رسم الخط- اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ اسنبول قرآن لکھنے کے طریقے سے زیادہ جدید ہے- میں یہ بھی مانتا ہوں کہ مجموعی طور پر یہ دستاویز ایک جعلسازی ہے جس کا مقصد کوفک رسم الخط پر حجازی رسم الخط کی قدیمی ثابت کرنا ہے اور ان کی مبینہ رائے کے مطابق قرآن کے پرانے نصوص کا اس کے جدید نصوص سے فرق ہے- اور اسے نزول کے وقت کے مبینہ کاربن تجربے کے ساتھ جوڑنا اور ائمہ کے قرآن کی تلاش میں لوگوں کو گمراہ کرنا اور ان کے خطوط کی شکل کے طریقے یا یہ کہ ظاہری رسم الخط کو وضع کرنے والے خطاط نے اسے قدیم رسم الخط کے طریقے سے لکھا- اس کے لیے اور یہ کہ اس نے اسے اپنے عہد کے خطوط کے لکھنے کے انداز میں وضع نہیں کیا جیسا کہ بہت سے بحالی کرنے والے کرتے ہیں جنہوں نے جان بوجھ کر قرآنی آثار قدیمہ کی دستاویزات کی بحالی کے دوران نقاطی نکات کو ہٹا دیا جس کے نتیجے میں کچھ خطوط کی نشوونما میں سنگین غلطیاں پیدا ہوئیں، اور یہ واضح ہو گیا کہ یہ دستاویز کاربن کے اس مبینہ تجربے سے طے شدہ وقت پر بالکل بھی نہیں ہے، یہ جانتے ہوئے کہ یہ تجربہ صرف پارچمنٹ پر کام کرتا ہے- تاشقند نسخہ جو آج قاہرہ میں موجود ہے اور کوفک رسم الخط میں ہے، ہم اس میں دیکھتے ہیں کہ قاف نقطے کا الحاق حجازی رسم الخط کے ساتھ یمن کے قرآنی رسم الخط سے مطابقت رکھتا ہے، جو کہ ایک نقطے کے طور پر آتا ہے- حرف کے نیچے اور اس سے بالکل ملحق ہے، جبکہ (F) ذات حرف کے اوپر سے آتا ہے، اور یہ حجازی رسم الخط سے مطابقت رکھتا ہے، یعنی قرآن میں صرف ایک فرق ہے، وہ یہ ہے کہ قاف کی دم جھکی ہوئی ہے- حجازی رسم الخط میں بائیں طرف (پچھلے صفحہ پر خاکہ نمبر 5-I دیکھیں)، اور لفظ کے آخر میں حرف (Qāf) حرف (Ā) کی طرح نیچے آتا ہے یا بعض اوقات سرکلر میں کھینچا جاتا ہے- شکل جیسا کہ خاکہ میں بنایا گیا ہے - (T) جہاں تک حرف (الف) کا تعلق ہے، اس کے الف کا آغاز واضح طور پر اس شکل میں دائیں طرف (A) سے شروع ہوتا ہے- یہ، اور اس جھکو کو حجازی رسم الخط اور عام طور پر ہے رسم الخط میں غائب ہونے کے مقام تک مختصر کر دیا گیا ہے (- 1)، مسلک حجازی رسم الخط کو دیکھنے کی کوشش کریں (اوپر چارٹ نمبر - اور اس کا موازنہ کریں- صنعاء کی دستاویز کے مرئی اور پوشیدہ متن میں پائے جانے والے حرف)الف(کے ساتھ چھپے((5) - T) ہوئے متن کے ساتھ . یا اس کا استنبول قرآن سے موازنہ کریں، یا اس کی تصدیق کے لیے آپ اسے انٹرنیٹ پر تلاش کریں- اب کے لیے بھی، حرف (Nun) (Z) لکھنے کا طریقہ پہلے حرف (Zaın) سے ملتا جلتا تھا، پھر اسے لکھنے کا طریقہ پہلے اس شکل (N) میں بائیں طرف جھک گیا- اوپر دیے گئے خاکہ نمبر)5(- T کو دیکھیں، جیسا کہ اس شکل میں صنعاء کی دستاویز کے چھپے ہوئے متن میں صرف چھپے ہوئے متن کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے- پھر یہ مزید ترقی کرتا گیا اور آخر میں بائیں اور اوپر کی طرف جھک گیا- ن) یعنی جیسا کہ ہم آج لکھتے ہیں اس کے اتفاق کے باوجود دونوں رسم الخط میں جھکو کچھ دستاویزات میں پایا جاتا ہے، لیکن جدید اور نرم حجازی رسم الخط، جو یمن کی جامع مسجد میں پایا جاتا ہے، اس کا طریقہ بتاتا ہے- اس خط کی ترتیب اور ترقی ایک نمایاں اور الگ انداز میں تحریر کے فن کی ترقی کے ساتھ موافق ہے- ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ حروف کی لغت کے طریقہ کار میں عمودی لغت کے نکات کس طرح تیار ہوئے ہیں اور افقی اوقاف میں ترقی کرتے ہیں ('tā اور 'yā) کی تعریف کے تعارف کے صفحہ 38 کے فوٹ نوٹ نمبر 14 میں بتایا گیا ہے- تنظیم اسلامی کانفرنس 2007 کی طرف سے استنبول قرآن کہ سورۃ البقرہ کی آخری آیت میں ایک جملہ آیا ہے-

وہ کہتی ہیں، "فسربا الا." یعنی مختصر الف کے بجائے یہ ایک مبہم اور غلط دعوی ہے جو اس باب کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ لوگوں کے سامنے قراں کی پیشکش میں شفافیت کی کمی ہے- جانیے ہیں کہ اسے اس طرح اور ضمنی حاشیہ کی صورت میں کیوں پیش کیا گیا، اور اس پر کوئی خاص روشنی نہیں ڈالی گئی، جیسا کہ پورے قرآن، یعنی شروع سے آخر تک، الفاظ (پر، جب تک، منی، اور جب، اور اوپر، اور پہلے) کو حرف حرف میں لکھا جاتا ہے، اور ان میں سے بعض کو مختصر کیا جاتا ہے، جیسا کہ اس قران کے بعض صفحات کو بعد کے ادوار میں بحال کیا گیا ہے- تاہم اس کتاب کے آخر میں اور صفحہ نمبر 86 پر جو نوٹ انگریزی میں لکھے گئے تھے ان سے اس مشاہدے کی تصدیق ہوئی اور انگریز مبصر نے کہا کہ یہ الفاظ اس قران میں ہمیشہ مد میں مذکور ہیں- ('tha اور shin)، وہ کوفک رسم الخط میں شروع ہونے والے تکونی نقطے کی شکل میں نہیں تھے، بلکہ حرف (شین) پر ایک ہی افقی شکل میں تین نقطے تھے اور حرف تھا' پر ایک طول بلد، اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ ط اور ی کے حروف عمودی تھے نہ کہ افقی طور پر حروف کے (thaa) کو پہلے سے طول بلد نقطوں میں تبدیل کیا گیا اور پھر نقطوں کی تکونی شکل میں یا نمبر اٹھ کی شکل میں بالکل اسی طرح جیسے آج ہم اسے کسی دستاویز سے لفظ (فحشا) میں لکھتے ہیں؟ ثناء چھپے ہوئے متن کے ساتھ-

---
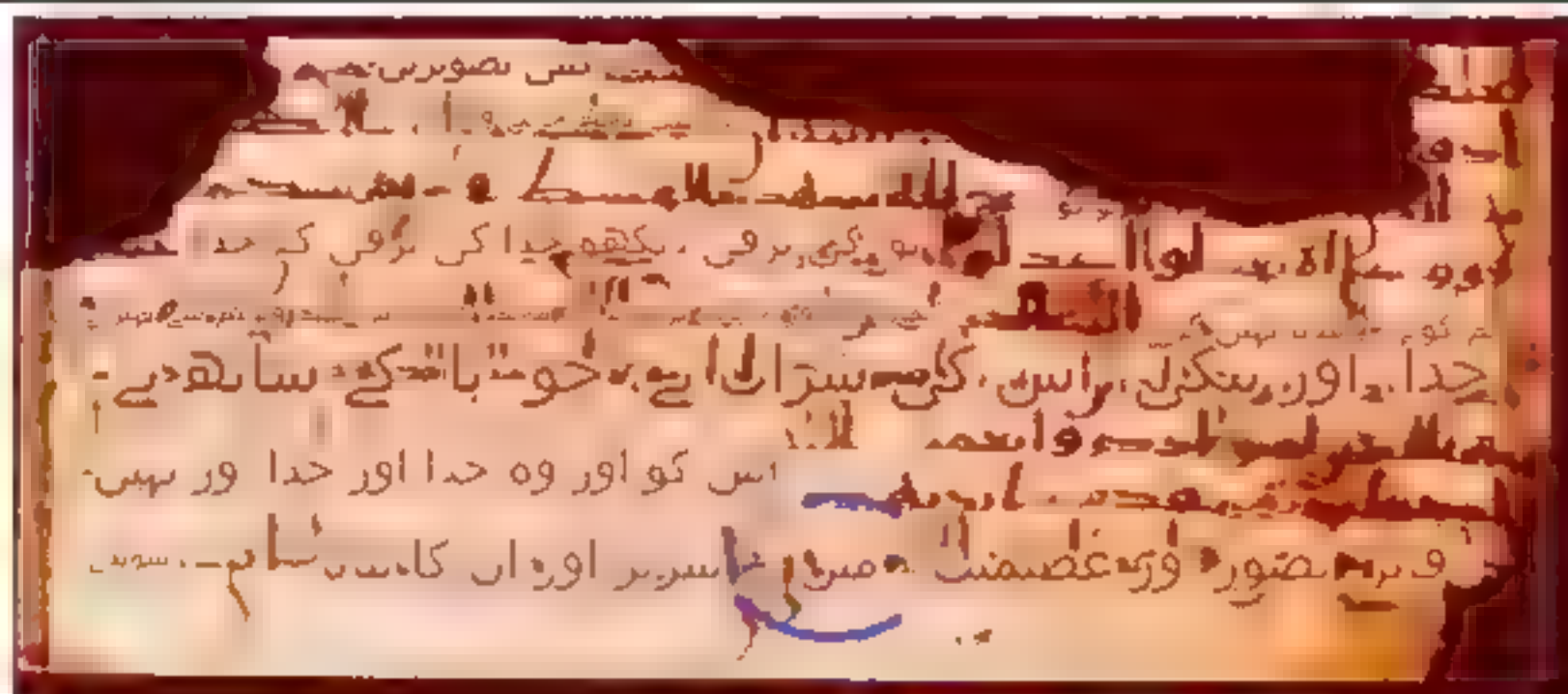
حاکہ S1 حجاری

رسم الخط میں نقطوں کی شکل کی برقی آخری سطر سے لفظ (صاق) میں نقطوں کی مثلث کی شکل میں اور حرف (ط) کے کبھی کبھار نقطوں کو نوٹ کریں-

استنبول قرآن اور اس قرآن کے زیادہ تر صفحات پر اور یہاں تک کہ لکھنے کا طریقہ (الا اور حطہ) یعنی سیاہی میں بحال شدہ صفحات کے علاوہ، سطر 12 سے لفظ "علیہ" میں حرف "ی" پر طولانی حرفی نقطوں کو دیکھیں-

چارٹ S-3
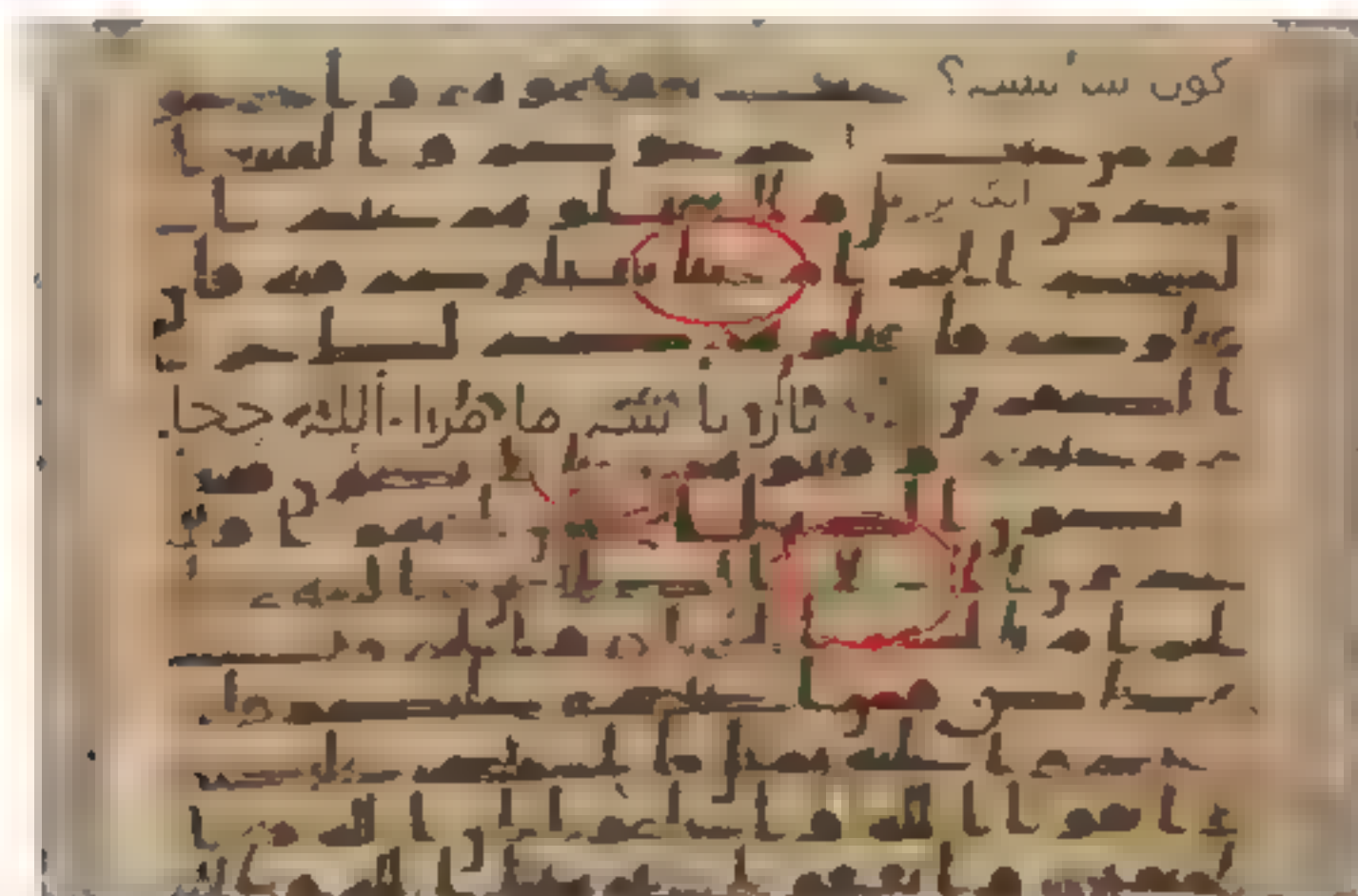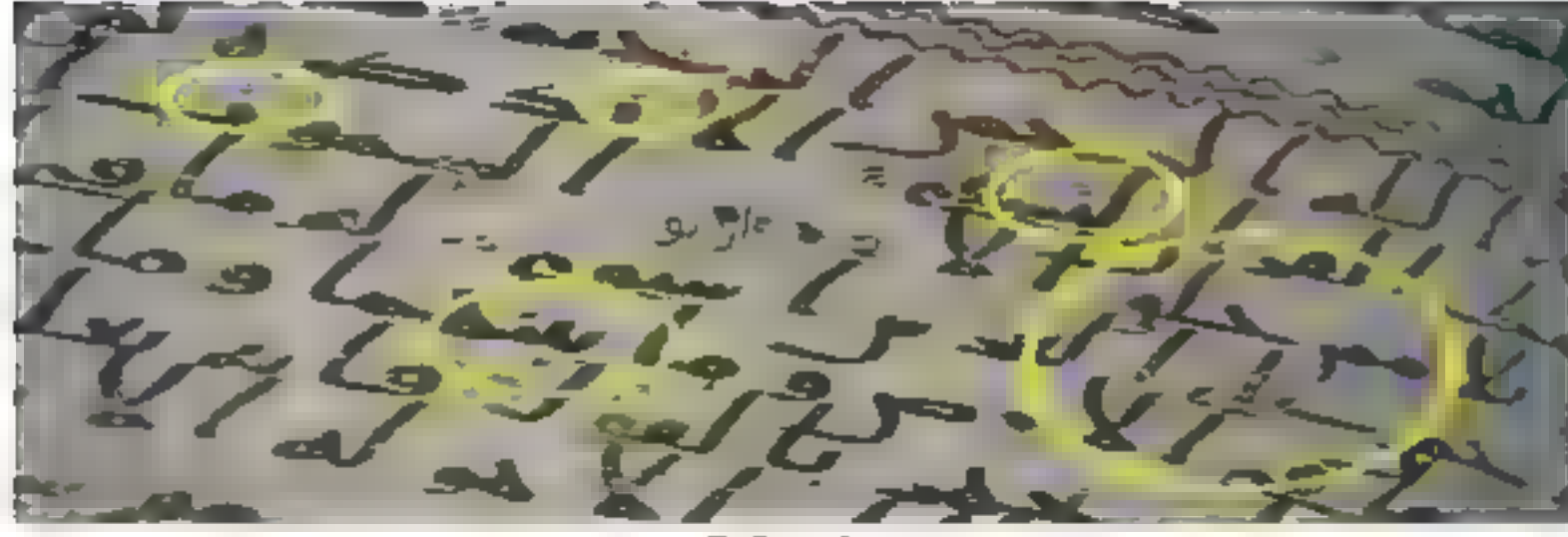
یہ برمنگھم کا مخطوطہ ہے جو آج برطانیہ میں ہے انہوں نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے اس پر کاربن کاپیٰ کا معائنہ کیا اور کہا کہ یہ 1375 سال پرانا ہے اور یہ لنک ایک مکمل رپورٹ میں اس کے بارے میں بتاتا ہے۔

https://www.youtube.com/watch?v=SsdZaRMx18A#t=50 018

یہ حجازی رسٰم الخط سے ہےٰ، جس کی تصدیق کی گئی ہے، اور جرمن پروفیسر کی رپورٹوں کے مطابق، اسے سورت (طہٰ) کے شروع میں کوفی رسم الخط کے اوپر رکھا گیا ہے، جس طرح خط (واف)) لفظ (خلق) کے آخر میں لکھا جاتا ہے، دم کا بائیں طرف جھکاو اور لفظ (علی) کی ظاہری شکل مختصر میں نہ کہ طویل میں۔
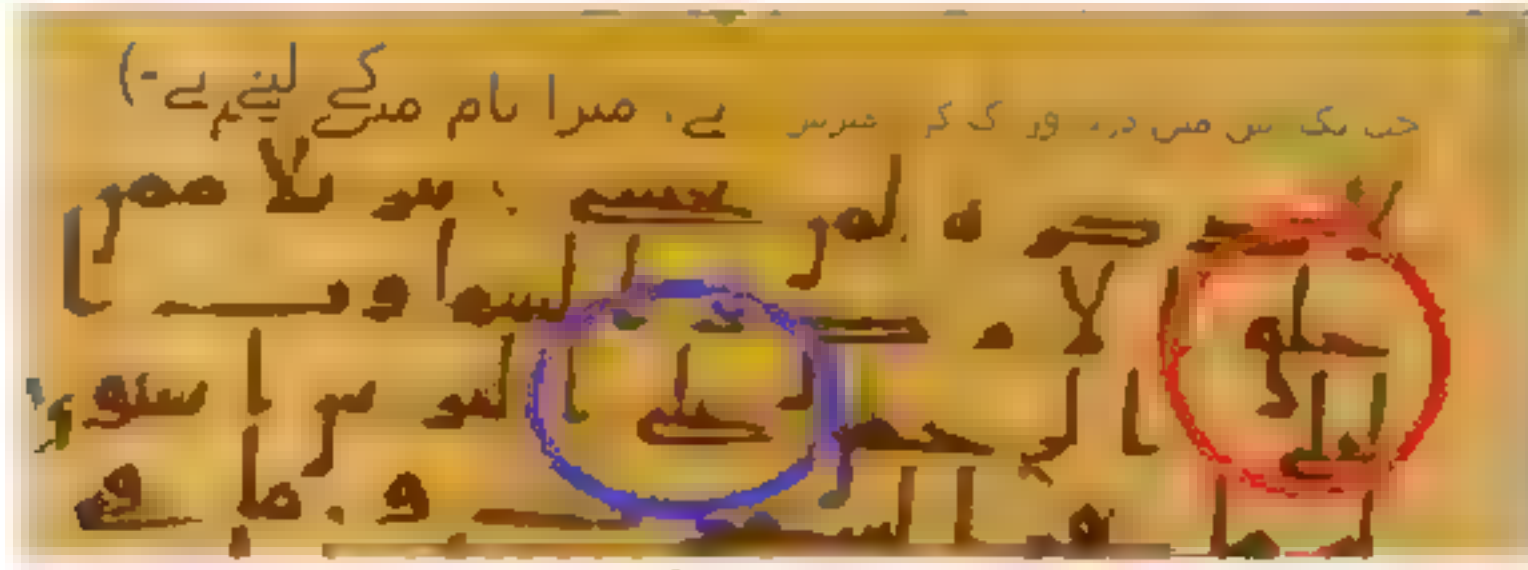
سورۃ طہ کی ابتداء کا موازنہ قرآن سے کرتے ہوئے حرف

(ق) اور مختصر میں لفظ (الا) کو دیکھیں- خط (Nun) اور حرف (Alif) کی دائیں طرف کی تبدیلی پر غور کریں، جو اسسول قرآن کے مقابلے میں تھوڑا چھوٹا ہونا شروع ہوتا ہے۔
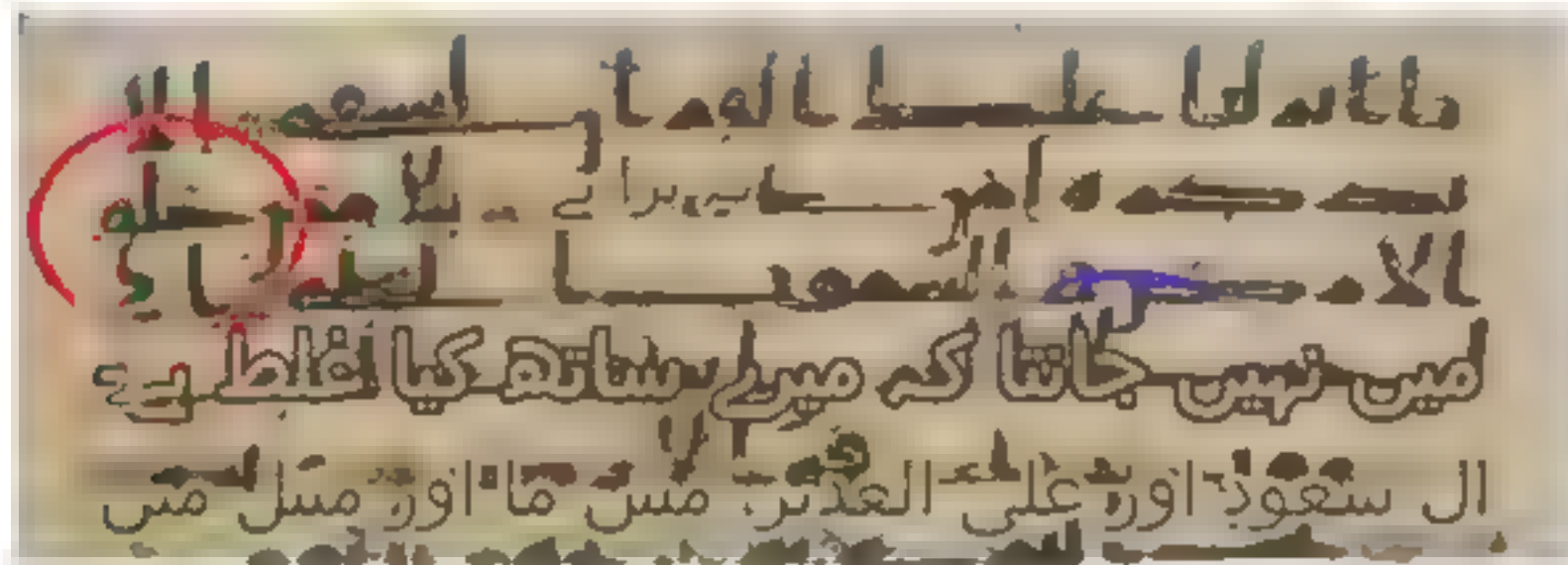
سورہ طہ کے آغاز کا اسسول قرآن سے موازنہ کرنا اور لفظ (قرآن) میں نقطے (ق) کے نیچے (ق) سے اور حرف (الف) کے جھکاؤ کی مماثلت اس سے چھپے ہوئے مس کے ساتھ- مخفی مس کے ساتھ صنعاء کی دستاویز دیکھیں کہ حرف (ق) کو حرف (الف) کی شکل میں بائیں طرف جھکائے بغیر اور لفظ (اولا) میں کس طرح لکھا گیا ہے۔

سکیم (۷)
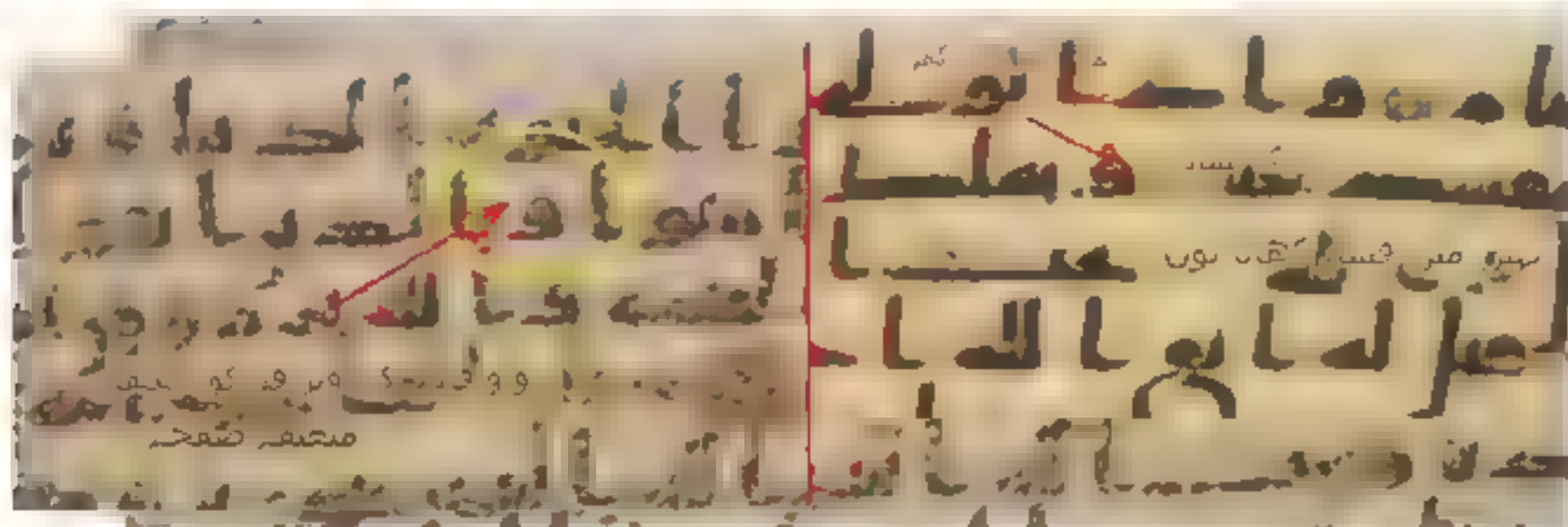
یہ استنبول قرآن کے دو چہروں والی تصویر ہے (ق) کو لفظ میں گول شکل میں دیکھیں تصویر دائیں طرف سے ہے-

اور نمی کی وجہ سے مخالف صفحہ کی تشکیل کا تاثر

یہاں منسلک خاکہ (T) میں، ہم نے دیکھا کہ دائیں طرف کی تصویر پر لفظ (اس میں) کے بعد ہلکا سا سرخ نقطہ ہے- یہ ایک دھبا کی طرح ہے، لیکن صفحہ پر اس کے بالکل مخالف اور اسی لفظ کے ساتھ اور الٹی شکل میں ہم نے واؤ پر فتہ کا نقطہ پایا، جو اس جملے میں آیا (وہ مائے) اور وہ بن گیا- ہمارے لیے واضح ہے کہ صفحہ اول پر موجود وہ دھبا کچھ نہیں بلکہ صفحہ پر اس فتوی کا ایک تاثر ہے جو کہ اس کے مخالف صفحہ پر دھندلے انداز میں چھپا ہوا تھا، جس میں سیاہ حروف متاثر نہیں ہوئے تھے- بالکل اس مخصوص صفحہ پر (یاد رہے کہ اس قرآن کے بہت سے صفحات ہیں جن میں اس کے مخالف صفحہ پر تمام سیاہ حروف چھپے ہوئے ہیں، یہ تاثر اکثر حروف پر آتا ہے) کہ یہ کچھ الفاظ کا ایک نیا مطالعہ ہے جو ہمیں متعلقہ صفحات سے ان کے تاثرات کے بارے میں سوال کرنے، غور کرنے اور دریافت کرنے کی دعوت دیتا ہے: یہ اس بات کی تصدیق کرتا ہے- سیاہ نقاط کا تعارف اور حروف کی ڈرائنگ کے ساتھ ان کا اتفاق- قرآن کے حروف کو الگ الگ لکھنے کے لیے بعد میں جو سرخ نقاط کے نکات شامل کیے گئے تھے، اگر اس میں اجماع کے نکات بھی الگ سے شامل کیے جاتے تو وہ دوسرے صفحات پر الگ چھاپے جاتے- اس کے ساتھ ساتھ- یہ تمام ارتھوگرافک اشارے اس بات کی نشاندہی اور تصدیق کرتے ہیں کہ استنبول قرآن کے اس نسخے میں موجود کوفک رسم الخط حجازی رسم الخط میں سب سے قدیم قرآن ہے جو یمن کی جامع مسجد میں پایا گیا تھا، اور یہ کہ پہلا قرآن جو کہ مبشر کے زمانے میں لکھا گیا تھا، جیسا کہ ہم تفصیل سے دکھائیں گے، حجازی رسم الخط وہی ہے جو اس کی ترقی کے دوران اس میں کچھ ترمیم کی گئی تھی- اس کے تیز اور درست زاویے تھے، یعنی یہ ایک گرافک رسم الخط ہے جو عربی رسم الخط کی نشوونما اور حروف کی ڈرائنگ کو بیان کرتا ہے، میں ان معاملات پر کسی ایسے شخص سے بات نہیں کر سکتا جو حروف کی بنیاد کے طور پر نہیں دیکھتا- تو میں انہیں ان کے درمیان فرق دکھا سکتا ہوں-
اب میں آپ کے سامنے اس کتاب کا مختصر خلاصہ پیش کرتا ہوں جو کوفک عربی رسم الخط کی تاریخ (تحریر نگاری) کی کتاب میں درج ہیں، تاکہ آپ کو یہ سمجھا جا سکے کہ عربوں میں تحریر کی ترقی کیسے ہوئی-

---

کتاب کا مختصر خلاصہ عربی خطاطی کی تاریخ (تحریر)، 2008ء

تاریخ کی کتابوں میں عربی خطاطی کے آغاز کے بارے میں تین مختلف آراء بیان کی گئی ہیں، پہلا نظریہ یہ ہے کہ عربی خطاطی کا آغاز یمن میں قدیم عربی رسم الخط سے ہوا جسے مسند رسم الخط کے نام سے جانا جاتا ہے- ممکن نہیں ہے (کیونکہ دونوں رسم الخط یکسر مختلف ہیں) مسند رسم الخط کے درج ذیل خاکہ کو دیکھیں:

خاکہ نمبر 4 پرانی عربی خطاطی "مسند رسم الخط"

جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں، قدیم یمنی عربی رسم الخط (مسند) قرآن میں استعمال ہونے والے عربی رسم الخط سے مشابہت نہیں رکھتا یا جس طرح سے آج عربی زبان لکھی جاتی ہے، یہ دراصل ایک غیر معمولہ اور الگ رسم الخط ہے- حروف قدیم فونیشین یا یونانی رسم الخط سے مشابہت رکھتے ہیں یہ کہنا قابل مذمت اور عجیب ہے کہ وہ عربی رسم الخط جس میں قرآن لکھا گیا تھا-

اس خطاطی کی خاکہ نگاری سے اس خطاطی کے ارتقاء کے بعد، میں پہلے نظریہ کو ان نظریات کے گروپ سے بالکل خارج کرتا ہوں جو اس کی بنیاد پر عربی خطاطی کی ترقی کے طریقوں کی وضاحت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لائن

لیکن اس رسم الخط کا امتیاز اور فرق بعض احادیث کے وقوع کی تصدیق کرتا ہے جن میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ عربوں کے قدیم رسم الخط میں نقاط شامل نہیں تھے اور ان کے حروف متواتر اور غیر مربوط تھے۔

بغیر نقطوں کے عربی حروف:

درحقیقت بعض شمالی عربوں خصوصاً غسانیوں کی طرف سے مسلسل رسم الخط اختیار کیے گئے تھے اور وہ درحقیقت اوقاف سے خالی تھے، لیکن وہ یمنی رسم الخط سے تیار نہیں ہوئے، یعنی مسند رسم الخط سے جس کا ذکر ہم نے پچھلی مثال میں کیا تھا، بلکہ وہ کئی ارامی، سریانی، لحیانی اور ثمودی رسم الخط کا مرکب تھے، یہ سب قرآن کے ظہور کے بعد معدوم ہو گئے تھے، ایک- دوسرے کے بعد دوسرا نظریہ یہ کہتا ہے کہ عربی رسم الخط سریانی رسم الخط کی ترقی اور آرامی رسم الخط کے ساتھ ضم ہونے سے آیا جس کے نتیجے میں اس دعوے کی تصدیق عمرو القیس کے نوشتہ جات سے ہوتی ہے- ام الجمل کا نوشتہ، جو صرف لیونٹ میں پایا جاتا تھا، غیر منقطہ نباطی رسم الخط کے استعمال سے، جس کا انتسار بدویوں کے پاس جاتا ہے- حوران میں، جسے دریائے غسان کے بعد (غسانی) کہا جاتا ہے، اور جنہوں نے سال (450) قبل مسیح میں مارب ڈیم کے ٹوٹنے کے بعد ملک یمن سے ہجرت کی تھی، اس لیے انہوں نے اپنے زیادہ تر تحریری خطوط ارامی زبان سے لیے- اس سے قدیم عبرانی رسم الخط بھی تیار ہوا، اور انہوں نے اسریانی رسم الخط کے کچھ حروف کو بھی اپنایا، اور اس کو 169 قبل مسیح میں اس خطے (نابابانی بادشاہت) کے حوالے سے کہا۔
لیکن آپ کو اس میں ایک بھی قرآن لکھا ہوا نہیں ملے گا، یا یمنی اس رسم الخط میں لکھا ہوا کوئی قدیم نسخہ ابھی تک نہیں ملا ہے- دیکھو چارٹ نمبر 6 کے لیے-

.	+	6	آئِل	•	٨	[illegible]	ل
•	[illegible]	ڈاکٹر	ب	-	[illegible]	[illegible]	م
	ٓ	[illegible]	س	•	[illegible]	[illegible]	ن
	4	[illegible]	ﷺ	•	[illegible]	[illegible]	
•	[illegible]	[illegible]	ہ	•	٥	[illegible]	ع
-	◻	[illegible]	و	•	[illegible]	[illegible]	ف
•	س	۱	جی	•	٢	[illegible]	ص
•	ای	[illegible]	ح	•	بی	[illegible]	سوال
•	[illegible]	٨	میں	•	4	[illegible]	ر
	[illegible]	[illegible]	Y	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]
•	[illegible]	ב	کے	•	[illegible]	جی ہاں	ث

عربی حروف کے مقابلے میں آرامی اور نباتی حروف - چارٹ 6

یہ نباتی خطوط صرف جنوبی لیونٹ میں غسانیوں کے ذریعہ استعمال کیے گئے تھے، اور ہم عمروٗ القیس کا وہ نوشتہ پڑھ سکتے ہیں جو ان سے جبل العرب میں ملا تھا اسکیم نمبر 7 میں تصویر (2) کے بعد۔

پر 1979 کا خط، علی بن کری جگہ کی

بادسات اس مرحل تک نہیں پہنچی تھی، سال 6993

پیکر (2) نمرہ
نوشتہ

اسکیم نمبر 7 شاہ عمرو القیس کے مقبرے کا نوشتہ جو لوشت 223 کے بصرہ کیلنڈر سے متعلق ہے، جو 320 عیسوی سے مطابقت رکھتا ہے، ایک کرسیو

رسم الخط میں لکھا گیا ہے، اوقاف نہیں، اور آرامی اور سریانی کے درمیان ایک ہائبرڈ کہلاتا ہے- (Nabataean) رسم الخط-

میں نے نمرہ نوشتہ کے خطوط کو توڑ دیا، جو نباتین حروف میں لکھے گئے تھے، اور اس کے حروف کا
موازنہ اسوری (Syriac) اور آرامی حروف سے کیا-

مجھ پر یہ واضح ہو گیا کہ یہ 12 حروف (b c doz ta y m n a f r) آرامی نژاد ہیں جو کہ قدیم ترین رسم الخط ہے-
سریانی اسوری رسم الخط- جیسا کہ مندرجہ ذیل پانچ حروف کا تعلق ہے (HKLQ) وہ اسوری حروف ہیں، اور میں ان کی اصل کے بارے میں الجھن میں ہوں-
باقی گیارہ حروف اس متن سے غائب ہیں اور ان کے لکھے جانے کے طریقے اور اس علاقے کے حروف تہجی کے مقابلے میں ان کی اصلیت-
جیسا کہ ہم دیکھ سکتے ہیں، یہ ہائبرڈ حروف، جو ارامی اور سریانی رسم الخط کو لوٹ میں ایک ساتھ ملانے سے لیے گئے تھے-
یہ نقطے والا نہیں ہے، اور یہ اس مخصوص علاقے میں عربی خطاطی کی ترقی کے سلسلے کا حصہ ہے، اور قرآن لکھنے میں اس کا کبھی خیال نہیں رکھا گیا تھا-
قرآن کے رسم الخط کو لکھنے اور ترتیب دینے کے طریقے میں بہت سے دوسرے حروف کی عدم موجودگی کی وجہ سے-

ام الجمل نوشتہ، 520 عیسوی، نباطین-سیری-آرامی رسم الخط میں- یہ شمالی اردن میں پایا گیا تھا-

آرامی رسم الخط میں S، H، Y اور W کے حروف کو نوٹ کرنے کی کوشش کریں-

جہاں تک حروف دال، جم، میم، کاف، ط، مربوطہ اور کا کا تعلق ہے، یہ سب سریانی رسم الخط میں ہیں-

سکیم 8

باباطین رسم الخط میں لکھا ہوا ایک اور نوشتہ کجھ دوسرے حروف کو ظاہر کرتا ہے جو ہمرہ اور
ام الجمل نوشتہ سے غائب ہیں اور قرآنی عربی رسمُ الحط سے میل نہیں کھاتے ہیں۔

مجھے یہ عبارت ملی ہے جو جدید عربی سے مشابہت کے ساتھ اسوری اور ارامی حروف کے حروف sin، shin اور sad کے درمیاں فرق کو واضح کرتی ہے۔ حیراں کن سوال یہ تھا کہ باقی عربی حروف کہاں سے آئے؟ یہاں ہم تیسرا نظریہ شامل کرتے ہیں، جو ترقی کے اس عمل کی تردید کرتا ہے اور اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ یہ ایک ایجاد اور اختراع تھی، اور یہ کہ یہ ایک حکم تھا۔ اسے اہل انبار (الحیرہ) کے تیں لوگوں نے جان بوجھ کر بنایا تھا، جسے آج (کوفہ) کہا جاتا ہے، اور بعض روایتوں کے مطابق یہ (سریانی) رسم الخط سے مشابہت سے تھا تو میں نے سوچا کہ اس سے کیا مراد ہے۔ ان کی گفتگو اسوری سریانی رسم الخط تھی، اور یہ کہ انہوں نے اس کی اختراع کے آغاز سے ہی اس پر لغت کے نکات رکھے ہیں، ان میں سے کچھ احادیث یہ ہیں..
میں نے یہ موضوع ذکر کیا ہے: ہم
سے عباس بن ہشام بن محمد بن السائب الکلبی نے اپنے والد سے، اپنے دادا کی سند سے اور الشرقی بن القطامی کی سند سے بیان کیا، انہوں نے کہا: ' بعع میں طئی کے تیں افراد یعنی مرمیر بن مرہ، اسلم بن سدرہ، اور عامر بن جدرہ، اکٹھے ہوئے، اور انہوں نے رسم الخط تیار کیا ور عربی ہجے کو سریانی ہجے کے مقابلے میں بایا۔ انبار کے کچھ لوگوں نے ان سے سیکھا، پھر حیرہ والوں نے اہل انبار سے سیکھا۔ جہاں تک مارمر کا تعلق ہے، اس نے تصویریں ڈالیں، جیسا کہ سلم کے لیے، اس نے الگ اور جوڑ دیا اور جہاں تک عامر کا تعلق ہے، اس نے فارسیوں کو ڈالا۔ اہل الحقن سے پوچھا گیا آپ نے عربی کس سے لی؟ انہوں نے کہا اہل انبار سے۔ (1)

---

1 حیرہ کے یوگ بعد میں کوفہ کے لوگ تھے۔ لغب میں حروف کو بمطوب (کھ، گ، د، ش وغیرہ) پر رکھیا ہے۔

شامی اسوری حروف تہجی کا چارٹ 5

جیسا کہ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ یہ آشوری رسم الخط جس طرح سے تیار کیے گئے ہیں وہ جدید عربی رسم الخط سے مختلف ہیں، حالانکہ ان کے درمیاں کچھ مشترک حروف موجود ہیں، تاہم یہ اسی طرح کے حروف ہیں جو اس اسوری رسم الخط سے منسلک ہوتے ہیں۔ قدیم آرامی رسم الخط کے ساتھ ملا کر ہمارے لیے نبطی رسم الخط تیار کیا، جس کا ہم نے نظریہ نمبر (6) میں ذکر کیا ہے اور ہم نے اسے النمرہ اور ام الجمل کے نوشتہ میں دکھایا ہے۔ اس وقت ہم پر یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ عربی حروف کی تعداد 28 تک مکمل کرنے والے کچھ حروف موجود نہیں تھے،

لہٰذا ہم ان کی کثرت کے باوجود روایات کی غلط فہمی میں مبتلا تھے۔ ان احادیث کی ترتیب کی چھان بین کریں جس نے ہمیں عصر کے لوگوں میں عربی خطاطی کی ایجاد کا طریقہ ایک نئے جدلیاتی انداز میں بیان کیا ہے جس کا مقصد ان چھپے ہوئے معانی کو ظاہر کرنا ہے جو غیر متصل حدیث راویوں کی فنی غلطیوں کے پیچھے پوشیدہ ہیں، چنانچہ انہوں نے ہمیں ایک بادل کے اندر معاملے کی حقیقت بتا دی۔

دھند سے ہمیں یہ بتانے کے لیے ابہام ہے کہ اس جملے (Synac Spelling) کا مطلب آشوری حروف نہیں ہے، بلکہ اس کا مطلب دوسرے شامی لوگ ہیں جو ،سی علاقے میں رہتے ہیں اور اسی لیے میں شامل کرنا چاہتا ہوں- یہ آپ کے لیے ہے تاکہ ہم مل کر اس پر غور کریں اور اس کی علامتوں کو سمجھیں-

مجھ سے عباس بن ہشام بن محمد السائب الکلبی نے اپنے والد سے، اپنے دادا کی سند سے اور الشرقی بن القطامی کی سند سے بیان کیا- انہوں نے کہا: بقع میں طائی کے تین آدمی ملے، وہ مرامر بن مرہ، اسلم بن سدرہ اور عامر بن حدرہ تھے، چنانچہ انہوں نے رسم الخط لکھا اور عربی املاء کو سریانی املا سے ناپا، تو انبار کے لوگوں کی ایک جماعت نے علم حاصل کیا ان سے، پھر حیرہ والوں نے اسے اہل انبار سے سیکھا (1)-

نیور ٹرانسمیٹر یہاں کس عربی ہجے کا حوالہ دے رہا ہے؟ کیا یہ ہمیں عربی ہجے، مسند رسم الخط ہے، یا یہ شمالی عربی ہجے ہے، جو کیا یہ ارامی اور سریانی زبان کا مرکب ہے (یعنی نبطین رسم الخط)؟

ابو سفیان سے کہا گیا: آپ کے والد نے یہ تحریر کس سے لی ہے، انہوں نے کہا انہوں نے اسے اس کے بنانے والے مرمر بن مرہ سے لیا ہے، انہوں نے کہا اس کے خطوط حمیر کے پاس تھے- الگ الگ تھے، نہیں جڑے ہوئے تھے، اور انہوں نے عوام کو اس کو سیکھنے سے روک دیا تھا، جب اسلام آیا تو پورے یمن میں ایسے لوگ نہیں تھے جو پڑھ یا لکھ سکتے تھے- میں نے کہا یہ غور طلب ہے کیونکہ یہودی ربیوں کا ایک گروہ تھا جو عبرانی میں لکھتا تھا (2) یعنی ہو طی کے حروف جو کہ حروف تہجی کے ساتھ تھے، قریش کو مسلم کرنے کا معاملہ صرف اسی بارے میں پیش آیا- اذان سے 50 سے 70 سال پہلے (540) (560) یعنی میرے والد کے دور میں- سفیان، یعنی رسول اللہ کی ولادت سے ایک یا دو دہائی قبل (3)

1 نوبل فکرز کی سوانح، جلد 17، صفحہ 319

2 (یہ بنس بات سے متصادم ہے جو تاریخ میں مذکور ہے کہ نصر بن عاصم اللیثی، جن کا انتقال 89 ہجری میں ہوا) جو ابو اسود الدولی کے شاگرد تھے اور نقاط کے مصنف تھے)-

حروف پر نقطے لگائے!! یعنی ہماری احمقانہ تاریخ گواہ ہے کہ بدقسمتی سے خطوط پر نقاط کو خطوط میں گرنے کے خوف سے رکھا گیا تھا- لعب کے نکات رکھنے سے پہلے پڑھنے میں میلوڈی ہے، تو کیا عجیب بات ہے کہ آپ انٹرنیٹ پر صنعاء کے کئی صحائف دیکھ سکتے ہیں-

جس میں حروف تہجی کے نکات کی کمی ہے، اس پر انحصار کے نکات کی ظاہری شکل پر زور دیا گیا ہے، لیکن آپ ان تصاویر کو واضح طور پر نہیں دیکھیں گے، بلکہ دھندلے انداز میں دیکھیں گے، کیونکہ جس نے انہیں رکھا ہے وہ دھندلا پن کے پوائنٹس کو دھندلا کرنا چاہتا تھا، اس لیے اس نے بحال شدہ دستاویزات یا تصاویر کو سیاہ کر دیا جو بالکل بھی فوکس میں نہیں تھیں- ہمارے مورخین کی اس حماقت کی وجہ یہ ہے کہ جب

سب سے پہلے بین الاقوامی دور میں ان نقطوں کو حروف میں شامل کرنے پر مبنی تھا، اس لیے اسے نقطے کہتے ہیں، جسے آج ہم حرکات کہتے ہیں-

یہ diacritics یا تصریف کے ذریعے، اور یہ کہ انہوں نے اصل میں دوسری صدی ہجری میں تاریخ لکھنا شروع کی، لہذا انہوں نے گپ شپ پر انحصار کیا اور اس سے تمام قسم کی اعتبار ختم ہوگئی)-

3 یہ تاریخ ام الجمل کی نوسب کے وقت سے بھی ملتی ہے-

مینڈیک حروف، چارٹ S-9

بڑی محنت کے بعد، میں نے دریافت کیا کہ خاص طور پر الحیرہ اور انبار کے علاقے میں، مذیک لوگوں کی تہذیب تھی-

یہ ان کا حروف تہجی ہے جس میں سب سے اوپر والے خاکے نے S S Y N Q لکھنے کے طریقے کو جانچنے کی کوشش کی اور یہ مجھے معلوم ہوا-

یہ حروف عربی حروف تہجی کے گمشدہ حروف ہیں، اور یہ انبار کے لوگوں میں قدیم زمانے سے موجود ہیں-

(الصد) جس سے حرف "داد" اور حرف "گناہ" کا اضافہ بھی آتا ہے اور اسی سے حرف "شں" کی تشبیہ بھی آتی ہے۔ آپ حرف Ta (جس سے حرف تھا بھی آتا ہے) اور حرف Q بھی دیکھ سکتے ہیں اور اس سے بھی سات نمبر کی طرح حرف (fa) اور حرف نون نکلتے ہیں، اور یہ اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ لوگ خاص طور پر انبر کے وہ لوگ تھے جنہوں نے پہلے ذکر کردہ نباطین عربی حروف کو سامی ارامی (سوری زبان جسے ہم نے عمرو القیس کے نوشتہ میں ان کے مذہبک-سریاک حروف کے ساتھ پڑھا ہے) کے ساتھ ملایا، پھر انہوں نے اس کے لیے نقاطی نشانات ایجاد کیے، جس سے طائی میں بنی قبیلوں کی ملاقات کے بارے میں روایت کی گئی حدیث کی سند کی تصدیق ہوتی ہے اور انہوں نے عربی حروف تہجی کے رسم الخط یعنی نباطین عرب کو سریانی رسم الخط یعنی مذہبک رسم الخط کے مقابلے میں نقل کیا ہے) شکل یہ ہے کہ "عربی نجے" کا مطلب ہے' عسانی عربی رسم الخط جس میں نمرہ لکھا گیا ہے، جو کہ سریانی اور ارامی کا مرکب ہے، جیسا کہ ہم نے اس کی پیمائش کے عمل کی وضاحت کی ہے۔ یہ انبار کے لوگوں کی اصل رسم الخط پر پیمائش کرنے کا عمل ہے، جیسا کہ سب سے اوپر تصویر نمبر (S) میں واضح ہے۔ ہم نے ان کے حروف تہجی کو دیکھ کر بھی دکھایا ہے جس میں ارامی اور شامی حروف تہجی کے گمشدہ حروف موجود تھے اور انہوں نے اس میں نقاطی نکات بھی شامل کیے ہیں اور آخر کار انہوں نے نئے عربی رسم الخط (الانبار رسم الخط) کی اختراع پر اختتام کیا۔). جو مکہ اور مدینہ (حجاز) کے لوگوں نے پانچویں صدی کے وسط میں ان سے لیا تھا، اس نئے رسم الخط کو پہلے انبار رسم الخط، اور بعد میں کوفی رسم الخط، اور حجاز کے لوگوں میں اس کی ترقی اور پلاسٹکس کے بعد کہا گیا۔ مکہ اور مدینہ میں اسے آخر کار حجازی رسم الخط کہا گیا اور اس رسم الخط کا یمن میں مسند رسم الخط یا حمیری رسم الخط سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

لانج، بلکہ، شمالی عربی رسم الخط کی ترقی سے آیا الحمدانی نے ذکر

کیا کہ عرب ایک ناخواندہ لوگ تھے جو لکھنا یا پڑھنا نہیں جانتے تھے، اور وہ ہر اس شخص کو "صابیں" کہتے تھے جو کتابیں پڑھتے یا لکھتے تھے اور قریش ان دنوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا کرتے تھے مکہ اور قرآن کی تلاوت کی "صابیں۔" انہمدانی کی تفسیر کے مطابق صابی ہیں۔ کاتب اور ہر وہ شخص جو کتابیں پڑھتا ہے اور اسی لیے حنیفہ صابی میں سے ہیں۔ میں الہمدانی

کی صابی اور امّی کی تفسیر سے بالکل متفق نہیں ہوں۔ میرا ماننا ہے کہ صابی وہ لوگ ہیں جو زمانہ جاہلیت کے رسوم و رواج اور اپنے قدیم مذاہب سے باہر ہیں، اور ان کا خواندگی سے کوئی تعلق نہیں، یہ دور دراز ہے اور یہ بہت دور ہے، اور یہ کہ لفظ "ناخواندہ" کا کوئی مطلب نہیں ہے۔ وہ لوگ جو نہ لکھتے ہیں اور نہ پڑھتے ہیں اور یہ بھی ایک جملہ ہے جو آپ نے تورات میں کہا ہے، اور اب نے ان لوگوں کو (گوییم) کے ذریعہ بیان کیا ہے، وہ بنی اسرائیل کے علاوہ تمام قومیں ہیں۔ لیکن یہاں قرآن کے نصوص میں ان سے مراد وہ قومیں ہیں جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے ابھی تک کوئی آسمانی کتاب مقرر نہیں کی ہے اور اس بنا پر ہمیں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھنا چاہیے:

وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کو اس کی

آیات پڑھ کر سناتا اور ان کا تزکیہ کرتا اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا حالانکہ

 اس سے پہلے وہ صریح کفر میں تھے

جمعہ 2

یا وہ مانڈینز ہیں جو مذہب صابی نامی مذہب کی پیروی کرتے ہیں، جس کا تعلق وہ آدم علیہ السلام سے کرتے ہیں، شاید عربوں کا دعویٰ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے پیروکار صابی تھے، کیونکہ انہوں نے اپنا قرآن ان صابیوں میں لکھا تھا۔ - مذہبی خطوط۔

آج ہم سب جانتے ہیں کہ قرآن اور اس کی انوکھی عظمت نے اس انبار سریانی رسم الخط کی حیثیت کو بلند کیا اور اس نے گرامر اور مورفولوجی کے علما کو اپنی طرف متوجہ کیا اور انہوں نے اس میں جو اضافہ کیا اور اسے ترقی دی یہاں تک کہ یہ آج ہم تک پہنچ گیا۔ یہ حیرت انگیز ہوتی، اور یہ اب تک کی سب سے خوبصورت رسم الخط میں سے ایک بن گیا، اس قدر کہ غیر عرب مسلمانوں نے اسے اپنی متنوع زبانوں جیسے کہ فارسی، ترکی اور اردو کو پڑھنے کے لیے استعمال کیا۔ مصری حرف "جم" اور بنے ہوئے حرف "P" کے تلفظ کے لیے حرف "جم" اور "با" کے نیچے تین نقطے لگانا اور دوسرے ایسے حروف جن کا تلفظ عرب کے لیے مشکل ہوتا ہے، وہ اس قابل تھے۔ بعد میں ایسی زبانوں کو درست تلفظ کے انداز سے ہم آہنگ کرنے کے لیے (عبرانیوں نے ایک ایسا طریقہ اپنایا جس طرح ہمارے عربی حروف بنے ہیں۔

یہ ان کے بچوں کو تلفظ کے صحیح طریقے سکھانے کے لیے ہے (ذیل میں ضمیمہ نمبر (اے) دیکھیں) کیونکہ عرب ان لوگوں میں سے ہیں جو فصاحت، شاعری اور تحریر کے لیے مشہور تھے اور اسلام سے بہت پہلے جزیرہ نما عرب میں اس پر عمل کرتے تھے- جزیرہ نما عرب میں بہت سے مقامات پر یونانی اور مسند میں لکھی ہوئی یادگاریں اور تصانیف ملی ہیں اور دیگر رسم الخط میں ان کے اشعار مرتب کیے گئے، لکھے گئے اور دیوار کعبہ پر لٹکائے گئے اور انہیں (معلقات) کہا گیا- ان نصوص کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ عرب کے لوگ اسلام سے پہلے تک قلم سے لکھتے تھے جو خاص طور پر یمن میں ظاہر ہوا، وہ قلم ہے جسے (مسند قلم) یا (حمیر قلم) کہا جاتا ہے- ، جو ایک قلم ہے جو مکمل طور پر اس قلم سے مشابہت رکھتا ہے جو ہم اب استعمال کرتے ہیں- پھر یہ واضح ہوا کہ انہوں نے مسیح کی پیدائش کے بارے میں ایک اور قلم سے لکھنا شروع کیا جو کہ لکھنے کے لیے مسند قلم سے زیادہ آسان اور نرم تھا، جو انھوں نے اسلام سے پہلے آرامی قلم سے لیا تھا- یہاں تک کہ اس ساطی رسم الخط کو سریانی مانڈیک رسم الخط کے ساتھ تابیرڈ ہو گیا تھا جس سے یہ انبار رسم الخط پیدا ہوا تھا جسے حیرہ کر کوفی رسم الخط کہا جاتا تھا، مکہ اور مدینہ میں اس رسم الخط میں بہتری آئی اور حجازی رسم الخط کے ظاہر ہونے تک ترقی ہوئی، یہاں تک کہ اکثر صحابہ کرام پیغام لکھنے اور پڑھنے کا زمانہ تھا، اور اگر نہ ہوتا تو... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قرآن کے علاوہ کسی کو نہ لکھنے کی سخت ممانعت تھی (1) صحابہ کرام کے بارے میں خود رسول کے اعمال، آپ کی تقاریر، آپ کی لڑائیوں اور ان سے پوچھے گئے ہر سوال کو بیان کرتے ہوئے سامنے آئے ہیں، جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب نے چار مشہور انجیلیں لکھیں، جن کے جوابات اس سے زیادہ ہیں- ان کے بارے میں لکھے گئے احادیث وہ ہیں جو نفاق کے زمانے میں ظہور پذیر ہوئے تھے تو ابوبکر، عمر، علی اور عثمان کی تصنیفات کہاں ہیں جنہوں نے دھوکے سے خلافت کو چرایا؟ مگر، اس ممانعت سے گھبرا گیا، اس لیے اس نے اس کے بارے میں کچھ نہیں لکھا، اور اس نے رسول کے حکم کی تعمیل کی اور اس پر اصرار کیا، جس طرح امت، خوارج اور شیعہ مذہب اختیار کرنے والے سب اس کے نقش قدم پر چلتے تھے- غالباً بعد میں، یعنی خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کے دور میں، یعنی ہجرت کے ایک سو سال بعد تک لکھنے کا دروازہ کھلنے پر واضح اتفاق ہوا- ہماری ضد کی تاریخ میں، اور میں اس میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا، اور آپ کے سامنے روایت کی گئی تاریخ ہے، لہذا اس پر غور کریں، یہ جانتے ہوئے کہ انہوں نے صحاح میں پابندی کی اس حقیقت کو ختم کرنے کی کوشش کی اس لیے انہوں نے یہ ایجاد کیا- عبداللہ بن عمرو بن العاص کے اخبار اور اسے دیانت دار اخبار قرار دیا (2) اور انہوں نے ایک سے زیادہ احادیث لکھنے پر پابندی کی تردید کی اور کہا کہ یہ پابندی صرف حاشیہ اور تشریحات لکھنے تک محدود ہے- قرآن کے صفحات پر تاکہ وہ قرآن کے ساتھ نہ مل جائیں-

1 حدیث، جس نے میرے بارے میں قرآن کے علاوہ لکھا ہے، وہ صحیح مسلم: الزھد والرقاق سے حدیث نمبر
2 3004 کو مٹا دے- یہ لیث سے ہے، جسے انہوں نے ضعیف اور لاوارث قرار دیا ہے اور اس کے ناقص حافظے کے لیے مشہور ہیں-
دو راویوں کے ساتھ وہ جھوٹی کتاب ابن اثیر نے اشارہ کیا کہ صحیح صحیح احادیث کی تعداد تقریباً ایک ہزار احادیث ہے، یعنی ہر وہ خبر جو عبداللہ بن عمرو نے روایت کی ہے- اس سلسلے میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ ان کے بارے میں جو تصدیق کی گئی ہے وہ اس سے کم ہے- یہ اخبار اس باب سے ممتاز ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی درج شدہ احادیث میں سے ایک ہے اور یہ زبانی بیان کی گئی ہے، معنی کے لحاظ سے نہیں- اس نے خود کے دور میں ایسی تمام احادیث بھی بغیر نقطوں براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھیں-

فرض کر لیں کہ وہ جو کہتے ہیں سچ ہے، صرف جمعہ کے خطبوں کا ریکارڈ کہاں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو دیا؟ کیوں نہیں ہمیں خطبہ الوداعی صرف زبانی موصول ہوا، اور یہ کسی اخبار میں درج نہیں، اور اس کا متن ہر ایک سے مختلف تھا، جیسا کہ کسی نے اسے پڑھا- (میری سنت) اور دوسرا اسے پڑھتا ہے (میرا خاندان یا میرا خاندان) دوسری حدیث میں نہ اس کا ذکر ہے (1)
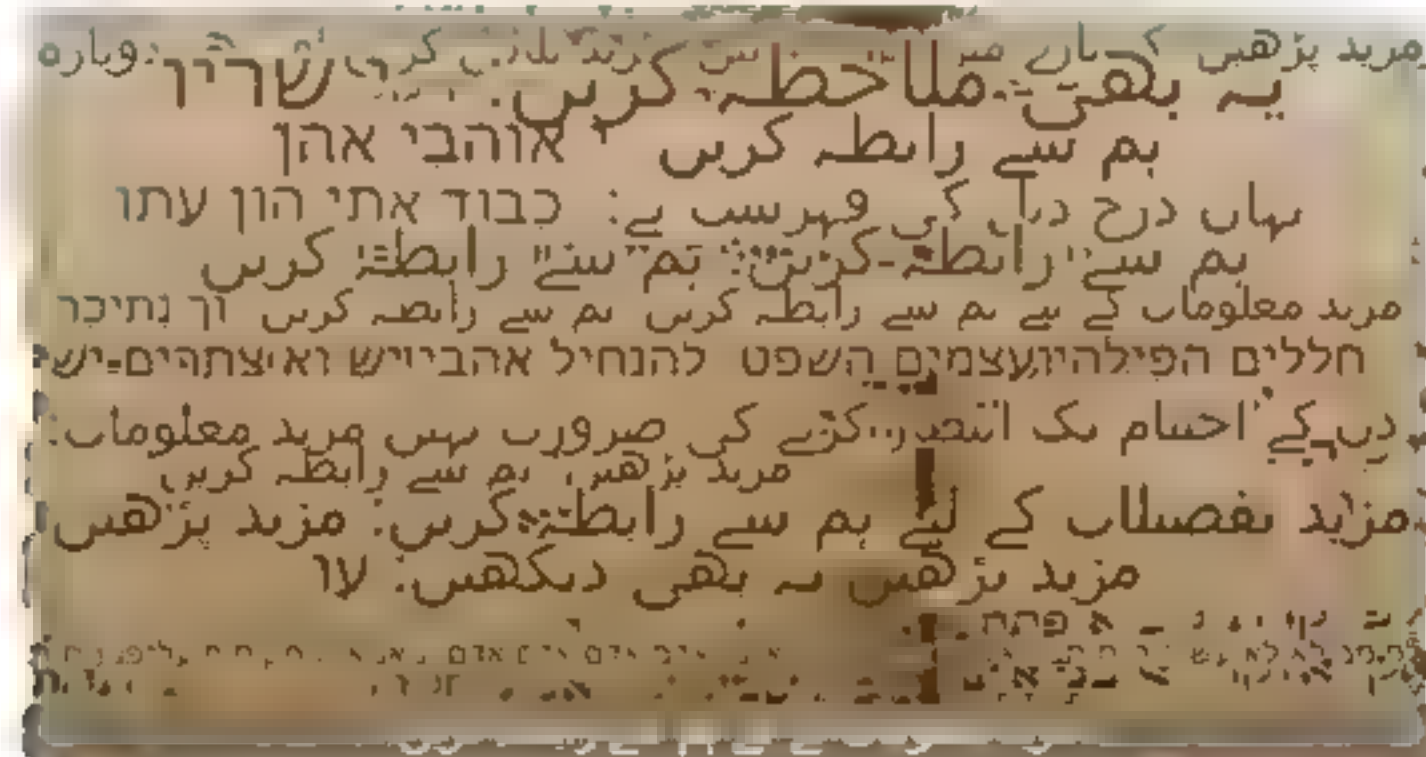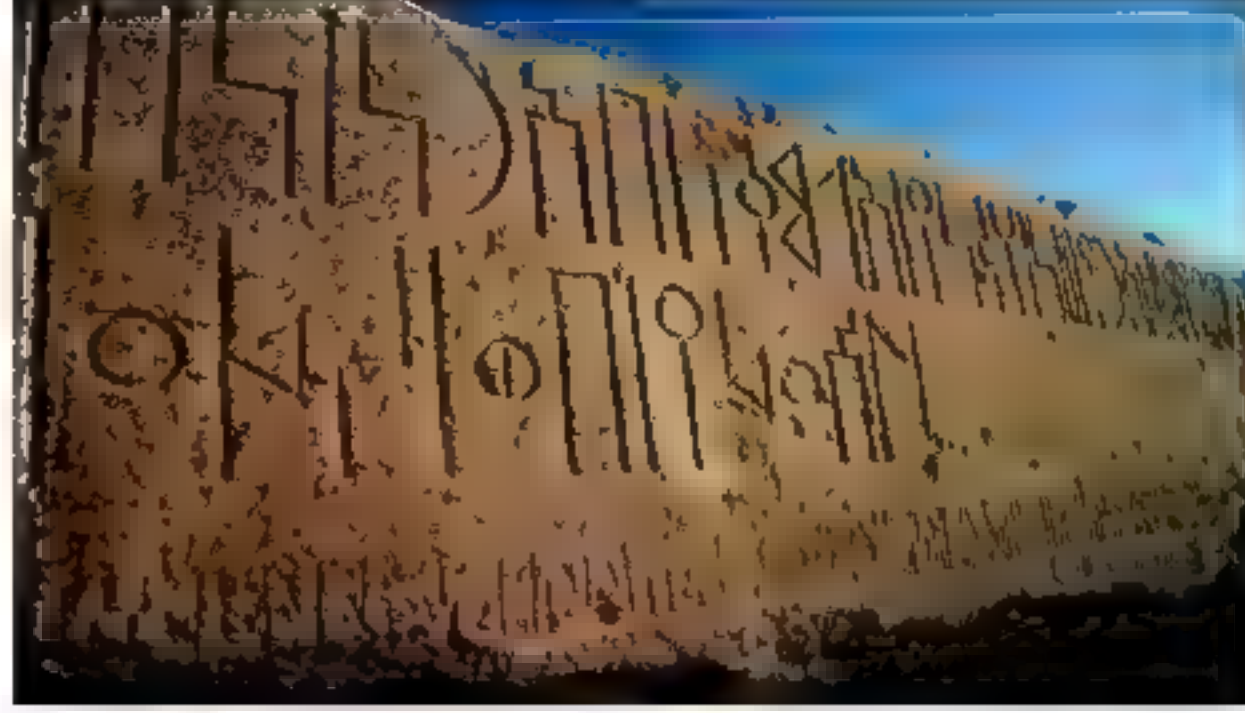
سکیما (A) ایک جدید عبرانی رسم الخط ہے-

عربی مسند ثمودک رسم الخط پر مشتمل ایک دیوار جس کا نام یمن کے ایک شہر کے نام پر رکھا گیا ہے۔

ہم نے اس تحقیق میں بتایا ہے کہ کس طرح خاص طور پر لوٹ کے عرب اپنے معاملات کو نباطی سلطنت تک پھیلے ہوئے خطوں کے درمیان بابرڈ حروف میں لکھتے تھے، جو کہ دوسری صدی عیسوی کے آغاز تک تقریباً 170 سال قبل مسیح سے شروع ہوا تھا جیسے سے ریکارڈوں میں ظاہر ہو، جو کہ قدیم آرامی رسم الخط کے ساتھ مل ہوا ہے۔ اس لیے ان دونوں قسموں کا امتزاج لوگوں میں عام ہونا شروع ہوا، یہاں تک کہ عبرانی خود اس آرامی قلم (اسکرپٹ) سے متاثر ہوئے- ان کی تحریر میں سریانی رسم الخط سے ہٹ کر شمالی عربوں کے کنعانیوں کے ساتھ امتزاج کا نمایاں ثقافتی اور مذہبی اثر ہوا جس کی وجہ سے یہ اثر بہت سی تحریروں میں موجود ہے- ہمیں نباطی رسم الخط میں لکھا گیا ہے جو کہ ایک غیر منقطع سریانی رسم الخط سے متاثر ہے، جیسے کہ ام الجمل کا نوشتہ جو کہ شمالی اردن میں پایا گیا تھا اور سنہ 520 عیسوی کا ہے-
اسکیم نمبر 8 اوپر-)

عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو الوداعی خطبہ دیا تھا اسے ہزاروں صحابہ نے سنا تھا، لیکن اس خطبہ کے بارے میں تین واقعات ہمارے سامنے آئے ہیں: 1-
پہلی روایت: "میں نے تمہارے درمیان کیا چھوڑا ہے اگر تم اس پر عمل کرو گے تو تم میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے" یہ مسلم، الدارمی اور ابن حنبل کی روایت ہے- 2- دوسرا ناول
میں نے تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑی ہے جو اگر تم اس پر قائم رہو گے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ کتاب اللہ اور میری سنت اور یہ الموطا میں امام مالک کی روایت ہے-3- اور تیسری روایت میں ہے تمہارے درمیان جو کچھ ہوا وہ چھوڑ دیا
اگر تم اس پر قائم رہو گے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے، یہ حدیث صحیح مسلم، ابن ماجہ اور ابوداود میں ہے تو پھر کیوں نہ مسلم اور ابوداود کی روایت پر عمل کیا جائے؟

خدائے بزرگ و برتر نے محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم پر رحمت کی قسم کھائی ہے، تمام
عظیم رومیوں پر سلام ہو جو علی کے بغض
دشمنوں کی پیروی کرتے ہیں- ہم پر سلامتی ہو
خدا اس سے راضی ہے اور اس میں کوئی کمی
نہیں ہے کہ وہ خدا کے بجائے بڑھا
اگر وہ منہ موڑتے ہیں- خوش ہیں
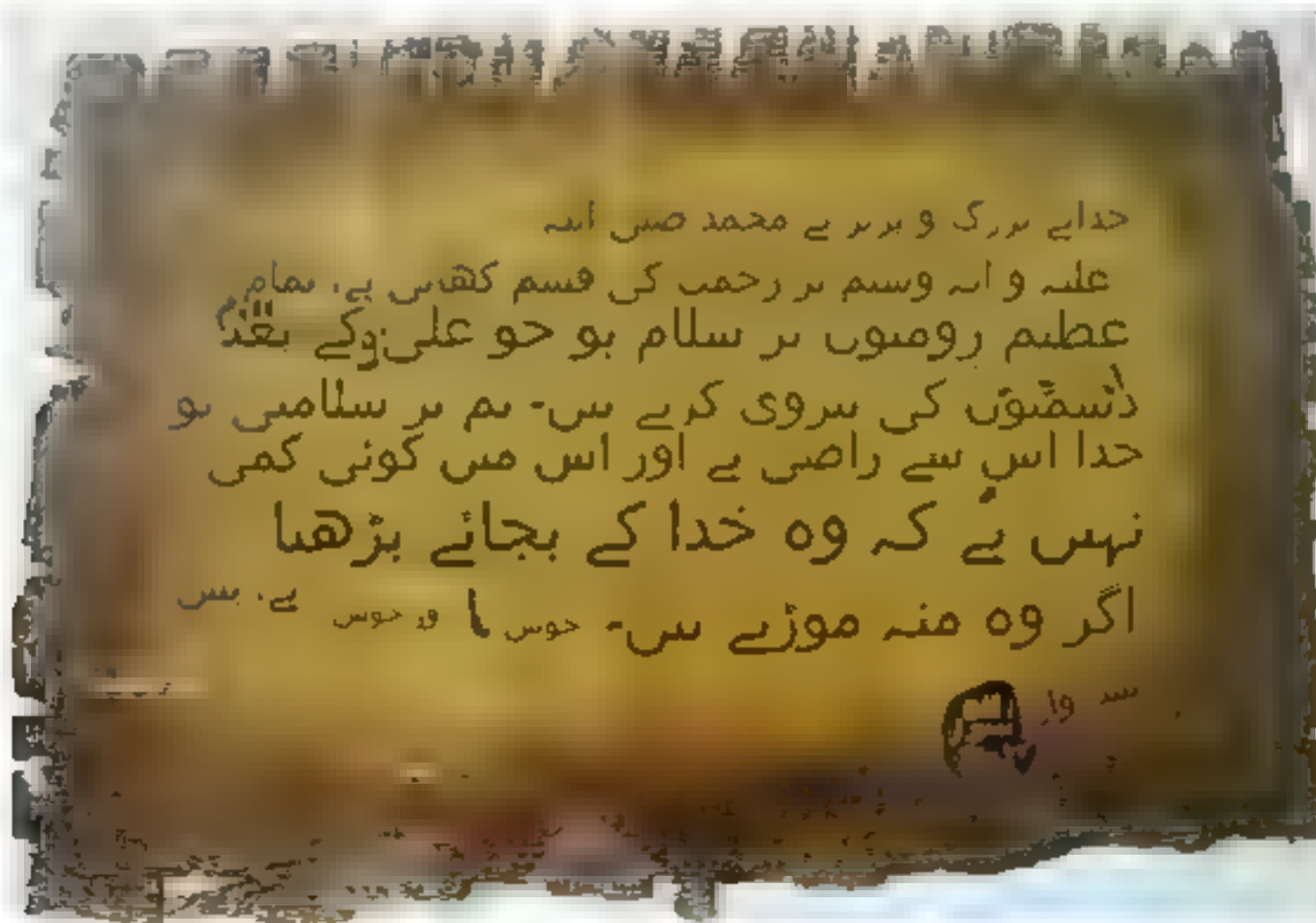
عظیم رومی ہرقل کے نام رسول کا خط
اس کے جعلی ہونے کا ثبوت سکیم (9) - اے)

ياد رہے کہ مستحر سے منسوب کچھ پیغامات انٹرنیٹ پر کچھ عجیب و غریب رسم الخط میں پھیلے ہیں جو کوفی یا
حجازی رسم الخط سے مشابہت رکھتے ہیں، لیکن اس پر نقطے نہیں ہیں اور میں نے اس میں کبھی قرآن لکھا ہوا نہیں دیکھا۔ خاکہ
دیکھیں - 9 - (a) سب سے اوپر. اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ لفظ (on) ایک ہمیں انداز میں لکھا گیا ہے جو پہلی صدی ہجری کے آخر تک
کا ہے- لفظ (پیکھا) میں، اس کا گھماؤ صرف پہلی صدی ہجری کے آخر میں صنعاء کی دستاویز میں مخفی میں کے ساتھ
آیا اوپر (ن)، جیسا کہ اس دستاویز میں واضح ہے، یہ بہت زیادہ حالیہ معاملہ ہے اور دوسری صدی کے وسط یا آخر میں یا
الفراہیدی دور 100-170 ہجری میں شروع ہوا تھا۔ کم از کم، آپ اس خط اور اس کی نشوونما کے طریقوں کو دیکھ کر اس کتاب کے
ساتھ مسلک حجازی رسم الخط کو دیکھ کر اس کی تصدیق کر سکتے ہیں- جہاں تک لفظ (لِ) میں حرف ح (کھا) اور لفظ (محمد)
میں حرف یا (یا) کا تعلق ہے تو وہ اس طرح نہیں لکھے گئے تھے، یہ کوفک رسم الخط میں اور نہ ہی حجازی رسم الخط میں،
اور یہ- لفظ (بے حیائی) میں چھپے ہوئے متن کے ساتھ صنعاء کی دستاویز کو بحال کرنے کا طریقہ کچھ حد تک
مشابہت رکھتا ہے- الفاظ، یہ اس لحک کے ساتھ نہیں لکھا گیا سوائے حجازی رسم الخط کے، یعنی کوفک رسم
الخط سے اس خط کے تیار ہونے کے بعد، اور اس مخصوص دستاویز میں موجود رسم الخط، جیسا کہ سب پر واضح ہے، نقل کرنے
کی کوشش کے سوا کچھ نہیں- پرانے اسکرپٹ کے لیے، اس دستاویز کی قدیم ہونے کی تصدیق کے لیے اس میں سے
تمام لغت کے نکات کو ہٹا دیا گیا ہے، اس کے باوجود یہ خط جعلی ہے اور اس پر مستحر کی مہر موجود ہے- جیسا کہ وہ دعویٰ کرتے
ہیں، اور یہ سچ نہیں ہے- ہم جانتے ہیں کہ مکہ اور مدینہ کے لوگ جنوبی عرب تھے، اور اگرچہ اس زمانے
میں نباطین ان پر قابض تھے، لیکن انہوں نے اپنی تحریر کو شامی-مندائی رسم الخط سے اختیار کیا جو
انبار، الحیرہ اور کوفہ (بعد میں) کے لوگوں سے لیا گیا تھا۔ انہوں نے مسند رسم الخط کا استعمال مکمل طور پر بند
کر دیا، اور کوئی نوشتہ نہیں ملا جس نے انہیں نباس رسم الخط میں لکھا ہو، جو صرف بلاد کے علاقے میں پایا جاتا تھا۔
کوفہ کو اس نام سے پکارا نہیں جاتا تھا سوائے اذان کے بعد یعنی 638ء میں سعد بن ابی وقاص کے ہاتھوں القادسیہ کی جنگ
کے بعد- اس وجہ سے قریش نے ان سے جو عربی رسم الخط اختیار کیا تھا اور جو ان کے کہنے کے مطابق سریانی املا پر مبنی تھا اسے انبار
رسم الخط کہا جاتا تھا، جس میں قرآن آخر میں لکھا گیا تھا، اور بعد میں
اس کا نام "عنبر" کہلایا۔ کوفی رسم الخط۔ کچھ غیر عرب مستشرقین اور مخصوصہ کے ماہرین حجازی رسم الخط کو فروغ دینے کی کوشش کر رہے ہیں
(دیکھیں خاکہ نمبر 9 -)A((B) اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ کوفک رسم الخط سے زیادہ قدیم ہے، اور اس کا ثبوت پیش کیا جا
سکتا ہے- آج کاربن کے امتحانات کے ساتھ، لیکن عوامی طور پر اور حتمی طور پر اور بغیر کسی اجازت کے ذکر کیا گیا ہے، جو
کہ بدقسمتی سے زیادہ تر معاملات میں 50 سے 100 سال تک کی عمر کا اندازہ لگانے میں غلطی کی جاتی ہے، اور یہ آپ کو صفحہ کی
عمر بتاتا ہے اگر یہ چمڑے کا ہے متن لکھا ہوا ہے نہ کہ تحریر میں استعمال ہونے والی سیاہی کی، اور یہ کہ یہاں ہمارا حساس موضوع اس کی
نشوونما کے دورانیے سے زیادہ نہیں ہو سکتا زیادہ سے زیادہ، ہم ایسی دستاویزات میں وضع کردہ رسم الخط کی قدیمی کو جانتے
ہیں- جو کہ قرآن کے نزول کے بعد بہت تیزی سے تیار ہوا، حجازی سے کوفی رسم الخط کی قدیم ہونے کا دوسرا ثبوت عربی رسم الخط کو
کچھ حروف اور الفاظ کے لیے لکھنے کے فن کی ترقی ہے، نہ کہ ان میں فرق کرنے کا طریقہ- بازنطینی یا ایتھوپیائی کراس کی
شکل میں فوٹ نوٹ اور تقسیم کرنے والوں کی کڑھائی ہم سب جانتے ہیں کہ قرآن کے زیادہ تر مصنفین انصار مسلمان تھے، اور ان میں
سے زیادہ تر اسلام قبول کرنے سے پہلے عیسائیت پر یقین رکھتے تھے- ان طریقوں پر غور کریں جن سے ہمارے مطالعے میں حروف
کی تحریر میں دو الفاظ "جا" اور "ابع" سے ان کی تحریر میں ترقی ہوتی ہے، یعنی توسیع شدہ الف سے- اس کے برعکس مختلف قرآن کا ایک پرانا
نسخہ ملا جس میں یہ دونوں الفاظ بڑھے ہوئے الف کے ساتھ لکھے گئے ہیں اور یہ اس سے زیادہ پرانا ہے- ہجے کی غلطی
ہرگز نہیں، بلکہ ان کے لکھنے کے انداز میں ایک وقتی ترقی ہے جو کہ اس وقت کے بعد تقریباً 30-60 سال تک ہے- 30 ہجری میں خلیفہ
عثمان کے دور میں آپ کو ایک قدیم قرآن مل سکتا ہے جس میں لفظ (علی) لکھا ہوا ہے جبکہ لفظ (حطا) توسیع شدہ شکل میں موجود
ہے، یا اس کے برعکس یہ ترقی درمیانی شکل میں ہے- دو نزاروں کو مختصر کرنے کے لیے مکمل مشغلے کے درمیان وقت کا
فریم، تاکہ نقطے لگانے کے طریقہ کار میں بھی ترقی ہو، جیسا کہ ہم نے وضاحت کی ہے، عمودی طریقہ سے افقی طریقہ تک، حروف 'ta اور
'ya کے لیے، اور یہاں یہ ہمیں قرآن کے حجازی رسم الخط کا ایک نسخہ ہے، جسے جرمن سکالر (Gerd Bowen) نے درجہ بندی کیا ہے-
استنبول قرآن سے پرانا جس کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے:
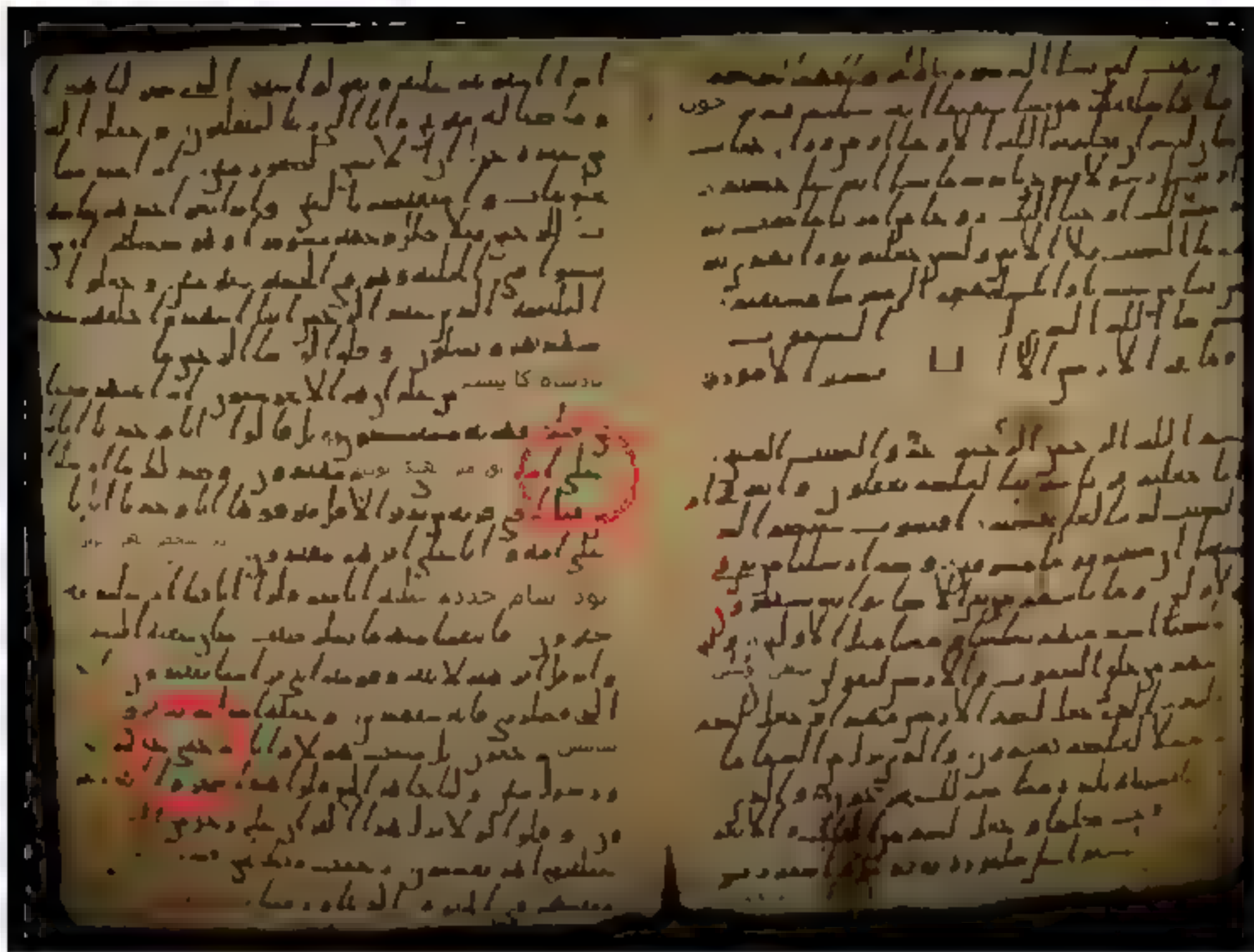
حجازی رسم الخط، میرے لفظ (بنا) کی تحریر اور خاکہ نمبر B-9 پر دیکھیں۔ اس رسم الخط کی ترمیں اور کوفک رسم الخط سے اس کے فرق مزید اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ خط کے طریقے پر غور کریں۔ الف لکھا جاتا ہے اور حرف نون کی ترچھی ظاہری شکل کے ساتھ اس میں اعراب نوٹیشن اور ان کی نشوونما کے طریقے واضح ہوتے ہیں۔

آپ کو انٹرنیٹ کے صفحات پر بہت سے ایسے نوشتہ ملیں گے جن میں یہ قرآن لکھے گئے تھے، اور جو لوگ اپنے آپ کو عالم بتاتے ہیں وہ آپ کو اس بات کی تصدیق کریں گے کہ وہ نقطے (جماع میں) نہیں ہیں، یعنی حروف کے درمیان فرق کرنا- q، kha، j،)b، وغیرہ)، لیکن میں آپ کو وہ نکات دکھانے کی کوشش کروں گا جو ان کی نظروں سے اوجھل تھے، کیونکہ جو لوگ یہ فضول بکواس کرتے ہیں اور ہماری تاریخ کے ساتھ کھیلتے ہیں، وہ سب سے بڑے دشمنوں میں سے ہیں۔ اسلام، یا وہ جاہل لوگ جو بلا وجہ تالیاں بجاتے ہیں اور مغرب کی دیانت سے حیران ہوتے ہیں، یا وہ اندھے جن کے پاس عینک نہیں ہے۔

تاکہ وہ محاورے کے حروف کے ان نکات کو محسوس کر سکیں جو

ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تھے۔ درحقیقت اثر قدیمہ کی دستاویزات کے بہت سے جعل ساز ہیں جو جان بوجھ کر بغیر کسی اوقاف کے کچھ اوراق تحریر کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور بعد میں ان چادروں کو تھوڑا رنگ دیتے ہیں یا انہیں سورج کی روشنی میں زیادہ دیر تک بے نقاب کرتے ہیں تاکہ ان اوراق کو قدیم چیزوں کے طور پر فروخت کر سکیں تاکہ جلد رقم حاصل ہو سکے۔ یہاں تک کہ اگر ہم نے کاربن ٹیسٹ کا استعمال کرتے ہوئے اس کی جانچ کرنے کی کوشش کی، لیکن یہ جعلی نکلا۔

سکیم نمبر 10

ایک بحال شدہ یا جعلی کاپی جس سے لعت کے رموز کو بنا دیا گیا ہے، یا تو لاعلمی سے یا جان بوجھ کر- یہ تصویر وکی پیڈیا میں قراں عثماں کے عنواں سے اختیار کی گئی تھی- لفظ پر عور کریں (یہاں تک کہ آپ برار کوتاہیوں کے قابل ہیں)-

اب میں آپ کو قدیم تاشقند قرآں کا ایک صفحہ دکھاوں گا، جو 2000ء میں مصر کو واپس کیا گیا تھا- یہ مکمل طور پر انٹرنٹ پر دستیاب ہے، اور خیال کیا جاتا ہے کہ یہ وہ قرآن ہے جو الظاہر بیبرس نے تاشقند میں منگول بادشاہ برکا خان (1206 - 1266) کو بھیجا تھا، جس نے اس وقت اسلام قبول کیا تھا- اور میرے ذاتی اندازے کے مطابق یہ پہلی صدی ہجری کے آخر تا اِس صدی کے شروع تک کا ہے، زیادہ سے زیادہ، حروف کی شکلوں اور ان کی نشوونما سے- یہ خاکہ (10) میں پائے جانے والے رسم الخط سے بہت ملتا جلتا ہے، جو غالباً مروانی نسخہ ہے جو 85 ہجری میں مصر کو بھیجا گیا تھا- میں آپ کو اس پر لعت کے نکات دکھاتا ہوں، یہ بتاتے ہوئے کہ ڈاکٹر سحر سالم الازہر کے ایک مخطوطہ اسکالر ہیں، اور الازہر کے بہت سے شیوخ نے متفقہ طور پر ایک سے زیادہ مرتبہ اعلان کیا ہے کہ تاشقند قرآں کا یہ نسخہ ایک لعت کے نکات سے خالی ہے- کیونکہ یہ نسخہ بہت سے بحال شدہ صفحاتِ پر مشتمل ہے، خاص طور پر ان میں سے پہلے اور آخری صفحات، جہاں تک اس تاریخی قرآن کے حروف کی ترقی کا تعلق ہے، یہاں تک کہ اس میں مختلف طریقے سے اتار چڑھاؤ آتا ہے- اس کا اتار چڑھاؤ اسے پہلی صدی ہجری کے آخر سے دوسری صدی کے آغاز تک محدود کرتا ہے اور اس کی پہلی دہائیوں سے زیادہ نہیں ہے، اور یہ نسخہ جاہل خطاطوں کے ذریعے بحال کیے گئے کئی صفحات پر مشتمل ہے جس میں انہوں نے لعت کے نکات کو چھوڑ دیا ہے- ان کی تازہ کاری شدہ بحالی، اور اس میں جدید تحریری طریقے سے بحال کیے گئے صفحات بھی شامل ہیں، خاکہ نمبر 11 دیکھیں

سکیم نمبر 11

پرانے عمودی اسمام ہوانتس کو دکھانے کے لیے، براہ کرم صرف مضبوط اندھے چشمے

کا استعمال کریں- قاہرہ میں تاشقند قرآن یہ قرآن 80-120 ہجری کا ہے، جس کی بنیاد آرتھوگرافک تحریر کی ترقی تھی- نیز

الف میں لفظ (حتی) بھی صرف اسی صفحہ تک محدود ہے، لیکن اگر آپ قرآن کو مجموعی طور پر دیکھنا چاہیں تو آپ کو اس میں انار چڑھاؤ نظر آئے گ-

محل اور جوار کے درمیان-

اس قرآن کے آخر میں دو شہوت پرستوں کو بحال کر دیا گیا، اور ان سے اخلاقی نکات مکمل طور پر ہٹا دیے گئے

استنبول قرآن کی تعریف جو کہ استنبول میں خلیفہ عثمان بن عفان سے منسوب ہے اور اس کا مسودہ تنظیم اسلامی کانفرنس نے تیار کیا ہے، اس میں کہا گیا ہے کہ اس قرآن کی سطریں پہلے مرحلے کی سطروں سے زیادہ ترقی یافتہ اور نئی ہیں- اسی طرح کے حروف ور گرامر اور لغت کی تشریح کے نشانات کے درمیان امتیازی نشانات کے ساتھ ساتھ آیات، پانچویں اور دسویں کے درمیان امتیازی نشانات سے عاری جانا جاتا ہے، انہوں نے اس بات کی بھی تصدیق کی کہ پہلے دور کے قرآن آرائشی عناصر سے خالی تھے- اموی دور کے قرآنوں کے مقابلے، جن کی سجاوٹ ان سجاوٹوں سے مشابہت رکھتی تھی جو گنبد جنان اور دمشق میں اموی مسجد میں پائی جاتی ہیں، اور صلیب کی شکل میں تقسیم کرنے والوں کو کھینچنے میں بازنطینی فکر کی مداخلت، اور ان کی موجودگی- حروف تہجی یعنی اس پر نقاط اس کے مزید شواہد ہیں کہ یہ نسخہ پہلے قرآن کے دور سے تعلق نہیں رکھتا جسے امام قرآن کہا جاتا تھا اور جو 30-35 میں شہروں میں بھیجے گئے تھے- ھ-

یہ اس قرآن کے اختتام سے لی گئی ایک تصویر ہے، جو بعد کے دور میں بحال کی گئی
تھی، یہ سورت العلق کی ہے، اور خطاط نے زبردستی کی- اس سے ابہام کے نکات کو دور کیا-
خطاط کے حروف قاف اور فا کو لکھنے کا انداز، اور لفظ (عشاق) کے آخر میں بائیں طرف حرف (ق) کا جھکاؤ، پھر حرف (نون) کا
جھکاؤ، جیسا کہ ہم نے دیکھا- حجازی رسم الخط
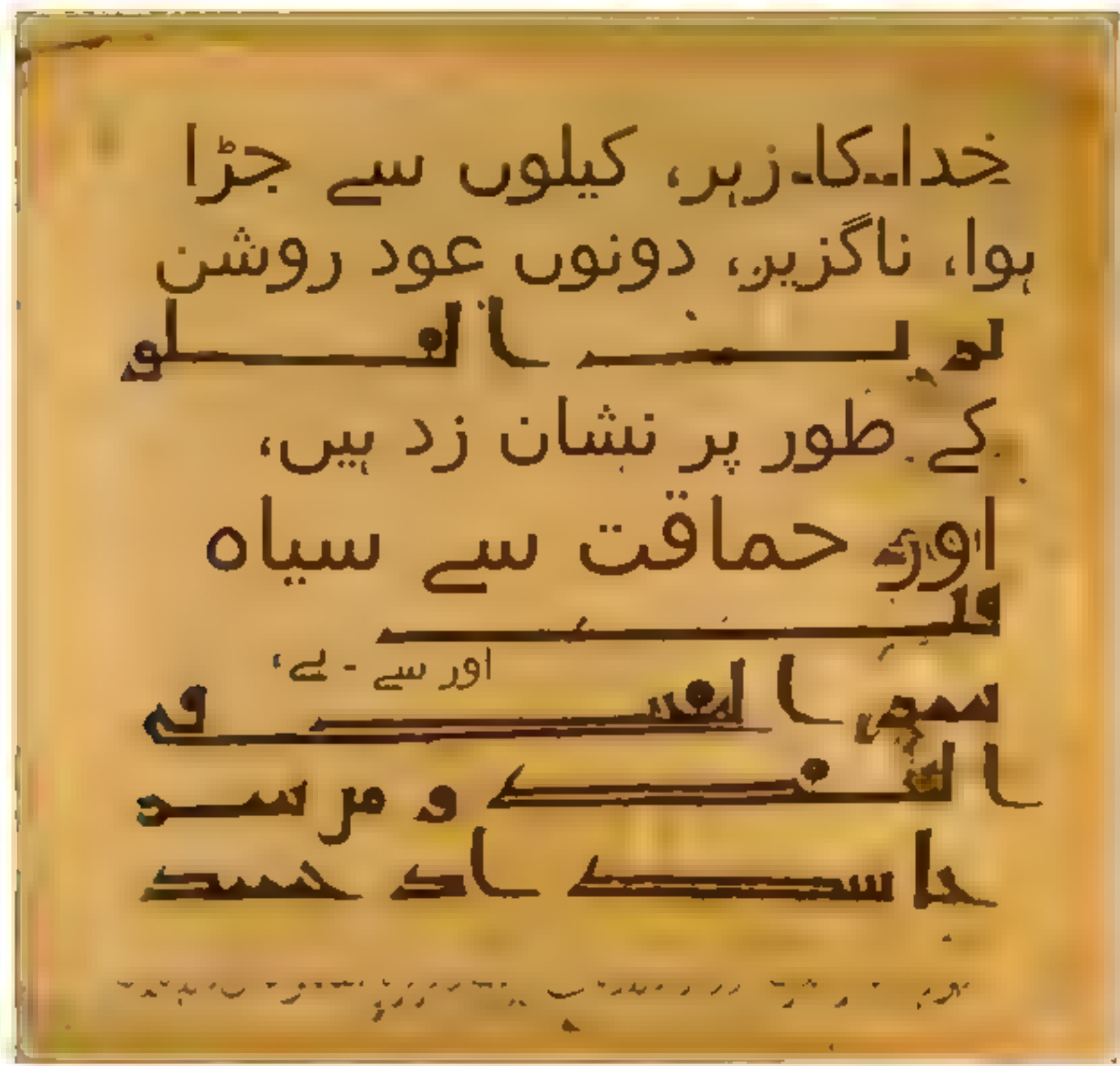
اس بنیاد پر اسلامی کانفرنس کی تنظیم نے تسلیم کیا کہ استنبول کا یہ نسخہ تاشقند کے اس نسخہ سے نیا ہے جو آج قاہرہ میں موجود ہے" چارٹ نمبر (12) کو دیکھیں ان کے بیان کی وجہ وہی ہے جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔ اس کی سند اس کے صفحات پر ظاہر ہونے والی سجاوٹ کی شکلوں اور ان کے اس عقیدے پر تھی کہ یہ تاشقند قرآن متن نشانات سے خالی ہے، میں نے ان علماء کی طرف سے اس میں الفاظ اور حروف کے لکھنے جانے کی کوئی کوشش نہیں دیکھی- قدیم قرآن اور ان میں عربی رسم الخط کی نشوونما کے طریقے کو ظاہر کرتے ہیں اور نہ ہی مجھے اس میں لفظ کے نکات کی عدم موجودگی کو ثابت کرنے کے لیے کوئی واضح، غیر چھپی ہوئی تصویر نہیں ملی، سوائے کچھ مسخ شدہ تصاویر کے جو دھندلے اور غیر مرکوز انداز میں دکھائے گئے تھے، یا بعد کے دور میں بحال کیا گیا، ان سے لفظ کے نکات کو ہٹایا یا تو لاعلمی سے یا جان بوجھ کر، یا کسی بھی قدیم قرآن کے لیے جو اس میں لفظ کے نکات کی عدم موجودگی کے خیال کی حمایت کرتا ہے، براہ راست، واضح طور پر اور تمام مجھے کچھ ایسے فقرے دہرائے گئے جو عربی رسم الخط میں لکھنے کی ترقی کی تاریخ کو مسخ کرتے ہیں اور اسے نامکمل رسم الخط کے طور پر بیان کرتے ہیں- ہم الفاظ کے گروپ میں کیسے فرق کر سکتے ہیں: "وہ لڑتا ہے،" "وہ لڑتا ہے،" "ہم لڑتا ہے،" "وہ گواہی دیتا ہے،" "وہ گواہی دیتا ہے،" "ہم گواہی دیتے ہیں،" اور "وہ پھیلاتا ہے، وہ پھیلاتا ہے" ،ور اس نے سہولت فراہم کی، اور پھر ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے ایسی عظمت اور شان میں ہمیں بغیر اوقاف کے قران عطا کیا ہے، اور ایک نہیں بلکہ سات پڑھتے ہیں.... وغیرہ) پھر ہم دعوی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ محفوظ ہے! بلکہ یہ ائمہ کے قرآن میں محفوظ اور محقق ہے جس کی ایک مثال قرآن کا نسخہ ہے-

استنبول اور قاہرہ میں تاشقند قرآن-

سکیم نمبر 12
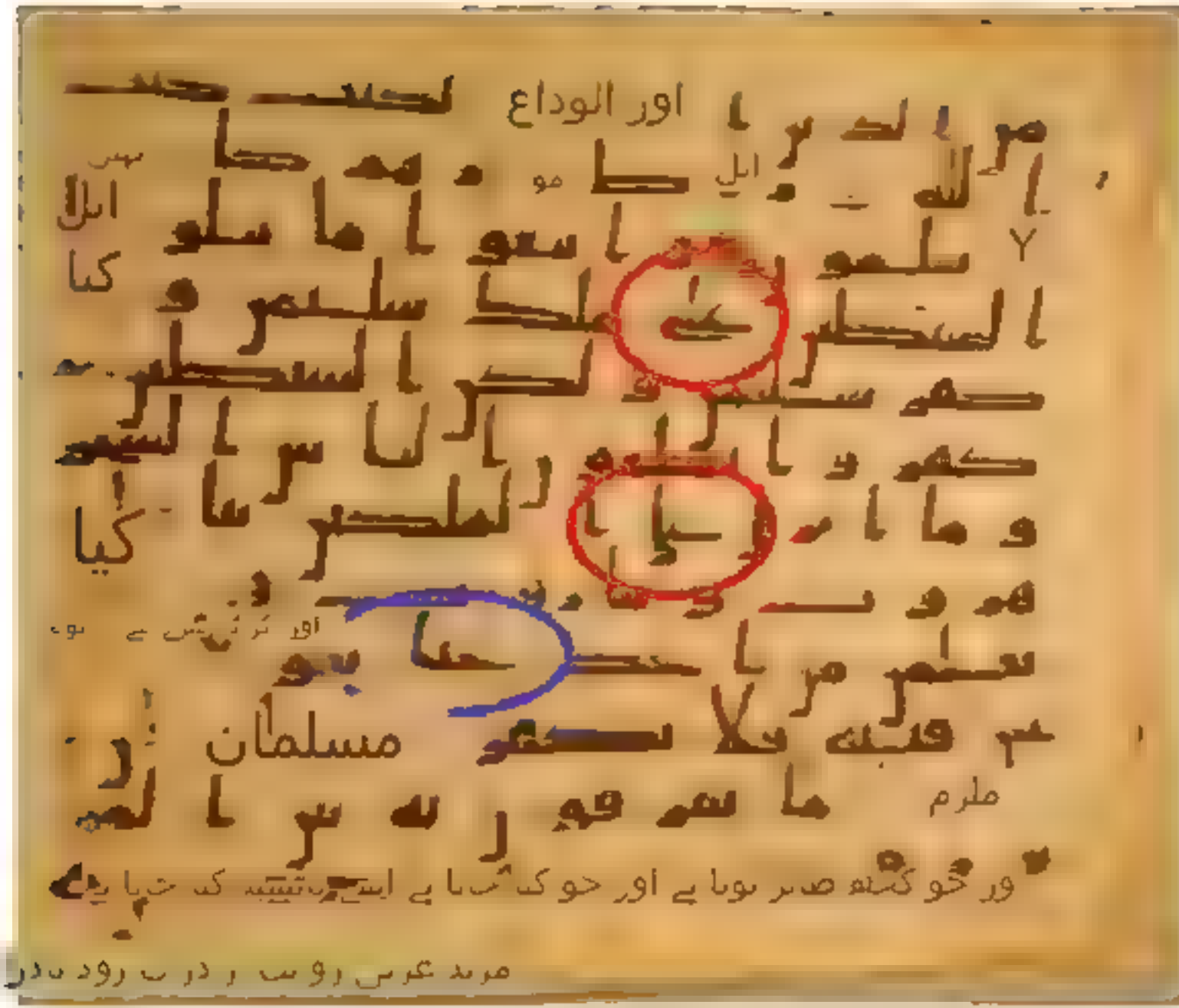
یہ تاشقند قرآن کی ایک اور تصویر ہے، جو آپ کو دکھا رہی ہے کہ کس طرح تیلیت پر لکھنے کا انداز مختصر اور طویل کے درمیان گھومتا ہے۔

یہاں تک کہ لفظ (معررہ) جو قرآن کے متن اور سورہ الفتح کی آیت نمبر 25 میں ایک بار آیا ہے، تمام قراءات نے متفقہ طور پر اس پر اتفاق کیا ہے، اور اسے (معزہ) نہیں پڑھا گیا ہے۔) یا (المگرہ) یاد رکھیں کہ پڑھنے میں فرق ہے،
ہم اسے سورہ البقرہ 259 سے ثابت کرتے ہیں! کیونکہ یہاں اس فرق کا مقصد صحیح پڑھنے کی حقیقت کو دھندلا دینا ہے یہ کہ قدیم قرآن سے اوقاف کی عدم موجودگی۔

جہاں تک سات، دس، بیس یا ستائیس قراءتوں کا تعلق ہے تو وہ موجود ہیں اور بہت سی کتابوں میں موجود ہیں، جن میں تمام اختلافات بھی شامل ہیں، جنہیں مسلمان (قراءت کی سائنس) کہتے ہیں، جس طرح وہ احادیث کہتے ہیں اور ان کے تغیرات (تجربہ اور تدوین کی سائنس) تو انہوں نے ان سے ایسے علوم بنائے جن کا مقصد صرف قرآن کو چیلنج کرنا ہے، یہ سب بنی اسرائیل کے علوم سے ہیں جنہوں نے اسلام کے عقیدہ کو کمزور کیا ہے۔ پسماندگی کے زمانے میں اس کے پیغام کو نقصان پہنچانا، جیسے ہم آج تک تلاش کر رہے ہیں، یہاں ہمارا موضوع ان اختلافات کو تلاش کرنا نہیں ہے جو انہوں نے پیدا کیے ہیں، بلکہ صرف قدیم خطوط کو ثابت کرنا اور ان کی وضاحت کرنا ہے۔
وقت کے ساتھ ساتھ عربی خطاطی کی ترقی کی ٹائم لائن۔

ہم اس حدیث سے خلاصہ کر سکتے ہیں: بحیثیت مسلمان ہمیں ہر ایک کے لیے ایک تکلیف دہ حقیقت کو تسلیم کرنا چاہیے: وہ یہ کہ بدقسمتی سے اس طریقہ ترکیب کی ایجاد کے بعد سے قرآن پڑھنے کا ایک نیا دور شروع ہوا، جو یہ تھا۔ سب سے پہلے کے طور پر جانا جاتا ہے (مبلوذی میں... قرآن)، پھر انہوں نے اسے تلاوت کرنے والوں کی قرات سے تعبیر کرنا شروع کیا، جسے بعد میں قرآن کی سات قراتیں کہا گیا، اس لیے انہوں نے راز کی تائید کی۔ اس کے تنوع میں من گھڑت احادیث بھی شامل تھیں جنہیں انہوں نے صحابہ میں سے راویوں سے منسوب کیا جو اعلیٰ ترین مرتبے پر فائز تھے، چنانچہ یہ مسلم ممالک میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی، اور ان میں نمایاں تضاد دراصل متن کی جامعیت کو متاثر کرنے لگا، اور قعد ن۔ قوم کے درمیان اتفاق رہے خلیفہ عثمان کے زمانے میں ایک پڑھنے کےٗ مطابق عربیٰ رسم الخط پر قبضہ نہ ہونے کی وجہ سے، کہ یہ نحو اور مورفولوجی کا علم تھا، اور ان کا دعوی تھا۔ یہ واضح ہے کہ پہلے قرآن میں لغت کے نکات کی بھی کمی تھی، اس لیے انہوں نے یہ حماقت ہمیں اور ہم سے پہلے کی نسلوں کو اسکولوں میں سکھائی۔ اور یونیورسٹیاں ان کے جھوٹے دعوے کے مطابق حقائق ہیں، جس کی وجہ سے پوشیدہ ہاتھوں کے لیے دروازے اور جگہ کھل گئی مختلف اور متنوع شکلوں میں دستی نقل کی طویل عمروں کے ذریعے پڑھنے کے طریقہ کار (قرآن) میں سرایت کرتے ہوئے، یہاں تک کہ مسلمان بالآخر 1798 عیسوی میں طباعت کے دور کو پہنچ گئے، نپولین بوناپارٹ کے مصر پر قبضے کی بدولت اور اسے مصر میں لایا گیا۔ بلو پرنٹ، لہذا قرآن کو پہلے اور عثمانی قبضے سے پہلے حفص کے ساتھ چھاپ دیا گیا تھا، اور پھر اس کے باقی حصے جنگ کے بعد شائع ہوتے تھے۔
پہلی جنگ عظیم اور ہمارے عرب ممالک پر مغرب کا قبضہ۔

اس اہم معاملے کے بارے میں ہمارے ذہنوں میں پھیلنے والے ابہام کے بھنور سے ہمیں بچانے کے لیے، انہوں نے ہمیں بتایا کہ یہ تمام قراءتیں جبرائیل علیہ السلام سے رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے صحیح اور دستاویزی ہیں، تو یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ کیا ہم اس دعوے کا دفاع کرتے ہیں کہ خداؔ نے قرآن میں قرآن کو محفوظ کیا؟

خداتعالیٰ فرماتا ہے

بے شک ہم نے ہی ذکر کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔

15-9

آج ہر اسلامی ملک سات ریڈنگز کی مختلف ریڈنگ لیتا ہے، جو آج کل 27 ریڈنگز سے زیادہ ہے۔
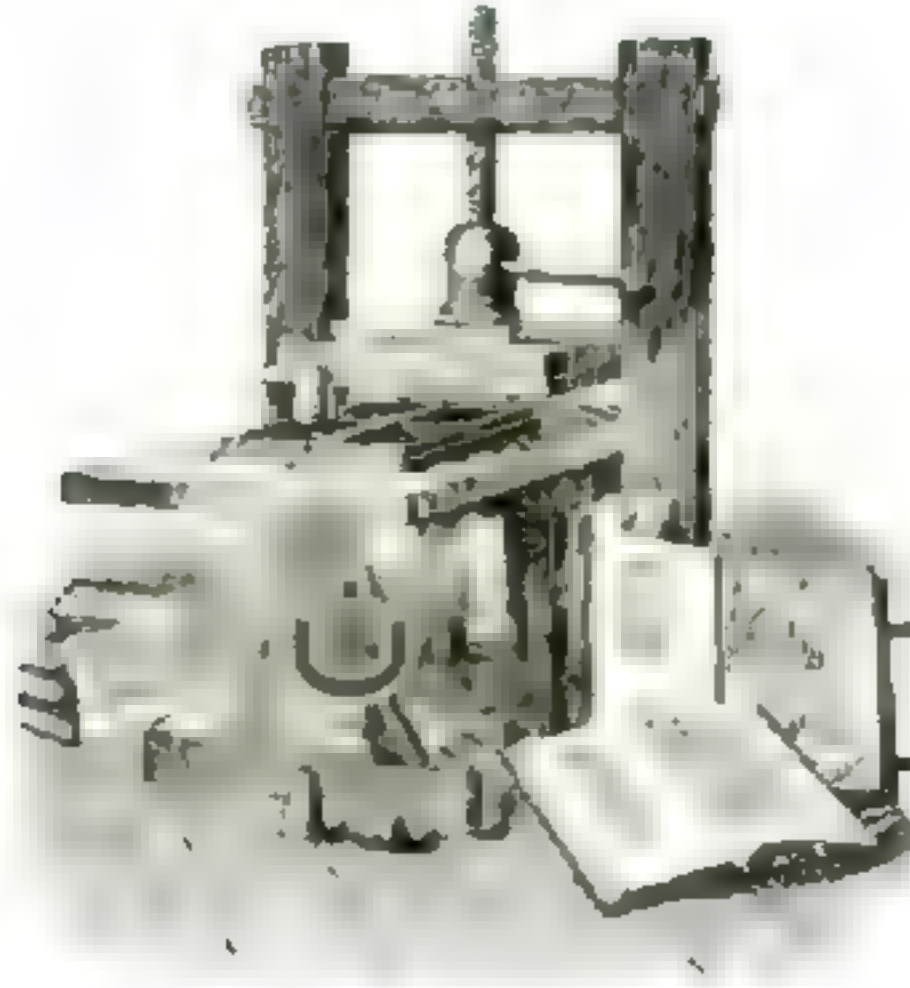
بلق آرکیالوجیکل پریس

عرب مغرب وارش کو پڑھتے ہیں، الجزائر اور لیبیا قالون پڑھتے ہیں، شمالی مصر، شام، لبنان اور سعودی عرب میں حفص کو عاصم کی طرف سے پڑھا جاتا ہے، اور عراق میں وہ ایک سے زیادہ پڑھتے ہیں، بشمول اسم کے۔ ہاشم کی سند پر خلف کا پڑھنا یا ابن مسعود کا پڑھنا (1) یا عاصم کی سند پر حفص کا پڑھنا ، اور جنوبی مصر ، سوڈان اور حضرموت ملک لیک اور کچھ مشرقی ممالک کو پڑھنا۔ اسلام بہت سے دوسرے پڑھنے لیتا ہے۔

سات ریڈنگز کے درمیان فرق کی موجودگی کا دوسرا ثبوت نمبر 19 پر عددی معجزہ کے عنصر لاگو ہونے سے ظاہر ہوتا ہے۔ حسب ذیل نورانی حروف کے لیے: (الف، یا اور نون، عاصم کی سند پر حفص کے پڑھنے کے مقابلے میں، اور اس فرق پر بھی زور دیا۔ ڈاکٹر خلیفہ نے خود "ن" اور "قلم" کی بجائے "نون" اور "قلم" پڑھا اور "س" کو "ص" سے بدل کر لفظ "بسط" پڑھنے پر زور دیا۔ (الاعراف (69)) اس نے حروف الف اور یس کی 18 سے زیادہ نئی تلاوتیں بھی شامل کیں، اور اس کا حتمی دعویٰ کہ آخری دو آیات سورہ التوبہ (128) - (129) سے یہ قرآن کے ساتھ گستاخانہ احادیث کی آمیزش سے من مبنی غلط اضافہ ہیں، اور بدقسمتی سے بخاری اور مسلم اس کو تسلیم کرتے ہیں اور ان دونوں آیات کے اضافے کو مشہور و معروف صحابی اور جھوٹے گواہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ دو شہادتوں (2) کے حامل کی طرف سے، اور ڈاکٹر خلیفہ نے ان کے ساتھ (سبحانی تاثرات) کا سلوک کیا، تو اس نے انہیں قرآن سے حذف کرنے کا حکم دیا، اور آج آپ کر سکتے ہیں۔

---

1 جب خلیفہ عثمان نے انہیں جلانے کے لیے قرآن جمع کرنے کو کہا تو عبداللہ بن مسعود نے انہیں اپنا قرآن خلیفہ کے پاس بھیجنے سے روک دیا اور کہا گیا کہ اہل عراق پڑھتے ہیں۔ اسے پڑھ کر لیکن ان کا یہ قرآن آج لوگوں کے ہاتھ میں نہیں ہے، جیسا کہ علی بن ابی طالب کا قرآن، جس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ یہ ایک مکمل قرآن ہے گمشدگی

2 وہ خزیمہ بن ثابت بن الفکیح بن ثعلبہ بن سعیدہ بن عامر بن غیان بن عامر بن خطمہ بن جشم بن مالک بن العوس، الانصاری الاوسی ہیں۔

اس کے قرآن کا ایک نسخہ انٹرنیٹ پر OPEN QURAN کے نام سے حاصل کریں-

لیکن ڈاکٹر خلیفہ کا دعویٰ یہیں نہیں تھا، کیونکہ تمام چھ کتابیں ایسی احادیث سے بھری ہوئی ہیں جو کہتی ہیں اور دعوی کرتی ہیں کہ سورۃ الاحزاب، مثال کے طور
پر، سورہ البقرہ سے لمبی تھی، اور یہ کہ قرآن سے حذف شدہ آیات موجود ہیں- جیسا کہ: بنی آدم کے بارے میں آیت اور زانی اور زانیہ کو سنگسار کرنا-
شیخ اور شیخ، اور رضاعت کی آیات، اور کریبوں کے مشہور قصے پر ان کا حملہ، جس کی تصدیق قرآن کے متن میں ہوتی ہے، جس کی وجہ سے
عثمان بن عفان اپنی ہجرت سے حبشہ واپس آیا (1) بہت سے مسلمانوں کے ساتھ، تو انہوں نے اسے چیلنج کیا، اور نقل کرنے والے کے لیے دروازہ کھول دیا-
اور منسوخی وسیع ہے، اور انہوں نے ہمیں بتایا: قرآن صرف ایک بار منسوخ نہیں ہوا اور صرف اللہ تعالیٰ نے، بلکہ
ان کا دعوی تھا کہ،حدیث قرآن کو منسوخ کرتی ہے اور قرآن ایک دوسرے کو منسوخ کرتا ہے-
ہیں، خاص طور پر ابن مسعود کا بیان، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قرآن کے لیے تصدیق شدہ اور محفوظ ہے، کہ دو فسق کرنے والے ان میں سے نہیں ہیں-

اس لیے قرآنی ورثے کے مجموعے کا بغور جائزہ لینے والا یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ قدیم ہاتھ سے لکھے گئے قرآن میں جو
تشکیل شامل کی گئی تھی وہ بالکل بھی من مانی نہیں ہے- اور یہ کہ اس کا نتیجہ ہمارے سامنے آنے والے بہت سے احادیث
کی وجہ سے بہت بڑی تباہی تھا (2) نہ صرف ثابت بلکہ ساسانی روایتیں، جن میں سے تمام کی شکل میں 500 سے زیادہ تغیرات
ہیں- بعض اوقات خطوط اور الفاظ میں جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان علماء کہتے ہیں انہوں نے ان تمام احادیث کا دفاع کرنے
کی کوشش کی ہے جو ان کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اور ان کی قبولیت کو زیادہ تفصیل سے بیان
کرتی ہیں- 40 احادیث جن میں خارجانہ زہر ہے، جن کا واحد مقصد واضح طور پر قرآن کی توہین کرنا ہے، حالانکہ ان متعدد تلاوتوں کی
کثرت کے اندر لسانی اور گرامر کے معنی کا واضح الٹ ہے، اکثر 180 ڈگری کی قدر کے ساتھ، اور اس کا نتیجہ ہے: ایک الزام-
لوگ قرآن میں راگ کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں (3) بعد میں شدہ اور حمزہ کی ایجاد، ور الفراہیدی 100-170 (ہجری) کے
دور میں متن میں سابقہ کو شامل کرنے میں تغیر- ، بہت سے مسائل پیدا کرنے کی ایک اور وجہ کا باعث بنی جس سے معنی کو بگاڑا گیا-
اصل الگ ہے- جیسے سورۃ الاسراء 16 کی درج ذیل آیت کو پڑھنا:

ور جب ہم نے کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہا تو ہم نے ... کے متمول لوگوں کو حکم دیا تو انہوں نے وہاں

کیا خدا یہاں کے امیر لوگوں کو بے حیائی کا حکم دیتا ہے!! ان کے گاؤں سے پہلے کہنے کا حق
ہے؟ لیکن جب ہم سورہ انعام 123 کی دوسری آیت میں پڑھتے ہیں تو ہم کہتے ہیں:

اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس

کے بد ترین مجرموں کو اس کے مکر کرنے کے لیے رکھا ہے، لیکن

وہ اپنے ہی خلاف سازشیں کرتے ہیں اور انہیں خبر نہیں ہوتی-

یہاں سب سے بڑے مجرم کون ہیں؟ رات کے سفر کی آیت میں متمول لوگوں کا موازنہ؟

1 نبی کی سیرت، اسلام کی کہانی، حبشہ سے مسلمانوں کی واپسی- قراءت کی
سائنس میں منظور شدہ کتابوں میں سے 2 امام ابن الجزری کی کتاب "النشر فی القراءات العشر" ہے، جو اس موضوع پر لکھی گئی سب سے جامع
کتابوں میں سے ایک ہے- 3 یعنی الحجاج پر ابن کثیر کی ابتدا و انتہا اور تاریخ الطبری کے مطابق نو مقامات پر قرآن کی تلاوت کا الزام لگایا گیا-

اب اگر ہم اس شذب کو شامل کریں جو امراحیدی نے 100-170 ہجری میں لائی تھی اور علمائے قرآن نے اسے لفظ "ہمارے حکم" میں میم کے ساتھ شامل کرنے میں کوتاہی کی ہے، یعنی ہم نے انہیں امارت میں ڈال دیا، تب ہی- کیا معنی مساوی ہوں گے، اور یہ کہ عیش و عسرت والے شہزادے) یہاں معنی سے متضاد ہیں (دوسری آیت میں بڑے محرم: یعنی یہ پرتعیش شہزادے وہ ہیں جنہوں نے اپنی طرف سے بے حیائی کی، اور خدا اور اس کی کتاب- اس پڑھنے کی بنیاد پر، کیونکہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو بے حیائی کا ہرگز حکم نہیں دینا چاہیے، خواہ وہ مالدار ہوں یا غریب، اور تب ہی اس گاؤں کے لیے یہ کہنا جائز ہے کہ ہم نے اسے مکمل طور پر تباہ کر دیا، اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے کلام کے بارے میں ابہام پیدا ہو گیا- قرآن مٹ جائے گا اور باطل حق بن کر ظاہر ہو جائے گا-

اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تصدیق اور قرآن کے دفاع میں:

اس کے پاس اس سے پہلے سے کوئی ہرو نہیں آئے گا اور نہ ہی اس

 والوں کی طرف سے کوئی حکمت والا قابل تعریف ہے-

فصیلات 42

کسی نے کہا کہ لفظ (ہمارا حکم) یعنی ہم نے انہیں امارت میں رکھا، قرآن میں اس معنی میں کبھی نہیں آیا اس لیے یہ پڑھنا غلط ہے! ایک اور نے کہا:

جملہ (ہمارا حکم) یعنی ہم نے ان کو امارت میں رکھا، اس معنی میں آتا ہے کہ خدا ہی نے جس نے سب سے پہلے انہیں امارت میں رکھا، ،ور یہ- ب کی بے حسی کی وجہ؟

اس لیے میں پہلے سے کہتا ہوں کہ قرآن کی ہر سورت میں بالکل، ایک یا ایک سے زیادہ الفاظ ایسے ہیں جو قرآن میں ایک بار کے علاوہ نظر نہیں آئے، چاہے وہ سورت کسی ہی چھوٹی ہو یا کتنی لمبی ہو، اور کہ یہ قرآن کی فصاحت و بلاغت کا ایک راز ہے جو خداتعالی نے وضع کیا ہے جس سے انسان اس سے قاصر ہے چاہے تمام بنی نوع انسان اکٹھے ہو جائیں اور جنات اس کے مطلعہ سے نقل کرنے کی کوشش کریں- عبد الدائم الدخیل کا قرآن کے لیے)

جہاں تک دوسرے سوال کرنے والے کے میرے جواب کا تعلق ہے، خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے، اور وہی ہے جس نے فرعون، ہٹلر اور صدام کو تخت پر چڑھنے دیا، اور وہی ہے جو

اس کو اپنے قالین کے نیچے سے کھینچتا اس بات کا ثبوت ہے کہ دولت مند ہمیشہ ان کی پسندیدگی سے بھری ہوئی تاریخ پڑھتے ہیں اور ان میں سے ہر زمانے میں فاسق و فاجر تھے- اور یہ کہ خدا نے ان میں سے کسی کو بھی بدکاری کا حکم نہیں دیا-

مخص میں اپنے آپ کو مسلمان علماء کہنے والے فلسفیوں نے جب خدا کے خوبصورت ناموں کو گننا چاہا تو بالتصفی، مذہب اور زیادتی کی وجہ سے ان کو شمار کرنا شروع کر دیا- قرآن کو انفرادی طور پر، جیسا کہ (مقدس، صمد، رحمن، خالق اور خالق)، اور ثنائی ناموں کو ختم کر کے ہر ایک کو ایک ہی نام کے طور پر خداتعالی نے تقسیم کیا- فقرہ (مضبوط، غالب) کو (طاقتور) اور (غالب) میں، گویا ہر لفظ کا ایک آزاد معنی اور وصاحت ہے، پھر جب وہ محدود ہو گئے اور اپنے مطلوبہ مقصد تک نہ پہنچے تو انہوں نے افعال کا اضافہ کرنا شروع کر دیا- خداتعالی اور اس کے احکام (حکم اور ممانعت) جن کا تذکرہ فعل کی صورت میں کیا گیا ہے، انہوں نے ان کو اسم بنا دیا جو انہوں نے ناحق اور جرحانہ طور پر خدا کی طرف منسوب کیا چنانچہ انہوں نے مزید کہا مقرر دلیل، نقصان دہ- ، اور فائدہ مند اب اگر وہ ان لوگوں کے ساتھ جو بے حیائی سے لطف اندوز ہوتے ہیں تو وہ اسم کیا ہے جو اس کو خدا کے نام کے طور پر شامل کرنے کے لیے کیا ہے؟ - ور خدا نہیں ہے میں اسے یہاں لکھ سکتا ہوں اور حیران ہوں کہ انہوں نے خدا کو (نقصان دہ اور ذلت آمیز) اس مقام تک کیسے بیان کیا کہ وہ غیر موجود ہیں-

خدائی عدل کے مفہوم سے واقف ہونے کی وجہ سے انہوں نے صفت (انصاف) (اور انصاف) ایجاد کی اور اسے خدا کے خوبصورت ترین ناموں میں شامل کیا، اور خدا نے قرآن کے متن میں اس صفت کے ساتھ کبھی بھی اپنے آپ کو بیان نہیں کیا، کیونکہ (انصاف قائم کرنے والے) کی صفت جو خدا نے اپنی طرف منسوب کی ہے، یعنی وہ ہر چیز کو اس کا حق دیتا ہے - اور یہ کہ خدا نے یہ قول میں ہمارے دلوں کو سکون بخشتا ہے-

جو ہدایت یافتہ ہو وہ خود ہی ہدایت کرے گا اور جو گمراہ ہو گا وہ اس کے لیے گمراہ ہو گا اور کوئی بوجھ اٹھانے

والی عورت کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی اور ہم اس وقت تک عذاب نہیں دیں گے جب تک کہ ہم رسول

 نہ بھیج دیں-

الاسراء 15

یہ سب وہ خوبیاں اور ہدایات ہیں جو مساوات کے اساسی تصور میں انصاف کے معیار سے بڑھ کر ہیں، جو ہمارے محدود تصور کے مطابق دو فریقوں کے درمیان برابری تک محدود ہیں کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہیں؟ کیا اندھے اور بینا برابر ہیں؟ کیا آپ کیسے فیصلہ کرتے ہیں؟

کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے اپنا آخری پیغام بھیجنے کے لیے ایک نامناسب وقت کا انتخاب

کیا؟ اس کے لیے بہتر ہوتا کہ وہ اپنا آخری پیغام بھیجنے کے لیے الفراہیدی کے دور کے بعد تک انتظار کرتے تاکہ اسے ایک مشکل عربی رسم الخط میں وضع کیا جا سکے جو قوم کو نہ صرف ایک رسم الخط پر متحد ہونے پر مجبور کرے بلکہ ایک پڑھنے پر بھی۔

پہلا: خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

انبیاء 23

دوم: عربی حروف کے پڑھنے کی وجہ، گرامر اور مورفولوجی کے ماہرین کا ان مخصوص رسم الخط کی طرف متوجہ ہونا، اور پھر ان میں ان کے حرف اکبر اضافہ، جیسے انونیشن کی شکل اور حرکت، وقف اور ربط کی جگہیں، سجدوں کی جگہیں، اور تین حصے اور ہر وہ چیز جو بعد میں متن میں شامل کی گئی تھی، ایک ہی وجہ سے تھی، جو یہ ہے خدا تعالیٰ کا پیغام، خدا کا کلام، اور عظیم کی شکل میں ہدایاتی معجزہ قرآن ہی ہے، نہیں اس کتاب کی سطروں کو بعد میں مقدس کرنے پر آمادہ کیا، اور پہلے اس شکل میں، اور قرب کی عظمت کی وجہ سے ان حروف کی حیثیت باقی سب سے بڑھ گئی۔ مثال کے طور پر اس کتاب سے ناٹ اف ڈیسٹینی کا مطالعہ کریں اور مغربی دنیا میں سائنس کی ترقی کے باوجود ان کی زبانوں کے حروف اب بھی ناقص اور کمزور ہیں اور ان کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ پڑھنے اور لکھنے کے لیے۔

تیسرا: خدا نے ہم پر ظاہر کیا ہے کہ اس نے قرآن عظیم کو اس کی سورتوں کی تعداد، ان کی ترتیب اور اس کی آیات، الفاظ اور حروف کی تعداد کے ذریعے محفوظ رکھا ہے۔ 19 نمبر کے اصول اور بنیاد کے تحت، اور خلیفہ عثمان نے پہلے قرآن جو کھالوں اور ہڈیوں پر لکھے ہوئے تھے، جلانے اور تلف کرنے میں کیا گیا اور انہیں صرف ان قرآنوں تک محدود رکھا جو اس نے لکھنے کا حکم دیا تھا اور اپنی نگرانی میں۔ اور قرآن (حفصہ) کے نام سے جانے والے رسول کے قرآن سے مکمل مطابقت پر ان کا انحصار، اسی ترتیب میں، اسلامی قوم کو متحد کرنے کا عمل ہے، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ انہوں نے اس کتاب پر الزام لگایا ہے۔ نامکمل ہونے کے بارے میں، یہ کہتے ہوئے: بکری نے اسے بہت کھایا، اور پڑھنے کی کثرت جو پہلی جنگ عظیم کے بعد نمودار ہوئی اس کی وجہ خطوں اور ممالک کے درمیان متن میں ڈاسکرٹک ہوائنٹس کو شامل کرنے اور دستی اندراج میں فرق تھا، اور یہ کہ ہم قرآن کے طالب علم ہونے کے ناطے، تردید کی مساوات کے ساتھ صحیح ترین قراءت کو ثابت کرنا چاہیے اور باطل کو رد کرنا چاہیے تاکہ ان قراءتوں میں سے کسی ایک پر اندھا اعتماد کیے بغیر اور تعصب کے بغیر سچائی کو ظاہر کیا جا سکے۔ پھر جس چیز کو (اسباب وحی) کا علم کہا جاتا ہے - اور منسوخ و منسوخ کا علم جو بعد میں متن کے ساتھ زبردستی جوڑ دیا گیا۔ قرآن کے نصوص کو سمجھنے میں سب سے بڑی آفات اور رکاوٹیں ہیں، جیسا کہ انہوں نے سوچنے سمجھنے والوں کے ذہنوں میں اس کی آیات کو منجمد کر دیا، اور اس کے بعد یہ عظیم قرآن ایک بت بن گیا، وہ صرف موت اور غم کے موقعوں پر پڑھتا ہے۔ اس کے بعد تیسری صدی ہجری کے شروع میں قرآن پڑھنے کی ایک نئی سائنس ظاہر ہوئی جسے "تجوید کی سائنس" کہا جاتا ہے) اور اس کے متن میں بھی اس کی علامات کا اضافہ کر دیا گیا۔ قسم" جس نے گلوکاروں کو مسحور کیا اور ایک کہانی کا مفہوم، غور و فکر اور غور و فکر اس وقت تک کیا تھا جب تک کہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ وہ اصل کتابوں سے لیے گئے تھے۔ جب سے ان پر وحی نازل ہوئی ہے قرآن کی تعریف کرنا، اور یہ کہ ابو عبید القاسم بن سلام (157-224ھ) نے جو کچھ کیا وہ صرف آپ نے متن پر یہ نشانات رکھنے تاکہ اسے صحیح طور پر پڑھا جا سکے جیسے جبرائیل علیہ السلام نے اپنی وحی کے دوران پڑھا تھا۔

پیغمبر اسلام اور ان نشانیوں پر شک کرنا قرآن پر ایک اور حملہ ہے۔

لیکن میں سچائی کی تلاش کرنے والے مسلمانوں کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم نے قرآن کے پوشیدہ متن کا مطالعہ کیا ہے، جو کہ انیسویں میں ہے، اور اس کے تمام حروف، الفاظ اور اس کی آیات کی تعداد کو شمار کیا ہے، اس طرح ہم پر ظاہر ہو رہا ہے۔ نمبر 19 ہر نور کے تمام حروف کی درستی، اور میری نئی کتاب، ان شاء اللہ، اس مطالعہ کے بارے میں ہو گی تاکہ ہر ایک کو قرآن سے، تمام نجاستوں سے پاکیزہ ثابت کیا جا سکے۔ جو متن میں جمع ہو چکے ہیں، جو ہمیں ان سات قراءتوں کی کثرت میں واضح طور پر نظر آتے ہیں جو پیشروؤں سے ہم تک پہنچی ہیں، اور میرے اس مطالعہ میں سورہ الاعراف میں لفظ (بسمہ نال سعد) پڑھنے پر زور دیا گیا ہے۔ raf، اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ سورت میں لاپتہ راہبہ

(ں) حاص طور پر لفظ "لسار منہا" تک محدود ہے جہاں "یاء" (الناصر منہا) کے بجائے "آپ" بولنے والے کا ضمیر ہے- پڑھنا، یہ بن گیا. سورة القلم نمبر میں نس کو بھی 19 نمبر سے تقسیم کیا جا سکتا ہے-

بے شک ہم نے ان کا امتحان لیا جیسا کہ ہم نے اہل جنت کو آزمایا تھا جب انہوں نے قسم کھائی تھی کہ وہ صبح کو اس نے نکلیں گے

سورة القلم 17
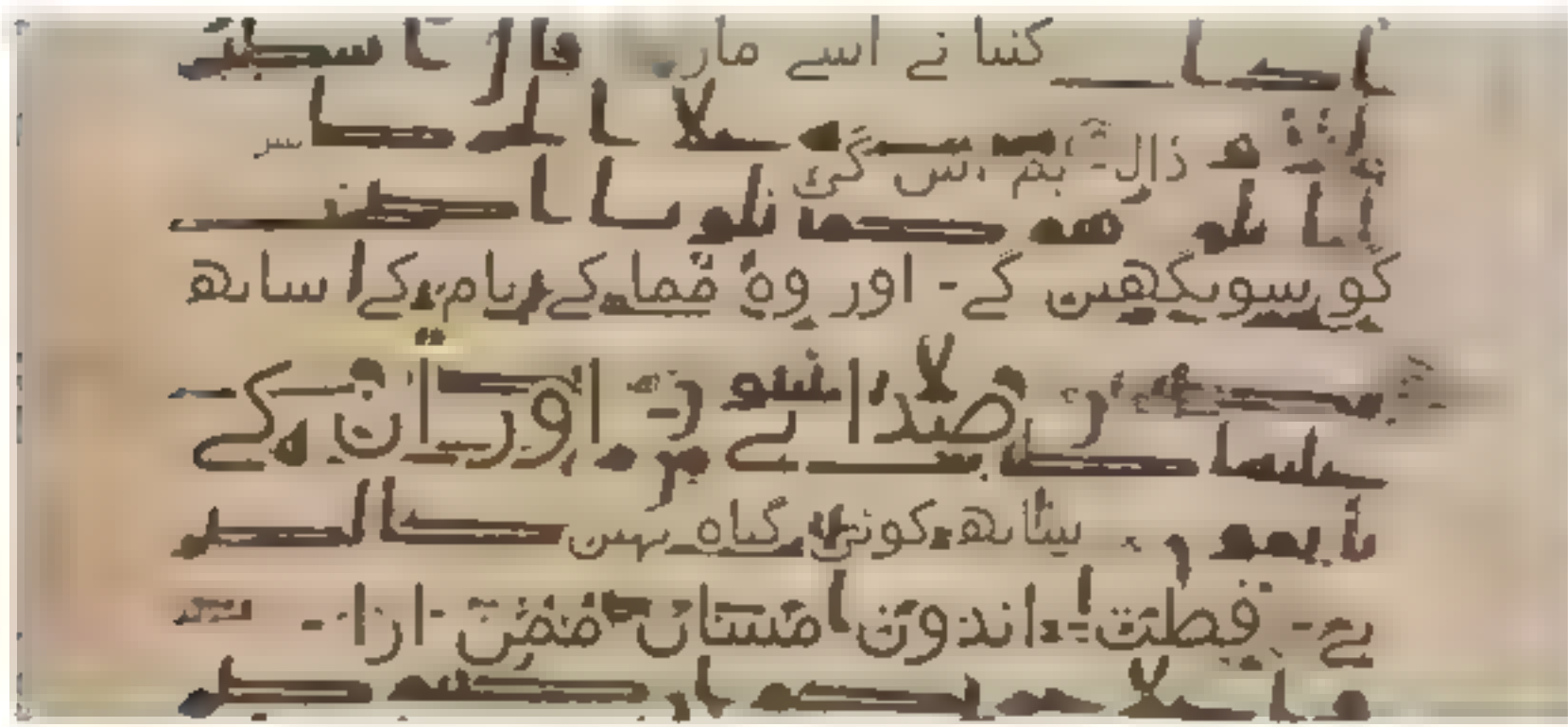
سکیم C

نویں سطر میں یا کی بجائے لفظ (النصر منھا) میں نون کا نقطہ نظر نوٹ کریں اور یہاں نون غائب یٰ کے بجائے پہلا شخص نون ہے-

۹۸ ب
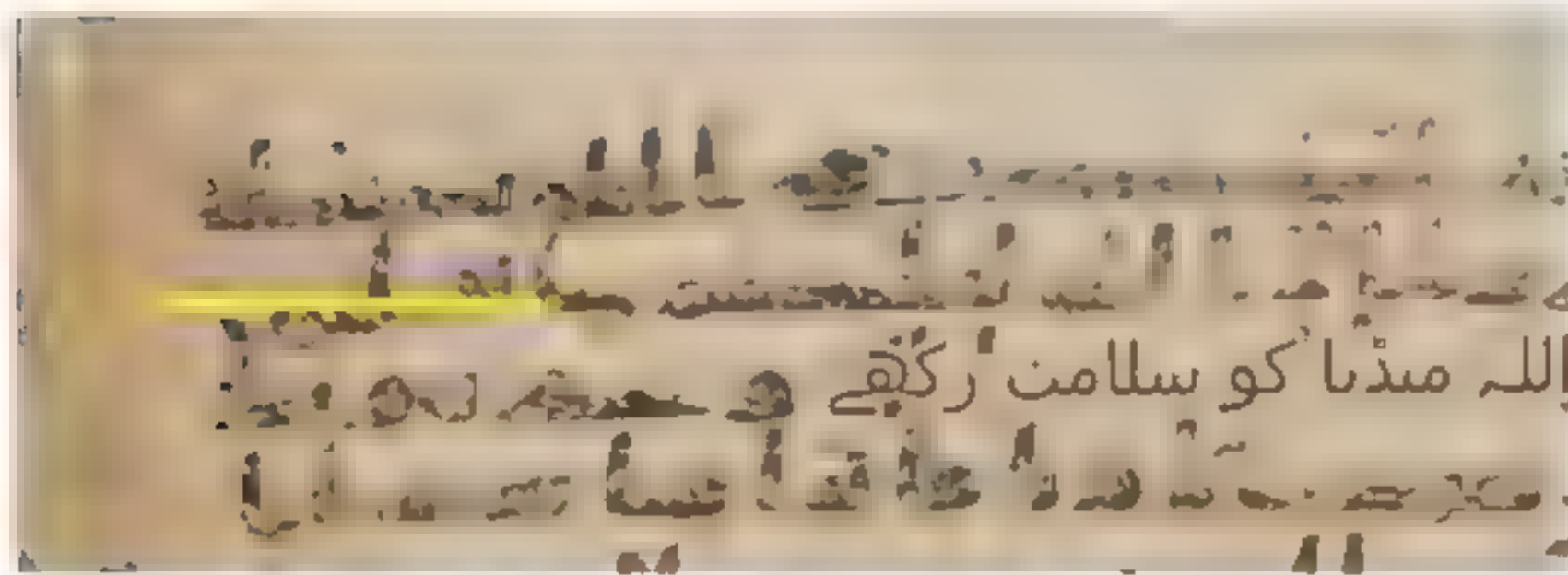
سورہ اعراف میں لفظ "غمِ" میں لفظ "بست" کو نوٹ کریں-

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں ان تمام اضافوں پر آنکھیں بند کر لیں چاہیں جو آج ہمارے قرآن میں بین الاقوامی تشکیل سے ئے ہیں- 16 قبل مسیح - 69 ہجری، الفراحیدی 100-170، ابو عبد القاسم 157-224، اور آیات 128 کے وجود کی مکمل تصدیق کے ساتھ- اس میں سورہ التوبہ کی 129، اور اسسول قرآن (امام کے قرآن) کے نسخے سے کچھ الفاظ کو ٹائپوگرام کرنا تعین بنائیں- بہت کم جگہیں ایسی ہیں جنہیں حقیقت میں تحریف کرنے والوں کے ہاتھ سے خدا کے وعدے کی محفوظ کتاب سمجھا جاتا ہے اور یہ وحد کمیاس ہے- جس سے اللہ تعالیٰ کے ذکر کو محفوظ رکھنے کے وعدے کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے-

اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ آج قرآن میں پائے جانے والے تمام اضافات، توقف کے نشانات، اور سجدے کے نشانات یہاں سے نہیں ہیں-

وحی کا نازل ہونا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے ثابت ہے

اس کو جمع کرنے کے لیے اپنی زبان کو نہ ہلانا اور اس کی

تلاوت کرنا ہمارے ذمہ ہے، پس جب وہ اسے پڑھے تو اس کی تعبیر کرنا-

قیامہ

نوٹ: جو فعل ہم پڑھتے ہیں اس میں شدت کا اضافہ کرنا ضروری ہے، یعنی ہم نے اسے قرآن پر غور کرنے والوں نے پڑھا ہے، اور یہ کہ یہ آیات نہیں ہیں-

میسنجر کو ہیں بالکل ناخواندہ ہیں، لیکن یہ ان تمام لوگوں کے لیے تحریر ہے جو قرآن میں اور ہر وقت غور و فکر کرتے ہیں-!!

ایک خط میں نے 2007 میں عاصم کی اتھارٹی پر ڈائیکریٹکس میں 128 غلطیاں پیش کیں- میرا مطلب یہ ہے کہ میں نے قرآن کی پاکیزگی کو ظاہر کرنے کے لیے جمع شدہ diacritics، تناؤ اور ہمزہ خاک کو صاف کرنا چاہا، اس لیے انھوں نے اندر جانے کے بجائے اپنے سر ریت میں دفن کر لیے

تعمیری مکالمے میں-

درحقیقت، آج کے بہت سے حقیقی فکر کے دوست قرآن کے عددی معجزے کے ماننے والے ہیں، یا تو لسانی کے حامی ہیں۔ ان میں سے اکثر اس خیال کو قرآن کے متن میں گرامر کی غلطیوں کو ظاہر کرنے سے دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، یا تو وہ اس وجہ سے کہ وہ عاصم سے حفص کی اس تلاوت کی پاکیزگی پر اندھا یقین رکھتے ہیں یا دیگر قراءتوں پر غور کرنے سے ڈرتے ہیں- اس موضوع میں تاکہ ان کی تحقیق عام لوگوں کے ذہنوں میں نہ جلے ورنہ جو لوگ اس آیت کو "خدا قرآن کو محفوظ رکھے" سمجھتے ہیں گویا یہ ایک مافوق الفطرت جادو ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ میں اس پر زور دیا ہے- المائدہ کہ یہودیوں کو خاص طور پر اور دوسرے لوگوں کو نہیں کہ وہ منافقت اور فریب سے اسلام میں داخل ہوں گے، ورنہ یہ کہ وہ اسلام کے اس تعلیم کے متن میں بالخصوص اضافہ کریں گے، تاکہ ایمان کے بجائے کفر کو پھیلایا جا سکے- اپنے حسد اور اس حال کی وجہ سے کہ وہ اپنی تورات کی تحریروں کو مسخ کرنے تک پہنچ چکے تھے، جسے انہوں نے اپنے ہاتھوں سے مسخ کیا تھا-

خدا نے ان پر اپنے ہاتھ باندھنے کا الزام لگایا، اور اس سلسلے میں جو کچھ انہوں نے کہا اس کی لیے ان کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے، اور خدا نے قرآن پاک میں ایک واضح عبارت کے ساتھ ان پر لعنت بھیجی۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدہ میں فرمایا:

اور یہودیوں نے کہا، "خدا کا ہاتھ بندھا ہوا ہے، اور وہ ملعون ہیں-"

جو کچھ انہوں نے کہا اس کے مطابق وہ اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے اور وہ ان میں سے

بہت سے لوگوں کے لیے جو تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے بڑھا دے گا اور

ہم نے ان کے درمیان دشمنی ڈال دی ہے- قیامت کے دن تک جب بھی وہ جنگ

کی آگ بھڑکاتے ہیں تو وہ پوری زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے

ہیں اور اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا

تورات اور انجیل کو اور جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے، ان میں سے

بہت سے اس چیز کو جو آپ کے رب کی طرف سے آپ پر ظلم اور کفر میں نازل ہوئی ہیں.

کو برقرار رکھیں، پس آپ کافروں سے مایوس نہ ہوں-

یہاں تک کہ آج وہ اسلام کے رسول اور ان کے خدا کو صریح طور پر بیان کرتے ہیں، (رسول) اور خدا لعنتی، کیونکہ خدا نے ان پر لعنت کی ہے- قرآن نے وضاحت آیات میں بیان کیا، چنانچہ انہوں نے بہت سی من گھڑت احادیث لکھیں: (اسرائیلی خواہش) جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعنت کرتے تھے-

اور لعنت بھیجی

واضح رہے کہ ان ایات کی تفسیر میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہود وہ ہیں جو قرآن پڑھنے کے نتیجے میں کفر اور ظلم میں اضافہ کریں گے۔
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہوا کیا اللہ تعالی نے یہ قرآن اس لیے نازل کیا تھا کہ وہ کفر اور ظلم میں اضافہ کریں؟

قرات، قیام، تفسیر، منسوخ و منسوخ، احادیث، تفسیر و تعدیل، ال رسول کی عبادت، صحابہ کرام کی حرمت، حجر اسود کو چومنے، قبروں کی زیارت، مزارات پر مسجدیں بنانے اور رگڑنے کی سائنس کہاں سے ائی؟ کعبہ کی دیواریں کہاں سے ائی ہیں؟
فہرست جاری ہے اور کبھی ختم نہیں ہوتی؟

سب سے بڑی 128 نحوی غلطیوں میں سے، جو قرآن کی متعدد تلاوتوں کو پڑھنے اور ان کا اسپول قرآن پڑھنے سے موازنہ کرنے سے نکلی گئی ہیں، میں آپ کو پانچ مثالیں دوں گا، جن میں وہ غلطیاں بھی شامل ہیں جنہوں نے اسلامی تفہیم کو تبدیل کرنے پر بڑا اثر ڈالا۔
درست:

1 - توبہ کی آیت:

کچا کھانا کفر میں اضافہ ہی ہے جس سے ان لوگوں کو گمراہ کیا جاتا ہے۔

2 - آیت الاسراء:

اور جب ہم نے کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہا تو ہم نے اس کے مہذبوں کو حکم دیا لیکن انہوں نے اس کی نافرمانی کی

3- رؤمیوں کی آیت.

رومیوں کو زمین کے سب سے نچلے حصے میں شکست ہوئی، اور وہ ان میں شامل تھے۔

ان کے ہار جانے کے بعد وہ شکست کھا جائیں گے۔)

4- آل عمران کی آیت:

عورتوں اور بچوں کی خواہشات کی محبت بنی نوع انسان کے لیے خوبصورت بنایا گیا ہے۔

5- عورتوں کی آیت.

ابراہیم کا دین سیدھا تھا، اور خدا نے ابراہیم کو دوست بنا لیا۔

1- (نسائی صرف کفر میں اضافہ ہے، اس سے کافروں کو گمراہ کرنا)

میں پہلے بھی انٹرنیٹ پر متعدد مضامین میں آیت نسائی پڑھنے کی وجہ بیان کر چکا ہوں اور یہ (زیادہ) کسی بھی طرح نسائی کی خبر نہیں ہے۔
قرآن سے اس کی ایک شکل اور مثال، سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 60: "صدقہ صرف ..... خدا کی طرف سے فرض ہے۔"

میں نے ایک جملہ تیار کیا ہے خواہ وہ کچھ ضعیف ہی کیوں نہ ہو، اور یہ میرے ایک دوست کی طرح ہے جو گرامر اور مورفالوجی پر عبور رکھتا ہے، تاہم یہ ایت النسی کا مطلوبہ مفہوم دیتا ہے۔ موضوع (ناسی) کو پیش گوئی (اضافی) سے الگ کرتا ہے۔
اور اس کا نیا پڑھنا قتادہ ہے (مذکورہ فعل کے مطلق اعتراض کے طور پر اضافی۔ یہاں ایک جملے کی مثال ہے جسے ضعیف قرار دیا گیا تھا طلب علم محض لوگوں

کا صافہ ہے۔ ایسے وہ لوگ جو ہجوم میں بھٹک دیتے ہیں۔ بے قابو ہیں، کبھی اس پر کاغذ کے ٹکڑے پھینکتے ہیں اور کبھی خاک پھینکتے ہیں۔
سبق کے دوران میں خلل ڈالنا۔

(لیکن) یہاں یہ سب اندھا ہے۔ یعنی (اگر) کے عمل کو (کیا) منسوخ کرتا ہے۔

اضافہ: ایک مستحب فعل جس کی تعریف (بزید) ہے-

الشعب میں: اعراب اور فعل کا تعلق حذف شدہ فعل سے ہے-

برج: موجودہ دور کا فعل

اس کا ایک بروس اور اس سے متعلق ایک genitive صورت ہے، اس لیے فعل خبری ہے

کون: ایک رشتہ دار اسم

شکیو ایک ماضی کا فعل ہے جو دمام پر مبنی ہے کیونکہ یہ گروپ کے واو سے جڑا ہوا ہے، اور یہ ایک موضوع کے طور پر نامرد صورت میں ہے-

وہ سے ایک موجودہ ساؤ فعل اور مربوط ضمیر کے طور پر پھینک دیتے ہیں-

بعض اوقات یہ وقتی صورت حال میں الزام لگانے والے معاملے میں ایک اعتراض ہوتا ہے-

سکریپ کے ساتھ: جار اور فعل سے متعلق فعل وہ پھینک دیتے ہیں-

کاغذ: اس میں شامل کیا گیا۔

اور ایک کنکشن

بعض اوقات وقتی حالت کے الزامی معاملے میں اس کا دوسرا اعتراض ہوتا ہے-

دیگر: اس میں شامل کیا گیا۔

چاک کے ساتھ genitive اور genitive کا تعلق فعل سے ہے (وہ اسے پھینک دیتے ہیں)

ور جملہ "جن لوگوں نے سے پرستش کی وہ مضمون کے مضمون کی رپورٹنگ کی جگہ پر پھینک دیا جائے گا، جو (طالب علم) ہے-

وغیرہ . . . .

اس پڑھنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ طالب علم خود فساد میں اضافہ نہیں ہے، بلکہ فساد کرنے والوں کی طرف سے کیا گیا ہے (اسے پھینکنا)۔
کاغذ اور چاک کے ٹکڑوں اور اسباق کے دوران میں خلل ڈالنے کے ساتھ، اس جملے کا اظہار مبتدی کے لیے پیشن گوئی کی جگہ پر ہونے کے طور پر کیا جاتا ہے-

اگر ہم اس بنیاد پر ابن النساء کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ النساء بذات خود کفر میں اضافہ نہیں ہے بلکہ ان لوگوں کا کب ہے جو
ہوں نے اس کے مباح ہونے کی وجہ سے) بالعموم اور عام طور پر اس کی معاصی کی وجہ سے کفر کیا۔ اور جن چیزوں کو خدا نے حرام کیا ہے اس میں ان کا شریک ہونا کفر میں اضافہ ہے- اور فعل (گمراہ ہونا) نہیں بنتا
نامعلوم کے لیے، لیکن یہ کافروں کا عمل ہے-

2 اور جب ہم نے کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہا تو ہم نے اس کے مسول لوگوں کو حکم دیا لیکن وہ وہاں نافرمان ہو گئے

جہاں تک آیت الاسراء کا تعلق ہے جیسا کہ میں پہلے بیان کرچکا ہوں، فعل (ہمارے حکم) میں سختی کا اضافہ کرنے کے بعد، یعنی ہم نے انہیں قیادت پر فائز کیا، پھر وہ نافرمان ہوگئے۔

ں کے گاؤں میں، خد نے انہیں کبھی بھی بدکاری کا حکم نہیں دیا، جیسا کہ یہ ان لوگوں کے ذریعہ سمجھا یا سمجھا گیا تھا جو خدا

کے کلام پر غور نہیں کرتے تھے- قرآن کے متن سے اس کا ثبوت وہ آیت ہے جس میں ہم نے "اس کے سب سے بڑے مجرم" کا جملہ پڑھا ہے، جسے ہم عیش و عشرت والے شہزادوں سے تشبیہ دیتے ہیں-

3- رومیوں کو زمیں کے نچلے حصوں میں شکست ہوئی اور ان کی شکست کے بعد وہ شکست کھا جائیں گے-

جہاں تک رومیوں کے بارے میں آیت کا تعلق ہے، یہ ایک مکی آیت ہے جو قرآن عظیم میں اور پیغمبر اسلام کے اصحاب کے بارے میں یہ شاندار پیشینگوئی کرتی ہے کہ وہ صرف وہی ہیں- وہ اس وقت کی دو بڑی سلطنتوں رومیوں اور فارسیوں کو ایک ساتھ فتح کر لیں گے اور چند سالوں میں وہ خوش ہو جائیں گے-

اس وقت کی دو سب سے طاقتور سلطنتوں پر خدا کی فتح پر یقین رکھنے والے، پیشین گوئی کے وقت، جو کہ 636 میں حقیقت بن گئی- 635ء) اور اس کا ثبوت سیرت نبوی میں اس وقت ملتا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک المدلجی کو خسرو کے

کنگن دینے ک وعدہ کیا تھا- کسی نے کہا کہ چند سال کا مطلب نو سے کم اور یہ آیت مکہ نے یعنی ہجرت سے پہلے اور مسلمانوں کی ان پر فتح یہ 636 عیسوی میں پیش آیا- یعنی 15 ہجری میں اور اس کا اطلاق "چند سال" پر نہیں ہوتا تو ہم کیا کہتے ہیں؟ جس نے یہ

اعتراض کیا ہے وہ آیت کو پڑھنے اور غور سے دیکھنے سے رہ گیا: (رومیوں کو شکست ہوئی) یعنی رومی ہار گئے، اور یہ سنہ 614 میں ہوا جب فارسیوں نے فلسطین پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا- ہولی کراس، یعنی اذان کے چوتھے سال میں اور جب مکہ کی آیت نازل ہوئی، اور درج ذیل آیت کہتی ہے (اور وہ اپنی شکست کے بعد ہیں، یعنی فارسیوں پر ان کی فتح کے بعد اور یہ ہوا سنہ 628، یعنی ہجرت کے ساتویں سال اور اس کے بعد ہم پڑھتے ہیں (وہ قتل کیے جائیں گے) یعنی فارسی اور رومی اور وہ لوگ جو ان کے ساتھ بنو غسان اور ارمنی کے عربوں میں سے تھے- (وہ سب مارے جائیں گے کیونکہ جمع میں آپ ہی ہیں، اور یہ دونوں دو جنگیں ہمیں سنہ 15 ہجری میں سنائی گئیں، پہلی رجب کے مہینے میں اور دوسری اسی سال کے شعبان کے مہینے میں- یا اس سے پہلے کا سال، تاریخ کی کتابوں میں ان دو واقعات کے لیے اہل خبر کی تاریخ میں فرق کی وجہ سے، اور اس لیے کہ یہاں فارمولہ جمع میں ہے اور دوہری یا واحد میں نہیں آیا- اس کا پیشرو (وہ ذبح میں بند ہوں گے)-

جس کے ذریعے؟؟ پھر خبر آئی ہے کہ اہل ایمان وہ ہیں جو ان سب پر اپنی فتح پر خوش ہوں گے، جیسا کہ تشریح میں بیان کیا گیا ہے-

کہ اہل کتاب کی مجوسیوں پر فتح پر اہل ایمان خوش ہوں گے (اور یہ چند سالوں میں ہو گا) یعنی ان کی فتح کے بعد-

رومیوں نے فارسیوں کو شکست دی اور یہ پہلی بار نہیں کہ رومیوں نے انہیں شکست دی، یعنی 15 ہجری میں آٹھ سال- دونوں لڑائیاں محدود ہیں-

چند سال، صرف ایک سال یا ایک ماہ کے فرق کے ساتھ جیسا کہ ان کے ذریعہ دستاویز کیا گیا تھا-

4- لوگوں کے لیے عورتوں اور بچوں کی خواہشات کی محبت ہے-

جہاں تک آیت آل عمران کا تعلق ہے جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ (لوگ) مردوں اور عورتوں کا ایک گروہ ہیں) اور اس میں جس کی وضاحت نہیں کی گئی ہے کہ ان کے لیے خواہشات کی محبت خوش آئند ہے" کس چیز کی خواہشیں؟؟ یاد رکھیں کہ آیت میں جو خواہشات ایک دوسرے کے پیچھے چلتی ہیں وہ دنیا کے مزے لینے کی خواہشات ہیں: (سونا، چاندی، گھوڑے، مویشی، فصلیں اور دنیاوی زندگی کے مزے)- عورتیں اور بچے بھی دنیا کی لذتوں میں سے ہیں، یعنی بچوں سے، (اور عورتیں) یعنی بچوں کے بچے . ... صرف مردوں کے لیے، جس طرح ہمیں آیت نمبر 31 اور الاحزاب 55 کو پڑھنا چاہیے- ان دونوں آیات کے ذہین اور غور و فکر کرنے والے کو یہ معلوم ہوگا کہ اللہ تعالی صرف مردوں کے گروہ کو ظاہر کرتا ہے- یا یہ کہ یہ ان چیزوں (عورتوں) میں سے ایک ہے اور وہ (بچے) عمارتوں اور تعمیرات میں سے ایک ہے جیسا کہ ڈاکٹر شہرور نے اس آیت کے پڑھنے سے واضح کیا- دونوں صورتوں میں، اس کا مطلب خواتین ہی نہیں ہے-

5- اور دین میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اسلام قبول کرے، اللہ اسے نیکی کرنے والا بنائے گا اور ابراہیم کے دین کی پیروی کرے گا جو ایک راست باز تھا، اور اللہ نے ابراہیم کو دوست بنایا-

جہاں تک آیت النساء 125 اور اسے اس طرح پڑھنے کا تعلق ہے تو یہ سورہ اخلاص کے پڑھنے اور اس کے اس قول پر ثابت قدم رہنے کے حذف ادھر آو:

وہ خدا ہے، ایک خدا، ابدی، اس نے نہ جنا، نہ اس سے جنا گیا، اور

اس کے برابر کوئی نہیں-

خدا کی قسم جب اس نے کہا

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا جانتا ہے کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے کوئی

خفیہ سرگوشیاں نہیں ہوتیں مگر وہ ان میں سے چوتھا ہے، یا پانچ آدمیوں کے علاوہ وہ ان

میں سے چھٹا ہے اور کوئی نہیں۔ اس سے زیادہ قریب ہے اور وہ جہاں بھی ہوں گے وہ ان کے ساتھ ہے

 پھر وہ انہیں قیامت کے دن بتائے گا کہ اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

58.7

اگر ہم اس آیت کا جائزہ لینے کی کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں نمبر 3 اور نمبر 5 کا ذکر کیوں کیا ہے، کیونکہ بات چیت (یعنی راز) کم از کم دو کے درمیان محدود ہو سکتی ہے، اور جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے اپنا قول بیان کیا ہے۔ ہیں، اس نے جاری رکھا اور کہا: اور اس سے کم کچھ نہیں، مطلب یہ ہے کہ اس نے نمبر 2 کا ذکر کیے بغیر اس کا ذکر کیا، اور جب اس نے ذکر کیا اور اس سے زیادہ کچھ نہیں، یعنی اسُ نے نمبر 4 کا تذکرہ کیے بغیر اور واضح طور پر ذکر کیا۔ جب اس نے پانچ کا تذکرہ کیا تو اس کا مطلب ہے کہ تعداد لاتعداد زیادہ ہو سکتی ہے۔ ثر، وہ، قادر مطلق، ہر وہ چیز جانتا ہے جو ہم اپنے سینوں میں چھپاتے ہیں، ایک ایک کرکے اور کس کے ذریعے۔
دعا کی ضرورت کے بغیر، اللہ تعالی نے آل عمران - 29 میں فرمایا:

کہو

جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے اسے تم چھپاؤ یا ظاہر کرو وہ جانتا ہے اور خدا جدا ہے
ا

 اور وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

یعنی وہ سب کچھ جانتا ہے اور ہمارے ساتھ ہے جہاں بھی ہم ہیں، انفرادی طور پر یا کسی دوسرے کے ساتھ، تو ان تمام آیات کے بعد ہم یہ کیسے کہتے ہیں کہ خدا نے فلاں کو لوگوں میں دوست، عاشق بنا لیا ہے- بوائے فرینڈ، بیٹا، ساتھی، یا ساتھی؟؟؟؟

خدا بھی حکم دیتا ہے کہ ابراہیم کو اس کی محبت اور خدا کی عبادت میں ہمارے لئے ایک نمونہ بنائیں، اور اسُ نے ہمیں اپنی عظیم کتاب میں سکھایا کہ ابراہیم کس طرح خدا کو بیچنے والا تھا۔
ایک دوست اپنی تنہائی میں یعنی اپنی نماز کے اوقات میں، عبادت، عاجزی اور تسبیح کو ہم اس آیت کو اس طرح پڑھتے ہیں کہ گویا خدا ہی ہے جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ "خود کو الگ کیا"- اس کو خلوت کے معنی میں اپنا دوست بنایا پھر آپ ایک کے بعد ایک احادیث بتاتے ہیں کہ اللہ .... تعالی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس میں شریک کیا ہے؟ اور گمراہ کی پڑھتا
دوسرا واضح اور واضح طور پر قیمتی مذہب کی شرائط بیان کرتا ہے اور انبیاء کی قدر کو بڑھاتا ہے اور ہمیں ان میں فرق کرتا ہے!!

ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی موسیٰ سے کلام کیا، اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ صرف ان کے مخاطب ہوئے، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ مومنوں اور رسولوں میں سے ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس سے محبت کرتے ہیں، اور اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس نے ان میں سے کسی کو محبوب بنا لیا۔ اور اسی طرح ہمیں یہاں سورہ نساء کی آیت پڑھنی چاہیے جو کہتی ہے۔
ابراہیم وہ ہے جس نے اپنے رب کو دوست بنا لیا، نہ کہ دوسری طرف۔

تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے سوائے ان ناموں کے جو تم نے رکھ لیے ہیں۔

اور تمہارے باپ دادا نے اس کی کوئی سند نہیں اتاری ہے، بیشک فیصلہ صرف اللہ ہی کا ہے۔

س نے حکم دیا کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو یہی صحیح دین ہے لیکن اس سے زیادہ

لوگ نہیں جانتے

یوسف 40

اس نے اس موضوع کو یہ کہتے ہوئے ختم کیا

آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا کہ اس کا بیٹا تھا لیکن اس کا کوئی

ساتھی نہ تھا اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے

خدا کی عظیم سچائی-

تلاش کا نتیجہ:

اس طرح ہم نے عربی تحریر کے فن کی ترقی اور سریانک-آرامی-مانڈیک رسم الخط کے حروف فریس کو منتقل ہونے کو ثابت کیا ہے، جنہوں نے س میں قرآن لکھا تھا، اور یہ کہ کوفی رسم الخط قدیم ترین رسم الخط ہے- باقی تمام رسم الخط جو بعد میں ظاہر ہوئے، جیسے حجازی رسم الخط، مشک رسم الخط، طولوت رسم الخط، نسخ رسم الخط، اور مغربی رسم الخط، اور یہ کہ انہوں نے یہ رسم الخط الحیرہ اور الانبار کے لوگوں سے لیا، جیسا کہ اس کے ساتھ ساتھ یہ ثابت کرنا کہ استنبول قرآن ان چھ اماموں کے قرآنوں میں سے ایک ہے جو تیسرے خلیفہ عثمان بن عفان کے دور میں خطوں میں تقسیم کیے گئے تھے- تاسقند کا قرآن تارہ ترین قرآن ہے، جو میرے ذاتی عقیدہ کے مطابق مروانی قرآن ہے جو 85 ہجری میں مصر کو بھیجا گیا تھا- اگر اس سلسلے میں ان کا دعوی درست ہے تو یہ دراصل وہ قرآن ہے جو الظاہر بیبرس نے تاتاری بادشاہ کو دیا تھا جس نے اس وقت اسلام قبول کیا تھا- ہم نے یہ بھی ثابت کیا کہ تمام قدیم قرآن لغت کے ساتھ نقطے دار ہیں، سوائے بحال شدہ صفحات یا جعلی قرآن کے جن سے لغت کے نقطے ہٹا دیے گئے تھے یا تو زبردستی یا جہالت کی بنا پر- دوسرا رموز، یعنی (تشکیل) ایک اضافہ ہے جسے بعد میں قدیم اور جدید نصوص میں شامل کیا گیا تاکہ ان قاریوں کو پڑھنے کا طریقہ دکھایا جائے جنہوں نے بہت سی غلطیاں کیں جن سے ہمارے لیے متعدد اور الگ الگ پڑھنے کا طریقہ بھی بعد میں ظاہر ہوا- النسائی کی آیت کو اس کی صحیح شکل میں پڑھ کر، اور ہم نے لسانی طور پر (نسائی) کی نے کتابی کو ثابت کیا. میں اس کتاب میں سالوں کی تعداد کو عملی طور پر بیان کروں گا- نئے چاند کے دنوں میں سورج کے مراحل کے ساتھ چاند کی ظاہری شکل کے آغاز کی حرکت کو دیکھ کر- ہم ایک سال کے اندر ان مقدس مہینوں کے مقامات کا تعین نہیں کر پاتے کے جو سال کے موسمی حالات سے مطابقت نہیں رکھتے، اس لیے ہم ان چیزوں کے جال میں پھنس جاتے ہیں جن میں خدا نے منع کیا ہے، جیسے کہ جنگلی شکار، جب تک کہ ہم واپس نہیں آتے- حرمت والا مہینہ (عمرہ) کو کن مہینوں کے درمیان اس کی پیروی کرنے کی ضرورت ہے جس کی صراط مستقیم میں کتاب الہی میں بیان کی گئی ہے میں حتمی فیصلہ اپنے پیارے قاری پر چھوڑتا ہوں کہ میں نے جو کچھ بھی پیش کیا ہے اس کی درستی کا تعین کریں- وہ اس تحقیق میں

جامع مسجد میں چھپے ہوئے متن کے ساتھ صنعا کی دستاویز کی جعلسازی کا ثبوت
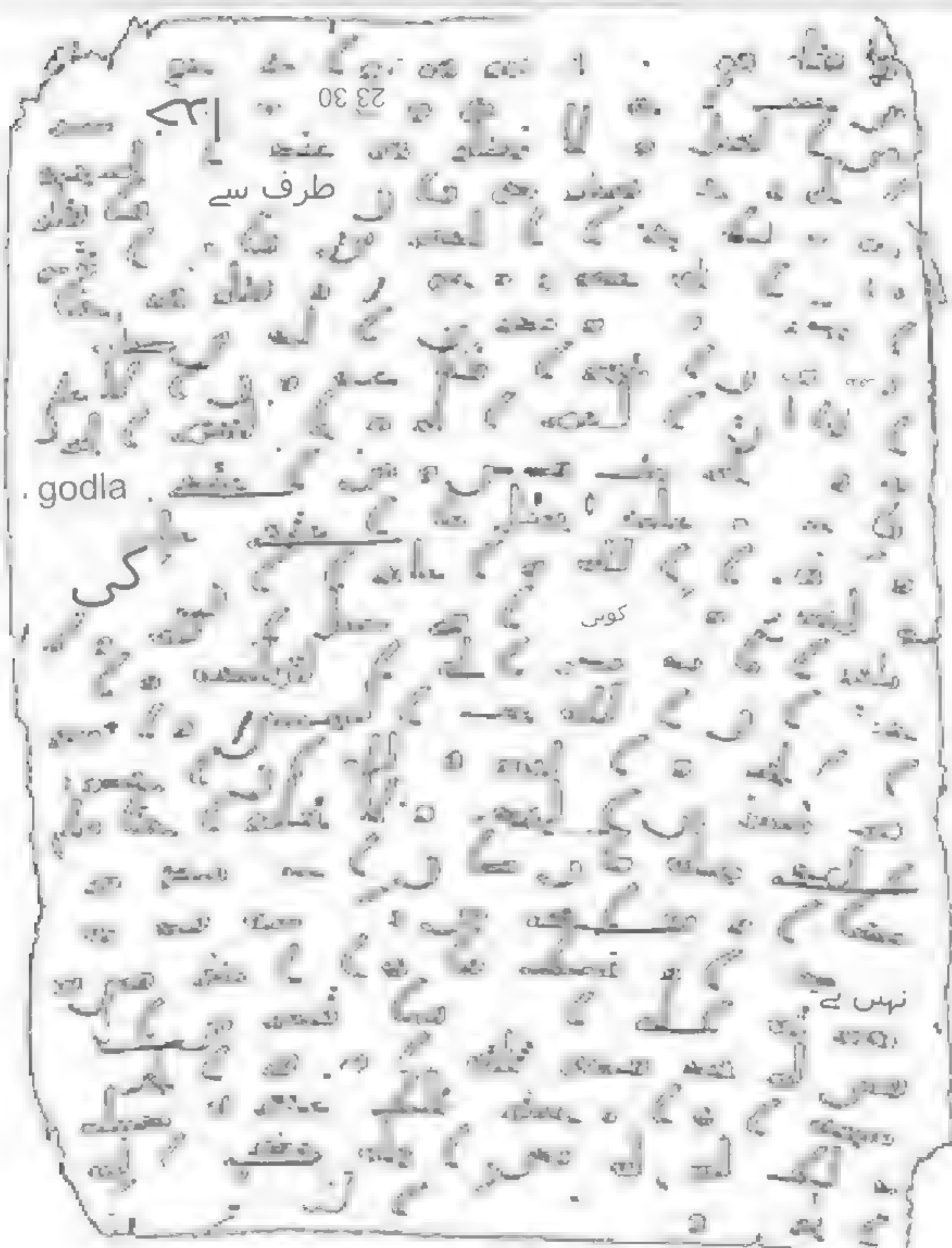
پوشیدہ متن کا ترجمہ:

اور انہیں جہاں پاؤ قتل کرو اور نکال دو

جہاں سے انہوں نے آپ کو نکالا وہاں سے آزمائش زیادہ سخت ہے۔

قتل کرنے کا، اور انہیں مسجد میں نہ مارو

حرمت جب تک کہ وہ تمہیں قتل کر دیں

تو ان کا بدلہ ہے 2:191 لیکن اگر تم باز آؤ تو بے شک اللہ معاف کرنے

والا ہے۔ مہربان 2:192 اور ان کو اس وقت تک قتل

کرو جب تک کہ کوئی جھگڑا ------------ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے 2:195

نہ ہو اور اگر وہ باز آجائیں تو کوئی

دشمن نہیں ہے سوائے اس مہینے کے مقدس

مہینے میں کہانیاں ہیں اور جو تم پر

حملہ کرے اسی طرح اس نے تم پر حملہ کیا---- ------ اور لفظ میں ایک نیا اضافہ- متن تک

اور خدا سے ڈرو اور جان لو کہ

خدا نیک لوگوں کے ساتھ ہے اور خدا کی راہ میں

خرچ نہ کرو اپنے ہاتھوں

سے اپنے آپ کو تباہی میں ڈالو، اور نیکی

حج اور عمرہ، خدا کی قسم، اگر تم محدود ہو۔

جو بھی ہدایت میسر ہو اس وقت تک (اپنے سر) نہ منڈواؤ جب تک کہ وہ اس تک نہ پہنچ جائے۔ ------ میں سے لفظ (آپ کے سروں) کی عدم موجودگی

ہدایت واجب ہے (پھر کوں) اور اگر تم میں سے کوئی گرو ------------ موجودگی کے ساتھ میں میں ایک نیا لفظ (فی - ون) سے مل کیا جاتا ہے

جائے- اگر اس کے سر کو کوئی نقصان پہنچا ہے تو ----- اسے فدیہ ادا کرنا ہوگا- میں میں لفظ (فی) کی عدم

جو کوئی روزہ رکھتا ہے یا صدقہ کرتا ہے) یا عبادات کرتا ہے، پھر جب آپ محفوظ ہو جائیں تو جو بھاگ جائے ----- میں Z

میں سے ایک لفظ یا صدقہ نہ ہونے کی وجہ سے حج تک عمرہ کا مزہ آتا ہے، جو بھی رہنمائی وہ برداشت ------------ کر سکتا ہے، ایک اضافہ جملہ (فرض

--- کہ اللہ اپنے عمرہ میں عدم طور

جس کو نہ ملے وہ حج کے دوران تین روزے -------------- ہر "مرے" کے بجائے سخت ہے- عمرہ" میں کے مطابق-

رکھے- اور سات، جب تم لوٹتے ہو، یہ ان لوگوں

کے لیے ہے جن کے گھر والے مسجد حرام میں

نہیں آئے تھے، اور اللہ سے ڈرتے ہو، اور جان لو

---- سیاہ متن میں واضح حروف ہے-

--- نیلا رنگ متن سے حروف کی مکمل عدم

---- موجودگی ہے، متن کا ایک نیا اضافہ یا سرخ رنگ

---- قوسین میں ہوتا ہے-

سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 190 سے آیت 196 تک

صنعاء دستاویز سے نظر آنے والا متن چھپے ہوئے متن کے ساتھ:

صنعاء دستاویز سے نظر آنے والے متن کا مخفی متن کے ساتھ ترجمہ:

خدا کی خوشنودی کے لیے اور اپنے آپ کو مضبوط
کرنے کے لیے ان کا مال ایک پہاڑی کی طرح ہے جو بارش
سے ٹکرایا اور اس میں دو بار بارش نہ پڑی تو وہ تباہ ہو گیا-
جو کچھ تم کرتے ہو،اسے دیکھ رہا ہے 2:265 کیا کوئی اس کے
لیے کھجوروں اور انگوروں کا باغ چاہتا ہے جس کے نیچے نہریں
بہتی ہوں، اس میں ہر قسم کے پھل اور سبزیاں ہوں؟
وہ بڑھاپے میں مبتلا تھا اور اس کی اولاد کمزور تھی، اس
نے اس نے اسے تکلیف دی! ایک رس جس میں آگ تھی، اس
طرح اللہ تمہارے لیے نشانیاں بیان کرتا ہے کہ تم غور کرو
2:266 اے ایمان والو، جو کچھ تم نے کمایا ہے اور جو کچھ ہم نے
پیدا کیا ہے اس میں سے خرچ کرو- تم زمین سے، اور نہیں
کس برائی سے خرچ کرتے ہو اور نہیں لیے؟ اس میں
اپنی آنکھیں بند نہ کرو اور جان لو کہ خدا کافی ہے.
قابل تعریف ہے 2:267 شیطان تمہیں فقر سے ڈراتا ہے اور تم کو بے حیائی
کا حکم دیتا ہے، لیکن خدا تم سے اپنی بخشش اور فضل کا
وعدہ کرتا ہے، اور خدا کافی ہے- 268 22 وہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے
اور جسے حکمت دی گئی اسے پہلے ہی بھلائی دی گئی-
بہت کچھ ور اس کا ذکر صرف پہلے کیا گیا ہے- الالباب - 26 2 —— یہ پہلے کی بجائے پہلے آیا، ایک اضافی برار کے اضافے
کے ساتھ اور جو بھی خرچ آپ نے کیا یا نذر مانی، پھر
خدا اسے جانتا ہے، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا 2.270 اگر یہ شروع ہوتا ہے - (Tabid) کو ایک نئے فوٹ میں شامل کیا گیا تھا-
اور اگر سچ بولو تو اچھا ہے چاہے چھپاؤ
اور تم اسے غریبوں کو دو، کیونکہ یہ تمہارے لیے بہتر ہے، اور یہ
تمہارے لیے تمہارے کچھ برے کاموں کا کفارہ دے گا، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس

سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 265 سے 271 تک
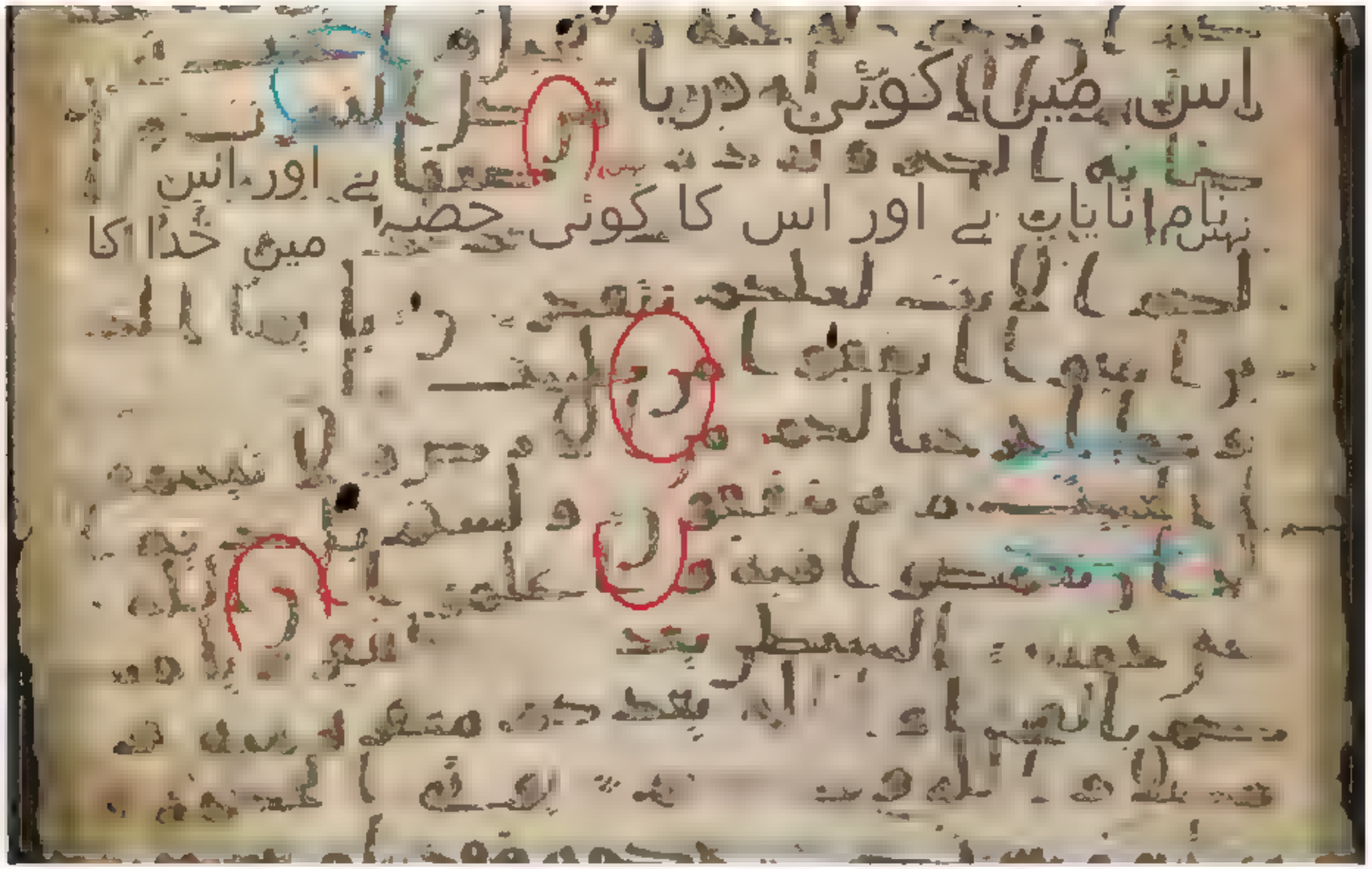
1 اس دستاویز میں خط (نوں) کو جس طرح سے لکھا گیا ہے اس پر غور کریں، جو کہ اس کے کھینچنے کے طریقے اور خطاطی میں لکھے جانے کے طریقے سے ملتا جلتا ہے۔
سب سے قدیم کوفی، اور یہ یہاں اس دستاویز کے ظاہری رسم الخط مٰیں ظاہر ہوتا ہے، کیا آپ نے محسوس کیا کہ یہ بائیں
جانب جھکا ہوا نہیں ہے؟ 2 اس کے نیچے لفظ میں حرف با اور کھ کو جس طرح لکھا گیا ہے اس پر غور کریں - بدیہی - بے حیائی - حکمت
یہ بہت ترقی یافتہ ہے اور الفراحیدی کے دور تک اس طرح نہیں لکھا گیا تھا۔ 3. لفظ
"الحمید" اور "المحراب" میں حروف "تھا" کے لیے انگرامیٹک نواسش اور لفظ "سلطان" کے حرف "سین" میں ان کی عدم موجودگی پر غور کریں۔
لفظ (بے حیائی) میں نمبر 8 کی شکل میں نحو کو دیکھیں۔
4. چوتھی آخری سطر اور لفظ کے لفظ (الفعار) میں حرف کے نیچے ایک نقطے کے ساتھ فی کے انگرام کو دیکھیں۔
(انہوں نے خرچ کیا) چھٹی سطر سے، اور یہ لغت کوفک اور حجازی رسم الخط سے مطابقت
رکھتی ہے۔ 5 حروف 'ta', ya اور 'tha' کے درمیان عمودی اور افقی امتزاج کے اتار چڑھاؤ اور الفاظ میں ان کے درمیان الجھن کو دیکھیں۔
(تو یہ جل گیا اور سایاں اور اب نہیں ہیں۔)
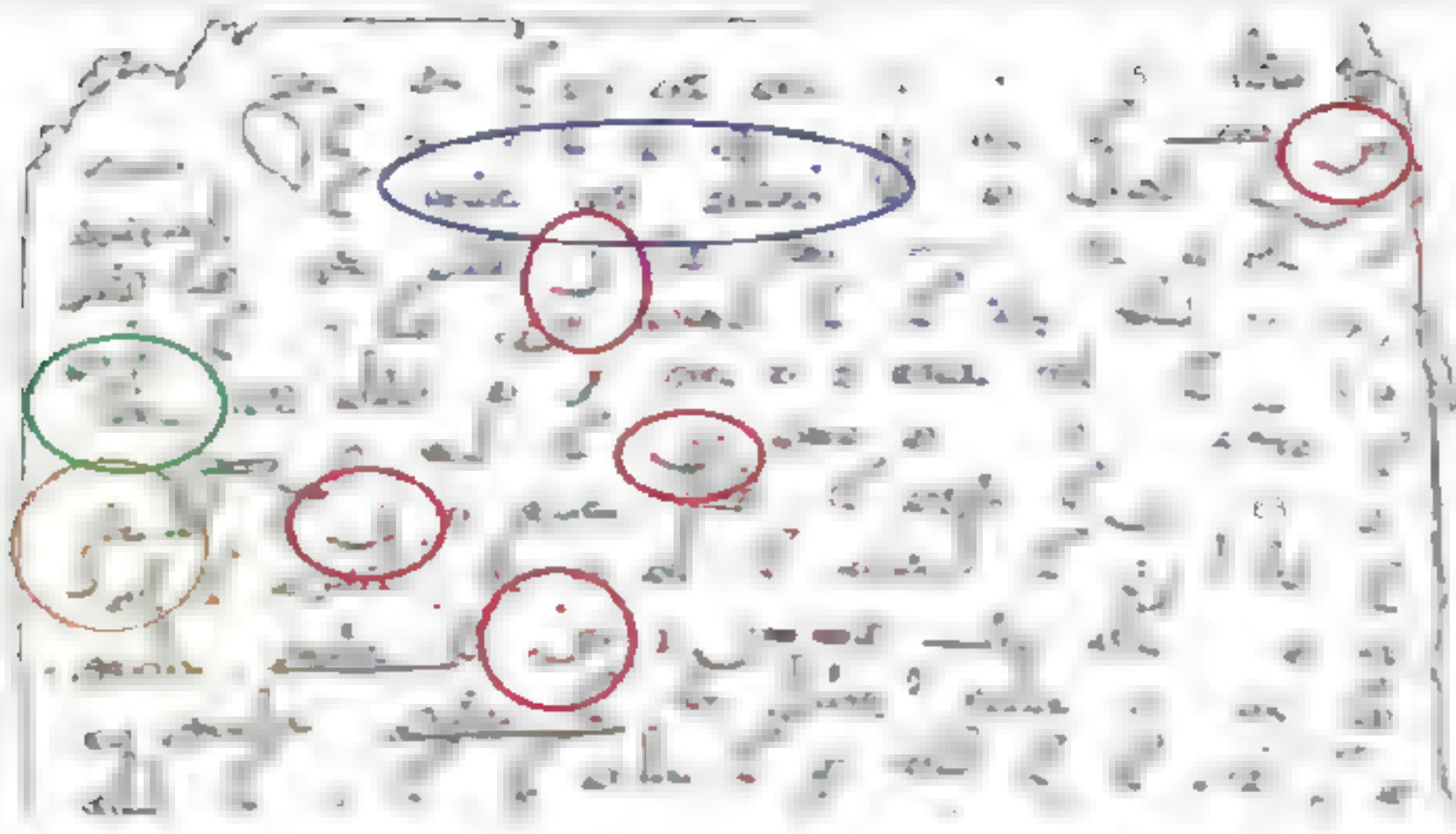
1. اسم کے حرف لکھنے کا طریقہ، بائیں طرف اس کا واضح ترجمہ، اور سرخ رنگ میں نشان زد اشارے، اور یہ
یہ طریقہ پرانے کوفک رسم الخط میں لکھنے کے طریقہ سے زیادہ جدید ہے اور اس میں دکھائے گئے رسم الخط کو لکھنے کے طریقہ سے زیادہ جدید ہے۔

دستاویز 2

توسیع شدہ الف کے ساتھ لفظ (بنا) اور مختصر کے ساتھ لفظ (علی)، اور لمبے اور چھوٹے حرفوں کے درمیان دوزے کا یہ طریقہ دیکھیں۔
تاشقند قرآن کے تحریری طریقہ میں مماثلت، جو کہ 80-120 ہجری کا ہے۔ 3.
نوٹ کریں کہ مخفی متن میں حرف الف لکھنے کا طریقہ مرئی متن میں اس کے طریقہ سے مطابقت رکھتا ہے، اور یہ
یہ طریقہ حجازی رسم الخط کے لکھنے کے طریقہ سے پرانا ہے اور قدیم کوفی رسم الخط کے ساتھ اسے لکھنے کے طریقے سے
مطابقت رکھتا ہے۔ 4. پوشیدہ متن میں واضح ابہام کے نکات کو بھی دیکھیں، جو نیلے رنگ میں نشان زد ہیں۔

یہاں جو سوال پوچھنا ضروری ہے وہ یہ ہے
کہ آج قرآن کے نصوص سے موازنہ کرتے ہوئے (پرانے) چھپے ہوئے متن کو پڑھنے میں اتنے اختلافات کیوں ہیں؟ آپ
نے آج کے قرآن کے ساتھ اس دستاویز کے نئے ظاہری متن میں ان اختلافات کا ذکر کیوں کیا؟ جو بھی
اس دستاویز کو جعل سازی کرنا چاہتا تھا اس کے پاس قدیم (چھپی ہوئی) متن کے درمیان فرق کو ظاہر کرنے کی کوشش کے علاوہ کوئی
مقصد نہیں تھا جو آج کے قرآن کے متن سے متصادم ہے۔ اور تازہ ترین عبارت ظاہر ہے) جو آج ہمارے پاس موجود نصوص سے متفق
ہے۔

تاہم، چھپی ہوئی تحریر کو پڑھنے اور اس کا مرئی تحریر سے موازنہ کرنے کے بعد، ہم نے ثابت کیا ہے کہ یہ دستاویز ظاہری شکل کی وجہ سے جعلی ہے۔
اس میں موجود خط "ہوں" اس دستاویز میں ظاہر ہونے والے متن میں اس کی ظاہری شکل سے زیادہ حالیہ ہے، اور ہم پر واضح ہو گیا کہ اس کے یہاں شامل کرنے کی وجہ اور ان کے دعوے
جو بات غلط ہے وہ یہ ہے کہ اس دستاویز پر کاربن کا تجربہ کیا گیا تھا اور یہ پہلی صدی ہجری کے وسط کا ہے (کیونکہ کاربن کا تجربہ
صرف پارچمنٹ پر درست ہے، یعنی صرف جلد پر۔ جہاں تک سیاہی کا تعلق ہے، اگر یہ صرف امریکہ میں اور ایک سال کے بعد نامیاتی تھا۔
2018، اور اس سے پہلے نہیں، لیکن اس دستاویز کو پاس کرنے میں اس شخص کی حماقت اور خطوط لکھنے کے طریقہ کار اور ان کی نشوونما کے بارے میں اس کی مکمل
ناعلمی اس سے بہت سی واضح غلطیاں کرنے کا سبب بنی۔
جہاں تک صدری (ہے) رسم الخط کا تعلق ہے تو یہ واضح ہو گیا ہے کہ اس میں الفاظ (خطہ)، علی اور الوا لکھے جانے کے انداز میں اتار چڑھاؤ
80-120 ہجری تک محدود ہو سکتا ہے۔ تاہم حرف (ہ اور خ) کے ظاہر ہونے کی نشوونما اسے یا تو دوسری صدی میں یا تیسری صدی
ہجری کے آغاز میں رکھتی ہے جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے۔ یہ تمام ثبوت ہیں کہ اس دستاویز کا مبینہ کاربن تجربہ ایک رپورٹ ہے۔
یہ دعویٰ بالکل غلط ہے۔
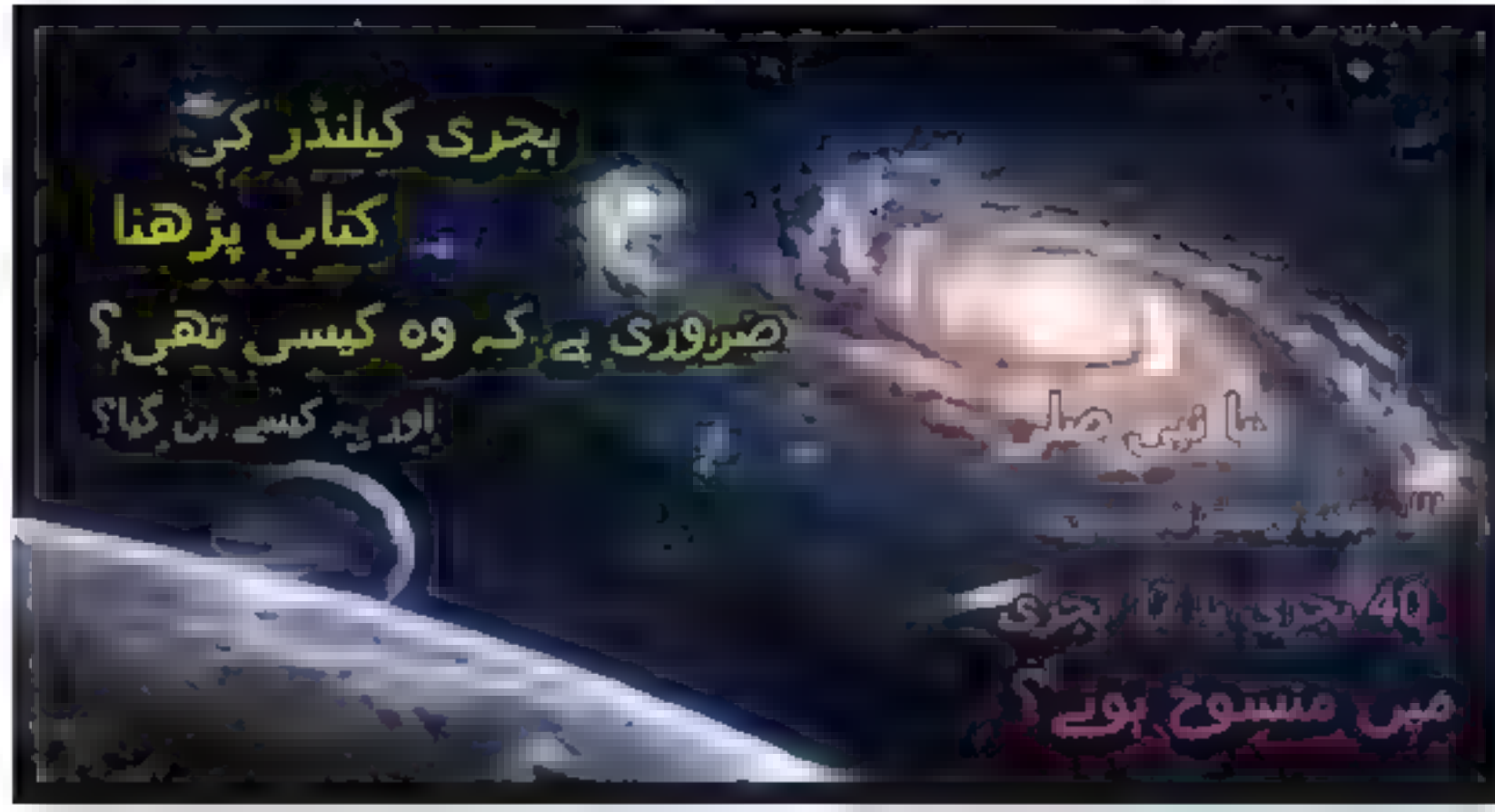
خواتین کا مہینہ کب منسوخ ہوا؟

ایک ایسا موضوع جو سب کے سامنے لایا جائے

یہ تحقیق کتاب The Hijri Calendar: How It Was and How It Came to Be 2007 عیسوی میں سامنے آئی ہے۔ جو میرے والد (بیاری) کر گئے۔

عزالدین نے کئی ریاضی کی غلطیاں کیں، جو درج

ذیل ہیں: قمری مہینے کی لمبائی 29.5304 ہے، جب کہ قمری مہینے کی درست لمبائی 29.53058

ہے جو اس وقت اختیار کی گئی تھی (570ء - 650ء)) 365.2444 تھی، لیکن اس وقت منظور شدہ سال کی لمبائی بالکل

365.25 دن تھی- اس میں اصلاحات کے بعد 1582 عیسوی کے بعد سال کی طوالت میں بھی کوئی تبدیلی نہیں آئی

گریگورین، جس نے شمسی سال کی طوالت کو 365.2425 دن سمجھا-

انہوں نے یرموک کی جنگ کے دن کو بھی 5 رجب = 20 اگست کو پیش آیا تھا اور ہم پر واضح ہو گیا ہے کہ یہ 13

رجب 15 ہجری کو ہوئی تھی- 20 اگست 636ء کی مناسبت سے-

اس نے قمری سال اور شمسی سال کے درمیاں فرق کو بھی 11.25 دن کا سمجھا لیکن دونوں سالوں میں اصل فرق

10.8793 دن کا ہے-

میں ان نمبروں کے مطابق مسئلہ کو درست اور غیر جانبدارانہ اور شفاف انداز میں پیش کرنے کے لیے مسئلہ کو درست کروں گا، کیونکہ ہم عدم برداشت نہیں ہیں-

ہماری رائے میں، اگر ہمیں اس میں کوئی ریاضیاتی غلطی نظر آتی ہے، کیونکہ ہم اس موضوع پر ہماری سابقہ رائے سے قطع نظر، حقیقت کو ظاہر کرنا چاہتے ہیں

ہجری کیلنڈر کی کتاب کے ان اعداد کی بنیاد پر میرے والد کا مطالعہ مکمل شکل میں یہ ہے کہ یہ کیسا رہا اور سال کیسے نکلا-

: 2007 ع

سلا جہاں تک میرے تمام الفاظ اور تبصرے ہیں، وہ کتاب میں مکمل طور پر سبز رنگ میں ہیں، جیسا کہ آپ نے دیکھا ہے-

عرب ہجری کیلنڈر سے نسائی کیلنڈر کا مہینہ کب منسوخ ہوا؟ اس مطالعہ میں،

میں اس حقیقت کو معزز قارئین پر آشکار کرنے کی کوشش کروں گا، قطع نظر اس سے کہ یہ تبدیلی 18 یا 17 ہجری میں

لیپ مہینے پر انحصار ختم کرنے میں ہوئی تھی، اور خلیفہ راشد کے دور کے اختتام کے مطابق ہوئی تھی- الفاروق عمر-

ابن الخطاب رحمہ اللہ یا کسی اور خلیفہ کی تاریخ میں ایسا ہوا ہے- غیر جانبدارانہ انداز میں-

11 - عرب کیلنڈر سے ناصی مہینے کے خاتمے کی تاریخ کو بڑھانا-

جب اللہ تعالی نے کائنات کی تخلیق کی اور اسے ایک سایدار اور درست طریقے سے منظم کیا، تو اس نے ہر ایک آسمانی جسم کو اس کا اپنا ایک مقررہ اور درست نظام عطا کیا،

مثال کے طور پر زمین کے اپنے گرد ایک بار مکمل طور پر گھومنا، جسے (ایک دن) کہتے ہیں- وقت کی ایک مقررہ اور انتہائی درست مدت میں جگہ، جسے یہ تقسیم کرتا ہے-

یک شخص اساس ہے اسے 24 گھنٹوں میں تقسیم کر سکتا ہے، پھر گھنٹے کو 60 منٹ میں تقسیم کر سکتا ہے، اور منٹ کو 60 سیکنڈ میں تقسیم کر سکتا ہے-

اسی طرح سورج کے گرد زمین کا چکر جو ایک مقررہ مدت میں ہوتا ہے، مکمل سائیکل کی مدت کے لیے اصطلاح ہے:
(سال) عربی میں- دنوں میں اس کی فلکیاتی لمبائی کے برابر ہے: 365.2444 دن-

شمسی سال کی فلکیاتی لمبائی کے برابر ہے 365 242197 دن، جبکہ جولین دور میں یہ اس کے برابر تھا:
بالکل 365.25 دن، جبکہ گریگورین مدت 365.2425 دنوں کے برابر ہے-

واضح رہے کہ چاند زمین سے تعلق رکھنے والا ایک سیارچہ ہے جو اس کے گرد گھومتا ہے اور جہاں بھی جاتا ہے اس کا پیچھا کرتا ہے، اور زمین کے گرد اس کا مدار ہمیشہ ایک مقررہ

مدت میں ہوتا ہے، جسے قمری مہینہ کہا جاتا ہے کیونکہ یہ چاند کا مہینہ ہے- وقت کی مدت دو لگاتار ہلال کے چاندوں کی ظاہری شکل کے درمیان محدود ہے اس کی لمبائی دنوں میں ہے-

فلکیاتی طور پر یہ برابر ہے: 29 5304 دن

قمری مہینے کی فلکیاتی لمبائی 29.53058 دنوں کے برابر ہے:

چونکہ پیمائش کی پچھلی اکائیوں میں کسی ایک وقت کی طوالت: سیکنڈ، منٹ، گھنٹہ، دن، مہینہ، سال، صدی، ان ادوار کو عددی اعتبار سے طے شدہ سمجھا جاتا ہے

اور ان میں فرق نہیں ہوگا ماسوائے پیمائش کے آلات میں غلطیوں کے نتیجے میں یا حساب کتاب کے عمل میں غلطیوں کے نتیجے میں-

اللہ تعالیٰ نے پیمائش کی ان پچھلی اکائیوں میں سے اکثر کا ذکر قرآن مجید میں مختلف سورتوں میں کیا ہے:

وہی ہے جس نے رات اور دن اور سورج کو پیدا کیا-

اور چاند، وہ سب ایک مدار میں تیر رہے ہیں- ﴾

33-21

وہی ہے جس نے سورج کو بنایا

چمک اور چاند کی روشنی اور اس کا تعین اور مقامات تاکہ تم سالوں کی تعداد جانو

اور حساب: خدا نے اسے نہیں بنایا سوائے حق کے، آیات کی تفصیل کے ساتھ

جاننے والے لوگوں کے لیے ﴾

5-10

پھر صبح کو لے آؤ اور رات کو آرام کرو اور سورج اور چاند کو حساب کتاب کرو-

96-6

سورج اور چاند کو مدبطر رکھا گیا ہے-) 55-5

اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا، وہ رات کو دن میں تقسیم

کرتا ہے اور دن کو رات میں تقسیم کرتا ہے، اور اس نے سورج اور چاند کو

مسخر کر دیا، ہر ایک ایک مقررہ وقت تک چل رہا ہے، بخشش

5-39

ان آیات سے نکلنے والے اس نور الٰہی کی بنیاد پر میں یرموک کی جنگ کے درمیان کا عرصہ شمار کروں گا، جو مغربی تاریخ کے مطابق بیس اگست سنہ 636 عیسوی کے مہینے کی پانچویں تاریخ کو پیش آئی تھی-

رجب 15 ہجری میں- ہم

پر واضح ہو گیا ہے کہ جنگ یرموک کی اصل تاریخ 13 رجب 15 ہجری ہے جو کہ 20

اگست کی ہے- اس کتاب سے-

ابن کثیر الدمشقی کی کتاب "ابتداء اور اختتام" دیکھیں-

ہم وقت کی پیمائش کی اکائیوں سے جانتے ہیں کہ ہم نے پہلے ذکر کیا ہے کہ دو مختلف کیلنڈروں میں دو مساوی ادوار کے اندر دنوں کی

تعداد، جیسے مغربی کیلنڈر اور ہجری کیلنڈر، عددی اعتبار سے مختلف نہیں ہو سکتی، بالکل اسی طرح جیسے قمری مہینوں کی

تعداد میں فرق نہیں ہو سکتا- دو قمری کیلنڈرز، اگر ان میں سے کسی ایک کیلنڈر میں کوئی انسانی غلطی نہیں ہوتی ہے-

لہذا، ہم ابتدائی طور پر اس بات پر متفق ہوں گے کہ مغربی ماسوں سال کی لمبائی اس لمبائی کے برابر ہے جس پر ناسا کے ماہرین فلکیات نے اتفاق کیا ہے:

365.2444 دن

اس عرصے میں اختیار کیے گئے جولین سال کی لمبائی بالکل 365.25 دن ہے-

ناسا کے سائنسدانوں کے مطابق فلکیاتی سال کی طوالت آج 365.242197 دن ہے-

ہجری قمری سال کی لمبائی، کیلنڈر کے مہینوں میں نہیں ماپا جاتا، بارہ قمری مہینوں کے برابر ہے، دنوں میں ناپا جاتا ہے:

29.5304 x 12 = 354.3648 دن

میٹونک قمری سال کی لمبائی 29.53022 کے برابر ہے جو ہر 19

سال میں

اس کی لمبائی 365.2444 فلکیاتی دن ہے، جس کے دوران چاند مندرجہ ذیل چند مہینوں میں گھومتا ہے:

قمری مہینے، جن میں سات کیلنڈر مہینے)نسائی(شامل کیے جاتے ہیں، تاکہ ان کا کل برابر ہو 228 - 12 x 19:

7+228= 235 قمری مہینے۔

سورج کے قمری فلکیاتی چکر کی لمبائی ہر انیس سال میں ایک بار ہوتی ہے، سب کچھ جاننے والے، قادرِ مطلق کے اندازے کے مطابق، جس کی درستگی برابر سے زیادہ درستگی نہیں ہوتی۔

دنوں میں،

29.5304 x 235 = 6939.6436 دن

.29.53058 x 235 = 6939.6863 دن

365.2444 x 19 = 6939 6436 دن

فلکیاتی سال کی لمبائی: x 365.242197 19 6939.6017 =

اب، اسی سطح کی درستگی کے ساتھ قمری مہینے کی لمبائی جاننے کے لیے، ہمیں صرف اس مدت کو مہینوں کی تعداد سے تقسیم کرنا ہے۔

اس چکر کے دوران قمری چکر:

قمری مہینے میں 235-6939.6436 = 29.5304 دن

6939.6863 + 235 = 29.53058 دن فلکیاتی قمری مہینے کی لمبائی ہے۔

اب ہم منگل کی مناسبت سے سنہ 1428ء کے ماہ جمادی الاول کی پانچویں تاریخ بروز منگل ہیں۔
5 جون 2007ء کو۔

اس کی منظوری ہجری کیلنڈر کے مطابق سنہ 1386 ہجری کے مہینے جمادی الاول کی پانچویں بروز منگل کو دی گئی ہے۔
اس کا کیلنڈر مہینہ ریاضی سے واپس آ گیا تھا۔

چونکہ ہم اپنے حسابات پہلے بتائی گئی تاریخ سے شروع کریں گے، اس لیے اسے حساب کے لیے میٹنگ پوائنٹ سمجھ کر
ہم کریں گے۔

لہذا، ہمیں صرف دو بار اس مدت کے دنوں کی تعداد کا حساب لگانا شروع کرنا ہے، ایک بار مغربی گریگورین کیلنڈر کے مطابق، اور دوبارہ۔

موجودہ غیر کیلنڈر ہجری کیلنڈر کے مطابق، آئیے نتائج کا موازنہ کریں اور فرق کی وجوہات تلاش کریں، اگر کوئی ہے۔

ہم سب سے پہلے مغربی کیلنڈر سے شروع کرتے ہیں، جنگ یرموک کے دن سے، جو سال کے بیس اگست کو ہوئی تھی۔
636 عیسوی، تو اس لیپ سال سے گزرے دنوں کی تعداد درج ذیل ہے:

31+30+31+30+31+29+31+ اگست کے مہینے کے 19 دن = 232 دنوں کی تعداد جو
اس لیپ سال کے حساب میں شامل ہوں گے:

مغربی گریگورین کیلنڈر کے مطابق 366 - 232 - 134 دن۔

جہاں تک ان دنوں کی تعداد کا تعلق ہے جو موجودہ ختم ہونے والے سال میں گزرے ہیں اور مغربی کیلنڈر کے حساب سے حساب میں شامل ہیں، درج ذیل ہیں:

جنوری 31 دن + فروری 28 دن + مارچ 31 دن + اپریل 30 دن + مئی 31 دن + جون 4 دن - 155

مغربی گریگورین کیلنڈر کے مطابق سال کے اختتام کا ایک دن۔

جب کہ ان دو سالوں کے درمیان مکمل سال سالوں کے درمیاں کے سال ہیں: 637 سے لے کر 2006 تک سمیت، اس لیے
حساب سے خارج کردہ دو سال ہیں:

آغاز کا سال: 636ء اور اختتام کا سال: 2007ء۔

2006 - 637 = 1369 مکمل کیلنڈر سال

تو ان سالوں میں دنوں کی تعداد

فلکیاتی درستگی کے ساتھ برابر ہے: x 1369

365 2444-500019 5836 دن۔ 1369 x 365.2425 = 500016 9825 دن۔

سال 636 میں 20 اگست سے سال کے اختتام تک دنوں کی تعداد 134 ہے۔	637 2006 سے 500019.5836 تک سالوں میں دنوں کی تعداد = 365.2444 1369 x	2007 میں 4 جون تک دنوں کی تعداد 155 ہے۔

نوٹ کریں کہ یہ حساب درست نہیں ہے کیونکہ اس طرح سال 2006 کو اس حساب سے خارج کر دیا گیا تھا اس طرح سال 637 کے آغاز سے 2006 کے آخر تک 500,384,828 دن کا ہونا ضروری ہے،

نہ کہ 500,019.5836- .

اس مساوات کا صحیح حساب درج ذیل ہے۔ کیونکہ اس مدت کے اندر دو جولین اور گریگورین ادوار ہیں. اور میں نے اس میں ترمیم کی ہے۔

1582 میں، دس دنوں کو حذف کر کے، اس کا مطلب یہ ہے کہ مدت کی طوالت کا حساب اس طرح کیا جائے:

کل خلاصہ	سال میں 20 اگست سے سال کے اختتام تک دنوں کی تعداد 636	سال کے آغاز سے 1581 کے آخر تک ایک سال میں دنوں کی تعداد 637 ہے۔	پورے سال 1582 میں	سال کے آغاز سے سالوں میں دنوں کی تعداد 1583 2006 اور آخر تک	2007 کے دنوں میں 4 جون کے جنگل کے ہے
	134	(1581-637) +1 = 945 945 x 365.25	355 25 = 10-365.25	(2006-1583)+1=424 424 x 365.2425	155
500668 3199	134	345161 25	355 25	154862 8199	155

میرے والد نے گنس کے طریقہ کار اور صحیح طریقہ میں فرق یہ ہے: 500379.3199 - 500019.5836 =

359.7363 دن.

کیونکہ اس نے سال 2006 کو مکمل طور پر خارج کرنے میں غلطی کی تھی اور اس نے جو شمسی سال اختیار کیا تھا اس کی عددی قدر مختلف

بھی دونوں طریقوں میں فرق یہ ہے:

.500379.3199-500384.828 = 5.5081 دن صرف

ہم اس میں ابتدائی اور اختتامی سالوں کے دنوں کی تعداد کا اضافہ کرتے ہیں جنہیں ابتدائی طور پر خارج کر دیا گیا تھا. اس لیے یہ مغربی کیلنڈر کے مطابق دنوں میں مکمل مدت کی لمبائی بن جاتی ہے۔

برابر:

مغربی کیلنڈر کے مطابق 500019,5836 +133+233-500385,5836 دن۔

پہلا نمبر (133) 20 اگست سے سال 636 کے اختتام تک دنوں کی تعداد کی قدر ہے، جبکہ نمبر (233) غلطی

یا نگرانی کی قدر ہے، اور صحیح قدر جو یہاں شامل کرنا ضروری ہے۔ سال 2007 کے آغاز سے 4 جون تک 155 دن اور اس کے مطابق

مساوات کی صحیح قدر ہے:

.500379.3199 + 134 + 155 = 500668.3199 دن

دوسرا: اب ہم موجودہ ہجری کیلنڈر میں دنوں کی تعداد کا حساب اسی طرح کرتے ہیں، یہ فرض کرتے ہوئے کہ یہ یرموک کی تاریخی

جنگ کے بعد بغیر کیلنڈر کے مہینہ بن گیا ہے۔

یرموک کی جنگ کے دن سے، جو ماہ رجب کی پانچویں تاریخ بروز ہفتہ کو ہوئی، سے لے کر آج کے دن تک، جسے ہم نے حساب کے عمل کے آغاز کے طور پر مقرر کیا ہے۔ اس طرح گزرے دنوں کی تعداد چونکہ سال 15 ہجری کا شمار درج ذیل ہے: 30 محرم + 29 صفر + 30 ربیع الاول + 29 ربیع الثانی + 30 شہر النصی + 29 پہلی ہے جان اشیاء + 30 دوسری ہے جان اشیاء + ماہ رجب کے 4 دن = 211 دن، شروع سال سے:

اس مدت کا صحیح حساب یہ ہے:

صفر - 1	29 53058
صفر - 2	29 53058
رجب	29.53058
2R	29 53058
پھول	29 53058
بے جان	29 53058
بے جان اشیاء 2	29 53058
رجب	12
	218 71406

لہٰذا ابتدائی سال کے باقی دنوں کی تعداد جو اس سال کے حساب میں شامل کی جائے گی اس کے برابر ہے:

غیر تبدیل شدہ اسلامی ہجری کیلنڈر کے مطابق 354,3648 - 211 - 143,3648 دن۔

ہم یوں کرتے ہیں کہ اس سال میں خاص طور پر ایک اضافی قمری مہینہ ہے، یعنی اس کے دنوں کی تعداد قمری مہینے کی قدر کے لحاظ سے باقی سالوں سے مختلف ہے۔

مکمل، مطلب یہ اس کے برابر ہے

354.36696 + 29.53058 = 383.89754 دن

165.18348 218.71406-383.89754: تو اس کا صحیح حساب برابر ہے

جہاں تک فرضی طور پر اس تاریخ کے بعد آنے والے غیر حسابی ایام کا تعلق ہے، وہ یہ ہیں: ماہ رجب کا تسلسل، شعبان اور رمضان کے مہینوں کے ساتھ ساتھ حج کے تین معلوم مہینوں کا، تو ان کا مجموعہ یہ ہے:

پانچ مکمل قمری مہینے پورے مہینوں کے دنوں کی تعداد کے برابر ہیں:

.5 x 147,6529,5304 دن

7 x 29.53058 = 206.71406 دن

ماہ رجب کے باقی ایام اس میں شامل کیے جائیں تو یہ اس مدت کے دنوں کا مجموعہ بن جاتا ہے جو ایک سال کے حساب میں شامل ہیں۔

آغاز 147.65 + 25.53 - 173.18 دنوں کے برابر ہے۔

147.65 + 17.53 = 165.1832 دن

جہاں تک موجودہ ختم ہونے والے سال کے حساب میں شامل دنوں کا تعلق ہے، وہ مہینے ہیں،

محرم + صفر-+ ربیع الاول + ربیع الثانی-4 118.12 = 29.5304 x-

دن- یہاں فرق بہت آسان ہے- 138.1223 = + 4 x 29.53058.

جمعۃ الاول کے موجودہ مہینے سے گزرے دنوں کو جوڑ کر: 118.12 + 20 = 138.12 دن-

ہم نے تھوڑی دیر پہلے کہا تھا کہ یرموک کی جنگ کی برسی مغربی گریگوریائی تاریخ کے مطابق گزر چکی ہے:

2007-635-1372

ہم نے اس مدت کا حساب پچھلے پیراگراف میں 20 اگست 636 سے 4 جون 2007 تک کیا ہے =

1371 گریگورین سال، جس کی قدر 500668.3199 دنوں کے برابر ہے۔

جب کہ جنگ یرموک کی برسی اسلامی ہجری تاریخ کے مطابق گزر چکی

ہے: 1428 - 14 = 1414 ہجری سال، منفرق نہیں۔

1428 - 16 = 1412 ہجری سال

اسلامی ہجری تاریخ کے مطابق، یرموک کی جنگ کی برسی شروع اور اختتام کے سالوں کو حذف کرنے کے بعد گزر جائے گی:

1414 - 2 - 1412 ایک مکمل ہجری سال ہے اور اسے کیلنڈر مہینے میں شمار نہیں کیا جاتا ہے۔

دنوں میں اب دنوں کی تعداد

برابر ہے: 1412 x 354.3648-500363.0976

دن۔

یہی مدت قمری مہینوں کے برابر

ہے: .12 x 1412 = 16944 قمری مہینے

اب ان قمری مہینوں میں کتنے

دن ہوتے ہیں: 29.5304 x 16944 = 500363.0976

دن 29.53058 x 16944 = 500366.1475 دن

ہمیں دو جدولوں میں دو عدد ملے ہیں جو ایک جیسے ہیں کیونکہ حساب میں کوئی غلطیاں نہیں ہیں، جس میں ہم شروع اور اختتامی سالوں کے دنوں کو شامل کرتے ہیں۔

ہمارے حساب میں شامل دو ہجری دن شروع سال سے 173.18 دن ہیں۔

ابتدائی سال سے 165.1832 دن۔

اور موجودہ سال کے 122.12 دن، تو اس تاریخی دور کے کل دن برابر:

500363.0976 + 173.18 + 122.12 = 500658.3976 دن۔

موجودہ سال کے 138.12 دن ....

500366.1475 + 165.1832 + 138.12 = 500669.4533 دن

+ 1 یا 2 دن اگر ہم غور کریں کہ عرب پہلے عبرانیوں کی قسم پر قمری مہینوں کو شمار کرتے تھے۔

500671.4533، لہذا دنوں کی تعداد 500669.4533 اور کے درمیان ہے

اس طرح، ہم نے موجودہ ہجری کیلنڈر کی تاریخ کے مطابق دنوں کی تعداد سیکھی ہے جو اپنے کیلنڈر مہینے کو کھو چکے ہیں.

اب عرب کیلنڈر، جسے ہجری کیلنڈر کہا جاتا تھا، کیلنڈر کے مہینے کی منسوخی کی تاریخ کے بارے میں حقیقت کو ظاہر کرنے کے لیے، ہمیں ایک عدد کو گھٹانا ہوگا۔

نتیجہ دیکھنے کے لیے ہجری اور گریگورین تاریخوں کے دن:

دونوں تاریخوں میں فرق۔

500671.4533-500668.3199 = 3.13332 دن دونوں تاریخوں کے درمیان

چونکہ یہ سالانہ فرق مغربی گریگورین اور عرب ہجری کیلنڈروں کے درمیان طے شدہ سالانہ فرق سے پیدا ہوا تھا۔

اسلامی، جو کہ برابر ہے: 11.2422 دن-

10.87986 354.36264 - 365.2425

272,814 دنوں کو اس فرق سے تقسیم کرنے کا نتیجہ ہمیں یرموک کی جنگ کے بعد ہونے والے سالوں کی تعداد بتاتا ہے-

جب تک ہم اس کے وقوع پذیر ہونے کی تاریخ نہیں جانتے ہیں، ہم ابھی تک کسی   اپلکار کے ذریعہ اس کی منسوخی کی تاریخ نہیں جانتے ہیں-

272,814 + 11,2422 = 24,2669 سال کیلنڈر کا مہینہ جنگ یرموک کی تاریخ کے بعد بھی استعمال ہوتا تھا-

3.3332 + 10.87986 = 331133 مہینے جنگ یرموک سے پہلے آخری کیلنڈر مہینے کے لیے-

یعنی آخری کیلنڈر کا مہینہ جنگ یرموک سے صرف تین ماہ پہلے یعنی سال کے پانچویں مقام پر شامل کیا گیا تھا-

15ھ-

منسوخی کی تاریخ کا درست تعین کرنے کے لیے اب ہمیں کچھ حسابات کرنا ہوں گے: ہم اس

تخمینے کی مدت کو جنگ سے پہلے کی مدت کے ساتھ شامل کریں گے اور ہم نے شروع میں سیکھا تھا کہ یہ ایک اندازہ شدہ مدت تھی، لہذا رقم کا مجموعہ ہوگا-

یہ برابر ہے

24.2669 + 14.51 - 38.7769 ہجری سال، اور یہ نتیجہ بتاتا ہے کہ تبدیلی سال کے آخر میں ہوئی

39 ہجری، لیکن مہینہ سیکھا

15. + 3,1133 = 17,1133،یعنی یہ 17 ہجری میں ہوا-

اب ہمیں پہلے فریکشن کو دنوں میں تبدیل کرنے کی ضرورت ہے

0.7769 x 365.2444 = 283.7584 دن

9,609 = 29,5304283,7584. ماہ

حصوں میں دنوں میں برابر ہیں:

0.609 x 29.5304 = 18 دن

یعنی 38 ہجری سال، نو قمری مہینے اور اٹھارہ دن-

یعنی یہ تبدیلی انتیس ہجری میں جمعہ کی مناسبت سے اٹھارہ شوال بروز جمعہ کو ہوئی-

سنہ 660 عیسوی میں نومبر کے مہینے کی پانچویں تاریخ-

واضح رہے کہ یہ عمل غیر ضروری ہے کیونکہ یہ واضح ہو چکا ہے کہ خلیفہ دوم عمر بن الخطاب کے دور میں 15 ہجری میں پانچویں نمبر پر خاص کا آخری

مہینہ شامل کیا گیا تھا- اس سے اس باب کی تصدیق

ہوتی ہے کہ یہ ترمیم دراصل خلیفہ عمر بن الخطاب کے دور میں 17 ہجری میں اور علی بن ابی طالب کی منظوری سے کی گئی تھی-

جیسا کہ حدیث نمبر 499 میں ہے:

محمد سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبد الحکم نے بیان کیا انہوں نے کہا محمد سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالحکم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے نعیم نے ابن حماد سے بیان

کیا، انہوں نے کہا ہم سے الدراوردی نے بیان کیا، عثمان رضی اللہ عنہ سے- ابن عبید اللہ ابن ابی رافع کہتے ہیں۔ میں نے سعید بن المسیب کو سنا-

وہ کہتے ہیں "عمر بن الخطاب نے لوگوں کو جمع کیا، ان سے پوچھا، اور کہا ہم کس دن سے لکھیں، پھر علی رضی اللہ عنہ نے کہا جس دن سے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم، خدا کی دعا اور سلام ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی، اور آپ نے شرک کی سرزمین کو چھوڑ دیا، اور عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا، خدا ان سے راضی ہو۔

محترم قارئین، مسوح النصی کا پتہ اس طرح نہیں لگایا جاتا جس طرح میرے والد نے دن کا تعین کرنے کے لیے اس طرح عمل کیا تھا، بلکہ ماہنامہ النسی کی مسوخی کی تاریخ کا تعین کیا تھا- صرف اس کے واقع ہونے کے اوقات میں کیا جاتا ہے، اور احتلافات کے دنوں کا واضح طور پر حساب کیا گیا ہے، جو یہ ہیں: (3.1133) اور یہ کہ 17 ہجری کے احر تک تھبک 5 29 دن ہو جائیں گے، اور اس بنیاد پر یہ سال (17) ہجری (مہینوں ذوالحجہ اور محرم کے درمیان) میں واقع ہوتا تھا، اور اصل میں یہ ہوا کہ اس سال کی ناسعی وقت پر نہیں ہوئی، اس لیے اسے کلینڈر سے بالکل حذف کر دیا گیا- اس سال کے آخر میں صفر کے پہلے مہینے کا نام 18 کے شروع سے تبدیل کر دیا گیا، اس لیے اسے ماہ (محرم) کہا گیا، اور یہ مہینہ (نسائی) بالکل مسوح ہو گیا- کیلنڈر، اور یہ اس کے بعد کبھی نہیں آیا-

ول ڈیورنٹ کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہوئے، میں نے چوتھی جلد کے دوسرے حصے، چوتھے باب میں، عنوان کے تحت پایا:

انتظار النبی نے مندرجہ ذیل لکھا:

"حکومتی کاموں میں ان کا سارا وقت مصروف رہا، اور اس نے قانون سازی اور عدلیہ کے معاملات کی ہر تفصیل پر بہت توجہ دی-"

سول، مذہبی اور عسکری تنظیم-

یہاں تک کہ کیلنڈر نے اپنے پیروکاروں کے لیے اس کا اہتمام کرنے کا خیال رکھا، جیسا کہ یہودی اسے بارہ قمری مہینوں میں تقسیم کرتے تھے، اور اب بھی ہر تین سال میں ایک مہینے کا اضافہ کرتے تھے- شمسی سال کے ساتھ مطابقت رکھنے کے لیے-

اسی ماخذ میں ہمیں دوسرے باب میں "محمد مکہ میں" کے عنوان سے ملتا ہے، اس نے باب کے آخر میں درج ذیل لکھا:

وقت کے سترہ سال بعد خلیفہ عمر نے عرب سال کا پہلا دن لیا جس میں یہ ہوا-

ہجرت جو اس سال ہوئی، جو 16 جولائی 622 عیسوی کو ہوئی، اسلامی تاریخ کا باضابطہ آغاز-)

بخاری نے اپنی صحیح میں اس عنوان کے تحت کہا: تاریخ اور انہوں نے تاریخ کب کی: ہم سے عبداللہ بن مسلم نے ... کی سند سے بیان کیا-

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے جانے کو شمار نہیں کیا اور نہ ہی آپ کی وصال کے بعد آپ کی مدینہ آنے کو شمار کیا-

الواقدی نے کہا: ہمیں ابن ابی الزناد نے اپنے والد کی سند سے بیان کیا، انہوں نے کہا: انہوں نے تاریخ کے بارے میں عمر سے مشورہ کیا اور وہ ہجرت پر متفق ہو گئے-

ابوداؤد الطیالسی نے قرہ بن خالد السدوسی سے، محمد بن سیرین کی سند سے کہا: ایک شخص عمر کے پاس کھڑا ہوا اور کہا: آرام کرو-

اس نے کہا: انہوں نے آرام کیوں کیا؟ اس نے کہا: کچھ غیر عرب کرتے ہیں: وہ لکھتے ہیں کہ فلاں سال کے فلاں مہینے میں فلاں فلاں ہوا- عمر نے کہا: اچھا تو آرام کرو-

انہوں نے کہا: ہم کس سال سے شروع کریں گے؟

انہوں نے رمضان کہا، پھر محرم کہا، چونکہ یہ لوگوں کا حج سے رخصتی ہے اور یہ حرمت والا مہینہ ہے، اس لیے وہ محرم کو جمع ہوئے- محمد بن اسحاق نے الزہری کی سند سے اور محمد بن صالح کی سند سے الشعبی کی سند سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا:

بن اسمعیل کو ابراہیم کی آگ سے راحت ملی، پھر انہیں ابراہیم اور اسمٰعیل کے ذریعہ خانہ کعبہ کی تعمیر سے فارغ کیا گیا، پھر کعب بن لوی کی موت سے انہیں راحت ملی- پھر ان کی تاریخ ہاتھی سے ہے، پھر عمر بن الخطاب کی تاریخ ہجرت سے ہے، اور وہ سترہ یا اٹھارہ سال کا ہے، مراد یہ ہے کہ انہوں نے اسلامی تاریخ ہجرت کے سال سے شروع ہوئی اور انہوں نے محرم کا آغاز کیا جیسا کہ ان کے بارے میں مشہور ہے اور جمہور ائمہ کا یہی قول ہے-

جہاں تک الطبری اور ابن خلدون کا تعلق ہے تو انہوں نے اپنی تاریخوں میں اس موضوع پر توجہ نہیں دی-

اس طرح، ہم نے مسلمانوں کے لیے تاریخ کے آغاز کے بارے میں دستیاب مختلف آراء کے بارے میں معلوم کیا ہے، جس میں ول ڈیورنٹ نے واضح الزام لگایا ہے کہ جس نے تاریخ کا آغاز کیا وہ عمر بن الخطاب تھے اور جس نے کیلنڈر مہینے کو ختم کیا وہ رسول تھا- السلام علیکم

اس کے حکم پر، اس نے اس ذریعہ کا حوالہ دے کر ایسا کیا ہو گا جس سے اس نے یہ معلومات حاصل کی

نھیں- تاہم، ہجری کیلنڈر کا مغربی کیلنڈر کے ساتھ یرموک کی جنگ کے دن، مہینے اور سال کے لحاظ سے رومیوں کے ساتھ مطابقت ایک سائنسی ثبوت ہے جو

اس مہینے کی پانچویں تاریخ تک حساب جاننے والا کوئی بھی شخص جھوٹ نہیں بول سکتا- رجب 15 ہجری میں اگست کی بیسویں تاریخ کی مناسبت سے-

سنہ 636 عیسوی میں

جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام چھاپوں کی پیروی کی تو مجھے یہ نہیں ملا کہ آپ نے ان مقدس مہینوں میں کبھی چھاپہ مارا جو

کیلنڈر کے مہینوں کے ساتھ موسم بہار کے مہینوں میں ملتا ہے، بلکہ آپ نے گرمیوں کے مہینوں میں چھاپہ مارا ہو- اگرچہ وہ جنگجوؤں کے لیے زیادہ سخت

اور مشکل تھے، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے ہی ان میں لڑائی اور شکار کو حرام کر دیا ہے (دیکھیں کتاب ابتداء

آخر اقتباس ایم 4، جلد 7، ابن کثیر

الدمشقی- 639 عیسوی، ہم اس مفروضے کی توثیق کے لیے کچھ حساب لگا سکتے ہیں، جو اصل میں ڈیورنٹ کی رائے اور ابن کثیر الدمشقی کی رائے پر مبنی تھی، جس نے صرف یہ کہا تھا کہ الفاروق عمر، خدا ان سے راضی ہو- سوائے ان لوگوں کے کہنے کے کچھ نہیں کیا-

انہوں نے اس سے تاریخ پوچھی تو اس نے ان سے کہا: آرام کرو- " جسے ہم نے تھوڑی دیر پہلے الواقدی کے مضمون کے تحت پڑھا تھا-

آئیے اب دیکھتے ہیں کہ پہلا انحراف جو 23 ہجری میں ہوا-

درج ذیل معلومات کا تذکرہ کتاب "سات عشروں میں ہجری تقویم کا مطالعہ" میں کیا گیا ہے، جس میں ابن کثیر، الطبری اور ابن اثیر کی تاریخ کا حوالہ دیا گیا ہے،

جس کو کتاب کے موضوع میں دلچسپی رکھنے والوں میں سے ایک نے دستاویز کیا ہے- سنائی نے اپنی کتاب میں ساتویں دلیل کے عنوان سے اس بارے میں لکھا ہے'

خلیفہ دوم عمر بن الخطاب کا قتل درج ذیل ہے:

7 13 ساتویں شہادت: خلیفہ ثانی عمر کا قتل 23 ہجری

خلیفہ دوم عمر بن الخطاب 23 ہجری میں بدھ 27 ذی الحجہ کو وفات پا گئے اور اس دن سورج گرہن ہوا-

الطبری نے اپنی تاریخ، جلد 2، ص 561 میں کہا ہے کہ (ابو مشر نے کہا ہے'کہ عمر کا قتل تیس ذی الحجہ سے چار رات قبل ہوا)-

ابن اثیر نے الکامل فی التاریخ ص 470 میں کہا ہے، آپ کی وفات تیس ذی الحجہ سے تین دن قبل بدھ کی رات ہوئی- کہا گیا آپ کو ذوالحجہ کے باقی چار دنوں کے بدھ کو وار کیا گیا اور چوبیس محرم کے چاند کے اتوار کو دفن کیا گیا-

میرے ساتھ یاد رکھیں کہ سورج گرہن قمری مہینے کی ستائیسویں تاریخ کو نہیں ہوا بلکہ مہینے کے آخر میں ہوا ہے- آنے والے دن، یا تو قمری مہینے کی 29 تاریخ ہے یا اس کی 30 تاریخ، اس مثال میں، یہ قمری سال کے اختتام سے ہے، یعنی سال کے پہلے مہینے سے پہلے، اور یہاں سال- 23 ہجری سال ہے- آئیے دیکھتے ہیں کہ یہ گرہن کب ہوا:

بم دیکھتے ہیں کہ چاند گرہن 5 نومبر 644 عیسوی کو سہ پہر 3 بجکر 54 منٹ پر ہوا-

یہ مکہ کے علاقے سے آسمان کا مشاہدہ کرنے سے ہے- وہ سکورپیو کی پورشن میں ہے-

یہ تین ماہ کے سورج کے ساتھ منسلک کیلنڈر سے متصادم ہے، جیسا کہ درج ذیل تصویر میں دکھایا گیا ہے

644ء

23 | 30 ذ

					H ijh	
	6 5 4 3 2				1	
1	29 28 27 26 25					سوال
	13 12 11 10 9 8					7
رمضان	8 7 6 5 4 3 2					
	20 19 18 17 16 15 14					
	14 13 12 11 10 9					
	27 26 25 24 23 22 21					
	22 21 20 19 18 17 16					
				30 29 28		
				[illegible]		

ہم دیکھتے ہیں کہ کیلنڈر میں چاند گرہن کا یہ دن ماہ رمضان کے آخر میں آتا ہے-

یعنی سنہ 17 ہجری سے 23 ہجری کے آخر تک تین مہینے اس طرح چھوڑے گئے:

1 - سال 17 کے آخر میں اس کی آبادی (13) تھی-

2- سال 20 کے دوسرے تیسرے حصے میں اس کی آبادی (9) ہے

3 - سال 23 کے پہلے تیسرے حصے میں، نمبر (5)

یہی نقاط اس کیلنڈر میں ہیں جس سے 17 ہجری میں خواہش کا مہینہ نکال دیا گیا تھا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ یہ تاریخی خبروں کے نقاط سے متفق ہے۔

آپ پانچ نومبر کو رمضان المبارک کے اختتام کے بجائے ذی الحجہ کے مہینے کے اختتام کے نقاط ہیں۔

کونسا :

1 - شوال

2- ذوالقعدہ

3- ذی الحجہ۔

یہ مزید ثبوت ہے کہ سنہ 17 ہجری کے آخر میں۔ ناقص کا مہینہ بالکل اس طرح شامل نہیں کیا گیا جیسا کہ ہم نے مثال میں ریاضی سے ظاہر کیا ہے۔

پچھلا۔

دیگر شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ ناسی کیلنڈر 631 عیسوی کے آخر اور 632 عیسوی کے آغاز میں نافذ ہوا تھا۔

یعنی جس دن رسول اللہ کے بیٹے ابراہیم علیہ السلام سورج گرہن کے دوران فوت ہوئے۔

یہ ثبوت کتاب "سات دہائیوں میں ہجری کیلنڈر کا مطالعہ" میں ذکر کیا گیا ہے:

لیکن ان محققین نے غلطی کی... کیونکہ انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ذوالحجہ 9 ہجری میں سورہ التوبہ کے اعلان سے پہلے ہجری کیلنڈر کیا تھا۔

یہ اب بھی لیپ کے مہینے میں ہوتا ہے اور ذی الحجہ کی 29 تاریخ اور اس کے اگلے دن، 1 صفر الاول کے گرد نہیں گھومتا

یعنی پیر 27 جنوری 632 عیسوی، محرم الحرام کی 29ویں تاریخ، 10 ہجری، مہینے کے پہلے چاند کی رات ہے۔

صفر الاول لکبابس، جس کا ذکر محمد بن ممن المحرومی نے کیا تھا، مشکل کی رات کو گرا، جیسا کہ بلو قدی نے کہا بیکی کیلنڈر کے مطابق۔

وہ ہجری کیلنڈر جس پر وہ ابھی تک کام کر رہا تھا!!!... اور یہ صفر کے پہلے لیپ مہینے کی رات بھی تھی۔

ہم جانتے ہیں کہ مسلمانوں کا دن غروب آفتاب کے وقت رات سے شروع ہوتا ہے اور اس کے بعد دن آتا ہے۔ یعنی 10 ہجری کا پہلا صفر 1 غروب آفتاب کے وقت شروع ہوا۔

27 جنوری 632ء۔ یعنی چاند گرہن موت کی رات سے چند گھنٹے پہلے ہوا۔

پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر وفات کے وقت: ذی الحجہ 8 ہجری سے یکم صفر الاول 10 ہجری = 13 مہینے اور دن۔

یہ اس بات سے مطابقت رکھتا ہے جو اوپر کے بعض منابع میں بیان ہوا ہے کہ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً چودہ ماہ تھی۔

کیونکہ مذکورہ کتاب کے مصنف کا خیال ہے کہ قمری سال کا پہلا مہینہ معمول کے مطابق محرم کا مہینہ ہے لیکن وہ اسے لیپ کا مہینہ کہتے ہیں۔

(صفر الاول) کے ساتھ جو سال کے پہلے مہینے کے بعد آتا ہے، یعنی (2) کی ترتیب میں نہ کہ (13) کی ترتیب میں جیسا کہ ہم اسے مہینے کے مہینوں کے نقاط میں ڈالتے ہیں، اور یہاں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ 27 جنوری سنہ 632 کے آغاز سے 11 ہجری میں محرم کے مہینے کے احترام سے مطابقت رکھتا ہے، اور یہ درست نہیں ہے، کیونکہ سال کے جدولوں کو ناسی مہینے میں استعمال کرنا، جیسا کہ اس میں واضح ہے- مندرجہ ذیل مثال:

یہ بات ہم پر واضح ہو جاتی ہے کہ 10-11 ہجری کے درمیان سال کا پہلا مہینہ صفر 28 جنوری 632ء بروز منگل آتا ہے-

اس سے پہلے کا مہینہ 10 ہجری میں ذوالحجہ کا اختتام تھا-

سر کتاب "سات عشروں میں ہجری کیلنڈر کا مطالعہ" کے مصنف کا خیال ہے کہ یہ خاتمہ سنہ 9 ہجری کے آخر میں ہوا-

اس طرح اس سال میں حرمت والے مہینوں کی تعداد چار مسلسل مہینوں کے برابر ہو گئی- پھر وہ شامل کرنے کے لیے سال 10 کے آخر تک یہاں آتا ہے-

ایک اور بابرکت مہینہ، اور اس سلسلے میں کتاب کے متن میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے

ہم نے پہلے وضاحت کی تھی کہ سال 9-10 ہجری میں چار متواتر حرمت والے مہینے نہیں ہو سکتے سوائے سال 10 میں ایک لیپ مہینے کا اضافہ کرنے کے-

مندرجہ ذیل شواہد سے آپ تحقیق کے آخر میں جدول میں دیکھیں گے کہ اس مہینے کا اضافہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آیت کے بعد کیا تھا- e

النسائی کی ممانعت اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیلنڈر کے لیپ مہینے کی ممانعت نہیں فرمائی، بلکہ النسائی کو ممنوع قرار دیا، جو کہ مسوی ہے- ممانعت-

مہینوں.

ہم نے اوپر اس پر مختصر تفصیل سے بات کی ہے، تاکہ آپ واپس جا کر اسے پڑھ سکیں.

کتاب کے مصنف نے تصدیق کی ہے کہ 9 اور 10 کے درمیان ایک لیپ مہینہ تھا-

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ماہِ محرم کے بعد ایک اور سیم مہینے کا اضافہ کرتے ہوئے بکم صفر، پہلی چھلانگ، دوسری اور بالترتیب سے-

سال (9) - (10) اور یہاں سالوں کے درمیان (10) - (11) ہجری، اور اس دن ہونے والے چاند گرہن کے نقاط یہ ہیں:
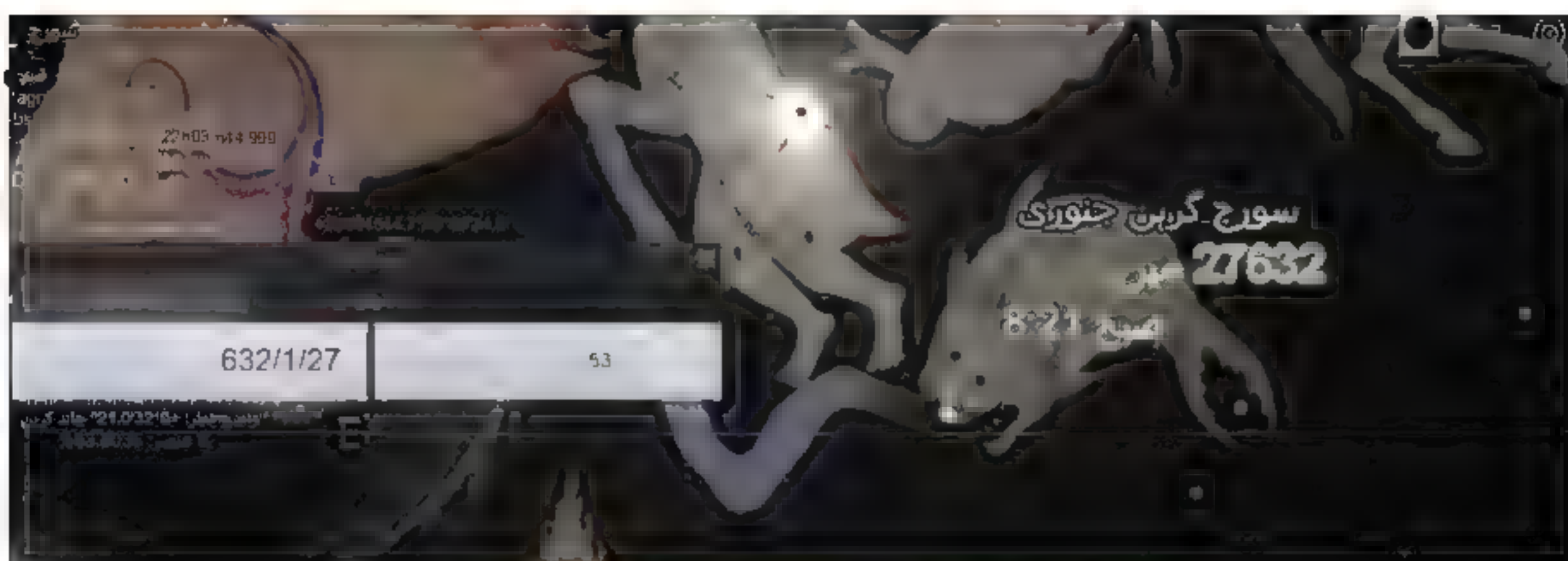
سورج گرہن 27 جنوری 632 عیسوی کو ہجری کیلنڈر کے مطابق

ذی الحجہ کے مہینے کے آخر میں 10 ہجری کے آخر میں ہوا۔

کتاب بدء اور خصائص، جلد 4، صفحہ 311 [illegible] ربیع الاول کے مہینے میں [illegible] کی عمر [illegible] کے گھر ام بردہ بنت المنذر کے گھر میں اٹھارہ مہینے تھی، اور آپ کو البقیع میں دفن کیا گیا۔ میں نے کہا (ہم نے ذکر کیا کہ ان کی وفات کے دن سورج کو گرہن لگا تھا، اور لوگوں نے کہا کہ اسے ابراہیم علیہ السلام کی وفات کی وجہ سے گرہن لگا تھا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا اپنے خطبہ میں "سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں ان کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتا۔"

یہ بات عاصم حافظ ابو القاسم ابن عساکر نے کہی۔

جہاں تک محمد بن معمل المخزومی کا تعلق ہے تو انہوں نے لکھا ہے کہ ان کی وفات 16 ماہ 8 دن کی عمر میں صفر کے مہینے کی پہلی تاریخ کو ہوئی

جب کہ ابن حجر نے فتح الباری میں صحیح البخاری کی تفسیر / کتاب گرہن / سورج گرہن کے دوران نماز کے باب میں کہا ہے: (اور جمہور سیرت نگاروں نے بیان کیا ہے کہ آپ کی وفات دسویں سال ہجری میں ہوئی، چنانچہ ربیع الاول میں کہا گیا، رمضان المبارک میں کہا گیا [illegible]

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے دوران مکہ میں آپ کے ہم منصب تھے اور یہ ثابت ہے کہ آپ نے یہی وفات کا مشاہدہ کیا اور تاریخ دینے کے درمیان اختلاف کے بعد نے مدینہ میں تھا۔

دوسرے منابع میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ آپ کی وفات 18 رجب 10 ہجری کو ہوئی [illegible] کا ذکر کیا ہے

مہینے کی 4، 10 یا 14 تاریخ کو۔

سورج گرہن چاند کے مہینے کی 18 تاریخ یا چوتھی تاریخ یا

دسویں یا چودہویں تاریخ کو ہونا ناممکن

ہے بلکہ سورج گرہن صرف مہینے کے درمیانی دن ہوتا ہے۔

جہاں تک اس خبر کا تعلق ہے جس میں کہا گیا ہے کہ موت چودہ تاریخ کو ہوئی ہے، یہ اس بات کا مزید ثبوت ہے کہ موت کا واقعہ چاند گرہن کے وقوع ہونے کے ساتھ ہی تھا۔

چاند کے لیے، سورج کے لیے نہیں، اور یہ درحقیقت قمری مہینے کی چودہویں یا پندرہ تاریخ کو ہوتا ہے، اور درحقیقت یہ وہاں تھا۔

اس سال کی ذوالحجہ میں چاند گرہن:

13 جنوری 632ء بروز پیر کو چاند گرہن ہوا۔

10 ہجری کی 15 ذی الحجہ کی مناسبت سے۔

اگر اس کی موت چاند گرہن کے ساتھ ہوتی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی موت 15 ذی الحجہ 13 دسمبر کو ہوتی اور حجۃ الوداع کے بعد نہیں بلکہ اس سے پہلے سورج گرہن کے ساتھ ہوا تو اس کا مطلب ہے۔ کہ ان کا انتقال 29 ذی الحجہ کو 27 جنوری کو ہوا۔ یعنی دسویں سال کا آخری دن۔

جزیرہ نما عرب میں 10 ہجری کا سورج گرہن

اب یہ ایک نئی تحقیق ہے جو میرے سامنے ایک دوست نے پیش کی تھی جس کا خیال تھا کہ رسول ہی مہینہ منسوخ کرنے والا ہے۔ النسائی، اور یہ کہ عمر بن الخطاب نے سنہ 17 ہجری میں جو کیا وہ 67 دن کو منسوخ کرنا تھا تاکہ تاریخ ہجرت کے ساتھ موافق ہو۔

سنہ 622 عیسوی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے کہ سال کے آغاز میں یکم محرم سے لے کر 8 ربیع الاول تک 67 دن ہوتے ہیں یعنی محرم کا مہینہ + مہینہ صفر = 59 دن 8 ربیع الاول تک، کل = 30 + 29 + 8 = 67 دن بنتے ہیں۔

[illegible]

سنہ 17 ہجری میں تاریخ کی تبدیلی 20 جمادی الثانی سنہ 17 ہجری سنہ 638 عیسوی کے جولائی کے مہینے میں ہوئی۔

حسب ذیل:

لیکن یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہم ہجری کی تاریخ کو شمسی تاریخ میں تبدیل کرنے کی کوشش کریں

اور آج کسی بھی الیکٹرانک کنورٹر کی خلاف ورزی نہ کریں تو ماہ ربیع الاول کا مسئلہ کہاں سے آیا؟ ایک ہی ہو جائے گا۔

تبدیلی کے نقاط:

سیر	
ہجری تاریخ	9 ربیع الاول 1
گریگورین تاریخ	20 ستمبر 622

9 ربیع الاول جو کہ رویت کے بعد آٹھویں ہے، 20 ستمبر 622 کے برابر ہے، اور یہ بغیر کسی جرم کے ہے، جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں۔

8 جولائی 638 عیسوی، جمعۃ الثانی 21 کی مناسبت سے، نقل شدہ روایت کے ساتھ تقریباً مکمل اتفاق

ہم دیکھتے ہیں کہ عمر بن الخطاب کے دور میں جس دن سے تبدیلی شروع ہوئی اس کے ساتھ تقریباً مکمل اتفاق ہے، اس لیے جمعۃ الثانی کا مہینہ جولائی کے مہینے کے ساتھ موافق ہوا. اس لیے نہیں کہ خبر درست ہے، بلکہ اس لیے کہ تبدیلی درحقیقت اس دن ہوئی ہے اگر آپ اچ بی سے کسی بھی کنورٹر کا استعمال کرتے ہوئے واپس جائیں تو...
اس کے حساب میں کوئی بھی مہینہ، آپ کو شمسی کیلنڈر کے دنوں کے نقاط بنانے کے لیے، جو کہ 638 عیسوی کی آٹھویں جولائی سے بالکل مماثلت رکھتا ہے۔ پھر اگر ہم اس تاریخ سے 15 ہجری کی طرف لوٹنا چاہتے ہیں- اگر ہم اس وقت کا تعین کرنا چاہتے ہیں جو جنگ یرموک اور رجب کے مہینے اور اگست کے مہینے سے مطابقت رکھتا ہے تو ہمیں اسی نتیجے سے ناص کے مہینوں کو شامل کرنا شروع کرنا ہوگا. جیسا کہ ہم اس کتاب میں ایک سے زیادہ مرتبہ بیان کر چکے ہیں- اب اگر فرض کر لیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے جنہوں نے ہجرت کے دسویں سال نسائی کے مہینے کو منسوخ کیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ چھ سال کے اندر صرف دو مہینے کا فرق ہو گا یعنی ذوالحجہ کا مہینہ- سنہ 632 ہجری کا مہینہ جس میں فرزند رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا، 27 جنوری کو سورج گرہن نہیں لگے گا، بلکہ اس کا قمری کیلنڈر مہینہ تک مؤخر ہوگا- نیز اگر یہ قیاس درست بھی ہے تو اس تاریخ سے پہلے آنے والے تمام ایام النصی میں موجود ہوں گے، لہٰذا اگر ہم ہجرت کے دسویں سال سے پہلے سال تک واپس جائیں- سنہ 622 ہجری میں یہ فرق صرف دو مہینے کا تھا، یعنی ربیع الاول ستمبر کے مہینے میں نہیں آتا تھا، بلکہ فروری کے مہینے میں آتا تھا-
(فروری)- یعنی

اس میینہ تحقیق میں ماہ محرم کو جون کے مہینے کے ساتھ ملانے کے لیے ایک بار پھر یہ مساوات واپس آگئی کہ اس تحقیق کے مصنف نے ماہ ربیع کی آٹھویں تاریخ کے لیے مزید 67 دن کے لیے غور کیا- الاول دوسری مرتبہ جمادۃ الثانی کے مہینے کی 20 تاریخ کے ساتھ موافق ہے، جس میں آپ نے 67 دن تک چھلانگ لگا دی، لیکن جو بات ان کے ذہن سے بالکل نہیں نکلی وہ یہ ہے کہ قمری مہینے ایک دوسرے سے مطابقت نہیں رکھتے- 67 دن، اور یہ کہ قمری مہینے کا آٹھواں دن اُس کے بیسویں دن کے برابر نہیں ہے، کیونکہ چاند کے دنوں پر کوئی اختیار نہیں ہے، اس لیے ہم اس میں دنوں کا اضافہ نہیں کر سکتے اور نہ ہی دنوں کو حذف کر سکتے ہیں- اس طرح، اضافہ مکمل ہونا چاہیے، یا تو ایک مہینے کا اضافہ کر کے یا پورے قمری مہینے کو ختم کر کے-

نبی کریم کی ہجرت

ربیع الاول میں عاشورہ کے دن ہوا۔

معتبر فلکیاتی حسابات کے مطابق، جو ہوئے، ہمارے آقا اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، سوموار، 8 ربیع الاول سنہ 1 ہجری میں، 20 ستمبر 622 کی مناسبت سے تھے۔
عیسوی، اور عبرانی میں سال 4383 میں تسری کے مہینے کی 10 تاریخ کے مطابق، جو کہ یہودیوں کے عاشورہ کے روزے کا دن ہے (ان کے لیے سال کے پہلے مہینے کی دسویں تاریخ) تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی قانون کے نامور مصنف، ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، صفر کا مہینہ ختم ہونے سے چند دن پہلے،
ان راتوں میں، جن میں چاندنی تھی، مکہ سے ہجرت کر کے چلے گئے۔ خزاں کے موسم کی آمد کا انتظار کرنے کے بعد لیکن وہ نہ چاہتے تھے (خدا آپ پر رحم کرے
اور آپ کو سلامتی عطا فرمائے)، آپ نے عقبہ کی بیعت کے فوراً بعد ہجرت کی۔ جو کہ سخت گرمی میں ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غار ثور میں تھیس بدل کر قیام کیا، پھر ماہ ربیع الاول کے شروع میں یثرب کا ارادہ کیا، جسے ہجرت کے بعد مدینہ کہا گیا۔ اور وہ ماہ کے پہلے نصف میں سوموار کو قبا پہنچے
اور وہاں منگل، بدھ اور جمعرات کو آرام کیا اور اسلام کی پہلی مسجد کی بنیاد رکھی جس میں یہ آیت نازل ہوئی: "مسجد کی بنیاد رکھی۔ پہلے دن سے پرہیزگاری پر
آپ نے جمعہ کے دن سفر کا دورہ کیا اور راویوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ وہ سوموار ہے، تاہم ان میں اختلاف ہے کہ وہ مہینہ کا دوسرا یا آٹھواں دن تھا۔ یا ربیع الاول
کے مہینے کی 12 تاریخ کو منصوبہ دن معلوم کرنے کے لیے ہجرت کے پہلے سال کے شروع میں اس سے مہینے کا آغاز ہونا ضروری تھا۔ سال کا ربیع الاول معلوم ہوتا ہے۔

جب اس تحقیق کے مصنف نے دیکھا کہ سوموار 622ء کے ربیع الاول کے مہینے کے دنوں سے مطابقت نہیں رکھتا تو اس نے سوموار پر جم کر 12تاریخ کو تبدیل کر کے 8ویں تاریخ کو محرم سے اس دن تک شمار کیا۔ ۔ اور نتیجہ (29) + 30 + 8 = 67 دن کے برابر تھا۔

لیکن یہاں 67 دنوں کی قدر پر قائم رہنے کا راز کیا ہے، یہ جانتے ہوئے کہ دونوں کیلنڈروں کے درمیان اصل فرق ان دنوں کی دستاویزات کے مطابق ہے جو تاریخ دانوں نے چند قمری دنوں کی شمسی دنوں کے ساتھ مطابقت کو پہلے سے طے کر کے بنا ہے۔ ۔ بعد میں کیلنڈر (ٹائم چارٹ) بننے کے بعد انہوں نے واپس جا کر دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے قمری کیلنڈر میں فلاں تاریخ کو مدینہ تشریف لے گئے تھے، تو انہوں نے شمسی تاریخوں کو منسوب کیا۔ ان کا کیلنڈر بنیادی طور پر غلط ہے، اور انہوں نے کہا کہ ربیع الاول کا مہینہ جولین کے مہینے کی آمد سے مطابقت رکھتا ہے، اس لیے انہوں نے اوپر کی اسی سابقہ روایت میں اس وقت کو گرمی کا موسم بتایا ہے، کیونکہ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں 17 ویں سال ہجری اور 10 ویں سال ہجری کو چھوڑ کر واپس چلا گیا پہلے حملے کے ان نکات کو بھول گیا جو اس عرصے میں یا تو 10 سال کے عرصے کے لیے یا 17 سال کے عرصے کے لیے موجود تھے۔ عجیب بات یہ ہے کہ مورخین نے توجہ نہیں دی۔

یہ تمام غلطیاں آج تک بہت سی کتابوں میں درج ہیں۔

جہاں تک نمبر 67 دنوں کی قدر پر قائم رہنے کے راز کا تعلق ہے، یہ وہی بات ہے جو رومی شہنشاہ نے 45 قبل مسیح میں کیا تھا۔ جب جولین کیلنڈر کا آغاز ہوا تو 24 دسمبر زمین کے شمال میں سال کی طویل ترین رات کے ساتھ موافق تھا،
کیونکہ یہ دن ان (رومیوں) کے لیے ان کے اور ان کے عقائد کے لیے مقدس دنوں میں سے ایک تھا، اور ناول کے مصنف یہاں یہ پایا
یکم محرم اور 20 جمادی الاول کے درمیان فرق درج ذیل کے برابر وقت کا فاصلہ
ہے: محرم کا مہینہ (صفر پہلا) = 30 دن، پھر صفر کا مہینہ (صفر) (دوسرا) = ربیع الاول کے مہینے کے 29 دن، پھر 12 دن۔
= 30 + 29 + 12 = 71 دن، اب ماہ ربیع الاول کا باقی بچا ہے = (30) - (12) یعنی 18 دن + ماہ ربیع الثانی کے دن، 29 دن + جمعہ الاول کے دن، 30 دن، اور اس کے بعد، جمعہ المبارک کے مہینے میں صرف 20 دن کا اضافہ کریں، دوسرا (18) + 29 + 30 + (20) = 97 دن ہے، 67 دن نہیں، اور یہ 71 + 97 - 168 دن ہے یہاں تک کہ اگر ہم اس نمبر کو 2 سے تقسیم کریں تو یہ (84) برابر ہے اور اس کا نمبر
67 سے کوئی تعلق نہیں ہے، اور ہم دیکھتے ہیں کہ موضوع کے مصنف نے کس کو تبدیل کرنے کی کوشش کی ہے۔

تاریخ 12 ربیع الاول وہ دن ہے جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ میں داخل ہوئے، لیکن آپ واپس آگئے اور یہ خیال کیا گیا کہ آپ نے مکہ کو چھوڑ دیا۔

آٹھویں ربیع الاول اس شکل میں پہلی مساوات سے 4 دن حذف کرنے کے لیے:

29 + 30 + 8 = 67 دن مساوات کے دوسرے پہلو کے لئے، یہ 20 جمعہ الثانی سے 20 جمادی الاول تک واپس آیا، جس کی قیمت 30 دن ہے، پھر 20 ربیع الاول تک- الثانی، جس کی قیمت 29 دن تھی، پھر اسے ربیع الثانی کے مہینے سے صرف آٹھ دن یعنی ربیع الثانی کی بارہویں تک واپس آنا تھا نہ کہ ربیع الاول تک- فرق کو 67 دن کے برابر کرنے کا حکم ہے، یعنی اس حساب کی بنیاد پر (30) دن کی اضافی مدت ہے، اور اسے مکمل طور پر نظر انداز کر دیا گیا ہے-

جمادی الاول اور الثانی ہیں- J 2 اور J 1 ،ربیع الثانی)نہیں(ربیع الاول = R 2
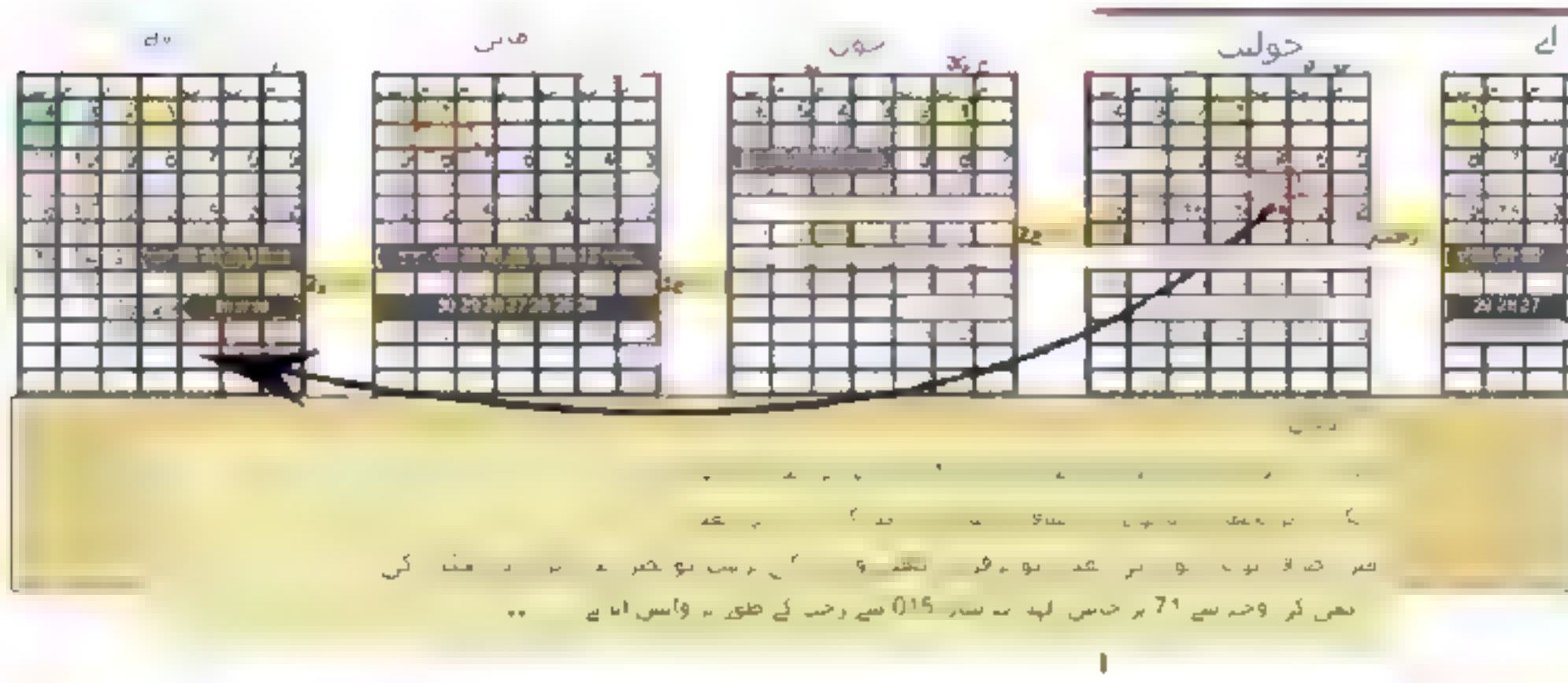
لیکن اس نے فرض کر لیا کہ وہ مہینہ ربیع الاول ہے یا تو غلطی سے یا دھوکہ دہی کی کوشش سے، اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہ تمام کوشش صرف اس موضوع کے لکھنے والے کی یہ ثابت کرنے کے لیے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درحقیقت ناس کے مہینے کو منسوخ کر دیا تھا، سنہ 10 ہجری میں، اور عمر بن الخطاب نے جو کچھ کیا وہ اسی عمل کا اعادہ تھا تاکہ تبدیلی اس دن کے مطابق ہو جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی اور مدینہ کی طرف روانہ ہوئے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعداد کو ایک ساتھ درج کیا- دن ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے تھے، اس نے نمبر 67 پر انحصار کیا، جسے اس نے قدیم رومی تاریخ کو درست کرنے کے موضوع سے لیا تھا، اور اس نے اسے اس موضوع میں داخل کرنے کی کوشش کی تاکہ اس حقیقت کو چھپایا جا سکے جو ناسی کے مہینے کے خاتمے میں ہوا تھا- جو کہ صرف 17 ہجری میں پیش آیا- لیکن تاریخ میں بعض معلومات کو پہنچانے کے لیے یہاں جو موضوع اختیار کیا گیا ہے، خاص طور پر عاشورہ کے روزے کے موضوع پر، اور اس قصے کی ہجرت کے پہلے سال مدینہ تشریف لانے کے ساتھ اس قصے کی مناسبت، وہ موضوع ہے جو صحیح ہے- لیکن ماہ ربیع الاول کا اس موضوع سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سال کے ربیع الاول میں تشریف لائے تھے اور یہ مہینہ کیلنڈر کے مطابق سنہ 622 عیسوی کے اپریل کے مہینے سے ملتا ہے- ناصی پر مشتمل ہے، چاہے وہ اس سال میں عبرانی ہو یا عربی، اور وہ مہینہ (محرم)، یعنی مقدس مہینہ (نسائی)، دراصل اس سال آیا (622ء)، ستمبر کے مہینے کے مطابق، اور یہ کہ دسویں یہ بیس ستمبر کی مناسبت سے تھا-

السانی ایک مہیے میں شعبان اور رمضان کے درمیان آتا ہے-

کیلنڈر میں ستمبر 622 عیسوی کا مہینہ نسانی کے ساتھ نشان زد ہے-

آخر میں اب میں اس دستاویز کے بقیہ نقاط کو پیش کروں گا جب نسانی کا مہینہ منسوخ کیا گیا تھا اور اس کیلنڈر میں آخری مہینہ کب شامل کیا گیا تھا یہ اہل علم کی تحقیق کے بعد ہے- اس کتاب سے آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ عربوں نے 513 عیسوی کے مضمون کو کب اختیار کیا تھا، اب ہم آپ کے لیے محدثین کو دکھائیں گے اور آخری مہینے کی تاریخ تھی- شامل کیا قمری کیلنڈر:

یعنی قمری کیلنڈر میں آخری نسانی کا اضافہ یرموک کی جنگ سے چند ماہ قبل 15 ہجری میں ہوا-

سنہ 636 عیسوی میں یہ مہینہ ربیع الثانی اور جمادی الاول کے درمیان آیا-

اسی کو عرب رابعہ کا رجب کہتے ہیں جس میں رابعہ کی قربانیاں ذبح کی جاتی ہیں-

عمرہ کے دوران-

سات پڑھنا

عرب مسلمانوں کو امام قرآن ورانت میں ملا، جو کہ قرآن کا مجموعہ ہے جسے کمانڈر وفادار عثمان نے نقل کیا تھا۔
ہی تھی، اور یہ اس کی لکھاوٹ میں نہیں تھا، جیسا کہ بعض کا خیال ہے، بلکہ صرف اس کے حکم اور تصدیق سے تھا، اور یہ وہی تھا جو اس نے علاقوں میں بھیجا تھا، اس لیے اس نے بھیجا تھا۔
آخری پیغام کی زندگی کے پہلے تین مراحل میں ہر ملک کے لیے ایک نسخہ کھولا گیا، عظیم قرآن کا پیغام، جب
ان کے دور میں اسلام کا دائرہ وسیع ہوا جیسا کہ نیچے دیے گئے نقشے میں دکھایا گیا ہے، اس لیے جب ہم تاریخ کی کتابیں پڑھتے ہیں تو ہم پر لازم ہے کہ
غیر جانبداری سے حقیقت کو دریافت کریں۔ اس میں موجود تمام معلومات کی چھان بین کرنے کے لیے اور میں اس کا موازنہ زمین پر واقع ہونے والے واقعات سے
کرتا ہوں۔ ور یہاں اپنی مثال کے طور پر مجھے اس وقت کی نوجوان اسلامی ریاست کی کل جغرافیائی توسیع کو دیکھنا تھا۔ اور اس کا موازنہ کس چیز سے کرنا تھا۔
تاریخ کی کتابوں میں اس کی اطلاع دی گئی تھی، اس لیے میں نے اِس خبر کو ترتیب دیا، صرفِ تاریخ میں واقعات کے سلسلے میں جو کچھ ہوا اسے
دستاویز کرنے کے عمل تک محدود ہے اور اگر آپ کو اس میں کوئی منطقی ترتیب نظر آتی ہے، تو آپ اسے قبول کرتے ہیں۔ .گر آپ کو کوئی
واضح تضاد نظر آتا ہے تو آپ اس کی وجوہات بیان کرتے ہیں، پھر آپ ایک خبر کو دوسری کے بارے میں پیش کرتے ہیں یا ایک خبر کی تردید کرتے ہیں۔
وہ ان خبروں کی ترتیب کے بارے میں جس چیز کی مخالفت کرتا ہے، کیونکہ یہ اس دور کی حقیقت سے ہٹ جاتی ہے۔
مثال کے طور پر تالیف قرآن کے آغاز کے اسباب کے بارے میں تاریخ میں بہت سی احادیث مذکور ہوتی ہیں، جن میں یہ ہیں:

بخاری نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: حذیفہ بن الیمان عثمان کے پاس آیا اور اہل عراق سے ارمینیا اور آذربائیجان
کو فتح کرنے کے لیے لڑ رہا تھا کہ حذیفہ ان کے اختلاف سے گھبرا گیا۔ قرأت پر حذیفہ نے عثمان سے کہا کہ اے امیر المومنین!
اس قوم نے پہلے یہود و نصاریٰ کی طرح کتاب پر اختلاف کیا تو عثمان نے حفصہ کو بھیجا کہ وہ طومار
ہمیں بھیج دو تاکہ ہم ان کو قرآن میں نقل کر کے آپ کو واپس کر دیں۔ عثمان۔ (1)

اس خبر کا مطلب یہ ہے کہ جب مسلمانوں نے یہ ممالک عراق، آذربائیجان اور ارمینیا کو فتح کرنا شروع کیا تو ان کے پاس
(امام کا قرآن) ابھی تک نہیں تھا، بلکہ ان کے پاس قرآن کے نسخے تھے جو بعض صحابہ کے پاس تھے۔ اس سے جو کچھ انہوں نے اپنے سینوں
میں حفظ کیا تھا اسے نقل کر کے مدینہ بھیج دیا اور اس زمانے میں خلیفہ کے حکم پر اس کی جگہ امام کے قرآن کا فیصلہ کیا۔
ایک پڑھنے کے لیے سب کو اکٹھا کرنے کے لیے۔

جب عثمان بن عفان نے سنا اور جو کچھ حذیفہ بن الیمان نے ان سے کہا تو اس نے صحابہ سے مشورہ کیا کہ کیا کیا جائے ابن حجر
عسقلانی نے علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: اے لوگو! عثمان کے بارے میں غلو نہ کرو اور قرآن میں ان کے
بارے میں اچھائی کے سوا کچھ نہ کہو۔ خدا کی قسم اس نے قرآن کے ساتھ جو کچھ کیا وہ ہم سب کے ایک گروہ نے کیا اس نے کہا: تم
کیا کرتے ہو؟ اس پڑھنے کے بارے میں میں نے سنا ہے کہ ان میں سے کچھ کہتے ہیں کہ میرا پڑھنا آپ کے پڑھنے سے بہتر ہے، ہم نے
کہا: تو آپ نے کیا دیکھا؟ قرآن میں کوئی اختلاف نہیں ہو گا، ہم نے کہا: "ہاں، جو میں نے دیکھا تھا، اگر آپ کو مقرر کیا جائے"۔
میں بھی ویسا ہی کرتا جیسا اس نے کیا۔" (2)

اس حدیث کے مفہوم میں وہ خبریں ہیں جو اس کے راوی اور اس کے حکم کو یکجا کرتی ہیں تاکہ خلیفہ عثمان کی طرف سے صحابہ کے ذریعہ نقل کردہ قرآن کے نسخوں
کو جمع کرنے کے ارادے کا دفاع کیا جاسکے اور انفرادی کوششوں کی صورت میں بعض اختلافات کی بنا پر ان صحابہ نے نیک نیتی سے بنایا۔
اس نے انہیں خلیفہ کے پاس بھیجنے اور انہیں تباہ کرنے کا فیصلہ کیا، اور خلیفہ بعد میں لوگوں کو جمع کرنے کے لیے ان کی جگہ نئی کاپیاں بھیجے گا، جن کی تصدیق اس نے کی تھی۔
ایک پڑھنے پر۔

1 صحیح البخاری، قرآن جمع کرنے کا باب، حدیث نمبر 4702۔
2. فتح الباری، صحیح البخاری کی تفسیر، حصہ 1، صفحہ 17
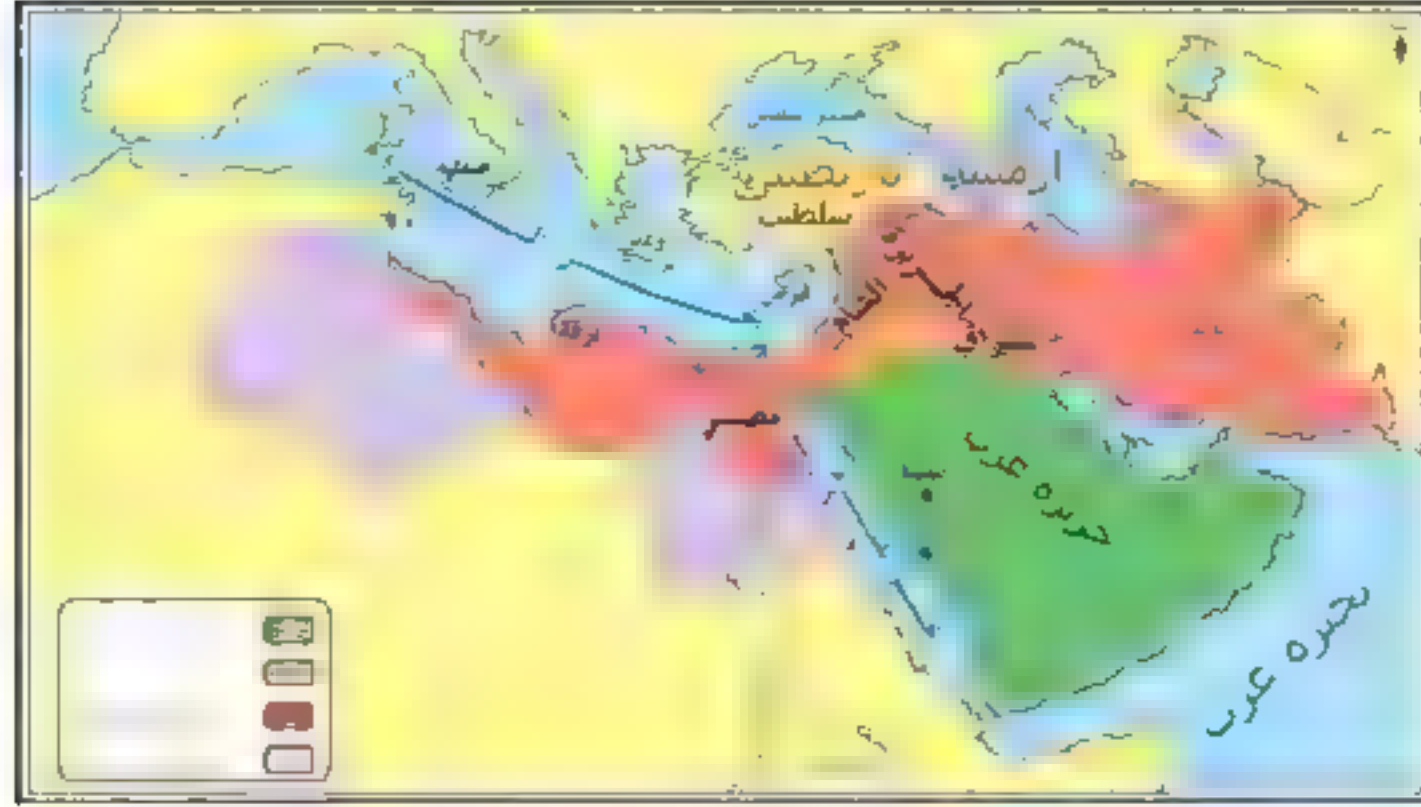
جارٹ s

وفاداروں کے کمانڈر عثمان بن عفان کے دور میں اسلامی ریاست کی توسیع کا نقشہ

کتاب کے مصنف (سمیر الطالبین) کا کہنا ہے کہ عثمانی قرآن محفوظ شدہ تختی میں لکھے گئے ترتیب سے لکھے گئے تھے، جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت کی تھی کہ وہ ایسا کریں اور آپ کو آگاہ کریں۔ اس کے مقام پر جب ہر آیت کو نقطوں اور سکنوں سے خالی کیا گیا تھا کہ اس میں جو کچھ بھی شامل ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ اس میں وہ آخری خط بھی شامل ہے جو رسول نے جبرائیل کو پیش کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ایک لفظ بھی نہیں چھوڑا (1)۔

یہ حدیث مکمل طور پر غیر منطقی ہے، کیونکہ تمام حروف متواتر کے بعد تک موخر کر دیے گئے تھے، جو بعد میں مِس مِس راگ کی آزمائش کے نام سے مشہور ہوئے، اس لیے نقاطی نکات کا مسئلہ اور ان اور نقاطی نکات میں فرق ایک اور مسئلہ ہے۔ ہم اس کتاب اور مکمل تحقیق میں ثابت کریں گے۔

اسی طرح قرآن کے یہ نسخے متصل، لعب یا آرائشی نہیں ہیں، اور آیات کے درمیان کوئی نشان نہیں ہے، اور خطاطی بلاشبہ قدیم، تہذیبی ہے، نہ کہ کوفی، یا تہائی، یا اس جیسی کوئی چیز (2))

یہاں یہ روایت ایک بظاہر احمقانہ صورت میں کھڑی بتائی ہے، یہ جانتے ہوئے کہ یہ کسی حدیث سے مستند نہیں ہے، اور اس کا مقصد قرآنی متن کے دفاع کی کوشش سے کہیں زیادہ قرآن کو نقصان پہنچانا ہے، کیونکہ مقلوبہ رسم الخط بہت زیادہ ہے۔ جدید رسم الخط جس کا پہلے قرآن سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے، یہاں تک کہ اگر لفظ کے نکات قرآن کے ابتدائی نصوص میں درج نہ ہوں، تو اس کی بہت سی آیات اور الفاظ متضاد ہوئے، اور بہت سے زوال پذیر ہوئے۔ قرآنی نصوص کو پڑھنے میں خلیفہ عثمان نے جو کوشش کی تاکہ لوگوں کو ایک چھلنی سے بنایا گیا ہو، یعنی ایک کشتی کی کثیر سوراخ والی بادبان جس کی ضرورت تھی۔ سمندر کے پار چلانے کے لیے ہوا۔

الزرقانی نے کہا ابو عمرو الدانی نے المقنع میں کہا ہے کہ اکثر علماء اس بات پر متفق ہیں کہ جب عثمان نے قرآن لکھا تو اس نے اسے چار نسخوں میں بنایا اور ہر ایک خطہ کوفہ، بصرہ اور شام میں بھیجا۔ اور ایک اپنے پاس چھوڑ دیا، کہا گیا ہے کہ اس نے سات نقلیں بنائیں اور مزید مکہ، یمن اور بحرین میں شامل کیں۔ فرمایا: پہلا زیادہ صحیح ہے، اور ائمہ اس پر قائم ہیں۔ (3)

سمیر الطالبین کتاب المتن کی خاکہ نگاری اور ترتیب از محمد الدباغ، صفحہ 15 (مطبوعہ عبد الحمید حنفی، ایڈیشن

2 (1)) ڈاکٹر کے ذریعہ قرآن کے علوم کا تعارف محمد امین فرشوخ، ص 145 (دار الفکر - بیروت، 1 1990

3 ایڈیشن، قرآن کے علوم میں ثبوت، بدر الدین محمد بن عبداللہ الزرکشی 794 ہجری 1/334) رفاع، بیروت، تیسرا ایڈیشن-1415ھ

میں دیکھ رہا ہوں کہ یہاں دو خبریں غلط ہیں" اس سلسلے میں موجود باقی خبروں کے پڑھنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ غیر عرب ممالک جو ملت اسلامیہ کی ابتدائی فتوحات میں شامل تھے، قرآن پڑھنے میں اختلاف کے مسائل میں گھرے ہوئے تھے- دوسری قوموں کو چھوڑ کر، جس کا آغاز عراق، آذربائیجان اور آرمینیا کی فتح سے ہوا، جیسا کہ پہلی حدیث کے متن میں بیان کیا گیا ہے، اور یہ کہ بھیجنے کے لیے دو نسخے عراق، بصرہ اور کوفہ بھیجے گئے، اور ایک مصر کو- حقیقت یہ ہے کہ مؤخر الذکر کا مدت میں رہنا بہت سے سوالات کو جنم دیتا ہے" دو کاپیاں عراق کیوں بھیجی جاتی ہیں؟ وہاں علی بن ابی طالب نے سکونت اختیار کی اور ان کے پاس ایک قرآن تھا جو اس نے اپنی تحریر میں لکھا تھا کہ خلیفہ عثمان کے دور میں فتح ہونے والی باقی قوموں کا کیا ہوگا؟ جیسا کہ مصر، تیونس، فارس، آذربائیجان، اور آرمینیا۔ اس لیے یہ خبر مسارعہ قرآن کو جمع کرنے اور قرآن لکھنے شروع کرنے کی اصل وجہ بنانے کے لیے کافی اور مناسب نہیں تھی- ائمہ کا اور انہیں ان ممالک اور خطوں میں بھیجنا جو اس زمانے میں کھولے گئے تھے-
مدت

اس معاملے میں غالباً وہی ہے جو ڈاکٹر غنیم قدوری نے کہا، جہاں انہوں نے کہا: زیادہ تر محققین نے اسے رد کرنے کا رجحان رکھا ہے- پہلی یا دوسری صدی ہجری میں لکھے گئے مکمل قرآن کو تلاش کرنا - آج - ناممکن ہے، اور اس کے لیے واضح اور مضبوط تاریخی اور مادی شواہد اور کثیر جہتی مطالعہ کی ضرورت ہے (1)

یہ وہی ہے جو ہم اپنی اس کتاب میں خدا بزرگ و برتر کے حکم سے کریں گے اور یہ قرآن کے متعدد مطالعہ اور تاریخی اور مادی شواہد کو واضح طور پر قاری کے سامنے پیش کرے گی- جس طرح سے عربی حرف تیار ہوا، اور خدا ہمارا مددگار ہے-

پڑھنے میں سات فرق

-1- ستاروں کے مقامات اور سورتوں میں آیات کی تعداد میں فرق:

اب میں آپ کے سامنے ان اختلافات میں سے کچھ پیش کروں گا جو سات قراء ات کے گروپ میں آئے تھے اور جو ظاہر ہونے لگے تھے- قیام زمانہ کے بعد مثلاً سورۃ الفاتحہ پڑھنا، حمزہ کی سند پر خلف پڑھنا، عاصم کی سند پر شعبہ اور حفص کا عاصم کی سند پر متفق ہونا، بسم اللہ پر غور کرنا- سورۃ الفاتحہ کی پہلی آیت اور الدوری، ہشام، قالون، السوسی اور ورش کے پڑھنے میں فرق ہے-
اور ذکوان جیسا کہ وہ بسم اللہ کو نمبر والی آیت نہیں سمجھتے ہیں جیسا کہ یہ منسلک تصویر میں ہے (حصہ 1 اور حصہ 2)

(الفاتحہ)
مکہ اور اس کی سات آیات (7)
اللہ کے نام سے جو سب سے زیادہ
مہربان، سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے تمام جہانوں کے مالک سب
سے زیادہ مہربان، سب سے زیادہ رحم کرنے والے جزا کے دن کے شہنشاہ ان ہی ہیں جس
کی ہم عبادت کرتے ہیں ہمیں سیدھے راستے پر چلا جن کو تو نے عطا کیا
نہ وہ جو تیرے غضب میں ہیں اور نہ وہ جو گمراہ ہیں

ح – 1

---

(1) ڈرافٹنگ دی قرآن، ایک لسانی اور تاریخی مطالعہ، از ڈاکٹر غنیم قدوری، صفحہ 190

(الفاتحہ

مکہ اور اس کا بانی (7)

سد کے نام سے جو سب سے زیادہ مہربان، سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے تمام جہانوں کے مالک سب سے

زیادہ مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والے جزا کے د

سیدھی ر ستے پر جلا جن کو تو نے عطا کیا نہ وہ جو تیرے غضب میں ہیں اور نہ وہ جو گمراہ ہیں

ح – 2

قاریں اس بات پر متفق ہیں کہ س سورت کو 7 بات پر مشتمل سمجھنا ضروری ہے، سوائے اس کے کہ بسم للہ کے بعد نہیں ہے اور للہ تعالی کے اس فرمان کے بعد آیت نمبر 6 کی جگہ "تو نے ان پر رحمتیں نازل کی ہیں" جہاں اختلاف ہے- واقع ہوا اس کا تعلق صرف قرآن کی پہلی سورت سے ہی نہیں ہے، بلکہ ہم اسے بہت سے مقامات پر ایے ہوئے دیکھتے ہیں ور سورہ میں آیات کی تعداد میں قاریں کا اختلاف ہے، مثال کے طور پر اندوری سورہ البقرہ کو 287 مانتے ہیں-
ایک آیت، اور حفص نے اسے 286 اور ہشام نے 285 آیات کو دیکھا-

قرآن کریم جس ہشام نے ابن عامر کی سند سے روایت کیا ہے

(سورۃ الباکارا

"تہذیب اور اس کی نشانات 285"

ح - 3

2- تشکیل میں فرق:

300 سے زیادہ فرقوں کے ساتھ مرکب ایک پڑھنے سے دوسرے میں مختلف ہے، اور یہ وہی ہے جسے راک کا دور کہا جاتا تھا جب انہوں نے نقل کرنا شروع کیا-
ائمہ کے قرات کے بارے میں قرات اور ابو الأسود الدولی اور ان کی پیروی کرنے والے قاریوں کے ذریعہ تشکیل شدہ نکات کے ظہور کا آغاز
ور عنمہ کی تصریف کرتے ہوئے، ان میں سے ہر ایک مختلف انداز میں پڑھتا ہے، جس میں اسم، کسرہ، اور الزامی شامل ہیں، کچھ الفاظ اور فعل کے لیے، اور یہاں پانچ ہیں-
اس کی مثالیں مختلف قرائی قراء ات سے ہیں، جن میں سے تمام عاصم کے اختیار میں حفص کے پڑھنے سے مختلف ہیں چارٹ C-4 دیکھیں نیچے:

فعل کے ی کو نال پر دباو کے ساتھ بلند کرنا

قرآن کریم، قالون نے نافع کی سند سے روایت کیا ہے

اور جو لوگ ایمان رکھتے ہیں وہ اپنے سوا کسی کو دھوکہ نہیں دیتے اور وہ سمجھتے نہیں ہیں۔

فعل کے ی کو بڑھانا اور الف مقصوری کا اضافہ کرنا

حمزہ کی روایت میں خلف کی روایت کے مطابق "ہم نے اب

کو طاقت نہیں دی اور انہوں نے کہا، "ہم نے سنا، لیکن ہم نے نافرمانی کی اور ان کے دلوں میں برائی پیدا

ہونے کے بجائے اٹھانا

ابو عمرو نے روایت کیا ہے۔

حفص کی قرأت میں ان یُس کا

حرف ظ سے اُلٹ جانا

اور جب خدا نے ان لوگوں سے عہد لیا جن کو کتاب دی گئی تھی کہ وہ اسے لوگوں سے واضح کر دیں گا اور وہ اسے

چھپائیں گے نہیں لیکن انہوں نے اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور تھوڑی سی قیمت کے بدلے اس

کا بدلہ لے لیا۔ تھوڑا وہ خرید رہے ہیں۔ وہ نہیں جو ان لائے ہوئے کام پر خوش ہوں اور جو کچھ انہوں نے نہیں کیا اس پر ان کی

4- الفاظ کے مختلف مقامات یا حروف کا غائب ہونا:

لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ایذا دیے گئے اور مارے گئے

کہ میں ان کو کافر قرار دوں گا۔ یہ حمزہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے جبکہ یہ حفص کی قرعت میں آیا ہے اور وہ لڑے اور مارے گئے

قرآن کریم، وارش نے نافع کی سند پر بیان کیا ہے۔

اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔

حرف واو غائب ہو گیا اور انہوں نے حفص پڑھنے میں جلدی کی۔

قارئین علماء نے ان تمام قراء ات کی سند اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی تصدیق کی ہے، چنانچہ انہوں نے بہت سی تحریریں لکھیں۔
وہ احادیث جو کہتی ہیں کہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا جن میں یہ احادیث بھی شامل ہیں:

صحیح مسلم میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو غفار کے پاس کے مقام پر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آئے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم اپنی قوم کو ایک حرف میں قرآن پڑھو، تو انہوں نے کہا کہ میں اللہ سے معافی اور استغفار کرتا ہوں، حالانکہ میری قوم یہ برداشت نہیں کر سکتی۔" پھر وہ اس کے پاس آیا
دوسرے، انہوں نے کہا، "خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم اپنی قوم کو دو حروف میں قرآن پڑھو، اس نے کہا، "میں اللہ سے معافی اور استغفار کرتا ہوں، لیکن میری قوم یہ برداشت نہیں کر سکتی۔"
پھر وہ تیسری بار اس کے پاس آیا اور کہا: "خدا آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اپنی قوم کو تین بار قرآن پڑھو، تو اس نے کہا: "میں اللہ سے معافی اور استغفار کرتا ہوں۔"
میری امت اس کو برداشت نہیں کر سکتی، پھر وہ چوتھی بار آپ کے پاس آیا اور کہا، اللہ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اپنی قوم کو سات حروف میں قرآن پڑھا کریں۔
تو انہوں نے اسے صحیح سمجھا۔ (1)

من القطان (2) نے تصدیق کی کہ سات حروف عربوں کے لہجے ہیں اور ان اختلافات کے پیچھے حکمت ہے۔
قطار 3 میں درج ذیل ہے:

1. صحیح مسلم کی حدیث نمبر 821

2. منا القطان کی کتاب The Revelation of the Quran on Seven Letters ہے، جسے انہوں نے قاہرہ میں وہبہ لائبریری سے شائع کیا

قرآن کے سات حروف پر نزول کے بارے میں بات کرنے کے لیے اس کے لیے دیباچہ درکار ہے، عربی
لہجوں کے اختلافات اور قرآن کریم میں غیر ملکی الفاظ کی موجودگی کے بارے میں علماء کے اختلاف
کو بیان کیا جائے گا۔ قرآن کے سات حروف پر نزول کی حدیث کا درجہ، اس کے بیان کرنے کے طریقے،
زبان میں حرف کا مفہوم واضح کرنا، اور سات حروف کے بارے میں علماء کی آراء، اور لوگ کیا ہیں؟ اس
کے بعد ہم ان آراء پر بحث کرتے ہیں تاکہ ہم اس بات کو ترجیح دیں جو ہم سچائی کے قریب ہیں، اور
اس موضوع کے بارے میں مستشرقین اور بیمار روحوں کے شکوک و شبہات کا جواب دیتے ہیں، اور ہم اس کی
حکمت کی وضاحت کرتے ہوئے اپنی گفتگو ختم کرتے ہیں- قرآن سات حروف میں نازل ہوا ہے-

میں ہے اہل علم کے لیے ایک مختصر ترجمہ کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ اس فائدے اور .

تحقیق کو مکمل کیا جا سکے جو اس موضوع کو سائنسی معیارات کے مطابق اس کے سواد کے ساتھ رائے پیش کرنے کے لیے

پیش کرتا ہے اور اس بارے کو واضح اور صراحت کے ساتھ اراد کرتا ہے، جب کہ اس کا مقصد چہرے کو واضح کرتا ہے-اس سچائی کے

بارے میں جس پر میں قائم ہوں، اور ان بنیادی مسائل سے متعلق ہوں جو بات کرنے کی ضرورت کو پورا کرتے ہیں، اور سائنسی مقصد کو حاصل کرتے ہیں

سائنسی مطالعہ کی خواہش -

پڑھنے کے موضوع کو دھوکہ دینے اور اس کا نام صاف کرنے کے معاملے میں نہ قطاں جس بدسی کے پیچھے چھپا ہوا ہے اسے پڑھنے کی کوشش کریں-
اس بات پر غور کرتے ہوئے کہ مستشرقین اور بیمار روح والے ہی اس معاملے میں شک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں- یہاں تک
کہ اس نے قرآنی متن میں بعض غیر عربی الفاظ کی موجودگی پر بھی توجہ دی اور ان کی کچھ مثالیں بھی دیں، جیسے:

1- کہا گیا: قرآن کریم میں عربی کے علاوہ دیگر زبانوں میں الفاظ ہیں
اور یہ الفاظ محدود ہیں جو بعض صحابہ و تابعین کی روایتوں سے منقول ہیں-
وہ غیر عربی زبان میں الفاظ کی تشریح کرتے تھے- .

ان میں سے یہ ہیں: (الطور): سریانی میں ایک پہاڑ - - تفقہ) (4): رومیوں میں
جان بوجھ کر - القسط اور القسطاس: رومیوں میں انصاف - "بے شک ہم نے آپ کو ہدایت
دی" (5) : عبرانی میں پھوسا - الرقیم: رومیوں میں کولی - المہل: لوگوں کی زبان سے تیل
کو کیچڑ میں ڈالنا مراکش - سندس: ہندی میں پردے کا پتلا ٹکڑا - استبرق: فارسی میں بروکیڈ کا موٹا ٹکڑا
- السری: یونانی میں چھوٹا دریا - طحہ: عبرانی میں اے آدمی، smelting یعنی مراکش کے لوگوں کی
– زبان پر نکلنا - سجیل: بیاطین میں الحسن - المشکاۃ: ایتھوپیا میں طاق، اور کہا گیا:
بوتل کاتھی ہے - الدری: ایتھوپیا میں روشن - العلیم: عبرانی میں دردناک - اس کا انجام
دیکھا (6): مطلب مغرب کے لوگوں کی زبان میں اس کی پختگی - آخرت کا مذہب (7).
، مطلب قبطی میں سب سے پہلے، اور قبطی بعد کی زندگی کو کہتے ہیں: پہلی-

نوٹ کریں کہ جن لوگوں نے قرآن میں غیر عربی الفاظ کی موجودگی کو ثابت کرنے کی کوشش کی ان میں سے اکثر کو ان کی کوششوں میں شمار کیا گیا۔
یہ سب شبہات ہیں جن کا جواب دینا ضروری ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

بے شک ہم نے اسے عربی قرآن بنا کر نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھو۔

12-2

اور اسی طرح ہم نے اسے عربی حکم کے طور پر نازل کیا "اور جو کوئی اس علم کے بعد جو

آپ کے پاس آچکا ہے، ان کی خواہشات کی پیروی کرے گا، تو خدا کے پاس سے تو آپ کا کوئی

اور اس طرح ہم نے اسے نازل کیا، پڑھا، "ہم عرب

ہیں" اور ہم نے اس میں اس دھمکی سے توجہ ہٹا دی کہ شاید وہ پرہیزگار

بن جائیں یا 20-113

ایک کتاب جس کا مفہوم تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور جسے پڑھا گیا ہے "بے شک میں ایک عرب ہوں" ایسے لوگوں

اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے کہ "پڑھو میں ایک عرب ہوں" تاکہ آپ ام القریٰ اور اس کے اردگرد رہنے

والوں کو خبردار کریں اور اس مجلس کے دن سے خبردار کریں جس میں کوئی شک نہیں ہے۔ جنت اور ایک جہنم میں ہو گا

پلیز 42-7 میں

اسی مناسبت سے الازہر کے مسلمان، یعنی (سنی) اس معاملے میں مختلف آراء رکھتے ہیں۔

پہلا قول ہر اس شخص کی تردید کرتا ہے جو حفص کو عاصم کی سند اور اس میں پائی جانے والی تشکیل پر سوال اٹھانے کی کوشش کرتا ہے اور یہ کہ اس میں پائی جاتی ہے۔
یہ گرفتاری کا وارنٹ ہے۔

دوسری رائے دیگر تمام پڑھنے کو قبول کرتی ہے اور تمام عرب بولیوں کو تسلیم کرتی ہے۔

تیسری رائے ان کو یقین دلاتی ہے کہ قرآنی متن میں غیر عربی الفاظ موجود ہیں۔

چوتھی رائے قرآنی متن میں کسی بھی غیر عربی لفظ کی موجودگی کی تردید کرتی ہے، اور وہ ان میں سے ہر ایک کو مختلف رائے کے طور پر استعمال کرتی ہے۔
وہ جب چاہیں، کبھی حفص کے پڑھنے کے دفاع کے لیے، اور بعض اوقات دفاع کے لیے۔
قرآن کی متعدد تلاوتیں۔

. قرآن کے نزول کی حدیث کا درجہ سات حروف پر مبنی ہے:

قرآن مجید کے سات حروف میں نزول کی حدیث متعدد طریقوں سے صحیحین اور کتب ستہ میں ثابت ہوئی ہے۔

اسے بہت سے صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا، جن میں: ابی بن کعب، انس، حذیفہ بن الیمان، زید بن ارقم، سمرہ بن جندب، سلیمان بن

صرد، ابن عباس، ابن مسعود، عبدالرحمن بن عوف، عثمان رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ بن عفان،

عمر بن الخطاب، اور عمر بن ابی سلمہ، عمرو ابن العاص، معاذ بن جبل، ہشام ابن حکیم، ابو بکرہ (1)، ابوجہم (2)، ابو سعید الخدری (3) ابو طلحہ الانصاری (4) ابوہریرہ اور ابو ایوب (5) السیوطی نے اتقان میں ان کو شمار کرنے کے بعد کہا: یہ اکیس صحابہ ہیں » (6)

ابو یعلی نے اپنی مسند الکبیر (7) میں بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک دن منبر پر ہوتے ہوئے فرمایا

مجھے اللہ تعالیٰ ایک ایسے شخص کو یاد کرتا ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: "قرآن سات حروف میں نازل ہوا، جو سب کے سب کافی ہیں"، تو وہ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ ان کو شمار نہ کر سکے انہوں نے گواہی

دی کہ اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قرآن سات حروف میں نازل ہوا، جو سب کے سب کافی ہیں"

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اور میں ان کے ساتھ گواہی دیتا

اگر سات حروف کے پیچھے مقصد حروف کو کھینچنا ہے، ان کو آگے بڑھانا، تاخیر کرنا، ت ط سے ی تا سے کے محاورات کے ساتھ ان کو الٹ دینا۔ ہوں سے تا، یہ غور طلب بات ہے اور ہم اسے مکمل مطالعہ میں بیان کریں گے جہاں تک تشکیل کے موضوع کا تعلق ہے، یہ ایک عہد میں پیش آیا تلاوت میں راگ) جو آپ کے وصال کے بعد تک موخر کر دیا گیا تھا۔ اور شہروں کی فتوحات مکمل ہونے کے بعد وہ ممالک جو عربی بالکل نہیں ہوتے لہذا ابو اسود الدعالی کے دور میں پہلی بار نقاط کا ظہور ہوا، پھر الفراحیدی نے اس کی پیروی کی جب اس نے یہ سائنس تیار کی، جسے آج نحوی کہا جاتا ہے، چنانچہ اس نے مزید کہا۔ حمزہ، شدّہ، اور سکن، اور بین الاقوامی کے قائم کردہ نقاطی نکات کی جگہ لے لی۔ شطت اور دھما کے بجائے ایک چھوٹا سا واوا۔

اس تحقیق میں ہم محترم قارئین کے لیے واضح کرنا چاہتے ہیں - ان ممالک کے گروہ - جن کے پاس قرآن عثمان بن عفان کی خلافت کے دور میں پہلے ائمہ نے بھیجا تھا۔ اگر ہم ذیل میں تصویر نمبر (چارٹ (S)) کا دوبارہ جائزہ لیں تو ہم دیکھیں گے کہ اسلامی قوم تیسرے خلیفہ کے دور میں، مغرب میں مصر، لیبیا اور تیونس سے مشرق میں فارس تک پھیلی ہوئی تھی۔ سلطنت عمان اور جنوب میں یمن سے عراق، شمال میں لیونٹ اور آرمینیا، اور اس کی بنیاد پر۔ اس جغرافیائی توسیع نے خلیفہ عثمان کے لیے ان تمام ممالک میں قرآن بھیجنا ضروری بنا دیا، اور جو مورخین وہ احادیث لاتے جو پہلے قرآن کو شہروں میں بھیجنے کا موضوع بیان کرتے ہیں، ان کی روایتیں اس مدت کے لیے اسلامی سرزمین کی توسیع کے فیصلوں کے مطابق ہوتی چاہئیں، یہ جانتے ہوئے کہ ان میں اختلاف اور تفاوت ہے۔ ان ممالک کو بھیجے گئے قرآن کی تعداد، ان میں سے بعض میں صرف 4 قرآنی نسخوں کا ذکر تھا، اور دیگر روایات میں یہ بڑھ کر سات یا آٹھ قرآنی نسخے ہو گئے، جیسا کہ حدیث کے راویوں نے قرآنی نسخوں کا اضافہ کیا۔ بحرین، یمن اور مکہ میں پہلے چار قرآنی نسخے جو کوفہ، بصرہ، کوفہ اور مدینہ کو مختص کیے گئے تھے، وہ قاہرہ کہاں ہے، اور یہ معلوم ہے کہ عمرو ابن کو بنانے کا حکم دیا تھا۔ 27 ہجری میں قاہرہ کے رہنے والے العاص نے اپنے بھائی کو دودھ پلانے کے لیے اپنی جگہ پر مقرر کیا (عبداللہ بن سرح، وہ صحابی، جن کا خون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہایا تھا، اور جس کے لیے دنیا اٹھی تھی۔ اور مصر میں بٹ گئے اور انقلاب نے ہلچل مچا دی۔ فارس اور آرمینیا کا نسخہ اور ہم سب جانتے ہیں کہ ان ممالک میں پھیلاؤ خلافت عمر اور عثمان کی خلافت کے درمیان ہوا اور یہ قرآن کے ساتھ تلاوت شروع کرنے کی بنیادی وجہ تھی۔ ایک الگ طریقہ، جس نے وفاداروں کے کمانڈر کو قرآن جمع کرنے پر آمادہ کیا۔ اور انہیں ایک پڑھنے میں یکجا کرنا، جیسا کہ ذیل میں منسلک نقشے میں واضح ہے:
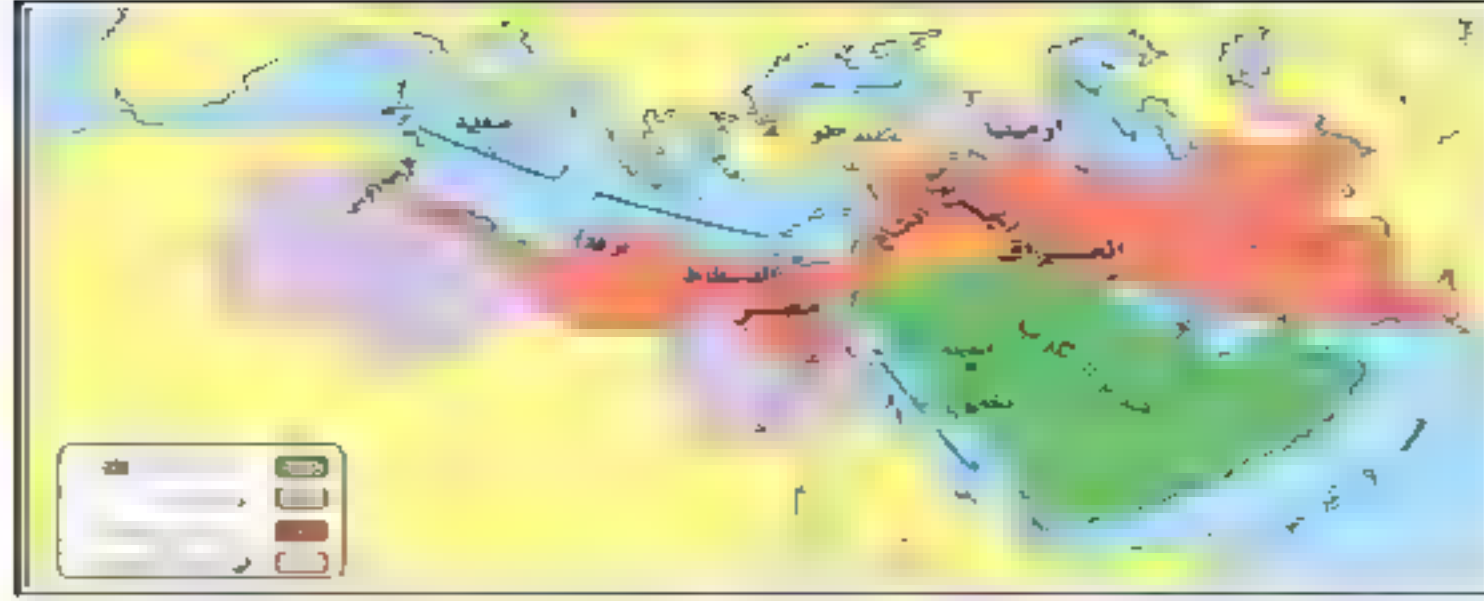
حارب s

عربی حرف کی ترقی:

میں یہاں آپ کو قدیم قرآن، مخطوطات اور نوشتہ جات کی 50 سے زیادہ تصاویر اور مثالیں دکھاؤں گا۔ جو قاری سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر وہ اس تحقیق کو بغور پڑھے گا اور اس پر عمل کرے گا تو وہ قدیم کے کسی بھی قدیم نسخے کو دیکھ سکے گا۔ عربی قرآن، اور اس کے قدیم ہونے کا اندازہ ان امور کے مطابق کریں جو میں اسے یہاں بیان کروں گا۔ ان آثار قدیمہ کے دستاویزات کی جانچ کرنے کی ضرورت کے بغیر اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے پاس کسی ماہر اور سائنس دان کی صلاحیت ہوگی کہ وہ کسی بھی قسم کی جانچ کر سکے۔ آثار قدیمہ کی دستاویز خصوصی طور پر عربی زبان میں لکھی گئی ہے، اور کیمیائی لیبارٹری یا ریڈیولاجیکل ٹیسٹوں کا سہارا لینے کی ضرورت کے بغیر، جو ان نسخوں کے قدیم ہونے کا غلط اندازہ لگاتے ہیں جو کہ مبنی یا معنی سے ہے کہ 50 سال تک کے ہیں۔ میں اسے ان کا تجزیہ کرنے اور جعلی دستاویزات کا پتہ لگانے کی صلاحیت دوں گا۔ اس سلسلے میں بیس سال سے زائد عرصے سے اس طرح کے دستاویزات کا تجزیہ کرنے میں اسے اپنا تجربہ اور ذاتی مطالعہ فراہم کروں گا۔
میں اسے آپ کے سامنے پیش کروں گا تاکہ آپ حال اور مستقبل میں گمراہ لوگوں کے جال میں نہ پھنسیں۔

میں آپ کو عربی خطاطی کی ترقی کا طریقہ بتاؤں گا، مرحلہ وار، اور پھر آپ میں سے ہر ایک اس قابل ہو جائے گا کہ وہ اس وقت کا تعین کر سکے جس میں ان دستاویزات میں سے کوئی بھی مسودہ تیار کیا گیا تھا، اور ان کو ترتیب دے کر ان میں فرق کیا جا سکتا ہے۔ دنیا کے مختلف عجائب گھروں میں، انٹرنیٹ پر، یا کہیں بھی موجود سینکڑوں نسخوں میں سے حقیقی مخطوطات سے۔
اور وہ جعلی دستاویزات کا بھی پتہ لگا سکے گا۔
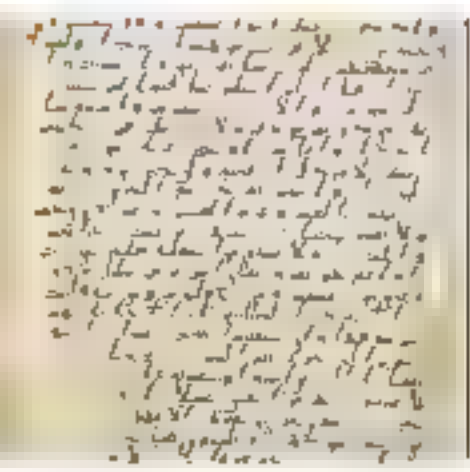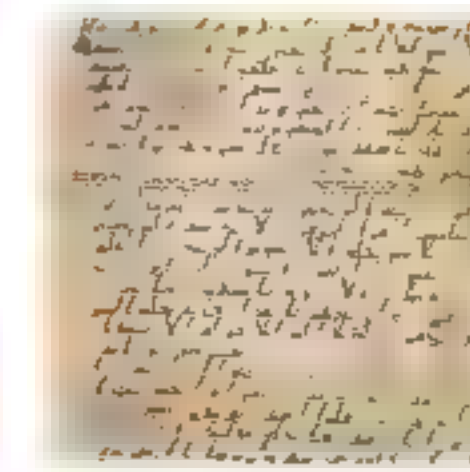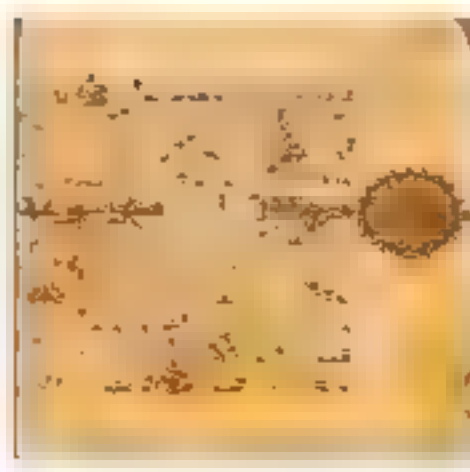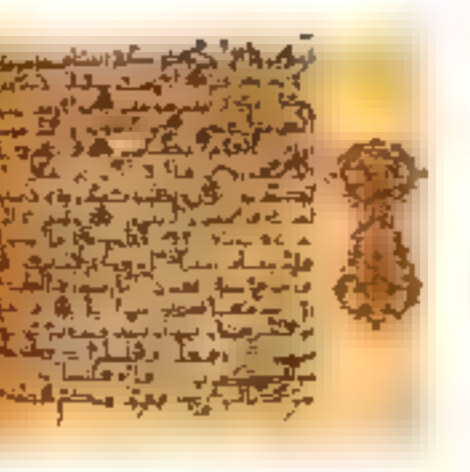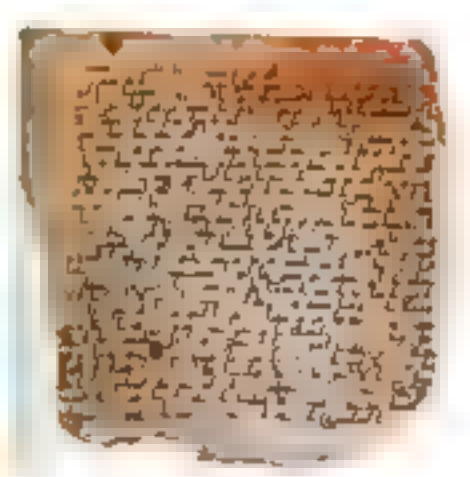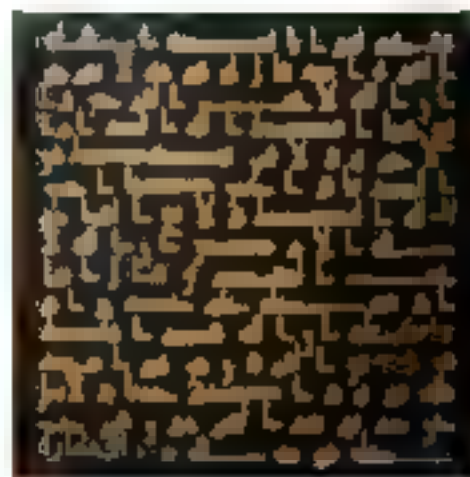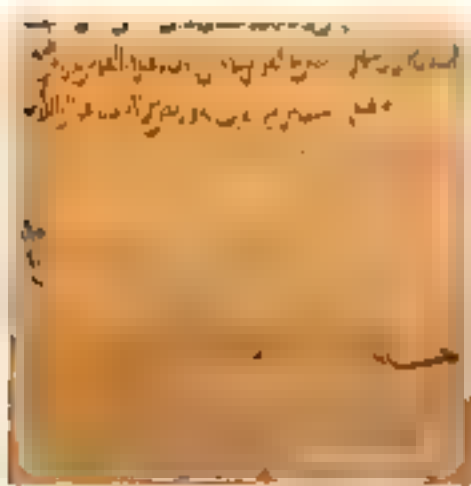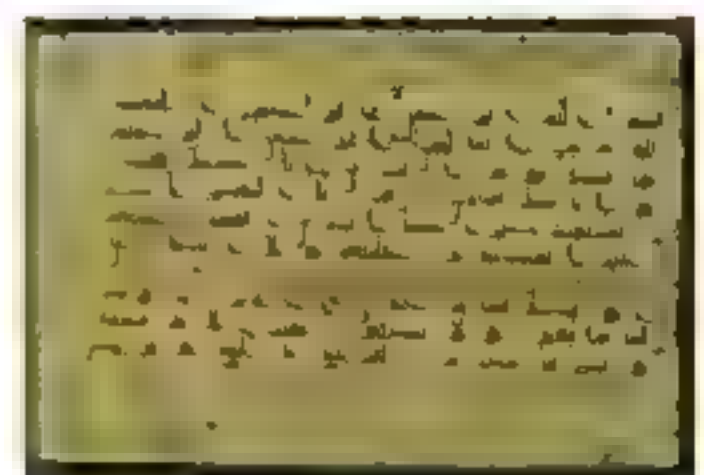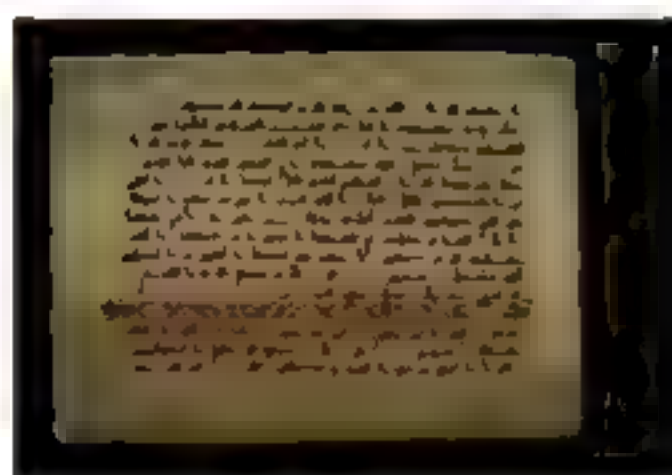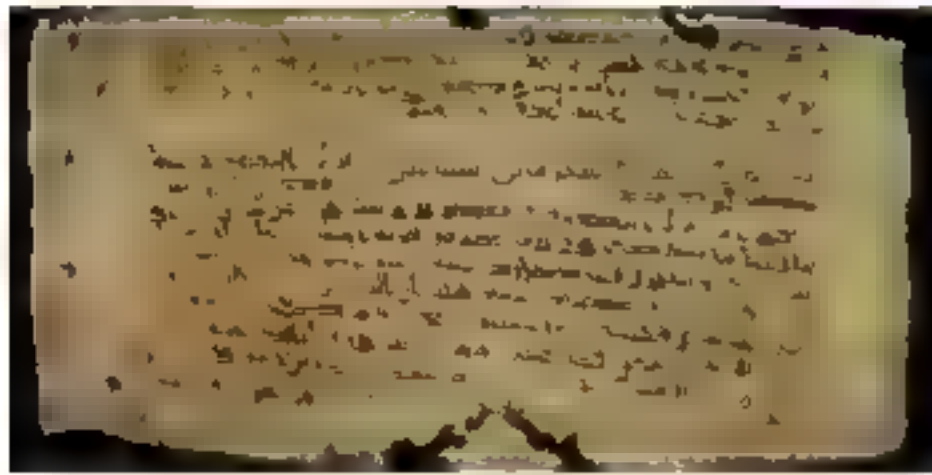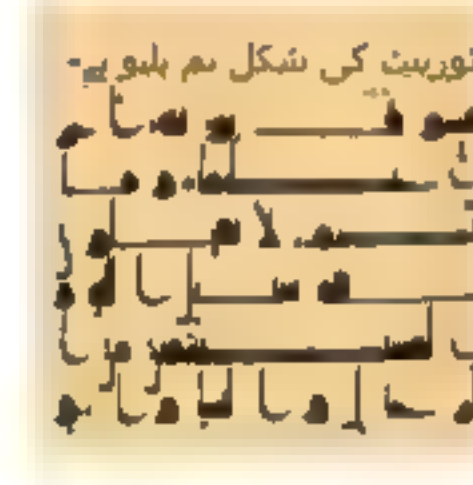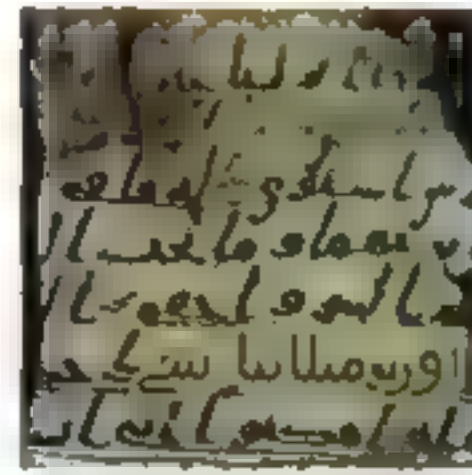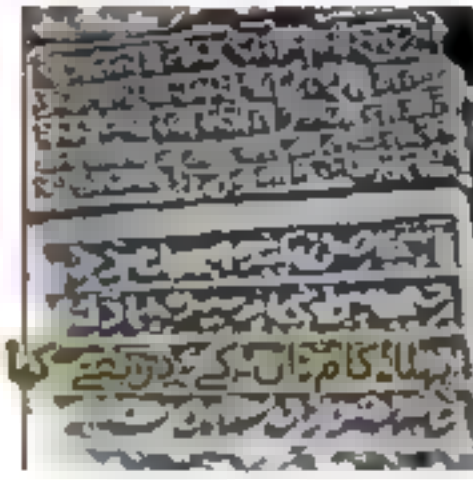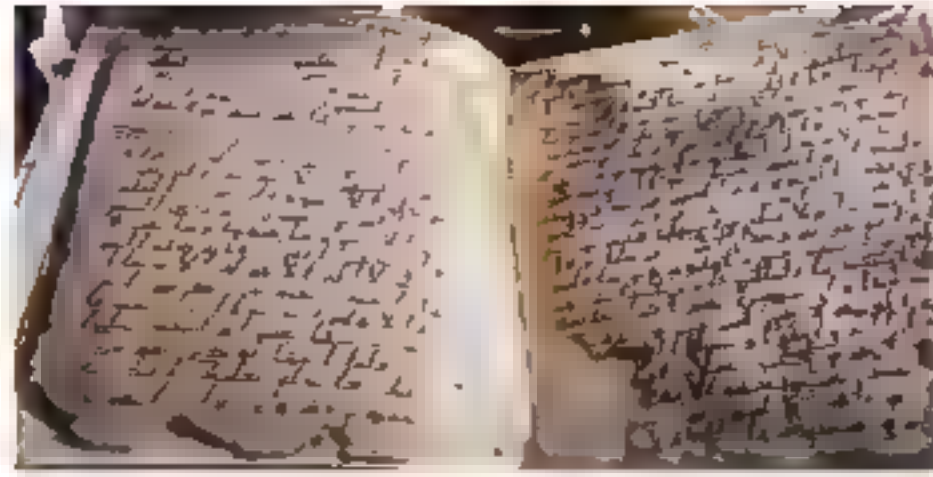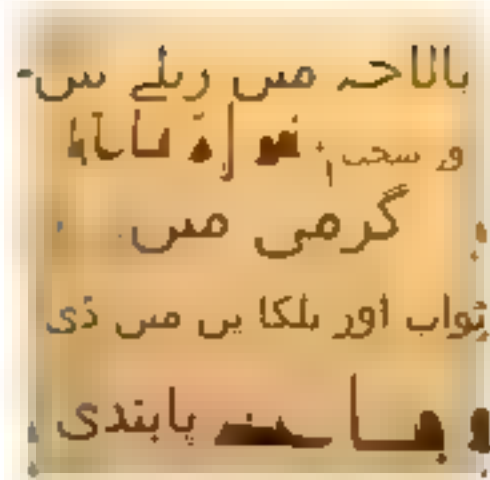
س کے بعد ہم پرانے رسم الخط اور نئے رسم الخط کے درمیان فرق محسوس کریں گے، میں اصولی طور پر یہ سمجھوں گا کہ غیر نقطے والی رسم الخط (لغت کے ساتھ) سب سے پرانے مخطوطات ہیں، پھر ان نسخوں کو لغت کے ساتھ ترتیب دیا جائے گا- تشکیل شدہ اسکرپٹ اور ان کو لغت کے اسکرپٹ سے نیا سمجھیں پھر میں ابھرے ہوئے اسکرپٹ ڈالوں گا اور انہیں پرابلم فونٹس سے نیا سمجھوں گا- پھر میں تشکیل کو اس کے پرانے طریقے سے الٹا ہوا دیکھتا ہوں جو کہ تشکیل میں (الدولی - (65 ہجری) کے طریقہ پر ہے اور تسکین میں الفراہیدی 165 (ھ) کے جدید طریقہ پر ہے، اور میں اسے جدید ترین سمجھتا ہوں- ، اور اسی طرح- . . .

سب سے پہلے، غیر نقطے والی لاسیں
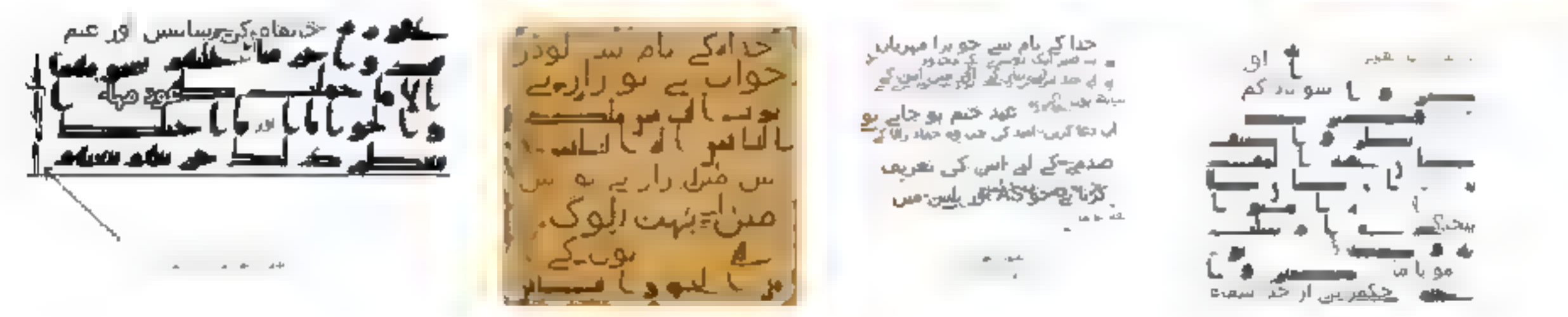
دوم، محاورات کے ساتھ نقطے والی لکیریں اور بغیر نقاط کے، یعنی 69 ہجری سے پہلے
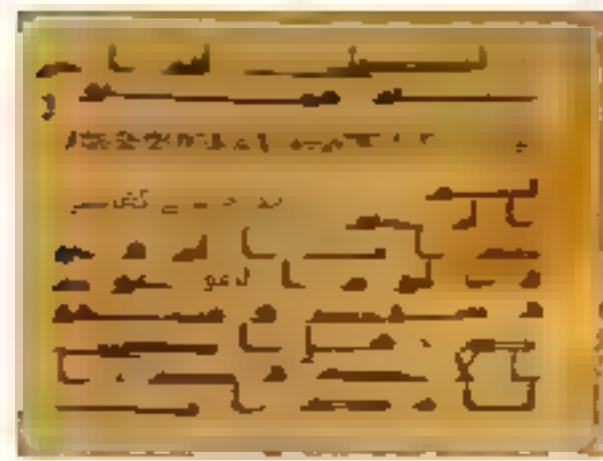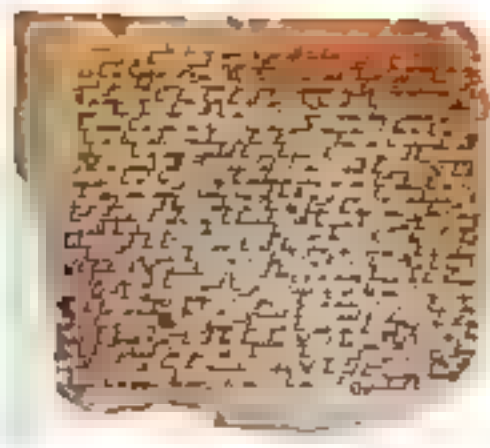
تیسرا یہ کہ مخطوطات بین الاقوامی طریقہ کار کے مطابق 65 ہجری کے بعد بنے اور مرتب ہوئے:
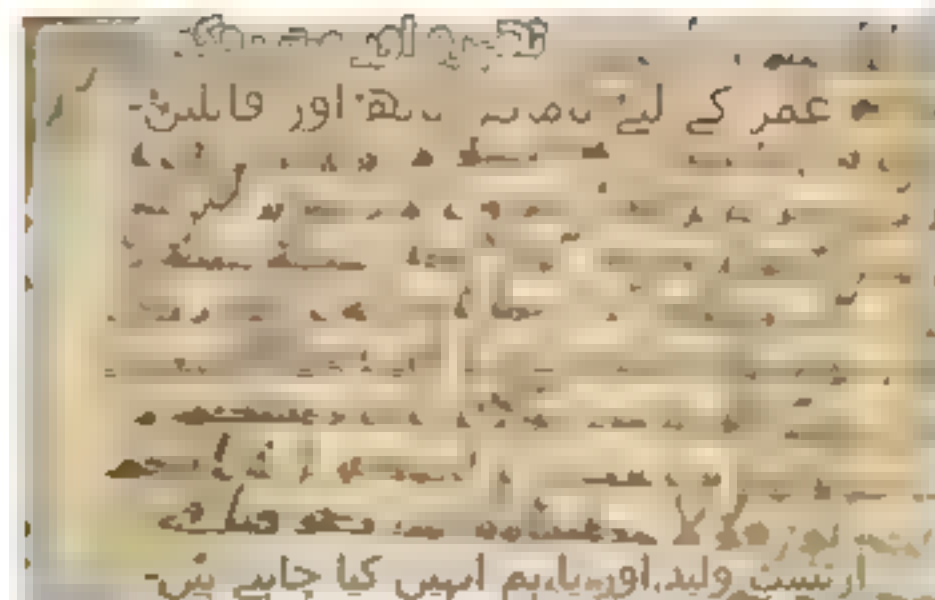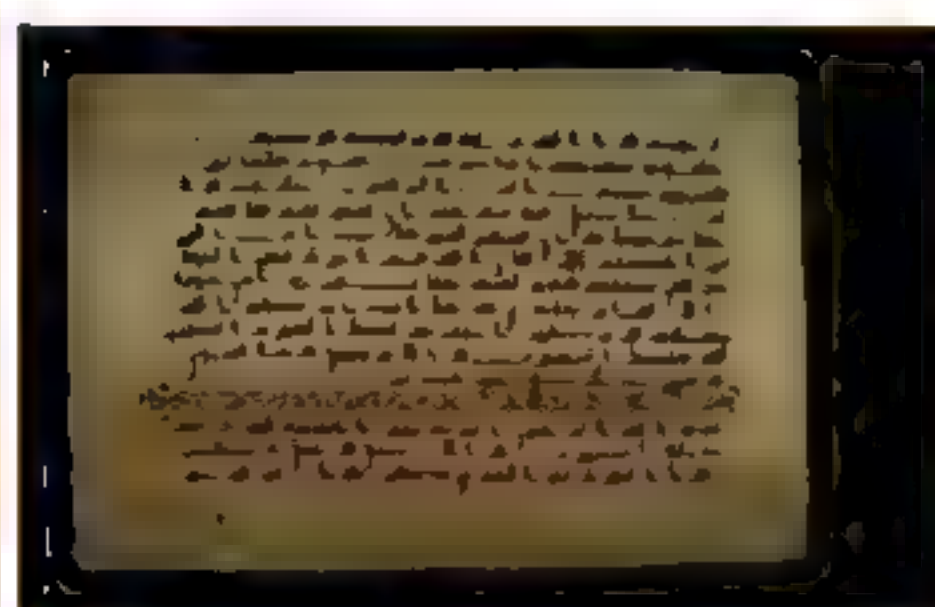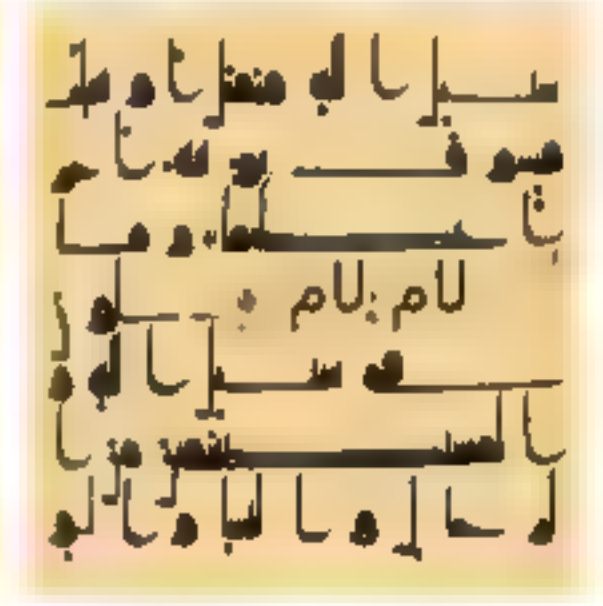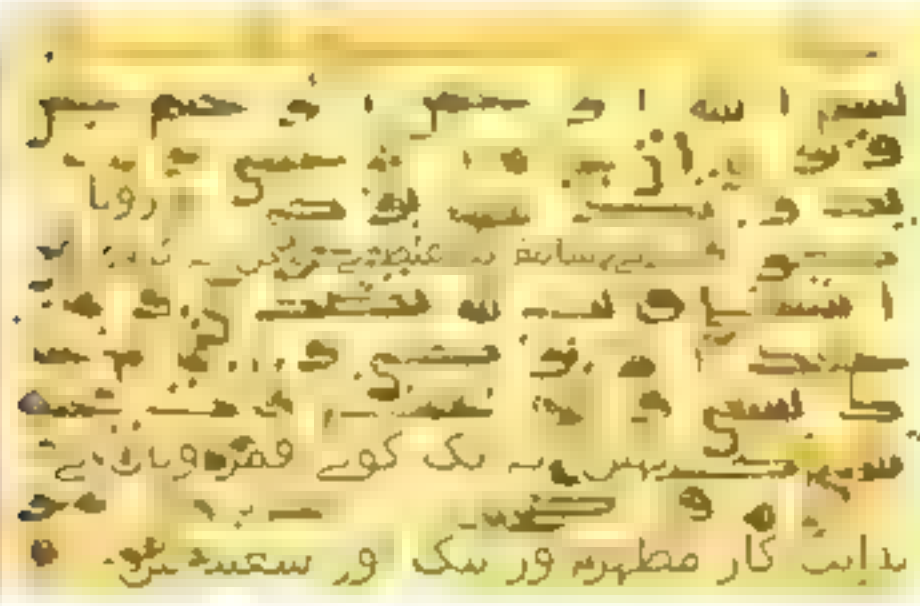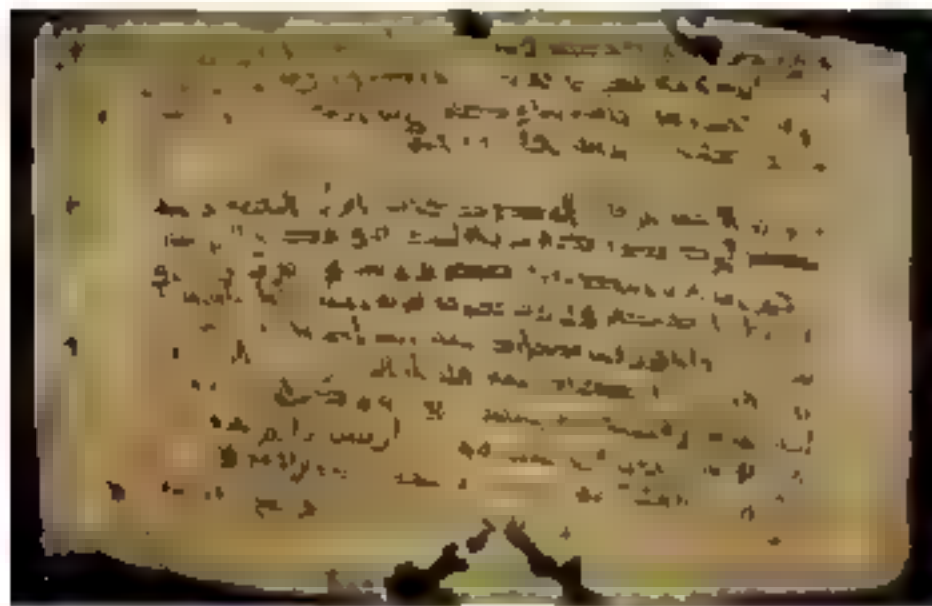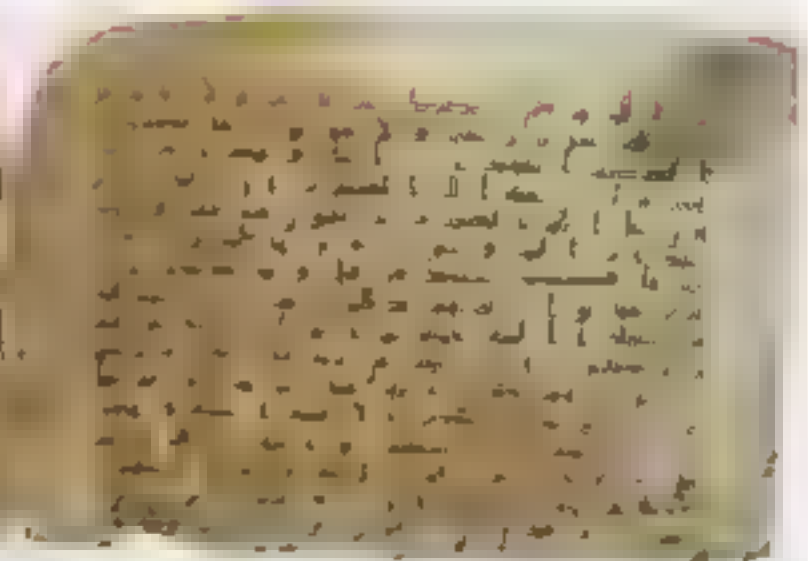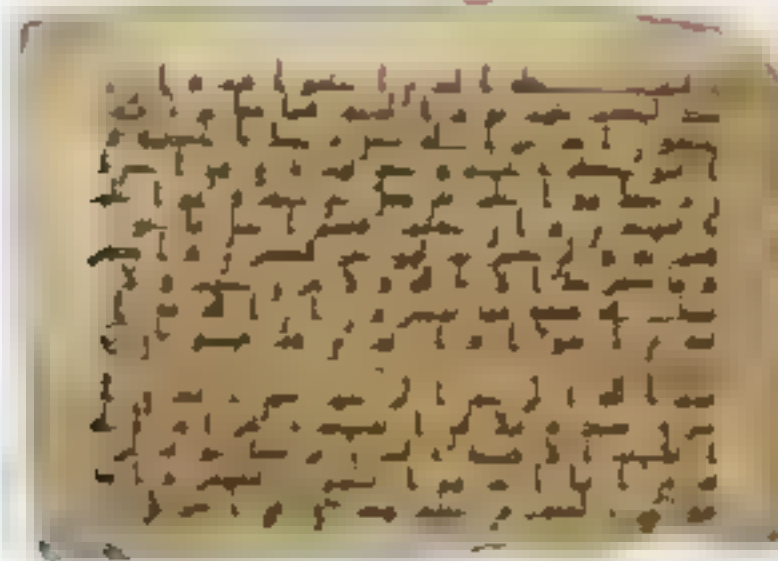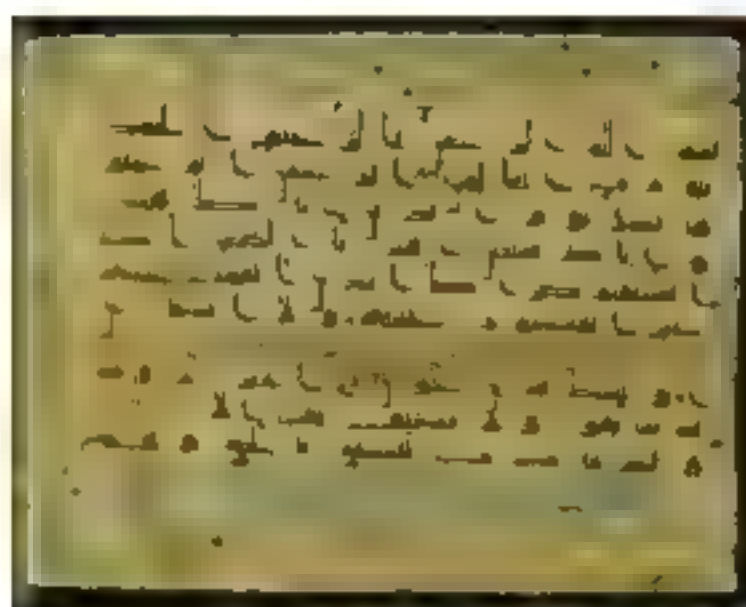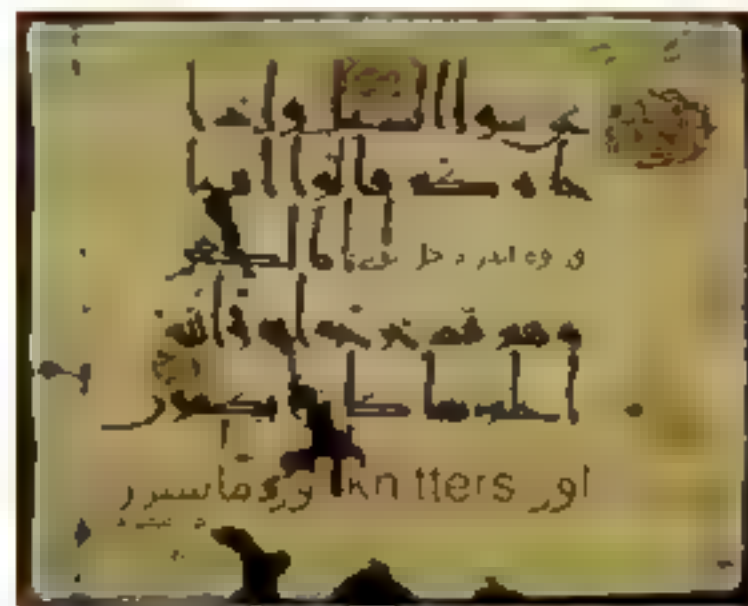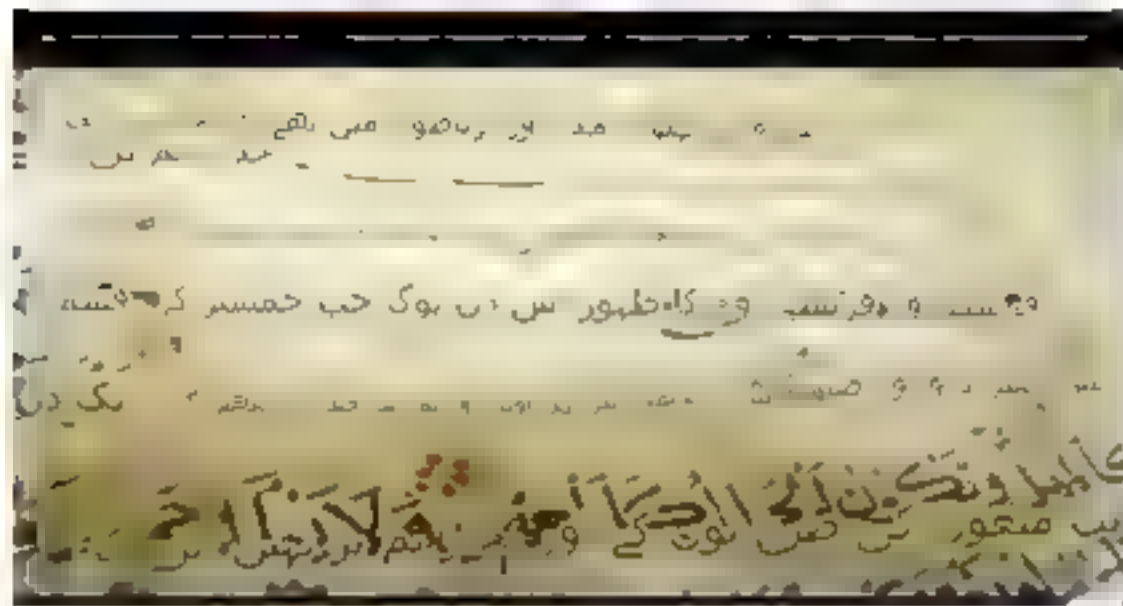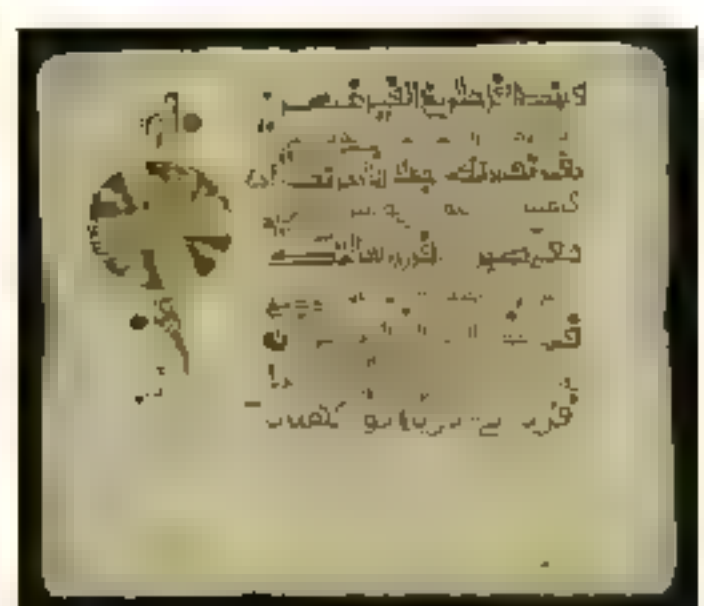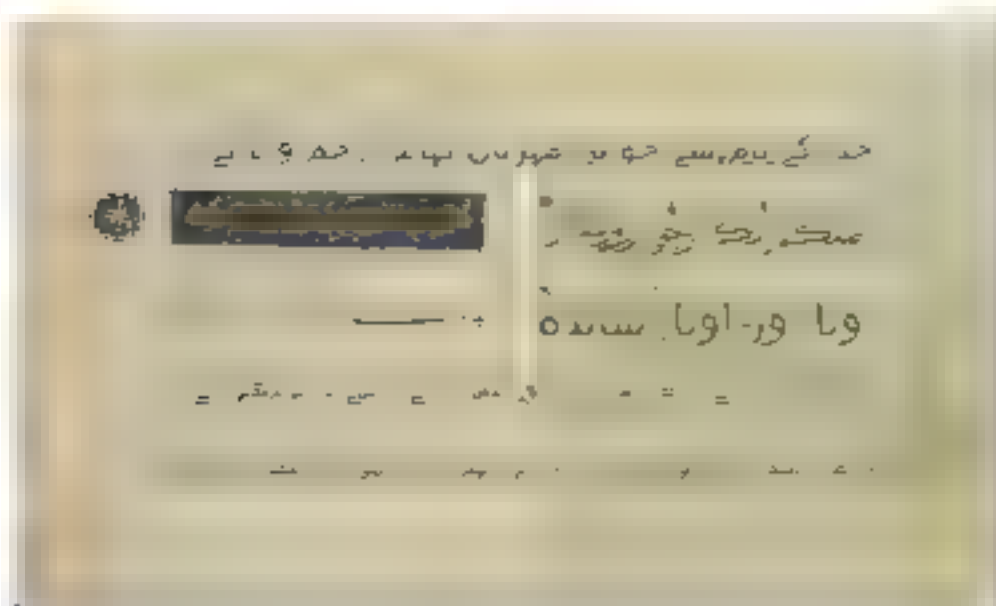
حطوط لکھے کی ترقی کی تصدیق کرنے کی کوشش کرنا:

پہلا - حرف الف لکھنے کی ترقی:

پرانا حرف الف، سب سے پرانا (A) سیدھا ہے اور اس کے شروع میں دائیں طرف واضح کِروٹ ہے۔

ہم عارضی طور پر ان پرانی دستاویزات کی طرف آنکھیں بند کر لیں گے جنہیں ہم نے پہلی جگہ پر ترتیب دیا تھا، جو کہ حرفوں اور نقاط کے بغیر لکھنے کا طریقہ ہے، اور ہم ان کے دوسرے، تیسرے اور چوتھے درجے سے خط لکھنے کی ترقی کا مشاہدہ کرنا شروع کر دیں گے- اوپر کا حوالہ دیا گیا ہے، یعنی ہم دیکھیں گے کہ حرف الف کی تحریر دوسرے مرحلے میں (1) تیسرے مرحلے میں، پھر (1) چوتھے مرحلے میں- جیسا کہ مندرجہ ذیل تصویر میں دکھایا گیا ہے:

الف سے حرف الف کی نشوونما... پھر.... ا... پھر....)

دوسری بات یہ ہے کہ تحریر کی نشوونما (خط نوں) حرف الف کی ترقی کے ساتھ موافق ہے:

حرف اسم (Z) تشکیل سے پہلے کے مرحلے میں تیار ہوا، جو سیاہ ورژن میں حرف (رین) جیسا تھا-

دائیں (ں) کی طرف اس کی توسیع حرف (الف) لکھنے کی ترقی سے زیادہ تیز تھی-

کیا تم نے بھلائی اور فکر نہیں دیکھی کہ

میں ہی حکم وافیمو پیارا ٹوٹ اور بدمزگی

ہے یا ناہموار ہوں۔ ایس لیے میں نے ان پر لڑائی

یا اور نبود کی حکم نہیں دیا، لوگ جمع ہوں گے

اور اللہ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

170 ہجری میں نون کی تشکیل کے مرحلے کے
ساتھ موازنہ کریں، ہم دیکھتے ہیں کہ اس دور میں نون کا گھماؤ بڑھ گیا، اس دوران الف ایک عمودی لکیر بن گیا اس پر کسرا.

تیسرا: الفاظ (حطہ اور علٰی) سے (حطہ اور الا) کی تحریر کی ترقی:
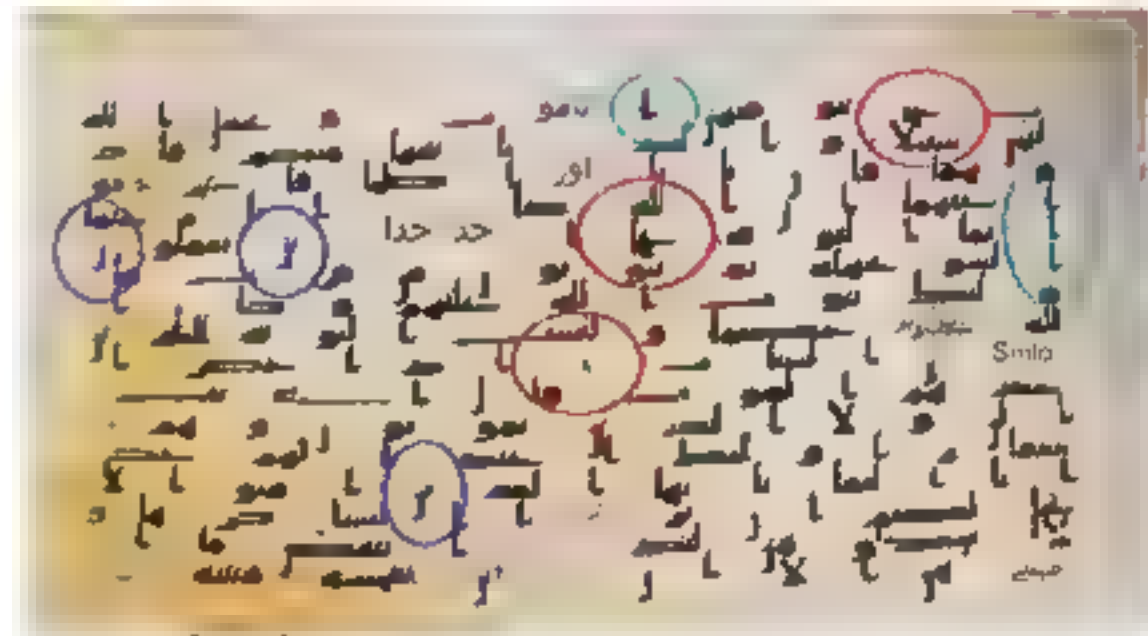
اوپر دی گئی دو مثالوں میں حرف الف لکھنے کی ترقی اور حرف نون کی ترقی کے استحکام کے ساتھ موافق اور دائیں جانب صفحہ پر بھی لکھنے کا طریقہ نوٹ کریں، جو بائیں جانب مخطوطہ کے قدیم ہونے کی شاہدی کرتا ہے۔ توسیعی الف کے ساتھ (الا) لکھنے اور حرف الف کی ترقی اور گھماؤ کی وجہ سے۔

قدیم قرآن کے اپنے طویل مطالعے سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ مکمل تاشقند قرآن میں مثال کے طور پر علی کا الف لفظ (حطہ) سے پہلے الف المقصوری میں تبدیل ہوا تھا۔ یہ شکل (حطہ) فیصد کے ساتھ 85 فیصد اور لفظ (علا) صرف 20 فیصد کے ساتھ، جہاں تک استنبول قرآن کا ذکر ہے، اس کے علاوہ الف المقصوری کے ساتھ نہیں ہے۔ بہت کم، اور یہ اس وجہ سے ہے کہ اس قرآن کے کچھ صفحات بعد کے زمانے میں بحال ہوئے۔

نوٹ کریں کہ وہ الفاظ جو لمبا الف پر مشتمل ہیں اور yā میں تبدیل ہو گئے ہیں وہ 9 الفاظ ہیں اور وہ مختلف طریقے سے تیار ہوئے ہیں، جو یہ ہیں: پر، جس، شاید، کب، میرا بیٹا، پہلے، ابا،ہاں، اور انا) جو کہ کے معنی میں آئے۔ کیسے اور کب. (1) دائیں طرف کے مخطوطہ میں بائیں طرف کے مخطوطہ سے تھوڑا چھوٹا الف ہے اور اس کے شروع میں الف کا ٹکڑا تھوڑا اوپر کی طرف ہے اور یہ فرق 80-120 ہجری کے مخطوطات میں ظاہر ہونا شروع ہوا۔

---

1. مختار التابین لہجہ السریل، جلد دوم، ص 77۔
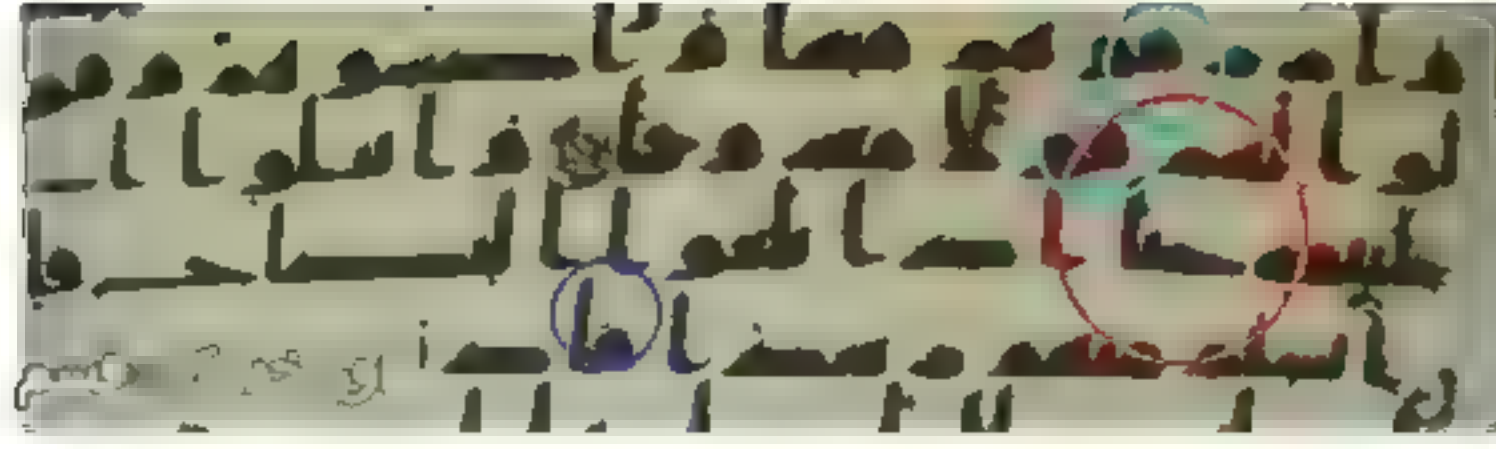
اس قرآن - استنبول میں جس طرح حطہ لکھا گیا ہے اس کو دیکھو،

اور نیچے سے قاف کے نقطے (انہیں - ایک لفظ) اور اوپر سے فا (تو دھکا) دیکھیں-

چہارم: خط لکھنے کا طریقہ (قاف):
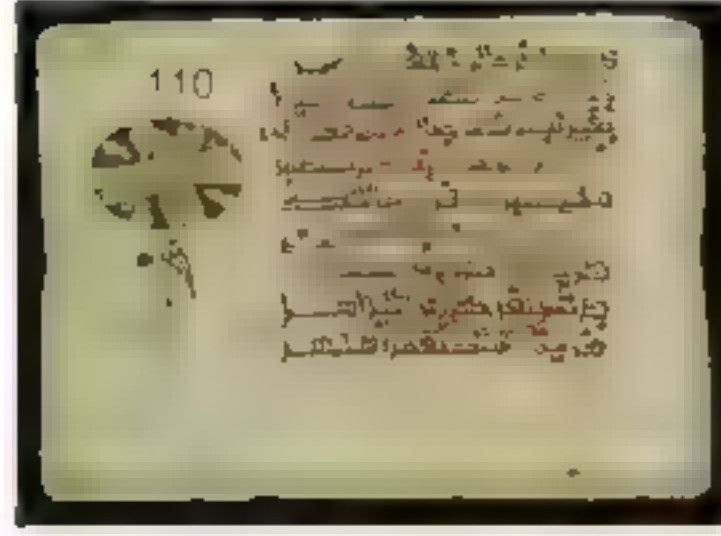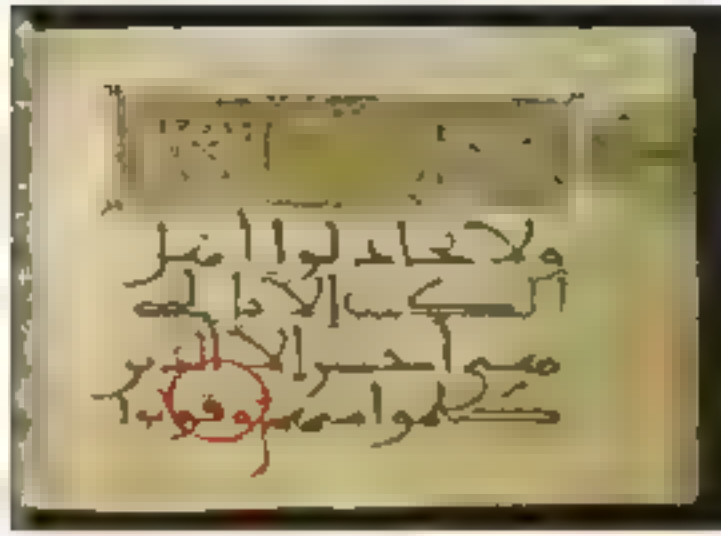
یاد رکھیں کہ 165 ہجری میں الفراحیدی دور کے آغاز میں خطاط دو گروہوں میں بٹ گئے،

حط کے دائرے کے اوپر ایک نقطہ اور حرف "قاف" کے نیچے ایک نقطہ شامل کیا- مثال 1 اور 2

آخر میں، میں نے مثال نمبر 3 میں حرف قاف کے اوپر دو نقطے افقی انداز میں رکھے-

پانچواں: عمودی نقطے (عمودی) - اور حروف 'Taa - Thaaa - Yaaa کے لیے افقی نقطے:
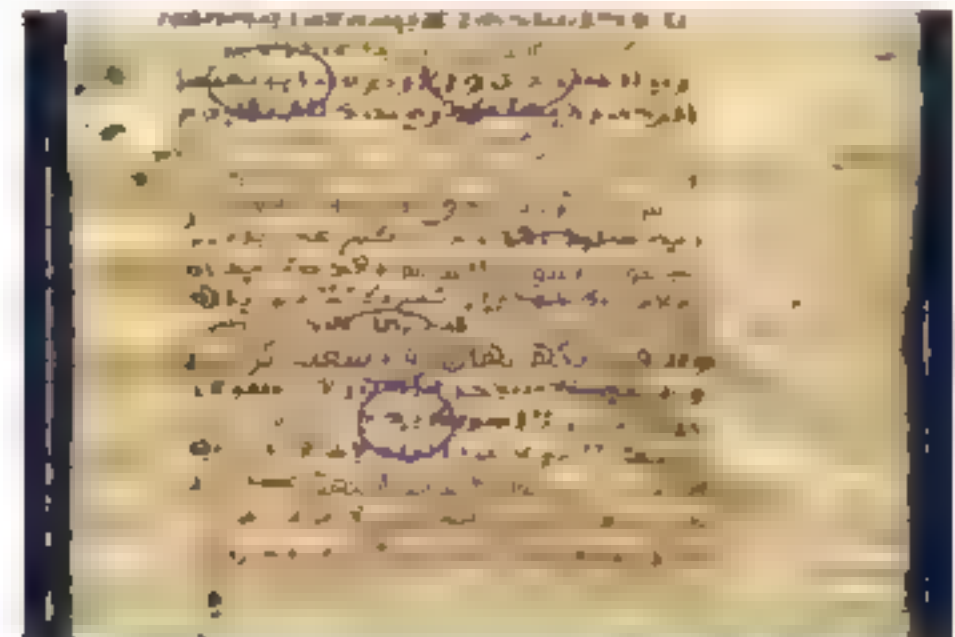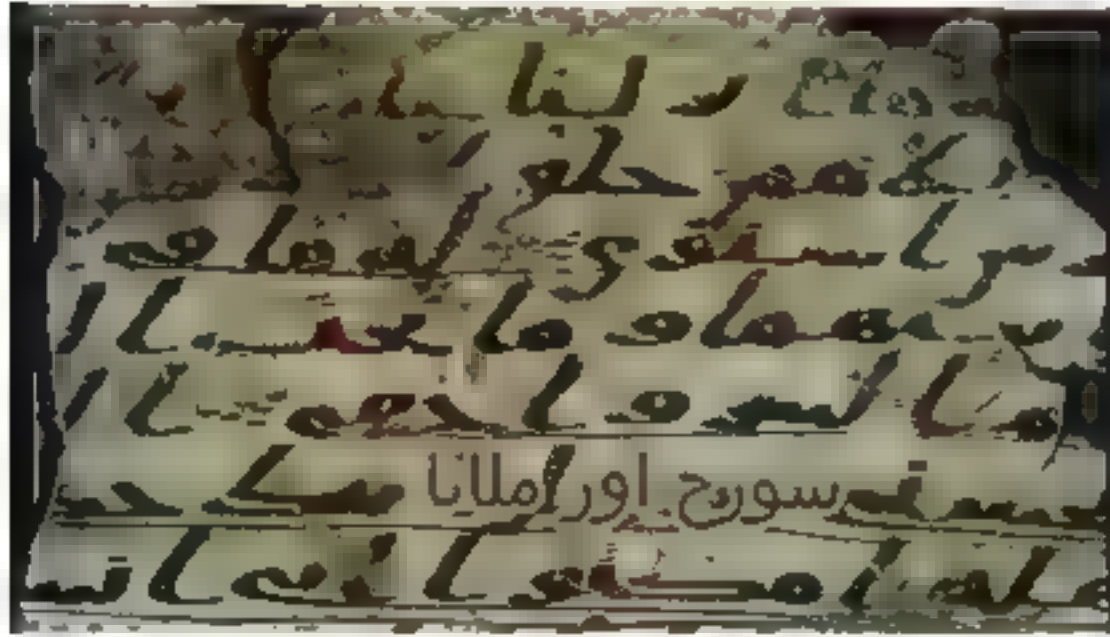
پرانے عمودی اسٹیلنگ اور نئے افقی اسٹیلنگ کے درمیان فرق کو نوٹ کریں

جبکہ عمودی نقطے کا مطلب یہ ہے کہ نقطے حط کے کنارے سے ملحق تھے، حط کے نیچے یا اوپر سے، اور چونکہ ی اور یا حرف پر دو نقطوں کی جگہ ہے اور یہ نقطے ایک دوسرے کے اوپر اے تھے- پھر یہ ڈرائنگ میں تیار ہوا-

فقی طور پر، تصویر کو دائیں طرف دیکھیں اور بائیں طرف کی تصویر سے اس کا موازنہ کریں-

چھٹا: حروفِ حروف، خ اور جِم لکھنے کی ترقی-

ان حروف کی ایک ہی شکل ہے، اور فرق صرف لغت کا ہے، اگر یہ لغت نہ ہوتی تو بہت سے لوگ ان حروف کے غلط پڑھنے میں پڑ جاتے،
اور ہم عیب سے پتھر مارے پڑھیے- مذمت کے ساتھ یا "کھڑس سے سنگسار کرنا" یا "انکور سے سنگسار کرنا" یا "رمس کے سچے"

وہ کسی امیر ادمی کا لباس پہنا یا پہت پسند کریں

ان قدیم دستاویزات کو دیکھنے کے لیے اور ان خطوط کی ڈرائنگ کی ترقی کو نوٹ کرنے کے لیے، قطع نظر اس کے کہ وہ پہلے کسی مرحلے پر پہلے anagrammed کیے گئے تھے-
بین الاقوامی تشکیل، پھر نقطے والی تشکیل کے ساتھ، اور پھر الفراہیدی طریقہ کے مطابق تشکیل:
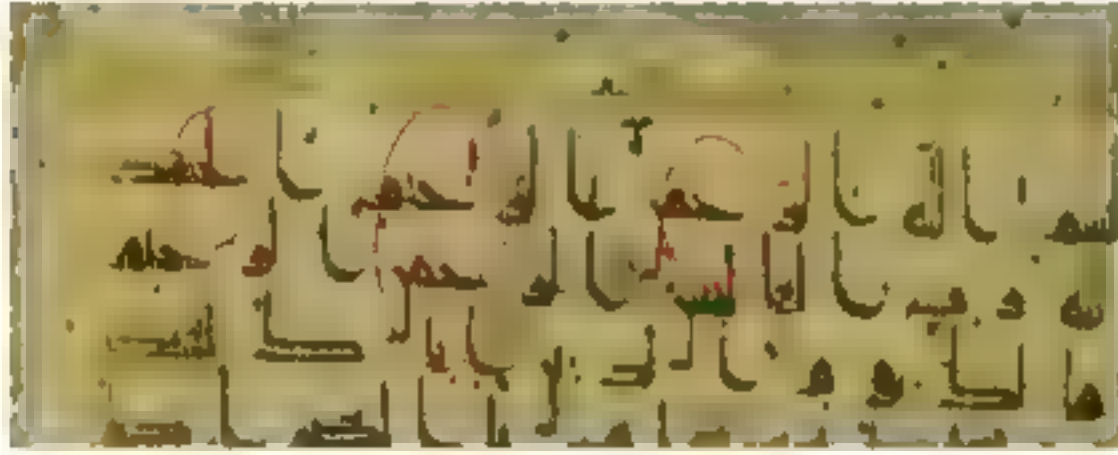
ان دونوں ادوار کے درمیان یہ خط لکھنے میں کوئی ترقی نہیں ہوئی-

فرق الفراہیدی 165ھ کے زمانے میں حرف (ہ) کے لکھنے کے انداز میں ظاہر ہونا شروع ہوا-
لفظ میں (میرے ساتھ) اور لفظ (یک) میں-

ساتویں: حرف ہا لکھنے کی ترقی-

اس خط کے لکھنے کی ترقی کو دیکھنے کے لیے ہم انہی ادوار کی ترتیب کو یہاں رکھیں گے-

واضح رہے کہ یہ خط ہر زمانے میں اس کی خاکہ نگاری میں اتار چڑھاؤ اتا رہا ہے اور یہ ان عربی حروف میں سے ایک ہے جو اسوری سریانی رسم الخط سے
اتا ہے اور خطاطوں نے اس کو بنانے میں مختلف کام کیا ہے جیسے کہ ہم دیکھتے ہیں اور یہ دو خطوط پر مشتمل ہے- دائرے زیادہ تر معاملات میں عمودی طور پر یا
افقی صور پر رکھے جاتے ہیں اور یہ بہت کم ہوتا ہے، یعنی ایک دائرہ دوسرے کے اوپر، یا ایک دائرہ دوسرے کے ساتھ اور کبھی کبھی دونوں
دائرے ایک جیسے ہوتے ہیں اور کبھی ایک سے چھوٹا ہوتا ہے- دوسرے
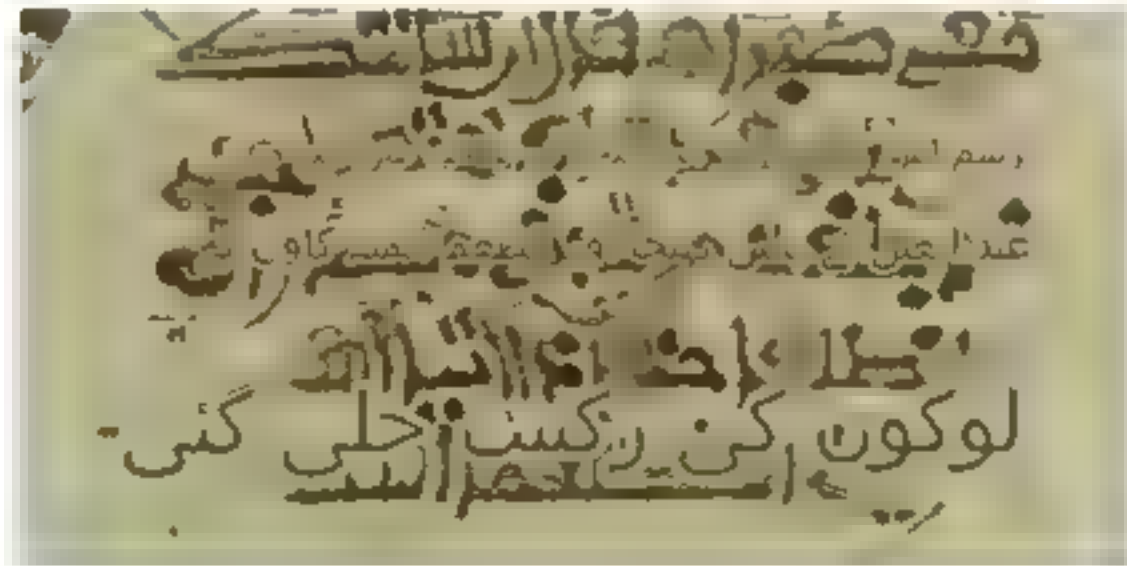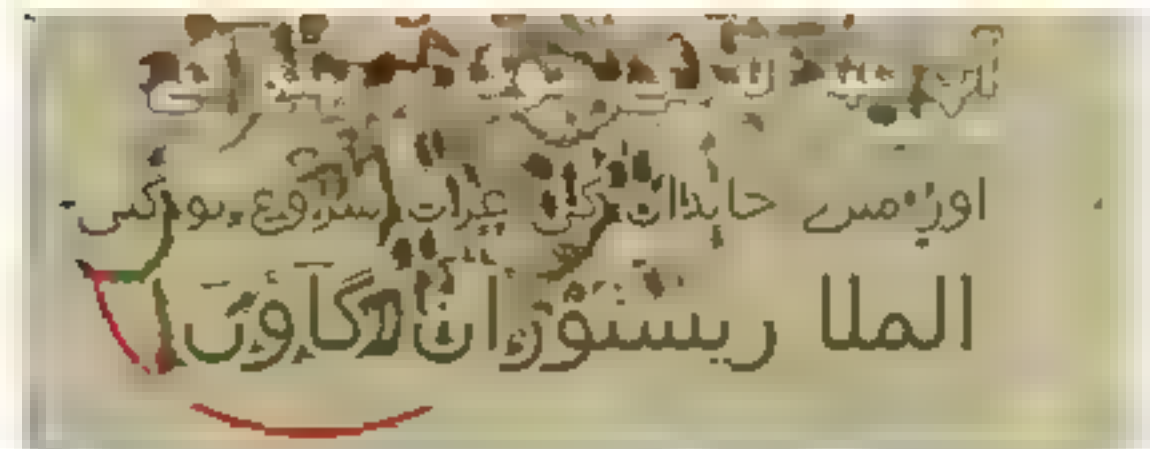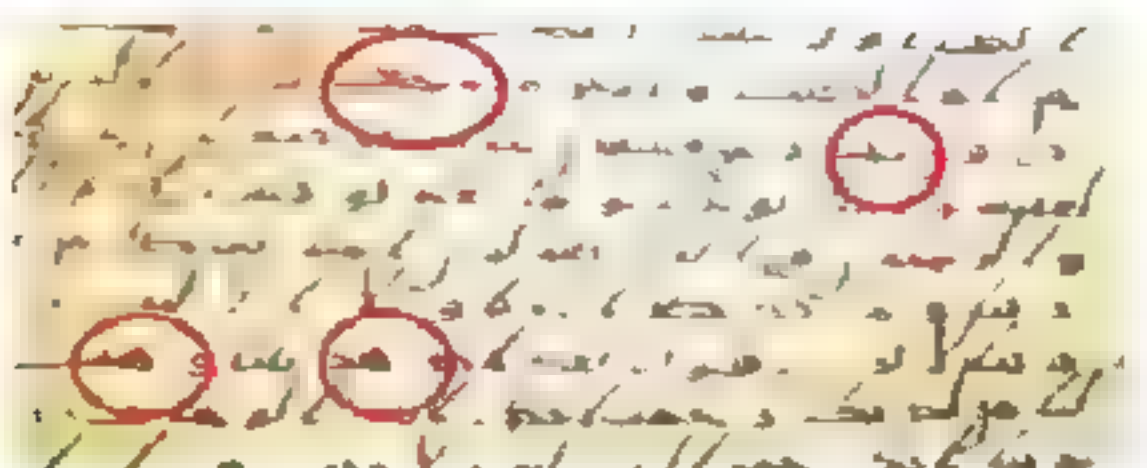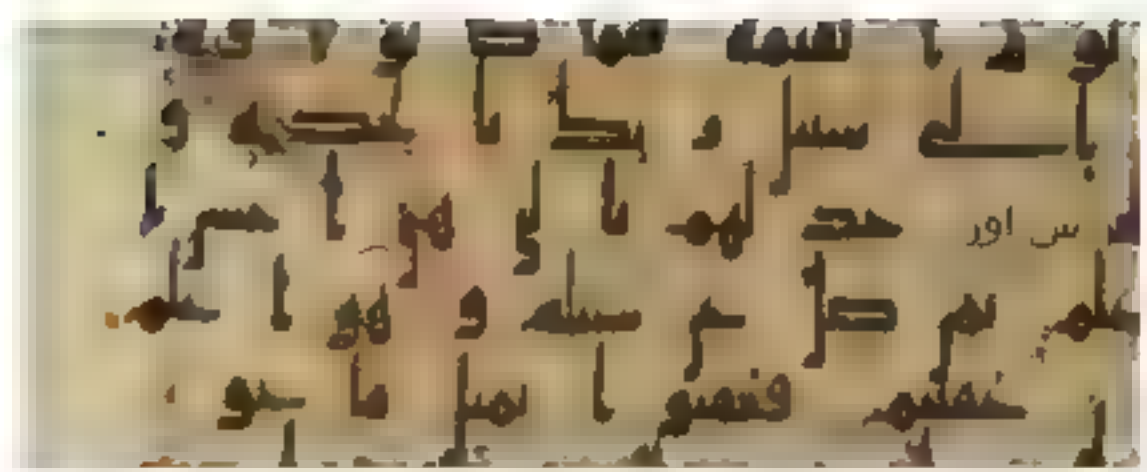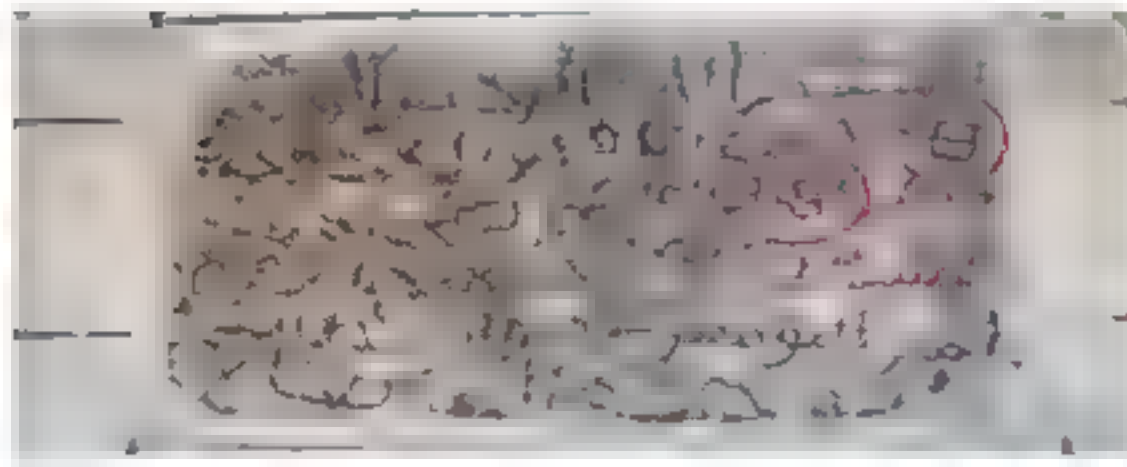
اس خط کے بارے میں عجیب بات یہ ہے کہ یہ پتھر کے کچھ نوشتہ جات پر ایک مستطیل کی شکل میں
کھینچا گیا تھا جو اس شکل میں صرف پتھر کے نوشتوں پر ہی نظر آنے کی وجہ کندہ کاری کے دوران اس طریقے
کی آسانی ہے- تاہم، اسے کاغذ پر لکھتے وقت، یہ اوپر اور نیچے کے سڈول دائرے تھے، یہ نوشتہ جات ملے ہیں-

جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ دو مختلف جگہوں پر ہیں، ایک قاہرہ میں، اور دوسرا جزیرہ نما عرب کے علاقے میں، اور یہ سب سیدھے رہبر شہزادوں عمر بن الخطاب کے دور خلافت تک محدود تھے- ان کے بیٹے حفص کا زمانہ، یا سنہ 31 ہجری میں، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں، ان پر اور کوئی نہیں-

آٹھویں: جعلی مخطوطات کا پتہ لگانے کی ایک مثال:
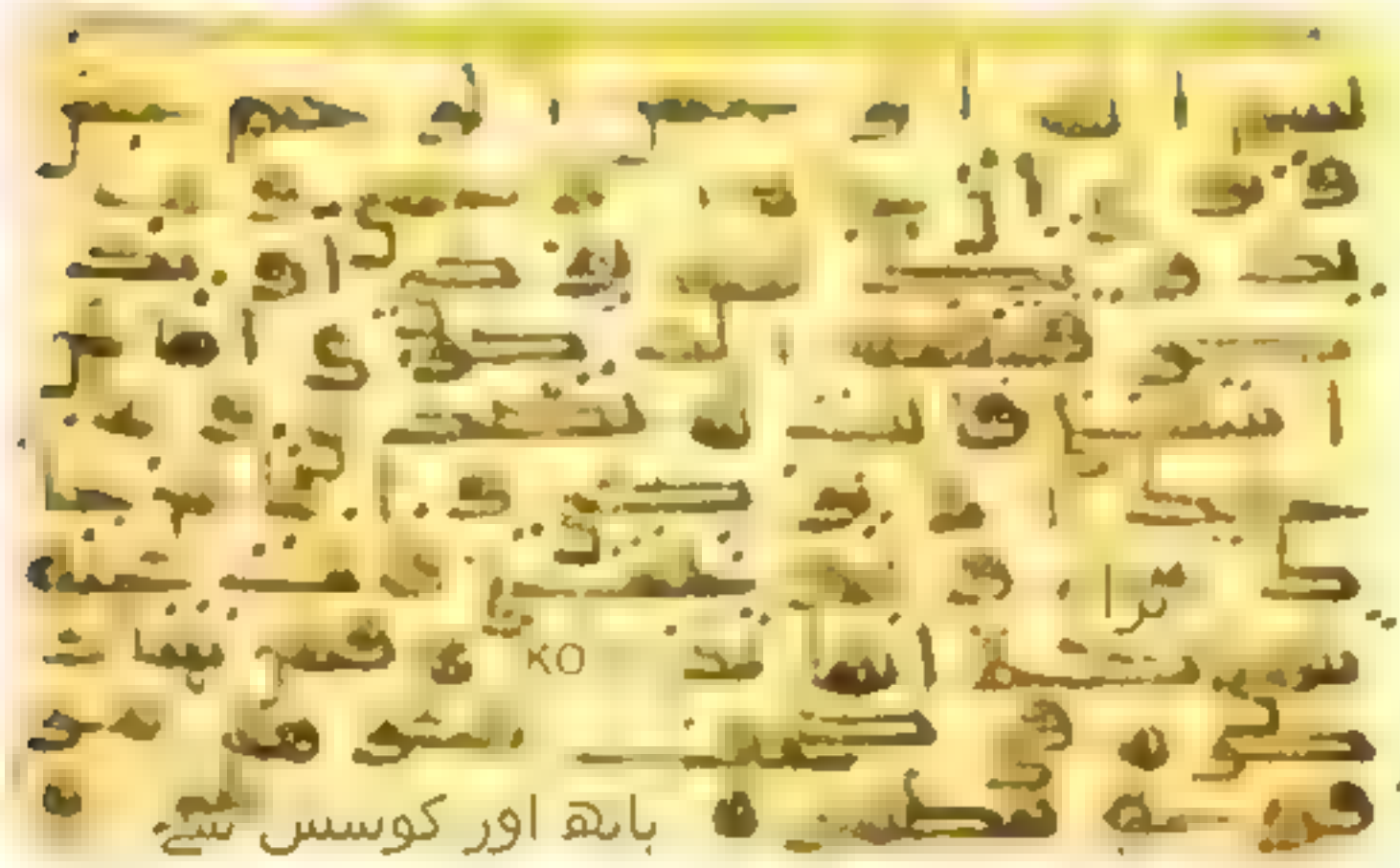
حرف الف کے حالیہ سیدھا ہونے اور حرف نون کے تعارف کو نوٹ کریں، جو حرف (زین) سے ملتا جلتا ہے، اس کے علاوہ حروف T، Ya، اور Shin پر واضح افقی نقطے اور اوپر F کے نقطے کو بھی نوٹ کریں- لفظ میں حرف کا (تو اس سے فائدہ ہو گا)- نیز نقط (قلات) میں قاف کے لیے اور دو مختلف رنگوں میں diacritic نقطے کے ساتھ جڑے ہوئے اجماع کا اوور لیپنگ-

ایک محتاط جانچ کرنے والا یہ دیکھے گا کہ اس مخطوطہ میں بہت سے عجیب و غریب نوٹ ہیں، جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں، جو خط کی ترقی کو ایک وقت تک محدود نہیں کرتے ہیں، میں ذاتی طور پر یہ مانتا ہوں کہ اس میں موجود افقی نقاط اس نسخے میں اس کے بعد کے دور میں شامل کیے گئے تھے- اس میں اصل رسم الخط کی تحریر، اور یہ کہ یہاں کے خطاط نے قدیم زمانے میں حرف الف کو سیدھا کرنے کے بعد اس طرح سے نون کو اس طرح کھینچنے کی کوشش کی جو اس کے عصری دور سے پہلے تھی- اور یہ کہ خطاط نے نقطے والے خطوط کے مخطوطہ کو مکمل طور پر بارنے پر اصرار کیا تھا، کیونکہ اس کا خیال تھا کہ اس کے دور سے پہلے کے نسخوں میں حروف پر نقطے نہیں تھے، اور ان تمام نوٹوں کے ذریعے جو مسودہ تیار کیا گیا تھا اس کا فیصلہ کرنا ناممکن ہے- تصریباتی تجربے کے طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے، یعنی اس میں حروف کی نشوونما کا مشاہدہ اور موازنہ کر کے اس کے قدیم ہونے کا اندازہ لگانا، کیونکہ خطاط نے اس مخطوطہ کو لکھنے میں عام اصول سے ہٹ کر لکھا تھا، اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ ایک جعلی دستاویز ہے- پہلی جگہ، اور ہمیں اس کے قدیم ہونے کا تعین کرنے کے لیے کاربن کے تجزیہ پر انحصار کرنا چاہیے- خطاط خطاطی کی ترقی کے اصولوں سے ہٹ گیا جو اس کے زمانے کے بعد آیا-

غیر منقطع مخطوطات اور نوشتہ جات:

اب آئیے مل کر اس مجموعہ کے پہلے زمرے کے خاکوں کو دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں، جو عام کرنے کے لیے بغیر کسی رموز کے سامنے آتے ہیں، اور آئیے ان کو دوبارہ دیکھتے ہیں- :

یہ تصویر تاشقند قرآن کی ہے جو آج قاہرہ میں پائی جاتی ہے، یہ ایک قرآن ہے جس میں اوقاف کی لغت ہے، سوائے اس کے کچھ صفحات کے- سب سے پہلے اور آخر میں، ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس دستاویز کو ایک خطاط نے بحال کیا تھا جس کا خیال تھا کہ لغت کے نکات اصل قرآن میں موجود نہیں تھے- اس نے اس میں لغت کے نکات کا اضافہ کیے بغیر اسے لاعلمی کی بنا پر یا جان بوجھ کر ترتیب دیا اور اگر ہم اس قرآن کے باقی صفحات کو دیکھنے کی کوشش کریں تو ان میں لغت کے نکات بالکل واضح نظر آئیں گے- میں نے آپ کو ان صفحات میں سے کچھ دکھائے ہیں جو رکاوٹ کی تلاش پر قابو پاتے ہیں-

اس کتاب کا پہلا)

ای

بی

آج آپ کو انٹرنیٹ پر جو قرآنی دستاویزات ملتی ہیں ان میں عجیب بات یہ ہے کہ وہ تحریف شدہ اور چھپی ہوئی تصاویر ہیں جو ہر ممکن کوشش کرتی ہیں کہ تصویر کو اس کی صحیح شکل میں نہ دکھایا جائے- گمراہ لوگوں کا گروہ جو جان بوجھ کر یہ کام کر رہے ہیں یہ تصاویر تصویر (B) میں موجود ہیں، یہ اصل کاپی کی ایک سیاہ اور سفید نقل ہے، اس کے بعد حرف عین اور کاف ہے- اس میں واضح تحریف ہے اور یہ سورہ کہف کی آیت سے ہے-

82 83 جہاں اس

کا آغاز اللہ تعالی کے اس فرمان سے ہوتا ہے: (اور میں نے اپنے معاملات میں کیا کیا، یہ اس کی تعبیر ہے جس پر تم صبر نہ کر سکے- آپ کو جو کہ (یہاں ہوں کے ظاہری انگرام کو اس کے ایک لفظ میں نوٹ کریں، جس میں ذکر کیا گیا ہے کہ ہم نے لاہ کو رمس میں قائم کیا ہے (حروف "عین" کی تحریف نوٹ کریں)- سرخ رنگ کے میں کے میرے ترجمے میں جن الفاظ کا حوالہ دیا گیا ہے ان کا اغور (کے بارے میں) اور اس پر، اور اب پر، اور ذکر اور مکنا، اور کاف، جس کا چہرہ اوپر کی طرف ہے، کی دوسری مثال کے مقابلے میں کتنا واضح طور پر غائب تھا- صفحہ کے دائیں طرف موجود تصویر، اس لیے اس میں حرف "ح" ظاہر ہوا، اور ذکر اور مکنا میں حرف کاف واضح طور پر چھوٹ گیا، اور اس کی وجہ- حروف عین اور کف میں سے ان اکماب کی عدم موجودگی فوٹوگرافر کی خواہش تھی- انگرام پوائنٹس کو چھپانے کے لیے جان بوجھ کر تصویر کو ہلکا کیا گیا تھا، اس لیے حروف کے حرف بھی غائب تھے- پانچویں سطر کے آخر میں لفظ (علیکم) میں حرف "یا" کی شکل اور لفظ (رمس) میں حرف "دھا" کی آمیزش کو بھی نوٹ کریں- یہ خط کے نیچے اور اس سے ملحق ہے-

اخری سطر سے لفظ "تھی" کی تحریر کو نوٹ کریں جو کہ ایک جدید طریقہ ہے، جیسا کہ ہم نے اس لفظ کی بڑقی

کے بارے میں بات کرتے ہوئے اس موضوع کی وضاحت کی تھی- اس دستاویز کو روسی سے ہلکا کر دیا گیا ہے اور محاورے کے نکات غائب ہو گئے ہیں، یا یہ ایک دستاویز

ہے جسے کسی خطاط نے بحال کیا ہے جس نے جان بوجھ کر محاورے کے نکات کو ہٹا دیا ہے-

خدا کے نام سے جو بہت مہربان ہے، دعا،
سوبا. السند. با الاحمر بندے کی تصریح
نہیں کرتا، خدا اس کا چجا ہے، اور وہ اس میں
داخل ہوتا ہے، خدا اس پر رحم کرے، خدا اس کا خدا
ہے، اگر وہ اس حمد کو پسند کرتا ہے اور ایک پلاٹ کا
پلاٹ بھرتا ہے تو یہ محمد کی محبت
ہے، سوائے کزکوں اور بلاؤں کی
مٹی کے-

تصویر نمبر (7)

قاہرہ بوسہ (31 ہجری)

عبارت کا ترجمہ. اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے، یہ قبر ہے

از عبدالرحمن بن عوف المرشی، اے خدا اسے بخش دے، تحریر بن خیر الجابری)

اور اسے اپنی رحمت میں داخل کر اور اس پر صبر کر

میں اس کے لیے استغفار کرتا ہوں اگر وہ یہ کتاب پڑھے

اور آمین بول کر یہ لکھیں-

جمد العلاء میں لکھا ہے-

گزشتہ ایک سال پہلے

دو تہائی-

جیسا کہ ہم دیکھ سکتے ہیں، اس نوشتہ میں ایک سے زیادہ دور کے خطوط ہیں

-1- لفظ میں حرف Kha لکھنے کا نباتی طریقہ (دوسرے)

-2- جہاں تک سیدھے حرف الف کا تعلق ہے تو یہ بہت جدید طریقہ ہے اور بالکل پیچھے نہیں
ہے- -3- حرف "نون" واضح طور پر بائیں طرف مڑا ہوا ہے، یہ عجیب بات ہے کہ یہ تحریر 31 ہجری کی ہے- اس بنا پر یہ نوشتہ اپنی
تاریخ میں جعل سازی کرتا ہے اور یہ بالکل بھی سنہ 31 ہجری کا نہیں ہے- غالباً خطاط نے بعد کے زمانے میں اس کا مسودہ تیار
کیا جب اسے معلوم ہوا کہ یہ قبر اسی شخص کی ہے، جو اہل سنت کے عقائد کے مطابق جنت کا وعدہ کرنے والی شخصیات میں سے
ایک تھی، اس لیے یہ نوشتہ بعد کے دور میں اور اس کے اعزاز میں تیار کیا گیا تھا- .
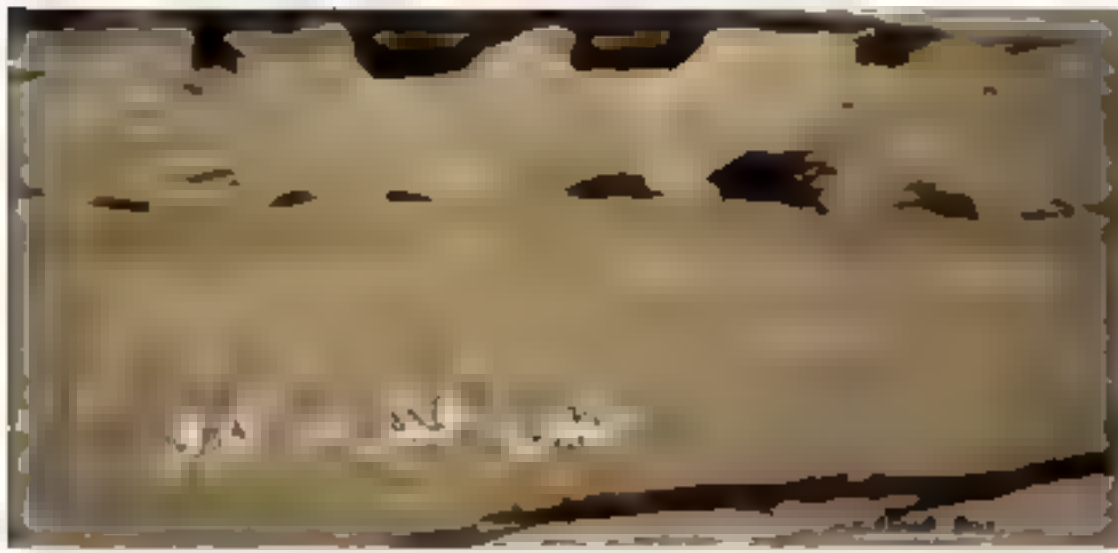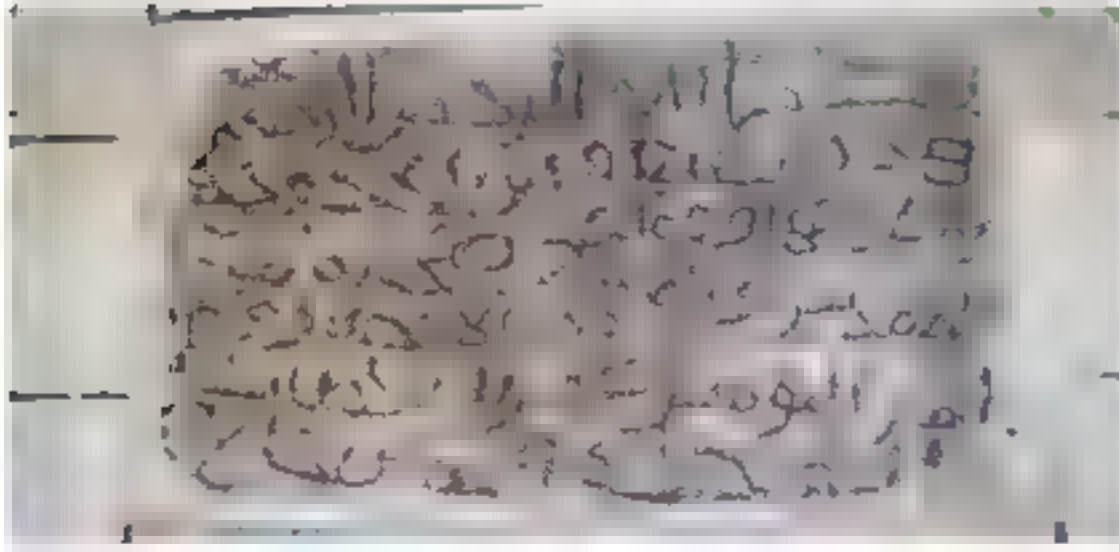
شکل (w)

یہ جزیرہ نما عرب کے علاقے میں پائے جانے والے کچھ نوشتہ جات اور دستاویزات ہیں، جن میں سے کچھ جعلی ہیں اور ان میں سے کچھ اصلی ہیں-
کچھ نقطے والے ہیں اور کچھ نقطے والے نہیں ہیں ان میں لکھے جانے والے خطوط اور ان کا فیصلہ کرنے کے طریقوں کو دیکھنے کی کوشش کریں-
آپ خود ان طریقوں کی بنیاد پر جو ہم نے آپ کے لیے ایسے دستاویزات کی علامات کو بے نقاب کرنے کے لیے فراہم کیے ہیں- نوٹ کریں کہ جس فوٹوگرافر نے یہ تصویر کھینچی تھی اس نے نہیں لی تھی-
وہ ان دستاویزات کو مکمل طور پر اعلیٰ معیار کے انداز میں دکھانے کے لیے کسی بھی خصوصی ذرائع کا استعمال کرتا ہے، اور جس نے یہ تصویریں
لیں وہ ایک سیاح تھا اور آثار قدیمہ کی دستاویزات کی تصویر کشی میں بالکل بھی مہارت نہیں رکھتا تھا- اب
میں آپ کے ہاتھ میں کچھ غیر عربی دستاویزات دوں گا اور میں آپ کو دکھاؤں گا کہ ایسے نوشتہ جات کو آسانی درست طریقے سے اور حقیقت کو چھپانے
بغیر دکھانے کی کوشش کرنے کے بہترین طریقے کون سے ہیں-

کیا آپ نے ان ماہرین کی طرف سے عربی معلومات اور غیر عربی معلومات کی ترسیل میں فرق محسوس کیا ہے جن کے پاس فوٹو گرافی کے اعلی ذرائع ہیں اور ان لوگوں کے مقابلے میں جو عربی دستاویزات کے حقائق کو توڑ مروڑ کر دکھانے کی کوشش کرتے ہیں؟ ، دھندلی اور غیر واضح شکل، اور بعض اوقات وہ تصویر کی پاکیزگی میں ہیرا پھیری کرتے ہیں اور حقائق کو چھپانے کے لیے تصویر کو روشن کرتے ہیں!!
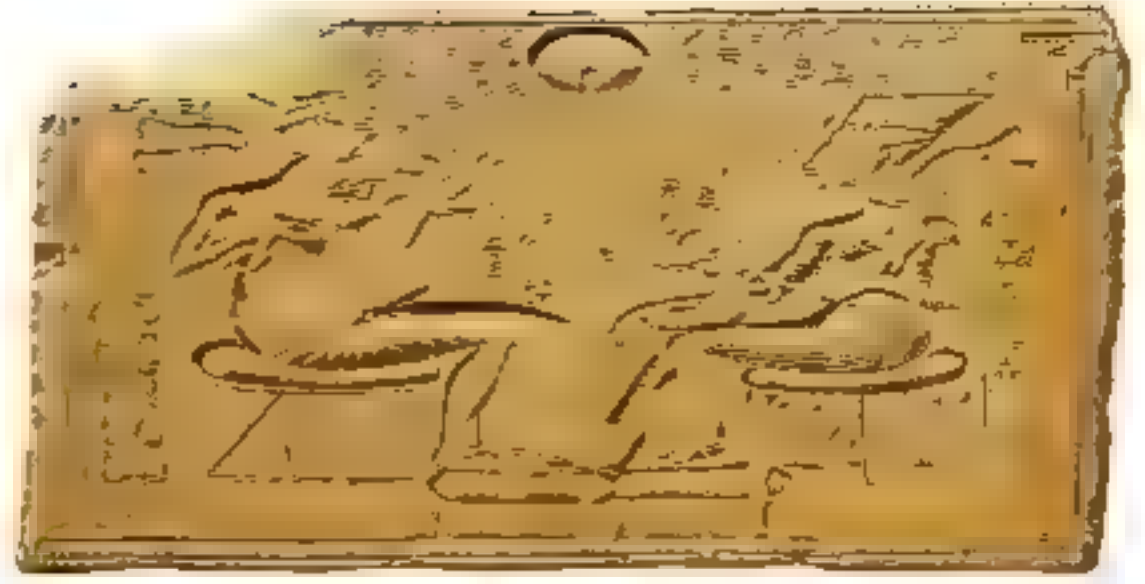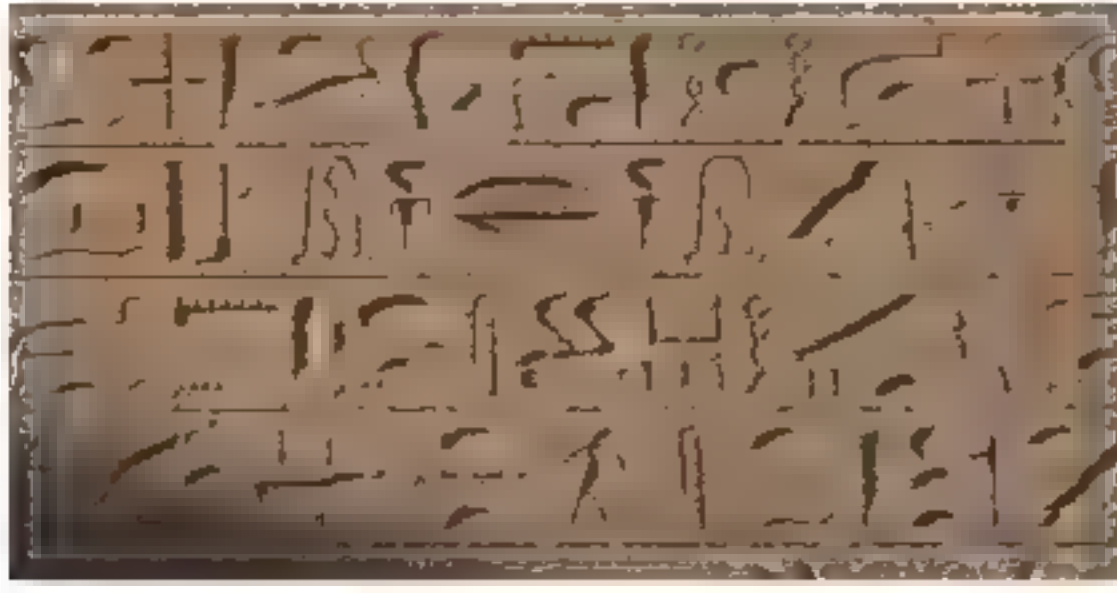
تو حقائق کو مسخ کرنے کے عمل میں یہ جھوٹ اور بہتان کیوں؟

سات ریڈنگز، حصہ دو

اس تحقیق میں، میں ان وجوہات کو ظاہر کرنے کی کوشش کروں گا جن کی وجہ سے قرآن میں کی ان متعدد تلاوتوں کا ظہور ہوا، جو لوگ ان معاملات سے واقف ہیں، وہ اس کے لیے کافی ہو سکتے ہیں جو پچھلی تحقیق میں بیان کی گئی ہیں اور باقی کو تلاش کرتے ہوئے آگے بڑھ سکتے ہیں۔ کتاب کے بارے میں، خاص طور پر اگر یہ پایا جائے کہ اس تحقیق میں کچھ شواہد اور موضوعات کی تکرار ہے جو میں یہاں پیش کروں گا، جو مزید جاننا چاہتا ہے، میں اس کے سامنے اس کی وجوہات بیان کرنے والی بہت سی مثالیں اور دستاویزی دستاویز پیش کروں گا۔ ریڈنگ میں فرق کی اس بڑی مقدار کے ظہور کی وجہ سے کچھ لوگ سوچتے ہیں کہ یہ 7 ریڈنگ ہے۔ لیکن جب وہ ان وجوہات کو جانتے ہیں جنہوں نے ان کی ظاہری شکل کا مطالبہ کیا، تو وہ جانتے ہیں۔ ان کی تعداد لامحدود تعداد میں اس سے زیادہ ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

کیا وہ قرآن میں غور نہیں کرتے اگر یہ خدا کے سوا کسی اور کی طرف سے

ہوتا تو اس میں بہت زیادہ اختلاف پاتے؟

متقدمین اور مستشرقین نے اپنی تحقیق میں ان قراءتوں کو ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے اور ہمیشہ اس عظیم آیت کے متن میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اسے حبلیج کیا ہے تاکہ اخلاقی پیغام عظیم قرآن کی معتبریت کو رد کیا جا سکے اور ان تضادات کو ظاہر کیا جا سکے۔ تحریروں کے الفاظ میں بنیادی فرق کے طور پر جو کہ ہم تک انبیاء اور صحابہ کے ساتھ ان تمام جماعتوں، فرقوں اور فرقوں سے جو ہر دور میں اور آج تک قائم ہیں۔ خصوصاً چونکہ آج بہت سے مسلمان، جن کی تعداد تازہ ترین طور پر ڈیڑھ ارب سے تجاوز کر گئی ہے، ان میں اختلافات کی وجہ سے بغیر کسی سوچے سمجھے ان متعدد ریڈنگز سے اخذ کرتے ہیں، اپنے وجود کو ایک عام اور منطقی خبر سمجھتے ہیں جس میں کسی قسم کی ضرورت نہیں ہے۔ حیرت ہوتی ہے، اور ان میں سے بہت سے لوگ اس بات کو قبول کرتے ہیں جیسے مسلمان علماء نے منظور کیا ہے اور جو مراکز ان علماء کو یہ اعترافات دیتے ہیں وہ ہمارے ملک میں استعمار کی طرف سے بنائے گئے اداروں کی طرف سے ہیں، جیسے کہ الازہر الشریف، یا عراق میں مدارس، یا مملکت سعودی عرب کے اداروں، یا تیونس کے رسوبہ سنٹر، یا اسلامی سیاسی جماعتوں سے جو مصنوعی طور پر صیہونیت گلوبل کے ذریعہ تیار کی گئی ہیں اور اسلامی ممالک میں بکھری ہوئی خفیہ میسونک تنظیموں کی طرف سے منظور شدہ ہیں۔ غیر عرب، جس کا بنیادی مقصد، اس کے قیام کے دن سے، اسلام کے خلاف جنگ اور اسلامی توسیع کے علاقوں میں پائی جانے والی تمام اچھی چیزوں کی چوری تھی، یعنی وہ اہم جغرافیائی علاقہ جس میں اس کا مرکز ہے۔

ہم میں سے بعض کا خیال ہے کہ اسلامی ممالک دنیا کے ممالک میں اپنی پوزیشن مسلط کرنے کے لیے کوئی طاقت نہیں رکھتے یہ جانتے ہوئے کہ دنیا کے زیادہ تر اقتصادی وسائل اسی ملک میں موجود ہیں، جو مغرب میں مغرب سے لے کر انڈونیشیا تک پھیلا ہوا ہے۔ مشرق میں فلپائن۔ اس کی اونچائی جنوب میں یمن اور صومالیہ کے ممالک سے شمال میں قفقاز کے ممالک سے زیادہ نہیں ہوسکتی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلامی لہر کا صرف مشرق اور مغرب تک محدود ہونا، اور اس کی عدم موجودگی۔ شمالی اور جنوبی ممالک میں بعض کے مہینے کے خاتمے کی وجہ سے ہے، جس کے بارے میں ہم اس کتاب میں بات کریں گے، جس کی وجہ سے ماہِ رمضان (رمضان) کو اسلام میں داخلے کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے۔ وہ علاقے دن میں 16 گھنٹے سے زیادہ روزہ رکھنے سے قاصر ہیں کیونکہ گرمیوں کے آغاز میں رمضان کے روزے کا دورانیہ ان ممالک کے بعض جغرافیائی علاقوں میں گرمیوں کے موسم میں داخل ہونے کے دوران 20 گھنٹے یا اس سے زیادہ ہو سکتا ہے، جس میں سب سے طویل دن ہوتے ہیں۔ سال (یاد رہے کہ رمضان 2018 میں، ناروے میں سورج کبھی غروب نہیں ہوتا تھا۔) میں نے ایک جامع مطالعہ میں ملکوں کے درمیان وقت کے فرق کے مسئلے کی وضاحت کی ہے اور وہ تمام شواہد اور شواہد پیش کیے ہیں جو ہمیں سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 37 کے متن کو درست پڑھنے کے ساتھ دوبارہ سمجھنے کی دعوت دیتے ہیں جو کہ داغدار نہیں ہے۔ کسی الجھن یا جہالت سے۔

میں نے اس کتاب میں مشرق وسطیٰ کے علاقوں پر اسلام کے دشمنوں کے حملوں کی وجوہات بھی بیان کی ہیں، خاص طور پر چونکہ یہ خطہ مشرق اور مغرب کے درمیان اقتصادی مرکز ہے، اس لیے مغربی استعمار کی ترجیحات میں سے ایک ہے۔ سمندری راستوں کا مکمل کنٹرول اور کنٹرول تھا جو زندگی کے لیے ضروری مصنوعات کو لے جاتا ہے۔

سمندر، خشکی اور فضا میں اپنی تجارت کی نقل و حرکت پر عالمی کنٹرول اور کنٹرول اور ان بحری جہازوں کی آمدورفت سے حاصل ہونے والے معاشی فائدے کو عوام کو فائدہ پہنچانے کے بجائے کرپٹ حکمرانوں کی جیبوں میں ڈالنا- اس خطے میں، بالکل اسی طرح رقم چوری کرنے کا معاملہ ہے جو ان ممالک کے فصلات کو بیچ کر حاصل کیا جاتا ہے جو زراعت، صنعت اور تیل کے بنیادی مواد سے مالا مال ہیں-

ماضی میں، عالمی یورپی معاشی استعمار نے کچھ ممالک کو ان کے فوجی طاقت اور تکنیکی ترقی کے حقوق سے محروم کرنے پر زور دیا تھا اور انہوں نے ان علوم، کارخانوں اور صلاحیتوں کو لوگوں تک محدود رکھا تھا اور ان میں سے کچھ کو بھی بڑھایا جاتا تھا-
اپنی یونیورسٹیوں اور اسکولوں میں وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے نصاب کو ان علوم اور علوم پر مسلط کیا جو نئے لوگوں پر مسلط کیے گئے تھے، اس لیے انہوں نے ہمارے نصاب کو اپنے کنٹرول میں لے لیا اور ان پر مسلط کر دیا- ہم، خاص طور پر لیونٹ، عراق اور مصر کے باشندے، جہاں ہم پہلے دنیا کے سب سے اہم اور عظیم ترین سائنسی پلیٹ فارمز میں سے ایک تھے، خاص طور پر . 800 عیسوی سے 1100 عیسوی تک، جب اسلام نے دین کا احترام کیا اور بلند کیا- یہ ہر چیز سے بالاتر ہے، یہاں تک کہ ابن تیمیہ، وہابیوں اور اخوانیوں کا خیال آیا اور انہوں نے میں کو دین کے اوپر رکھ دیا، درحقیقت دین کو ختم کر کے ایک مکمل شکل بنا دی گئی، اور اسے پسماندہ اور خارج کر دیا گیا. چنانچہ نئے علوم- اس جہالت کی تہوں سے نکل کر جاہلیت کے سمندروں میں اس مقام تک پہنچ جاتی ہے کہ زمین کی کرہ پن کا انکار کیا جائے، نظریہ ارتقاء پر بحث نہ کیا جائے، نفسیات پر پابندی لگائی جائے، فلسفے کی سائنس پر بدعت کا الزام لگایا جائے- اور کفر، اور قوت ثقل کے قوانین کو رد کرنا تاکہ اس خطے کے لوگوں کو نہ صرف تیسرے درجے کے لوگ بنایا جا سکے، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر، ہمارے عوام کو ایسے لوگ بنانے کے لیے جو صرف ان کی مصنوعات کا استعمال کرتے ہیں اور انہیں غلام کے طور پر استعمال کرنے کا امکان- ان کے لیے مہنگی مزدوری استعمال کرنے کے بجائے فراخ اجرت کے ساتھ کام کرنا، جو آجکل شام کے ملک یا یورپی ممالک میں دیکھا جاتا ہے، اور صرف مشرق بعید کے کچھ ممالک کو ٹیکنالوجی اور صنعت تک رسائی کی اجازت دینا، جیسے جاپان، چین اور ہندوستان، اور نقصان پہنچانے کی کوشش کرنا- اسلام اور قرآن کی ساکھ، خاص طور پر ایک یہودی وطن کے دل میں خنجر کی شکل میں لگانے کے بعد ان کا خطہ دنیا کی معاشی دولت اور اس کی گزرگاہوں سے بھرا پڑا
ہے- لوگوں کو اسکولوں، یونیورسٹیوں اور مذہبی منبروں کے ذریعے کنٹرول کیا جاتا تھا، اسی کو فکری استعمار یا سماجی نفسیات کہا جاتا ہے، جس کا مقصد ایک ہی وقت میں فرد اور معاشرے کے ذہنوں کو کنٹرول کرنا اور دور دراز سے ملکوں اور لوگوں کو کنٹرول کرنا ہے- اس مقام تک کہ وہ ایک دوسرے پر حملہ کرکے ان کے خلاف جنگ چھیڑ سکتے تھے، جیسا کہ کتاب پرانے صہیونی راز (لفظی طور پر صیہون کے بزرگوں کا پروٹوکول) میں بیان کیا گیا ہے، اور یہ وہی ہے جسے ہم صہیونی منصوبوں سے ثابت کرتے ہیں- ہمارے ممالک میں جہاں موسم بہار کی سوچ وسیع ہے، یعنی (عرب بہار) اور تیسری دنیا کے بہت سے لوگوں، یہاں تک کہ مشرقی یورپ اور جنوبی امریکہ میں بھی اس کا پھیلاؤ-

لوگ فری میسنری، عالمی صہیونیت، یا سازشی نظریہ کے ظہور کی مدت یا وقت کے تعین میں مختلف ہیں، یا دنیا کو کنٹرول کرنے والے افراد، ان کی تعداد اور ان کی سیاہ تاریخ گویا وہ خیالی لوگ ہیں جن کا کوئی وجود نہیں ہے- ان میں سے بعض کا خیال ہے کہ وہ شیطان کا گروہ ہے اور انسان کی اولاد ہے جس سے اس کا واسطہ پڑا ہے، ان کو شیطان بنا کر لوگوں کے درمیان دو ٹانگوں پر چلتا ہے، اور ان کا پہلا اور آخری راستہ اس کا مقصد اولادِ آدم کو ختم کرنا اور ان سب کو جہالت، غربت، کفر اور خدا سے دوری کے اندھیروں میں ڈالنا ہے اور اس پر اور اس کے پیغامات پر ہر زمانے میں ایمان لانا شدید دشمنی کے سوا کچھ نہیں- شیطان کی طرف سے باہر اور اس کے سپاہیوں نے انسانیت کو تباہ کرنے کے لیے جسے اللہ تعالیٰ نے باقی مخلوقات سے اوپر اٹھانے کے لیے مقرر کیا ہے، اس لیے تمام فرشتے اس کو سجدہ کرتے ہیں، اور میرے والد شیطان اور اس کے پیروکاروں نے اس حکم الٰہی کی پیروی کی، اور سورج کی طرح واضح انسان سے اپنی عداوت پر اصرار کیا، چنانچہ اس نے پہلے دن سے، یعنی ہمارے باپ آدم کے جنت سے نکالے جانے سے پہلے ہی انسان سے جنگ کرنے کا فیصلہ کیا- اور آج تک، اور وہ ایک دن بھی نہیں رکے گا-

تاریخ کے طالب علم کو سچ تک پہنچنے کے لیے بہت سی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے خفیہ اداروں کی طرف سے تاریخ کی واضح جعل سازی کی جاتی ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ تاریخ کی تحریر پر قابو پاتے ہیں اور اکثر باطل کی فتح ہوتی ہے- مٹ گیا، بدقسمتی سے، کیونکہ انسانیت جو زمین پر حکمرانی کرنے کے قابل تھی، بدقسمتی سے،... ماضی اور حال میں، میں نے زندگی کی لذتوں اور شیطان اور اس کے مددگاروں کی طرف سے بنی نوع انسان پر مسلط جرائم کا لطف اٹھایا ہے، کیونکہ انسان اپنی حرص، لالچ، خود غرضی اور نسل پرستی کی وجہ سے ٹھوس مادی جرائم کے سامنے بہت کمزور ہے-

خود شیطان کی نسل پرستی کا اگر ہم اس باب سے موازنہ کریں کہ یہ پوشیدہ جن مادی، نسب، اثر و رسوخ اور طاقت کے عزائم اور عزائم سے کیا حاصل کرتا ہے، لیکن تاریخ میں درج ان چیزوں میں سے کچھ کو یہ سمجھنے کے لیے ستونوں کے طور پر انحصار کیا جا سکتا ہے کہ کیا ہوا اور کیا ہوا- بہت ساری غلط معلومات سے قطع نظر ہو رہا ہے جو ہم نے زمانوں سے گزاری ہے، مثال کے طور پر، پرنٹنگ کی ایجاد کی تاریخ دو لوگوں کے درمیان اختلاف نہیں ہے، اور اس طرح کی دستاویزی تاریخ پیش کرنے میں جھوٹ یا گمراہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے- اسکول کا نصاب سب جانتے ہیں کہ 1447 میں جوہان گٹن برگ نے پرنٹر ایجاد کیا تھا، جس نے حطوط کی شکل میں لوہے کے سانچوں کو تیار کرنے کے بعد اس پر سیاہی ڈال دی تھی اور یہ قابل ہو جاتا ہے- ایک ہی متن کو کاغذوں ور چمڑے پر چھاپنا، اس طرح ان تحریروں کو ہاتھ سے دوبارہ لکھنے کے عمل کے بجائے اس سے متعدد کتابیں اور اقتباس بنانا، جس میں انہیں کئی بار دوبارہ لکھنے میں کافی وقت لگ سکتا ہے- ان تحریروں کو دستی طور پر دوبارہ ترتیب دینے میں کوئی غلطی اور کوتاہی کے جال میں پھنس سکتا ہے، خاص طور پر جب بائبل اور تورات جیسے طویل متن کو لکھنے کا عمل شروع کیا جائے، مثال کے طور پر، جو ماضی میں صرف چند مشہور کیتھیڈرلز اور مندروں تک محدود تھا- باقی مندروں کو چھوڑ کر، آپ کو ان میں فرق نظر آئے گا- متن ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل کرنے والوں کی نگرانی کی وجہ سے ان مقدس متون کو نقل کرنے میں- اس کے بعد جب 1798ء میں عثمانی دور حکومت میں عرب ممالک میں پرنٹر درآمد کیا گیا تو نپولین بوناپارٹ، جو مصر پر قبضے کے لیے فرانس سے آیا تھا، اور اپنے ساتھ اس مشہور پرنٹر، بلو کو ایک بحری جہاز پر لے آیا- مصر پر حملہ کر کے اس نے مصری عوام کے درمیان کتابچے شائع کرنا شروع کیے اور دعویٰ کیا کہ وہ اسلام میں داخل ہو گیا ہے، کیونکہ یہ اسلامی سماجی تعصبات کو جانتا ہے کہ اسلامی لوگ اپنے اوپر مقرر ہونا قبول نہیں کرتے سوائے ایک راسخ باز مسلمان کے جو نماز، روزہ، زکوۃ ادا کرتا ہے- اور خدا، رسول اسلام اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اسی لیے اسلامی ممالک نے عباسیوں اور مملوکوں کی حکومت اور ان کی سلطنتوں کے درمیان اموی، عباسی اور فاطمی ریاستوں کے وجود میں آنے پر کوئی اعتراض نہیں کیا- اور ان کے مشرق و مغرب تک پھیلے ہوئے ممالک، اسی لیے نپولین کو اپنا اسلام قبول کرنا پڑا، نہ صرف وہ بلکہ اس کے درجنوں افسروں اور فوجی ایجنٹوں کو بھی جو مصر پر قبضے میں اس کے ساتھ آئے تھے- صرف ایک مذاق یا تفریح نہیں، بلکہ اس کی سیاسی فکر اس تجارتی لائن کو کنٹرول کرنا تھی جسے وہ بحیرہ احمر میں عبور کرتا ہے تاکہ وہ نہر سویز قائم کر سکے اور فرانسیسی کشتیوں کو بغیر کسی فیس کے گزرنے کو محفوظ بنانے 1801 میں مصر کی سرزمین سے نکالا گیا، اس نے اسے کبھی بھی بے یارومددگار نہیں چھوڑا، بلکہ یہ عثمانی حکمران کے ساتھ ایک معاہدہ تھا کہ اس کے قیام کے بعد فرانس کو یہ مہنگا کام کرنے کی بجائے مصری مزدوروں کے ذریعے ترجیحی حقوق دیے جائیں گے- مصریوں کے ذہنوں کو بعد میں فرانس کی یونیورسٹیوں میں پڑھنے کے لیے بھیج دیا جائے گا جو ان کے ذہنوں میں نئے خیالات پیدا کرنے کے لیے ذمہ دار ہوں گی تاکہ مستقبل میں لوگوں کو اس کے ذریعے کنٹرول کیا جا سکے جسے وہ (سائنس) کہتے ہیں- کہ یورپی استعمار (فرانسیسی - انگریزی - اطالوی - پرتگالی)، جو پہلی جنگ عظیم میں آیا اور عرب اسلامی خطے پر اپنے قبضے کا اثر پھیلایا، تاریخ اور وقت کے ضیاع کے لیے کوئی مہنگا ہتھیار نہیں تھا- سلطنت عثمانیہ کو ختم کرنے اور عربوں کو عثمانی قبضے سے آزاد کرنے کی خاطر، لیکن وہ ایک عظیم منصوبہ لے کر آئے تھے، جو کہ صہیونی (سایکس اور پیکوٹ) منصوبے کے مطابق اسلامی ممالک کو تقسیم کرنا، (عربیت) کو ختم کرنا ہے- ان سے (اسلام) کا کردار، اور ایسی یونیورسٹیوں اور اسکولوں کا پودا لگانا جو تعصبات اور فلسفے کے جدید علوم کا نیا نصاب پڑھاتے ہیں، جو منظم طریقے سے لوگوں کو کنٹرول کرتے، انہیں کمزور کرتے، انہیں تقسیم کرنے اور مخالفت کے بیج بونے کے طریقے پر مبنی ہیں- وہ جماعتیں جو مروجہ مذہبی فکر کی مخالفت کرتی ہیں، بنیادی طور پر لوگوں کو ایک قرآن سے دور رکھتی ہیں، اور مذہب اور فقہ کے ایسے علوم کی بنیاد کا آغاز کرتی ہیں جو لوگوں کو قرآن میں سے دور ہونے کی ترغیب دیتی ہیں- اور اسلامی نصوص کے متعدد مطالعہ اور ان کے درمیان اختلاف پیدا کرتے ہیں اور انہیں جغرافیائی طور پر منتشر کر دیتے ہیں، جس طرح انہوں نے انہیں ملکوں اور متحارب خطوں میں تقسیم کیا تھا، تاکہ وہ اتحاد کے بجائے دشمنی، تفرقہ اور علیحدگی کی آگ میں گھرے ہوئے ہوں- وہ طاقت، اور خارجیت جس سے وہ عثمانی اسلامی ریاست کے پھیلاؤ کے دور میں ان سے خوفزدہ تھے، جس نے انہیں خوفزدہ کیا اور ان کے ایام کی بیداری میں خلل ڈالا، اور انہیں اپنی مصنوعات، تجارت، کے ثمرات حاصل کرنے کا یقین دلانے کا عادی نہیں بنایا- اور معاشی حالات، اور قدیم رومی طاقت کو دوبارہ تعمیر کرنے اور اسے تاریخ میں واپس لانے کے لیے اس کے ظاہری روپ میں جو نیا ہے وہ علم اور ترقی ہے جبکہ اس کا پوشیدہ مفہوم پوشیدہ صہیونی صلیبی فکر ہے- لہذا جب نئی عرب دنیا کے ممالک کے درمیان سرحدیں متعین کی گئیں تو وہ ہمارے ملکوں سے اسلام کی صفات کو ختم کرنا چاہتے تھے، اس لیے انہوں نے ہم سے وہ مذہبی خصوصیت چھین لی جو ہمیں متحد کر سکتی تھی- ہمارے اور ہمارے قیمتی مذہب کے دشمن ہونے کے ناطے ان کا فرض ہے کہ وہ نہ صرف مختلف فرقوں اور فرقوں کو ایجاد کریں بلکہ انہوں نے قرآن کو مختلف انداز میں چھاپنے پر اصرار کیا اور یہ کہ جب انہیں قرآن کے نسخے مل گئے- وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسلمان خطاطوں کے ہاتھ کی لکھائی کو دیکھ کر ان کی فکر اس کتاب کی طباعت کو ایک کتاب میں یکجا کرنے کی نہیں تھی، جیسا کہ عثمانیوں نے ماضی میں کیا تھا، بلکہ ان کی فکر اسے مختلف نسخوں میں چھاپنے اور لوگوں میں تقسیم کرنے کی تھی-

ان ممالک کی مساجد میں بلا معاوضہ، ایسی مختلف شکلوں میں پھاڑ کر پیشگی ارادے اور عزم کے ساتھ، ان ممالک کے درمیان مذہبی اور نظریاتی طور پر فرق کے بیج بونے کے لیے، اور ہمیں کمزور کرنے اور تقسیم کرنے کے لیے، نہ صرف جغرافیائی طور پر- بلکہ مذہبی طور پر بھی، تاکہ اگر ہم ان دینی اور فقہی علوم کی ترقی کے راستے پر نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے ابن تیمیہ کے نظریات کو ہوا دی ہے جو مقدس کتابوں کے سامنے ذہن کو حقیر سمجھتے ہیں، اور غور و فکر کو صرف ان کاموں میں شامل کیا جائے جو نیک پیشرووں نے کیے تھے، اور مسعودی کو مکمل طور پر روکتے ہوئے، ابن رشد کے خیالات کی مذمت کرتے ہوئے، جنھوں نے ذہن اور غور و فکر کو مقدس بنایا تاکہ ان آسمانی نصوص کو سمجھنے کے لیے جو انسان کو تاکید کرتے ہیں-

اتحاد اور صراط مستقیم کے قوانین کی پابندی-

لہذا، جب آپ آج قرآنی متن کی ان متعدد تلاوتوں کو تلاش کرتے ہیں، تو آپ انھیں سائیکو پیکو نقشے پر تقسیم شدہ پاتے ہیں- جس نے اسلامی ممالک کو تقسیم کیا، ان کے مذہب پر ڈاکہ ڈالا، ان کو پھاڑ ڈالا اور انھیں عربیت کا تصوراتی معیار عطا کیا، ان کو ہمارے دل و دماغ میں مقدس کر دیا- جو کہ صرف (ایک زبان) ہے، اس نے ہم غیر عرب اسلامی ممالک کے خلا سے واضح طور پر الگ ہو گئے اور واضح طور پر بھول گئے یا بھول گئے کہ اس زبان کے اس وسیع و عریض علاقے میں پھیلنے کی بنیادی وجہ جس کی وسعت تھی- اسلام کا پیغام تھا، اس طرح انھوں نے ہمارے ملک سے اس کا مذہب (مذہب) چھین لیا اور عربیت کا جھوٹا بیان ہمارے ماتھے پر چپکا دیا- اور انھوں نے اپنے تمام جھگڑوں، فریبوں اور مکاریوں سے ہمارے درمیان کچھ اور دشمنی کو بویا اور بھڑکا دیا، یہاں تک کہ آج اگر آپ اسلام پر تنقید کرنے اور اسے چیلنج کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو آپ کو ایسا کرنے کی اجازت صرف اسی وقت دی جاتی ہے جب آپ کا مقصد آپ کا ہو- ایک واضح وضاحت تلاش کرنا ہے جو مسلمانوں کو تقسیم کرتا ہے اور انھیں متحد نہیں کرتا، اور آپ یہ سب کچھ سوشل میڈیا یا سیٹلائٹ چینلز پر شائع کر سکتے ہیں، اور آپ رائے اور دیگر رائے کے پلیٹ فارمز پر مہمان ہیں گے، لیکن جب وہ آپ کو پائیں گے- مسلمانوں کو متحد کرنے اور انھیں نیند سے بیدار کرنے میں مثبت اثر ڈالنا شروع کر دیا، آپ انھیں نئی دل کی طرح آپ کی طرف آتے ہوئے دیکھیں گے، آپ پر یہ الزام لگاتے ہوئے مذہب کی توہین کا بہت بڑا الزام ہے- بین الاقوامی صیہونیت پر یہود مخالف ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے)، یہ فرضی الزامات ہیں جن میں نے مفکرین کو جیلوں میں ڈال دیا جاتا ہے، ان کی لائبریریوں اور تحریروں کو جلا دیا جاتا ہے، یا ان کے علم کو ختم کر کے اور پسماندہ کر کے، ان کے آگے، پیچھے رکاوٹیں کھڑی کر کے ان کے علم کو دھندلا دیا جاتا ہے- ان کے نیچے، اور ان کے اوپر اور ان کے جنوب میں، صرف ان مخالفین کی حمایت کرتے ہیں جو تمام پروپیگنڈہ مراکز پر جہالت اور حماقت پھیلانے کے لیے اپنے آپ کو بھرتی کرتے ہیں تاکہ یہ مفکرین سے نکلنے والی سچائی کی آوازوں کو خاموش کر سکیں جو لوگوں کو وہ سب اپنے کی ترغیب دیتے ہیں- قرآن سے، خدا کی مضبوط رسی سے چمٹ جاؤ اور دین کو بیدار کرو- قدر-

بین الاقوامی صیہونیت نے پہلی جنگ عظیم کے بعد سے نئے عرب ممالک کے اسکولوں اور یونیورسٹیوں کا کنٹرول حاصل کر لیا ہے اور اس نے الازہر اور شیعہ مدارس میں وہ فاسد علوم پڑھانے شروع کر دیے ہیں جو لوگوں کو ایک دوسرے کے خلاف اور ہر ایک سے دشمنی پر اکساتے ہیں- جو ان سے متفق نہیں ہیں، یہاں تک کہ انھوں نے ذکر کو محفوظ رکھنے کا بیج بونا شروع کر دیا ہے، بلکہ انھوں نے حدیث کو ذکر کے اس تصور میں داخل کر کے اسے زیادہ اہمیت دی ہے- قرآن کا ایک حصہ، اس طرح کہ وہ اسے منسوخ کرتا ہے، اس کی تشریح کرتا ہے، اور اس کی حدود کی وضاحت کرتا ہے، اس طرح، انھوں نے اسلام کے حقیقی مذہب کی جگہ ایک جھوٹے مذہب کو لے لیا جس کے تانے بانے تقسیم، انحراف، جہالت، سنسنی، بکھراؤ کے دھاگوں پر مشتمل ہیں- اس حدیث سے ضعیف، اور دلیل) - ایک مقدس متن اور علم جس کے مطابق ان میں سے صرف علماء کے پاس ہے، اس لیے انھوں نے اپنے اسکولوں اور اداروں سے فارغ التحصیل ہونے والے ہر شخص پر ڈاکٹر، عالم، فقیہ اور مفتی کا خطاب لگایا- جس کی بنیاد انھوں نے خود ڈالی تاکہ عام لوگوں کے ذہنوں کو قابو میں رکھا جا سکے، یہ عام لوگ جن کی ترجیحات اور زندگی کی ضروریات کا فقدان ہے جو کہ انسان کو روزمرہ کا سامان ہو سکتا ہے، اس لیے انھوں نے اس کا خیال رکھا یہ زندگی گزارنے اور اپنی بھوک مٹانے کے لیے پیسے اور ایک روٹی لانا، بجائے اس کے کہ وہ تخلیقی صلاحیتوں اور اختراعات میں داخل ہو، جو اسے ہمیشہ آگے رکھتا ہے، اس نے انھوں نے اسے پسماندہ اور جاہل قرار دیا، اور انھوں نے ہر ممکن کوشش کی- اس پسماندگی کو برقرار رکھیں، خواہ اگر کسی میں فکر و تخلیق کے بیج اور کلیاں نمودار ہو جائیں، تو ان کے لیے ضروری تھا کہ وہ ان کو چوری کر لیں یا ان کو کاٹ کر یا مفلوج کر کے ختم کر دیں، خواہ انھوں نے یہ کام کھلے عام اور کھلے عام کیا ہو، یا ان کے درمیان اختلاف کا بیج بویا، جو لازماً ایک دوسرے پر حملہ کرنے کا باعث بنے گا، اور وہ نے نسلوں اور نسلوں سے وراثت میں پائے جانے والے مذہبی اور فرقہ وارانہ جھگڑوں اور نعروں کو زندہ کرنا، اور آج تک وہ حتمی طور پر اس کی وجوہات کے بارے میں بات کرتے ہیں- علی اور علی خاندان کو 1400 سال بعد اور آج تک قتل کیا جاتا ہے اور عمر، عثمان اور ابوبکر کو ان کے منبروں پر کافر قرار دیا جاتا ہے تاکہ ان کے اور سنیوں کے درمیان جنگ اور جھگڑے کو ہوا دی جا سکے- اور آج تک وہ صحابہ کی تقدیس کرتے ہیں اور اپنے علوم کو ائمہ اور حدیث کے علوم سے بلند کرتے ہوئے عثمان کی قمیص سے چمٹے ہوئے ہیں-

نے مخالفین کے خلاف جنگ چھیڑنے میں- انھوں نے

مختلف پارٹیاں بھی بنانا شروع کر دیں اور انھیں بھاری رقوم دے کر سپورٹ کرنا شروع کر دیا تاکہ ایک پارٹی کے طور پر ایک دوسرے پر حملے جاری رکھیں

سنی اخوان المسلمین، شیعہ حزب اللہ، سنی حماس، جو سیکولر الفتح تحریک کی مخالفت کرتی ہے، اور یہاں اور وہاں کے مختلف مذاہب. جیسے دروز، علوی، یزیدی، احمدیہ. بطنیہ. تصوف، بہائی، اور مختلف فرقے ایک فکری رجحان کے اندر، جیسے کہ نادری، اسماعیلی، بارہ، حنبلی، شافعی، حنفی اور وہابی مذاہب اگر ہم پیچھے جائیں، تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ جماعتیں وقت کے ساتھ ساتھ غضب کی حد تک پھیل جاتی ہیں- صلیبی جو ایک دن بھی دولت اسلامیہ کے خلاف اپنی جارحیت سے باز نہیں آئے-

سب سے اہم موضوع جسے میں یہاں واضح کرنا چاہتا ہوں. اور خاص طور پر اس تحقیق میں. وہ اختلافات ہیں جو ان مختلف ادوار میں ایک قرآنی متن کی تلاوت میں ظاہر ہوئے ہیں، جو آپ کو مغربی استعمار کے ہاتھ دکھاتے ہیں. جو کبھی نہیں رکے- نہ صرف اسلام اور مسلمانوں کی توہین کی کوشش کی گئی بلکہ ان کا پیغام عظیم قرآن ہے جو وہ اسلام کے خلاف اپنی جنگ میں سب سے پہلے اس متن میں اختلاف کا بیج بونا چاہتے تھے. چنانچہ قرآن چھپا- مسلط. انتظام، اور پوشیدہ علم کی بنیاد پر، اور اللہ تعالی کے اس فرمان کی مخالفت میں:

بے شک ہم نے ہی ذکر کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں) !

عربوں اور عثمانیوں کے درمیان طباعت میں تاخیر ان کی طرف سے جہالت نہیں تھی، بلکہ اس ایجاد کا یورپی چھپنا مسلمانوں کے ہاتھ میں پہنچتا تھا تاکہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی جہالت کو برقرار رکھیں، جیسا کہ یہ حرام ہے- آج ان کے لیے کار، ہوائی جہاز، یا یہاں تک کہ ٹیلی فون بھی بنانا ہے، تو غور کریں-

اب میں آپ کے سامنے عرب اور غیر عرب ممالک کے درمیان ریڈنگ کی تقسیم کا ایک نقشہ پیش کرنا چاہتا ہوں تاکہ آپ پوری طرح اندازہ لگا لیں کہ اس تقسیم کے پیچھے استعمار اور سائکس پیکوٹ پلان کا ہاتھ ہے جو شروع میں تیار کیا گیا تھا- صرف بیسویں صدی کا مطلب یہ ہے کہ یہ ایک سو سال سے زیادہ نہیں ہے، تاکہ آپ تلاش کر سکیں کہ اس عرصے میں اسلامی قوم کی تاریخ میں کیا ہوا، اور وہ لوگ جو عربیت سے دشمنی رکھتے ہیں- آج عربی میں بیان کیے گئے تمام ممالک میں حملے ہو رہے ہیں اور اسلام سے لڑنے والوں کے سامنے کوئی آواز نہیں اٹھتا بلکہ جو لوگ ج حلقوں میں بیٹھے ہیں وہ سب وہ ہیں جو لوگوں کو صرف قرآن کی پیروی کی دعوت دیتے ہیں- جو اس نظریہ عربیت کا مقابلہ کرتے ہیں جس پر انہوں نے سلطنت عثمانیہ کے خاتمے سے لے کر آج تک اربوں ڈالر خرچ کیے. اور یہاں میں سلطنت عثمانیہ کا دفاع نہیں کر رہا، جس نے عوام پر دھوکے دلت جبر اور جاگیرداری کے ساتھ حکومت کی- صرف ان لوگوں کو یاد دلانا چاہتا ہوں جو اس ملک میں رہتے تھے کہ وہ محبت کرنے والے، مجد، مضبوط، نقوش. اور قرآن پر نقش رکھتے تھے، اس کے باوجود کہ پرنٹرز کی عدم موجودگی. لیکن انہوں نے پڑھنے میں فرق کے موضوع کو سمجھا- غور و فکر کی بنیاد اور درست فہم تک پہنچنے کے لیے تمام ریڈنگز کو مدنظر رکھنے کی کوشش. اگرچہ ریڈنگز سات یا آٹھ سے کہیں زیادہ تھیں. بلکہ سینکڑوں میں. کیونکہ ان کی ریڈنگ کا تصور تھا- صرف شکل میں فرق تک محدود تھا. جہاں تک طباعت کے بعد قرآن چھپا تھا، نہ صرف شکل میں مختلف تھا. بلکہ وہ قرآن کو چھاپنے پر اصرار کرتے تھے، جس میں حروف اور آیتوں کی ترتیب بھی مختلف تھی- وہ یہاں تک دعویٰ کرتے ہیں کہ ایسے قرآن ہیں جو نزول کی ترتیب پر منحصر ہیں ان کے احترام اور تقدیس کے لئے نہیں، جیسا کہ بعض کا خیال ہے، بلکہ ظاہر کرنے کے لیے ایک دوسرے پر ضرب لگانے کے لیے یہ اختلافات ترتیب سے ہیں- یہ ثابت کرنے کے لیے کہ متن میں اختلاف ہے اور یہ کہ حفظ کا موضوع ایک افسانہ ہے، حقیقت نہیں-

مغرب کے ممالک میں عاصم کے بارے میں وارش پڑھنا :

ابو سعید عثمان بن سعید بن عبداللہ بن عمرو بن سلیمان سے منسوب ہے، جن کا عرفی نام وارش ہے-

یہ پڑھنا مغرب کے ممالک (الجیریا. مراکش اور موریطانیہ) اور مغربی افریقہ (سینیگال، نائجر، مالی، نائجیریا، وغیرہ) اور کچھ حد تک مصر، لیبیا، چاڈ، اور جنوبی اور مغربی علاقوں میں وسیع پیمانے پر ہے- تیونس)-

قرآن کریم، ورش نے نافع کی سند پر بیان کیا ہے-

اس لیے اس کے انجام سے مت ڈرو

حفص نے عاصم کی سند سے قرآن کریم کو روایت کیا ہے-

اسے سیدھا کرو، اور اس کے نتیجے سے مت ڈرو

عثمان بنْ عفان سے منسوب استنبول قرآن کے حروف میں اختلاف

ول تو سورہ الشمس کے حروف میں فرق ہے یہاں پر واو کا سے ہے ور اس لیے کا اجماع کے اوقف سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ بعض اوقات و و ہوتا ہے- اس کے بعد آنے والے حرف سے جڑا ہوا ہے، اس لیے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ واو کے بجائے فا ہے. اس لیے واو کے بجائے فا کی تصدیق کی جاتی ہے، اور یہ کہ اگر موازنہ کیا جائے تو رسم الخط کے کیریکٹر کے پاس اس کی نقل ہوئی- قرآن کا ایک اور حصہ ظاہری فرق کی وجہ سے، اور ہم دونوں کے درمیان معنی میں فرق محسوس کر سکتے ہیں، جیسا کہ یہاں فا اس کے لیے ہے، اور دوسرے میں واو اس سے جو پہلے تھا- اس سے پہلے والی آیت میں اس کا ذکر کیا گیا ہے اور اس سے بندوں کے خدا کے احکام کی مخالفت کے عذاب کے خوف کی طرف اشارہ ہے اور یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قوم ثمود پر عذاب سے کیا گزری جب انہوں نے اس اونٹنی کو ذبح کیا جس کا خدا نے انہیں حکم دیا تھا- حفاظت وہ اس عذاب سے نہیں ڈرتے تھے جو آخر میں ف کے ساتھ پڑھنے کا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ پڑھنے والے کو خدا کے عذاب سے نہیں ڈرنا چاہیے، اور اس بنا پر میں دیکھتا ہوں کہ حفص کا پڑھنا پہلے سے ملتا ہے- سب سے اوپر مسلک عثمان کا قرآن پڑھنا) اور یہ کہ یہ احتیاط اور غورؔ و فکر کے ساتھ صحیح پڑھنا ہے، آئیے ان دونوں قراءتوں کے درمیان فرق پر غور کریں- اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وارش اور حفص کے پڑھنے میں صرف یہی فرق ہے، بلکہ یہ فرق سیکڑوں میں ہے، اور وہ بڑے پیمانے پر سکیل کے فرق میں مرتکز ہیں پھر بعض حروف کو بدل کر جیسا کہ ہم اس مثال میں، اور ایک سورت میں آیات کی تعداد اور آیات کو الگ کرنے والے سروں کے مقامات کو بھی دیکھا- یہ صرف ایک پڑھنے اور دوسرے پڑھنے کے درمیان ہے اور کر ہم دوسرے پڑھنے کو دیکھنے کی کوشش کریں-

ڈوری کو پڑھنے کی طرح، مثال کے طور پر، دوسری جگہوں پر اختلاف ہو گا: ڈوری پڑھنے کی ایک مثال یہ ہے: یہ پڑھنا صومالیہ، سوڈان، چاڈ، نائیجیریا اور وسطی افریقہ میں سب سے زیادہ عام ہے-

استنبول قرآن عثمان بن عفان سے منسوب ہے-

تقریر سے مراد موتی ستارہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ اس ستارے کو بھڑکانا ہے، یعنی یہ درخت کے تیل سے اپنا ایندھن لیتا ہے-
میں، "جلانے کے لیے" نہیں جیسا کہ الدوری کی پڑھائی میں پایا گیا ہے، جس کا مطلب ہے کہ اس میں درختوں کے تیل کے اضافے کی وجہ سے اس کی چمک اور روشنی میں اضافہ ہوا ہے-
خدا کا نور ظاہری اثر سے روشنی میں نہیں بڑھتا بلکہ یہاں مراد یہ ہے کہ وہ اپنا ایندھن کسی درخت سے حاصل کرتا ہے نہ مشرقی اور نہ مغربی-
آگ لگنے سے پہلے ہی اس کا تیل تقریباً چمکتا ہے اور اس بنا پر میں سمجھتا ہوں کہ حفص کا اس جملہ کا پڑھنا زیادہ درست ہے-
اور حقیقت کے قریب تر-

آئیے اب ہم ایک دوسرے پڑھنے سے ایک اور فرق کو دیکھتے ہیں، مثلاً قالون کا پڑھنا. اس میں موجود فرقوں میں سے ایک کو دیکھنے کے لیے:
لیبیا اور تیونس میں یہ سب سے عام پڑھنا ہے:

قران کریم تالورے نافع کی سند سے روایت کیا ہے

اور وہ نمہیں زمیں پر اپنا جانسیں بنانے کا یا اس کے لیے زمیں اور سمندر کے اندھیرے میں
کوں ہماری رہنمائی کرتا ہے اور میتھبو خدا کے ساتھ اس کا ہے- اللہ تعالی ان جبروں سے بالاتر
ہے جنہیں وہ اس کے ساتھ شریک کرے ہیں-

اور وہ تمہیں زمیں پر خدا کے ساتھ ساتھی بنانے گا ہم بہت کم یاد کرو گے جو خسکی اور سمندر کی
تاریکیوں میں ہماری رہنمائی کرتا ہے او جو اپنی رحمت کے اگے خوشخبری لے کر ہوا بھیجتا ہے یا وہ خدا کے ساتھ
بلند ہے- اس سے بڑھ کر جو وہ اس کے ساتھ شریک کرے ہیں؟

استنبول قرآن عثمان بن عفان سے منسوب ہے-

باشور زمین کا اس کے مرنے کے بعد جی اٹھنا ہے، اور یہ ایسا نہیں ہے جیسا کہ حمص (خوشخبری) کے پڑھنے میں بشارت کے طور پر بیان کیا گیا ہے، اس کے مطابق میرا یقین ہے کہ پڑھنا قالون زیادہ درست پڑھنا ہے، یہ جانتے ہوئے کہ یہ استنبول قرآن کے پڑھنے سے بھی متبادل ہے-

اب ہم خلف کی قرات حمرہ کی سند پر، جو عراق (کوفہ) میں مشہور ہے، اور اس کے اختلافات پر ایک نظر ڈالیں گے، مثال کے طور پر سورت سبا میں، یہ یاد رکھیں کہ اس قراءت میں بہت سے اختلاف ہیں- حفص کی تلاوت-

قران کریم اور خلف کی روایت حمزہ کی سند پر

اور اگر وہ چاہے تو زمین انہیں نگل لے یا آسمان کا کوئی حصہ ان پر گرا دے -

حفص بن عاصم کی روایت کردہ قرآن کریم

اور زمیں کو اگر وہ چاہے تو زمین کو دھنسا دیں یا آسمان کا کوئی حصہ ان پر گرا دیں-

خلف کی تلاوت استنبول قرآن سے ملتی ہے-

اسلامی ممالک میں قراء ات کی جغرافیائی تقسیم
یہاں اسلامی ممالک میں مشہور قراء ات اور ان کی جغرافیائی تقسیم کو دکھایا گیا ہے۔
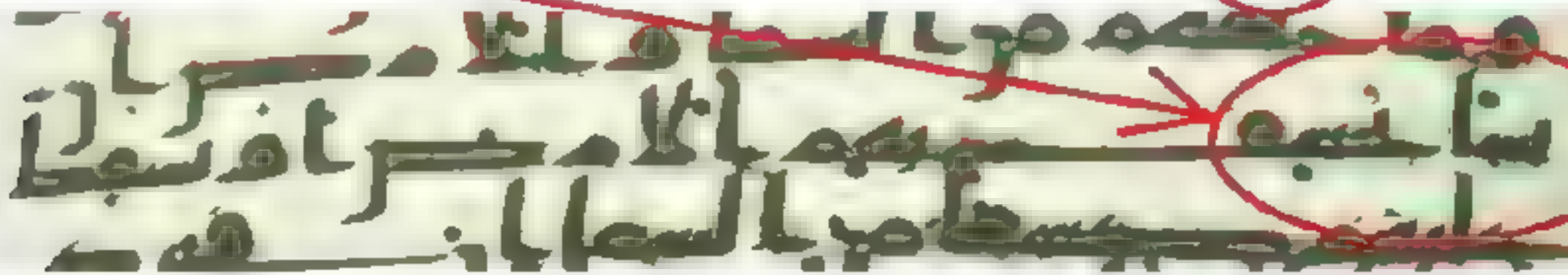
عاصم سے حفص پڑھنا ایک نادر ناول تھا جب تک کہ حنفی ترکوں نے اسے عثمانی دور کے آخر میں شائع نہیں کیا۔
یہ پورے لیونٹ اور جزیرہ نما مصر، شام، لبنان، اردن اور فلسطین میں پھیل چکا ہے۔ احناف روایت کے بارے میں متعصب ہیں۔
اس لیے کہ ابو حنیفہ کوفی نے اسے عاصم سے لیا ہے۔
الدوری بن ابی عمر المصری پڑھیں: یہ صومالیہ، سوڈان، چاڈ اور نائجیریا میں سب سے زیادہ مقبول ناول ہے۔
اور عام طور پر وسطی افریقہ، اور عراق، حجاز، یمن، لیونٹ اور مصر)۔
نافع المدنی کی اتھارٹی پر وارش المصری کو پڑھنا، جو مغرب کے ممالک (الجیریا، مراکش اور موریطانیہ) اور مغربی افریقہ
(سینیگال، نائجر، مالی، نائجیریا وغیرہ) میں پھیلا ہوا ناول ہے۔ اور کسی حد تک مصر کے کچھ حصے، لیبیا، چاڈ،
اور مصری ملک کے کچھ حصے، اور تمام الجزائر کے ملک میں، اور تمام دور مغرب، اور اس کے بعد سوڈان سے۔
قالون کا نافع کی اتھارٹی پر پڑھنا لیبیا میں عام ہے (سرکاری پڑھنا اور کچھ تیونس اور کچھ مصری ورژن میں۔
حمزہ کے بارے میں خلف پڑھنا عراق میں بصرہ اور کوفہ میں مشہور ہے۔
ابن عامر کی سند پر ذکوان پڑھنا شام میں خاص طور پر دمشق میں عام ہے۔
ابن عامر کی سند پر ہشام کا پڑھنا: یہ اندلس میں شاطبیہ اموی کا
پڑھنا ہے۔ شعبہ عاصم کا پڑھنا کوفہ میں عام ہے۔

ابو عمرو کی سند پر السوسی کی روایت ہے: وہ ابو شعیب السوسی الرقی صالح ابن زیاد ابن عبداللہ ابن
اسماعیل بن ابراہیم بن الجرود بن مسرہ الرسبی ہیں، اور یہ لیونٹ، حجاز، میں عام ہے۔ یمن اور مصر۔

بہت سی اقوال ہیں جن کا ہم نے یہاں ذکر نہیں کیا، جیسے کہ البصری، یعقوبی، ابن کثیر اور الطبری کے اس کے پھیلاؤ کی سب سے اہم وجوہات ہیں۔
عاصم کے اختیار پر حفص پڑھنا عثمانی دور میں طباعت کے آغاز تک واپس چلا جاتا ہے، جہاں قرآن سب سے پہلے اسلامی مشرق کے بہت
سے ممالک جیسے پاکستان، انڈونیشیا اور ایران میں چھپا اور شائع کیا گیا اور جوری تک پہنچ گیا، ورش کے پڑھنے نے اسے چھپنے کا تاکہ اسے مزید پڑھا نہ جائے۔
عاصم سے حفص کے پڑھنے کی اشاعت اور
طباعت۔ جہاں تک وہ لوگ جو عثمان بن عفان سے منسوب اسسول قرآن پڑھنا چاہتے ہیں تو آپ اس صفحہ کو جوائن کر سکتے
ہیں:
آپ قرآن پاک کی تمام فائلیں https://www.facebook.com/groups/1684799391749415/
اپنے کمپیوٹر پر ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں، اور میں نے آپ کے لیے تمام الفاظ کا ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے۔
اور قرآن کے حروف نقاط کے ساتھ نقل پر دکھائے گئے ہیں۔

جن لوگوں نے جائے وقوعہ کو صاف کرنے میں تعاون کیا-

النسائی گزشتہ دو دہائیوں میں:

معاصر اسلامی دنیا میں النسائی کی بے گناہی ثابت کرنے کا طریقہ کوئی آسان معاملہ نہیں تھا، حالانکہ یہ کتاب 1999 میں شائع ہوئی تھی، اور اس کے باوجود لوگوں نے اس کی طرف سے شاندار ردعمل کا اظہار کیا تھا، لیکن وہ اس کے طریقہ سے حیران رہ گئے تھے-
کے ساتھ بتایا گیا تھا کہ بہت سے لوگ اس پر یقین نہیں کرتے ہیں کیونکہ اس کا موازنہ آج عیسائی دنیا سے کیا جاتا ہے-
اس کی موجودگی دو نمایاں حصوں پر مشتمل ہے:

1 - حصہ گریگورین کیلنڈر کی حمایت کرتا ہے، جو حال ہی میں 1582 میں قائم کیا گیا تھا-

2- ایک اور اہم حصہ اب بھی 45 قبل مسیح کے جولین کیلنڈر کی حمایت کرتا ہے-

یوں کہیں کہ بہت سے گرجا گھر ہیں جو اب بھی الیگزینڈر کے قدیم یونانی کینڈر پر انحصار کرتے ہیں، 311 قبل مسیح) اور دیگر عبرانی کیلنڈر پر انحصار کرتے ہیں جو آدم کی پیدائش اور زمین پر اس کے اترنے سے متعلق ہے- دونوں گرجا گھروں کے درمیان 1965 میں ہونے والے جامع معاہدے کے باوجود، ہر چرچ کی رسومات اور تقریبات میں وقتی فرق آج بھی نمایاں ،ور واضح ہے اور رومن کلیسا کے پیروکاروں کی طرف سے نئے کیلنڈر کو اپنانے کا معاملہ نہیں تھا- کسی بھی دن سوری کونسل کی بنیاد پر یا اس کے مسئلے پر جمہوری یا ریاضیاتی اور منطقی انداز میں بحث کرنا، جیسا کہ آج ہم ان کے سامنے پیش کر رہے ہیں، بلکہ یہ تو تسلیم کرنے، اس پر عمل کرنا اور کسی کی دیواروں سے رگڑنا تھا- کسی اور کے بجائے حرج، کیونکہ یہ معاملہ لوگوں کے درمیان کبھی بھی بحث اور غور و فکر کے لیے نہیں اٹھایا گیا تھا بلکہ یہ ایک مکمل طور پر خودمختار، آمرانہ فیصلہ تھا جو کہ رومی پاپائی کیتھولک درجہ بندی کے سربراہ کی طرف سے جاری کیا گیا تھا- جس جلدی ممکن ہو چرچ کے فیصلوں کو تسلیم کریں اور لوگ پانچ اکتوبر کی رات سوئے اور جاگے-
اگلی صبح، انہوں نے خود کو پندرہ تاریخ کو پایا، اور بہت سے لوگوں کا خیال تھا کہ پوپ (رومن شہنشاہ) نے یہ دس دن ان سے چوری ہو گئے-

جیسا کہ اس دن ہوا جس دن خلیفہ دوم عمر بن الخطاب کے ہاتھوں مدینہ میں کیا خاتمہ ہوا اور ان کا بعد میں آنے والے صحابہ کرام کے ائمہ کو بتایا جاتا، جیسے کہ صحابی عثمان بن عفان اور علی ابن ابی طالب نے فوراً اس بات پر اتفاق کیا اور اس وقت کسی کی شکایت کے بغیر ورنہ اس معاملے پر مسلمانوں کے درمیان پھوٹ پڑ جاتی، ور لوگ سترہویں سال کے ایک دن سو گئے- ہجرت کے صرف دوسرے دن کی صبح بیدار ہونے کے لیے، اور نسائی کا مہینہ - مقدس مہینہ - کیلنڈر کا مہینہ - عمرہ کا مہینہ ان کے کیلنڈر سے غائب ہوگیا تھا، اس لیے ان کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا- مسلمانوں کے خلیفہ اور ان کے شہزادوں کے فیصلوں کے سامنے سر تسلیم خم کرنا شروع کر دیا لیکن جب انہوں نے سال کے موسموں اور موسموں کی تبدیلی کو محسوس کرنا شروع کیا تو ہم نے دیکھا کہ انہوں نے ستاروں کی بنیاد پر نئے کیلنڈر ایجاد کرنے کا سہارا لیا- سورج کے مراحل زراعت اور تجارت کو جاری رکھنے کے لیے، جہاں تک مذہب، ریاست کے معاملات ور تاریخ لکھنے کا تعلق ہے، وہ نئے دور کے کیلنڈر کے ذریعے چلائے جاتے تھے، جیسے کہ مہینوں کے لیے ان کے ساتھ ان کی حرمت کا سبب بھی تھا جب کہ حج کی مدت معلوم مہینوں کی جماعت سے ذوالحجہ کی نویں اور دسویں تاریخ تک تھی- احادیث کہتی ہیں کہ حج عرفات ہے، پھر شکار کی ممانعت بھی چھوٹے حج کی جگہ تک محدود ہوگئی اور اس کے بعد اپنے ملک کی سرزمین پر کسی جانور کی حفاظت کے لیے کافی نہیں- جس سے ملک ویران ہو گیا اور تمام اسلامی ممالک میں بغیر کسی استثناء کے حیوانات بھی معدوم ہو گئے، یہاں تک کہ اس کے بازاروں کے دروازے عازمین حج کے لیے ہمیشہ کے لیے بند کر دیے گئے- سنہ 175 ہجری میں- حج کے موسم میں سال کے مختلف موسموں میں تجارتی سامان کی کمی کی وجہ سے آخری بازار نے حجاج کے لیے اپنے دروازے بند کر دیے جس کی وجہ سے باقی شمالی ممالک میں اسلام کا افقی پھیلاؤ بھی محدود ہو گیا-
اور جنوبی حصہ، رمضان المبارک کے دوران 16 گھنٹے سے زائد روزے رکھنے میں دشواری یا ناممکن ہونے کی وجہ سے-

لہذا اس طرح کا سرعت مسلمانوں کے طبقات، افراد اور گروہوں، مومنین اور اس کے منکرین کے درمیان جڑ پکڑنا بہت فطری امر ہے، خاص طور پر چونکہ اس کی بے گناہی کا یہ خیال ہے- سنی مسجد کے مخالف نظریاتی رجحان سے جڑی ہوئی ہے، جو اس گروہ کی رائے پر قائم ہے، اس لیے اس میں دلچسپی محدود رہی ہے، خاص طور پر ان لوگوں کی جو غور و فکر کی اکثریت پر یقین رکھتے ہیں-

قرآن ان پیشروؤں کی تشریحات سے دور ہے، یا ان مکاتب سے جو چھ کتابوں کو بنیاد نہیں بناتے، یا ان تحریکوں سے جو اب بھی عمل اور منطق کے لیے راستہ کھولتے ہیں کہ اس لفظ کو سمجھنے کے لیے ایک حل ہے- قرآن میں خدا، یا خلیفہ عمر ابن کی حکومت کے خلاف تحریکوں سے؟ خاص طور پر بمرہر-

میں ان چار اہم رکاوٹوں پر روشنی ڈال سکتا ہوں جو اس کے آغاز سے ہی الناسی کی بے گناہی کے خیال سے ٹکرا رہی ہیں:

1- بہت سے معکرین عاصم کی سند پر حفص پڑھنے والے قرآن میں نماطی غلطیوں کے خیال کو قبول نہیں کرتے، یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ من مانی ہیں اور ان پر سوال کرنا قرآن پر حملہ ہے- ان میں سے بعض نے اس حقیقت پر بھروسہ کیا کہ قابل مذمت ناسی کا کیلنڈر کے مہینے سے کوئی تعلق نہیں ہے-

2 - انفرادی اور منطقی طور پر معاملے کو قبول کرنے کی آزادی جس کی وجہ سے مومنین اور جھوٹے کے درمیان بنے ہوئے معاشرے کے اندر رمضان کے اجتماعی روزے کی خوشی غائب ہو گئی-

-3- نئے کیلنڈر سال کے آغاز اور اس میں مہینوں کی ترتیب کے تعین میں سادی فرق، جس کی وجہ سے نئے مبلغین کی صفوں میں ماہ رمضان کی آمد کی تاریخ میں فرق آیا- ان میں سے بعض کا خیال تھا کہ رمضان کا مہینہ ہونا چاہیے- یہ ہمیشہ کیلنڈر کے نویں مہینے کے شروع میں آتا ہے اور دسویں مہینے کے آغاز تک اس میں تاخیر نہیں ہوتی-

4- مانوٹک چکروں کی تکرار کو نہ سمجھنا اور انہیں 36 قمری مہینوں کی مدت سے الگ کرنا، ورنہ مہینے ہر 152 کیلنڈر سال میں ایک مکمل قمری مہینے کی تاخیر کا شکار ہو جاتے ہیں، یعنی 1880 قمری مہینے، اور ان کے آغاز سے شروع ہوتے ہیں- نمبر 13 اور وہی ختم بھی ہم اس کتاب کی تحقیق میں تفصیل سے کریں گے-

جہاں تک ایک اہم اور ممتاز شخصیت کا تعلق ہے جو نئے کیلنڈر کی پیروی کے خیال کے لیے مکالمے اور وکالت کے منظر نامے پر نمودار ہوئے، بھائی ڈاکٹر حسن المطفی سب سے پہلے اس موضوع کو تقویت دینے والے تھے یہ جانتے ہوئے کہ وہ ایک تاریخ اور محور کی بنیاد پر منطقی طریقہ ترتیب دینے میں روزے کا مہینہ ہے، اور ان نے آیت کے بے پڑھنے کو رد کرتے ہوئے اسے اعتکاف اور النساء کے درمیان الگ کر دیا، اور وہ سال میں حرمت والے مہینوں کو حج کے مہینوں سے الگ نہیں کر سکتا تھا، اس لیے اس نے احرام کے تصور کو ملا دیا- اور معاملات ایک ساتھ تھی، لیکن انہوں نے آسان زبان کے ساتھ نئے کیلنڈر پر عمل کرنے کے خیال کی حمایت کی- غلط نتائج کا باعث بنا، جس سے بہت سے قارئین کو اپنی طرف متوجہ کیا گیا جنہوں نے ان کے الفاظ میں معکرین کے ذہنوں میں ایک زنگ آلود دیوار کو دیکھا- ایماندار-

انہوں نے یہ بھی نوٹ کیا کہ مقدس مہینے متواتر ہونے چاہئیں اور سال کے مہینوں میں الگ نہیں ہونے چاہئیں- گرم رمضان کے بعد آنے والی پہلی بارش اور اس کا معدوم ہو جانا، انحصار کرنا عرب ٹونگ-

میں اپنے محترم بھائی قاری بلقاسم کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کی اس ناسی بندنا کو سمجھنے کے موضوع کو تقویت دینے میں ان کی زبردست کوشش اس معاملے کے لیے وقف ان کی شاندار ویب سائٹ کا شکریہ-

میں اس خیال کو پھیلانے میں اپنے بھائی ڈاکٹر محمد انعام سلمان کی ذہنی کوششوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں یہ جانتے ہوئے کہ ان کا ماننا ہے کہ رمضان کا مہینہ صرف شدید گرمی ہے لیکن وہ اسے نویں گریگورین مہینے کے ساتھ ہم آہنگ دیکھتے ہیں اور جواب دے گا- کو

اس کتاب میں اٹھائے گئے اہم موضوعات-

ہمارے چچازاد بھائی، جو ہم سب کے دلوں میں عزیز ہیں، محترم شیخ ممدوح کوشبانی، 1999 کے بعد سے سب سے پہلے ماہ نسّی کو نافذ کرنے والے تھے، جنہوں نے کئی سالوں سے ہمارے ساتھ ہمارے روزے شیئر کیے، اور جنہوں نے سوشل نیٹ ورکنگ پر بڑی کوششیں دکھائیں- لوگوں اور معکرین کے درمیان نسائی کے اس نظریے کو پھیلانے کی سازش، خاص طور پر اس نے اپنی کتاب "کئی مہینوں کے راز" کے عنوان سے شائع کی- قابل قدر مذہب- 2015.

ایک اہم نکتہ جومیرے پیارے چچا ممدوح نے اپنی کتاب میں اٹھایا تھا:

1- حرمت والے مہینوں کی ترتیب اور حج کے مہینوں سے ان کے جدا ہونے کی دلیل کیونکہ یہ موسم سرما کے آخر اور موسم کے آغاز میں آتے ہیں- بہار جہاں بھی آتی ہے اور میں نے اس موضوع کو اس کتاب میں مقدس مہینوں کی بحث میں بیان کیا ہے-

2- سورج اور چاند کے چکر کا میتی سایکل سے تعلق، جو ہر 19 سال بعد دہرایا جاتا ہے۔

3- حرمت والے مہینوں میں شکار کی ممانعت پر تاکید، نہ صرف حجاز کے علاقے میں بلکہ پوری دنیا میں۔

4- اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ناسی کا مہینہ کیلنڈر کے مہینے جیسا ہی ہے، جو ہر 32 سال میں ایک بار پورے سوڈک سائیکل میں شامل کیا جاتا ہے۔

5- اس نے 300 شمسی سالوں اور اس کے 309 قمری سالوں کے درمیان تعلق کا مسئلہ سمجھانے کی کوشش کی لیکن میں اس کی وضاحت کروں گا۔
اس کتاب کا موضوع بھی سورۃ الکہف کے مطالعہ میں ہے۔

6- انہوں نے تاکید کی کہ عاصم کی سند پر حفص کی قراءت میں بعض الفاظ کے پڑھنے میں غلط صورتیں ہیں اور میں نے اس کی وضاحت کر دی ہے۔
تحقیق کے موضوع نے اس کتاب کی پہلی رکاوٹ کو دور کیا ہے۔

7 - اس بات پر زور دیا کہ حرمت والا مہینہ نسی کے مہینے کے برابر ہے، یعنی کیلنڈر کا مہینہ۔

8 - روزے کا مہینہ ہر سال خزاں کے آغاز کے ساتھ آتا ہے جو کہ اکتوبر کے مہینے کے برابر ہوتا ہے۔

9 - حج عظیم کی تعریف اور وضاحت اور اس کا نسائی سے تعلق۔

درحقیقت، ان کا انداز خیال کو پیش کرنے اور بہت سے مفکرین تک پہنچانے میں شاندار تھا جنہوں نے عظیم قرآن میں خدا کے کلام پر غور کیا۔ میں اس کی مدد نہیں کر سکتا تاہم میں ان تمام کوششوں کے لیے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو اس نے لوگوں تک اس خیال کو پہنچانے میں کیں۔

میں اپنے دوست اور دانشور ساتھی مرحوم بھائی فواد قط (نص) کے شاندار کریڈٹ سے بھی انکار نہیں کر سکتا۔
الکعماس) نے النسا کی ویب سائٹ اور اسلامی کیلنڈر کی تیاری میں ان کی کئی سالہ کوششوں کے لیے) سمجھی نصوص کی بنیاد پر
نسائی کے پیروکاروں کے ساتھ بات چیت کرنے اور نہیں تکنے بعد دیگرے جوابات فراہم کرنے کے لیے اور نسائی کی پیروی کرنے والے حضرات کے سوالات
کے جواب دینے کے لیے، رمضان کے آغاز یا حج کے موسم کے آغاز کو جانے ہوئے، بغیر کسی رکاوٹ کے، اور میں نے اس کے انتقال کے بعد سائٹ کے انتظام کی پیروی کی، خدا اس پر رحم کرے۔
وہ ہی گمشدہ جنت میں داخل فرمائے اور اس کاوش کو اپنے اعمال صالحہ کے میزان میں لکھ دے۔ آمین۔

یہاں تک کہ میں اپنے پیارے بھائی انجینئر احمد نجیب کے کریڈٹ سے بھی انکار نہیں کر سکتا، جو حقوق نسواں کے موضوع کے پہلے مخالف تھے۔ انہوں نے گزشتہ سالوں (2011) اور آج تک سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس پر اٹھائے گئے اہم سوالات کے لیے۔
یوٹیوب کے ذریعے اور کوشش کے لیے انھوں نے اپنے شاندار پروگرام رسائی قرآن کے ذریعے بنانے کی کوشش کی، جسے انھوں نے مسلمانوں کی خدمت کے لیے ڈیزائن کیا
تھا۔ لیکن جب انھوں نے اس شاندار پروگرام میں اپنا تاریخی کیلنڈر ڈالنے کی کوشش کی، تو انھوں نے بہت سی غلطیاں کیں، جو میں نے درست کرنے کی کوشش کی۔
میں نے اسے اس میں ترمیم کرنے کا مشورہ دیا، لیکن اس نے یہ سمجھ کر انکار کر دیا کہ وہ صحیح ہے اور میں غلط ہوں، میرے اور اس کے درمیان یہ اختلاف
اس وجہ سے تھا کہ اس کے پہلے النسائی کی پیروی کی ضرورت پر یقین نہ تھا۔ کیلنڈر کی تاریخ کے بارے میں میرے جوابات اس کے ذریعے آئے:
سال، اور تمام جوابات یوٹیوب پر میرے صفحہ پر ان لوگوں کے لیے دستیاب ہیں جو انہیں دیکھنا چاہتے ہیں:

اس نے پوچھے گئے سب https://www.youtube.com/channel/UCxcAAcCNuW5hMXsW2MFzzhg

سے اہم سوالات میں سے ایک یہ تھا:

1- کیا نسی کے مہینے کو تیسرے سال میں شامل کرنے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر اثر پڑتا ہے کہ مہینوں کی تعداد بارہ مہینے ہے، یعنی اس سال میں مہینوں کی تعداد 13 مہینے ہوگی نہ کہ 12 مہینے؟

2- اس نے قمری کیلنڈر کو استعمال کرتے ہوئے اور النسائی پر بھروسہ کیے بغیر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ یرموک کی تاریخ ماہ رجب کے ساتھ اگست کے مہینے کے ساتھ ملتی ہے۔ دن ابھی پہلی ٹیپ میں، اس نے پایا کہ یہ تھا
یہ 18 اگست کے مساوی ہوگا، یعنی دو دن کا فرق، اور بعد کی ایک ویڈیو میں معلوم ہوا کہ یہ تیرہ اگست کے مساوی ہوگا، یعنی پورے ایک ہفتے کا فرق۔

آخر میں، میں مدد نہیں کر سکتا لیکن اسکالر محمدی فرید المروینی کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا کہ ان کی طرف سے نسائی کے موضوع کی شاندار دولت
عربوں کے 'نسئ' کے مجموعے کے دوران، موسم سرما اور گرمیوں کا سفر، حج کا سفر جو عرب تجارت سے منسلک ہے اور سال کے موسموں اور موسموں سے
اس کی مطابقت، ستاروں اور برجوں کی پوزیشنیں، اور محمدی کیلنڈر کی وضاحت کرنے والے طویل لیکچرز۔ جو ہمیں مہینہ یہ مہینہ دکھاتا ہے۔
اکتوبر اور سردیوں میں حج شروع کرنے کی ضرورت، اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ نسی کا خیال ذہنوں میں بسائے

جس نے اسے پڑھ اور قرآن کریم میں کلام الٰہی پر غور کیا، سوائے اس کے کہ اس نے سنائی کے معاملات کو شامل کرنے میں غلطی کی ہو، میں اس موضوع کو بیان کروں گا۔

انشاء اللہ اس عنوان کے تحت ایک مکمل موضوع ہوگا: اس کتاب کا متن کیا ہے؟

برادر العروبی کے مطالعہ سے جو اہم ترین نکات سامنے آئے ان میں سے یہ ہیں۔ 1- انہوں نے آج

جو ہجری کیلنڈر کہا جاتا ہے اسے تاریخ نہیں بلکہ کیلنڈر سمجھا اور عمر ہر میں کیلنڈر ہے کہ ہجری کیلنڈر سمجھا، کیونکہ اگر ہجری کیلنڈر ہوتا تو شروع ہو جاتا۔

ربیع الاول، محرم نہیں۔

2 - قابل ملامت نَّسی (وہ گمراہ کرتا ہے) جو کافر ہیں، نہ کہ مومنوں کو۔

3- گرمیوں میں رمضان کے روزے رکھنا لعنت ہے نہ کہ جہانوں کے لیے رحمت، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

جولائی یا جون میں رمضان کے روزے میں رحمت؟

-4- محمڈن کیلنڈر کا چاند 21 مارچ 21 ربیع الاول - جمادی الاول - جمعہ الثانی - کے بعد شروع ہوتا ہے۔
رجب - ربیع الثانی - ذوالقعدہ - ذوالحجہ - محرم - صفر - شعبان - رمضان - شوال ، جو نشریں پر ختم ہوتا ہے
2 (نومبر)۔

پھر، اس لنک میں، وہ نئے عمری کیلنڈر کے بارے میں بات https://www.youtube.com/watch?v=1miQhtBpHgs

کرتا ہے اور ہر حکمہ رمیں ہر سکار کی ممنعت کی تصدیق کرتا ہے۔ اور نہ صرف مکہ کے اطراف میں حرام کے دوران، بلکہ مقدس
مہینوں میں بھی۔

خود علی کہتے ہیں جو عمری تاریخ 17 ہجری میں واقع ہوئی وہ علی بن ابی طالب کی منظوری سے تھی اور اس وجہ سے نہیں تھی۔
اس غیر تصحیح شدہ قمری تاریخ پر عمل کرنے میں سنیوں اور شیعوں کے درمیان آج تک کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اس لنک کا 22:30 منٹ https://www.youtube.com/watch?v=bs6NPKr9 Dw

تیسویں حصے میں: https://www.youtube.com/watch?v=e-WCb7t4Aec

العروبی کا کہنا ہے کہ النصی اسے اب میں حرام نہیں ہے، بلکہ جو کافر ہیں وہ حرمت والے مہینوں کی مباحث کے ساتھ کرتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ نے جس خبر سے منع کیا ہے وہ کفر میں اضافہ ہے کویا وہ ہے کی صحیح ہیکل کو بصور اضافہ (کفر میں) بڑھتا ہے، یعنی مطلق ہر۔
حذف شدہ فعل کے لیے بڑوسی اور genitive کا تعلق حذف شدہ فعل سے ہے، جیسا کہ ہم نے اس کتاب میں بیان کیا ہے۔

اسی ٹیپ کے 33 ویں منٹ میں، القزوینی نے النسائی مہینے کو: مقدس مہینہ کہا ہے۔

41 منٹ کے چوبیسویں حصے میں، وہ تصدیق کرتا ہے کہ حج کے معلوم مہینے ہیں شوال، ذوالقعدہ، اور ذوالحجہ۔

حضرت ندومہ الجندل کی جنگ تجارتی جنگ تھی۔

5- پہلے صفر کی وضاحت ور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی تصدیق کیسے کی کہ وہ محرم ہیں، پھر ان کی صفت ان کے نام پر غالب آ گئی، اس لیے اس کو محرم کہ گیا۔

6 - چاند کا چاند شمسی مہینے کے مطابق ظاہر ہونا ضروری ہے اور اگر اس سے ہٹ جائے تو واجب ہے۔

یہ دو دہائیوں کے دوران سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس پر حقوق نسواں کے خیال کے موضوع کی وضاحت کے لیے کال کا خلاصہ تھا، اور اس میں
ان مفکرین میں سے ہر ایک جس نے قرآن کریم میں کلام الٰہی پر غور کیا اس کے بیدار میں اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ علم، حکمت اور
صلاحیت کے ساتھ النساء کی معصومیت کو ظاہر کرنے کے لیے اللحا میں اپنا شاندار نشان تھا۔ اپنے آس پاس کے لوگوں تک سچائی کا کلام پہنچانے میں۔

جولین اور گریگورین سال

45 قبل مسیح میں جولین کیلنڈر کی جدت کہاں سے آئی؟ اس طرح دنوں کے ادوار کو مہینوں میں کیسے تقسیم کیا گیا؟
جولیس کیلنڈر کی پیدائش سے پہلے، رومی ماہرین فلکیات دس غیر مساوی مہینوں پر مشتمل کیلنڈر پر انحصار کرتے تھے۔
سب سے چھوٹا 23 دن کا ہے، اور سب سے لمبا 67 دن کا ہے وہ ہر آٹھ سال میں ایک بار اس کیلنڈر کو تبدیل کرتے ہیں۔
مہینے (بسانی) کو شامل کرنے سے 80 دنوں کی قدر ایک ساتھ شامل کی جاتی ہے تاکہ آٹھ سال کی مدت 2920 دن کے برابر ہو، یعنی
یہ ٹھیک 365 دن فی سال ہے، اور یہ کمپریشن کا عمل ان کو معلوم تھا اور انہوں نے اسے (اسٹروٹرم) کہا، اور اسی کو کہتے ہیں۔
جولین کیلنڈر تک قدیم یونانی کیلنڈر 45 قبل مسیح میں ایجاد ہوا۔ اس بات پر غور کرتے ہوئے کہ ایک سال کی طوالت
25 365 دن کے برابر ہے، یہ اس وقت حاصل ہوا جب انہوں نے سال کے دنوں کو 12 مہینوں میں تقسیم کیا، اس لحاظ سے کہ ہر مہینہ
30 دن کا ہونا چاہیے۔ 360 دن کے برابر تھا انہوں نے اسے 31 دن طویل کرنے کے لیے مہینوں میں پانچ دن کا اضافہ کیا، اس طرح
سال کے چار کونے اس تقسیم کے ساتھ منحرف ہوگئے: سب سے لمبی رات - سب سے طویل دن - خزاں- equinox، تو انہوں نے
سال کے پہلے نصف سے دوسرے مہینے (فروری) سے دو دن گھٹانے، اور سال کے دوسرے نصف میں دو دن کا اضافہ کیا۔
سال کے' چار کونوں کو دو حصوں میں محفوظ کرنے کے
لیے: پہلی تقسیم: یہ موسم بہار کے موسم سے شروع ہوتی ہے اور اس کا دورانیہ 184 دن ہوتا ہے۔
موسم خزاں سے ورنل ایکوینوکس تک کی مدت 181 دن ہے۔
دوسری تقسیم: یہ سال کے طویل ترین دن سے شروع ہوتی ہے، اور طویل ترین رات پر ختم ہوتی ہے، جو کہ 183 دن تک رہتی ہے، اور طویل ترین دن کی
طرف واپسی کا راستہ 182 دن ہوتا ہے، اور چونکہ جولین شمسی سال کی لمبائی ایک سے زیادہ ہوتی ہے۔ قدیم یونانی سال کے مقابلے میں ایک دن کا چوتھائی
حصہ، اس لیے انہوں نے ہر چار سال بعد اس چوتھائی دن کا اضافہ کیا، یعنی جب یہ فرق پورے دن کی چھلانگ (باسانی) بن جاتا ہے، تو اس کو شامل کیا جاتا ہے۔
فروری کا مہینہ، دنوں کو مہینوں میں اس طرح تقسیم کیا گیا:
0.5 + 0.5 + 30 = جنوری 31 دن
28 فروری، یعنی (30) - (2) دن، اور ایک لیپ سال میں ہر چار سال بعد، یعنی (28) + 0.25 + 0.25 + 0.25 + 0.25)
= 29 دن
(0.5+0.5+ 30 = مارچ 31 دن
اپریل 30 دن)
0.5+0.5+ 30 = مئی 31 دن
جون 30 دن
181 دن
پھر سال کا دوسرا حصہ:
(0.5+0.5+30) = جولائی 31 دن
(0.5+0.5+30) = اگست 31 دن
ستمبر 30 دن
(0.5 + 0.5 + 30) = اکتوبر 31 دن
نومبر 30 دن
(0.5+0.5+30) = دسمبر 31 دن
184 دن
365184+181

اس طرح نصف کے پانچ دنوں کو شمسی سال کے دنوں میں تقسیم کیا گیا، جس کا ایک حصہ ناسعی ہے، ایک سال کے اندر بدلتا ہے کیونکہ شمسی
مہینے کی طوالت کے برابر ہے۔
25 365 + 12 = 4375 30 دن، اور چونکہ یہ
تقریباً ساڑھے 30 دن کے برابر ہے، اس لیے وہ پہلے مہینے کے پہلے دن کو آدھے دن کے ساتھ جوڑ دیتے ہیں۔

اس کے بعد انے والے مہینے کا دوسرا، وہ اسے 31 دن لمبا کرنے کے لیے اس میں شامل کرتے ہیں، اور اسی طرح سال کے اخری سہ ماہی کے دن کی قدر کے لیے،
اسے ہر چار سال میں ایک بار الگ سے شامل کیا جاتا ہے- پورے دن کی قیمت-
یہ علیحدہ لیپ ڈے ہر چار سال میں ایک بار 181 + 1 = 182 سال کے پہلے نصف میں شامل کیا جاتا ہے- انہوں نے اس تقسیم پر
بھروسہ کیا کیونکہ موسم خزاں اور سردیوں کے دنوں کی لمبائی موسم بہار اور گرمیوں کے دنوں کی لمبائی سے کم ہوتی ہے. شمالی
نصف کرہ میں ان کے لیے اوسطاً دو دن، جو کہ اس کے بالکل برعکس ہے- جنوبی نصف کرہ، اور اس کے بعد سے
کیلنڈر عالمی سطح پر پہنچ چکا ہے اس غیر مساوی مساوات سے جنوبی ممالک کو باہر کر دیا گیا ہے- لہذا، اس کیلنڈر میں سال کے چار
کونے اس کے تخلیق کاروں کے جغرافیائی سونوں پر مبنی تھے، یعنی شمالی حصے، جو ہیں: سب سے لمبی رات 21
دسمبر کی ہے، جو جنوبی جغرافیائی نصف میں طویل ترین دن کے مطابق ہے-
سال کا سب سے لمبا دن (21 جون) جنوبی جغرافیائی نصف کرہ میں سب سے طویل رات سے
ملتا ہے- 21 مارچ کو vernal equinox، جنوبی جغرافیائی نصف کرہ میں موسم خزاں کے مساوات کے مساوی ہے-
21 ستمبر کو موسم خزاں کا سماوی، جنوبی جغرافیائی نصف کرہ میں ورنل ایکوینوکس کے
مساوی ہے- لیکن وہ حیران تھے، اس نے کیلنڈر کے قیام کے 300 سال بعد، کہ یہ سنہ 325 عیسوی میں چرچ کے ایک اہم اجلاس کی
یہ خیال کیا جاتا ہے کہ Nicaea میں مغربی چرچ نے انحراف کی مضمرہ کیا بارہویں سے 3 دن پیچھے ہٹ گیا- چنانچہ انہوں نے اس موضوع کا مطالعہ کیا-
اور اس سال میں پہلی بار کیلنڈر میں ترمیم کرنے کا فیصلہ کیا، لیکن مستقبل میں اس انحراف کو روکنے کے لیے کوئی
قانون وضع کیے بغیر، کچھ گرجا گھروں، جیسے چرچ آف انطاکیہ اور اسکندریہ ہنگامی کیلنڈر میں ترمیم کے فیصلوں سے اتفاق نہیں کیا-
اس طرح مغربی چرچ اس فیصلے میں تنہا تھا، اور کیلنڈر سے تین دن حذف کر دیے گئے تھے، اس بات پر غور کرتے ہوئے کہ اس سال کا 18 مارچ 21 ویں کے مطابق تھا-
تاکہ وہ صحیح وقت پر (1) vernal equinox سے منسلک چرچ کی تعطیلات منا سکیں- یہی موضوع
1100 میں ثانوی چرچ کے اجلاس میں اٹھایا گیا تھا، لیکن سب نے اس پر اتفاق نہیں کیا، اس لیے اس موضوع کو بھلا دیا گیا-
یاد رکھیں کہ اس سال میں یہ فرق چھ دنوں تک پہنچ گیا تھا، اور پوپ سکسٹس چہارم
1471-1484 جولین کیلنڈر میں دوسری بار ترمیم کرنا چاہتے تھے، لیکن وہ ناکام رہے جب
اختلافات ہفتے کی مدت سے بڑھ گئے اور آٹھویں دن میں داخل ہو گئے، اور کیلنڈر پوپ گریگوری
کے ہاتھوں 1582 تک ترمیم نہیں کی گئی-
600-700-900-1000-1100-1300-1400-1500 - 500 بطور سال
اس طرح، 1582 میں، اس سال کے 5 اکتوبر کے اگلے دن کو 15 اکتوبر (2) سمجھا جاتا تھا، اور اس طرح
انطاکیہ، اسکندریہ اور بازنطینی کے مشرقی چرچوں نے بھی اس تجویز سے اتفاق نہیں کیا، یہ سوچ کر
ہوئے کہ یہ دس دن چوری کرنا چاہتے ہیں لیکن انہوں نے بالآخر 1965 میں حال ہی میں ہونے والی میٹنگ میں اس تجویز پر رضامندی ظاہر کر
دی تھی لیکن ان کی چھٹیوں کے درمیان فرق آج بھی موجود ہے. لیکن اگر ہم ان دنوں کی تعداد کو چیک کرنے کی کوشش کریں- جو حذف کر دیے گئے تھے-
سال 1582 میں، 5 سے 15 اکتوبر تک، ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ دس ہے تاہم، اگر ہم ان سالوں کی تعداد گننے کی کوشش کریں جن میں بیشی کو حذف کرنا ضروری ہے-
اس میں ہمیں تو ملیں گے اور نو کے بجائے دس دن حذف کرنے کی وجہ 45 قبل مسیح اور سال 1 کے درمیان کا عرصہ ہے-
اور سال 1582 اور سولہویں صدی کے آخر کے درمیان- AD،

بیسویں صدی میں سائنس کی ترقی کی وجہ سے جدید سائنس نے گریگورین کیلنڈر سے زیادہ درست طریقے سے
حساب لگانا جاری رکھا ہے اور آخر کار یہ نتیجہ اخذ کیا کہ شمسی سال کی طوالت 2425 365 نہیں بلکہ 2425 365 ہے- سائنس، سال
پر قابل تقسیم ہے اور یہ بڑھتا ہو جائے گا-400کو کم نہیں کیا جائے گا، یہ جانتے ہوئے کہ یہ سال 3200 AD
ایک پورے دن کی قیمت کے ساتھ ساتھ اگر وہ اس سال کمپریسڈ ہیں-
جیسا کہ ہم دیکھ سکتے ہیں، یہ طریقہ شمسی کیلنڈر کی خواہش نے اپنایا اور قمری تقویم سے مکمل طور پر علیحدگی اختیار کی، جن کے مہینے ہلال کے چاند
کے ظاہر ہونے سے شروع ہوتے ہیں اور اس کے غائب ہونے پر ختم ہوتے ہیں-

---

1 عظیم جمعہ اس
2 کتاب سے 1582 کے کیلنڈر چارٹس کو دیکھیں-

موضوع کی وصاحت:

جہاں تک ان کیلنڈروں کا تعلق ہے جو صرف چاند پر انحصار کرتے ہیں، وہ قدرتی طور پر متبادل چھوٹے چکر (29) - (30) میں پہلے مہینے کے کسر کو اگلے مہینے کے حصوں میں شامل کرکے، پھر خلاصہ کرنے کے بعد بڑے دور کو انجام دیتے ہیں- قمری سال کا فرق اور شمسی چکر سے اس کی تبدیلی، یعنی ایک سال + دوسرے سال کے 11 دن + آٹھویں مہینے کے بعد تیسرے سال کے 8 دن، اور ایک مکمل قمری مہینے کا اضافہ (ثانی)-) ہر 32 ماہ بعد، لیکن اگر ثانی کی مدت اسی طرح جاری رکھی جائے تو مجھے معلوم ہوا کہ 152 سال یعنی 1880 میں ثانی کے 58 مہینے کا اضافہ ہو جائے گا- کیلنڈر کو پورے دو مہینے میں تبدیل کریں، کیونکہ ہر 19 سال کے اندر ہمارے پاس 7 شمسی مہینے ہونے چاہییں، اور 152 سال کی مدت میں 8 56 = 7 x شمسی مہینے ہونے چاہئیں، 58 نہیں- اس لیے شمسی کو کم کرنا ضروری تھا- چھٹے مہینے کے بجائے ہر ایک میٹونک سائیکل کے پہلے مہینے میں بتیسواں مہینہ، یعنی آپ کو ہر سائیکل کے درمیان مزید 4 ماہ انتظار کرنا ہوگا-

182456-1880

56 1824 + 32 = 57 اور نہیں-

یہی وجہ ہے کہ خواص کو میٹونک سائیکل میں اس طرح تقسیم کیا گیا، یعنی ہر 19 سال کے اندر (13) - 9 - 5 - 13 - 9 - 5 - (13

میں نے اپنے ایک عزیز دوست کی مدد سے اپنا قیمتی وقت الناسی، محترم بھائی کیاں سمسسم کے خیال کی خدمت کے لیے عطیہ کیا، تاکہ جس نے 513 عیسوی کا کیلنڈر بنانے میں میری مدد کی، تاکہ اس کے دن 1582 تک جولین کیلنڈر کے مطابق رہیں، اس لیے ہم نے اس سال اکتوبر کے مہینے سے دس دن حذف کر دیے اور اس دن کے مطابق کیلنڈر مکمل کیا- گریگورین کیلنڈر کے طریقہ کار پر، تاکہ یہ واپس آجائے تاریخ میں ہر دن اپنی جگہ پر جاتا ہے، اور ہم انتہائی درستگی کے ساتھ ہفتے کے دنوں کا تعین کرنے کے قابل تھے (1) ہم نے سابقہ اور بعد کی تمام تاریخوں پر چند کربیں (2) کے ذریعے بنائے گئے چند کربس کے چارٹ بھی لگائے- جولین اور گریگورین کیلنڈر کے تحت قمری کیلنڈر کو ایڈجسٹ کریں تاکہ مغربی اور مشرقی تاریخوں کی مطابقت کو انتہائی درستگی کے ساتھ معلوم کیا جا سکے اور یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ یہیں کب منسوخ کیا گیا تھا- مسلمانوں کو تاریخ میں مذکور تاریخوں کے مطابق ماہ النسی کا استعمال کیا جا سکے-۔

1. کیونکہ زیادہ تر عربی تاریخوں میں صرف دو نقاط ہوتے ہیں - ہجری مہینے کے دن اور ہفتہ کا دن-
2. اس کتاب کے آخری حصے میں کیلنڈرز کا ضمیمہ دیکھیں-

عربی مہینوں کے ناموں کے معنی

اسلام سے پہلے عربی مہینوں کے ناموں کی ترتیب

1- پہلا صفر، -2- پیچھے صفر، -3- ربیع الاول، 4- ربیع الآخر
5 جمادی الاول -6 جمادی الآخرة، -7-رجب، -8-
شعبان-رمضان، 10 شوال -11 ذی قعدہ، 12- ذوالحجہ-

حق کے متلاشی بالخصوص مسلمانوں کے لیے ان مہینوں کے ناموں کے معانی اور لغات میں ان کی موجودگی کو جاننا مفید ہے-
عربی اور عرب قبائل کے مختلف لہجوں میں اس کے استعمال کے مطابق:

جواد علی نے المفصل فی تاریخ العرب میں ذکر کیا ہے کہ اہل علم نے زمانہ جاہلیت کے مہینوں اور بعد میں اسلام میں استعمال ہونے والے

مہینوں اور جو بعد میں ہجری کیلنڈر کے ساتھ منسلک ہونے ان کے معانی کی وضاحت اور تشریح پیش کی ہے- انہوں نے ذکر

کیا: (المطمر) سبعین کے قدیم مہینوں میں سے ایک ہے اور اس کے معنی ہر چیز کا حکم دینا ہے جو سال اپنی تکمیل سے لے کر آتا ہے-

اور (بجر) النجر سے ہے جو شدید گرمی ہے-

اور (جوآن) خیانت کی-

اور (ساون) رکھ رکھاؤ کے لیے-

(ابریع) کا مطلب ہے ہوشیار، بڑا، شدید، اور اسے اس میں لڑائی کی کثرت اور شدت کی وجہ سے کہا گیا- "Defunct" کو اس لیے

کہا گیا تھا کہ وہاں بہت سے لوگوں کو ختم کیا جا رہا تھا، اور وہ جلدی میں تھے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے جو ان کے پاس ،تمام تھا-

چھٹے ماہ رجب کے شروع ہونے سے پہلے ہوتے ہیں جو کہ ایک حرمت والا مہینہ ہے-

اور (بہرے) اس لیے کہ وہ اس (حرام مہینے) میں لڑائی سے پرہیز کرتے تھے اور اس میں ہتھیار کی آواز نہیں آتی تھی-

اور (اوبل) یعنی وہ شخص جو شراب پینے میں داخل ہوا اور اس نے رمضان کے مہینے پر حملہ کرنے کی وجہ سے اس کی دعوت نہ دی، یعنی یہ چھتانگ کا مہینہ ہے) اور وہ کثرت سے

اس رمضان میں وہ سرخ پیتے ہیں کیونکہ اس کے بعد حج کا مہینہ آتا ہے-

اور (نتل) میکال برائے شراب (اور شاید اس کا تعلق کوب کی علامت سے بھی ہے اور وہ السال کے بجائے اس پر کام کرتے تھے-

"العادل" لفظ "انصاف" سے نکلا ہے کیونکہ یہ سب سے مشہور حج میں سے ایک ہے اور شاید اس کا تعلق لیرا کے نشان سے بھی ہے جو ذوالقعدہ میں آتا ہے-

اور (بھیھڑے) جانور اس میں بجتے تھے جیسے ہی قربانی قریب آتی تھی (جو ذوالحجہ کی قربانی ہے)-

اور (ہر ق) کا نام بتوں کے بالے کے لیے رکھا گیا ہے جب انہیں ذبح خانے میں لایا جاتا ہے. جو کہ صفر الاول کو ذبح کی عید ہے جسے اسلام کے بعد

محرم میں بدل دیا گیا)- اس خبر میں ایام تشریق کو صفر کے طور پر بیان کیا گیا ہے نہ کہ دسویں ذی الحجہ کو کیونکہ اس موضوع کا ذکر آگے آئے گا-

جب اس کتاب میں موضوع (اسلام سے پہلے حج) میں اس معاملے پر بات کی گئی ہے-

انہوں نے اس نام سے "المحرم" کے نام کی وضاحت کی، کیونکہ یہ حرم کا حصہ ہے-

اور (صفر) یمن میں صفر بازاروں کے حوالے سے، اور موسم سرما میں ان کی طرف رجحان-

مہینہ (بہار) پھولوں، روشنیوں، کثرت سے کلیوں اور بارش کا ہے، لیکن مورخین نے اسے خزاں کے موسم سے بھی منسوب کیا، اور کہا-

عرب خزاں کو ربیع الآخر کے نام سے پکارتے تھے-

جمادة کا مہینہ اس میں پانی کے ٹھہر جانے کی وجہ سے ہے اور یہ اس بات پر ہے کہ یہ دو مہینے موسم بہار کے بعد آتے ہیں اس لیے اس سے پہلے نہیں-

ہے جاں اشیاء، گندم کی محبت، خشک سالی، قحط اور کنجوسی کے معنی یہاں سب سے زیادہ درست ہیں- لسان العرب (زمین منجمد) میں کہا گیا ہے:

اس پر بارش نہیں ہوتی - اونٹ یا بھیڑ جم گئی: کہتے ہیں کہ ہم نے اسے بنایا - سست جم گئی: اس پر بارش نہیں ہوتی، لہذا یہ ہے جاں ہے اور ہے جاں ہے - فلاں فلاں جم گیا بخل)-

اور (رجب، اس لیے کہ وہ اس میں حرکت پر بھروسہ کرتے تھے، نہ کہ لڑائی کی طرف ہے اور نہ ہی اس کے خوف کی وجہ سے، اس لیے کہا جاتا ہے میں رجبت چیز یعنی اس کا بلکا ہی۔

اور (شعبان) قبائل کے لیے پانی کے ذرائع کی تلاش میں منتشر ہو جائیں-

اور (رمضان) سے مراد وہ پتھر ہیں جو شدید گرمی کی وجہ سے اکھڑ جاتے ہیں÷اگر سونے کی نیت ہو تو یہ درست ہے لیکن رمضان عام ہے-

صحرا میں پتھروں کے بعد آنے والی پہلی بارش ہے-

اور (شوال) اس لیے کہ گرمی بڑھ جاتی ہے اور غروب ہوتی ہے، اور اونٹ اپنی دموں سے شال کرتے ہیں کیونکہ ان کی ملاوٹ کا موسم قریب ہے، خزاں کی ہواؤں کے آغاز میں-

اور دوالقعدہ) ان کے گھروں میں رہنے کے لیے-

اور ان کے حج کے لیے ذوالحجہ-

ب میں سے بعض نے مہینوں کے نام رکھنے کی وضاحت یہ کہتے ہوئے کی ہے کہ "محرم" کو اس کی حرمت کی تصدیق کے لیے "محرم" کہا جاتا تھا کیونکہ عرب اسے بدل کر ہر سال مباح قرار دیتے تھے-

یہ ایک سال کے لیے حرام ہے، کیونکہ یہ ایک متحرک مہینہ ہے اور سال کے مسلسل کئی مہینوں کے لیے نہیں-

اسے "صفر" کہا جاتا تھا کیونکہ جب وہ لڑنے اور سفر کے لیے نکلتے تھے تو ان کے گھر ان سے خالی ہوتے تھے-

ربیع الاول کا مہینہ اس لیے کہلاتا ہے کہ وہ اس دوران وہاں جمع ہوتے تھے، اور قیام کے مہینے کا مطلب کوارٹر کی عمارت میں رہنا تھا-

اور (رجب) ترجب سے ہے جو تسبیح ہے-

اور (شعبان) قبائل کی تقسیم اور فتح کی خاطر ان کے منتشر ہونے سے ہے-

اور (رمضان) بارش سے آتا ہے جو شدید رمضان کے بعد آتا ہے-

شوال اس وقت ہوتا ہے جب اونٹوں کو جماع کے لیے ان کی دموں سے زنجیروں میں جکڑا جاتا ہے، اور شاید اس کا تعلق بچھو کی علامت سے بھی ہے-

اور (ذوالقعدہ) اس لیے کہ انہوں نے اس میں لڑائی اور سفر سے پرہیز کیا-

ور (دوالحجہ) اس لیے کہ انہوں نے اس میں حج کیا-

بعض مہینوں کے ناموں کی تشریح و توضیح سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ناموں کا تعلق موسموں اور قدرتی موسمی علامات سے ہے، جیسے

فضا میں سرد اور اعتدال، اور یہ کہ ان کے نام متعین تھے، ورنہ اس تاویل کے علاوہ ان کی تفسیر ممکن نہیں-

جواد علی نے اس سلسلے میں المسعودی پر جو کچھ ذکر کیا ہے اس پر تنقید کرتے ہوئے کہا: المسعودی کو اسلام سے پہلے کے عرب مہینوں کے تغیر و تبدل کا احساس

نہیں تھا، کیونکہ اس نے اس صورت حال سے فیصلہ لیا تھا کہ اسلام کے بعد کے مہینوں کو پہنچے تھے، اور انہوں نے کہا: النسائی کی منسوخی کا

احساس ہے جس نے مہینوں کو یہ آزادی عطا کی، اس لیے وہ آزادانہ طور پر گھومنے لگے اور تمام موسموں میں داخل ہوتے، اور اس کے مقرر کردہ وقت کی پابندی نہ کی-

انہوں نے مہینوں کے بارے میں کہا، یعنی المسعودی) نے کہا: رومی مہینے سال کے موسموں کے مطابق بنائے جاتے ہیں، عربی مہینوں اور مہینوں کے مطابق نہیں-

عربوں کا اہتمام سال کے موسموں یا سورج کے حساب سے نہیں ہوتا بلکہ محرم اور دوسرے عرب مہینے کبھی کبھی گر سکتے ہیں-

موسم بہار میں اور کبھی کبھی سال کے دوسرے موسموں میں-

مشہور عربی ناموں کی یہ تشریحات عربی لغات اور لغات میں مذکور ہیں:

1- پہلا صفر، اسے لسان العرب لغت میں ذکر کیا گیا ہے: اسے صفر اس لیے کہا گیا کہ وہ وہاں کے کھانے کو دوسری جگہوں سے ممتاز کرتے تھے، اور بعض نے کہا: اسے اس کے لوگوں کے زرد ہونے کی وجہ سے کہتے ہیں- مکہ میں جب وہ سفر کرتے تھے، اور رویہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: انہوں نے ماہ صفر کو اس لیے کہا کہ وہ

وہ قبائل پر حملہ کرتے ہیں اور جو چیزیں پاتے ہیں ان میں سے صفر(چھوڑ جاتے ہیں، اور وہ یہ ہے کہ جب محرم کے بعد صفر رہ گئے، تو انہوں نے کہا: لوگوں نے اس میں سے ایک

صفر چھوڑ دیا۔ ثعلب نے کہا۔ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ تمام لوگ صفر رہ گئے-کیونکہ اس نے کہا: وہ نہیں جانتا، تو اس سے کہا گیا تم اسے کیوں نہیں چھوڑتے؟

(* اس طرح اصل میں سعید ہے) ... کیونکہ گرامر نے اس کے تنزل پر اتفاق کیا ہے اور کہا ہے کہ: صرف دو حرفوں سے حروف کو تبدیل کرنے سے روکتے

ہیں، اس لیے اس میں موجود دو حرف ہمیں بتا دیں تاکہ ہم آپ کی پیروی کریں- فرمایا: ہاں، دو حرف علم ہیں اور ابوعمرو نے کہا: اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام زمانہ کھٹتے ہیں،

اور ابو دیب نے کہا: اس نے جماد کے مہینوں کو خفیف قرار دیا- صفر کے مہینے یعنی محرم میں محرم نے صفر کا ارادہ کیا اور بعض نے اسے روایت کیا ہے

اور صفر کا مہینہ حصہ میں ممکنہ گرفتاری ہے، لہذا اگر اسے محرم کے ساتھ ملایا جائے تو کہتے ہیں: دو صفر، اور جمع صفر ہے، النبیصہ

نے کہا: میں نے بنو ذبیان کو عقر سے منع کیا ہے- تمام صفر کو ابن دورید نے روایت کیا ہے: دو صفر سال کے دو مہینے

ہیں، جن میں سے ایک کو اسلام میں محرم کہتے ہیں- چونکہ تفسیر، عربی لغات، حتی کہ تاریخ کی تحریر سب کچھ اسلام کے بعد ہوا،

اس لیے بعض تعبیرات میں ابہام کا پیدا ہونا فطری بات ہے، اس لیے کہ یہاں کے اہل خبر اپنی بعض تشریحات میں غیر جانبدار رہے ہیں، 1

اس لیے انہوں نے ذکر کیا کہ دو صفر اسلام سے پہلے سال کے پہلے مہینے ہیں اور ان میں سے پہلے مہینے کا نام اسلام کے بعد محرم رکھ دیا گیا، اس

لیے اس مہینے کو کہا گیا: (محرم) مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ کے بعد (عمر بن عبدالعزیز) الخطاب قمری سال کے شروع میں ہے اور میں اس معاملے

کو ماہ مقدس کے مطالعہ میں بیان کروں گا اور اس کا نام (صفر کئی مہینوں میں سے پہلا) منسوخ کر کے (محرم) کہا گیا اور اج تک ہیں جیسا کہ یا

یہ لسان العرب میں ہے جب دو صفروں کے بارے میں بات کرتے ہیں، اس طرح اردالف کے اثر کو منسوخ کر دیتے ہیں-

2- صفر، اور اسے (دوسرا صفر) یا (تاخیر کا صفر) کہا جاتا ہے، کیونکہ مکہ میں زائرین اور عمرہ کرنے والوں کے خالی ہونے کی مدت میں توسیع

اور یمن کے ملک کے ساحلوں تک ان کے جانے کی وجہ وہاں کی معتدل آب و ہوا ہے- مکہ میں شدید سردی اور وہاں تجارت بند ہونے کے مقابلے-

اس کا تلفظ ایک دباؤ والے کھلے فا کے ساتھ کیا گیا تھا، اور یہ ہمیشہ فروری اور مارچ (فروری اور مارچ) کے مہینوں کے درمیان مختلف ہوتا تھا-

3- ربیع الاول یہ اعلان کرتا کہ یہ مہینہ موسم بہار کے آغاز کا مہینہ ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مہینہ پھولوں کے کھلنے کے

موسم کے آغاز کے ساتھ موافق ہے، جو عموماً شمسی کیلنڈر میں اپریل کے مہینے سے مطابقت رکھتا ہے- یہ ہمیشہ ایک مہینے کے آخر میں ہوتا ہے-

مارچ اور اپریل کا آغاز- 4- ربیع الثانی،

جو عربوں میں موسم بہار کی توسیع ہے، جنہوں نے اپنے سال کے موسموں کو چار کے بجائے چھ موسموں میں تقسیم کیا-

آج معروف ہیں: الواسمی، سرما، ربیع، گرما، الحمیم، اور خریف، اور یہ دوسری بہار عموماً آتی ہے-

اپریل کے آخر سے مئی کے آخر تک-

5 جمادی الاول: اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ مہینہ بہار کے فوراً بعد آتا ہے اور اس کی آمد شدید گرمی کے شروع ہونے، اس میں بارش نہ ہونے اور گندم

کے دانے کے کانوں پر کھڑے ہونے کی خبر کے طور پر ظاہر ہوتی ہے- فصل کی کٹائی کے موسم کا آغاز، جو عام طور پر جون کے مہینے میں آتا ہے-

(یونین)-

"جمعی" کا مفہوم جیسا کہ کتاب (الصحاح فی اللوثہ) میں بیان ہوا ہے:

جمعہ الاول اور جمادہ الآخرہ، فتح الدال کے ساتھ، مہینوں کے ناموں میں سے ہیں، اور یہ جماد کے لفظ سے ایک فصل ہے- اور سخت عصر اور عصر کی طرح ہے

اونچی ٹھوس جگہ- عمرو القیس نے کہا:

کویا شیر دشمن سے لڑ رہے ہیں... گھوڑوں کی سواری پر شان و شوکت کے ساتھ گھوم رہے ہیں-

جمع "جماد" اور "حمد" ہے، اور "جماد" کے ساتھ فتحہ کا مطلب ہے وہ زمین جو بارش سے متاثر نہ ہوتی ہو- ایک بے جان اونٹ جس میں نرمی نہ ہو- یہ ایک بے

جان سال ہے، اس میں بارش نہیں ہوتی- کنجوس کو بے جان کہا جاتا ہے، یعنی وہ ابھی تک جمود کی حالت میں ہے- اس کی آمد ہمیشہ مئی اور جون کے مہینوں کے درمیان ہوتی ہے-

گرمیوں کا جوں- 6 جمادی الثانی یا

المحار، جہاں گندم کی کٹائی کا موسم جاری رہتا ہے کیونکہ گندم کی دو قسمیں ہوتی ہیں جن میں سے ایک کی کٹائی ہوتی ہے-

دوسرے سے پہلے، یہ مہینہ ہمیشہ جون اور جولائی (جون - جولائی) کے

مہینوں کے درمیان اتار چڑھاؤ آتا ہے- 7- رجب کو عربی میں کہا جاتا ہے کہ اس کی عظمت کا مطلب یہ ہے کہ اس

مہینے میں حج کیا کرتے تھے- جمرات، جو آج زمانہ جاہلیت سے منتقل ہونے والی حج کی رسومات میں سے ایک بن چکی ہے-

یہ مہینہ جولائی اور اگست کے مہینوں کے درمیان گھومتا ہے- شعبان کو اس لیے

8- بھی کہا جاتا ہے کہ بدوؤں (بدوی) گرمی کے موسم میں اپنے مویشیوں کے لیے پانی کی تلاش میں صحرا میں منتشر ہو جاتے تھے-

جو سردیوں کے سب سے زیادہ پانی کو ختم کرتا ہے- یہ مہینہ اگست اور ستمبر کے مہینوں کے درمیان

گھومتا ہے- 9 - اس کا نام بھی عربوں نے موسم گرما کے بعد پڑنے والی پہلی بارش کو رکھا ہے، یعنی موسم خزاں کے آغاز میں، خط استوا کے

شمال میں ان کے جغرافیائی محل وقوع کی مناسبت سے- یہ جنوب میں موسم بہار کے آغاز کے طور پر، تاہم، مکمل طور پر خط استوا پر،

یہ اشکتبدنی علاقوں کے باشندوں کے لیے گرمی کا موسم (رمضان) ہے اور یہ عام طور پر مہینے کے آخر میں شروع ہوتا ہے-

ستمبر خزاں کا موسم ہے، جب رات کی لمبائی پوری دنیا میں دن کی لمبائی کے برابر ہوتی ہے، جبکہ گرمیوں اور سردیوں میں

فرق زیادہ ہو جاتا ہے اور ستمبر اور اکتوبر کے مہینوں کے درمیان ہمیشہ اتار چڑھاؤ آتا ہے-

10 شوال کا نام اس لیے رکھا گیا کہ عربوں نے دیکھا کہ اس مہینے میں اونٹنی کو نر کی تلاش میں اس کی دم کے ساتھ چھوڑ دیا جاتا ہے، جو کہ اونٹوں اور اونٹوں کے

ساتھ ملاوٹ کے موسم میں داخل ہونے کی دلیل ہے- اونٹ کو چھوڑ دیا گیا تاکہ اس بات کی نشاندہی کی جا سکے کہ وہ موسم شروع ہو گیا ہے، اور یہ حج سے حج کا اعلان ہے-

مکہ، اور یہ ہمیشہ اکتوبر اور نومبر (اکتوبر - نومبر) کے مہینوں کے درمیان ہوتا ہے-

لیکن آسمانی رانجہ پر نظر رکھنے والے کو معلوم ہوگا کہ 100 سے 800 عیسوی تک کے سالوں میں اسکارپیو کا چاند نومبر کے مہینے کے

آغاز کے ساتھ موافق ہوا جو کہ شوال کے مہینے سے مطابقت رکھتا ہے- دوسری وجہ یہ ہے کہ رومی جولین کیلنڈر پر انحصار کرتے تھے-

اس مہینے کا نام رقم کی نشانیوں کے بعد

رکھا- 11 - ذوالقعدہ کا نام خزاں کے موسم کے اجسام کے حوالے سے بھی رکھا گیا تھا جو کہ تیز ہواؤں کے لیے مشہور ہے، کیونکہ بدوی

اس مہینے میں قیام کریں گے اور وہاں خیمے لگانے کی دشواری کی وجہ سے وہاں سے نہیں نکلیں گے- یہ مہینہ نومبر سے دسمبر تک ہوتا ہے-

(نومبر دسمبر)-

12 - ذی الحجہ کو اس لیے کہا جاتا ہے کہ عرب اس مہینے میں مکہ، ذی الحجہ اور عرفات کا حج ختم کرنے کے عادی تھے، کیونکہ ان کے

نزدیک حج کے مہینے جو شوال میں شروع ہوتے تھے، وہ ذی الحجہ تک جاری رہے- -قعد، اور ذی الحجہ کے اختتام پر ختم ہوئی-

حج اور اس کا دسواں دن بالکل بھی حج کے اختتام کا اعلان نہیں تھا، اس لیے وہ اپنے تجارتی بازار کھولنے رہتے ہیں اور

ان میں تمام ثقافتی اور سماجی سرگرمیاں اور تفریح و تعریج کے ذرائع ہوتے ہیں، جیسے اوکاز بازار، محنہ، اور ذوالحجہ، سال کے اختتام تک۔

ذی الحجہ کا مہینہ ہمیشہ دسمبر اور جنوری (دسمبر - جنوری) کے مہینوں کے درمیان آتا ہے۔

ان عربی مہینوں کے ناموں کے معانی کے بارے میں ہمارا علم ہمیں اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ عرب قمری کیلنڈر نے دنیا کے تمام قمری تقویموں میں مشہور کیلنڈر مہینے کو استعمال کیا اور قرآن میں کہا گیا مقدس مہینہ، جو خود ناسی ہے۔ دوسری صورت میں، وہ مہینے کبھی بھی اپنے سال کے موسمی موسموں کے ساتھ موافق نہیں ہوتے۔ البیرونی نے ذکر کیا ہے کہ عربوں نے اسلام سے تقریباً 200 سال قبل یہودیوں کا حوالہ دیتے ہوئے ناسی کیلنڈر کے مہینے کو اپنانا شروع کیا تھا اور میں اب کو اس کتاب میں سورہ الکہف کے مطالعہ میں ثابت کروں گا کہ یہ تقریباً 100 سال پہلے ہوا تھا۔

مقدس مہینہ

1- یہ کیلنڈر کا مہینہ ہے:

مہینہ (محرم) سال کے بارہ مہینوں میں سے ایک نہیں تھا، بلکہ یہ وہی مہینہ تھا جس میں مہینے شروع ہوتے تھے، لہٰذا یہ ہر 32 مہینے میں ایک بار آتا تھا، تاہم جب خلیفہ عمر بن الخطاب نے اسے ختم کرنا چاہا- اس سے شروع کرتے ہوئے حکم دیا کہ اس مہینے کا نام ہر سال کے شروع میں حج کا موسم ختم ہونے کے فوراً بعد اور سال کے شروع میں اس نے مہینے میں رکھا جائے- اس کا خیال تھا کہ اس نے حرمت والے مہینے اور اس کی حرمت کی حفاظت کی ہے اور صرف اس کے اعلان کو ختم کر دیا ہے. لیکن اس نے اصل میں کیا کیا سال کے پہلے مہینے کے نام کی تقدیس کے ساتھ اسے مکمل طور پر ختم کر دیا گیا (صفر المعروف) (اول) کا نام (محرم) ہے، یہ بتاتے ہوئے کہ اس مقدس مہینے کے کئی نام ہیں جو کہ کئی مہینوں کے درمیان بدلتے ہیں، اسے ایک بار "رجب" (ربیعہ) کہا جاتا ہے- ، اور آخری بار "محرم" (1) جب حج کے مہینوں اور مسلسل چار حرمت والے مہینوں کے درمیان آیا، اس وقت حج کی مدت کو بڑا حج کہا جاتا ہے (2)

ڈاکٹر جواد علی کی کتاب المفصل فار دی ہسٹری آف دی عربز میں اس مہینے کے آنے اور کئی مہینوں کے درمیان اس کی نقل و حرکت کی وضاحت کرتے ہوئے بیان کیا گیا ہے محدثین کا ذکر ہے کہ رجب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکید- مدر جو کہ جمعہ اور شعبان کے درمیان ہے، حجۃ الوداع وہ رمضان میں ممنوع ہے، اور وہ اسے رجب بھی کہتے ہیں، اور یہ ان کے نزدیک "رجب ربیعہ" کے نام سے مشہور ہے، اس لیے پہلی کو جمادۃ کے درمیان قرار دیا گیا- کے خطبہ میں یہ ہے کہ ربیعہ تھی اور شعبان اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ یہ رابعہ نہیں ہے، جو ان میں مذکور ہے. شعبان اور شوال کے درمیان ہے- آج رمضان زمانہ جاہلیت کے نزدیک رجب رجب مدّر اور رجب رابعہ ہے اور دونوں فرقوں کے درمیان دیگر مسائل میں بھی اختلاف ہے-

واضح رہے کہ یہاں جو خبریں تاریخی علما کے حوالے سے پیش کی گئی تھیں، وہ خبر کے نور ٹرانسمیٹر کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ناقابل فہم، مدھم اور مبہم تھیں، اور خبر دینے والے فرقوں کے درمیان اختلاف کی وجہ سے، اور اس لیے کہ وہ ایک ایسے مہینے کی بات کر رہے ہیں جو کئی مہینوں میں سے غائب ہو گیا اور صرف اس کا سایہ باقی رہ گیا ہے جو روایتوں میں موجود ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ یہاں ان روایات کے حروف ہجی میں سے ایک حوالہ کی دوسری کوشش دو خیالی اور غیر متعین مقامات پر حرمت والے مہینے کی آمد کا مقام. ایک ہے جان اشیاء اور شعبان کے درمیان اور دوسرا (شعبان اور شوال) کے درمیان، اور اس تصریح میں کسی مہینے کا اضافہ شامل نہیں ہے- تمام، بلکہ خاص طور پر مہینے (رجب) کے پہلے مہینے اور اس مہینے (رمضان) کے لیے- ہے، لیکن حقیقت میں- اور حقیقت، اور ہر 32 ماہ بعد اس کے آنے کے مقامات کا مطالعہ کرنے سے آپ پر واضح ہو جائے گا کہ وہ (ربیع الاول) کے درمیان آتا ہے- اور جمعہ) اور شعبان اور رمضان کے درمیان)- اہل خبر

کی حدیث یہاں حرمت والے مہینے النصی کے بارے میں بیان کرتی ہے اور اس کے قیام کے عمل سے پہلے صفر کے پہلے مہینے کے بجائے ہر سال کے شروع میں اور ایک ہونے سے پہلے اس کے آنے کی وضاحت کرتی ہے- بارہ مہینوں کی تعداد اور یہ کہ جب دستاویزی تاریخ میں پیش آنے والے واقعات کے بارے میں بات کی جائے تو آپ کو یہ الفاظ نہیں ملیں گے کہ فلاں فلاں سال میں ماہ نسی کے حقتے دن، فلاں اور - ایسا ہوا بلکہ وہ لکھتے تھے کہ فلاں سال میں حرمت والے مہینے (یا محرم) میں یا رجب (ربیعہ) میں یا رجب مدثر (یا الوسل میں) سیاسیوں کے نزدیک- فلاں فلاں ہوا اس کے علاوہ بعض مخبرین جنہوں نے مستق جمہوریت کے دور کے بعد بعض سنہ 100 ہجری کے بعد تاریخ مرتب کی، النسائی کے خاتمے سے کئی ماہ قبل بیٹھ کر یہ تصور کیا کہ گویا وہ اس سال کے بعد بھی وہی ہیں- النسائی میں اس کے نام پر اختلاف کیا گیا اور یہ خیال کیا گیا کہ یہ وہ مہینہ ہے جسے صفر کہا جاتا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ وہ مہینہ ہے جس نے اس کی جگہ لے لی ہے- صفر کا مہینہ (پہلا) اور اس کا نام فرض کیا گیا تو اس کے بعد ہر سال اس کے ساتھ شروع ہوا یعنی (محرم) سے-

2- یہ حج کا مہینہ ہے (عمرہ کا حج):

- 1761 (المفصل فی تاریخ العرب قبل از اسلام) ڈاکٹر- جواد علی باب بیسویں مقدس مہینوں کے سال کے بعد
- صحیح تقویم کے بعض مبلغین نے نص کا مہینہ استعمال کرتے ہوئے یہ خیال کیا ہے کہ سال کے مہینے محرم اور صفر سے شروع ہوتے اور اس کے بعد دونوں جیسے بالکل آج کے سالوں کی طرح آئے اور وہ مہینہ- کبیس کو صفر الاول کہا جاتا ہے، یہ وہ مہینہ ہے جو کئی مہینوں کے درمیان چلتا ہے، بعض روایات کی بنا پر جو کہ النسائی ہر بار آیا کرتی تھیں- مہینوں میں ایک الگ جگہ ہے، اس لیے وہ اسے مقدس مہینہ کہتے ہیں اور اس کے بعد آنے والے مہینے کو صفر کہتے ہیں، جیسا کہ جواد علی المفصل کی کتاب تاریخ عرب میں بیان ہوا ہے- اسلام، اور یہ غلط ہے، اور ہم اس تحقیق میں اس پر بات کریں گے-

' یہ مہینہ حجؒ کے دوسرے مہینوں کی طرح اہمیت کا حامل ہے کیونکہ حرم کے علاقے میں اسلام سے پہلے اس کی خصوصی عقیدت مندی تھی- مکہ. مقدس گھر) جسے چھوٹا حج کہا جاتا تھا کیونکہ یہ اپنے طور پر اور صرف ایک مہینے کے لیے ہوا تھا. اور یہ وہاں ادا کیا گیا تھا- مناجات اور مراقبہ کو (رجب)، (ربیعہ) یا (الوئل) کہا جاتا ہے. ہم نے ان ناموں کو پچھلی تحقیق میں بیان کیا تھا- اہل خبر نے ماہ رجب کو

مدّر سے منسوب کیا اور کہا کہ رجب کو مدّر ہے اس کا حوالہ حدیث میں بھی آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مہینہ خاص طور پر مدّر ہے- علماء نے ذکر کیا ہے کہ وہ صرف اسی وجہ سے مشہور تھے کیونکہ وہ دوسروں سے زیادہ ان کی تعظیم کرتے تھے- گویا انہوں نے اسے الگ کر دیا- انہوں نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ وہ اس دوران رجبیہ کیا کرتے تھے، اور یہ ان کے نزدیک عتیرہ کے نام سے مشہور ہے، جو اس مہینے میں ذبح کی جانے والی قربانی ہے- ان کے ان ایام کو ایام طعرب و طاطر کہتے ہیں- کتاب المفصل برائے تاریخ عرب، باب (32) صفحہ 1344 میں عمرہ کے حصے میں کہا گیا ہے کہ اہل خبر کے پاس زمانہ جاہلیت میں حج کے بارے میں روایتیں ہیں اور یہ کہ مکہ کا حج ایک مقررہ موسم میں تھا، جو بہت سے مستشرقین کی رائے کے مطابق موسم بہار ہے، یا (Wolhausen) کی رائے کے مطابق حران اور اس کی وجہ سے السانی اور قریش اور دوسروں کی خواہش سے کہ یہ ایک ہی وقت میں ہو جیسا کہ اس نے باب السانی میں ذکر کیا ہے اور اس کا ذکر کیا ہے-

اور لاحزوں نے اشارہ کیا کہ قرآن میں حرمت والا مہینہ (مہینہ) (حج) ہے جو پہلا مہینہ ہے یعنی محرم کا مہینہ- جبکہ وہ دیکھتا ہے- مفسرین کہتے ہیں کہ یہ (رجب) یا ذوالقعدہ یا ذوالحجہ ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے کہ یہ حرمت والے مہینوں میں سے ہے.

طبری نے کہا اہل تفسیر نے اس کے قول (حج ایک معروف مہینہ ہے) میں اختلاف کیا اور بعض نے کہا اس سے مراد شوال، ذوالقعدہ اور عشرہ ذوالحجہ ہیں- وہ حج کے لیے اور باقی مہینوں کا عمرہ کے لیے، لہٰذا حج کے مہینوں کے علاوہ کسی کے لیے احرام باندھنا درست نہیں، لیکن عمرہ کے لیے ہر مہینے میں احرام باندھنا ہے، اس لیے اس کا نام نہیں لیا- ان کی کتاب میں حج کے مہینوں کا مطلب قرآن عظیم ہے، کیونکہ یہ ان کو معلوم تھا، اور اس نے تصدیق کی-

المسعودی کے قول کے مطابق-

البتہ زمانہ جاہلیت کے لوگ ماہ نسی کے حذف ہونے سے پہلے، جسے وہ رجب مدر اور ربیعہ بھی کہتے ہیں، ان کے لیے صرف عمرہ کا مہینہ تھا. اور نسی کے ختم ہونے کے بعد ان کا اس میں اختلاف تھا- عمرہ کا معاملہ، یہ کہتے ہوئے کہ عمرہ حج کے مہینوں کے علاوہ تمام مہینوں میں درست ہے، جیسا کہ جواد علی کی کتاب المفسل میں ہے، باب 32، ص 1361

عمرہ کی تعریف

عمرہ. یہ اسلام میں چھوٹے حج کے برابر ہے، اور زمانہ جاہلیت کے لوگ اسے رجب کے مہینے میں کیا کرتے تھے- اسلام میں عمرہ عبادات اور عبادات ہیں، اور صفا اور مروہ کے درمیان کعبہ اور سعی کا طواف کرنے پر مشتمل ہے. اور زمانہ جاہلیت کے لوگوں میں اس کی رسومات اور رسومات کا ہونا ضروری ہے- اسلام میں، یہ ایک انفرادی اور اختیاری حج ہے، جو حج سے مختلف ہے، جو ہر صاحب استطاعت مسلمان کے لیے انفرادی فریضہ ہے، اور ایک اجتماعی حج، یعنی اس کے شرکاء اسے ایک اجتماعی طور پر انجام دیتے ہیں- جہاں تک زمانہ جاہلیت کے لوگوں کا تعلق ہے تو قرآن کریم میں عمرہ کے ذکر سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اسے اسی طرح ادا کیا جس طرح انہوں نے حج کیا تھا، کیونکہ یہ رجب کے مہینے میں آیا تھا، یہ وہ مہینہ ہے جس میں قبل از اسلام لوگ قربانی کرتے تھے- قبیلے، شاید ہم غلط نہ ہوں اگر ہم یہ کہیں کہ وہ عمرہ کے دوران اپنی قربانیاں ذبح کرتے

تھے- یعنی جب حرمت والا مہینہ منفرد ہو اور اپنے دوسرے مقامات پر، عظیم حج کے مہینوں یعنی رجب المرجب سے بہت دور واقع ہو، تب ہی سے عمرہ کہا جاتا ہے، اور حرمت والے مہینے کو بالکل ختم کر دینے کے بعد، انہوں نے کہا عمرہ اسلام باقی مہینوں میں ہے، اور نام بدل کر صفر کا پہلا مہینہ حرمت والے مہینے (محرم) سے مراد ہے، یہاں تک کہ جب لوگوں نے اس کے بارے میں پوچھا تو یہ ہر سال آتا ہے جو کہ مہینوں سے بالکل الگ ہے- حج یہاں تک کہ حج کو ایک دن مختصر کر دیا گیا اور (حج کے مہینوں) کا تصور ختم کر دیا گیا-

فائنل

اللہ نے کعبہ کو مقدس گھر بنایا

لوگوں کے لیے قدر، حرمت والا مہینہ اور ہدایت اور دل نے تاکہ تم جانو-

بے شک خدا جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین پر ہے اور یہ کہ خدا سب میں ہے-

تم ہر کچھ ہے سب کچھ جاننے والا)

بہت سے عرب اور غیر عرب مورخین نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے کہ شمالی اور جنوبی عرب سال میں دو بار بیت المقدس کی زیارت کیا کرتے تھے. ایک گرمیوں میں ایک مہینے کے لیے اور دوسرا سردیوں میں دو مہینے کے لیے- اس بنا پر کم حج اور زیادہ حج کا مفہوم سمجھنا ممکن ہے اور چونکہ یہ مہینہ موبائل کا مہینہ ہے اور اس کی بعض صورتوں میں الگ تھلگ ہے اس لیے اسے چھوٹا حج کہا جاتا ہے- حج کے مہینوں کے آنے سے، پھر حج عظیم پر حج بن جاتا ہے اور حج کی مدت جاری رہنے کی وجہ سے بڑا نہیں ہوتا-

ہو. یک سنۃ عمرہ کیا

3- یہ حرمت والا مہینہ ہے-

ڈاکٹر جواد علی نے تاریخ عرب پر اپنی تفصیلی کتاب میں ذکر کیا ہے کہ یہ مقدس مہینہ رجب مدّر (فرد) کا مہینہ ہے- یہ چار حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے اور آپ نے یہ ذکر نہیں کیا کہ یہ بدلتا ہوا مہینہ ہے اور یہ رجب (ربیعہ) کا مہینہ ہے- رمضان المبارک کا مہینہ ہے اور آپ نے صرف ماہ رجب کو ہی حرمت دی ہے اور یہی بات ان کی کتاب میں بیان کی گئی ہے: اور میں اس کے لیے لفظ "محرم" کو رد نہیں کرتا مہینہ، کوئی ایسا نام نہیں جو اس سے پہچانا جائے کیونکہ یہ ایک حرام مہینہ ہے- وہ حرام ہے،

اس کی حرمت کا ایک حصہ یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ اپنی سنت کا آغاز اسی سے کیا کرتے تھے، لہٰذا محرم ان کے حساب کے مطابق سال کا پہلا مہینہ ہے، اور چونکہ انہوں نے اسی سے آغاز کیا، اس لیے ان میں اس کی ایک خاص حرمت ہو سکتی ہے-)

جو بات اس بات کی تائید کرتی ہے کہ ماہ رجب خاص طور پر مدر کا مہینہ تھا، وہی ہے جو علمائے تفسیر کے بیانات میں بیان کیا گیا ہے کہ آیت میں مذکور "مقدس مہینے" کا ذکر ہے:

اے ایمان والو خدا کے لیے جو کو حلال نہ کرو-

نہ حرمت والا مہینہ، نہ قربانی، نہ دل-

یہ رجب کا مہینہ ہے، وہ مہینہ ہے جس میں مدر میں لڑائی حرام تھی- جو آیت میں بیان کیا گیا ہے:

وہ تجھ سے حرمت والے مہینے کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس میں لڑیں-

علمائے تفسیر اور احادیث کا اجماع ہے کہ یہ رجب کا مہینہ ہے اور یہ آیت جمادۃ الآخرہ کے آخری دن اور رجب کی پہلی رات یا پہلے دن ابن حضرمی کے قتل کے بارے میں نازل ہوئی- .

مسلمان اس سے ڈرتے تھے اور اس کی تعظیم کرتے تھے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقدس مہینے میں لڑائی سے منع فرمایا جب تک کہ لڑائی کے حق سے متعلق آیت نازل نہ ہو جائے-

اس میں اور باقی مہینوں میں- مفسرین نے یہ بھی کہا ہے کہ حرمت والا مہینہ ان چار حرمت والے مہینوں میں سے ہر ایک مہینہ ہے اور اس آیت کا معنی مخصوص ہونا نہیں ہے اور یہ کہ اس کے رجب کا مہینہ ہونے کا جو ذکر کیا گیا ہے وہ واقعہ کے وقوع کی وجہ سے ہے- اس میں ذکر کیا گیا ہے-

نقل شدہ متن ختم ہو گیا-

یہ گفتگو خطرناک ہے، اور اس کا مطلب یہ ہے کہ حرمت والے مہینوں میں لڑائی کی ممانعت اور سال کے باقی مہینوں میں لڑائی اور تلوار کے بارے میں ان کا تجزیہ کرتے ہوئے حرمت والے مہینوں میں لڑائی کی اجازت دینے کے تصور کو شامل کیا جائے (جب اجازت دینے کی اجازت ہو- دیا گیا اور پھر حرمت کا حکم دونوں تصورات پر منسوخ کر دیا گیا مقدس مہینہ + مقدس مہینے)؛ لہٰذا یہ حرمت والے مہینوں حرمت والے مہینوں اور باقی مہینوں میں لڑائی اور تلوار کی ممانعت کے تصور کا مکمل خاتمہ ہے-

اس کتاب میں، ہم اس بات کے حتمی ثبوت فراہم کرتے ہیں کہ متواتر تمام مقدس مہینوں میں، اور اس انفرادی مقدس مہینے میں جہاں بھی وہ جائے، اور خاص طور پر، جو کہ زمین کے شکار کی صریح ممانعت ہے اور پابند یا تحلیل کر کے پورا کرنے کا اعلان ہے- وہ تجارتی معاہدے جو ان کے درمیان طے پاتے تھے، جو کہ نفیس تجارت کے نام سے مشہور تھے، اور اس کی وجہ بعض اوقات حج کے مہینوں اور دوسرے اوقات میں حرم کے مہینوں میں شمار کی جاتی تھی- یہ اس کے مطابق ہے جو سورہ المائدہ میں قرآن مجید کی آیات میں بیان ہوا ہے[1]

[1] یہاں متضاد خبروں پر غور کریں یہ خبر اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ سال کے آغاز سے ہر سال مقدس مہینہ آتا ہے، اور آپ مندرجہ ذیل پیراگراف میں دیکھیں گے کہ مقدس مہینہ- یہ ماہ رجب مدّر کی ایک خصوصیت ہے جو سال کے دوسرے حصے میں آتا ہے-

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے عہد کو پورا کرو، تمہارے لیے مویشیوں کا جانور حلال کر دیا

گیا ہے، سوائے کھیل کے جو تم پر پڑھا جاتا ہے، اور بے شک تم اللہ کے نزدیک حرمت والے ہو۔

وہ جو چاہے حکومت کرتا ہے۔)

لیکن جب اسلامی فقہ کے علما نے ان مہینوں کی حرمت کے حکم کے تصور کو توڑ مروڑ کر ان کی فرائض ممانعت سے لے کر مدر قبیلے کے تصور تک محدود کر دیا جس نے اسے صرف لڑائی اور یلغار کی حرمت کے تصور تک محدود کر دیا۔ ان کے سوال کا میں مقدس مہینے کے دوران لڑائی کی ذمہ داری کے امکان کے بارے میں آیا۔

آپ کے لیے اور اللہ جانتا ہے، جب کہ وہ آپ کو حرمت والے مہینے

سے بچنے کے لیے کہیں گے، کہو، اس نے اللہ کے راستے سے منہ موڑ

لیا اور اس سے کفر کیا۔ اور اس کے لوگوں کو اس سے نکالنا خدا

کے نزدیک بڑا ہے، اور جھگڑا قتل سے بھی بڑا ہے۔

2:217

پس خداتعالیٰ نے اسے واجب قرار دیتے ہوئے قبل از جاہلیت کے لوگوں اور اس کے مدر قبیلے کے تصور کی تردید کی اور ان پر واضح کر دیا کہ لڑائی کی کوئی ممانعت نہیں ہے اور نہ ہی اس کا حرمت والے مہینے سے کوئی تعلق ہے۔ اس کے بعد آنے والے مہینوں کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اس میں لڑائی عظیم اور مقدس گھر کا دفاع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک ہی آیت میں جنگ کے تصور کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

اور خدا کی راہ میں لڑو جو

وہ تم سے لڑیں گے لیکن زیادتی نہ کرو بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔)

بجائے اس کے کہ اس مہینہ میں شکار کی ممانعت کے وقفے وقفے سے آنے اور آب و ہوا سے جڑے متواتر مقدس مہینوں کی خصوصیت کو واضح کرنے میں ان کی سمجھ کو درست کیا جائے جس کا ذکر سورہ المائدہ کی آیت نمبر 1 میں کیا گیا ہے۔ ان کا خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ نے لڑائی کی ممانعت کے اصول کو، جو ان کے نزدیک اسلام سے پہلے کے رسم و رواج سے جانا جاتا تھا کو مکمل طور پر منسوخ کر دیا ہے، اور انہوں نے کئی مہینوں سے بیعت اور متعلقہ معاہدوں کو بھی منسوخ کر دیا ہے۔ مہینوں اور شاید وہ بھی اسے کمر میں اضافہ

سمجھتے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حرمت والے مہینوں میں جنگ کرنے کے حق کے متعلق جو آیت نازل ہوئی ہے، مفسرین کے نزدیک اس کا مطلب تمام حرمت والے مہینوں میں لڑائی کی ممانعت کے حکم کا مکمل خاتمہ اور منسوخ ہے۔ یہاں ان کے غلط تصور کے مطابق یہ مقدس مہینوں کے تصور کی مکمل منسوخی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم مسلمانوں کو ہدایت یافتہ خلافت اور بعد میں بنی امیہ اور عباسیوں کے دور میں دیکھتے ہیں۔ اپنی تمام فتوحات میں جو انہوں نے بعد میں کیں، انہوں نے اپنی اسلامی فتوحات کے آغاز کے لیے مقدس مہینوں کی آمد کو کوئی اہمیت نہیں دی، جو کہ ہمیشہ اور ہر وقت جاری و ساری رہیں اور نہ رکیں، نہ رجب میں اور نہ ہی محرم میں۔ چونکہ یہ واحد حرام چیز ہے... ان کے فہم کے مطابق حرمت والے مہینے لڑائی کی ممانعت ہیں اور آیت "تم" نے اس حکم کو منسوخ کر دیا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ حرمت والے مہینے اور حرمت والے مہینے کا اب کوئی مطلب نہیں ہے اور نہ ہی کوئی وجود ہے۔ یہ نیا اسلامی قانون... منسوخی کے عمل کے بعد۔
وہ اب اس بات کو نہیں جانتے تھے اور آج تک اس سے متفق نہیں ہیں!!! .....

ہم نقل شدہ عبارت کی طرف لوٹتے ہیں اور پڑھتے ہیں کہ اس ماہ رجب میں کیا کہا گیا تھا

"رجب" کو زمانہ جاہلیت میں "خندان کے بنانے والے، سانپ اور ناموں کے نام سے جانا جاتا تھا۔ یعنی جب رجب آتا تو وہ تیروں اور نیزوں کے نشانات کو ہٹا دیتے تاکہ اس دوران لڑائی کو ختم کر دیا جائے اور یقیناً اس کے تمام اسباب کے لیے، اس لیے چونکہ یہ اس کا ایک سبب تھا، اس لیے اسے کہا گیا۔ اس کے لئے احترام کے باہر تو وہ تسلی یا ایک دوسرے کو نیچا نہیں کیا جائے گا۔ مذکورہ بالا وجہ سے اسے "زبانوں کو بنانے والا" بھی کہا جاتا ہے۔

اس ماہ رجب کی حرمت اور زمانہ جاہلیت کے لوگوں میں اس کی عظیم حیثیت کی نشانیوں میں سے ایک اس مہینے میں ان کا مقدس چیزوں اور قربانیوں کا نذرانہ پیش کرنا ہے۔

وہ اسے "رگبی" کہتے ہیں، اور زیادہ تر مذہبی مواقع وہاں ہوتے ہیں- اس مہینے کو "بہرے مہینہ" کے نام سے تعبیر کیا گیا اور اسے "رجب بہرا" کہا گیا کیونکہ اس دوران مدد کی پکار یا ہتھیاروں کی جھنکار سنائی نہیں دیتی تھی، کیونکہ عرب اس دوران اپنے تیر نہیں بجاتے تھے- اس میں آدمی اپنے باپ یا بھائی کے قاتل سے ملاقات کرے گا ور اس کی عزت کی وجہ سے مشتعل نہیں ہوگا- اسے "رجب الفردوس" اور "الفرد" کے نام سے جانا جاتا ہے، کیونکہ یہ دوسرے مقدس مہینوں میں تنہا ہے-

4- حرمت والے مہینوں کے تصور کو حج کے مہینوں کے ساتھ جوڑنا :

چونکہ حرمت والے مہینے کے تصور اور کم حج کے درمیان گہرا تعلق ہے، جیسا کہ ہم نے گزشتہ آیات کو نقل کرنے سے دیکھا، اس لیے ضروری تھا کہ عام طور پر حج کے تصور کو دوسرے حج مقدس مہینوں کے تصور کے ساتھ منسلک کیا جائے اور ان کو ظاہر کیا جائے- ایک جز کے طور پر یہ بات عالم اسمعیل حسین ایکسس کے تجربے میں حج کے معلوم مہینوں کی تعریف اور ان کے مفہوم کو تصور کے ساتھ جوڑنے کی کوشش میں کہی گئی- حرمت والے مہینے درج ذیل ہیں

سب سے زیادہ مشہور حج کی معلومات چار معاملات ہیں:

ایک الہی حق اور ایک قرآنی بیان ہیں المقدس کے زائرین کو ہنگامہ آرائی اور ہجوم سے بچاتا ہے، لہذا اے لوگو، اور اے اہل عمل، سنو اور ہوشیار رہو خدا، سب کچھ جاننے والا، کون ہے؟ وہ جانتا ہے کہ کیا تھا اور کیا ہو گا اور جس نے قرآن کو تمام جہانوں کے لیے ہدایت کے طور پر نازل کیا، وہ سورہ میں کہتا ہے؟ گائے:

(حج معروف مہینوں میں سے ہے، لہذا جس نے اس میں حج فرض کیا ہے
جماع کرتے ہو، نہ جھگڑا کرتے ہو، اور جو کچھ اچھا ہے اور جو کچھ تم حج میں
اللہ اسے جانتا ہے- اپنے لیے ہو بے شک اس میں کوئی حرج نہیں تقوی کا
رزق دیکھو اور ہوشیار رہو اے اہل عمل)

2 197

سورہ توبہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(اللہ کی کتاب میں مہینوں کی تعداد بارہ
ہے جس دن اس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ان میں سے چار
حرمت والے تھے، لہٰذا اس میں اپنے آپ پر ظلم نہ کرو
اور مشرکوں سے لڑو جس طرح وہ سب مل کر تم سے
لڑتے ہیں اور جان لو کہ خدا راستبازوں کے ساتھ ہے-)

9 36

اس کے مطابق، مقدس مہینے آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے بعد سے معلوم ہوتے ہیں اور خدا کی کتاب اور اس کے کائناتی نظام میں لکھے گئے ہیں، وہ ہر وقت کے سب سے زیادہ مقدس مہینے ہیں قیامت آجانے گی، ان میں تقوی اور امن کے سوا کوئی چیز درست نہیں، اور نہ لڑائی، جھگڑا، نہ شکار، نہ لوگوں کو نقصان پہنچانا، نہ... کیڑے کے لیے، بلکہ عدل و انصاف، حج اور روزہ، رکوع و قیام، احسان اور احرام، اور اس وجہ سے خدا نے کہا کہ یہ خدا کے عبادات اور مقدسات کی تسبیح کا ایک وقت کا مقام ہے، جس طرح (حرم) عبادات اور مقدسات کی تسبیح کا ایک مقام ہے- حج کرنا اور نیک اعمال کرنا اور فکر کو ترک کرنا اور مصلحتوں میں مشغول رہنا یہ نفس کے ساتھ ظلم ہے اور اس نفع بخش کام سے محروم ہونا ہے جس کے لیے ایک کامیاب مومن کوشش کرتا ہے- ان میں اپنے آپ پر ظلم نہ کرو جس میں کوئی دیرپا بھلائی نہیں ہے، اور ناانصافی کچھ بھی نہیں ہے مگر اس کے لیے کچھ نہیں ہے، اور بے انصافی اس دنیا میں بغیر کسی تقویٰ کے مہینوں کا شمار خدا کی کتاب میں بارہ مہینے ہے، جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، وہ مہینے ہیں جو تمام جہانوں کے لیے معلوم ہیں، پہلے والے اور آخر والے، اور ان میں سے کسی نے بھی اختلاف نہیں کیا-

اور جانشیں، نہ مؤمن، نہ کافر، اور اسی طرح دائمی سالانہ مہینوں کی تعداد کا تعین اور تنظیم چار حرام مذہبی مہینوں کی تعیین اور تخمینہ تھا، کیونکہ یہ چار ہر کسی کو بلا شبہ معلوم ہیں جب سے انسان خود کو پہچانا اور کھاتہ۔

اس لیۓ وہ چار ہیں جن کی ایک الگ اہمیت ہے، یعنی وہ چار حرمتیں اور ایک قیمتی دین ہیں، اور ان کا ایک خاص مقام ہے، وہ یہ ہے کہ وہ لوگوں کے لیے قیام کی جگہ، انعام اور ایک موسم ہے۔ خدا کے لئے حج کرنا اور اس کی طرف توبہ کرنا اور اسی وجہ سے خدا تعالی ہم پر واضح طور پر اعلان فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ حج سب سے مشہور اضافہ ہے، یہ معلومات تو س کے علم سے ناواقف کون ہے؟ یہ سب لوگوں کو معلوم ہے خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم- اس کا آغاز اور انجام تمام انبیاء و رسول اور ان کی امتوں کو معلوم ہے- اسی لیے زمانہ جاہلیت کے لوگ اس سے اور اس کی ممانعت سے احتراز کرتے تھے اور نسی کا سہارا لیتے تھے جو کفر، گمراہی اور ظلم ہے، تاکہ حرمت والے مہینوں میں اللہ کی حرام کردہ چیزوں کی تعداد کے بارے میں تدبیر کریں- ان کی گمراہی، جس چیز کو خدا نے ان میں حرام قرار دیا ہے وہ لوگوں کے لیے دنوں اور سالوں میں حلال ہے، ان کے اعمال کی برائیاں ان پر ظاہر ہو چکی ہیں- وہ اپنے رب کے راستے سے بھٹک گئے تو اللہ نے ان کو گمراہ کر دیا اور اللہ کافروں کو توبہ کی ہدایت نہیں کرتا 37 یہ مقدس مہینے صراط مستقیم کے دین ہیں اور ان کا قیام صرف اس پر عمل کرنے سے ہو سکتا ہے جو خدا نے ان میں لکھا ہے یعنی حج-

آپ حیرت سے پوچھ سکتے ہیں، کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ سب سے بڑا حج کا موسم ہے؟

اور میں کہتا ہوں، ہاں، یہ کہ چار حرمت والے مہینے حج کا موسم ہیں- اور یہ کہ ہم پر لازم ہے کہ ان میں حج کریں، اور ان سب میں حج کے مناسک اور مناسک بغیر کسی شک و شبہ کے ادا کریں، ورنہ ہم عذاب میں پڑ جائیں گے- اس میں شک ہے کہ قبل از اسلام لوگ اس میں پڑ گئے، اور ہم خدا کی کتاب کو بھول جائیں گے، اور اس کی آیات میں منسوخ ہوں گے، اور اس کے کائناتی نظام کی خلاف ورزی کریں گے اور ہم اس کی مرضی سے ہٹ جائیں گے اور ہم اس کے فضل سے بہت دور چلے جائیں گے- ہم گمراہی سے دور ہوتے ہیں- اور اللہ تعالی صرف انہی کو ہدایت دیتا ہے جو ہدایت یافتہ ہوں، اس لیے ہمیں اس کی ہدایت پر عمل کرنا چاہیے، اور وہ ہماری ہدایت میں اضافہ کرے گا، اس لیے حج کا انعقاد اور اس کے مناسک کو چار مہینوں میں ادا کرنا مناسب ہے- رجب المرجب اور ذوالحجہ۔

المقدس، ذوالحجہ اور محرم-

منتقل کیا گیا موضوع ختم ہو گیا ہے-

ڈاکٹر جواد علی کی کتاب میں جو کچھ کہا گیا ہے اسے پڑھ کر اور یہ کہ عرب اس مقدس مہینے (رجب) میں اپنے ہتھیاروں کو ناکارہ کر رہے تھے، یہ نہ صرف ان کی لڑائی سے پرہیز کا ثبوت ہے، بلکہ اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ وہ پرہیز کر رہے تھے- شکار سے بھی، اور خاص طور پر (حرم) کے علاقے میں، حج کے دوران احرام کے اختتام تک، لیکن تاریخ کی تمام کتابوں نے منفقہ طور پر اس سرزمین کے شکار کی ممانعت کے بارے میں کوئی بات نہیں کی اور نہ ہی اس کا ذکر کیا ہے- اس کی وجہ یہ ہے کہ شکار کی ممانعت کا تصور ختم کر دیا گیا ہے اور اسے کسی نہ کسی وجہ سے اسلامی فقہ سے بالکل غائب کر دیا گیا ہے- قرآن کے متن میں خاص طور پر سورہ مائدہ میں بہت سی آیات موجود ہیں جو زمین پر شکار کی ممانعت کی تصدیق کرتی ہیں، لیکن وہ سب پیروکاروں کی طرف سے مقرر کی گئی تھیں اور بیت المقدس کے احرام کی مدت تک محدود تھیں- اس طرح 1400 سالوں کے دوران تمام عرب اور مسلم ممالک میں حیوانات کی زندگی ناپید ہو گئی اور اس غلط فہمی کی وجہ سے ممالک ویران ہو گئے- مہینوں کے ساتھ مقدس مہینے حج اور جو کچھ محمود اسماعیل حسین الکبسی نے اپنے قرآنی تحریروں میں لکھا ہے-

جواد علی نے اپنی کتاب، ص 1291 میں ذکر کیا ہے کہ اسلام نے "الرجبیہ" کو ختم کر دیا، جو کہ عترت ہے، جس طرح اس نے اس شاخ کو ختم کر دیا، جو اونٹوں اور بکریوں کی پہلی پیداوار کو ان کے بتوں کے لیے ذبح کرنا ہے- اس کو کھاتے اور اس کی کھال کو درختوں پر پھینک دیتے- اور انہوں نے یہ کام برکت سے کیا-

سیرت میں اور چار حرمت والے مہینوں کی حرمت کی وضاحت میں بتایا گیا ہے کہ اسلام نے حرمت والے مہینوں کی تعظیم کی ہے، اس لیے ان میں لڑائی شروع کرنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابہ کو موردِ الزام ٹھہرایا ہے جو حرمت والے مہینے (رجب) میں مارے گئے- اور اس میں ہتھیار اٹھانے اور یہ واقعہ نخلہ میں ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن جحش کو خط بھیجا اور حکم دیا کہ جب تک وہ فلاں کو نہ پہنچ جائے وہ خط نہ پڑھے- مدینہ سے دو دن کی دوری پر اس کے ساتھ ان کے ساتھیوں کا ایک گروہ تھا جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر پہنچا تو عبداللہ بن جحش نے خط کو کھولا اور اس میں دیکھا: یہ میرا خط ہے- "جاؤ یہاں تک کہ تم مکہ اور طائف کے درمیان نخلہ پر رک جاؤ جہاں تم قریش کو دیکھو گے اور ان سے ان کی خبریں سیکھو گے، عبداللہ نے اپنے آپ سے کہا، سنو اور اطاعت کرو"- پھر اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کھجور کے درخت کے پاس جانے کا حکم دیا ہے جہاں میں قریش کی نگرانی کروں گا جب تک کہ میں ان سے خبر نہ لے آؤں، اگر تم میں سے کوئی اس پر زبردستی کرے- تم میں سے جو شہادت چاہتا ہے اور اس کی خواہش رکھتا ہے تو اسے جانے دو اور جو اس سے انکار کرے وہ واپس آجائے، معاملہ اللہ کے رسول کا ہے- چنانچہ وہ چلا اور اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ گئے اور ان میں سے کوئی بھی اس کے پیچھے نہ چھوڑا لیکن انہوں نے قریش کے ایک گروہ سے دوستی کی تو انہوں نے ان میں سے عمرو بن حضرمی کو قتل کر دیا اور دو آدمیوں کو پکڑ لیا اور ان سے وہ مال چھین لیا جو انہوں نے لوٹ لیا تھا، جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا: "میں نے آپ کو حرمت والے مہینے میں جنگ کرنے کا حکم نہیں دیا تھا" اور آپ نے جو کچھ خراب کیا تھا وہ نہیں لیا۔

بمس، قراں میں خدا کے الفاظ پر غور کرنے والے کے طور پر، مقدس مہینے کے تصور کے درمیان فرق کرنا چاہیے، جو کہ انفرادی
اور موبائل ہے، اور ان چار متواتر مقدس مہینوں کے تصور میں جو الگ الگ اور متعین نہیں ہیں، اور یہ کہ ان سب کے بلکہ مقدس مہینے کی
آمد، جو سال کے مہینوں کے درمیان ہوتی ہے، کئی سالوں کے دوران بدلتی رہتی ہے، جب تک کہ ہم اسے متواتر مہینوں تک نہ پہنچائیں۔
ہم اسے سورہ براء کے شروع میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے سمجھ سکتے ہیں:

﴿ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان لوگوں کے لیے جن سے تم نے مشرکوں کے درمیان
عہد کیا ہے، پس تم چار مہینے تک زمین میں گھوم پھرو اور جان لو کہ تم اللہ کو
شکست نہیں دے سکتے، اور یہ کہ اللہ کافروں کی طرح دھوکا دینے والا ہے، اور اللہ
کی طرف سے بلایا گیا ہے۔ اور اس کا رسول لوگوں کے لیے سب سے بڑے حج
کے دن بے شک اللہ مشرکوں سے اور اس کے رسول سے پاک ہے، پس اگر تم
توبہ کرو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے، جان لو کہ تم وہ نہیں ہو اللہ کو شکست
دینے پر قادر ہو جاؤ اور ان لوگوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو، سوائے ان
مشرکوں کے جن سے تم نے عہد کیا ہے، پھر انہوں نے تم پر کوئی کمی نہیں کی۔
انہوں نے ان کے ساتھ اپنے عہد کو پورا کیا، بے شک اللہ نیک لوگوں کو پسند کرتا
ہے، پس جب حرمت والے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو، اور ان
کا محاصرہ کرو، اور ان کے آگے گھات لگاؤ۔ لیکن اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم
کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ﴾

اں باب کو پڑھنے سے آپ کو معلوم ہوگا کہ حرمت والے چار مہینے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے سے بالکل الگ نہیں ہیں اور ان کے آغاز
کا آغاز حج کی مدت کے اختتام سے ہوتا ہے جسے یہاں حج کا عظیم ترین دن قرار دیا گیا ہے۔ اور حج فطری طور پر ذوالحجہ کے مہینے میں ختم ہوتا
ہے، اور اس کا مطلب یہ ہے کہ حج کے بعد کے چار مہینے ہجری کے نویں سال سے، مسلمانوں اور مکہ کے کفار کے درمیان صلح کی مدت اسی سال کے لیے
مقرر کی جائے گی۔ یہ ایک عارضی جنگ بندی ہے جو ان پر اکیلے مسلط کی گئی ہے، جو انہیں مکہ کے مشرکین سے لڑنے سے باز رہنے کا پابند کرتی ہے۔
یہ اس سال حج کے موسم کے آخری دن سے شروع ہوتا ہے اور یہ ہے: (صفر الاول - صفر المختار - ربیع الاول -
اور ربیع الآخر)۔ یہ وہ چار مقدس مہینے ہیں جو مکہ اور مدینہ کے جغرافیہ یا جزیرہ نما عرب کے علاقے تک محدود ہیں اور
ہم ان کو اس کتاب کے پورے موضوع میں (مقدس مہینے) کے عنوان سے بیان کریں گے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ واحد مقدس مہینہ جو کئی مہینوں کے درمیان چلتا ہے، ان چار متواتر مہینوں کے علاوہ ایک
اور (پانچواں) مہینہ ہے جس کا ذکر یہاں سورہ براء میں کیا گیا ہے، لیکن اسے اپنی ان خصوصیات میں سے ایک
کی وجہ سے وہی حرمت حاصل ہے جس کی ہم نے وضاحت کی ہے۔ یہ تحقیق، کیونکہ یہ انفرادی مقدس مہینہ ایک موبائل
ہے اور ہر سال نہیں آتا ہے، بلکہ ہر 32 مہینے میں ایک بار آتا ہے، اور یہ اضافی رقم کے مہینے کے برابر
ہے، جس سے مہینوں کی تعداد کا اطلاق ہوتا ہے۔ رقم سال کی بارہ شماریات باقاعدہ اور مکمل طریقے سے۔ یہ ہر سال
تین مقامات پر آتا ہے جب یہ حج کے مہینوں اور مقدس مہینوں کے درمیان وقفے کے طور پر آتا ہے، پھر حج کو
کہا جاتا ہے۔ اس طرح اس سال کے حج کے کئی مہینے شوال - ذوالقعدہ - ذوالحجہ - اور مقدس مہینہ بن جاتے ہیں
جیسا کہ سورہ التوبہ میں مذکور ہے جو ہجرت کے نویں سال میں نازل ہوئی تھی۔ خاص طور پر نسی کے مقدس مہینے میں
اور یہ کہ ذوالقعدہ میں جیسا کہ سیرت میں بیان ہوا ہے اور اسی نے اس حج کو سب سے پہلے حج کا یہ اہم دن بنایا
ہے۔ یہ مقدس مہینہ ہے یہ کہ دسویں ذوالحجہ جیسا کہ فقہی علما نے ہمیں پہلے اس کی وضاحت کی ہے، اور یہ کہ جنگ بندی کا آغاز

مشرکیں مکہ اور مسلمانوں کے لیے اس مخصوص سال میں، یہ اس کے اگلے دن ہوگا، جو اس دن کے بعد آنے والے چار متواتر اور متواتر حرمت والے مہینوں کے دوران جاری رہے گا (صفر الاول - صفر الثانی - ربیع الاول - ربیع الثانی)، جو خاص طور پر ہجرت کے دسویں سال کے آغاز سے آتا ہے، اور اگر ہم حرمت والے مہینوں کے اس دور کو قریب سے دیکھیں تو اس ماہ مقدس کی مدت سے مربوط ہے- اس سال کے حج کے آخر میں آنے والا ذوالحجہ کا مہینہ ہم دیکھیں گے کہ یہ پانچ متواتر حرمت والے مہینے ہیں اور اس کے ختم ہونے تک اس میں زمین پر شکار کرنا منع ہے اور ان میں سے صرف چار اس کے لیے مختص کیے گئے تھے- معاہدہ اور جنگ بندی کی مدت.

سکیم (sh)

اگر ہم ان آیات کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس حکم کے طور پر پڑھیں کہ حرمت والے مہینے گزر جانے کے بعد اس طرح لڑنے سے منع کیا جائے اور مسلمان ہر سال اس کی تقلید کریں تو یہ اسلام اور غیر مسلموں کے لیے بہت بری بات ہوگی، اور یہ مذہب کی غلط فہمی تھی-

پہلا: اللہ تعالیٰ نے یہاں مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان اور ان مقدس مہینوں میں صرف ایک بار کے لیے جنگ بندی کی مدت متعین کی ہے-

دوسرا معاملہ: اس سیاسی جنگ بندی کی مدت خاص طور پر چار مقدس مہینوں کی مدت سے مطابقت رکھتی ہے، جن میں خشکی پر شکار کرنا خاص طور پر منع ہے، کیونکہ اس جنگ بندی کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ کے خاتمے کے بعد لڑائی کی اجازت دی ہے- کیونکہ دوسروں کے خلاف جارحیت کی صورت میں جنگ یا حملہ حرام ہے اور اس کا حرمت والے مہینوں کی حرمت سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے جیسا کہ زمانہ جاہلیت کے رواج میں بیان کیا گیا ہے اور اس کی تصدیق ہے- اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں لڑائی کی تعریف:

اور خدا کی راہ میں لڑو جو

وہ تم سے لڑتے ہیں، لیکن جارحیت نہ کرو، بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا-)

2 190

پھر اس خاص سورہ براءۃ میں اس معاہدہ کے مضمون کا ذکر کرنے کی وجہ جس میں اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ کا ذکر نہیں کیا، دلیل ہے- تاہم، یہ ایک واحد اور منفرد معاملہ ہے، صرف اس دور کی تاریخ کے لیے خاص ہے، جو کہ دو مخالفوں کے درمیان ایک معاہدے کے ختم ہونے کی تاریخ ہے، جن کے اپنے طے شدہ معاہدے کی شرائط اور دونوں کی قبولیت کی وجہ سے ان کی یہی صورت حال ہے- اس کی شرائط کے فریقین اور یہ کہ جو لوگ اس کو سنت بنانے کی کوشش کرتے ہیں جس کی تقلید ضروری ہے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس سورت اور اس معاہدے کی خصوصیت کو پوری طرح نہیں سمجھا ہے، وہ بھی اس قاعدے کو سنت مانتے ہیں جس پر عمل کرنا ضروری ہے- جنہوں نے اموی اور عباسی دور میں اسلامی فتوحات کیں اور ہمارے دور میں آتی ہیں، جیسا کہ وہ ہر سال کے مقدس مہینوں کے گزرنے کو اعلان جنگ اور کافروں اور غیر مسلموں کے خلاف صریح جارحیت سمجھتے ہیں، ہر سال اور ہمیشہ، اور لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے پر مجبور کرنا یا انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے جب وہ مطیع ہیں- ماہِ نسائی، مقدس مہینہ بھی دوسری مرتبہ شعبان اور رمضان کے درمیان آتا ہے یہ وہی ہے جسے زمانہ جاہلیت کے لوگ ماہ رجب کے نام سے جانتے تھے- رمضان) سال کے موسموں کے درمیان اپنی جگہ پر، تاکہ اس کی آمد میں گرمی کے گرم دنوں تک تاخیر نہ ہو- پھر اسے مقدس مہینوں سے الگ اور ممتاز مہینہ کہا جاتا ہے- کہا گیا کہ وہ خدا کے نبی تھے- اور اس کے رسول حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ وہ بنی اسرائیل کے ساتھ اس کے دسویں دن سمندر پار کر جائیں اس وجہ سے بعض لوگ روزہ رکھتے ہیں- مسلمان اس دن اس سے برکت مانگتے ہیں (1) اور کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سال کا روزہ بھی رکھا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے آئے تھے

1 پھر یہ بھی کہا گیا کہ وہ مکہ میں ہجرت سے پہلے اور رمضان کے روزوں کی آمد سے پہلے عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور کہا جاتا ہے کہ عاشورہ نوح کے سیلاب کا دن تھا۔

مدینہ میں، اور اس کی آمد شعبان اور رمضان کے درمیان ہر آٹھ سال میں ایک بار دہرائی جاتی ہے-

(س) اس کتاب سے ماہ مقدس کے اعادہ کے معاملات معلوم کرنے کے لیے (نسائی)- یعنی سال کے نویں مہینے میں گرمی اور گرمی کے مہینے کے

اجسام کو نشان رد کرنا، اور رمضان کو بارش، نیکی اور اعتدال کے مہینے میں دھکیلنا، جس میں خدا اپنے تعلق میں زمینی شکار سے منع کرتا ہے- اور جو اس کے پاس ہے-

یہ ناقابل تسخیر ہے، اور خدا نے اس کی ممانعت کی تصدیق کی ہے چاہے یہ متصل مقدس مہینوں سے الگ ہو-

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، حلال نہ کرو اللہ

کے لیے جو، نہ حرمت والے مہینے، نہ قربانی کے جانور

اور نہ دل، اور جب تم آزاد ہو جاؤ تو شکار کرو، اور کسی

قوم کی دشمنی تم پر زیادتی نہ کرے- اور نیکی

اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو، لیکن گناہ اور

زیادتی میں ملوث نہ ہو، اور خدا سے ڈرو کہ وہ سخت)

سزا دیے

تیسری اور آخری صورت میں یہ نسی کا مہینہ لگاتار چار حرمت والے مہینوں کے ساتھ آتا ہے، اس لیے یہ ان میں سے آخری مہینے میں آتا ہے،

یعنی دوسرے مہینے ربیع کے بعد آتا ہے، اس لیے اسے (رجب) (ربیع) کہا جاتا ہے- ہ) اور ان میں ایک اضافی حرمت والا مہینہ شمار کیا جاتا ہے،

اس لیے عربوں نے اس کی عدت کو برقرار رکھنے کے لیے اس کے شروع میں یا آخر میں ایک مہینے کو متواتر حرمت والا مہینہ بنایا تھا-

چار مہینے تمام سالوں میں اور ہمیشہ، اگر اس کے شروع میں آئے تو اس کا آخری حصہ جائز ہے اور اگر اس کے آخر میں آئے تو اس کا پہلا جائز ہے-

جہاں تک مسئلہ انتقال کا تعلق ہے تو یہ دوسرا موضوع ہے کیونکہ حرمت والا مہینہ عمرہ کا مہینہ ہے جس کی حرمت عمرہ کرنے سے محفوظ ہوتی ہے اور حج

کے مہینے حرمت والے مہینوں سے باہر ہیں جن میں حج کے قافلوں پر حملہ کیا جاتا ہے، اس لیے ہو قریش چاہتے تھے- حج کے مہینوں کو ایک ہی مہینے سمجھتے-

موسم بہار کے موسم میں حرم کو انہی جگہوں پر بدل دیا گیا تھا اور اگلے موسم میں آنے والے حج کے مہینوں کے ساتھ جانوروں کی قدرتی افزائش کی گئی تھی-

فصل کاٹنا اور مذہبوں کا کھلنا، اس لیے اللہ تعالی نے حرمت والے مہینوں کی جگہوں کو تبدیل کرنے کے لیے جو کچھ کیا، اس کو اللہ کی حرام کردہ چیزوں کے ساتھ تعمیل قرار دیا-

مہینوں،

یہاں اس بات کی بھی دلیل ہے کہ ماہ رجب (ربیعہ) یا (رجب) سال کے اصل بارہ مہینوں میں سے ایک نہیں تھا، بلکہ یہ مہینوں کی تعداد میں دو مہینے ہیں، اور ان کا آنا ہے- کیلنڈر مہینے کے آنے کی جانشینی، اور یہ کہ بارہ مہینوں کے نام

دس دن اس شکل میں تھے (محرم)

پہلا صفر - دوسرا صفر - پہلی بہار - دوسری بہار - (رجب) (ربیعہ) پہلی بے جان چیز - دوسری بے جان چیز - رجب - شعبان - (رجب) (مدر) - رمضان - شوال - ذوالقعدہ - ذوالحجہ-

النصی سال کے شروع میں نام (محرم) کے ساتھ آتا ہے، پھر ربیع الثانی اور جمادہ کے درمیان نام (رجب ربیعہ) کے ساتھ آتا ہے، پھر شعبان کے درمیان آتا ہے-

دوسرا اور رمضان المبارک کو رجب مدر یا رجب العصام کہتے ہیں)-

5- حرمت والے مہینے (نسائی) کا حذف ہونا اور اسلام کے بعد اسلامی ریاست کس چیز کی طرف متوجہ ہوئی

الف مہینوں کی تعداد کا تعلق رقم کے درمیان چاند کے مراحل سے نہیں ہوا اور لفظ (معاملات) کو سمجھا گیا- چاند کے مراحل سے مراد ہے اور اللہ تعالی کے اس فرمان کی خلاف ورزی ہے-

وہی ہے جس نے سورج کو چمکتا

ہوا اور چاند کو نور بنایا اور اس کو ٹھہرایا تاکہ تم برسوں کی تعداد

اور حساب معلوم کرو، اس نے آیات کو تفصیل کے ساتھ نہیں بنایا۔

جاننے والے لوگوں کے لیے

10/5

حرمت والے مہینوں کا تصور حج کے مہینوں کے تصور کے - B
ساتھ (شہریت) بن گیا ج - زمین پر شکار کی ممانعت کا تصور صرف احرام کی جگہ تک محدود ہو گیا۔

اب عظیم تر حج کے تصور سے مراد صرف ایام تشریق یعنی دسویں ذی الحجہ کو قربانی کا دن ہے۔
ای - حج (معلومات) کا تصور ختم ہوگیا، اس لیے حج عرفات ہوگیا۔
ور - مقدس مہینوں کا تصور ختم ہو گیا ہے۔

جی - مقدس مہینے کا تصور ختم ہو گیا ہے۔

لڑائی اور جہاد اب ایک ہی تصور کے حامل ہیں اور سال بھر اس کی اجازت ہے۔- H
دوسروں پر حملہ کرنا خدا کے کام کی ترویج اور اسلامی فتوحات اور مطالبہ کے جہاد کے نام پر اسلام کو پھیلانے کا ایک معنی بن گیا ہے۔

زمینی شکار کو روکنے کے لیے اسلامی ممالک ویران ہو گئے۔- K
اسلامی مذہب کی توسیع پھیلنے پر ایک حادثاتی واقعہ تک محدود تھی کیونکہ روزے کے مہینے میں 16 گھنٹے سے زیادہ روزہ رکھنا ممکن نہیں
ہے جب کہ روزے کا مہینہ صرف شمالی ممالک میں گرمیوں میں آتا ہے- م - سال کے ہر وقت سامان

کی عدم دستیابی کی وجہ سے حج کے سفر سے تجارت کا الگ ہونا جس کی وجہ سے موسم سرما اور گرمیوں کا سفر غائب ہو گیا۔
کمرشل اور مکمل طور پر ختم- ن - کم
حج اور عمرہ کے تصور کو ختم کرنا۔

س – دسویں ذی الحجہ کے علاوہ عمرہ سال کے تمام مہینوں میں ہو گیا

اللہ پر بھروسے کے بغیر کوئی طاقت حاصل نہیں ہو سکتی

حرمت والے مہینے:

یہ معلوم ہے کہ آج دنیا کے بیشتر ممالک میں جانوروں کے تحفظ کے لیے یہ پابندی ایک مخصوص مدت تک محدود ہو سکتی ہے اور اس میں خاص قسم کے زمینی اور سمندری جانور بھی شامل ہیں- سورہ المائدہ کی آیات میں زمینی شکار کی ممانعت، جس میں اس نے اس ممانعت کے دوران مکمل سمندری شکار کی اجازت دی ہے، اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ انسان خود کو اس کا عادی بنائے اس پورے عرصے میں سرخ گوشت اور گھریلو پرندوں کے شکار سے کوئی تعلق نہیں ہے کہ انسان ان کے گوشت، کھال اور پروں کے لیے اٹھاتا ہے- اسے "کھیل" کہا جاتا ہے، بلکہ:

"ذبح کرنا" یا "روزہ رکھنا-" جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ میں ہے:

اور انہوں نے اسے ایک بڑی قربانی دے کر فدیہ دیا- ﴾

الصفت 107

یہ معاملہ ایک فرض کی صورت میں آنا چاہیے تھا، اللہ نے آپ کے لیے فلاں فلاں کا حکم دیا ہے، جیسا کہ اس نے فرمایا:

ادھر آو:

اے ایمان والو تم پر روزے فرض

کیے گئے ہیں جیسے طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے-

شاید تم نیک بن جاؤ ﴾

البقرہ 183

بلکہ اس ممانعت کے دور میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں مویشیوں یعنی پالنے والوں کو کھانے کی اجازت دی اور ہمیں ان کا گوشت کھانے کی اجازت دی جیسا کہ اس کا فرمان ہے:

ادھر آو:

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنے عہد کو پورا کرو، تمہارے لیے مویشی حلال کیے گئے ہیں-

سوائے اس کے جو آپ کو شکار کے لیے پڑھا جاتا ہے، جب کہ آپ بے شک خدا ہیں-

﴾

یے 5-1

چنانچہ بہت سی احادیث میں یہ سوال ان کہ ان مہینوں میں اللہ تعالیٰ نے جن مویشیوں کا تجربہ کیا ہے ان کی تفصیل ہے اور انہوں نے کہا کہ خدا انہوں نے ہر ایک سہولت کو حرام قرار دیا، ور جنگلی اور گھریلو گدھوں کو مستقل طور پر حرام قرار دیا، اور حرمت والے مہینوں میں ان کی کوئی تفصیل نہیں بتائی خدا کی کتاب سوائے اس کے جو خدا نے یہودیوں پر حرام کر دی ہے:

اور جو یہودی تھے ان پر ہم نے ان پر ہر وہ

چیز حرام کر دی تھی جو پنجہ والے تھے اور گائے اور بھیڑ

ان کی چربی سوائے اس کے جو ان کی پیٹھوں میں یا ان کی کمر میں یا جو

ملایا گیا ہو- ان کو ان کی سرکشی کا بدلہ دو، اور یقیناً ہم سچے

ہیں گے" (6:146)

جہاں تک حرام کھانے کی تفصیلات کا تعلق ہے تو انہوں نے اس کا خلاصہ درج ذیل دو آیات میں کیا

کہو کہ جو کچھ مجھ

پر نازل کیا گیا ہے اس میں میں اسے کھانے والے پر حرام نہیں پاتا، سوائے اس کے

کہ وہ مردار ہو، یا کوئی خراب چیز ہو، یا سور کا گوشت ہو، کیونکہ وہ بے حیائی ہے یا

بے حیائی اللہ کے سوا اس کا مستحق ہے، پس جو کوئی مجبور ہو، نہ بچنے والا اور نہ لوٹنے

والا، تو یقیناً تمہارا رب بخشنے والا مہربان ہے۔ ﴾

6 145

حکمت کی تفصیل درج ذیل ہے:

ہم پر مردار اور خون حرام ہے اور جن کا ادرک کتا ہے اور

جو یادگار پر ذبح کیا جاتا ہے، اور یہ کہ تم وقت کے لحاظ سے

تقسیم ہو تو تمہارا دین ہے، اور میں نے اپنا فضل

پورا کر دیا، اور مرے پاس ایک مذہب کے طور

پر امن کے ساتھ مطمئن ہے لیکن جو کوئی گناہ کا سہارا

لیے بغیر مصیبت کی حالت میں مجبور ہو جائے

تو خدا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ ﴾

5 3

چونکہ انسان صرف مویشی پالتا ہے، جیسے بھیڑ، بکری، گائے، اونٹ اور کچھ پرندے، اس لیے باقی جانور وہ ہیں جنہیں انسان اپنی خدمت کے لیے پالتا ہے، جیسے گدھے، خچر، گھوڑے، کتے، بلیاں اور کچھ ذہین پرندے جیسے کہ کبوتروں کا گھر جانا، ان کا عادی ہو جاتا ہے اور ان سے محبت اور ہم آہنگی کے جذبات وابستہ ہوتے ہیں۔
گویا وہ اس کے خاندان کی فرد ہے، اس نے اسے کھانے سے انکار کیا، اس پر عائد کردہ ممانعت کی وجہ سے نہیں، بلکہ اس کے اور اس کے درمیان باہمی پیار اور شفقت کے رشتے کی وجہ سے۔
صرف۔

جہاں تک جنگلی، لاوارث جانوروں کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو صرف شکار کی ممانعت کے دوران ہی منع کیا ہے کیونکہ ان کا ایک دور حیات ہے جو مکمل نہ ہونے کی صورت میں ان پر اثر انداز ہوتا ہے اور ان کے فنا ہونے کا سبب بنتا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کی وضاحت نہیں کی۔ مہینوں کے ناموں کے ساتھ مدت جو موسمی علامات کی پیروی کرتے ہیں، زمین، جنوب اور شمال کی آب و ہوا میں فرق کی وجہ سے۔

جہاں تک رسول کی طرف سے گھریلو گدھوں کو ذبح کرنے یا شکار کرنے کی ممانعت کا تعلق ہے تو یہ ممانعت ہے، ممانعت نہیں۔ کے درمیان بہت بڑا فرق ہے۔ ممانعت اور ممانعت اس لیے کہ ممانعت صرف خدا کا حکم ہے اور اس کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں، اور یہاں حکم اصناعی کی نافرمانی اس کے اندر آتی ہے۔ وہ کبیرہ گناہ جو خدا نے انسان پر حرام کئے ہیں، وہ خدا کی طرف سے یا خدا کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہو سکتے ہیں، جیسا کہ آپ قانون بناتے ہیں۔
وہ ریاست یا رواج جس کے لوگ اپنے معاشرے میں عادی ہیں اور وہ کبیرہ گناہوں اور ممنوعات میں شامل نہیں ہے۔

لہٰذا ان چار مقدس مہینوں میں زمین پر شکار کی ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ ان کی کھالیں، ہڈیاں، کھال یا پنکھ حاصل کرنے کے لیے تمام جنگلی جانوروں کا شکار کرنا اور ان کو مارنا مکمل طور پر روکنا ہے۔ کھانے کے لیے ان کا گوشت بنانے کی ضرورت کے بغیر:

تمہارے لیے سمندر اور اس کی خوراک کا شکار کرنا اور شکار کرنا جانور ہے اور جب

تک تم حرم میں رہو گے تم پر خشکی کا شکار کرنا حرام ہے اور اللہ سے ڈرو جس کے

پاس تم جمع کیے جاؤ گے۔

جدول 96

عجیب بات یہ ہے کہ اسلامی وراثت اور فقہ جو قرآن کریم کی آیات کی تشریح کرتی ہے وہ اکثر قرآن کی واضح آیات کی تلاوت سے متصادم ہوتی ہے۔
گویا وہ جان بوجھ کر تبدیل کرنا چاہتے ہیں جو قرآن میں بیان کیا گیا ہے۔

جواد علی نے المفصل فی تاریخ العرب میں ذکر کیا ہے کہ زمانہ جاہلیت نے سال کے مہینوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا تھا. باقاعدہ مہینے-
آٹھ مہینے اور چار مقدس مقامات-ان کے معبودوں کے لیے مقرر کیے گئے تھے جن میں لڑائی، تجاوز اور حرمت کی خلاف ورزی
جائز نہیں تھی اور باقی آٹھ مہینوں میں وہ لڑے اور ایک دوسرے پر حملہ کرتے، پھر لڑائی بند کردیتے اور اگلے مہینوں میں چھاپے مارے-
باقی پناہ گاہ-

یہاں شکار کے موضوع کی عدم موجودگی پر غور کریں، گویا اللہ تعالیٰ کو ان سرمناک کاموں پر کوئی اعتراض نہیں ہے جن کا ذکر یہاں کیا گیا ہے، جیسے سال
کے باقی مہینوں میں حملے، حملے، حملے، اور مقدسات کی پامالی"

ان کے لیے حرمت والے مہینے چار، تین لگاتار مہینے ہیں، جو ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم ہیں، اور ایک مہینہ جو کہ (رجب) کا مہینہ ہے، اس لیے یہ سال کا ایک تہائی ہے-
زمانہ جاہلیت کے لوگ اس کی تعظیم کرتے تھے، اور وہ اس میں لڑائی کی اجازت نہیں دیتے تھے، یہاں تک کہ جو شخص اپنے باپ کو قتل کر دے اسے اس میں ڈال دیا جائے گا-
اور اس کا بھائی اس کو ان مہینوں کی حرمت کی وجہ سے غصہ نہ دلائے، جو ایک قدرتی رجنگ ہے جس میں قبائل آرام کرتے ہیں اور پیمائش کا سہارا لیتے ہیں-
اور بازاروں میں جانے کی فضیلت، جو محفوظ اور مستحکم ہوں اور جارحیت یا اچانک حملے کا اندیشہ نہ ہو، اور ان مہینوں کی ممانعت
صحرا میں ایک ضرورت، جو ان کی زندگی کی فطرت سے ضروری ہے-

غور کریں کہ زمانہ جاہلیت میں ان مہینوں کی ترتیب کی وضاحت 17 ہجری کے بعد کے مہینوں کی ترتیب کے ساتھ کیسے آتی ہے- حج کے مہینوں میں
تقریباً مکمل اطلاق کے ساتھ، اس میں شکار کی ممانعت کے موضوع کی مکمل عدم موجودگی اور صرف لڑائی کے موضوع کا ذکر ہونا نہ اس بات کا ثبوت ہے-
یہ تعبیر بعد کے زمانے میں سامنے آئی اور زمانہ جاہلیت میں سے ماہِ نسائی کو حذف کرنے کا مسئلہ نظر نہیں آیا-

طبری نے اس آیت کی تفسیر میں کہا: "جب حرمت والے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو، اور انہیں پکڑو اور ان کا محاصرہ کرو-"
اور ان کے لیے ہر گھات کی جگہ پر بیٹھو"، جب حرمت والے مہینے گزر جائیں)، وہ چار ہیں جنہیں ہم نے شمار کیا ہے، یعنی بیسویں ذی الحجہ
محرم، صفر، ربیع الاول اور ماہ ربیع الثانی کے دسویں دن اس مضمون کے مصنفین نے کہا: ان مہینوں کو: (حرام) کہا گیا-
اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو مشرکوں کا خون بہانے یا ان کے لیے قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے سوائے اچھے طریقے کے-

محترم قارئین، میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ ڈاکٹر جواد علی نے اپنی گفتگو کا آغاز اسلام سے پہلے کے
عربوں کے بارے میں کیا تھا. انہوں نے ان مہینوں میں لڑائی اور جارحیت کی ممانعت کا ذکر کیا تھا- زمانہ. اور اس بنیاد پر یہ
ممانعت ہے. نہ کہ ان عربوں کے بارے میں ان کی گفتگو میں اور ان مہینوں میں ان کی زندگی کے معاملات میں کیا کیا بریر تھ-
مورخین کی درجہ بندی کے مطابق سماجی طور پر بیان کیا گیا قدرتی اور ضروری کے طور پر. اور کس طرح ڈ کٹر نے چھلانگ لگائی
اور اچانک الطبری کی اس قرآنی آیتٌ کی تفسیر کو شامل کیا جو سورہ میں مذکور امن معاہدے کے بارے میں بتاتی ہے-
برأت جو مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان ہوتی تھی اور اس کے انعقاد کی تاریخ ان چار متواتر حرمت والے مہینوں کی تاریخ کے ساتھ موافق
تھی جن کا لوگوں کے درمیان پرامن معاہدوں کے آغاز سے کوئی تعلق نہیں تھا لیکن الطبری نے اپنی تفسیر ختم کردی- چار مقدس مہینوں میں لڑائی، حملہ
اور حملے کی ممانعت کے بارے میں اسلام سے پہلے کے لوگوں کے عقائد کی تصدیق کرتے ہوئے، راستہ کھولنا اور براہ راست تحریف کرنا
باقی آٹھ مہینوں میں لڑائی اور بلغار اہل ایمان کے لیے ہے، بلکہ ان مہینوں کے گزر جانے کے بعد مشرکین کا محاصرہ کرنے اور ان سب کو
قتل کرنے کی اجازت دی ہے-

نیز یہاں کی تشریح یہ سمجھتی ہے کہ حرمت والے مہینوں کی ابتداء اسلام کے بعد اختیار کیے گئے ایام تشریق سے شروع ہوتی ہے نہ کہ اس سے پہلے
یعنی دسویں ذی الحجہ کو) کیونکہ پچھلے عرب مہینوں کے معانی کا جائزہ لیتے ہوئے ہم نے ایسی خبریں دی ہیں جو اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ (قص
بر) وہ لاش ہے جسے قربانی کے ایام میں ذبح کیا جاتا ہے، یعنی زمانہ جاہلیت میں قربانی کے ایام، جو صفر کے پہلے مہینے کے آغاز سے متعلق تھے، یعنی بعد میں-
ذوالحجہ کے مہینے کا اختتام، اس کی دسویں تاریخ نہیں-

النیسابوری نے کہا: زہری کی روایتٗ سے براءت شوال میں نازل ہوئی اور اس سے مراد شوال، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم ہیں- کہا گیا کہ یہ ہے: بیس ذی الحجہ، محرم، صفر، ربیع الاول، اور ربیع الآخر کی دسویں، اور یہ اس لیے حرام ہے کہ وہ اس پر ایمان رکھتے تھے، اور یہ حرام ہے- ان کو قتل کرو اور ان سے جنگ کرو- یا غلبہ کو حرام کہا گیا کیونکہ ذوالحجہ اور محرم ان میں سے ہیں اور کہا گیا کہ عدت ذی القعدہ کی دسویں سے ربیع الاول کی دسویں تک ہوتی ہے- چونکہ اس سال کا حج اس وقت سنی کے لیے تھا، پھر اگلے سال ذوالحجہ میں ہوا، اس لیے صفر اور ربیع اول اور آخری حرمت میں شامل ہیں- ان روایات کے مطابق مہینوں کے باوجود یہ ان مقدسٗ مہینوں میں سے نہیں ہیں جو جاہلیت کے لوگوں کے لیے معلوم ہوئے ہیں اور ڈاکٹر نے اس کی وضاحت اس میں دیکھی- النیسابوری نے اس کی تفسیر نسائی ورکر کا فعل ہے-

لیکن ذہین قاری ہماری تاریخ میں تصادفی طور پر لکھی گئی اس تقریر سے چار بہت اہم باتیں محسوس کرے گا:

پہلا مسئلہ، یہ وہ نکات ہیں جن سے مفسرین کو ان مہینوں کی تعیین میں اختلاف ہوا کیونکہ وہ اب معرفت کے نزول کے بعد تھے- حرمت والے مہینے کے بارے میں آپ سے پوچھتے ہیں کہ اس میں لڑنا عظیم ہے اور ماہ مقدس کے بارے میں یہ خبر دوسرے کے تصور سے جڑی ہوئی ہے- چار مقدس مہینے، غور کرتے ہوئے کہ یہاں اسمیت مہینے کی ہے- حرام ایک عام معنی ہے، مخصوص نہیں- اس طرح قیاس کے بہانے باقی مہینوں کے لیے لڑائی کی ممانعت کو ختم کر دیا گیا اور ان مہینوں کے درمیان ان کا نام یا جگہ بھی نہیں بتائی گئی، اس لیے ان میں اختلاف ہوا- اور جب انہوں نے اسے زیادہ سے زیادہ یاد کرنے کی کوشش کی تو انہوں نے کہا (یعنی ماضی میں حرام تھا، اب کچھ اور ہے! یعنی موجودہ وقت میں حرام نہیں ہے!

دوسرا مسئلہ، مفسرین نویں سال ذی القعدہ کی دسویں اور دسویں سال ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو مانتے ہیں- ہجرت کے لیے، جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، جسے بعد میں حج کی اصل تاریخ کے طور پر دستاویز کیا گیا تھا (اور بعد میں انہوں نے اسے عظیم تر حج بھی کہا تھا) قربانی کا دن، یعنی عرفات، اور (حج) کا تصور ختم کر دیا گیا- البقرہ 197 میں مذکور سب سے مشہور معلومات اور ابراہیمی عربوں کو معلوم ہے: شوال - ذوالقعدہ - ذوالقعدہ- دس کو مکمل اور مسلسل طور پر ختم کر دیا گیا ہے- اس بنا پر ان کا یہ عقیدہ تھا کہ حرمت والے مہینے گیارہویں ذی الحجہ کو شروع ہوتے ہیں اور صفر الاول (محرم) کے چاند کے ظاہر ہونے سے شروع نہیں ہوتے اور بیسویں ربیع الاول کو ختم ہوتے ہیں- آخر، اور اس کے اختتام پر ختم نہ ہو- اس تفہیم کے مطابق نہیں داخل کیا گیا ہے-

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ اس آیت میں جن حرمت والے مہینوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ اسلام سے پہلے عربوں کے مہینوں سے بالکل مختلف ہیں کیونکہ یہ چار ہیں- لگاتار، تین ہیانیے اور ایک فرد-

چوتھا معاملہ: ان کا عقیدہ ہے کہ ہجرت کے دسویں سال حرمت والا مہینہ پچھلے سال آنے کے بعد دوبارہ آیا- ہوا، گویا اس کا آنا ہر سال اور ہر سال کے شروع میں ہوتا ہے، حتیٰ کہ اس کے حذف ہونے سے پہلے، اور ہر 32 ماہ میں ایک بار نہیں-

ابن کثیر نے البدایہ و النہایہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوبکر صدیق کو سنہ نو میں حج کا کمانڈر بنا کر بھیجنے کا ذکر کرتے ہوئے درج ذیل کو ذکر کیا ہے

ابن اسحاق نے رمضان میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے طائفٗ کے لوگوں کے وفود کا ذکر کرنے کے بعد کہا، جیسا کہ اس کی تفصیل پیش کی گئی تھی، انہوں نے کہا: اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان، شوال اور ذوالقعدہ کے باقی مہینوں میں قیام فرمایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سنہ نو میں حج پر امیر بنا کر مسلمانوں کے لیے قیام فرمایا-

ان کے حج اور اہل شرک نے اپنے حج کے مقامات سے ابھی تک منہ نہیں موڑا تھا اور ان میں سے بعض کے پاس مدتوں کے لیے عارضی عہد ہے، چنانچہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ رخصت کیا- مسلمان اس کے ساتھ اور ابواب سے الگ ہو گئے. اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ کی ابتدا سے { یہ آیات نازل فرمائیں: اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں کے لیے جن سے تم نے عہد کیا تھا- خدا اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کو حج کے دن، کہ خدا مشرکوں سے پاک ہے، اور اس کے رسول } کہانی کے آخر تک- پھر ابن

اسحاق نے ان آیات کے بارے میں بیان کرنا شروع کیا اور ہم نے تفسیر میں ان پر بحث کو وسعت دی ہے اور خدا کی حمد و ثناء ہے-

مراد یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ رہنے کے لیے بھیجا اور خود علی رضی اللہ عنہ کو بھیجنا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف سے مشرکوں کو اس کی تردید پہنچانے کا پیزہ اٹھانا تھا کیونکہ وہ آپ کے چچازاد بھائی اور آپ کے قبیلے کے فرد تھے-

ابن اسحاق نے کہا مجھے حکیم بن حکیم بن عباد بن حنیف نے ابو جعفر محمد بن علی کی سند سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا: جب براءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور اس نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لوگوں کے لیے حج کرنے کے لیے بھیجا تھا، ان سے کہا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ ہوتے بھیجا اسے ابوبکر کے پاس لے جایا گیہ

اس نے کہا: میری طرف سے میرے خاندان کے ایک آدمی کے علاوہ کوئی نہیں کرے گا، پھر اس نے ابن ابی طالب کو بلایا اور کہا میں براءۃ کے دل سے یہ قصہ لے کر آیا ہوں-

اور آپ نے قربانی کے دن منیٰ میں جمع ہونے پر لوگوں کو اعلان کیا کہ کوئی کافر جنت میں نہیں جائے گا اور کوئی مشرک سال کے بعد حج نہیں کرے گا اور نہ طواف کرے گا۔ گھر میں ننگا۔ جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد ہے اس کے پاس مدت تک ہے۔

چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی پر ابن ابی طالب کے پاس گئے، یہاں تک کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو فرمایا: امیر یا کمانڈر؟ ؟

فرمایا بلکہ اس کا حکم ہے۔ پھر وہ آگے بڑھے اور ابوبکر نے لوگوں کے لیے حج کیا، اور اسی سال عربوں نے اپنے حج کے عہدوں کو جاری رکھا جو وہ زمانہ جاہلیت میں تھے، یہاں تک کہ ابن ابی طالب کے قیام کا دن آیا جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں دعوت کا اعلان کیا تھا اس دن سے چار مہینے تک لوگوں کو اس کا اعلان کیا، تاکہ ہر لوگ اس کی طرف لوٹ آئیں ان کی حفاظت اور ملک، پھر مشرک کے لیے کوئی عہد نہیں ہے اور کوئی عہد نہیں ہے سوائے اس کے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا ہو اور وہ اپنی زندگی کی مدت کے لیے اس کا ہے۔ اس سال کے بعد کسی مشرک نے حج نہیں کیا اور نہ ہی کعبہ کا برہنہ طواف کیا، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے

سکیم (sh)

1. سال ہو میں ناسبان مہینے کا محل وقوع دیکھنے کے لیے اوپر چارٹ (U) کو دیکھنے کی کوشش کریں، اور ان ہیئے ایے ہوئے پاس کے۔ سال کے آخر میں ذوالحجہ کا مہینہ آتا ہے اور پھر حج کے مہینوں کی تعداد تین کے بجائے 4 مہینے ہو جاتی ہے، تو ہم حج اور عمرہ کے ایک ساتھ جمع ہونے کی وجہ سے زیادہ حج کا مطلب سمجھتے ہیں (دیکھیے سابقہ تحقیق سے ماہ مقدس کے معنی کی وضاحت)۔ پھر چار

2. حرمت والے مہینوں میں اس کی جگہ دیکھو جو لڑائی سے پرہیز اور ایک ساتھ شکار کی ممانعت کی مدت ہے اور یہ شمار کیا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک اس کے ساتھ صرف شکار کی ممانعت ہے، لڑائی نہیں۔

3. کیونکہ اگر ہم سورہ براء کی پہلی پانچ ایات کو پڑھیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ مذکورہ معاہدہ کا اعلان اس کا آغاز بڑے حج کے دن یعنی حج کے اختتام پر ہوا، کیونکہ حج شوال میں شروع ہوتا ہے، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ذوالقعدہ میں حج کیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان آیات کے ساتھ اس سال کے حج کے آخر میں قربانی کے دن علی بن ابی طالب کو بھیجا تاکہ انہیں حج کے اس عظیم ترین دور کے اختتام پر پڑھا جائے۔ اس مفہوم کی بنا پر (سب سے بڑا!) صفت حج کے لیے ہے نہ کہ اج کے لیے میں اس معاملے کو تفصیل سے بیان کروں گا۔ اس بنیاد پر یہ معاہدہ اس مدت کے ختم ہونے کے فوراً بعد شروع ہو جائے گا۔ حج مکمل طور پر اور حج کے بعد لگاتار چار مقدس مہینوں میں داخل ہونے اور اس سے الگ ہونے کا آغاز۔ اگر چہ

4. حج کے تمام مہینے حرمت والے مہینوں کی طرح ہی ہوں جن میں جنگ اور شکار مکہ کی مسجد میں حرام ہے اور صرف احرام کے دوران، جیسا کہ آج مفسرین ان کو سمجھتے ہیں، جن کا ذکر یہاں آیت میں کیا گیا ہے، اور یہ کہ وہ بن گئے۔ صرف چار مسلسل مہینے۔ ان دونوں کے درمیان حرمت والا مہینہ آنے کی وجہ سے یہ حرمت والا مہینہ بھی ہوتا ہے جس میں چار مہینے تک معاہدہ جاری رہنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے لڑائی کو حرام قرار دیا ہے، اس کے برخلاف جو لڑائی کے فرض میں بیان کیا گیا تھا۔ اس میں (2 217) کیونکہ یہ معاہدہ چار ماہ تک جاری رہے گا، تین ماہ یا پانچ مہینے نہیں، جیسا کہ اس کے بعد ہوگا۔ اگلے چار اور اس

5. کیونکہ جیسا کہ ہم خبروں کے سیاق و سباق سے دیکھتے ہیں، انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ اس مقدس مہینے کا آنا حرمت والے مہینوں کے شروع ہونے سے پہلے تھا۔ سے متصل ان کو لگاتار پانچ مقدس مقامات بنا دیں گے کیونکہ یہاں کے مقدس مہینے کا تعلق مہینوں کی خصوصیت سے ہے۔ ممانعت کا تعلق صرف شکار کی ممانعت سے ہے اور یہ اس معاہدے کی مدت سے باہر ہے کیونکہ یہ صفر الاول سے پہلے اور ذی الحجہ کے بعد ہوا اگر حرمت والے مہینوں میں جنگ کی ممانعت کا تصور ہو۔ جیسا کہ مفسرین کا خیال ہے کہ اس مدت میں حرمت والے مہینوں کی مدت میں ماہ نسی (مقدس مہینہ) کا اضافہ کرنا ضروری تھا۔ یہ معاہدہ چار کے بجائے پانچ ماہ تک جاری رہے گا۔ اس حج کے

6. بعد کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو الوداعی حج کیا اسے کسی متن میں (عظیم ترین حج) کے طور پر بیان نہیں کیا گیا ہے۔

قرآن، سوائے حدیث کے، کیونکہ الناسی ہر سال نہیں آتا بلکہ ہر تین سال میں آتا ہے، اور اس کا آنا کئی مہینوں میں بار بار نہیں آتا-
حج ہر آٹھ سال میں صرف ایک بار ہوتا ہے-
ڈاکٹر جواد نے اپنی تفصیلی کتاب میں مزید کہا کہ دوسری قوموں کا ذکر کیا گیا ہے، جیسے قبیلہ عطفان اور قیس، جو آٹھ افراد کو محروم کرتے تھے-
سال کے مہینے، اور اسی کو عاشمہ نے ذکر کیا ہے:
تمہارا کرایہ ہم پر حرام ہے اور ہمارا پڑوسی تمہارے اور اس کے لیے حلال ہے-
چنانچہ لوگوں کو عربوں کے دو گروہوں کا سامنا ہے جو مہینوں کو حرام قرار دیتے ہیں ایک وہ گروہ جس نے سال کے چار مہینوں کی حرمت تک محدود رکھا اور انہیں حرمت والے مہینے قرار دیا، اور ایک گروہ جس نے حرمت والے مہینوں کی تعداد آٹھ اور مباح مہینوں کی تعداد چار کی- اور وہ پہلے گروپ سے تعداد میں چھوٹے ہیں- لیکن ہمیں قبل از اسلام قبائل کا ایک تیسرا گروہ ملتا ہے جنہوں نے تمام مہینوں کی حرمت کو نظر انداز کیا، اور سال کے کسی مہینے کی حرمت نہیں کی، اور اس کی حرمت کو تسلیم نہیں کیا، اور سال کے تمام مہینوں کو مساوی قرار دیا- سب مباح ہیں، اس نے وہ مباح کے نام سے مشہور تھے، اور وہ حرام کے خلاف تھے (اور یہ وہی چیز ہے جو حرمت کو منسوخ کرنے کے بعد اسلام بن گئی- عربوں کے ایک گروہ کا وجود، یعنی خثعم اور طائی، انہوں نے ذکر کیا کہ وہ حرمت والے مہینوں کو جائز سمجھتے تھے اور ان میں جنگ کرتے تھے، اور نہ ان کی حرمت کرتے تھے، اور نہ ہی مسجد حرام کی پرواہ کرتے تھے- اور نہ ہی حرمت والے مہینے کی کوئی حرمت ہے ان میں سے بعض نے قدعہ کے زندہ رہنے والے اور شکور اور حارث بن کعب نے کہا کہ وہ ان لوگوں کے عقیدہ کے مطابق ان میں فرق نہیں کرتے- مہینوں میں فرق نہیں ہے، اور ان کی نظر میں یہ سب یکساں ہیں، نہ حرمت والے مہینوں کے ہونے پر یقین رکھتے ہیں، اور نہ ہی ان کے نزدیک مباح مہینے ہیں- وہ سال کے کسی بھی دن یا مہینے میں لڑائی سے باز نہیں آتے، اس لیے وہ حرمت والے مہینوں کے مقابلے میں وہ لوگ ہیں جن پر سال کے مہینوں کا کوئی عہد یا فرض نہیں ہے- معلوم ہوتا ہے کہ مقامی لوگ ان حرمت والے مہینوں میں احرام اور دیگر کو ایذا دیتے تھے اور چونکہ ان مہینوں میں لڑائی سے پرہیز کرنا عورتوں کے لیے جائز تھا- تقلید کرنے والے اگر مقامی لوگوں پر حملہ کرتے ہیں تو ان سے لڑنے سے منع کرتے ہیں، جیسا کہ اس میں لکھا ہے، جو لوگ موسم کے مہینے بھول جاتے ہیں وہ کہیں گے کہ ہم نے تم کو ان مہینوں میں جنگ کرنے سے منع کیا ہے سوائے مقامی لوگوں کے خون کے- ان مہینوں میں ان کا خون بہانا جائز ہے- اور آیا: (اور میں نے طی اور خثعم کے دو معاملات کا خون حلال کر دیا ہے، لہذا انہیں جہاں پاؤ قتل کر دو اگر وہ تمہارے سامنے پیش کیے جائیں)-
انہوں نے حرمت والے مہینوں میں مخالفین سے لڑنے کو اپنے دفاع اور ایک واجب ضرورت کے طور پر تجربہ کیا، لہذا خواہش نے اسے اپنے سالانہ ترتیب میں مقرر کیا جس میں انہوں نے (النصی) مقرر کیا تھا، تاکہ لوگ حرمت کی تاریخ اور جگہ جان سکیں- آنے والے سال کے مہینوں میں محرم کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ حرمت والے مہینوں میں لڑنے سے باز رہے، کیونکہ وہ حرمت والے مہینے ہیں، ورنہ وہ اپنے آپ کو، اپنے اہل و عیال کو اور اپنے مال کو بے نقاب کرتے ہیں- تباہی، خاص طور پر چونکہ جنگجو ان کے بالکل مخالف عقیدے کے لوگ ہیں، اس لیے دفاع کا قانون اپنی طرف سے، اس نے انہیں دونوں کیمپوں سے لڑنے کا حق
دیا- پھر ڈاکٹر جواد نے اس تعریف کا حوالہ دیا جو کہ حج کے مہینوں کو مسجد حرام کے مہینوں سے الگ کرنے کے تصور کے بالکل خلاف ہے، چنانچہ انہوں نے دونوں تصورات کو یکجا کیا-
ایک لحاظ سے انہوں نے اپنا بیان یوں جاری رکھا:
واضح رہے کہ ذی القعدہ اور ذوالحجہ سال کے آخری دو مہینے ہیں، اس کے بعد نئے سال کا پہلا مہینہ ہے، جو کہ محرم ہے، لیکن یہ تین مہینے متواتر ہیں- وہ واحد مہینہ ہے جو قابل اعتقاد ہے اور اسی وجہ سے اسے (رجب) کہا جاتا ہے- حج اور عمرہ کے مناسک ادا کرنا، اس لیے حج کے مہینوں سے پہلے ایک مہینہ جو کہ ذوالقعدہ ہے، حرام کر دیا گیا، کیونکہ وہ اس میں لڑائی سے پرہیز کرتے تھے، اور ذوالحجہ کا مہینہ اس لیے حرام کیا گیا تھا کہ انہوں نے حج پر دستخط کیے تھے- اس کے بعد اس کے عبادات میں مصروف تھے، اس کے بعد ایک اور مہینہ جو کہ محرم ہے، اس لیے کہ وہ اپنے ملک کے دور دراز حصے میں سلامتی کے ساتھ واپس آجائیں، اور رجب کو سال کے وسط میں منع کر دیا گیا- گھر میں جانے اور وہاں عمرہ کرنے والوں کے لیے
وہ جزیرہ نما عرب کے دور دراز حصے سے اس کے پاس آتا ہے، اور وہ اس کی عبادت کرتے ہیں اور سلامتی کے ساتھ اپنے وطن لوٹتے ہیں-

یہ بیان اہل خبر کے ناقص مشاہدے اور نتیجے پر مبنی ہے، کیونکہ انہوں نے غور کیا:

والے مہینے تین ہیں اور ذوالقعدہ سے شروع ہوتے ہیں، ذوالحجہ کے وسط میں ہوتے ہیں اور محرم کے ساتھ ختم ہوتے ہیں- اب اس بات کی تصدیق کرتی ہے-
لگاتار چار، غیر منقطع- پھر اس نتیجے پر

2 پہنچ کر انہوں نے حرمت والے مہینوں کو خود حج کے مہینے بنا لیا، یہ خیال کرتے ہوئے کہ حج انہی پر شروع ہوتا ہے اور ان پر ختم ہوتا ہے-
یہ پیچیدگی کا تصور ہے، اور ہم اسے مطالعہ (اسلام سے پہلے حج) میں بھی بیان کریں گے-

3. پھر انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ زیادہ حج کی صورت میں حج کی مدت میں اضافہ ہوا ہے۔ وہ اس تفصیل کو حیثیت کی علامت سمجھتے ہیں۔ ذی الحجہ کا نواں دن علامتی ہے نہ کہ حج کی مدت۔ یہاں تک کہ اگر وہ

4. سمجھتے ہیں کہ چھوٹا حج وہ ہے جو رجب میں ہوتا ہے اور بڑے حج سے مراد حج کی طویل مدت ہے جو شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ میں ہوتا ہے، حج وداع ہوگا۔ اس سے بھی بڑا حج ہو گا اور محرم کا مہینہ اپنے کئی مہینوں میں سے نکل جائے گا اور اس روایت میں حرمت والے مہینوں کے ساتھ ملانے کا خیال بھی باقی رہے گا، ان میں سے بعض نے مہینوں کی تعداد بدل دی ہے۔ اور ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم تک کا حج، ذوالحجہ کی دسویں تاریخ (حج کا سب سے بڑا دن، یاد رہے کہ اس صورت میں یہ درمیان میں آتا ہے۔

جواد علی نے اس معاملے میں اپنے تجربے کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے: لیکن (رجب) کی حرمت کے بارے میں راویوں کا بیان ان کے تینوں حرام مہینوں کی تصریح کے موافق نہیں ہے اگر انہوں نے ذوالقعدہ اور محرم کی ممانعت کی تھی۔) حج کی تیاری کی وجہ سے بیت اللہ میں تشریف لے جانے اور اس سے اپنے گھروں کو لوٹنے کی وجہ سے جیسا کہ انہوں نے دعویٰ کیا تھا، پھر (رجب) کی ممانعت اور اسی وجہ سے اس کا تعلق جوڑنا بھی ضروری ہے کہ حاجیوں کو اس سے پہلے اور اس سے پہلے ایک مناسب وقت دیا جائے۔ اس میں عمرہ کرنے کے بعد تاکہ وہ اس بات کو یقینی بنا سکیں کہ وہ مکہ جائیں گے اور وہاں سے بحفاظت واپس جائیں گے اور سفر یکساں ہے اور حج کے موسم میں یا عمرہ کے موسم میں اس کی طوالت یا طوالت کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کیونکہ فاصلہ ہوتا ہے۔ مذہبی عبادات کے بدلے سے نہ بدلے، خواہ ہم حج، تجارت اور اس کے دوران ہونے والے مادی فوائد کی وجہ سے تین مہینوں کی حرمت کو طول دے دیں، تو یہ تصریح جائز ہے۔ لیکن میں نے کیوں نہیں کیا؟ وہ یہ عمل (شہریت) رجب کے سلسلے میں کرتے ہیں، جس کے دوران عمرہ کو جزیرہ نما عرب کے دور دراز حصے سے مکہ تک پہنچنے کے لیے ایک ماہ سے زیادہ کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ اور اپنے آبائی علاقوں کو لوٹنے کے لیے۔ ایک ماہ کے اندر مکہ پہنچنا اور جنوبی عرب، خلیج یا عراق میں اپنے گھروں کو بحفاظت واپس جانا بالکل ناقابل فہم ہے، بلکہ میرے خیال میں یہ اہل خبر کے دعووں میں سے ہے۔

میرے والد نے اسی کتاب، دین الرحمن، صفحہ 810 میں تصدیق کی ہے کہ خط استوا کے شمال میں جن مہینوں میں جانور افزائش کرتے ہیں وہ بہار کے مہینے ہیں، جو کہ اپریل کے وسط میں شروع ہوتے تھے۔ نور، اور 60 دن تک جاری رہا، یعنی ماہ ربیع کے آخر تک. دوسرے یہ کہ صفر اوّل سے حرمت والے مہینوں کے آغاز کا اعلان ہے۔ بہت سے پرندوں اور جانوروں کی جنوب سے شمال کی طرف ہجرت کا موسم ان کے گھونسلوں اور جھونپڑیوں کی تعمیر کا عرصہ جو کہ موسم بہار سے 60 دن پہلے آتا ہے، اس لیے متواتر مقدس مہینے پہلے ایک مناسب مدت شروع کرتے تھے۔ بہار کا موسم، ایک ہی وقت میں ان جانوروں کی نقل و حرکت، پیدائش اور انکیوبیشن کے لیے تمام

ضروریات فراہم کرنے کے لیے۔ بعض ماہرین لسانیات نے ذکر کیا ہے کہ عرب کے لوگ رجب کو صفر کہتے تھے اور اسی طرح ان کے کیلنڈر میں دو صفر ہوتے تھے۔ پہلی بہار (پہلی بہار) اور آخری) اور دو مہینے بے جان اشیاء کہلاتے ہیں۔ پہلی اور بعد کی زندگی اور پہلی صفر آج ہمارے رواج میں محرم ہے اور آخری،صفر بھی ہماری اصطلاح میں صفر ہے اور زمانہ جاہلیت کے لوگ محرم کی حرمت کو صفر تک مؤخر کرتے تھے۔ حرمت والا مہینہ ہو۔ اور ابن کثیر نے کہا: وہ محرم کہا گیا تھا۔ چنانچہ اس کی ممانعت کے ابواب میں چونکہ عرب اس کے ساتھ اتار چڑھاو کرتے تھے، اس لیے اسے ایک سال مباح اور دوسرے سال حرام قرار دیتے تھے) یعنی یہ بدلنے والی تشویش

تھی، اور یہ طے نہیں تھی، پھر اسلام میں اسے قائم کیا گیا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ صفر (پہلا) بنیادی طور پر ایک حرمت والا مہینہ ہے اور اس کا نام بدلنا اس کی حرمت کی تصدیق کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دسویں محرم کا روزہ رکھتے تھے (جسے عاشوراء کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہودی) اس کے قائم ہونے سے پہلے، اور کہا جاتا تھا کہ رمضان میں روزے فرض ہیں، اور روایت ہے کہ قریش اس دن کی تعظیم کرتے تھے، اور اس پر کعبہ کو ڈھانپتے تھے، اور تمام سے روزہ رکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح کی، لیکن وہ صرف نئے چاند کی گنتی کر رہے تھے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو محرم کی دسویں تھی۔ ور رمضان المبارک) ور اس نے ان کو اس دن یعنی اس کے دسویں دن کی تعظیم کرتے ہوئے پایا اور ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: یہ وہ دن ہے جس میں اللہ نے نجات دی ہے۔ موسیٰ اور ان کی قوم فرعون سے تھی، اس نے وہ ان کے ساتھ روزے میں شریک ہوئے۔

راویوں نے ماہ رجب کو مدر سے منسوب کرتے ہوئے کہا کہ اس کا حوالہ حدیث میں بھی آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مہینہ خاص طور پر اس کے لیے مشہور ہے۔ کیونکہ وہ دوسروں سے زیادہ اس کی تعظیم کرتے تھے۔ گویا وہ اسی کے ساتھ مخصوص ہیں اور انہوں نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ وہ اس دوران رجبیہ کیا کرتے تھے اور ان میں یہ عترہ کے نام سے مشہور ہے جو کہ اس مہینے میں ذبح کی جانے والی قربانی ہے اور ان ایام کو کہا جاتا ہے۔ رجب اور عطار کے ایام

اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ الوداعی میں مضر کے اس رجب کی تاکید فرمائی جو جمعہ اور شعبان کے درمیان آتا ہے، یعنی ربیعہ رمضان میں احرام باندھتے تھے اور اسے رجب کہتے تھے، اس لیے اسے بعد میں (رجب) کہا گیا- ربیعہ)، تو انہوں نے اسے جمادہ اور شعبان کے درمیان قرار دیتے ہوئے اس بات کی تصدیق کی کہ یہ ربیعہ کا مذکورہ بالا رجب نہیں ہے، جو کہ شعبان اور شوال کے درمیان ہے، اور آج رمضان ہے- چنانچہ زمانہ جاہلیت کے نزدیک دو رجب ہیں۔ رجب مضر اور رجب ربیعہ، اور دونوں فرقوں کے درمیان دیگر مسائل میں بھی اختلاف ہے-

یعنی رجب مضر (رجب کا مہینہ اور رجب ربیعہ کا مہینہ) رمضان کا مہینہ ہے اور اس طرح یہاں آنے والا نسی (ٹلوسل) کا مہینہ بالکل ضائع ہو گیا اور یا تو پوشیدہ ہو گیا- نادانستہ، نادانستہ، یا جان بوجھ کر- جواد علی نے اپنے تبصرے میں ابن کثیر اور الواقدی کے بیان کی تصدیق کرتے ہوئے کہا: "اور میں اس موضوع کو دوبارہ بیان کرنے میں معذرت خواہ ہوں، لیکن ضرورت اس بات کی تائید کرتی ہے کہ ماہ رجب تھا-" خاص طور پر ان کے لیے مضر کا حرمت والا مہینہ وہی ہے جو علمائے تفسیر کے اقوال میں بیان کیا گیا ہے کہ حرمت والے مہینے کا ذکر آیت کریمہ میں کیا گیا ہے (اے ایمان والو، خدا کی رسومات کو حلال نہ کرو اور نہ مقدسات کو- مہینہ، نہ تحفے، نہ ہار، اور نہ وہ مہینہ ہے جس میں لڑائی سے منع کیا جاتا تھا اور آیت میں کیا ہے: علمائے تفسیر و روایات کا اجماع) البتہ یہ رجب کا مہینہ ہے اور یہ آیت جمادہ الآخرہ کے آخری دن اور رجب کی پہلی رات کو ابن الحضرمی کے قتل کے بارے میں نازل ہوئی- اور اس کی تعظیم فرمائی، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں جنگ کرنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ اس میں اور باقی مہینوں میں لڑنے کے حق کے بارے میں یہ آیت نازل ہو گئی، اور مفسرین نے یہ بھی بتایا کہ حرمت والے مہینے میں سے ہر ایک ہے- چار حرمت والے مہینے، اور یہ کہ آیت کا مقصد مخصوص نہیں ہے، بلکہ عام کرنا ہے، اور یہ کہ اس کے بارے میں جو ذکر کیا گیا ہے وہ صرف رجب کا مہینہ ہے، صرف اس وجہ سے ہے کہ اس میں جو واقعہ مذکور ہوا ہے-

1 یہاں جان بوجھ کر الجھن اور انفرادی مقدس مہینے کے تصور میں موضوعی عمومیت کو دیکھیں، اور اسے (مسلسل چار مقدس مہینوں، ور اسے ان کی عدت میں سے ایک، سمجھ کر) کے تصور کے ساتھ ملا دیں، اور اس سے ان کی مسلسل عدت تین مہینے بن جاتی ہے- میں سالوں میں 2 اور باسی سالوں میں صرف چار- یہ بھی دیکھیں

... کہ تمام حرمت والے مہینوں میں لڑائی کی عرب روایات میں سے بہتان آمیز ممانعت کے حکم کو منسوخ کرنے کا تصور کیسے متعارف کرایا گیا؟ ماہ مقدس کے بارے میں آپ کی تفسیر کے ذریعے اور میں نے اس کتاب میں ماہ مقدس کے مطالعہ میں اس کی وضاحت کی ہے-

جواد علی نے اس مہینے میں پیش آنے والے کچھ واقعات پر تبصرہ کیا، جیسے عاشورہ کا روزہ رکھنا اور بیت المقدس کو قبلہ مقرر کرنا- اس میں مسلمانوں سے کہا اور انہوں نے یہ ذکر کیا کہ یہ محرم کی سولہویں تاریخ کو ہوا (ساتی) اور اسی طرح انہوں نے مہم کی آمد کا ذکر کیا- ہاتھی مہینے کی سترہ تاریخ کو مکہ آیا اور عربوں میں سال کا آغاز اسی سے ہوا، یعنی سال کے شروع میں آیا- اسلام سے پہلے بھی) اور اسی بنیاد پر ہجری سال بھی اسی سے شروع ہوا-

واضح رہے کہ یہاں جس مقدس مہینے کا ذکر کیا گیا ہے، جو سال کے شروع میں آتا ہے، صفر کا مہینہ ہے (پہلا) نہ کہ (رجب مضر) یا رجب ربیعہ، اور یہ کہ اگر ہم ان روایات کو مزید غور سے دیکھیں- ہم دیکھیں گے کہ ان واقعات میں سے زیادہ تر اس مہینے میں وقوع ہونا ثابت نہیں ہوا تھا- درحقیقت ہم احادیث کی کتب میں دیکھتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ شعبان ور رمضان کے مہینوں کو تقریباً اسی طرح فضیلت دیتے تھے جس طرح کہ وہ دوسرے مقدس مہینوں کی تعظیم کرتے تھے اور اس کی وجہ ڈاکٹر جواد علی کی رائے میں ہے: ان دو مہینوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل، اور مہینوں میں ان کی پیروی کی وجہ ہے، اور یہ کہ یہ پیرا پھیری ان دو مہینوں میں ہوتی ہے، باقی مہینوں کو چھوڑ کر- ہو سکتا ہے کہ عربوں نے ان دو مہینوں کو باقی مہینوں کو چھوڑ کر حرمت دی تھی، اس لیے انہوں نے ان کو حرام کر دیا، اور قریش ان کے ساتھ شامل ہو گئے کیونکہ انہوں نے اپنی تجارت اور بازاروں کو محفوظ کر لیا تھا، اس لیے انہوں نے بھی ان کو حرام کر دیا، روایات کے مطابق- اہل خبر ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو مہینے اسلام میں اور حج تک بہت مقدس ہیں-

یونانی مورخین میں سے ایک فانیوس نے ذکر کیا ہے کہ اسلام سے پہلے عرب سال میں دو بار اپنے مندروں کی زیارت کیا کرتے تھے، درمیان میں ایک بار- بہار اس وقت ہوتی ہے جب سورج ورشب کو ملاتا ہے، یعنی اپریل کے وسط میں، ایک مہینے کے لیے، اور دوبارہ گرمیوں میں، لگاتار دو مہینے!! ان نشانیوں سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ قابل قدر معلومات "شمالی عربوں" کے درمیان مقدس مہینوں کی موجودگی کی نشاندہی کرتی ہیں، ان سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مقدس مہینے متعین ہیں اور سال کے موسموں کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ تبدیل نہیں ہوتے- ان کا حج سال میں نہیں ہوتا- سردیوں میں ایک بار پھر گرمیوں میں- نہ ایک بار بہار میں نہ دوبارہ خزاں میں-

جواد علی نے 500 عیسوی کے مبسوط اور اسلام سے پہلے آنے والے مہینوں کا تذکرہ کیا ہے اور ان کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے: آنے والے مہینوں کے علاوہ وہ آٹھ تھے- مسجد حرام، جو کہ (صفر)، ربیع الاول، الآخرہ، جمادی الاول، الآخرہ، شعبان، رمضان اور شوال میں جنگ کرنا اور حملہ کرنا جائز تھا-

جب میں نے اسلاف کے مفسرین کے نقطہ نظر کو سمجھنے کی کوشش کی جنہوں نے اس آیت نمبر 37 کی تلاوت میں نسی قابل مذمت مہینے نسی کے معنی بتائے تو انہوں نے کہا زمانہ جاہلیت میں عرب لوگ حلال کرتے تھے- حرمت والے مہینوں میں سے ایک مہینہ اور اس کے بدلے دوسرے مہینے کو حرام قرار دے کر اس مقدس مہینے یعنی (نص) کو استعمال کر کے مجھے معلوم تھا کہ وہ اس کی تاویل کرنے سے قاصر ہیں کیونکہ اس کا نام پہلے ہی اس کی حرمت بیان کر چکا ہے- آپ اسے مباح نہیں کر سکتے، اور اگر آپ چاہیں تو اس کی جگہ کسی اور مہینے کو مباح قرار دیں گے اور اب اس مہینے کو مباح نہیں کریں گے، بلکہ آپ صرف مباح کرنا چاہتے ہیں- اس لیے حرمت والا مہینہ اس کے بدلے (صفر) کو مباح کرنا دلیل ہے- اس وجہ سے وہ اس کی جگہ صفر یا بہار استعمال کرتے تھے اور نہیں بات ان کی روایات میں بیان ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دو صفر اصل میں حرمت والے مہینوں میں سے ہیں اور رجب کے مہینے میں تھی- یہ ربیعہ کا رجب ہے اور اس کا رمضان سے تعلق صرف یہ ہے کہ یہ اس سے پہلے آیا تو یہ صرف ہاں سے آیا ہے، اس نے اس کے اور اس کے درمیان النص کا مہینہ رکھا- ماہ رمضان اور ان سے پہلے کے مفسرین کا خیال تھا کہ یہ تعظیم شعبان اور رمضان کے مہینوں میں ہے لیکن اس فقرے سے جو ارادہ مٹا دیا گیا ہے وہ جگہ کا فعل تھا "ساع کے درمیان"- یاںدی اور رمضان) اور اسی وجہ سے اسے اشعروں میں "الوس" کہا جاتا تھا-

اس کا مطلب یہ ہے کہ عرب چاہتے تھے کہ ان کے تمام سال ہمیشہ چار حرمت والے مہینے ہوں اور ان سے زیادہ نہ بڑھیں۔ (چونکہ اس کے ساتھ نسائی کا مقدس مہینہ آنے سے اس نسل نسائی کے پانچ مہینے ہو جائیں گے، اس لیے ہم ن کو دوسرے حرمت والے مہینوں میں سے ایک کا تجربہ کرتے ہوئے دیکھو، تو اللہ تعالی نے ان کے عمل کو اس کے عمومی تجربہ اور اس کی عمومی ممانعت میں بیان کیا ہے، اور حرمت والے مہینے انفرادی اور متواتر ہیں، جو ہر ایک میں آتے ہیں- 32 مہینے وہ سب حرام ہیں، اور ان کا ماننا تھا کہ یہ ان میں حرام ہے: زمین پر شکار کرنا اور لڑنا، خواہ یہ کہیں سے بھی آیا ہو یا جہاں بھی ہوا ہو، لیکن ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ممانعت سے کوئی تعلق نہیں ہے- جارحیت ہمیشہ کے لیے حرام ہے کیونکہ یہ بلغار، گناہ اور جارحیت ہے، البتہ اگر حج اور عمرہ کے دوران اپنے اور مقدس گھر کے دفاع میں ہو تو اس منطق سے جہاں بھی ہو جائز ہے- جنگ سے گریز کرنے کے مقدس مہینوں کی خصوصیت اللہ تعالی نے اسے صرف ایک بار کافروں اور مسلمانوں کے درمیان جنگ بندی کی صورت میں نافذ کیا، تاکہ اللہ کے رسول اور اس کے رسول اور مکہ کے مشرکین کے درمیان صلح کی مدت دی جاسکے- ، براہ کرم اس کتاب سے مضمون، لڑائی، جہاد، گناہ اور جارحیت) کو پڑھیں-

نوح کا جہاز

اللہ تعالی نے اپنے نبی نوح اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو بچایا اور ہر قسم کے جانور اور پرندے کو اپنے ساتھ کشتی میں سوار کیا تاکہ مختلف قسم کی زندگیوں کو محفوظ رکھا جا سکے- سورہ المائدہ میں ان حرمت والے مہینوں میں مویشیوں کی حفاظت کو جاری رکھنے کے لیے ان مہینوں میں لڑائی، یلغار، لوٹ مار، بدلہ لینے اور انسانوں پر حملہ کرنے سے منع کیا گیا تھا-

شمالی عرب میں آثار قدیمہ کے نقشے بہت سے جانوروں کی موجودگی کو ظاہر کرتے ہیں

جو جزیرہ نما عرب کے علاقے میں رہتے تھے-

خدا نے قرآن کے نصوص سے بہت سی آیات میں یہ واضح کیا ہے، جن میں سے سب کو ہمارے سلفی علماء اور مفسرین قرآن نے معمولی بنیادوں پر شکار کی ممانعت اور احرام کی رسم ادا کرنے کے دوران قرار دیا ہے- صرف اور صرف حج کے دوران. اس غلط فہمی کے ساتھ، انہوں نے شکار کی ممانعت کی ضرورت کو منسوخ کر دیا اور اسے اپنے اس جھوٹے دعوے کے ساتھ حرمت والے مہینوں سے دور رکھا کہ اللہ تعالی نے جنگ کرنا، حملہ کرنا اور حملہ کرنا منع کیا ہے. اور یہ ہے- ان کے علاوہ باقی آٹھ مہینوں میں جائز ہے. چنانچہ انہوں نے حج، احرام اور حرمت والے مہینوں کے تصورات کو یکجا کیا اور ان مہینوں میں جنگ کی ممانعت کا تصور پیش کیا تاکہ حج کی تجارت کو تحفظ فراہم کیا جا سکے- جہاد اور قتال) تو انہوں نے اسے ایک تصور کی طرف اشارہ کیا، جو کہ جنگ فتح اور فتح ہے. آخرکار انہوں نے حرمت والے مہینوں میں سے لڑائی کی ممانعت کے اس حکم کو یکسر منسوخ کر دیا، چنانچہ لڑائی اور جارحیت جہاد بن گئی- خدا کے لیے ہمیشہ کے لیے. اور اس کے بعد ان مہینوں کی حرمت ختم ہو گئی-

مکمل طور پر کھو گیا

جزیرہ نما عرب کے عرب اپنی تجارت اور اپنی منڈیوں کے لیے مشہور ہیں جن میں وہ ہر قسم کی دولت کی تجارت کرتے ہیں، بشمول زراعت اور صنعت، اور ان کے لیے عرب قافلے شمال اور جنوب سے آتے ہیں- شکار کی مصنوعات جیسے کھالیں، گوشت اور ہڈیاں، شمالی اور جنوبی کے درمیان اپنے سفر کی خوشحالی کے لیے ان کے پاس سب سے اہم دولت ہے. اس لیے بغیر کسی پابندی کے ضرورت سے زیادہ شکار مقامی جانوروں کی زندگی کے لیے خطرہ ہے- یا ان لوگوں کے لیے جو سال کے موسمی موسموں میں اپنے ملک کی طرف ہجرت کرتے ہیں، اسی وجہ سے اللہ تعالی نے ان مقدس مہینوں میں ان کو شکار کرنے سے منع کیا ہے، جو ان کی نسل کے موسم میں آتے ہیں اور ان کے ملک کی طرف ہجرت کرتے ہیں- سالٹرین اسلامی فقہ میں ممانعت کا یہی تصور ان کے ملک میں قدرتی جنگلی زندگی کے ناپید ہونے اور اس کے مکمل ویران ہونے کا باعث بنا اور یہاں مسلمانوں کا نقشہ یہ ہے کہ آج ان کے ملک کے مغرب سے مشرق تک صحرائی جانوں کو ظاہر کیا جا رہا ہے- اس میں ہر قسم کی جنگلی زندگی- مسلمانوں کی جنگیں اور اقتدار پر چڑھنے اور اقتدار کے حصول کی خاطر ان کی ایک دوسرے کے خلاف لڑائی، یا جسے بعد میں انہوں نے اسلامی فتوحات کہا، جو اموی خاندان کے اقتدار میں آنے کے بعد سے سیاہ اسلامی تاریخ میں درج ہیں- آج کے دن، حرام مہینے، روزے کے مہینے، یا حج کے مہینے میں کبھی فرق نہیں کیا- تاریخ میں اس بات کا ذکر نہیں ہے کہ انہوں نے حرمت والے مہینوں کی آمد کی وجہ سے ان جنگوں سے پرہیز کیا تھا، سوائے اس کے کہ یہ مقدس مہینوں کی حرمت اور سال میں ان کے مقامات پر سوال اٹھانے کی وجہ سے تھا- دوسری طرف. (1)

بتایا گیا ہے کہ امام علی نے دونوں فوجوں کے درمیان بہت سی جھڑپوں کے شروع ہونے کے باوجود حرمت والے مہینے میں ہونے والی جنگ صفین سے حتی الامکان گریز کیا- تاہم، علی نے معاویہ کے پاس بھیجا اور اس سے کہا. کیا آپ ہمیں ایک مہینے کے لئے جنگ بندی کرنے دیں گے. اور شاید اس کے دوران کوئی لڑائی نہ ہو؟

1 اور یہاں شام میں جنگ آج یعنی 3 ستمبر 2019 کو اپنے نویں سال کا آغاز ہو رہی ہے. اور یہ جنگ کم نہیں ہوئی، نہ رمضان کے دوران، نہ حج کے موسم میں، اور نہ ہی...
حرمت والا مہینہ (محرم)، کوئی جنگ بندی بالکل نہیں ہوئی تھی، اور پچھلے سالوں میں ختم ہونے والی ہر جنگ بندی کی کبھی کبھی حکومت کی طرف سے خلاف ورزی کی گئی تھی اور دوسری بار ایس ڈی ایف نے
خالصتاً سیاسی اور تجارتی مقاصد کے لیے لیوٹ کو جلانے کی مغرب کی صنعت نے بلاشبہ شامی عوام کی جانیں لی ہیں-

اور ہم سمجھتے ہیں؟ جب محرم چلا گیا تو اس نے غروب آفتاب کے وقت معاویہ کے لشکر کی طرف ایک منادی بھیجا: ہم نے حرمت والے مہینے گزر جانے تک روکے رکھے ہیں اور وہ گزر چکے ہیں، اور ہم تمہارے ساتھ برابر کے شریک ہیں، اللہ تعالیٰ غداروں کو پسند نہیں کرتا۔

لیکن یہاں کی خبریں نشر کرنے والا اشارہ کرتا ہے اور اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ علی اور معاویہ کے درمیان جنگ بندی شروع ہونے سے پہلے جھڑپیں ہوئی تھیں اور یہاں سوال یہ ہے کہ علی بن ابی طالب نے کیوں درخواست کی کہ ان کے اور معاویہ کے درمیان صلح کا معاہدہ طے پا جائے؟ حرمت والے مہینوں (ذوالحجہ) میں سے؟ (1) ان کے عقیدہ کے مطابق، جس دوران یہ جھڑپیں ہوئیں، اس سے کہا جاتا ہے کہ وہ محرم میں جنگ بند کر دے، جو کہ اصل میں اس کے نام کا مقدس مہینہ ہے، اور صرف ایک ماہ کی مدت کے لیے یہ معاہدہ ہوا تھا۔ مسلمان اور مشرکین جو حرمت والے مہینوں کی تعظیم نہیں کرتے، تو معاملہ بالکل اسی طرح ممکن ہو گا جیسا کہ سورہ توبہ میں بیان کیا گیا ہے، ان کی سمجھ کی بنا پر جو حرمت والے مہینوں میں آتی ہیں، تو بات کرنے کی بات یہ ہے کہ ایک معاہدہ ہے۔ مسلمانوں اور مسلمانوں کے درمیان معاملہ درحقیقت الحقی اور حیرت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ ہماری موجودہ تاریخ جس کا ذکر ابن کثیر، الطبری اور ابن خلدون نے کیا ہے وہ سب اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ماہ ذوالحجہ میں جنگ السویق اور عمرہ القصع کی جنگ اس حد تک انجام دی تھی۔ اس نے ذوالحجہ کے مہینے میں ابن ابی العوجہ السلمی کو غزوہ بھیجا اور اس مہینے میں ہونے والے قتل و غارت پر کبھی اعتراض نہیں کیا اور نہ ہی اس کی حرمت کا کوئی ذکر تھا۔ اس مہینے میں لڑائی، حال ہی میں نہیں کیا ذوالحجہ میں جنگ کی کوئی ممانعت ہے جو اسلامی تاریخ میں حرمت کے حکم کے منسوخ ہونے سے پہلے یا بعد میں مذکور ہے؟

یا یہ مقدس مہینوں میں سے ایک ہے، اس تصور کے ساتھ یہاں داخل کیا گیا ہے؟

یا صفر کے پہلے مہینے کا نام بدل کر (2) حرمت والے مہینوں کے آغاز کا اعلان تھا نہ کہ ان کے ختم ہونے کا؟ اگر یہ سچ ہوتا اور

جنگ و قتال اللہ تعالیٰ نے حرمت والے مہینوں میں عائد کردہ حرام چیزوں میں سے ہوتا، جیسا کہ مفسرین نے اس کی تشریح کی ہے، تو علی بن ابی طالب کیوں محرم کے مہینے میں جنگ بندی کا اعلان کرتے، جب کہ یہ محرم الحرام میں سے ہے۔ حرمت والے مہینے اس قدر کہ اس کا نام اس کی حرمت پر دلالت کرتا ہے، اور یہ ماہ محرم میں ان نے اس بات کو دیکھتے ہوئے کہ موسم پہلے سے مشہور مہینوں کے ناموں سے بنے تھے۔ اس واقعہ کی تاریخ کے مقابلے ہجری کا سترہویں سال، جو سن 37 ہجری میں پیش آیا۔ خدا کی قسم اگر آپ

اسلامی تاریخ میں ہونے والی تمام جنگوں اور یلغاروں کا جائزہ لینے کی کوشش کریں تو آپ کو سال کے چار مہینوں میں نہ تو متواتر اور الگ الگ لڑائیوں میں کوئی ممانعت نظر نہیں آتی۔ انہیں حرمت والے مہینوں میں سے کسی ایک تک محدود سمجھیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس بنیاد پر جنگ کرنے سے منع نہیں کیا ہے نہ کبھی بھی اپنے دفاع میں نہیں ہے، چاہے سال کے کسی مہینے میں لڑائی کی ممانعت ہی کیوں نہ ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اس ممانعت کی تعمیل کی ہو گی اور سیرت اور صحیحین میں یہ بات عام ہے۔ مثال کے طور پر ہم کہتے ہیں کہ یہ جنگ ہوئی اور اس مہینے میں لڑائی کی حرمت کا انکار کیا جیسا کہ ہم نے اس میں بھی دیکھا ہے جنگ الابواء، فتح خیبر، قطبہ بن عامر کی مہم۔ اور رجب کی جنگ اور ربیع الاول اور دوسری میں جنگ بحران محمد بن مسلمہ کی غزوہ، جنگ بلاط، صفوان اور بنی غطفان، اور جنگ بنو النضیر، اس کے چچا حمزہ کی مہم، دومۃ الجندل کی لڑائی اور زید بن حارثہ کی مہم یہ سب ان دو مہینوں (ربیع الاول اور الآخر) میں ہوئیں۔

اور جو شخص یہ دعویٰ کرے اور کہے کہ رجب حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے تو اس کو معلوم ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عبداللہ بن جحش کی مہم کے حکم اور رجب کے مہینے کے قتل و غارت گری پر غصہ آیا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پرواہ نہیں کی۔ ہجرت کے نویں سال میں جنگ تبوک اور یرموک کی جنگ اور دمشق کی فتح کا اعلان جو انہوں نے عمر بن الخطاب کے دور خلافت میں رجب کے مہینے میں کیا تھا۔ حتیٰ کہ ذوالقعدہ کے مہینے میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے پانچویں سال خندق کے فوراً بعد بنو قریظہ پر حملہ کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جنگی لباس نہیں اتارے اور اس کی وجہ سے بالکل نہیں رکے۔ اس کی حرمت بلکہ ان کو جنگ کرنے اور عصر کی نماز میں تاخیر کرنے کا حکم دیا جب تک کہ وہ بنو قریظہ میں نماز نہ پڑھ لیں اور جمعہ الاول اور آخرت میں ہم نے یہ پڑھا کہ چھاپہ العشیرہ، ذوالریمہ اور جنگ منعہ تمام ان دو مہینوں میں ہوئی اور شعبان میں بنو مصطلق کی جنگ ہوئی اور رمضان میں بہت سی لڑائیاں ہوئیں، اس مہینے کو جہاد کا مہینہ کہا جاتا ہے۔ شوال میں احد اور خندق کی جنگ ہوئی۔

جہاں تک خاص طور پر ماہ محرم کا تعلق ہے تو تاریخ نے اس مہینے میں ہونے والی کئی یلغاریں اور مہمات درج کی ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ یہ مہینہ ہر سال کے کئی مہینوں میں موجود نہیں تھا، جیسا کہ اس مہینے کی بات کرتے ہوئے ہم اس کی وضاحت کریں گے۔ ابو کی مہم کی موجودگی کو دستاویزی شکل دی۔

1. کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ حرمت والے مہینے ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم ہیں۔

2. یہ جانتے ہوئے کہ ماہ (محرم) کی یہ تعیین خلیفہ عمر بن الخطاب کے دور میں سترہویں سال ہجری میں ہوئی۔

سلامی، عزوہ عیسہ بن حصین اور اس میں خیبر کی جنگ، اس کے مطابق تمام مہموں کو اسلامی جنگوں اور یلغاروں سے محفوظ نہیں رکھا کیا اور ان میں جنگ کی ممانعت کا صرف ایک بار ذکر کیا گیا- یہ عبداللہ بن جحش کی مہم تھی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کیا گیا تھا اور اس کے خلاف شبہ کی گئی تھی اور جو صرف ایک بار رجب کے مہینے میں ہوئی تھی- شاید یہ رجب ربیع الثلث یا رجب (مدر) کا مہینہ ہو یعنی (نسائی) جو شعبان اور رمضان کے درمیان آتا ہے، اور ہم نے اس تحقیق اور پچھلی تحقیق میں اس پر مزید بات کی ہے- ایک بار سے-

لیکن مسلمان خصوصاً وہ لوگ جنہوں نے پوری پہلی صدی ہجری کے دوران لکھنے سے پرہیز کیا، تاریخ کے واقعات یاد آنے لگے ایک خیالی یاد، ہو ان میں سے ایک، تاریخی واقعات کو سو سال یا اس سے زیادہ گزر جانے کے بعد، اپنی مرضی کے مطابق بنتا اور شروع کیا- خیالی وقت کے منصوبوں کے مطابق واقعات کی نشاندہی کرتے ہوئے جس میں بہت سی غلطیاں شامل تھیں، انہوں نے لکھا "یہ فلاں وقت ہوا اور اس وقت ہوا، ان کی زیادہ تر تحریریں صرف بارہ ناموں والے مہینوں تک محدود تھیں-" مقدس مہینے کے واقعات کا- یہ محرم جو کئی مہینوں کے درمیان گزرتا تھا، اس لیے اس کے دوران پیش آنے والے واقعات دستاویز سے ایسے غائب ہو گئے جیسے کبھی ہوا ہی نہیں- وہ موجود ہے- بعض اوقات وہ یہ تصور بھی کرتے تھے کہ وہ اس جگہ پر آ رہا ہے جہاں وہ قائم ہوا تھا، یعنی ذوالحجہ اور صفر کے درمیان اور ہمیشہ- اس سے پہلے کہ سترہویں سال ہجرت میں اس کی تصدیق کا حکم دیا گیا، اس مہینے میں پیش آنے والے کچھ معاملات و واقعات کو دستاویزی شکل دی گئی، مثال کے طور پر ہجرت کے چوتھے سال جب انہوں نے ابو کے ز ر کے وقوع پذیر ہونے کو دستاویز کیا- سنہ، اور محمد بن مسلمہ کا زار جو یہ چھٹے سال میں پیش آیا اور اس کی دستاویز کی گئی ہے، اور صفیہ بنت الاحباب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایام میں ہوئی اور آپ کا ظہور ہوا، 7 میں خیبر کی طرف جو کہ محرم میں تھا پھر سنہ 14 ہجری میں ابو قحافہ کی وفات ہوئی- ماریہ قبطی کی وفات 16 ہجری میں ہوئی- یہ سب اس محرم کے مہینے میں تھا-

میں نے تمام ڈرائنگ ختم کرنے کے بعد مقدس مہینے (النسائی) کے منصوبوں کو دیکھنے کی کوشش کی- منصوبے سکی جب تمام سالوں میں میں نے پایا کہ النسائی دراصل ہجرت کے چوتھے اور چھٹے سال میں آیا ہے، لیکن وہ دوسری تاریخوں سے غائب ہے-

جو ہجری کے ساتویں، چودھویں اور سولہویں سال میں آیا-

بلکہ اس کی آمد اس طرح تھی:

ہجرت کا پہلا سال، نویں مہینے میں

ہجرت کے چوتھے سال، پانچویں مہینے میں

ہجرت کے چھٹے سال، تیرھویں مہینے میں

ہجری کا نواں سال بھی تیرہ تاریخ کو ہے- اسے قرآن کے ساتھ عظیم حج کی یاد دلائیں-

ہجری کے بارہویں سال، نویں مہینے میں

ہجرت کے پندرہویں سال، پانچویں مہینے میں

تیرہویں مہینے میں ہجرت کا سترہویں سال، جو وہ سال ہے جسے خلیفہ عمر بن الخطاب نے سال کے شروع میں صفر کے پہلے مہینے کو کیلنڈر سے مکمل طور پر ہٹانے کے بعد قائم کیا تھا، اس لیے اسے اس کی جگہ پر مقرر کیا گیا- اس سال کے بعد ہر سال کا آغاز-

میں بہت حیران ہوا، اور میری ویب سائٹ پر خواتین کے موضوع کو فالو کرنے والوں میں سے بہت سے لوگوں نے قوم کے اتفاق کی وجہ سے ایک ہی رائے کا اظہار کیا- اسلام اور اس کے مختلف فرقے اور مذہبی فرقے کیلنڈر سے نسی کے مہینے کی منسوخی پر مکمل اتفاق کرتے ہیں- تھائی فرقہ المروبس اس نے بیان کیا کہ شیعوں نے اس بات پر اتفاق کیا کیونکہ عمر بن الخطاب نے علی بن ابی طالب کو اس کے لیے بلایا تھا- نے اس معاملے کا ذکر کیا اور یہ کہ وہ صحیح سمجھ کر اس غلطی پر متفق ہو گئے-

اس حدیث کا متن جو تاریخ الطبری، حصہ سوم، ص 144 میں آیا ہے:

حدیث نمبر: 499

مجھ سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبد الحکم نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے نعیم بن حماد نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے الدراوردی نے بیان کیا، عثمان بن عبید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ سے- کہا: میں نے سعید بن المسیب کو یہ کہتے ہوئے سنا: عمر بن خطاب نے لوگوں کو جمع کیا اور ان سے پوچھا، اور کہا: کس چیز سے؟

جس دن ہم لکھتے ہیں؟ پھر علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جس دن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی اور شرک کی سرزمین کو چھوڑا، آپ نے ایسا کیا۔
عمر، خدا اس سے راضی ہو۔"

اسلامی ویب سائٹ کے علمبرداروں میں سے ایک نے ایک ہی وقت میں ایک اچھا اور حیرت انگیز سوال پوچھا

کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ حرمت والے مہینے صفر الاول (محرم)، صفر الثانی، ربیع الاول، اور ربیع الثانی اور تمام لوگوں کے لیے ہیں؟
کیا یہ دنیا کے تمام حصوں میں ممنوع ہے؟

جواب: نہیں!!

کیونکہ ہر ملک میں مقدس مہینے ہوتے ہیں جو دوسرے ملک سے مختلف ہوتے ہیں، اور یہ ان کے جغرافیائی محل وقوع کی وجہ سے ہے، جیسے جزیرہ نما عرب میں بہار، مثال کے طور پر۔
یہ آسٹریلیا یا کسی دوسرے خطے کے موسم بہار سے مختلف ہے اور یمن میں گرمی کی شدت مثال کے طور پر جمادی الاول (جون) میں آتی ہے۔
کویت میں گرمی کی شدت جمادہ الآخرہ (جولائی) تک موخر ہوتی ہے اور اگر ہم خط استوا سے نیچے جائیں تو برازیل میں آتا ہے۔
دمشق اور بغداد وغیرہ میں بہار آتی ہے۔ ...

اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کے متن میں ہمیں بتایا ہے کہ ہر سال چار حرمت والے مہینے ہوتے ہیں جن میں انسان خشکی پر شکار کرنے سے پرہیز کرتا ہے اور اس نے ان کو ہمارے لیے مخصوص نہیں کیا، بلکہ اس مسئلہ کو چھوڑ دیا۔ انسان کے لیے ان کا تعین کرنا اور اس کے جغرافیائی اور آب و ہوا کے محل وقوع اور جانوروں اور پرندوں کی اپنے ملک کی طرف ہجرت کے بارے میں علم، تاکہ ان مہینوں کا تعین ان معیارات کے مطابق کیا جا سکے۔

ور اگر آپ ان معیارات کے مطابق اسے قائم کرنے کا طریقہ سیکھنا چاہتے ہیں تو آپ کو ہر ملک کے آس پاس کے جانوروں کے رویے کا مشاہدہ کرنا چاہیے، اس نے ان میں سے کچھ یا تمام کا شکار کرنا منع ہے۔ صحرا دوسرے جانوروں سے مختلف ہے اس لیے ان کے شکار کی ممانعت میں بھی فرق ہونا چاہیے، اور سرد ممالک میں، مثال کے طور پر ریاست الاسکا کی طرح نہیں امریکی ریاستوں میں ڈاک فش قطبی ریچھ اور اس کریبو کے شکار پر پابندی عائد ہے، واضح طور پر ان معیارات کے مطابق۔ جہاں تک ہم مسلمانوں کے لیے کوئی ممانعت نہیں ہے۔
یا شکار کی ممانعت، جس کا ثبوت ہمارے مغرب سے مشرق تک تمام ممالک کا صحرائی ہے اور یہ کہ جن ممالک میں شکار کی ممانعت ہے وہ وہ ممالک ہیں جنہوں نے اس سلسلے میں اسلام کی تعلیمات سے انحراف کیا اور سیکولر کی پیروی کی۔ صرف نظریہ۔

ہم یہاں مقدس مہینوں کے موضوع کو خاص طور پر زمین پر فساد سے بچنے اور جنگلی زندگی کے تحفظ کی ضرورت کے طور پر بھی کر سکتے ہیں اور یہ کہ یہ اس قیمتی مذہب کی اہم ترین دفعات میں سے ایک ہے جو خدا تعالیٰ نے ہم پر نازل کیا ہے:

اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ ہے۔

خدا کی کتاب میں ایک مہینہ، جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو اس سے پیدا کیا۔

اس عظیم دین پر چار چیزیں حرام ہیں، ان میں ان پر ظلم نہ کرو۔

تم خود اور مشرکوں سے لڑو

وہ سب مل کر تم سے لڑیں گے اور جان لیں کہ خدا نیک لوگوں کے ساتھ ہے۔

9:36

اور یہ کہ ان مہینوں کی حرمت اور قتال کے مسئلہ میں کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ اسلام میں لڑائی دفاعی لڑائی ہے یہ کہ بالکل ناگوار ہے اور یہ کہ اس بنیاد پر سال کے کسی بھی وقت جائز ہے، اور اس لیے کہ اگر مشرک کو ان مقدس مہینوں میں مسلمان کی کمزوری کا علم ہو جائے، تو آپ اسے کسی بھی وقت اس کمزوری سے استفادہ کرتے ہوئے دیکھیں گے اور یہ کہ یہ صرف متضاد فریقین اور جنگجوؤں کے درمیان صلح کے معاہدوں کے لیے جائز ہے، جیسا کہ سورہ براء کے متن میں منفرد معاہدہ ہوا ہے۔
ہم اس کے حکم کو صرف سبق کے نقطہ نظر سے لیتے ہیں۔

لڑائی، جہاد، گناہ اور جارحیت:

چونکہ ہم اس کتاب میں مقدس مہینوں اور حرمت والے مہینوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں، اس لیے ہمارا فرض ہے کہ ہم جنگ اور جہاد کے تصور کی وضاحت کریں اور یہ کہ یہ دونوں اصطلاحات وقت کے ساتھ ساتھ کس طرح موجود رہی ہیں، کیونکہ سنی اور شیعہ مسلمان، خواہ ان کا کوئی بھی فرقہ ہو، اور فرقوں نے ان دونوں فقروں کو غلط سمجھا ہے اور ماضی اور حال میں ان کے درمیان موجود رہے ہیں کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سال کے آٹھ مہینوں میں لڑائی کی اجازت دی ہے اور صرف چار مہینوں میں ان کے لیے حرام کیا ہے- اور یہ مہینے چار حرمت والے مہینے ہیں جن کے بارے میں بھی اختلاف ہے ان میں سے بعض کا عقیدہ ہے کہ یہ ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب ہیں، اور بعض کہتے ہیں: یہ (بیس) ہیں- ذوالحجہ کی آخری، محرم، صفر، اور ربیع الاول کے پہلے عشرہ، اور ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ یہ محرم، صفر اور دو جشنے ہیں، لیکن وہ سب تسلیم کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے صرف لڑائی سے منع کیا ہے- ان میں یہ جانتے ہوئے کہ قرآن میں ایک واضح بات موجود ہے جس کا اقرار کیا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ لڑائی کا حرمت والے مہینوں کی حرمت سے کوئی تعلق نہیں ہے-

جو چیز حرام ہے وہ اس میں لڑنا ہے کہو اس میں لڑنا برا ہے اور راستے میں رکاوٹ ہے-

خدا اس کا کفارہ دے رہا ہے اور مسجد حرام ہے اور جو
اس سے زیادہ ہے وہ خدا سے بڑھ کر ہے اگر وہ کیسے
کر سکتے ہیں اور جو اس کے دین سے گریزاں
ہے تو وہ مر گیا اور وہ کافر ہے- ان لوگوں کے لیے
جنہوں نے اپنے کام کو دنیا اور آخرت میں دیکھا ہے-

جہنم، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے- ﴿۲۱۷﴾

(217:2)

ہم حرمت والے مہینوں کی سابقہ بحث میں واضح کر چکے ہیں کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ ان مہینوں میں لڑائی سے باز رکھتے تھے اور ان میں لڑائی سے منع کرتے تھے، لیکن انہوں نے سال کے باقی آٹھ مہینوں میں اس کی اجازت دی تھی- کہ ان میں سے وہ ہیں جنہوں نے سال کے آٹھ مہینے حرام کیے اور ان میں سے چار کو مباح قرار دیا جیسا کہ دوسرے لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ وہ مہینوں میں سے کسی کو بھی محروم نہیں کرتے اور ان کو کہتے ہیں-
(دو دکانیں)... اور یہاں سوال:

کیا اسلام نے قبل از اسلام کے ان عقائد کو بدلا یا کچھ نیا لایا؟ یعنی کیا انہوں
نے اپنے عقائد کی درستگی کی تصدیق کی اور اس پر عمل کیا جو قبل از اسلام کیا کرتے تھے؟

یا انہوں نے لڑائی کی ممانعت کے مسئلہ کو ختم کر دیا، اس کے حکم کو منسوخ کر دیا اور دونوں راستوں پر چل پڑے؟

ہم سب جانتے ہیں کہ اسلام کی دعوت سب سے پہلے مکہ میں شروع ہوئی، اور یہ کہ وہ دور ابتدائی مسلمانوں کے لیے ایک مشکل دور تھا، جو... انہیں وہی اذیتیں، قتل و غارت، ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا جو وہ قریش کے آقاؤں سے برداشت کرتے تھے، یہاں تک کہ ان میں سے بہت سے لوگ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تاکہ قریش کے آقاؤں کی طاقت سے بچ سکیں جو انہیں مختلف قسم کے عذاب بنا کر، اذیتیں دے رہے تھے اور ذلیل کر رہے تھے- مطلب، اور یہ کہ خدا نے لڑائی سے منع کیا ہے- ان پر اذان کے شروع میں اور انہیں صبر اور ہجرت کا حکم دیا-

یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہ 621 عیسوی کے موسم بہار میں یعنی اپنے مشن کے آخری عشرہ میں مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی، چنانچہ آپ نے وہاں شہری اسلامی ریاست قائم کی اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں انہیں پہلی بار جنگ کرنے کی اجازت دی :

لڑنے والوں کو اجازت دے دی گئی ہے کیونکہ ان پر ظلم ہوا ہے اور بے شک اللہ ان کو فتح دینے پر قادر ہے

22 39

یعنی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کبھی بھی "جارحیت اور جارحیت" کے اصول پر لڑنے کی اجازت نہیں دی، اور ان تمام آیات میں جن میں اللہ تعالیٰ نے انہیں لڑنے کا حکم دیا ہے، بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ ہمیشہ سرکشی اور اپنے دفاع کی بنیاد پر ہوتا ہے- صرف اور صرف ان کافروں کی وجہ سے جن میں وہ مبتلا تھے-

فریش اور اس کے آقا اور وہ لوگ جنھوں نے اہل کتاب میں سے ان کی حمایت کی اور انہیں راہ خدا سے روکا اور ان کے مذہبی اور عبادات پر عمل کرنے سے روکا۔ جو خدا نے انہیں قدیم گھر میں عطا کیا تھا:

اور خدا کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے

ہیں اور زیادتی نہ کرو کیونکہ خدا زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

2:190

غور کریں کہ انہوں نے اس عظیم آیت کے حکم کو منسوخ کر دیا، اور کہا کہ اللہ تعالی نے حرمت والے مہینوں میں بھی لڑائی کی اجازت دی ہے جب انہوں نے اس آیت کی تشریح کی ہے جس میں حرمت والے مہینے میں لڑائی کے بارے میں پوچھا گیا ہے

وہ آپ سے حرمت والے مہینے کے

بارے میں پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اس میں جنگ کرنا بہت بڑا اور راستہ سے روکنا ہے۔

2 217

تاہم اس نے تمام حرمت والے مہینوں میں لڑائی کی ممانعت کے پورے مضمون کو منسوخ کر دیا ہے، اور انہوں نے یہاں حرمت والے مہینوں کے ذکر کو عام کرنا سمجھا ہے ہے کے تصریح کے لیے- اور ہم نے یہ بھی دکھایا کہ کس طرح قبل از اسلام قریش ہی تھے جنھوں نے "مقدس مہینوں" کے تصور کو اپنایا اور اسے "حج کے مہینوں" کے تصور کے ساتھ ملایا تاکہ خاص طور پر حج کے قافلوں پر حملوں کو روک جا سکے- اس بات کو اور واضح کیا کہ حج کے مہینوں اور اس کی تجارت) اور (مقدس مہینوں) کے درمیان کوئی تعلق نہیں ہے، کیونکہ حرمت والے مہینوں کی ایک خاص حرمت ہے جس میں محفوظ رکھنے کے لیے زمین پر شکار کرنا خاص طور پر ممنوع ہے- موسمی معدوم ہونے سے، اور ان مہینوں کا تعلق آب و ہوا کے مطابق ان جانوروں کی افزائش کے موسم سے ہے ،ور یہ ایک ملک سے دوسرے ملک میں مختلف ہیں، اس نے

یہاں لڑائی اور جہاد کے معنی کو مربوط اور قدرتی بنانے کا تصور بھی ہے- اسلامی ریاست کی توسیع کی تاریخ میں ان لوگوں کے اعمال میں سے ایک جو ایمان سے بیمار تھے، اور جس کی طرف سب سے پہلے اموی حکمرانوں کو بلایا گیا، اور ان کے بعد عباسیوں نے اسے اپنایا، لیکن وہ ایسا نہیں تھا- لوگوں سے اس طرح کھلم کھلا جہاد کرنے کا مطالبہ کرنا، بلکہ وہ خدا کے لیے لڑنے کا کہہ رہے تھے، اور لڑائی کے اس تصور کو پلٹ کر اسے جہاد کے تصور کے ساتھ ضم کرنا ایک بہت ہی خالصہ معاملہ ہے، اور سب سے پہلے ایجاد کرنے والا- ہمارے لیے خاص طور پر عثمانی تھے، اپنی نوآبادیاتی توسیع کی حمایت کے لیے، اپنے اسلامی اثر و رسوخ کے تمام علاقوں سے فوجیں بھرتی اور جمع کرنے کے لیے، جرمنوں نے اس معاملے پر توجہ دی جب وہ اپنے مفادات کو مفادات کے ساتھ جوڑنا چاہتے تھے- انیسویں صدی کے اواخر میں زارسٹ روسی ریاست کا مقابلہ کرنے اور مشرقی مشرق وسطیٰ میں ریلوے کی خاطر، اس رپورٹ پر عمل کریں-

https://www.youtube.com/watch?v=Y680my0Mi5g

جہاں تک پسپائی کے مسئلے کا تعلق ہے، جو اپنے اور مقدسات کی روک تھام اور دفاع کے معنی میں آتا ہے، اگر ہم ان تمام آیات کو درج کرنے کی کوشش کریں جو اس مسئلے کے بارے میں بتاتی ہیں، تو ہمیں معلوم ہوگا کہ اللہ تعالی نے مسلمانوں کو اسی وجہ سے لڑنے کی اجازت دی تھی- اگر یہ زائرین اور عمرہ زائرین کو خدا کے گھر تک پہنچنے سے روک رہا تھا، یا کسی اور معاملے میں خدا کی راہ میں رکاوٹ ڈال رہا تھا، جیسے کہ انہیں پیغام پھیلانے سے روکنا یا ان کی دیگر مذہبی عبادات جیسے نماز، روزہ، اور زکوٰۃ :

بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا-

اور وہ خدا کی راہ سے ہٹ گئے اور بہت دور بھٹک گئے- ﴾

4:164

وہ تم سے کہیں

گے کہ اس میں لڑنا اور اللہ کے راستے

سے اعراض کرنا اور اس کے لوگوں کو اس

سے نکال دینا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، حلال نہ کرو خدا کے لیے جو کو،

نہ حرمت والے مہینے کو نہ قربانی کے جانور کو نہ دل کو، بلکہ حرمت والے گھر

کے نگہبان، اپنے رب کا فضل اور رضا چاہتے ہو اور جب تم فارغ ہو، پھر شکار کرو

اور دو آدمیوں کی برائی تم پر مواخذہ نہ کرو اگر وہ تمہیں مسجد حرام سے

روکیں، ایسا نہ ہو کہ تم حد سے گزرو اور نیکی اور پرہیزگاری میں تعاون کرو، لیکن

گناہ اور زیادتی کے خلاف تعاون نہ کرو اور اللہ سے ڈرو۔ اللہ سخت سزا دے ﴾

5:2

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم بچاب

یا جاو تو گناہ، زیادتی اور رسول کی نافرمانی میں ایک دوسرے سے بات نہ کرو بلکہ نیکی

اور پرہیزگاری سے بات کرو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تم نے حشروں کو لوٹنا ہے۔ ﴾

(دلیل (9

لیکن سورۃ التوبہ کی درج ذیل آیت کی تشریح میں ہم کیا کہتے ہیں؟

ان سے لڑو

وہ نہ تو خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ یوم آخرت پر اور نہ ہی ان چیزوں کو حرام

کرتے ہیں جن کو خدا اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے اور نہ ہی وہ ان لوگوں میں سے دین

حق کی پیروی کرتے ہیں جنہیں کتاب دی گئی ہے جب تک کہ وہ ہاتھ سے خراج ادا نہ کریں۔

اور وہ جوان ہیں۔ ﴿

9 29

سب سے پہلے، سورہ التوبہ 29 کی یہ آیت یہاں ایک قطعی آیت ہے (وقت اور مقام) ان آیات کا مطالعہ کریں جو قطعی اور ملتے جلتے ہیں۔

مصنف نیازی عزالدین اس لنک پر:

https drive goog e com/f e d/11qoPkiyF1DyDAnNmaWoGDjWoBezAgKOM view?usp sharing

ہم دیکھتے ہیں کہ یہ آیت دراصل جنگ کا حکم دیتی ہے نہ کہ جہاد کا، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اور ان کے ساتھ مومنین کے لیے مخصوص ہے۔

رسول نے اس میں ذکر کیا ہے کہ جو لوگ خدا اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ اس خاص دور کے ہم عصر ہیں اور اس آیت کو مدنظر نہیں رکھنا چاہئے۔

یہ مسلمانوں پر ایک انفرادی ذمہ داری ہے جو ہمیشہ اس آیت کی خصوصیت پر اسی وقت تک عمل کریں جس میں یہ نازل ہوئی ہے۔

یہ آیت ان ابتدائی مومنین کے گروہ کے لیے بھی اپنے دفاع کا حکم ہے جو پوری دنیا سے اس مخصوص دور میں گزرے تھے۔

وہ سازشیں جو اُن کے خلاف اُس خاص دور میں مسلمان اور مومن ہونے کی وجہ سے رچی جا رہی تھیں۔

ہم نے دشمن کے خلاف اس لڑائی کے حوالے سے جو آیتیں نقل کی ہیں ان کے گروہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ طلب کے لیے لڑنے یا جہاد کا تصور بالکل حرام ہے۔

مسلمانوں پر، کیونکہ یہ محض دوسروں پر حملہ ہے، اور خدا کے دین میں اور ہر وقت اس کی اجازت نہیں ہے، جب تک کہ ایسا نہ ہو۔

اپنے، زمیں، گھر اور عرب کے دفاع میں، یا مذہب اور عقیدہ کے لیے، یعنی ان کو روکنے اور ان کی مذہبی اور عقیدتی رسومات ادا کرنے سے روکنے کی کوشش میں، یا قدیم گھر کی زیارت سے. اور یہ سب کچھ- کفار اسلام سے پہلے یلغار کرتے تھے اور حج کی طرف جانے والے تجارتی قافلوں کا راستہ روکتے تھے اور ان پر چھاپے مارتے تھے، یا ان وجوہات کی بنا پر جنہیں خدا نے بیان کیا ہے گناہ اور جارحیت اور ہمارا حکم-
خداتعالی ہمیں اس میں تعاون نہ کرنے کا کہتا ہے، بلکہ اس نے ہم سے نیکی اور تقوی میں تعاون کرنے کو کہا ہے-

لہذا اگر قبل از اسلام یہ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالی نے گناہ اور زیادتی کو صرف حرمت والے مہینوں میں حرام کیا ہے، جن کا آنا انہوں نے اپنی تجارت اور مال کی حفاظت کے لیے حج کے مہینوں سے موافقت کیا، تو اسلام نے اسے مکمل طور پر حرام قرار دے دیا- نسل، جیسا کہ ہم نے ایات کی ترتیب سے دیکھا، سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے اس کے بعد اسلام کا دعوی کیا. اور اموی بادشاہوں کے دور سے شروع ہو کر، جن کے دل اس کے لیے نہیں کھلے تھے- منافقت اور منافقت، لہذا وہ قرآن کی ان تشریحات کو بدلنا چاہتے تھے، جو اسلام کی دعوت پر امن اور اچھی تبلیغ پر اصرار کرتی ہیں، اس لیے انہوں نے جہاد کے تصور سے شروع ہونے والے منصوبے کا تجربہ کرنے پر زور دیا- نام (اسلامی فتوحات) جو کہ اس کی قرآن کی تعریف کے اندر آتا ہے (بغیر کسی شک و شبہ کے کہ لوگوں کو کافروں اور مشرکوں کی درجہ بندی کی قیمت پر اپنے ملک کے علاقے کو وسعت دینا- اسلام اور جہاد کے نام پر ہر ایک پر چھاپے مارنے اور حملے کرنے لگے. جہاں وہ ایات لے کر آئیں جو کہ (جہاد) کو بھڑکاتی ہیں، تاکہ فوج کو متحرک کیا جا سکے اور عام لوگوں کو جہاد کے معنی میں بدل دیا جائے- جہاد، یہ جانتے ہوئے کہ جہاد کی تعریف یہ ہے: دعوت اسلامی کو پھیلانے کی کوشش، اور یہ کوشش یا تو اپنی طرف سے ہے، یعنی، کسی شخص کے لیے اچھی نصیحت اور دین کی سمجھ کے ساتھ دعوت کی تبلیغ کے لیے خود کو وقف کرنا، یا اس کے ذریعے- اس سلامی کے پاس جہاد کے منصوبے کو بڑھانے پر قناعت نے اگر وہ خود کو اس مشن کے لیے بھرتی کرنے کے قابل نہیں ہے:

مومنین میں بیٹھنے والے معذورین اور مجاہدین کے علاوہ برابر نہیں ہیں-

راہ خدا میں اپنے مال اور جانوں کے ساتھ خدا کا سب سے بہتر یہ ہے کہ وہ اپنے پیسوں

اور اپنی جانوں کے ساتھ جدوجہد کرے اس پر جو ایک ہے جو ایک اچھا ہے

بیٹھنے والوں کے لیے محنت کرنے والوں کے لیے بڑا اجر-

النساء 95

وہ ان کی بات نہ مانو جب تک کہ ہم واپس نہ آ جاؤ میں تمہیں بتاؤں گا کہ تم کس چیز کی اطاعت کرتے تھے

مکڑی 8

اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی

نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور ان کے لیے بہترین کوشش کرو، بے شک تمہارا رب خوب

جانتا ہے کہ کون اس کے راستے سے بھٹکتا ہے، میں ہدایت یافتہ لوگوں کو خوب جانتا ہوں،

شہد کی مکھیاں 125

پس تم کافروں کی بات نہ مانو اور ان سے بڑی جدوجہد کرو- ﴿٥٢﴾

الفرقان 52

ہم سب جانتے ہیں کہ سرزمین، مذہب اور نفس کے دفاع کے لیے جہاد "لڑائی" کے دائرے میں آ سکتا ہے اور اس کا ذکر
اس کی بنیاد پر اللہ تعالی کے اس فرمان میں ایک سے زیادہ ایات ہیں.

اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان کے ساتھ سختی کرو، جہنم

ان کی جگہ ہیں ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ ﴿

ممانعت 9

لہٰذا، سیاست دانوں نے ہی ان دو تصورات کو اپنایا ہے تاکہ عوام الناس سے فوجیں اکٹھی کی جائیں، اپنے مفادات کی تکمیل کے لیے اور اپنے ملک کی سرزمین کو وسعت دی جائے تاکہ گناہ اور جارحیت کے اس راستے کو جاری رکھا جا سکے۔ دین اسلام کو پھیلانے کی خاطر ایک ظالمانہ قبضہ ہے۔

ماہ صیام کے نقاط:

مہنہ نسی کے اکثر حامیوں نے شمسی سال سے مطابعت رکھنے والے نطریاتی کلنڈر پر انحصار کرنے پر توجہ مرکوز
کی ہے، باکہ قمری سال شروع ہو اور شمسی سال سے بالکل میل کھاتا ہو، یعنی ماہ محرم کا اعار شمسی سال کے ساتھ ہوتا
ہے- جنوری کے مہینے کا اعار. اور اسی طرح... اگر قمری سال شمسی سال سے پورا ایک مہینہ ہٹ جائے تو صرف عوریوں کے لیے
واجب ہے کہ وہ قمری سال کے اعار کو شمسی سال کے اعار کے ساتھ دہرائیں، وغیرہ- اس طرح، نواں قمری مہینہ (رمضان)
نویں شمسی مہینے (ستمبر) کے ساتھ موافق ہوگا، اور ان کی دلیل لیلۃ القدر (لیلۃ القدر) کے آنے کی ضرورت پر
مبنی تھی- روزے کا مہینہ یا اس کی آخری سہ ماہی میں، یہ عقیدہ رکھتا کہ لیلۃ القدر 21 ستمبر کی رات کے برابر ہے، اور
اس رات کی تاریخ کا ملاپ شمالی خزاں کی تاریخ کے ساتھ آتا ہے- . or the southern vernal equ nox. اور چونکہ قمری سال میں سال
میں 11 دن کی کمی آتی ہے، اور ہر دو سال میں 22 دن، وہ رمضان کے مہینے کے شروع ہونے کی اجازت دیتے ہیں، بشرطیکہ 21
ستمبر ہمیشہ اس مہینے کے دنوں میں آئے- روزے کا، اور اس کے بعد باقی کے ساتھ عدت ادا کرتے ہیں، یہاں تک کہ
ان میں سے بعض نے قمری مہینوں پر بھروسہ کرنا بالکل ترک کر دیا اور نویں شمسی مہینے میں روزے رکھنا-
(ستمبر) شروع سے آخر تک- ان میں سے

بعض نے سال کا آغاز دسمبر کے مہینے میں کرنا سمجھا کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ رمضان کا مہینہ لو کی علامت کے ساتھ آئے،
یعنی اس مہینے میں یا اگست میں یہ گرمی میں روزے کا مہینہ بنتا ہے- شمال میں موسم گرما اور جنوب میں سرد موسم سرما میں-
ان میں سے بعض نے النساء کے نظریہ سے اس کی بنیادوں سے مقابلہ کیا اور ان کی دلیل یہ تھی
ول چونکہ یہ کفر میں اضافہ تھا اس لیے وہ النساء کے عمل سے دور رہے اور اسے اضافہ سمجھتے تھے- کفر میں، تو انہوں نے اسے مکمل طور پر چھوڑ دیا
دوسرا: سال میں مہینوں کی تعداد ہمیشہ 12 مہینے ہونی چاہیے، آیت نمبر 9-36 کے متن کی بنیاد پر ان کا خیال تھا کہ ہر 32 مہینے میں ایک مہینے کا
اضافہ کرنے سے اس اصول کی خلاف ورزی ہو سکتی ہے، اس لیے ہر تیسرے سال اس کے مجموعہ کی قدر- مہینے ہمیشہ 13 مہینوں کے برابر ہوں گے-
اور 12 نہیں بلکہ

النسائی کے نظریہ کا دفاع کرنے والوں میں بھی شب قدر کے تعین کی تاریخ میں اختلاف ہے اور انہوں نے کہا:
چونکہ مساوی 21 ستمبر ہے، جو لیلۃ القدر کی ایک ہی تاریخ ہے، اس لیے یہ رات 20 اور 23 کے درمیان اتار چڑھاؤ آ سکتی ہے، حساب سے غروب آفتاب کے اوقات میں اتار چڑھاؤ آتا ہے، لیکن وہ لامحالہ اس مہینے میں آتے ہیں-

یہ بات قاری کو معلوم ہو سکتی ہے جس کے پاس علم فلکیات کی عملی صورت، سورج کے گرد زمین اور چاند کی حرکت آسمان کی ساتوں کے
اندر سورج اور چاند کے اسٹیشنوں کی حرکت اور فرق- ، اور جولین کیلنڈر پر انحصار کرنے اور گریگورین کیلنڈر کو استعمال
کرنے کے درمیان فرق، کہ نظریاتی حقوق نسواں کے ذریعہ ایجاد کردہ یہ اصول اصولی طور پر درست ہیں، لیکن عملی طور
پر استعمال کرنے پر، حواس کو یہ ناممکن اور الجھا ہوا لگے گا، خاص طور پر جب آغاز کو ٹریک کرنے پر انحصار کیا
جائے- عام طور پر ہلال کا چاند جو شمسی سال کے پہلے مہینے میں نظر آتا شروع نہیں ہوتا ہے، بلکہ یہ دیکھا جائے گا کہ اس
کی ظاہری شکل پہلے اور دوسرے مہینوں کے درمیان بے قاعدہ طور پر بدلتی رہتی ہے- اور اسی لیے روزے کا مہینہ تھی، اس کی تاریخ شمسی
سال کے مہینوں کے درمیان، ستمبر اور اکتوبر کے مہینوں کے درمیان آتی ہے، جیسا کہ آپ کو مہینوں اور سالوں کے عملی
ضمیموں میں بیان کیا جائے گا- اس کتاب کے آخر میں سورج چاند ہے ہم نے یہ بھی دریافت کیا کہ ہمیں ہر 19 سال بعد اضافی 4 شمسی
مہینوں کے درمیان فرق کرنا چاہیے، یعنی ہم سات سالہ ماہواری کو شروع کر دیتے ہیں- ، 32 قمری مہینوں کی بجائے 36 قمری مہینوں کے فرق
کے ساتھ، بصورت دیگر ہر 152 شمسی سالوں میں ایک قمری مہینے کی قدر میں تبدیلی واقع ہوگی، اور حال ہی میں سال 2020 میں ہم نے دریافت
کیا کہ ہمیں ہر دور کے آغاز میں پریس کو واپس کرنا ہوگا- 354 شمسی سالوں میں ورنہ ایک اور حادثہ ہو گا جو ہر 6500 میں ہو گا-
ایک شمسی سال اس وجہ سے، ہم نے اس کتاب کے کیلنڈر کے ضمیموں میں سیمینک برائے نام کیلنڈر رکھا ہے، جو کوڈ نمبر 010 کے ساتھ دستاویز کیا گیا ہے-

ہر جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ صرف شمسی کیلنڈر کی پیروی کرنا کفر کے بڑھتے ہوئے جال میں پھنسنے سے بچتا ہے (یہ عقیدہ ہے کہ دو
اعشاریہ شمسی کیلنڈر میں کوئی حرج نہیں ہے) تو یہ عقیدہ اس کے احکام سے مکمل ناواقفیت کی وجہ سے ہے- پہلی جگہ میں شمسی کیلنڈر کی ابتدا،
اور یہ کہ قدیم یونانی کیلنڈر 311 قبل مسیح سے اس کی تاریخی ترقی کا عمل- جولیانی کوارٹر ماسٹر کو، 45 قبل مسیح- جہاں یہ آخر کار ختم ہوا-

گریگورین کیلنڈر 1582ء- جو اج تک استعمال میں ہے یہ ساری ترقی اور تبدیلی موسمی سال کے چار ستونوں میں ہونے والی تبدیلی اور اصلاح کے سوا کچھ نہیں ہے میں نے جولین اور گریگورین کیلنڈرر کے مطالعہ میں اس کی وضاحت کی ہے- اس کتاب سے)-

سنت کے چار ستون
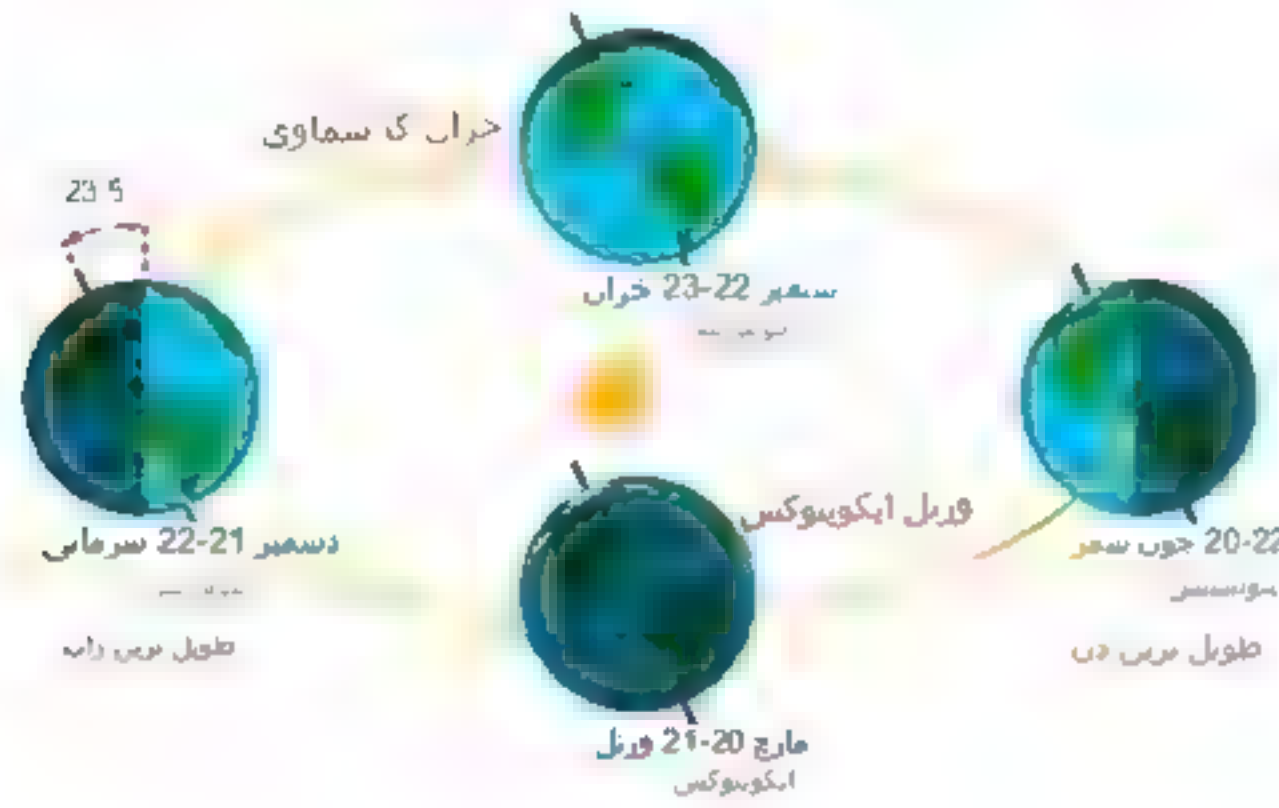
ہلال کے چاند کی پیدائش کی جانشینی کو دیکھ کر اور غور سے، جو سال کے چار ستونوں کے آغاز سے قبل کھاتا ہے - سال کی طویل ترین رات - موسم بہار کا موسم - سال کا سب سے طویل دن - خزاں کا ایکوینوکس، ہمیں معلوم ہوا ہے کہ قمری سال کا نواں مہینہ رمضان کا مہینہ ہے، خاص طور پر شمال کے لوگوں کے مطابق، اس کا آغاز نویں شمسی مہینے (ستمبر) اور دسویں مہینے (اکتوبر) کے آغاز کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے- موسم خزاں کا ایکوینوکس، جب کہ جنوب کے لوگ اسے اپنے لیے موسم بہار کے مساوات سے مطابقت پاتے ہیں- یعنی قمری سال کا آغاز، جو اج سے محرم کے مہینے میں شروع ہوتا ہے، جسے ماضی میں کہا جاتا تھا (پہلے صفر کو شمالی ورنل ایکوینوکس کے شمسی سال کے ستونوں کا پہلا زاویہ رکھنے کے لیے تیار ہونا چاہیے)، یا جنوبی موسم خزاں کا سماوی) یعنی 21 مارچ، اگلے قمری مہینے کے اندر، یعنی ماہ (صفر) (دوسرا) اور بمستہ، اس طرح (محرم) فروری (فروری) کے وسط میں شروع ہوتا ہے- پہلے سال کا نقطہ، جیسا کہ سال AD 583 کے لیے ذیل میں ضمیمہ - Q میں دکھایا گیا ہے) پھر صفر کی پہلی رات دوسری (6 صفر) کے شروع میں اتی ہے اور 11 دن بعد اس کی پہلی رجعت ہوتی ہے- اگلے سال، دو صفروں میں سے پہلی ائے گی (محرم 4 فروری کو، اس طرح اس سال میں اسقاط کی رات (17) دوسری صفر کے ساتھ ملتی ہے) اور دوسرے سال کی دوسری رجعت میں، پہلی صفر کو تیس طور پر 23 جنوری تک موخر کیا جائے گا، اور دوسرا صفر 22 مارچ کو ختم ہو گا، یعنی موسم سرما کے اختتام پر، اور اس کے بعد ربیع کا پہلا چاند شروع ہو گا، بالکل موسم بہار کے اغاز میں، اور اس بنیاد پر عبدالقیہ کیلنڈر میں تسبیع عنصر کے ساتھ، ماہ رمضان، سال کا نواں مہینہ، اس کے ساتھ موافق ہوگا جو شمسی کیلنڈر میں اکتوبر کے دسویں مہینے کے وسط سے پہلے نقطہ اغاز کے طور پر اتا ہے- یہ نویں شمسی مہینے کے اندر دو بار پیچھے ہٹتا ہے اور اپنے آغاز کا اعلان کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ گیارہویں ستمبر سے زیادہ نہیں ہوتا ہے، یہ ریٹروگریڈ ہمارے لیے شمالی نصف کرہ میں دوسرے (خزاں کے) ایکوینوکس کے وقت سے مطابقت رکھتا ہے، جو کہ ورنل ایکوینوکس بھی ہے- اس کے جنوبی نصف کرہ کے لیے، اس مدت کے روزے کی تعداد ہمیشہ 12 سے 13 گھنٹے کے درمیان ہوتی ہے اور پوری دنیا میں ہوتی ہے- جیسا کہ درج ذیل خاکوں میں دکھایا گیا ہے:

ماہ محرم (صفر اول) کا آغاز 15 فروری 583 عیسوی کو نقطہ آغاز کے
طور پر اور ماہِ صفر (6) صفر دوم کے اندر اندر 21 مارچ کو بحرالکاہل کی آمد-

4 فروری 584 عیسوی کو محرم کا پہلا زوال - اور صفر دوم 17 کو مساوی کا آنا

دوسرا ممنوع اعتکاف 23 جنوری 585 ء کو اور صفر دوم 28 کو مساوی جاری ہے-

محرم کا ناسیان مہینہ 586 میں 11 فروری کو منتقل کر دیا گیا اور 9 صفر کو اسقاط کا سلسلہ جاری رہا۔

ضمیمہ S)

ہم دیکھتے ہیں کہ یہ نقاط صرف اس دور کے جولین کیلنڈر سے ملتے ہیں، جس پر 1582 عیسوی میں مزید انحصار نہیں کیا جاتا تھا۔ جب اس سال اکتوبر کے مہینے میں ایک بار کیلنڈر سے دس دن حذف کر دیے گئے، تو نئے گریگورین کیلنڈر کے حوالے سے ماہِ رمضان کے نقاط متعین ہو گئے، اور ہر 128 سال بعد شروع ہونے والے دن کی قدر سے انحراف نہیں کیا، لہذا ماہ رمضان کے نقاط اکتوبر کے مہینے میں دو بار شروع ہونے لگے. پھر ستمبر کے مہینے میں داخل ہونے ہونے ایک بار سمجھتے ہیں، جیسا کہ آپ اس کتاب کے منسوخ کیلنڈر کے حصے میں دیکھیں گے۔

اور نسی کے مہینے کا پتہ لگانا اور ہر 32 قمری مہینوں میں اور انیس سال کے دوران اس کی آمد کو دہرانا، اور یہ وہی ہے جسے (منوبی کنکس) کہا جاتا ہے، اس لیے ہم اسے بیں مختلف اوقات میں اے دیکھتے ہیں (دیکھیں خاکہ (S) اس کتاب کا صفحہ 296) جیسا کہ یہ حرکت کرتا ہے، تو اس میں سے موسم بہار (الحرم) کا شمار ہوتا ہے، پھر اسے صحیح جگہ پر پہنچانے کے لیے رمضان کے مہینے سے پہلے آتا ہے۔ اعتدال کی مدت کو نہیں چھوڑتا اور اسی میں رہتا ہے، پھر وہ حرکت کرتا ہے اور حج کے موسم (شوال، ذو قعدہ، ذوالحجہ) کے آخر میں آتا ہے اور اسے بھی اسی میں سے شمار کیا جاتا ہے اس لیے اسے کہتے ہیں- اس حوالے سے حج کا موسم سب سے بڑا حج مانا جاتا ہے کیونکہ حج کے مہینوں کی تعداد تین کے بجائے چار مہینے ہو جائے گی-

بالکل اسی طرح جیسا کہ قرآن کے متن میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ذکر ہوا ہے

ور اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کو حج عظیم کے دن دعا کی دعوت

3.9

میرے والد نے اپنی کتاب ،سیاسی 1999 عیسوی میں ماہنامہ السیاسی کے پچھلے اور بعد کے مہینوں کے مقامات کو دستی چارٹ میں شامل کرنا نہیں بھولا تاکہ تعین کرنے میں ہر کوئی ان سے فائدہ اٹھا سکے- مقدس مہینے اور تمام سالوں کے روزے اور حج کے مہینے، لیکن اس کے پاس چاند گرہن کے بارے میں معلومات کا فقدان تھا، جو چاند کے مہینوں کے آغاز کو سائنسی درستگی کے ساتھ متعین کرتا ہے یہ کہ فرضی طور پر، اس کا اصول (29) کے درمیان قمری مہینوں کی تبدیلی ہے-) - (30) دن، جو کہ ہم نے حال ہی میں حاصل کیے ہیں، اس لیے ہم اسے اس کتاب کے پچھلے حصے میں آپ کے لیے پیش کر رہے ہیں، اور ہم اس کے بارے میں بات کریں گے اور اس کی تفصیل بیان کریں گے، انشاء اللہ۔

اسلام سے پہلے حج

ڈاکٹر جواد علی کی کتاب المفصل فی تاریخ العرب میں زمانہ جاہلیت میں حج کے موضوع پر اور مستشرقین ولہاؤسن اور دیگر مستشرقین کے ایک گروہ نے جو ذکر کیا ہے، اس میں انہوں نے خداؤں کے گھروں کی کثرت کا ذکر کیا ہے- جو کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ ذوالحجہ کے مہینے میں حج کیا کرتے تھے اور یہ کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ حج کو ایک جگہ تک محدود نہیں رکھتے تھے-

اس کا مطلب یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت کے لوگوں کی زیارت صرف مکہ ہی نہیں تھی بلکہ بہت سی دوسری زیارتوں کی بھی تھی، اس طرح کہ ہر لوگ اس گھر کی زیارت کرتے تھے جس کی وہ حرمت کرتے تھے، اور وہ اس کے پاس جاتے تھے- اس میں اپنے بتوں کو رکھ کر- یہ رائے اس بات سے متفق ہے کہ اہل خبر بتوں کے لیے بہت سے مکانات کی موجودگی کے بارے میں دیکھتے ہیں اور لوگ ان کی زیارت کرتے، ان کے پاس جاتے، ان کے بتوں پر قربانی کرتے، ان کے گرد طواف کرتے اور جس بت کے گرد وہ طواف کرتے ہیں اس کا سجدہ پورا کرتے-

مکہ میں خانہ کعبہ اور دیگر مقدس گھروں جیسے طائف میں بت اللات، عرفات کے قریب بت العزہ، بیت منات، بیت ذوالخلصہ، بیت نجران اور باقی عظیم اور مقدس مقامات پر حج کیا جاتا ہے- -اسلامی گھر، یعنی تجارتی لائن کے ساتھ یمن، عدن، عمان، اور حضرموت جنوب میں لبوت اور شمال میں بصرہ)- ان کے لیے، حج تعطیلات کا ایک گروہ ہے جس میں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں اور کئی مہینوں تک ایسا کرتے ہیں، وہ اپنے عقائد کے مطابق اپنے معبودوں کےلیے خوشی مناتے ہیں- جانوروں کو ذبح کرنا اور ان کو غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کرنا، ہر ایک اپنی استطاعت، حیثیت اور استطاعت کے مطابق ذبح کرتا ہے، اور جو اس دن اس میں سے نہیں کھاتا، وہ اپنی غربت کی وجہ سے سال بھر میں گوشت حاصل کرنے سے قاصر ہے- مشکل اس کی ضرورت، یہ وہ دن ہیں جن میں غریبوں اور مسکینوں کو لذت، لطف اور عبادت ملتی ہے- اہل خبر کا ذکر ہے کہ مکہ کی زیارت زمانہ جاہلیت میں بھی تھی اور زمانہ جاہلیت کے لوگ اس گھر کی بنیاد کے دن سے ہی اس کی زیارت کرتے تھے اور طواف کر کے مکہ جاتے تھے- ہر جگہ سے اور ان کے بادشاہ تحائف اور تدریں لے کر "خدا کے گھر" کے پاس جاتے تھے-

اور بہت سے قبل از اسلام لوگوں کے دلوں میں اس کی حیثیت کی وجہ سے لوگ مقدس گھر کی قسم کھاتے تھے- البتہ بعض راویوں کی دیگر روایات میں ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام عربوں کے گھر (مکہ) کی تعظیم اور اس میں ان کی زیارت اور اس حرم یا حرمت والے مہینوں کے احترام کے خلاف ہے- بتایا گیا ہے کہ عربوں میں ایسے لوگ بھی تھے جو "مسجد حرام یا حرمت والے مہینوں کو نہیں چرتے تھے" اور ان میں سے "خثم" اور "طاس" (2)، اور قدعہ، بسکر، اور حارث بن کعب (3) کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ عربوں کا گلہ اور ان کے آوارہ گردی، اور بکر کے بوگ، مسجد حرام کے مہینوں میں کبھی بھی محفوظ نہیں رہے- ان کو اس میں نہ کوئی حرمت نظر آتی ہے اور نہ ہی حرمت والے مہینے کی کوئی قدر- وہ گھر اور اس کے لوگوں کے لیے خطرہ تھے اس لیے ہاشم بن قریش گھر کے بازاروں اور اس کے حرم کی حفاظت کے لیے قبائلی رہنماؤں سے واقف ہو گیے، چنانچہ ہاشم نے ان پر ٹیکس لگا دیا کہ وہ لوگوں کی حفاظت کے لیے اسے ادا کریں گے- مکہ کا، اور جس کا مکہ میں براہ راست تجارتی مفاد ہوتا، وہ ان سے جو کچھ لیتا، لے لیتا، پھر اسے جمع کرکے اسے دے دیتا-" ان کے دل مکہ کے آس پاس اور آس پاس موجود قبائلی سرداروں سے کھینچے گیے تھے- اس نے مکہ اور ان قبائلی آقاوں کے درمیان بھی رابطہ قائم کیا جن کی سرزمین سے مکہ کے قافلے شام، عراق یا یمن کی طرف جاتے تھے- "ایلاف" کے ہاتھ کے ساتھ، یعنی وہ معاہدات جو اس نے ان کے ساتھ ایک خاص رقم دے کر انجام دیے، یا وہ حقوق جو بیان کیے گیے اور لکھے گئے ہیں، یا سرمایہ کے ساتھ ادا کردہ منافع جو کہ مال کے لیے ادا کیے گئے ہیں- قریش اپنے قافلوں کو بازاروں میں بیچنے کے لیے- اس طرح مکہ محفوظ تھا اور اس کی تجارت بھی محفوظ تھی- یہ حرمت والے مہینوں کو حج کے مہینوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کا عمل ہے، یعنی ان کی حکموں کو تبدیل کر کے حج کے مہینوں میں لاگو کرنا تاکہ حفاظت ہو سکے-

تجارت اور حج کے قافلے ایک ہی وقت میں، اور معاہدے اسی تعلق کے مطابق ہیں- یاد رکھیں کہ ایسی رپورٹیں موجود ہیں جو اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ مقدس مہینے مکہ کے لوگوں کے لیے حج کے مہینوں سے موافق نہیں ہیں، بلکہ یہ کہ وہ براہ راست ان کے بعد آتے ہیں:

طبری نے اس آیت کی تفسیر میں کہا:

جب حرمت والے مہینے گزر گیے تو حرمت والے مہینے گزر گیے

وہ چار ہیں جو میں نے آپ کے لیے شمار کیے ہیں، یعنی بیس ذوالحجہ، محرم، صفر، ربیع الاول، اور ربیع الآخر کے دس مہینے، اور یہ مضمون کہنے والوں نے کہا- ۔ ان مہینوں کو حرمت والا کہا جاتا ہے) کیونکہ اللہ تعالی نے ان میں اہل ایمان کو مشرکین کا خون بہانے سے منع فرمایا ہے-

---

1. یافی، ایس، 84
2. تاج العروس "8/241"، "حرم"-
3. الحاجز الحیۃ 2167 و ترتیب، التحیرمی، ایمان العرب 2 "المختار" 319-

اور یہ پیشکش صرف ان کے لیے ہے،

النیسابوری نے اس کی تفسیر میں کہا ہے: ان کا اختلاف ہے کہ چار مہینوں میں الزہری کی روایت سے براءت شوال میں نازل ہوئی، اور اس سے مراد شوال ہے- ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم، اور کہا گیا: یہ بیس ذی الحجہ، محرم، صفر، ربیع الاول اور ربیع الاول کی دسویں ہے- یہ ایک حرمت تھی کیونکہ وہ اس پر ایمان رکھتے تھے اور ان کو قتل کرنا اور ان سے لڑنا منع تھا، یا اسے فتح کی وجہ سے حرم کہا جاتا تھا کیونکہ یہ کہا گیا تھا عدت ذوالقعدہ کی دسویں سے ربیع الاول کی دسویں تک ہوتی ہے، کیونکہ اس سال کا حج اسی وقت ناسی کے لیے تھا اور اس کا کچھ حصہ قبائل کا تھا- حرمت والے مہینوں میں قریش کا مذہب (مذہب شناسائی اور مادی فائدے کی وجہ سے ظاہری ماحول میں تھے، اس لیے انہوں نے اس کا احترام کیا اور اس طرح حج محفوظ رہا اور قریش کے تاجروں اور دوسرے لوگوں کو جانے میں آسانی تھی- ان مہینوں کے دوران آزادانہ اور محفوظ طریقے سے، مثلاً- قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے معلوم امور میں محبت سب سے زیادہ

معروف ہے، لہٰذا جو ان میں سے حج کرے، وہ ایسا نہ کرے-

الطبری نے کہا: شوال، اہل تفسیر نے ان کے اس قول میں اختلاف کیا ہے- حج سب سے مشہور اور معروف ہے ان میں سے بعض نے کہا ہے کہ جو سب سے مشہور ہے وہ ہے ذوالقعدہ اور دس ذوالحجہ، اللہ تعالیٰ نے انہیں حج کے لیے اور باقی مہینوں کو عمرہ کے لیے بنایا ہے- ہمیں یہاں الطبری کی تفسیر سے رجبین (عمرہ) کے تصور کا اخراج نظر آتا ہے، جسے ہم دوسری تحقیق میں بیان کریں گے-

ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ قریش کے لوگوں نے اپنی تجارت کی حفاظت کے لیے حج کے مہینوں کے تصور کو حرمت والے مہینوں کے تصور سے جوڑ دیا-

حج کے مہینوں کے علاوہ کسی کے لیے حج کا احرام باندھنا مناسب نہیں- جہاں تک عمرہ کا تعلق ہے تو یہ ہر مہینے کے لیے حرام ہے- حج ان کی کتاب میں ہے کیونکہ یہ ان کو معلوم تھا (2) اور اس سے مراد یہ ہے کہ وہ حج کا احرام نہیں باندھنا سوائے حج کے مہینوں کے (3)- اس بنا پر آیت کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ حج ان مہینوں کے ہر وقت ہوتا ہے، بلکہ یہ ایک خاص وقت پر ہوتا ہے، لیکن حج کا احرام، یعنی اسے انجام دینے کی نیت، ان مہینوں میں کسی بھی وقت باندھنا چاہیے نہ کہ دوسرے مہینوں میں-

المسعودی نے ذکر کیا ہے کہ حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ اور عشرہ ذوالحجہ ہیں (4)- اوپر کا مفہوم یہ ہے کہ قبل از اسلام لوگ تھے- وہ شوال کے مہینے کے شروع سے حج کی تیاری کرتے ہیں، اس لیے وہ اپنے معاملات کو ترتیب دیتے ہیں اور سفری سامان کی تیاری کرتے ہیں، اگر ان میں سے کسی کو تجارت اور پیسہ کمانا ہو تو وہ ذی الحجہ تک بازاروں میں جاتا ہے- -حجۃ شروع ہو جاتی ہے، اور اگر وہ تجارت نہیں کرنا چاہتا تو جب بھی وہ اپنے لیے مناسب سمجھے چلا جاتا ہے- اس لیے حج کے موسم کا آغاز اور اس کی تیاریاں شوال کے مہینے میں ہوتی تھی-

جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں، المسعودی یہاں قبل از اسلام لوگوں کے درمیان حج کو اسی طرح پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو آج اسلام کے بعد ہے، لیکن اس کی مدت کو کئی مہینوں تک بڑھانا صرف اس لیے ہے کہ اسے شروع کیا جائے- اصل ملک سے اور کچھ نہیں-

زمانہ جاہلیت کے لوگ حج کی تیاری کر رہے تھے جب وہ سوق عکاظ کے موسم میں حاضر ہوتے تو بازار کے دن ختم ہوتے اور ان میں سے کوئی جو حج کرنا چاہتا تھا وہ سوق میں گیا اور ذی الحجہ کے چاند تک وہیں رہا- ذی الحجہ، پھر وہاں سے سوق ذی المجاز اور وہاں سے سفر کیا-

"اگر عرفات کا دن ہو تو وہ خود پانی فراہم کریں اور عرفات جائیں جو ان جگہوں پر تجارت کے لیے آتے تھے، جیسا کہ وہ کسی بھی وقت حج کا ارادہ کرتے تھے- حج کے مہینوں میں مطلوب ہے-

ان سے واقف ہیں، پھر وہ عرفات میں رکنے کے لیے "عرفات" جاتے ہیں، یعنی "الحلّہ"، جب کہ "حمص" "نمرہ" پر رکتے ہیں، پھر وہ سب مزدلفہ میں غصب کے لیے ملتے ہیں (5)- جیسا کہ ہم دیکھ سکتے ہیں، وہ تمام مقامات جہاں حجاج جاتے ہیں وہ جگہیں ہیں جہاں وہ بازار آتے ہیں- زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے زائرین اور بازار وہاں فروخت، تجارت، عبادت، تفریح، تفریح، خوشی اور مسرت کے لیے کھولے جاتے ہیں- زمانہ جاہلیت کے لوگوں کا حج ہلال کے چاند سے شروع ہوتا تھا اور جب وہ اس سے فارغ ہو جاتے تھے تو وہ مکہ آتے تھے-

مثلاً یثرب میں وہ اپنے بت کے مندر میں منات کا استقبال کریں گے اور وہ وہاں ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے لیے حاضر ہوں گے جب وہ چاند کا استقبال کریں گے تو پھر کوئی دوسرا شخص جائے گا-

ان سے مکہ، حج بیت اللہ (6)-

---

1. غور کریں کہ اسلام سے پہلے حج کا تصور اسلام کے بعد کے حج کے تصور اور اسلام سے پہلے عمرہ کے تصور اور رجبین کے ساتھ اس کے تعلق کا ذکر کرنے میں ناکامی کے ساتھ میں نے ایک سرخ لکیر ڈالی ہے جن کا مقصد بنانے پر زور دینا ہے- سال بھر عمرہ عارضی- پھر حج کے موسم کی تیاری کی کوشش کرنا جو 8 ذی الحجہ کو آتے گا- صرف حج، اور حج کے مہینوں کی معلوم مدت صرف حج کے معلوم دن کی تیاری کی
2. مدت ہے- العرضی "الجامع 2 405"-
3. تفسیر الطبرسی، حصہ دوم، ص 292 و ترتیب، تفسیر ابن کثیر، 1/235-
4. "245/1" مروج "2/189"- سکاؤٹ
5. الازرقی، اخبار مکہ، 1/121 وغیرہ-
6. صحیح مسلم "14 68 وغیرہ"-

طواف:

گھروں اور بتوں کا طواف کرنا حج کا ایک رکن اور اس کی مناسک میں سے ایک ہے۔ وہ جب بھی بیت اللہ میں داخل ہوتے تو یہ کام کرتے تھے، اگر کوئی
شخص مسجد حرام میں داخل ہوتا، خواہ وہ سفر سے آتا ہو یا سفر سے واپس آتا، تو سب سے پہلے حاجی کا طواف ہوتا تھا- دوسروں نے وہی کیا جو قریش کے لوگوں نے اپنے
بتوں کے گھروں کے ساتھ کیا، جب وہ ان کے گرد طواف کرتے تھے، جیسا کہ یثرب کے لوگوں نے "مناۃ" کا طواف کرتے وقت کیا تھا-
عرب خبروں میں جو کچھ آیا ہے اس کی وضاحت کرنے کی ڈاکٹر علی کی کوشش کو نوٹ کریں اور اس رسم کے معنی ہیں، جس کا مطلب ہے گھروں
اور بتوں کا طواف کرنا، ہم اس کے مکمل مطالعہ میں آپ کو رسم اور رسم کے معنی بیان کریں
گے- تحقیق قبل از اسلام کعبہ کے گرد طواف کا دورانیہ سات مرتبہ ہے اور میں اس بات کو رد نہیں کرتا کہ یہ تعداد طواف کے لیے مقرر ہے-
دوسرے گھروں کے آس پاس یا پتھروں کے ارد گرد، یادگاریں (1) اور قبریں بھی- سات چکروں کا طواف غیر عربوں
کے لیے بھی مشروع تھا اور تورات میں اس کا ذکر ہے اور عبرانی اس پر عمل کرتے تھے (2)- نمبر سات قدیم لوگوں کے
درمیان اہم مقدس نمبروں میں سے ایک ہے- اسی لیے میں دیکھتا ہوں کہ غیر قریش عربوں نے بھی یہ طواف اپنی جگہوں پر کیا تھا-
اس وقت بھی- مخبروں نے
کہا کہ کعبہ کا طواف کرنے والوں کی دو قسمیں ہیں: وہ جو برہنہ ہو کر طواف کرتے ہیں اور دوسرے وہ جو اپنے کپڑوں میں طواف کرتے
ہیں- جو بھی خانہ کعبہ کا برہنہ طواف کرتا ہے اسے حلہ کہا جاتا ہے- جہاں تک وہ لوگ جو اپنے کپڑوں میں گھومتے ہیں، انہیں "حمس"
کہا جاتا ہے (3)- خبروں کے بعض علماء نے ان دونوں اقسام میں ایک تیسری قسم کا اضافہ کیا جسے انہوں نے "طلس" (4) کہا- الحلّہ
کے عرب قبائل میں تمیم بن مر، مازن، ضبہ، حمیس، دعینہ، الغوث بن مر، قیس علان مجموعی طور پر، ثقیف اور عدوان، عامر بن صاعع
اور ربیعہ بن شامل ہیں- نظر مجموعی طور پر- اور یہ سب ایک اوتر ہے، سوائے ایک رشتہ اور نسل کے- انصار، حاتم، بجیلہ، بکر بن
عبد مناۃ بن کنانہ، ہذیل بن مدرکہ، اسد، طائی اور بارق- ان ناموں کو محمد بن حبیب نے ذکر کیا ہے اور یعقوبی نے ان کا تذکرہ
اس طرح کیا ہے (5) تمیم، ضبہ، مرینہ، الرباب، عمال، ثور اور قیس عیلان، ان سب کے علاوہ عدوان، ثقیف، عامر بن- صعصع، اور ربیعہ بن نصر سب-
قضا، حضرموت، اک اور قبیلہ ازد (6)- اگر وہ ہلا کی ہوں تو عورتیں بھی اس
حکم کے تابع ہیں، جیسا کہ عورتیں برہنہ حالت میں خانہ کعبہ کا طواف کرتی تھیں (7)- کہا گیا کہ ان میں سے ایک کھلی ڈھال کے علاوہ اپنے تمام کپڑے پہن
لیتی ہے، پھر اس میں طواف کرتی ہے (8)- کہا گیا کہ وہ مسجد کے دروازے پر کھڑی تھی اور کہہ رہی تھی: .
کون قرض دیتا ہے جو محفوظ ہے.....؟ لباس کون دیتا ہے.....؟ مجھے بیڑا کون دے گا.....؟
اگر کوئی اسے لباس یا دوسرا لباس دے تو وہ اس کے ساتھ طواف کرے، ورنہ وہ برہنہ ہو کر طواف کرے، جیسا کہ مرد طواف کرتے ہیں، روایات کے مطابق- اس کی
شرمگاہ کو کوئی لباس یا کپڑا نہیں ڈھانپتا تھا بلکہ وہ ایک ہاتھ ماتھے پر اور دوسرا ہاتھ اپنے مقعد پر رکھ کر اس طرح گھر میں گھومتی تھی- اس سلسلے میں وہ ایک آیت
نقل کرتے ہیں جو کہ وہ ایک خوبصورت عورت کی طرف منسوب کرتے ہیں، کہا گیا ہے کہ وہ تھی: ضباعہ بنت عامر بن صاع، جنہوں نے اس آیت کا طواف کیا-
ننگی، وہ کہتی ہیں:
آج اس میں سے کچھ یا تمام ظاہر ہوتا ہے اور جو کچھ ظاہر ہوتا ہے میں اسے حلال نہیں کرتا (9)
بعض روایات میں عورتوں کے طواف کے اس طریقے سے روحوں پر اثرات کو کم کرنا چاہا گیا ہے، اس لیے انہوں نے ذکر کیا ہے کہ بعض عورتیں تھوڑے پہنتی تھیں اور انہیں اپنی
کمر کے گرد تنگا کر اپنے آپ کو ڈھانپ لیتی تھیں (10) اور دوسری روایات میں ذکر کیا گیا ہے کہ وہ طواف کرتی تھیں- رات کو طواف کریں اس طرح چھٹکارا حاصل کریں
مردوں کی نظر میں رہن کا واقع ہونا، کیونکہ مرد دن میں طواف کرتے ہیں (11)-

1. یادگاریں وہ قربانیاں ہیں جو لٹکائی جاتی ہیں اور پھر لوگ ان کے گرد گھومتے ہیں اور پھر قرعہ اندازی کے ذریعے انہیں تقسیم کرتے ہیں، قرآن نے سورہ
لمائدہ آیت نمبر 90 میں ان سے منع کیا ہے- 585.2
3. تفسیر الطبری
4 سیابی "178 et seq"- 5
الیعقوبی 226/1، نجف 1964ء
"133/1" 6 الرؤد الناف
"162/18" 7 صحیح مسلم
8 ابن ہشام کی سوانح عمری "1/133" "فت بوث تو الرود"
9. الازرقی 1/115، 117، اللسان 11/129- "طواف" الرعد "1331"، صحیح مسلم "18 162"، تفسیر الطبری "8/118"، تفسیر
القرطبی الجامع "7/189"-
"117/1" 10 لازرقی "414/3"
11. الازرقی "117/1" الطبرسی

بعض روایات میں بتایا گیا ہے کہ "الحمس" کا عقیدہ قدیم نہیں تھا، بلکہ اسلام سے پہلے ظاہر ہوا: ابن اسحاق نے کہا: "مجھے نہیں معلوم کہ ہاتھی سے پہلے یا بعد میں قریش نے الحمس کا معاملہ ایجاد کیا تھا- چنانچہ انہوں نے عرفات میں کھڑے ہونا اور وہاں سے جانا چھوڑ دیا، جبکہ وہ جانتے تھے کہ یہ حج اور حج کا حصہ ہے، سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ ہم حرم کے لوگ ہیں اور ہم حرم کے لوگ ہیں- اور حرم کے لوگ حرم کے لوگ ہیں، انہوں نے کہا حرم کے لوگ گھی نہ جمع کریں، نہ گھی کھینچیں، اور نہ ہی بالوں کے گھر میں داخل ہوں اور نہ ہی سایہ تلاش کریں- لوگوں کے گھر جب تک وہ حرم میں ہیں تو انہوں نے کہا: حرم والوں کے لیے حل یہ ہے کہ وہ کھانا کھائیں جو وہ حرم میں آئے- یا حجاج اور کعبہ کا طواف نہ کریں جب وہ اپنے پہلے طواف کے لیے آئیں، سوائے حمص کے لباس کے-" (1)- اس روایت میں کوئی وجہ نہیں بتائی گئی- اس کا ظہور، اور قریش کے کسی آدمی نے اسے پیدا نہیں کیا-

اس باب کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل خبر نے حمس کے بارے میں کیا ذکر کیا ہے کہ ہم مکہ کے آزاد لوگ ہیں اور پھر وہ لوگ جنہوں نے اپنے مذہب کا دعویٰ کیا- انہوں نے اپنے آپ کو ایک ایسی وادی میں پایا جس میں کوئی فصل نہیں تھی، جس کے پاس "گھر" کے سوا کچھ نہیں تھا، وہ اپنے مذہب میں پرجوش ہو گئے، اور آپس میں مل کر کام کرنے، آقا کی عبادت کے لیے بلانے کے لیے تعاون کیا- گھر، مہمان کی عزت کرنا، اور دوسروں پر حملہ کرنے سے باز رہنا- اور کسی کو اذیت دینے سے پرہیز کرنا، الا یہ کہ کوئی ان کو اذیت دے، اور مصیبت زدہ لوگوں کو راحت فراہم کرے اور ان کی مدد کرے جو حج یا عمرہ کرنے والے کے طور پر گھر آنے یا جان بوجھ کر-

حماس "خدا کے لوگ" ہیں اور ان کی قوم خدا کی عبادت، ان کے لیے قائم کیے گئے ہوں، رسومات اور رسومات کے ذریعے متحد ہے، اور اس تجارت کو جو انھوں نے اپنے مذہب کی رسومات کی طرح بنایا ہے- جو وہ اپنے منافع کو "خدا" کے لیے خرچ کرتے ہیں- یعنی خدا کا گھر اور اس کے کمزور لوگ، یہاں تک کہ انہوں نے صدقہ اور دین کے مسکینوں کو کھانا کھلایا- ان کا معاشرہ ایک ایسا معاشرہ ہے جس میں مذہب اور تجارت، مذہب اور پیسہ ملا ہوا ہے- انہوں نے ان پر زور دیا کہ وہ اپنے سرمائے کو ملا کر اور تجارتی قافلوں میں آپس میں تعاون کریں، جہاں زیادہ منافع کی ضمانت ہے، اور ان پر زور دیا کہ جن کے پاس کچھ نہیں ہے ان کے ساتھ انصاف کریں- جب تک ایسا نہ ہو جائے- یعقوبی نے زمانہ جاہلیت میں عربوں کو دو مذاہب میں تقسیم کیا، مذہب حمص اور مذہب الحلّہ، اس نے ان میں سے بعض یہودیت اور عیسائیت میں داخل ہونے کا ذکر کیا- ، اور ان میں سے کچھ بدعتی ہو گئے اور دوعلے ہی پر یقین رکھتے تھے (2) اس فرق کے ساتھ، یعقوبی نے زمانہ جاہلیت کے لوگوں کے مذاہب کو محدود کر دیا- عربوں کے لوگ یہودیوں کے مذہب میں داخل ہوئے اور اس مذہب کو چھوڑ دیا، ملاحظہ کیجیے کہ کس طرح یعقوبی نے حمص کے تصور کی وضاحت کی وہ صرف قریش کے باشندے ہیں اور ان کے لیے اس میں شامل ہونا جائز ہے- صرف حج کے ساتھ تجارت کریں-

تلبیہ:

"محمد بن حبیب نے ذکر کیا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ ایک بت تک کعبہ کا طواف کرتے تھے، انہوں نے ذکر کیا کہ وہ حجر اسود کا مسح کرتے تھے- صفا اور مروہ کے درمیان- اور وہ تلبیہ پڑھ رہے تھے کہ قریش کی رسم اسف کے لیے تھی اور ان کا تلبیہ ان کے لیے تھا- آپ کے پاس صرف ایک شریک ہے، اور وہ اس کے پاس نہیں ہے-" (3) اور آپ کی عزاداری کا جواب: "لبیک، اے خدا، آپ یہاں ہیں، آپ کے اور میں- میں آپ سے اتنا ہی راضی ہوں جتنا کہ ہم آپ سے محبت کرتے ہیں- پاک مٹی اور اس کے مالک بیابان کے راستبازوں میں سے ہیں- ہر ایک رسم کی تکمیل ایک دوسرے سے مختلف تھی-

صفا و مروہ:

حج کے مناسک میں سے ایک صفا اور مروہ کا طواف کرنا ہے اور ان پر دو بت ہیں، اساف اور نائلہ، اور جاہلیت کے لوگ ان پر مسح کیا کرتے تھے (4)- ان کا طواف کعبہ کے طواف کے برابر تھا، یعنی سات طواف، جو قریش نے کیے، لیکن اکثر روایات کے مطابق دوسروں نے طواف نہیں کیا- معلوم ہوتا ہے کہ صفا اور مروہ ان مقامات میں سے ہیں جنہوں نے مکہ والوں کی عبادت پر شدید اثر ڈالا- اہل مکہ کے حج میں دو طواف کعبہ کا طواف اور صفا و مروہ کا طواف ہیں- الصفا اور مروہ کے درمیان اسلام میں "سعی" ہے، اس لیے ان دونوں جگہوں کے درمیان فاصلہ "المساع" کہلاتا ہے، اور اسف صفا میں تھا، اور جہاں تک نائلہ ہے- یہ المروہ (5) میں تھا- دونوں ناموں کے ملاپ کے لیے ہمیشہ کوئی نہ کوئی وجہ ہونی چاہیے اور "المسعہ" ان دونوں کے درمیان مقدس ربط ہے-

---

"2003" 1 ارشاد الساری

2 دوہری ازم، (فلسفہ اور طرز عمل) مانیکیزم، جو ایک ایسا فرقہ ہے جو اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ دنیا پر دو مخالف قوتوں یعنی نیکی اور بدی کے زیر انتظام ہے، کائنات

"313" 3 المحبر

میں دو خداؤں کے وجود پر یقین کے ساتھ 4- البلدان 5/ 365 8/38، ارشاد الساری 187/3 یاد رکھیں کہ رسم کے تصور کو رسم کے ساتھ ملانا اور اس قول کی ابتداء حج کے مناسک میں سے ایک صفا اور مروہ کا طواف ہے- قرآن نے ذکر کیا ہے کہ وہ رسومات ہیں-

آرم کرتا ہے- 577

اسود کو چھو کر برکت حاصل کی، پھر صفا اور مروہ کے درمیان چلتے ہوئے پہلے عصاف کا طواف کیا اور اسے چھوئے، طواف کے ہر ایک پیر کو چھوئے، پھر نائلہ پر ختم کرکے ان دونوں کے لیے نماز ادا کی- ان کا جواب یہ تھا: "تیری خدمت میں، تیرا کوئی شریک نہیں، سوائے اس کے جو تیرا ہے اور اس کا مالک ہے" (1)- انہوں نے ذکر کیا کہ انصار جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج پر آئے تو صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرنے سے نفرت کرتے تھے کیونکہ وہ زمانہ جاہلیت میں قریش کے جذبات میں سے تھے اور وہ اسے اسلام میں ترک کرنا چاہتے تھے- انہوں نے ذکر کیا کہ بعض مسلمانوں نے کہا: یا رسول اللہ ہم صفا اور مروہ کے درمیان طواف نہیں کرتے، کیونکہ یہ شرک ہے جو ہم زمانہ جاہلیت میں کیا کرتے تھے- زمانہ جاہلیت کے لوگ جب صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرتے تھے تو ان دونوں بتوں کو مٹا دیتے تھے جب اسلام آیا اور بت تباہ ہوئے تو مسلمانوں کو ان دونوں بتوں کی خاطر طواف کرنا ناپسند تھا، چنانچہ اللہ تعالی نے نازل فرمایا:

بے شک الصفا اور مروہ خدا کی نشانیوں میں سے ہیں-

(2)

روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ مذکورہ دونوں بتوں کا طواف کر رہے تھے اور ان کے درمیان جدوجہد کر رہے تھے- یہ دونوں بتوں کے پوجنے والے ہیں اور قریش ہیں- خاص طور پر، مکہ کا حج کرنے والے تمام لوگ عرب نہیں تھے-

اس کا ذکر ہے کہ انصار زمانہ جاہلیت میں منات کی تیاری کرتے تھے اور اہل خبر نے ذکر کیا ہے کہ صفا و مروہ کے درمیان سفر اسماعیل کی والدہ ہاجرہ کے دور کا پرانا نعرہ ہے- اسلام سے پہلے یثرب اور غسان کے لوگ منات میں نماز پڑھتے تھے، اس لیے ان کے لیے صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرنا جائز نہیں تھا، اور ان کے آباء و اجداد میں یہ روایت تھی کہ جس نے منات کا احرام باندھا وہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف نہیں کرتا تھا- (3)، اور مجھے کسی دوسری خبر میں ایسی کوئی خبر نہیں ملی جو اس بات کی نشاندہی کرتی ہو کہ اسف اور نائلہ ساحل پر تھے- سمندر-

دوسری روایتوں میں یہ بھی مذکور ہے کہ قریش اور ان کے ہر حلیف اور بھتیجے عرفات سے روانہ نہیں ہوتے تھے بلکہ المغمس سے روانہ ہوتے تھے اور یہ بھی نقل ہوا ہے کہ قریش اور ان کے ہر بھتیجے اور ساتھی عرفات سے روانہ نہیں ہوتے تھے- لوگ عرفات سے نکلے بلکہ حرم میں رک گئے اور وہیں سے نہیں نکلے- وہ کہتے ہیں، ہم صرف خدا کے حرم کے لوگ ہیں، لہذا ہمیں اس کی حرمت کو نہیں چھوڑنا چاہئے اور انہوں نے کہا: "ہم ابراہیم کی اولاد ہیں، حرم کے لوگ اور اس گھر کے حاکم ہیں، اور ہم نے آباد کیا اور رہنے والے ہیں، مکہ میں عربوں میں سے کسی کو ہماری طرح کا حق نہیں ہے اور نہ ہی ہمارے گھر کی طرح، اور عرب اسے نہیں جانتے جیسے ہم نہیں جانتے ہیں لہٰذا کسی بھی حل کو عظیم نہ بنائیں اگر آپ ایسا کریں گے تو عرب آپ کے حرم کو حقیر سمجھیں گے اور کہیں گے کہ انہوں نے حرم کی تسبیح کی جس طرح انہوں نے حرم کی تعظیم کی تھی تو وہ چلے گئے- عرفات پر کھڑا ہونا اور اس سے پھیلنا" (4) اس نے ذکر کیا کہ قریش اور اپنے مذہب کے ماننے والے مشعر الحرام کی "کثرت" اور مزدلفہ کی "کثرت" سے نکلیں گے-

"عرفات" یا "عرفات" وہ جگہ ہے جو مکہ سے زیادہ دور نہیں ہے- یہ ان مقامات میں سے ایک ہونا چاہیے جو زمانہ جاہلیت کے لوگوں کے لیے مقدس تھے- یہ بت سے جڑا ہونا ضروری ہے (5) ورنہ یہ قبل از اسلام لوگوں میں حج کی رسومات اور رسومات کا حصہ نہ بنا- حجاج عرفات میں دوپہر سے غروب آفتاب تک کھڑے رہتے ہیں- غروب آفتاب کے وقت عرفات میں قبل از اسلام لوگوں کا مقام سورج کی عبادت سے متعلق ہو سکتا ہے- سورج غروب ہونے پر حجاج کرام مزدلفہ کی طرف روانہ ہوتے ہیں-

اوور فلو:

عرفات سے افادہ مزدلفہ کی طرف جاتا ہے- اور "مزدلفہ"- عرفہ اور منیٰ کے درمیان تقریباً نصف راستہ- وہیں پر عازمین دسویں ذی الحجہ کی رات گزارتے ہیں، وہاں سے طلوع آفتاب کے وقت منیٰ میں اسے "المشعر الحرام" کہا جاتا ہے- قرآن (6) اہل خبر کا ذکر ہے کہ قصی بن کلاب نے مزدلفہ پر آگ جلائی تھی تاکہ عرفات سے نکلنے والے اسے دیکھ سکیں اور عربوں نے ان کی اس سنت پر عمل کیا اور اس کی ترغیب دیتے رہے- اسلام میں بھی (7)- یہ اسلام سے پہلے کے مقدس مقامات میں سے ایک ہونا چاہیے، کیونکہ اس کا بتوں سے تعلق تھا- ماہرین لسانیات نے مزدلفہ میں ایک پہاڑ کا نام ذکر کرتے ہوئے اسے "قضا" کہا ہے-

---

1 112/1، سیابی "311"- تیلا
2 البقرہ، آیت 158، "اصبغ الزرول 30 اور سیق"، تفسیر الطبری "432"، "البابی ایڈیشن 1954 عیسوی"، صحیح مسلم
3 "68/4"، "باب" اس صاع کی وضاحت صفا اور مروہ کے درمیان ایک ستون ہے جس کے بغیر حج درست نہیں-
4 تفسیر الطبری "2/170"-
5 العرہ کا بت-
6 سورۃ البقرہ آیت 198، تفسیر الطبری 2 164، روح المعانی 742، تفسیر ابن کثیر "1/242"- تحیات
7 العرب" 1/109، عربوں کی آگ کا تذکرہ "سبح العشاء" 1/409، الارزقی "130،36، 415،411"- ویسٹفیلڈ" ابن ہشام" 77، ابن سعد 1 / "131/6" 72" "جاری کردہ" زبان "138"، ممالک "519/4"، دلہی کا تاج

انہوں نے کہا کہ یہ وہ سینگ ہے جس سے امام کھڑا ہوتا ہے (1) اور انہوں نے ذکر کیا کہ "قزع" شیطان کا نام ہے (2) اور ہم ایک بت
کا نام جانتے ہیں جو "قزع" سے متعلق
ہے- جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں، یہ خبر دسویں ذی الحجہ کی رات کی تصدیق کرتی ہے کہ یہ زمانہ جاہلیت کے لوگوں کے لیے
قربانی کی رات
ہے، اور اسی جگہ سے اسلام نے اس تاریخ کو اپنایا- زمانہ جاہلیت میں، حجاج کرام مزدلفہ سے دسویں ذی الحجہ کو طلوع آفتاب
کے وقت منیٰ کی طرف روانہ ہوتے تھے، جمرات کو پتھر مارنے اور قربانی کرنے کے لیے، اور منیٰ ایک ایسی جگہ ہے جو مکہ
سے زیادہ دور نہیں ہے- اس کا نام اس پر بہائے جانے والے خون کی وجہ سے جانا جاتا تھا (3) بعض لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ
"عمرو بن لوحی" نے منی میں ایک بت قائم کیا- قرن" جو کہ منیٰ مسجد اور پہلے جمرہ کے درمیان ہے ایک بت ہے، درمیانی
جمرہ ایک بت ہے، اور وادی کا کنارہ بت ہے- اس کا حج کے مناسک سے گہرا تعلق ہے اور پتھر پھینکنے اور ذبح کرنے کا تعلق
ان بتوں سے بھی ہو سکتا ہے مشرکین سورج طلوع ہونے تک وہاں سے نہ نکلتے اور کہتے: شبیر طلوع ہو
گیا-)- اور یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اختلاف کیا، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج نکلنے سے
پہلے اپنی نمازیں ادا کیں-" (6) مشرکین کا ایسا کرنا اور سورج طلوع ہونے کے وقت ان کا نماز کا انتظار کرنا ان کی عبادت
کی دلیل ہے- اس لیے رسول نے اس مرتبہ کو تبدیل کیا اور جمرا پر پتھر
پھینکنا حج کے مناسک میں سے ایک ہے- یہ حج کے مناسک میں سے ایک ہے اور جزیرہ نما عرب میں دیگر حجوں میں بھی جانا جاتا
ہے- یہ غیر عربوں کو بھی معلوم تھا- تورات (7) میں اس کا حوالہ دیا گیا ہے- وہ بنو ارم (8) سے جانا جاتا ہے- لفظ "رنگ مارنا"
ایک قدیم سامی لفظ ہے- عبداللہ بن مغفل کی حدیث میں ہے: میری قبر کو سنگسار نہ کرو، یعنی اسے سنگسار نہ کرو، جو
پتھر ہے، زمانہ جاہلیت کے لوگوں کے طریقے سے، اور اسے اٹھاتے ہوئے مسلمان نہ بناؤ- (9)- زمانہ جاہلیت کے لوگ اسے قدر
کی نگاہ سے دیکھتے تھے- جب بھی ان میں سے کوئی قبر سے گزرتا اور اس کے مالک کی تعظیم و تکریم کرنا چاہتا
تو اس پر پتھر یا پتھر رکھ دیتا-""اور جمرات" یعنی جن جگہوں پر جمرات ڈالے جاتے ہیں ان کے گرد طواف کیا جاتا ہے اور ان کی
زیارتیں کی جاتی ہیں (10)- اور ان میں آباؤ اجداد کی قبریں ہیں- اس کے ایک حصے کا ذکر قبل از اسلام کے شاعر سے منسوب ایک آیت میں
کیا گیا ہے (11)- جمرات کو "جمرات العقبہ"، "الجمارات" اور "جمارات کی جگہ" پر پھینکا جاتا ہے جو "منی" میں ہے اور وہاں کنکریاں
جمع کرتے ہیں: جمرات . پہلیٰ جمرات الوسطہ اور جمرات العقبہ (12)- ابو
سائرہ اور اس کے وفاداروں بنو فرارہ کے لیے راستہ صاف تھا-
جب تک کہ اس کا گدھا بحفاظت واپس نہ آجائے... قبلہ کی طرف منہ کرکے اپنے پڑوسی کو پکارتا ہے کیونکہ خدا
نے ان لوگوں کو محفوظ دیا ہے جنہیں نے انہیں انعام دیا ہے (13)-

وہ لوگوں میں "کار کا باپ" کے نام سے جانا جاتا تھا- چالیس سال تک لوگوں کو مزدلفہ سے منی جانے کی اجازت دیتے تھے- وہ ایک سیاہ گدھے پر سوار ہوتا ہے، اور پہاڑ کبیر
کی چوٹیوں کو دیکھتا ہے، اور جب وہ سورج کی پہلی کرنیں ان پر دیکھتا ہے، تو وہ پکارتا ہے، "اشرق ثبیر تاکہ ہم بدل جائیں-" پھر وہ انہیں وسعت دینے کی اجازت دیتا ہے-

1 تاج العروس "2/2007"- "خوس"-
2 تاج العروس "2/207"، "قزح"-
3 دلہن کا تاج "348/10"، "منیٰ"- کیا عجیب بات ہے کہ ماہرین لسانیات نے کسی بت (ریاضی) کے موضوع یا بتوں کے گروہ کا ذکر نہیں کیا جو
4 اس میں تھے- 142/2 الازرقی
5 ارشاد الساری "210/3"-
6 ایک ہی ذریعہ-
7 پیدائش اکتیسواں باب، اور لابن نے یعقوب سے کہا، "دیکھو، یہ رحمت ہے-" یہ وہ یادگار ہے جو آپ نے میرے اور آپ کے درمیان رکھی ہے-"
8 ایسی، صفحہ 464، Reste، s. 112 مختصر
9 عیسوی احتام 2 74 15/117 تاج العروس 3048 اور سیو"-
10 آرام، ایس، 111، 246 "المشرق: سال: انیسواں سال جولائی - ستمبر 1941
11 پس قسم ہے اس ذات کی جو میرا رب ہے... اور جمرات میں کورم مقرر کیا، معبرہ ابن ہشام 534، المشرق، مذکورہ بالا حصہ حنیفہ بن انس الحنلی نے کہا: شعث نے ان پر قابو پالیا-
سونے والے ایسے ہیں جیسے... سرشق حجاج زبان کے سسی میں
12 رخلن فرما گئے "2175"- تاج العروس 107/3، "بجرت"، "348/10"، "منی" الازرقی، اخبار "ص 402" لا بیراق-

ان کے ساتھ، انہوں نے کہا: میں سماح جاؤں گا- روایت ہے کہ "سماح" بنو سعد بن زید منات سے تمیم کی ایک قوم تھی، اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ لفظ "سماح" کوئی مناسب نام نہیں تھا، بلکہ اس کا اطلاق کسی ایسے شخص پر ہوتا تھا جو گھر کا انچارج تھا یا اپنی کچھ خدمت انجام دیتا تھا یا رسومات سے متعلق کچھ (1)- وہ علماء ہیں اور حج کے موسم میں لوگوں کو جانے کی اجازت دینے میں مہارت رکھتے ہیں- شاید انہوں نے اپنے سروں پر پگڑی، سر پر پٹی یا عطر کی شکل میں اونی لباس پہنا ہوا تھا، یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ مذہب اور عزت والے خاندان کے فرد ہیں- وہ "صفا"، "الصفا" اور "سعان" کے نام سے مشہور تھے- اس بارے میں ایک قدیم زمانہ جاہلیت کے شاعر ابن حلف الفہمی نے کہا تھا: اگر صوفیاء منی سے بیگیو سے گررے اور اس پر خون کا ایک قطرہ نمودار ہوا (2) ثیر کہتے ہیں کہ یہ زمانہ جاہلیت کے لوگوں کے لیے مقدس مقامات میں سے ایک تھا یا اس کی چوٹی پر کوئی بت یا مکان تھا جس پر چڑھ کر وہ اس کی زیارت کرتے تھے اور اس سے برکت حاصل کرتے تھے (3)- منیٰ سے متعلق رسومات میں سے ایک قربانی کا ذبح کرنا ہے جو کہ اسلام میں قربانی ہے اور "عطیر"-

تحفے اور ہار:

زمانہ جاہلیت کے لوگ اپنے قربانی کے جانوروں کی نقل کرتے ہوئے ایک ہار یا دو سینڈل قربانی کے جانوروں کے گلے میں ڈال کر لوگوں کو بتاتے تھے کہ یہ قربانی کا جانور ہے اور اس پر حملہ کرنا جائز نہیں تھا جیسا کہ وہ کرتے تھے- اسے سمجھو، اطلاع معلومات ہے- یعنی اونٹ کی کھال کو کاٹنا یا اس کے نام کو ایک طرف چھیلنا یا اس طرح سے مارنا اور اس کے دائیں کوہان میں اس وقت تک کیا جاتا تھا جب تک کہ خون ظاہر نہ ہو اور یہ معلوم ہو جائے کہ یہ قربانی کا جانور ہے، اور رسم یہ ہے- تحمہ کا آغاز (4)- زمانہ جاہلیت کے کچھ لوگ قربانی کے جانوروں کی کھالیں اپنے ساتھ لے جاتے تھے- یہ لفظ "تشریق" سے مطابقت رکھتا ہے، جس کا مطلب ہے پیش کرنا (تیار کرنا) گوشت- اس لیے انہیں ایام تشریق کہا جاتا ہے جو قربانی کے دن کے تین دن بعد کے ہیں کیونکہ ان میں قربانی کا گوشت چمکتا ہے یعنی سورج میں چمکتا ہے (5)- التشریق کو تشریق کہا گیا کیونکہ قربانی کا جانور اس وقت تک ذبح نہیں کیا جاتا جب تک سورج طلوع نہ ہو (6)- معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ طلوع آفتاب سے پہلے اور بعد میں ذبح کیا کرتے تھے، جیسا کہ حدیث میں اس کی ممانعت کا ذکر ہے- اور حدیث میں ہے: جو شخص تشریق سے پہلے ذبح کرے، یعنی نماز عید کے وقت سے پڑھے، کیونکہ یہ اس کے وقت سے ہے- زمانہ جاہلیت میں حجاج کرام اپنے حج کے دوران بال منڈوائیں یا کٹوائیں، ورنہ ان کا حج باطل ہو جائے گا، واضح رہے کہ غیر عرب لوگ بھی ایسے مذہبی مواقع پر بال کٹوانے کی اجازت نہیں دیتے تھے- بالوں کو ان کی مذہبی رسومات میں خاص اہمیت حاصل تھی، خاص طور پر داڑھی کو اس کا مذہب سے تعلق تھا، یہی وجہ ہے کہ ہم مولوی، سیاسی اور متقی لوگ اسے رکھتے ہیں- وہ اسے مذہبیت کا مظہر سمجھتے ہیں- جو عُزّیٰ کو جاتا وہ وہاں کے درخت پر قربانی کرتا اور پھر نماز پڑھتا، اور جو منات جاتا وہ اس پر قربانی کرتا، جس طرح دوسرے لوگ کعبہ پر قربانی کرتے اور اس کا طواف کرتے اور پھر وہاں قربانی کرتے، مکہ کے دامن میں ذوالخلصہ وہاں بھی قربانی کرے گا (8)- اسی طرح، اپنے تہواروں کے دوران، باقی قبائل اپنے بتوں کے گرد طواف کرتے، ان پر قربانیاں پیش کرتے، اور پھر جب وہ ان مناسک کو مکمل کر لیتے تو اپنے آپ کو قربان کرتے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے ان مقامات پر حج کے مناسک مکمل کر لیے ہیں اور ان کو ان مقامات پر مکمل کر لیا ہے- بہترین طریقہ- جن جانوروں کو ان کے مالکان یا خریدار حج کے دوران ذبح کرنے کے لیے تیار کرتے ہیں، ان کو نشانیوں سے پہچانا جاتا ہے، جیسے کہ ان پر ہار ڈالا جاتا ہے جس سے انہیں پہچانا جا سکتا ہے، یا ان پر ایسا زخم بنا دیا جاتا ہے کہ اس سے خون بہے، تاکہ یہ اس بات کی علامت ہو- اسے قربانی کہتے ہیں، اور ان میں سے ایک جسم کو نشان زد کرنا ہے، جو جسم کے کوہان کے ایک حصے کو کاٹ رہا ہے، تاکہ اس سے خون بہہ جائے (9)- مکہ کے لوگ مسجد حرام کے درختوں کی چھال سے ہار بنا کر جسم کے گلے میں ڈالتے تھے-

اس بات کا اشارہ ہوتا کہ یہ ہدایت ہے اس لیے کوئی اس پر اعتراض نہیں کر سکتا-

حجاج کرام کے لیے ذوالحجہ کی دسویں تاریخ یعنی عید کے پہلے دن منیٰ سے نکلنا جائز ہے-

1 دلہن کا تاج "2873"، "سر"- مدت کے اختتام 16 36 کے بعد-
2 "82، 77/1" تاج العروس "1696"، "صوف"، شعراء کی لغت "382" ابن ہشام
3 الرعد الف "1/85"-
4 شعراء کی لغت "382"-
5 لیوٹ، انیسواں سال 1941 عیسوی-" صفحہ 259- نسل در نسل
6 انہیں قبول کرنی ہے- ہم ان کو دیکھتے ہیں-
7 تاج العروس 3/303 اور ترتیب، "شاعری"-
8 تاج العروس 393/6، "مشرق"-
9 دلہن کا تاج "393/6" "مشرق"-

حجاج اپنا حج کرتے ہیں، لیکن ان میں سے کچھ اس جگہ پر تیرہویں تاریخ تک قیام کرتے ہیں، تاکہ عید کے دنوں میں خوشی منائیں، اور حج میں شرکت کریں۔ اس میں اپنے بھائیوں کو۔ اسے "التشریق" کہتے ہیں۔ ایام تشریق قربانی کے دن کے بعد کے تین دن ہیں (1)۔

حج کے دوران تجارت:

علمائے تفسیر فرماتے ہیں زمانہ جاہلیت میں لوگوں کی تجارت عکاظ اور ذوالحج تھی، لہٰذا جب وہ احرام باندھتے تھے تو حج سے فارغ ہونے تک بیع نہیں کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ حج کے ایام یاد کے ایام ہیں۔ انہوں نے کہا "یہ محلہ عربوں پر مشتمل تھا جو اپنی روانگی کی رات کو ٹوٹا ہوا یا آوارہ جانور تلاش کرتے واپس نہیں آتے تھے۔" وہ اسے شب قدر کہتے تھے اور اس میں تجارت اور خریدوفروخت نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے کہا "کچھ حجاج کو دج کہا جاتا تھا۔" وہ منیٰ کے بائیں جانب رکیں گے اور حجاج منیٰ کی مسجد میں رکیں گے لیکن جب تک میں نیچے نہ اتروں وہ تجارت نہیں کریں گے۔ اپنے رب سے فضل تلاش کرنا تمہارے لیے گناہ ہے۔) یہ تجارت ہے۔ فرمایا: موسم میں تجارت (2)۔ اور چھلکتا ہوا سبب۔ ان میں طواف الصدر بھی ہے جو کہ طواف الافاضہ ہے (3)۔

الدج: حجاج کے ساتھ ملازم، مسکین، مدد گار اور ان جیسے لوگوں کا ذکر ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک گروہ آیا۔ انہوں نے کہا ہم حمیر لوگ ہیں، اس لیے ان کا دعویٰ ہے کہ ہمارے پاس حج نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم احرام نہیں باندھتے جیسا کہ وہ طوف کرتے ہیں، اور انہوں نے کہا: ہاں؟ اس نے کہا پھر تم حاجی ہو (4)۔ جو شخص حج کی خدمت کے لیے رقم ادا کرے وہ حج ہے۔

عمرہ:

"عمرہ" اسلام میں "کم حج" کے برابر ہے اور زمانہ جاہلیت کے لوگ اسے "رجب" کے مہینے میں ادا کرتے تھے۔ اسلام میں عمرہ کی رسومات اور رسومات ہیں اور یہ کعبہ کا طواف اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی پر مشتمل ہے۔ اسلام سے پہلے کے لوگوں کے نزدیک اس میں رسومات اور رسومات کا ہونا ضروری ہے۔ اسلام میں، یہ ایک اختیاری فرد ہے، اور یہ حج سے مختلف ہے، جو ہر صاحب استطاعت مسلمان کے لیے انفرادی اور اجتماعی فریضہ ہے، یعنی اس میں شرکت کرنے والے اسے ایک گروہ کے طور پر ادا کرتے ہیں (5) قرآن کریم میں عمرہ کے ذکر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسے اسی طرح ادا کرتے تھے جس طرح وہ حج کرتے تھے اور اس لیے کہ یہ رجب کے مہینے میں آتا ہے جو کہ جاہلیت کا مہینہ ہے۔ مقدس اشیاء کو ذبح کرنا، شاید ہم یہ کہیں غلط نہ ہوں کہ وہ عمرہ کے دوران اپنی قربانیاں ذبح کرتے تھے، جب وہ اپنے بتوں کو لے کر جاتے تھے اور ان کے گرد طواف کرتے تھے، تو عمرہ حج نہیں ہے۔ اگر زمانہ جاہلیت میں رجب کے مہینے میں ہوتا تو یہ ایک خاص حج تھا، جو دوسرے حجوں سے الگ تھا جو ذوالحجہ کے مہینے میں ہوتا تھا۔ قبل از اسلام لوگوں نے اس بات کو یقینی بنایا کہ اس کی تاریخ حج کے موسموں کے ساتھ موافق نہ ہو، کیونکہ اس کی ان کے لیے بہت اہمیت تھی جو حج کے مہینے میں معمول کے طواف سے زیادہ ہو سکتی ہے (6)۔ روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت کے لوگوں کا عقیدہ تھا کہ اگر عمرہ حج کے مہینوں میں ہو جائے: شوال، ذی القعدہ، ذی الحجہ، اور قربانی کی رات، یا دس دن۔ ذوالحجہ کا، تو یہ زمین پر بے حیائی تھی، یعنی گناہ (7)، لیکن بعض دوسرے ہر روز عمرہ کرتے تھے۔ مہینہ، خاص طور پر رجب میں، جب وہ اپنے سر منڈواتے اور عمرہ کے لیے اپنی زیارت گاہوں پر آتے۔ بتایا گیا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ "تھے۔ وہ حج کے مہینوں میں عمرہ کو کبیرہ گناہوں میں شمار کرتے ہیں۔ کہتے ہیں اگر مقعد ٹھیک ہو جائے، نشان صاف ہو جائے، اور زرد دور ہو جائے تو اس کے لیے عمرہ جائز ہے۔ عمرہ (8)

حج کے قبل از اسلام مہینوں کی حرمت والے مہینوں کے ساتھ مطابقت۔

انہوں نے کہا کہ حرمت والے مہینے تین عدد اور ایک طاق ہیں۔ رجب ہے۔ جہاں تک ان تینوں کا تعلق ہے تو وہ حج کے مہینے سے ایک ماہ پہلے اور اس کے ایک مہینے کے بعد مکہ آنے اور جانے والے حاجیوں سے اس وقت تک محفوظ رہیں جب تک کہ مسافر سرزمین عرب کے دور دراز حصے سے آئے اور پھر واپس آجائے۔ جیسا کہ رجب کا ہے، عمرہ کے لیے، وہ اس میں محفوظ ہیں، آمد اور واپسی کا آدھا مہینہ آمد کے لیے ہے اور آدھا واپسی کے لیے، کیونکہ عمرہ زمین کے سب سے دور سے نہیں ہے۔

---

1. بلع العرب "1:344 اور سیق۔"
2. آغاز اور اختتام "2/442"۔
3. تاج العروس 393/6، "مشرق"۔
4. تفسیر الطبری "2/ 164 وغیرہ۔
5. [illegible]
6. تاج العروس 3/303 اور "شعری" اس تبدیلی کی وجہ بنیادی طور پر کیلنڈر سے مقدس مہینے کی منسوخی ہے۔
7. تاج العروس "393/6"، "مشرق"۔
8. تاج العروس 3/328، "صدر"۔

عرب بطور حج- حاجیوں کے گھروں کے درمیان زیادہ سے زیادہ فاصلہ پندرہ دن کا ہے (1) اور حاجی احرام بھی باندھتا ہے- زمانہ جاہلیت کے لوگ اپنے عمرہ کے دوران خانہ کعبہ کا صواف کرنے سے مطمئن تھے، لیکن جہاں تک صفا اور مروہ کے درمیان "سعی" کا تعلق ہے تو غالب امکان ہے کہ عربوں نے ایسا نہیں کیا، اس کی بنیاد پر جو قرآن پاک میں مذکور ہے- عی، جس میں کہا گیا ہے: بے شک صفا اور مروہ خدا کی نشانیوں میں سے

ہیں، لہذا جس نے کعبہ کا حج کیا یا عمرہ

کیا، اس پر ان کے ساتھ عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں-

فرض ہے بیکن کی تو اللہ شکر کرنے سب کچھ جاننے والا ہے

(2)

یہ عبارت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ قریش کے علاوہ قبل از اسلام کے لوگ اپنے درمیان سعی کو حج یا عمرہ کے مناسک میں شامل نہیں کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے اسے ان میں شامل کرنے کا حکم دیا تھا- عمرہ کے طواف کے بارے میں جاہلیت کے لوگوں کا موقف وہی ہے جو حج کے دوران خانہ کعبہ کے طواف کے بارے میں تھا حج اور عمرہ میں فرق یہ ہے کہ حج احرام ہے، پھر بیت اللہ کا طواف کرنا ہے- ا صفا اور مروہ کے درمیان عرفات اور مزدلفہ کے مناسک ادا کرنا اور ان جگہوں پر کھڑے ہونا جن میں کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا تھا، جبکہ عمرہ بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی ہے (3)

عرفات عمرہ کے حوالے سے نہیں ہونا چاہیے، جیسا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ عمرہ کے لیے سر منڈواتے تھے، اور سر منڈوانا اس کی علامت ہے- اگر وہ کسی آدمی کو سر کے بال منڈوائے ہوئے پاتے ہیں تو انہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ عمار کا ہے، لہذا وہ اسے نقصان نہ پہنچائیں، الا یہ کہ وہ کسی اور کو نقصان پہنچائے-

عمرہ اور مذہبی رسومات کے احرام سے باہر (4)-

اسلام میں عمرہ اور حج میں فرق یہ ہے کہ عمرہ ایک شخص کے لیے پورے سال کے لیے ہوتا ہے اور حج ایک شخص کے لیے سال میں ایک بار ہوتا ہے- عمرہ کی تکمیل کعبہ کا طوف کرنا اور صفا اور مروہ کے درمیان چہل قدمی کرنا ہے اور عرفات کے دن عرفات میں کھڑے ہوکر حج کیا جاسکتا ہے-

باقی عبادت (5)- طواف ہے

طوف کے دوران پتھروں اور بتوں کو چومنا اور ان کو چھونا قبل از اسلام لوگوں کی مذہبی رسومات میں سے ہے- وہ خوفزدہ تھے کہ یہ بوسہ انہیں دیوتاؤں کے قریب لے جائے گا اور انہیں ان کی طرف لے جائے گا، اس لیے وہ اس کے قریب پہنچے اور اسے نظر آنے والی جگہوں پر رکھ دیا، اور اس سے اپنے جسم کو ایک نعمت کے طور پر مسح کیا- جو کہ اسلام سے پہلے کے لوگوں کے درمیان معنی رکھتا تھا، اور خاص طور پر مکہ کے لوگوں کے درمیان لفظ "حاصل" اور "حاصل کرو"، جہاں یہ حجر اسود کے لیے استعمال ہوتا تھا- ان کا طریقہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنا ہاتھ مقدس پتھر پر ڈالے یا اسے چھونے اگر اسے مکمل طور پر حاصل کرنا مشکل ہو- اس کی نقلی ایک چھڑی سے ہو سکتی ہے جسے کوئی شخص پتھر تک پھیلاتا ہے جب تک کہ وہ اسے چھو نہ لے- کہا جاتا ہے کہ حج کے دوران زمانہ جاہلیت کے لوگوں میں سے ایک رسم یہ تھی کہ جب ان میں سے کوئی شخص احرام باندھتا تو بالوں کا ہار پہنتا، اس لیے کسی کو اس سے پردہ نہ کیا جائے- اگر وہ حج کرتا ہے اور اپنا حج مکمل کرتا ہے تو اسے انجیر کا ہار پہنتا ہے اور انجیر ایک خوشبودار پودا ہے اور ان میں سے آدمی حرم کے درختوں کی چھال سے بنا ہوا ہار اپنے اونٹ کے لیے پہنتا ہے- اس لیے وہ کسی سے نہیں ڈرتا اور نہ ہی کوئی اس کے سامنے آتا ہے- بری طرح (6)- یہ رواج ہمیں یاد دلاتا ہے کہ کچھ حجاج جب اپنا حج مکمل کر کے اپنے ملک واپس آتے ہیں تو کیا پہنتے ہیں، جیسے کہ مکہ والوں کے لیے مخصوص لباس اور مردوں کے لیے حجازی اور خواتین کے لیے سفید نقاب، پہلے سات دنوں میں- ان کی حج سے واپسی کا جشن-

یہ وہی ہے جو ہم مکہ سے حج کی رسومات اور اسلام سے پہلے کے زمانے میں اس کی رسومات کے بارے میں جانتے تھے- جہاں تک دوسرے گھروں کی زیارت اور اس کے عبادات اور رسومات کا تعلق ہے تو ہم اس کے بارے میں تقریباً کچھ نہیں جانتے-

1. تفسیر الطبری "2 164 وغیرہ-
2. البقرہ آیت 158-
3. تفسیر الطبری "2/120
4. وغیرہ-" اس نے اپنا سر منڈوایا تھا، تو وہ اسے دیکھ کر ایمان لے آئے اور کہنے لگے:
5. عمار، ان سے ہم پر کوئی حرج نہیں ہے، تفسیر الطبری 2/202- البلدان 4/154 "قاتل" 1/334 397 وغیرہ-
ور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا اور مروہ کے درمیان طواف کیا اور دوڑتے ہوئے اونٹ کی پشت پر تھے، البخاری 68/1 211، السنن 39372، مسلم 1/486، 488، الاغانی "13/166"، المشرق سینتیسواں سال، جنوری تا مارچ 1939ء، صفحہ 87

6- و ترتیب 289/2، بلغۃ العرب

کچھ "کلاسیکی" نے بحیرہ احمر کے ایک کونے میں کھجور کے درختوں کے جنگل کی موجودگی کی نشاندہی کی، جسے نباتاتی اس سے برکت حاصل کرنے کے لیے جاتے تھے، ان کے خیال میں یہ ایک مقدس سرزمین تھی جس پر پتھر کا مندر تھا۔ انہوں نے اسے ایک تحریر کے طور پر بیان کیا جسے ایک یونانی پڑھ نہیں سکتا تھا، اور جس میں کاہن اور کاہن اس مندر کی خدمت کرتے تھے، انہوں نے کہا: ہر پانچ سال میں لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں اور وہاں جمع ہوتے ہیں۔ اور مندر کے آس پاس کے لوگ اپنے ساتھ لاتے ہیں، اور وہ قربانی کرتے ہیں اور اپنے دیوتاؤں کے پاس جاتے ہیں۔ جب وہ واپس آتے ہیں، تو وہ اپنے ساتھ اس جگہ سے پانی لے جاتے ہیں تاکہ اس سے برکت حاصل کی جائے کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ اس سے انہیں صحت اور تندرستی ملتی ہے۔ بعض دوسرے نے ذکر کیا ہے کہ اس گھر کی زیارت سال میں دو بار ہوتی تھی: پہلا حج سال کے شروع میں تھا اور اس میں ایک مہینہ لگا تھا۔ دوسرا حج موسم گرما کے آخر میں ہوتا ہے۔ اس میں دو مہینے لگتے ہیں، اور یہ تین مہینے مقدس مہینے ہیں جن میں لڑائی نہیں ہوتی، اور انسانوں اور جانوروں پر دیوتاؤں کی طرف سے مسلط کردہ امن ہوتا ہے۔ ہم اس رسم میں مکہ میں حج کی رسومات سے بڑی مماثلت دیکھتے ہیں۔ اگر یہ کاتب اس جگہ کی وضاحت نہ کرتے اور یہ بتاتے کہ یہ بحیرہ احمر پر ہے اور کھجور کے درختوں کا جنگل ہے تو ذہن مکہ کی طرف متوجہ ہو جاتا، جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ وہاں کے حج کے مناسک ان مناسک سے مشابہت رکھتے ہیں اور ان کی خاکہ نگاری تھی۔ زمزم کے پانی سے برکت حاصل کرنا ان لوگوں کی طرح ہے جو اپنے اس مندر کے کنویں سے نکالتے ہیں اور ان کاتبوں نے تین مقدس مہینوں کے ناموں کو نظر انداز کر دیا، اس لیے انہوں نے ہمارے لیے ایک قیمتی موقع ضائع کر دیا۔ زمانہ جاہلیت کے مطابق مہینوں کی تصدیق کے تعین میں ہماری بہت مدد کی ہے۔

عیدیں:

تعطیلات مذاہب کے مظاہر اور رسومات میں سے ہیں۔ حج اپنے آپ میں قبل از اسلام لوگوں کے تہواروں میں سے ایک تہوار ہے۔ اسلام سے پہلے کے لوگ تہوار مناتے تھے۔ اس کا تعلق ان کے مذاہب سے ہے۔ تاہم، ہم یقیناً عام تعطیلات کے وجود کے بارے میں بات نہیں کر سکتے جس میں تمام قبل از اسلام لوگ ہی پرستوں کو مانتے ہیں، کیونکہ عام تعطیلات ایک مذہب کے وجود اور ایک مشترکہ معبود یا معبودوں کی عبادت کا تقاضا کرتی ہیں جن کی تمام لوگ پوجا کرتے ہیں، اور چونکہ عرب کسی ایک معبود یا عام معبودوں کی پرستش نہیں کرتے تھے، اس لیے ان میں سے اہل جنگ اور اہل مدار نے ان سب کے وجود کا تصور بھی نہیں کیا ہے۔

زمانہ جاہلیت میں تمام عربوں کے لیے عام تعطیلات۔

لفظ "عید" اس کا نام ہے جو عام اجلاس سے عام طور پر واپس آتا ہے، ماہرین لسانیات کی رائے کے مطابق، اور معروف معنوں میں جو مذہبی تقریبات سے متعلق ہے، یہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ مستشرقین کے قول کے مطابق بنی ارم۔ "عید" عبرانی زبان میں ہے۔ اسے عربی میں "عید" کہتے ہیں۔ جب الطبری اس آیت پر پہنچے:

اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ

مہینے ہے جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا،

ان میں سے چار حرمت والے تھے، لہٰذا ان میں اپنے

آپ پر ظلم نہ کرو اور تمام مشرکوں سے جنگ کرو

وہ سب مل کر تم سے لڑیں گے اور جان لیں گے کہ خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔)

انہوں نے کہا: "خدا کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ ہے، جن میں سے چار متواتر اور متواتر ہیں، اور یہ اکثر مفسرین کا قول ہے:

النیسابوری نے اپنے الوداعی خطبہ میں اس کا ذکر کیا تھا:" لیکن وقت بدل گیا۔ جس دن خدا نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا اس دن اپنی شکل میں واپس آ جائیں گے۔" سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں جن میں سے چار حرمت والے ہیں، تین یکے بعد دیگرے: ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب مضر، جو کہ درمیان، جمعہ اور شعبان۔

جہاں تک رجب کا تعلق ہے تو یہ واحد مہینہ ہے جو حرمت والا ہے۔ اس لیے اسے "رجب الفردوس" اور "الفرد" کہا جاتا ہے۔ اہل خبر نے اس کی وجہ یہ بیان کرتے ہوئے بیان کی کہ: "مگر حرام مہینے یہ تھے: چار، تین متواتر اور ایک طاق، حج اور عمرہ کے مناسک کو سال کے وسط میں ادا کرنا منع تھا۔ خانہ کعبہ کی زیارت اور اس میں عمرہ کرنے والوں کے لیے جو جزیرہ نما عرب کے دور دراز علاقوں سے اس میں آتے اور اس کی زیارت کی اور پھر اس میں وہ اپنے وطن لوٹتا ہے۔

میرے خیال میں رجب کا مہینہ ایک مقدس اور حرام مہینہ تھا جس میں لونڈیاں مضر اور قبیلہ ربیعہ کے درمیان آپس میں شادیاں کرتی تھیں اور اصل میں ان کا آپس میں اتحاد تھا، پھر وہ الگ ہو کر ربیعہ اور مضار بن گئے۔ اس مہینے میں، وہ رسومات کے ساتھ "خدا" کے قریب ہو رہے تھے۔ ان میں سے بعض عمرہ کرتے ہیں اور وہیں قیام کرتے ہیں۔

مکہ میں جو کچھ وہ چاہتا تھا، عمرہ تعداد اور تعدد کے لحاظ سے حج جیسا نہیں تھا، بلکہ یہ صرف ان لوگوں تک محدود تھا جو اس کی استطاعت رکھتے تھے اور عہد و پیماں رکھتے تھے- مکہ کے لوگوں اور مدر اور رابعہ قبائل کے دوسرے سرداروں کے ساتھ، ان جیسے لوگوں کے واپس لوٹنے میں کوئی خوف نہیں ہے-

ان کے وطن جب چاہیں (1)- ابن خیر ہے ماہ رجب

کو مدّر سے منسوب کیا اور کہا کہ رجب کو مدّر ہے، اور حدیث میں بھی اس کا ذکر آیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مہینہ خاص طور پر مدّر کا مہینہ ہے- علماء نے ذکر کیا ہے کہ وہ صرف اسی وجہ سے مشہور تھے کیونکہ وہ دوسروں سے زیادہ ان کی تعظیم کرتے تھے- گویا انہوں نے اسے الگ کر دیا- انہوں نے یہ بھی

ذکر کیا کہ وہ اس کی امید رکھتے تھے اور رجبیہ پیش کرتے تھے جو ان کے نزدیک اتیرہ کے نام سے مشہور ہے اور یہ اس مہینے میں ذبح کی جانے والی قربانی ہے (2)- ان کے ان ایام کو ایام طعرب و طاطر کہتے ہیں-

علمائے کرام نے ذکر کیا ہے کہ حجۃ الوداع کے خطبہ میں "رجب مدر" کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکید یہ ہے کہ ربیعہ رمضان میں احرام باندھتی تھی اور اسے رجب کہتے تھے، اس لیے اس وقت یہ معلوم ہوا- جیسا کہ "ربیعہ کا رجب" ہے، اس لیے اسے جمادہ اور شعبان کے درمیان بیان کرنا اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ مذکورہ ربیعہ شعبان اور شوال کے درمیان ہے، اور آج رمضان المبارک ہے- اسلامی لوگوں دو رجب ہیں: رجب کا رجب اور ربیعہ کا رجب، دوسرے مسائل میں بھی دونوں فرقوں میں اختلاف ہے-

آج کے حنفی اور روشن خیال مسلمانوں کے تصور میں حج:

پہلا: حج کی تعریف کے بارے میں ڈاکٹر احمد منصور کی رائے یہ ہے:

1: آپ دوالحجہ کے آغاز سے ربیع الاول کے آخر تک چار ماہ کے اندر حج کر سکتے ہیں- پچھلی سطروں کو پڑھ کر جنوبی مشتعل ہو جائیں گے کہ انہوں نے اپنے آباؤں کو کیا پایا- وہ اس بات کے عادی ہیں کہ حج کا موسم ذی الحجہ کے مہینے کے شروع میں صرف چند دن کا ہوتا ہے، جس کا اختتام عید الاضحی کے نام سے ہوتا ہے، اور پھر انہیں اگلے سیزن کے آنے کے لیے ایک سال کا انتظار کرنا پڑتا ہے-

2. اگر آپ نے ان سے کہا ہوتا کہ مضمون کا عنوان حج جو کہ مشہور ترین معلومات کا حصہ ہے، مصنف کی طرف سے کوئی ایجاد نہیں ہے، بلکہ قرآن میں رب العالمین کے الفاظ ہیں، وہ ہمیشہ کی طرح آپ پر اور مصنف پر لعنت بھیجتے، جیسا کہ قرآن ان کے لیے کوئی فرق نہیں رکھتا اگر یہ اس بات سے متصادم ہے جس پر انہوں نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے-

3 اگر آپ نے ان سے کہا کہ اسلامی قانون سازی کی بنیاد سہولت کاری، مشکلات کو دور کرنا، اپنی حفاظت کرنا اور لوگوں کا خیال رکھنا ہے تو ایسا نہیں ہوگا- لاکھوں لوگ بیک وقت ایک ہی جگہ گھس جاتے ہیں، ان میں سے ہر سال سینکڑوں مر جاتے ہیں- اور اس کا حل اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے (حج سب سے مشہور (معلومات) ہے ہر ان کی طرف سے سوائے طعن و تشنیع کے اور کچھ نہیں آئے گا کیونکہ جس چیز پر انہوں نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے وہ ثابت قدموں میں سے ہے- اس کی وجہ سے اسلامی قانون سازی کی بنیادیں اور لاکھوں لوگوں کی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں. !! 4' انہیں خاموش کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ ان کے ائمہ نے ان کے رئیسی مذہب کے بارے میں کیا کہا- پھر وہ آپ کو اس طرح دیکھیں گے جیسے کوئی موت سے بیہوش ہو گیا ہو.. کیا سنی مذہب کے اماموں نے کہا ہے کہ حج کا موسم صرف ایک ہفتہ کا ہے؟ یا انہوں نے کہا کہ یہ مہینے ہیں نہ کہ صرف دن؟

درحقیقت انہوں نے کہا: حج کا موسم مہینوں کا ہے اور ان کے مذہب کے مطابق جو انہوں نے ایجاد کیا ہے، ان مہینوں میں حج کرنا جائز ہے- آئیے ہمیں اس طرف لے جاتے ہیں کہ سنی مذہب کے ائمہ نے حج کے مہینوں کے بارے میں کیا کہا' البخاری نے ابن عمر کی حدیث نقل کی ہے کہ: "حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ اور دس دن ذوالحجہ ہیں- اور ابن عباس نے کہا: حج کے مہینوں کے علاوہ حج کا احرام نہ باندھنا سنت ہے-

---

1. ایسی، دوم، ص- 444
2. 2 اسلام سے پہلے عربوں کی تاریخ میں المفصل-

شافعی نے جابر کی حدیث بیان کی ہے کہ حج کے مہینوں سے پہلے حج کرنا جائز نہیں- اسی معنی کی تصدیق ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں کی ہے اور وہ کہتے ہیں: "... اور یہ حج ہے، شوال، ذی الحجہ کا سب سے مشہور مہینہ- قعدہ اور ذوالحجہ-

ابن کثیر حج کے وقت کے بارے میں مکاتب فکر کے اختلاف کے بارے میں کہتے ہیں: "ان میں سے بعض کا خیال ہے کہ سال کے تمام مہینوں میں حج کا احرام باندھنا صحیح ہے، یہ مالک، ابو حنیفہ، ابن حنبل کا عقیدہ ہے- اسحاق بن راہویہ، النخعی، الثوری، اور لیث بن سعد نے کہا کہ حج سال کے مہینوں کے علاوہ صحیح نہیں ہے، اور انہوں نے ان کا قول نقل کیا- اس کی دلیل کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "حج سب سے زیادہ معروف مہینہ ہے" اور جابرؓ کی حدیث کے مطابق "حج کے مہینوں کے علاوہ کوئی شخص حج کا احرام نہ باندھے-" (تفسیر ابن کثیر 1/236) 235) اِن کے کہنے سے معلوم ہوا کہ حج مہینوں کا ہے نہ کہ ان مہینوں میں حج کا احرام باندھنا، ایک جگہ اور ایک ہی وقت میں ان کا پردہ فاش کرنا موت کی زندگی خود زمینی سنی مذہب سے متصادم ہے-

یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیاوی سنی مذہب کے ائمہ نے اگرچہ حج کے مہینوں پر اتفاق کیا تھا لیکن حسب معمول حج کے موسم کی مدت کے تعین میں اختلاف کیا، لیکن کیا انہوں نے حج کے مہینوں کے بارے میں جو کہا وہ صحیح ہے؟

ہمارے ساتھ قرآن کریم کی طرف آئیں - جو خدا تعالی کے آسمانی مذہب کا واحد حوالہ ہے، تاکہ ہم اس سے صحیح جواب سیکھ سکیں- رب کریم فرماتا ہے:

محینے سب سے زیادہ معروف اور معروف ہے، لہذا جو اس میں حج کرے گا اس میں

کوئی رحم نہیں ہونا چاہیے، اور حج کے بارے میں کوئی جھگڑا نہیں ہونا چاہیے اور جو کچھ بھی

کرتا ہے وہ خدا کو معلوم ہے اور فراہم کرتا ہے اپنے لیے، بے شک، بہترین رزق تقوی

اور اہل عمل سے ہوشیار رہو)

(197/البقرہ)

(حج ایک معروف مہینہ ہے) کا کیا مطلب ہے؟

س کا مطلب یہ ہے کہ حج کا موسم، جس میں حج کا فریضہ ادا کیا جا سکتا ہے، وہ سب سے زیادہ معروف معلومات ہے جو نزول قرآن کے وقت عربوں کو معلوم تھی-

یعنی حج کے وہ مہینے ہیں جن کو عرب جانتے ہیں اور جو شخص ان مہینوں میں حج کا فریضہ ادا کرے تو اس پر لازم ہے کہ اس کی پابندی کرے-

خانۂ خدا میں حج اور احرام کے فرائض- نزول قرآن

کے وقت یہ مہینے عربوں کے لیے کیسے مطلع ہو سکتے ہیں، پھر ان کو بھلا دیا گیا اور اختلافات پیدا ہو گئے جیسا کہ فقہاء اور مکاتب فکر کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے؟ ؟

یہ مہینے اہل عرب کے لیے مطلع تھے کیونکہ یہ وہی حرمت والے مہینے تھے جن میں وہ حج کے پابند تھے اور جن میں جنگ نہ کرنے کا عہد کرتے تھے، پھر جب ان میں یا ان میں سے کسی میں لڑائی کی اجازت دی گئی تو انہوں نے اعلان کیا- یہ ان کے فورمز میں، اور ان میں سے ایک سوق اوکاز تھا- یہ الناس ہے جس کو رب جل شانہ نے کفر میں بڑھا دیا ہے- اللہ فرماتا ہے:

نصیب تو محض کفر میں اضافہ ہے، جس سے گمراہ ہو جاتے ہیں-

انہوں نے کفر کیا اسے ایک سال حلال قرار دیا اور دوسرے سال حرام قرار دیا، تاکہ وہ اکٹھے ہو جائیں

جس چیز کو خدا نے حرام کیا ہے اسے حلال کر دیا ہے -

ان کے برے اعمال اور خدا کافروں کو ہدایت نہیں دیتا-

(مٹی (37)-

اگرچہ الناس کفر میں اضافہ یا انتہائی کفر تھا، لیکن وہ اصولی طور پر مقدس مہینوں کو جانتا تھا اور ان کی حرمت کو تسلیم کرتا تھا- اکثر لوگ اس پر عمل کرتے ہیں، اور بعض اوقات ان میں سے بعض جائز ہیں - لیکن یہ اعلان کیا جاتا ہے لیکن مسلمانوں نے اپنی تاریخ کے اکثر مقدس مہینوں کو تسلیم نہیں کیا اور اموی ریاست کے قیام کے بعد ایسا نہیں ہوا کہ لڑائی بند ہو جائے-

مسلمانوں میں حرمت والے مہینوں کے احترام کی وجہ سے وہ ان کو بالکل بھول گئے اور جب عباسی دور کے فقہاء نے انہیں یاد کیا تو انہوں نے ان میں تحریف کی-

انہوں نے اس میں وہ اضافہ کیا جو اس کا حصہ نہیں تھا اور جو اصل تھا اسے نکال دیا۔ یہی تحریف اور تحریف ماہ مقدس کے بعد بیت المقدس تک پھیل گئی۔ اس طرح
خدا تعالیٰ کا مقدس مہینوں کو سب سے زیادہ مشہور معلومات کے طور پر بیان کرنا سنی مذہب کے منہ پر ایک طمانچہ ہے جس نے ان مہینوں کو بنایا۔
، اس کے بعد سب سے مشہور (نامعلوم) (معلومات) تھا۔
۔ حج کے حقیقی مہینے کون سے ہیں؟ ڈاکٹر منصور کی رائے میں۔

سورہ التوبہ کے ذریعے ہم حقیقی مقدس مہینوں کے بارے میں سیکھتے ہیں۔ اس میں تمام فاسق مشرکوں کی نافرمانی کا
اعلان ہوا اور اس نے انہیں چار مہینے یعنی حرمت والے مہینے دیے تاکہ وہ فسق و فجور سے باز آجائے حج۔
حج کا موسم۔
سورہ توبہ کی پہلی آیت میں ہے:

لہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان لوگوں کے لیے جن سے تم نے مشرکوں کے درمیان عہد و پیمان کیے ہیں۔

یہ بے گناہی کا اعلان ہے۔ دوسری آیت کہتی ہے:

لہذا چار مہینے زمین میں گھوم پھرو اور جان لو کہ تم کوئی معجزہ نہ کرو گے۔

خدا، اور بے شک خدا کافروں کو رسوا کرتا ہے۔

یہ چار ماہ کا عرصہ ہے۔ تیسری آیت کہتی ہے:

حج کے دن لوگوں سے: خدا مشرکوں سے پاک ہے۔
اور اگر تم توبہ کرو گے تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے، پھر جان لو کہ تم
اللہ کی مدد نہیں کر سکو گے اور ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔

یہاں حج کے سب سے بڑے دن یعنی حج کے موسم کے آغاز پر آخری تاریخ یا اذان کا آغاز ہے۔ پھر پانچویں آیت کہتی ہے:

جب حرمت والے مہینے گزر جائیں،

پس مشرکوں کو جہاں کہیں ان کی دسترس نظر آئے قتل کرو اور انہیں پکڑو اور ان کا محاصرہ کرو۔

اور ہر گھات کے وقت ان کے لیے بیٹھو اور اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور ادا

زکوۃ، تو ان کا راستہ چھوڑ دو، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

یہاں ڈیڈ لائن کا اختتام ہے۔ یہاں یہ بھی واضح کیا جاتا ہے کہ چار مہینوں کی مدت ان چار حُرمت والے مہینوں کے برابر ہے جن میں لڑائی
حرام ہے اور اس کا آغاز حج کے موسم سے ہوتا ہے۔ پھر یہ سلسلہ جاری رہتا ہے یہاں تک کہ تمام حرمت والے مہینے گزر جائیں۔ سمجھا جاتا ہے کہ دن کا ہر ہوتا ہے:
یا اسماء - اس کے بعد کے مہینوں میں، تاکہ حرمت والے مہینے "ذوالحجہ، محرم، صفر، ربیع الاول" ہوں، یہ معقول نہیں ہے
کہ وہ ان چار مہینوں یعنی شوال اور ذوالحجہ سے خبردار کرے۔ -قعدہ. !!

چنانچہ ڈاکٹر منصور کا خیال تھا کہ حج کے معلوم مہینے چار مقدس مہینوں کی طرح ہیں جو ذوالحجہ سے شروع ہوتے ہیں۔
اس کا اختتام ربیع الاول پر ہوتا ہے

دوم: ڈاکٹر محمد شہرور نے ماہ حج کے موضوع پر کیا کہا: معلومات:

https://www.youtube.com/watch?v=FNC3X_NUiMW

ڈاکٹر شہرور نے اس ویڈیو میں جس چیز کا ذکر کیا ہے وہ درج ذیل ہے-

سب سے بڑا حج یہ ہے کہ. ذی الحجہ کا نویں دن جو عرفات میں جانا. اس سے قربانی کی رسم ادا کرنا اور اگلے دن اور اس کے بعد قربانی کرنا- منیٰ میں جا کر ایام تشریق میں جمرات کو پتھر مارنا-

جہاں تک حج کا تعلق ہے، یہ معلوم مہینوں میں ہے،، جو چار حرمت والے مہینے ہیں جن کا ذکر سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 36 میں کیا گیا ہے- حاجی ان معلوم مقدس مہینوں میں کئی دن اپنے اوپر مسلط کرتا ہے اور حاجی انہیں ان تک محدود کر سکتا ہے-

وہ اسے دو دن تک مختصر کرتا ہے-

حاجی ان مقدس مہینوں میں سے کسی بھی دن عرفات میں کھڑا ہو سکتا ہے، جس کی مدت 120 دن تک ہوتی ہے، لیکن عرفات میں اس کا کھڑا ہونا بڑا حج نہیں مانا جاتا ہے (جب تک یہ ذوالحجہ کی نویں تاریخ کو نہ ہو)-

جہاں تک عمرہ کا تعلق ہے تو یہ سال کے باقی تمام مہینوں اور دنوں میں درست ہے- لیکن ویڈیو

کے آخر میں، اس نے اعتراف کیا کہ اسے دو امکانات کا سامنا ہے اور وہ لوگوں سے عظیم تر حج کی تعریف کرنے کے لیے سمجھنے اور غور کرنے کو کہتے ہیں-

- اور حج اور عمرہ) اس لیے کہ پوری دیانتداری سے اسے یقین نہیں تھا. لیکن اس نے اس معاملے کا مطالعہ کرنے کا حکم دیا. اور اس کی طرف سے یہ اعتراف جاری ہے-

معاملے کو سنبھالنے میں اس کی ایمانداری کے بارے میں.

تیسرا: جو میرے والد (نیازی عزالدین) نے ذکر کیا ہے:

اپنی کتاب، رحمن کا مذہب، صفحہ 351 تا 364 میں اس موضوع پر: حج، یہ کیسا تھا اور کیسے ہوا:

حج ایک معروف مہینہ ہے، لہذا جس نے اس میں حج فرض کیا، وہ نہ فحش کرے، نہ بے حیائی کرے اور نہ

اختلاف...'' - 197 البقرہ-

خداتعالیٰ نے روئے زمین کے تمام مسلمانوں کے لیے اعلان کیا ہے کہ حج ایک مکمل موسم ہے جس میں

معلوم مہینے شامل ہیں اور لفظ "مہینوں" سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تین مہینوں سے کم نہیں ہے-

حج کے وہ کون سے مہینے ہیں جن کی طرف خداتعالیٰ اشارہ فرماتا ہے کہ لوگوں کے لیے معروف اور

معروف ہیں، ان کے مطابق تھی... ہم نے قرآن پاک میں سیکھا کہ خدا کے نزدیک سال میں مہینوں کی تعداد بارہ ہے،

جیسا کہ '

1 محرم - 2 صفر - 3 ربیع الاول - 4 ربیع الثانی یہ وہ چار

حرمت والے مہینے ہیں جن میں اللہ تعالی نے شکار سے منع فرمایا ہے جو کہ ہمیشہ سال کے

موسم بہار میں کرنا ضروری ہے جیسا کہ اس بات کا ثبوت ہے کہ دو مہینے موسم بہار کے نام پر اس میں کر

354

حج کے مہینے رمضان المبارک کے ختم ہونے کے فوراً بعد شروع ہو جاتے ہیں اور دوبارہ مقدس مہینوں میں داخل ہونے سے
پہلے ختم ہو جاتے ہیں، اس لیے حج کے مہینے مطلع ہو گئے ہیں کیونکہ وہ رمضان کے اختتام کے درمیاں ہی محدود ہو جاتے
ہیں، تاکہ اس کی ابتداء اور آغاز ہو جائے۔ مقدس مہینے اس کے خاتمے کا اعلان ہیں، اور یہ مہینے سال کے اختتامی مہینے ہیں:

10 - شوال 11 - ذوالقعدہ 12 - ذوالحجہ

اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق مومن کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ان تین مہینوں میں سے جس
وقت کو چاہے چند دنوں میں اپنا حج کرنے کے لیے منتخب کر لے اور یہ رحمٰن کا مقصد ہے:

پس جو ان میں سے حج کرے... - 197 البقرہ-

جو شخص اپنے حج کے لیے ان مہینوں میں اپنے لیے دن مختص کرتا ہے، وہ ایک مسلمان فرد کی طرح ہے،
جس کو ان لوگوں کے گروہ میں شامل ہونا چاہیے جنہوں نے اپنے لیے وہی دن مختص کیے ہیں تاکہ وہ تمام حج میں شریک
ہوں اور ان کے ساتھ ہوں- جو ایک مخصوص مدت میں انجام دیا جاتا ہے جس کے بارے میں خدا تعالی فرماتا ہے

اس موضوع پر جو کچھ بیان کیا گیا اس کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ میرے والد کا خیال تھا کہ حج کے مہینے اور حرم کے مہینے الگ الگ ہیں اور حج کے مہینے
سے مربوط نہیں ہیں، لیکن انہوں نے کبھی عمرہ کے مہینوں کی تخصیص کے بارے میں بات نہیں کی- یعنی اس نے حج کے مہینوں کے علاوہ ہر مہینے کو
عمرہ کے مہینوں میں شمار کیا- یہ درج ذیل میں میں ظاہر ہوگا-

عام طور پر ہر حاجی پر فرض ہے کہ وہ ان لوگوں کے لیے حج کی مناسک پوری کرے جو حج کا ارادہ
رکھتے ہیں، یا ان لوگوں کے لیے عمرہ مکمل کرنا جن کا صرف عمرہ کرنا تھا-

آپ قرآن پاک کی درج ذیل آیت کو سنتے ہیں:

اور حج اور عمرہ کو خدا کے لیے پورا کرو، لیکن اگر تم محدود ہو تو قربانی میں سے جو بھی ممکن ہو، اور
جب تک تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اسے کوئی بیماری ہو، اپنے سر نہ منڈواؤ اس کے سر کا حصہ روزے کا فدیہ یا
صدقہ یا عبادات... - 196 البقرہ-

جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں، اسلام آسانی کا مذہب ہے اور یہ کبھی بھی سختی کا مذہب نہیں ہے جس کے پاس
مویشی ہیں جنہیں وہ قربان گاہ پر لانا چاہتا ہے اسے اس وقت تک احرام نہیں باندھنا چاہیے جب تک کہ وہ
اپنی جگہ پر قربانی نہ کرے-

حج کرنے والے کے لیے مکہ میں تین ماہ قیام نہیں ہے، بلکہ اس کے حج اور اپنی دوسری ضروریات
کو پورا کرنے کے لیے کافی وقت ہے، اگر اس کے پاس کوئی تجارت یا سود ہے تو اس کا حق ہے:

تاکہ وہ اپنے لیے فوائد کا مشاہدہ کریں... - 28 حج-

اس مسلمان کا کیا ہوگا جو صحت سمیت مختلف وجوہات کی بنا پر اپنا پورا حج دو دن میں مکمل کرنا چاہتا ہے-
حاجی کو اس سے زیادہ کرنے کی اجازت نہیں ہے، مثلاً کیا اسلام میں ایسی کوئی چیز ہے جو وہ جس کے لیے چاہے منع کرتی ہے؟
اور اللہ کو گنتی دنوں میں یاد کرو جو دو دن میں جلدی کرے اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو تاخیر کرے اس پر کوئی گناہ نہیں-
سے بچنا ہے ان لوگوں کے لیے جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور اللہ سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ تم
اسی کے پاس جمع کیے جاؤ گے البقرۃ 203- اس آیت سے بھی معلوم ہوا کہ اسلام میں اس کی اجازت ہے جس کا مقصد ہمیشہ گناہ
دل اور ان کی عاجزی اور خوف خدا، اور یہی اسلام اور تمام معاملات کی بنیاد اور حکمرانی ہے-
پھر یہ ایک رسم بن جاتی ہے اور اسلام میں اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے، چاہے مسلمان اسے انجام دے یا نہ کرے-

اگر ہم قرآن کی آیات اور اسی سورہ التوبہ کی طرف رجوع کریں تو ہمیں کیا ملے گا؟

ہمیں اذان میں رب العالمین کی طرف سے دلیل و دلیل ملتی ہے جو کہ ذوالحجہ کے عظیم ترین حج کے
دن کا لوگوں کے لیے اعلان ہے اور مشرکین کو مخاطب کر کے فرمایا: زمین میں چار مہینے سفر کرو- وہ
کون سے حرمت والے مہینے ہیں جو براہ راست ذوالحجہ کے مہینے کے بعد آتے ہیں، چاہے حرمت والے مہینے
گر جائیں، جیسا کہ روایات کے مطابق دو حصوں میں ہے، جن میں سے پہلا رجب، پھر ذوالقعدہ، ذوالحجہ
ہے- حج اور محرم، اس اعلان کا کوئی مطلب نہیں تھا کیونکہ حرمت والے مہینے ختم ہو چکے تھے اور ان میں صرف
محرم کا مہینہ باقی رہ گیا تھا، جب کہ آیت ان کے لیے چار مہینے کی جنگ بندی کی مدت مقرر کرتی ہے-

وہ آ رہے ہیں: محرم - صفر - ربیع' 1 - ربیع'-

ہمیں اللہ تعالیٰ نے چار مقدس مہینوں کا ذکر کرتے ہوئے پایا ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے لڑائی جھگڑے کو حرام اور منع فرمایا ہے-
رمیں ماہی گیری بھی

خدا اور اس کے رسولؐ کی طرف سے ان لوگوں کے لیے جن سے تم نے مشرکوں کے درمیان عہد کیا ہے، پس تم چار مہینے
تک زمین میں گھوم پھرو اور جان لو کہ تم خدا کو ناکام نہیں کر سکتے اور خدا کافروں کو رسوا کرتا ہے - 1 - 2 توبہ-

جہاں تک زیادہ حج کا مسئلہ ہے تو میرے والد نے دیکھا کہ اس کا تعلق مسئلہ النسائی سے ہے اور مہینوں کی گنتی کے بعد میں پورے مہینے کا اضافہ کرتا ہے-
یہ حج، اسی لیے اس موضوع کی وصاحب النسائی کی کتاب کے شائع ہونے تک ملتوی کر دی گئی- بڑا حج وہ حج مانا جاتا ہے جس
کی مدت حج کے تین بنیادی مہینوں کے علاوہ نسی کے اضافی مہینے کی مدت کے برابر ہو-

جہاں اللہ تعالیٰ نے اس میں فرمایا: آج کافر تمہارے دین سے مایوس ہو چکے ہیں، لہٰذا تم ان سے نہ ڈرو، بلکہ مجھ سے ڈرو-
ج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے، تم پر اپنی نعمتیں پوری کر دی ہیں اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا ہے-

لیکن خداتعالیٰ نے بڑا یا چھوٹا نہیں کہا سوائے وقت کے حالات کے یا کسی شے کے قبضے میں جگہ
جگہ، چاہے وہ بڑی ہو یا چھوٹی-

خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ ہر انیس سال بعد حج کے موسم کے آخر میں نسی کا مہینہ آتا ہے-
ہر آٹھ سال میں دو بار اور ایک بار، چنانچہ حج کا موسم چار مہینے ہو جاتا ہے-
ان تین معلوم معلومات کے بجائے جو رمضان اور چار مقدس مہینوں تک محدود ہیں-

حج کے سب سے مشہور مہینے ہیں: شوال، ذوالقعدہ، اور ذوالحجہ- مسلمان کسی بھی دن حج کر سکتا ہے-
اس میں سے جیسا وہ چاہتا ہے اور اپنے لیے چنتا ہے، ان شاء اللہ، اگر اس کے علم کا ماخذ صرف قرآن ہو، اور یہ
اس طرح وہ علم اور اسلامی قانون کے منبع کا توحید پرست ہے- جہاں تک زیادہ حج کا تعلق ہے، جس میں اضافہ کیا گیا ہے-

قرآن کی سورۃ التوبہ کی آیت کی گواہی کے مطابق یہ ناسی کا مہینہ بن کر چار قمری مہینے بنتا ہے- اگر
ہم نے اسلامی تاریخ اور سیرت کی کتابوں کی طرف رجوع کیا تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس حج سے کیا مراد ہے جس میں ابو
صدیق بکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں حج کے کمانڈر تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو چالیس لوگوں کے ساتھ مدینہ سے بھیجا-
ایک آیت سورہ براءۃ کی آیات سے نازل ہوئی تاکہ لوگوں کو اذان دی جائے اور انہیں حج عظیم کے دوران پڑھا جائے-
یہ نویں سال کا زمانہ تھا- اللہ تعالیٰ نے اسے عظیم ترین حج کیوں کہا؟

کتاب النسائی، 1999، ص 169 سے

یہ نویں سال کا زمانہ تھا- اللہ تعالیٰ نے اسے عظیم ترین حج کیوں کہا؟

اب اگر ہم دور (33) کے تفصیلی کیلنڈر کو دیکھیں، جو ہجری کے دوسرے سال سے شروع ہوتا ہے اور ہجری کے بیسویں سال کے آخر میں ختم ہوتا ہے، تو ہمیں درحقیقت معلوم ہو جائے گا کہ نسائی کا مہینہ اس کے ساتھ ملتا ہے- اور ہجری کے نویں سال میں ذوالحجہ کے مہینے کے بعد آتا ہے اور

یہ نسائی کا مہینہ اس میں بیس دن کا ہوتا ہے- جبکہ نسائی کا مہینہ دوبارہ ذوالحجہ کے بعد سال (17) ہجری کے آخر میں آتا ہے- اس بار، نسی مہینے کی طوالت 29 دن ہے، اس لیے ہم 17 ہجری کے حج کو ایک بڑا حج کہہ سکتے ہیں- جب کہ ہمیں نویں سال ہجری میں حج کے بارے میں کہا ہے- ایک بڑا حج کیونکہ النص میں 30 دن ہوتے ہیں، یعنی ایک پورا دن، دوسرے بڑے حج سے ممتاز ہے جو 17 ہجری میں آتا ہے- لہذا، جب اللہ تعالی سورہ التوبہ کے شروع میں

کہتا ہے اور حج کے دن اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کو پکارتا ہے کہ خدا مشرکوں اور اس کے رسول سے پاک ہے 3 - توبہ: جانئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس حج کے بارے میں کیوں فرمایا، سب سے بڑا حج، جب ہم نے ماہ نسّی کو سمجھا اور یہ ہر ایک میں کیسے موافق ہوتا ہے- ذوالحجہ کے انیس سال بعد دو مرتبہ، اس سال حج کے موسم میں ایک نئے مہینے کا اضافہ-

سورج اور چاند کے ملاپ کے چکروں میں، جن کے طاق عدد ہوتے ہیں، جیسے 33 - 35 - 37 -

سب سے بڑے حج کا دن میرے والد نے اپنی کتاب (النسی) میں لکھا ہے، وہ دن ہے جو عظیم ترین حج کی مدت اور مقدس مہینوں کے آغاز کو نشان زد کرتا ہے-
جو اس کے بعد صفر کے مہینے میں آتا ہے، جس کا نام اسلام کے بعد بدل کر (محرم) رکھا گیا- نیز
میرے والد کے مطابق بڑے حج اور بڑے حج میں فرق یہ ہے کہ ان میں سے ایک 29 دن کا ہوتا ہے اور بڑا حج 30 دن کا ہوتا ہے، میں آپ کو ان میں فرق بتاتا ہوں- بعد میں جب میں موضوع کے اختتام پر پہنچتا ہوں-
جہاں تک حج کے عظیم ترین دن کا تعلق ہے، ڈاکٹر شہرور کی تفسیر کے مطابق، یہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ ہے، یعنی عرفات کا دن-

چوتھا: پھر بھائی اور دوست سمیر الاسلامبولی اس ویڈیو میں آتے ہیں:

وہ تصدیق کرتا ہے کہ https://www.youtube.com/watch?v=xgQz2pFg6E0

حج کے مہینے چار ہیں، اور وہ اس ویڈیو کے 6 منٹ میں مقدس مہینوں کے برابر ہیں-
یہ موسمی مہینے شمسی کیلنڈر کی پیروی کرتے ہیں، اور مقدس مہینے ہیں جیسے رمضان، جو ایک قمری مہینہ ہے جس کی پیمائش کیلنڈر کے ذریعے کی جاتی ہے-
قمر نے سب کی آب و ہوا سے اختلاف کیا، لیکن جب انہوں نے "زیادہ حج" کی اصطلاح کے معنی بیان کرنے اور چھوٹے حج کے معنی نکالنے کی کوشش کی-
اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص باقی باقی تین مہینوں میں حج اپنے اوپر فرض کر لے تو حج چھوٹا ہو گا-
حج کے مہینے اس تعبیر کے بارے میں عجیب بات یہ ہے کہ موسمی کیلنڈر میں حج کی اس مدت کا اطلاق مقدس مہینوں پر ہوتا ہے، اور رمضان کے رواں مہینے کا پتہ لگانے کی کوشش میں اس کا اطلاق نہ ہوتا ہے- موسمیاتی کیلنڈر کے ساتھ موافق نہیں ہے-

کتاب کے معنی کے مطابق حج کے مہینوں، زیادہ حج: چھوٹے حج، اور حرمت والے مہینوں کی تعریف کی حقیقت:

تاریخ میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کو پڑھنے سے، پیشرووں کی تشریحات، قرآن کے نصوص میں کیا بیان کیا گیا ہے، اور جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کی تشریح کرنے کی تحریک مقدس کی کوشش-
ان حوالوں سے اور آج تک ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں:

- حج کے مہینوں میں حرمت والے مہینوں کے اطلاق اور صف بندی کی وجہ اور تاریخ میں قبیلہ قریش کے سرداروں کا فیصلہ، اور ان کے تمام عرب قبائل جو حج کی مدت گزارنے کے لیے آتے تھے، ان کی جمع کردہ رقم اپنے ملک میں تجارت سے لطف اندوز ہوں- محفوظ کرنے کے لیے ان کے بازاروں اور تجارتی قافلوں کو لوگوں پر حملہ اور ہونے سے بچانا، عمرہ کے مہینے (مقدس مہینہ) اور اس کی حرمت کے معاملے میں جو معاملہ ہے، اسی چیز نے ان مہینوں میں لڑائی اور یلغار کی ممانعت کے تصور کو تقویت بخشی- یہ جانتے ہوئے کہ ان مقدس مہینوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے-
حج کے سب سے مشہور مہینوں میں، ہر ایک ملک، شمال اور جنوب کی جغرافیائی آب و ہوا کے فرق کی وجہ سے ان میں فرق ہے، اور یہ وہ مدت ہے جس کے لیے یہ حرام ہے-

س میں صرف زمیں کا شکار شامل ہے اور اسے موسم بہار کی امد اور جانوروں کی افزائش اور نقل مکانی کے معروف موسمی موسموں کے ساتھ موافق ہونا چاہیے۔
ہر ایک کے پاس ہے، اور اس کا لڑائی، حملہ کرنے اور دوسروں پر حملہ کرنے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حملہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔
دوسرے، ہمیشہ ایک واضح متن میں، جیسا کہ سورۃ البقرہ میں کہا گیا ہے:

اور خدا کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے

لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو کیونکہ خدا زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

190/2

ان مہینوں کی حرمت کو دوسروں پر لڑائی اور حملہ کرنے سے جوڑنے کی کوشش ان کے لیے سال کے باقی مہینوں میں داعش کی ایسی کارروائیاں کرنے اور دوسرے مہینوں میں سلامتی، سکون اور استحکام سے محروم ہونے کا جواز ہے۔ مہینے۔

دوسرا: عمرہ کے مہینوں کا تصور: ہم نے اسلام سے پہلے کی خبروں کے مطالعہ سے یہ پایا ہے کہ عمرہ صرف حرمت والے مہینے (رجب) تک محدود تھا جسے (رجب) ربیعہ یا رجب (مدر) کہا جاتا تھا۔ اور وہ دو عرب قبائل تھے جو لیونٹ کے شمال میں میسوپوٹیمیا کے علاقے میں آباد تھے یہ قبیلے عمرہ کرنے کے لیے بیت المقدس میں آتے تھے۔
ان کے نزدیک اس حج کو (چھوٹا حج) کہا جاتا ہے اور یہ دو مہینے یعنی (رجب) ربیعہ اور رجب مدّر ہر سال نہیں آتے، کیونکہ ان کے نقاط ماہ شمسی کے ساتھ آتے ہیں، جس کے آنے سے ہر 32 قمری مہینوں میں ایک بار تاخیر ہوتی ہے، اور یہ وہ مہینہ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدۃ میں فرمایا:

اللہ نے کعبہ کو مقدس گھر بنایا

لوگوں کے لیے قدر، حرمت والا مہینہ اور ہدایت اور دل ہے تاکہ تم جانو۔

کہ خدا جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور یہ کہ خدا سب میں ہے

ایک علمی چیز

.5/97

س مقدس مہینے کی خصوصیات ہیں جن میں یہ باقی چار متواتر حرمت والے مہینوں سے مختلف ہے کیونکہ اس میں اور ان میں فرق یہ ہے کہ اس میں تین فرق ہوتے ہیں۔
سے پہلی یہ ہے کہ یہ ماہ اِرداناف اور کبیسہ ہے، دوسرا یہ ہے کہ یہ حرمت والا مہینہ ہے جس میں خشکی پر شکار کرنا حرام ہے، اور تیسرا یہ ہے کہ یہ مہینہ ہے۔ عمرہ کا مہینہ، (حج سب سے چھوٹی) اور توبہ اور قربانی کی قربانیاں اس میں ذبح کی جاتی ہیں اور جب حج کے عظیم موسم کے اختتام پر اس کی تکرار کا تیسرا وقت آتا ہے تو حج اور عمرہ اکٹھے ہوجاتے ہیں اور پھر حج کا موسم (بڑا حج) کہلاتا ہے۔)

تیسرا حج سب سے مشہور حج (عظیم) ہے اور یہ رمضان المبارک کے روزے کے مہینے کے آخر میں شروع ہوتا ہے یعنی شوال میں اور آخر تک جاری رہتا ہے۔
ذوالحجہ کا مہینہ، نہ صرف اس کی نویں، اور یہ کہ نویں ذی الحجہ، جو اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے دسویں سال ہجرت کے ساتھ ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کا ایک سال ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ صرف یہ کہ بہت سی خبریں اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ قربانی کا دن دسویں ذی الحجہ سے شروع ہوتا ہے بلکہ یہ وہ خبریں ہیں جو اسلام کے بعد کے زمانے میں لوگوں نے لکھی تھیں، جیسا کہ اس بات کا ثبوت ہے۔ سب جانتے ہیں کہ ابوبکر نے آپ سے پہلے سال میں حج کیا تھا۔ اس کی ذاتی طور پر اور ان کے ساتھیوں کی قربانی کا دن جو ان کے حج میں ان کے ساتھ تھے جو انہوں نے اس سال یعنی ہجری کے نویں سال میں ادا کیا تھا، ذوالقعدہ کے مہینے کے ساتھ موافق تھا (جیسا کہ ابتداء میں بیان ہوا ہے) اختتام، حصہ پانچ، ابوبکر حج کے امیر ہیں)، اور یہ بھی تمام حوالوں سے مستند ہے، اور یہ کہ یوم عظیم کا موضوع وہ دن ہے جو مومنین کے درمیان مشہور معاہدے کے آغاز کو الگ کرتا ہے۔ اور مشرکین مکہ، بشمول انعم، جو اللہ تعالی نے ان کے لیے ایک قرآنی آیت میں حج کے بڑے موسم کے اختتام پر (اور مسلسل چار مقدس مہینوں کے آغاز میں) مکہ کے لوگوں کے لیے مخصوص کر دیا جو خاص طور پر اہل مکہ کے لیے ہیں۔ اس معاہدے سے متعلق ہے، جو ان کے لیے صفر کے مہینے میں شروع ہوتا ہے، پہلی اور دوسری اور ربیع الاول اور دوسری)، تو خدا نے اس خاص دن کو حج کے مہینوں اور مقدس مہینوں کو الگ کرنے والا "عظیم ترین" قرار دیا۔ حج کا دن، "یعنی بعد میں

حج کے سیزن کا اختتام اور عمرہ سے منسلک مدت ان عازمین کے لیے جنہوں نے ابھی تک اپنا حج مکمل نہیں کیا ہے، کیونکہ یہ ضروری نہیں ہے۔
یہ مہینے تمام ممالک اور خطوں کے لیے مقدس ترین مہینے ہیں، کیونکہ ہر ملک میں مقدس مہینے ہوتے ہیں جو باقی ممالک سے مختلف ہو سکتے ہیں۔
آب و ہوا شمال اور جنوب کے درمیان مختلف ہے۔
اس سے عظیم تر حج کے تصور کی وضاحت ہوتی ہے، یعنی حج اور عمرہ ہر اٹھ سال بعد اکٹھے ہوتے ہیں، اور اس کا سنی اور شیعہ کی طرف سے ذوالحجہ
کی نویں تاریخ کے تقدس سے قطعاً کوئی تعلق نہیں، اس لیے اس معاملے نے ڈاکٹر کو الجھن میں ڈال دیا۔ شہرور اور اس نے بھی اسے اسی طرح سمجھا تھا۔

اور حج کے معلوم مہینوں اور حرمت والے مہینوں کے درمیان کوئی تعلق نہیں ہے، کیونکہ یہ دو بالکل مختلف چیزیں ہیں، حج ایک محدود جغرافیائی جگہ تک محدود ہے، جبکہ حرمت والے مہینے جگہ اور آب و ہوا کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ شمال اور جنوب، سوائے مہینے کے موضوع کے ممنوع فرد) رجب مدر ہے اور رجب ربیعہ ہے، جس میں تین خصوصیات ہیں جن کی وضاحت ہم نے اپنی سابقہ مثال میں کی ہے۔ اور یہ کہ حرمت والے مہینوں میں کسی دوسرے پر لڑنے، حملہ کرنے یا حملہ کرنے کی کوئی ممانعت نہیں ہے، کیونکہ یہ جنگیں اصلاً دین اسلام میں تمام مہینوں اور ہر وقت حرام ہیں، اور یہ جائز لڑائی صرف اپنے دفاع کے لیے لڑنا ہے۔ اور زمین، وطن اور ممنوعات)۔

وہ حرام جس میں اس میں مارا گیا ہے،
جس میں یہ بہت بڑا طریقہ ہے
مارا گیا ہے اور پھر بھی وہ تم
سے اس وقت تک لڑیں گے جب
تک کہ تم اپنے دین سے اور آخرت
اور ان دوستوں کو واپس نہ کرو

جہنم، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔)

البقرہ 217

یہی بات تاریخ میں حرمت والے مہینوں اور حج کے مہینوں کے حوالے سے بیان کی گئی ہے اور اسلام سے پہلے ہم نے ڈاکٹر احمد منصور کے سچ بھی دیکھے جہاں انہوں نے ان دونوں مہینوں کے درمیان خط و کتابت دیکھی، لیکن انہوں نے ان پر غور کیا۔ ذوالحجہ سے شروع ہوتا اور بہار کے مہینوں کے ساتھ ختم کرنا اگر ہم اس بات کا موازنہ کریں جس کا ذکر ڈاکٹر شہرور نے کیا ہے اور اس کی اہمیت نویں ذی الحجہ کو ہے۔ ڈاکٹر منصور کے احکام کے مطابق حج ہے یہ کہ اس کا اختتام کیونکہ ڈاکٹر شہرور کے خیال میں حج شوال میں شروع ہوتا ہے اور محرم کے آخر تک 120 مکمل دنوں تک جاری رہتا ہے، اور یہ کہ نویں ذی الحجہ ایک ہے۔ وہ دن جو تقریباً حج کے وسط میں آتا ہے، اور یہ کہ: حج کا سب سے بڑا دن) جس کا ذکر سورہ التوبہ میں کیا گیا ہے، دونوں ڈاکٹروں نے یہ جانتے ہوئے کہ مسجد حرام کے مہینوں کو حج کے مہینوں میں لاگو کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ مہینوں کی یہ دو قسمیں، جن میں سے ایک جغرافیائی موسم کے بعد آتا ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، جب کہ دوسری قسم کی سب سے مشہور قسم کا تعلق جگہ کی تبدیلی کے لحاظ سے موسمیاتی تبدیلی سے ہے۔

ڈاکٹر شہرور نے حج کے موضوع کو سمجھنے کی روشنی میں اس بات پر بھی زور دیا کہ اگر ہم نے حج کے 120 دنوں میں دنیا کی آبادی جو کہ آج 7 ارب ہے، کو تقسیم کرنے کی کوشش کی، نہ صرف مسلمانوں کے لیے۔ اس طرح کہ ہر دن صرف 10 لاکھ عازمین حج کو ایڈجسٹ کر سکتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ سالانہ 40 لاکھ عازمین کے بجائے ہر سال 120 ملین لوگ حج کر سکتے ہیں۔ اور یہ کہ صرف دس سال میں تمام مسلمان حج کر سکتے ہیں بشرطیکہ ہم ہر سال حج کی مدت کو چار ماہ تک برقرار رکھیں اور یہ کہ 60 سال سے کم عرصے میں پوری دنیا مکہ میں جا کر بغیر کسی بھیڑ یا ہجوم کے حج ادا کر سکتی ہے۔ بھیڑ کسی کو بھی خارج کرنا، اور اس طرح ہم اس آیت کا مطلب سمجھ سکتے ہیں جو کہتی ہے

اور اللہ کو کئی دنوں میں یاد کرو جو دو دن میں جلدی کرے اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو تاخیر کرے اس پر-کوئی گناہ نہیں-

البقرہ 203

سنی تحریک نے اس ایت کو ایام تشریق میں مکہ جانے کی جلدی سے تعبیر کیا کیونکہ ان کا کہنا تھا کہ قربانی کے دن یعنی دسویں ذی الحجہ کے بعد تین دن ہیں جن میں قربانیاں ذبح کی جاتی ہیں اور لٹکائی جاتی ہیں- سورج میں، جو کہ ذوالحجہ کے گیارہویں، بارہویں اور تیرھویں دن ہیں، یہ خوشی اور مسرت کے دن ہیں، اور روزہ رکھنا منع ہے، جیسا کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں، اور یہ اللہ کی طرف سے اجازت ہے- ہوکر مختصر یہ کہ جو چاہے مکہ کی طرف بھاگے اور اسے تین کے بجائے دو دن سمجھے- (اور اللہ کو یاد کرو)) اے حجاج کرام گنی کے دنوں میں)) جو منی میں تشریق کے دن ہیں (پس جو جلد بازی کرے) منی سے مکہ کی طرف روانہ ہو گا (دو دن میں) بارہویں دن رو نہ ہو کر (وہاں) اس پر کوئی گناہ نہیں ہے)) بارہویں کی دوپہر کے بعد روانہ ہونا جائز ہے (اور جو تاخیر کرے)) روانگی میں ور تیرہویں کو روانگی (اس پر کوئی گناہ نہیں)) دونوں امور جائز ہیں (کیونکہ جو شخص اپنے احرام میں شکار سے اجتناب کرے ورنہ اگر وہ اس کی مخالفت کرے تو اسے دوسرے ہجرت پر روانہ ہونا چاہیے، اس لیے اس کے لیے بارہویں تاریخ کو روانہ ہونا جائز نہیں ہے- (اور جان لو کہ تم اسی کے پاس جمع کیے جاؤ گے) جمع جمع ہے اور معنی یہ ہے کہ تم قیامت کے دن خدا کے فیصلے اور اجر کے لیے جمع کیے جاؤ گے (1)

مجھے نہیں معلوم کہ شیعہ تحریک اس سمجھ میں سنی تحریک سے متفق ہے، جو یہاں واضح آیات کے مفہوم کو توڑ مروڑ کر پیش کرتی ہے، یا نہیں، لہذا تفسیر میں اس طبر پر غور کریں!! میں ڈاکٹر شہرور، ڈاکٹر منصور اور میرے والد کے اس معاملے کے تجربہ سے اتفاق کرتا ہوں کہ حج ایک شخص پر عائد کی جانے والی سب سے مشہور معلومات ہے- خود، بشمول چند ایام، جن میں وہ حج کا فریضہ ادا کرتا ہے، اور اگر اسے جلدی ہو تو اس کے تمام مناسک اور مناسک ادا کر سکتا ہے- دو دن تک سات مرتبہ مکہ کا طواف کیا، پھر دوسرے دن عرفات جا کر قربانی کی- جہاں تک باقی چیزوں کا تعلق ہے تو ان کے کرنے میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ وہ مشرکین کے رسم و رواج میں شامل نہ ہوں جیسے پتھر پھینکنا، حجر اسود کو چھونا یا چومنا، اور اسی طرح کی قدیم کافرانہ رسمیں جن کا قرآن میں کبھی ذکر نہیں ہوا- anic میں.

جہاں تک قربانی کا مسئلہ ہے، ہم نے دیکھا کہ قربانی کی دو قسمیں ہیں: قربانی کے جانور اور ہار، اور ہم نے دیکھا کہ سنی اور شیعہ کے رجحانات میں کوئی فرق نہیں ہے- ان کے درمیان اس معاملے کی ان کی تشریح یہ ہے

بادی: بھیڑ، گائے اور اونٹ حج کے لیے لیے گئے تھے-

ہار ہڈی کی کثرت، وہ ایسی چیز ہے جس سے وہ اپنے گلے میں قربانی کے جانور کی مشابہت کرتا ہے، جیسے صندل یا اس جیسی، تاکہ اسے معلوم ہو کہ یہ حج کے لیے

قربانی کا جانور ہے تاکہ اس کے سامنے نہ آئے- (2) یاد رکھیں کہ یہ قول غلط ہے کیونکہ قربانی کا جانور بھیڑ، گائے اور اونٹ ہیں جو حاجیوں کو دیے جاتے ہیں اور وہ اپنے خرچ پر حج پر لے جاتا ہے- اس کا مالک ہرگز حج کرنے والوں میں سے نہیں ہے یہ نذر یا کفارہ ہو سکتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے

اوہ، اوہ!

جو لوگ ایمان رکھتے ہیں وہ کھیل کو قتل نہیں کرتے جب کہ تم حرمت کی حالت میں ہو اور جو اسے مارتا ہے-

تم میں سے جان بوجھ کر پھر ان نعمتوں کا بدلہ جو اس نے مارا تھا، اس کا فیصلہ لوگوں کے درمیان کیا جائے گا

کیا آپ کی طرف سے کعبہ کی لمبائی تک پہنچنے والی قربانی ہے یا مسکین کا کفارہ ہے؟

یا یہ روزہ اس لیے رکھا گیا تھا کہ وہ اپنے معاملہ کا مزہ چکھ سکے؟

اور جو واپس آئے گا خدا اس کا بدلہ لے گا- یہ اسی کی طرف سے ہے اور خدا غالب اور انتقام لینے والا ہے-)

جدول 95

1 قرآن کی تفسیر میں نوازن کی تشریح-

2. ایک ہی ترجمہ- یہ تحفہ اور ہار کے معنی کو یکجا کرتا ہے، لہذا یہ انہیں الگ نہیں کرتا۔

جہاں تک ہار کا تعلق ہے، وہ بھیڑ، گائے اور اونٹ سے ہیں، اور یہ اس رسم کو ادا کرنے والے حاجی کے مفت مال سے ہیں، اس لیے وہ انہیں لٹکاتا ہے تاکہ وہ قربانی کے جانور کے ساتھ نہ مل جائیں۔

مالک نے نافع کی روایت سے ابن عمر کی روایت سے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حفصہ رضی اللہ عنہا

نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو کیا ہوا جنہوں نے عمل کیا؟ عمرہ کیا اور تم نے عمرہ نہیں کیا۔ اس نے کہا: "میں نے

اپنا سر باندھ کر قربانی کا جانور باندھ لیا ہے اور جب تک میں قربانی نہ کروں میں جائز نہیں ہوں گا (1)۔

انہوں نے اسے دو صحیحوں (2) میں شامل کیا۔ مالک کی حدیث سے اور اس میں نافع کی سند سے بہت سی روایتیں ہیں۔

یہ حدیث ہدیہ کے تصور کو ہار کے ساتھ خلط ملط کرتی ہے، اور ان کو ایک ہی چیز سمجھتی ہے اور قربانی کے دن ان کو بدلنے پر غور کرتی ہے۔

مسلم (2) نے کہا: ہم سے محمد بن المثنی نے بیان کیا، وہ معاذ بن ہشام نے بیان کیا، وہ الدستوائی ہیں، ہم سے میرے والد نے بیان کیا، وہ

قتادہ کی سند سے، ابوالحسن کی روایت سے، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحلیفہ

میں تشریف لائے تو آپ نے اپنی اونٹنی کو بلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس کے دائیں کوہان کی طرف محسوس

کیا اور وہ گر گئی۔ اس نے اس پر دو سینڈل ڈالے اور پھر اس پر سوار ہو گئے

اسے جاروں سنن کے لوگوں نے قتادہ (1) کی سند سے روایت کیا ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بوتس اور روایت کو اپنے ہاتھ میں لیا۔

قیمتی چیز اس جسم میں ہے اور باقی قربانی کا بوتس لیتے ہیں اور اس کی تقلید کرتے ہیں، کیونکہ یہ ہے

اس کے ساتھ قربانی کا ایک بڑا جانور تھا، سو اونٹ یا اس سے کچھ کم۔ اسے اپنے ہاتھ سے ذبح کیا گیا۔

اعلیٰ درستہ اونٹ ہیں اور تیں نے علی کو دے دیا تو اس نے ہر چیز کو ذبح کر دیا (5)۔

یہ ایک اور حدیث ہے جو قربانی کے جانور کے درمیان فرق کرتی ہے، وہ یہ ہے کہ اسے کاٹا جاتا ہے تاکہ اس کا خون حج پر جاتے وقت بہے، اور ہار بھی اس کے گلے میں لٹکایا جاتا ہے۔
دو جوتے

جس نے حج تک عمرہ کیا۔

قربانی کا جو بھی جانور میسر ہو، جسے نہ ملے وہ حج کے دوران تین دن کے روزے رکھے۔

اور سات، جب تم لوٹتے ہو، یہ ایک مکمل دس ہے جو اس کے لیے ہے جس کے گھر والے موجود نہیں تھے۔

مسجد حرام اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ ﴾

196 - البقرہ

اس آیت کا کیا مفہوم ہے جس میں فائدہ کا ذکر بالکل نہیں ہے، یہ جانتے ہوئے کہ یہ حاجی کے لیے اولین فرض ہے، کیونکہ یہ ہے؟
جسے عمرہ کرنے والا اپنی مفت رقم سے خریدتا ہے اگر وہ غریب ہے اور وہ ہار اپنے مفت کے پیسے سے نہیں خرید سکتا
اسے قربانی کا جانور لانے کی اجازت ہے (اگر اس کے لیے ممکن ہو)، لیکن اگر اسے قربانی کا جانور پیش کرنے کے لیے کوئی نہ ملے، اور وہ اسے پہلے خرید نہیں سکتا تھا۔
فائدہ تو صرف حج کے دوران تین روزے رکھے اور سات روزے جب وہ اپنے ملک واپس آئے، اور یہ کہ اگر اس کے گھر والوں میں سے کوئی اس کے ساتھ ہو
یہ عمرہ، پھر یہ تمام احکام اس سے چھوڑ دیے جاتے ہیں، اس لیے اس پر عبادات، قربانی یا روزے کی پابندی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اپنے ساتھ والے خاندان کو مدنظر رکھ کر مطمئن ہے۔
اس کے بعد عمرہ میں، تو اللہ تعالیٰ نے اسے ان تمام چیزوں سے مستثنیٰ کر دیا) اور یہ آسانی کا دین ہے

اہل سنت و ملت کی اب تک کی تفسیر میں حج کے متعلق درج ذیل امور کا ذکر کیا گیا ہے-

حج تین طرح کا ہے: اکیلا، تمتع اور قرآن-

افراد: وہ عرفات کے دن ہی آتا ہے اور حج کرتا ہے، پھر طواف کرتا ہے اور ایام تشریق کے دوسرے دن چلا سکتا ہے- تمتع کرنے والا عمرہ کرتا ہے اور پھر تمتع کے دنوں میں اس سے نکلتا ہے- وہ عرفات میں آکر احرام باندھتا ہے، پھر ایام تشریق تک حج کا طواف کرتا ہے- قرآن نے حکم دیا ہے کہ اس کے قیام کی پوری مدت کے لیے حج اور عمرہ ایک ہی احرام میں جمع ہونا چاہیے اور اس کے حج اور عمرہ کے لیے ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے-

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، ذوالحجہ کے چاند پر پہنچے- حجۃ الوداع اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو شخص عمرہ کے لیے ہلال کا چاند دیکھنا پسند کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ چاند دیکھ لے، اور جو شخص حج کے لیے ہلال کا اعلان کرنا پسند کرتا ہو، اسے چاہیے، اور اگر مجھے ہدیہ نہ دیا جاتا تو میں چاند کا اعلان کر دیتا، ان میں سے کچھ عمرہ کرنے والے ہیں اور کچھ حج کرنے والے ہیں-

اسے بخاری حدیث نمبر (1694) اور مسلم (1211) نے روایت کیا ہے-

اور افراد - جو کہ تنہا حج ہے، اس سے پہلے عمرہ کے بغیر- قربانی کا جانور ذبح کرنا فرد پر واجب نہیں ہے، لیکن مستحب ہے-

جہاں تک تمتع اور قرآن کا تعلق ہے، ایک واجب ذبح ہے، جو شکر کا خون ہے جس میں حجاج اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہے کہ اس نے اس کے لیے یہ رسم شروع کی، حجاج عمرہ اور حج کو ملا کر باہر نکلتا ہے- ان کے درمیان احرام باندھنے اور عطر، لباس اور جماع کا لطف اٹھانے-

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے دوران عمرہ کرنے کا لطف اٹھایا- وہ حج کے لیے گئے اور ہدیہ پیش کیا، تو وہ ذوالحلیفہ سے قربانی لے کر آئے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ شروع کیا پھر حج کیا- حج کے ساتھ لوگوں نے عمرہ سے لے کر حج تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کیا اور لوگوں میں وہ بھی تھے جنہوں نے ہدیہ دیا اور قربانی کی اور ان میں وہ بھی تھے جنہوں نے قربانی نہیں کی- تک قربانی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو آپ نے لوگوں سے فرمایا: تم میں سے جو زیادہ ہدایت یافتہ ہے اس کے لیے اس وقت تک کوئی چیز جائز نہیں جس سے اسے منع کیا گیا ہو، وہ اپنا حج پورا کرے، اور تم میں سے جو زیادہ ہدایت یافتہ نہ ہو، وہ کعبہ، صفا اور مروہ کا طواف کرے، اور نماز قصر کرے، پھر احرام باندھے، پھر جو نہ پائے حج کا احرام باندھ لے- اسے اپنا حج کرنے دو- قربانی کی جانوروں وہ حج کے دوران تین دن اور اپنے گھر والوں کے پاس واپس آنے پر سات دن کے روزے رکھے ...

اسے بخاری (1606) اور مسلم (1227) نے روایت کیا ہے-

قربانی کا جانور وہ ہے جو قدیم گھر کا حجاج احرام کا اعلان کرنے سے پہلے مفت مویشیوں - بھیڑ، گائے اور اونٹ کے تحفے کے طور پر دیتا ہے- تمتع کرنے والے اور نماز ادا کرنے والے میں فرق یہ ہے کہ نماز پڑھنے والا عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد احرام سے نہیں نکلتا، اس لیے وہ آٹھویں ذی الحجہ تک احرام میں رہتا ہے-

حج، جس دن وہ حج کا ارادہ کرتا ہے-

دسویں ذی الحجہ کو عید قربان کے دن قربانی کا جانور ذبح کرنا سنت ہے-

سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: حجۃ الوداع کے دوران، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تک عمرہ کی سعادت حاصل کی اور آپ کو پیش کیا گیا ہدیہ کے طور پر چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کا جانور اپنے ساتھ لے آئے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے اور صفا تشریف لائے اور صفا اور مروہ کا سات مرتبہ طواف کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت نہ دی- جس چیز سے وہ محروم رہا یہاں تک کہ اس نے حج مکمل کیا اور قربانی کے دن قربانی کی اور پھر کعبہ کا طواف کیا، پھر ہر اس چیز سے آزاد ہو گیا جس سے وہ محروم تھا ... صحیح بخاری (1606) نے روایت کیا ہے- مسلم (1227)-

حاجیوں میں سے کسی کو بھی اپنے ملک میں ذبح کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ذبح کرنا ایک رسم ہے اور یہ صرف مکہ میں ہوتا ہے اور اگر حاجی کو ذبح کرنا ضروری ہو تب بھی کیونکہ یہ حج کی بعض ممنوعات میں سے ہے اس لیے اسے اپنے ملک میں ذبح نہیں کرنا چاہیے بلکہ منی یا مکہ میں ذبح کرنا چاہیے-

عبد العظیم آبادی نے کہا: مسجد حرام کی سرزمین میں تمام ہدیوں کو معاہدے کے ذریعے ذبح کرنا جائز ہے، سوائے اس کے کہ منیٰ حج کے خون کے لیے بہتر ہے اور مکہ خاص طور پر مروہ - عمرہ کے خون کے لیے- میں ختم کرتا ہوں-

یاد رہے کہ بہت سی احادیث ایسی ہیں جو حجۃ الوداع کے لیے رسول کے قرآن کی تردید کرتی ہیں اور اس کی تصدیق نہیں کرتی ہیں، اور یہ کہ رسول کے حج اور عمرہ سے محرومی کے موضوع پر جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ صرف ایک ہے، منقطع احادیث اور روایات ہیں کہ خود اہل حدیث نے اسے ضعیف اور من گھڑت قرار دیا ہے-

امام احمد (3) نے کہا ہم سے سوریج نے بیان کیا ہم سے ابن ابی الزناد نے اپنے والد سے عروہ سے، عائشہ رضی

اللہ عنہا سے اور علقمہ بن ابی علقمہ سے روایت کی اپنی والدہ کے حکم سے، عائشہ رضی اللہ عنہا کی اور ہشام کی سند سے

ابن عروہ، اپنے والد کی سند سے، عائشہ رضی اللہ عنہا سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا اعلان کیا۔

احمد اس لحاظ سے منفرد ہے۔

امام احمد نے کہا محدثہ بن عبد العلا بن حماد نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے مالک بن انس سے ابو الاسود سے عروہ رضی

اللہ عنہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا , السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

واحد حج

یہاں ہمیں البخاری کی سند کی تردید ملتی ہے: داود بن عبدالرحمن، کہتے ہیں کہ وہ سچا ہے، سوائے اس کے کہ وہ کسی چیز کے بارے میں فکر مند ہو

عمرو عکرمہ کی سند سے، ابن عباس کی سند سے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار زندگیوں تک عمرہ کیا عمرہ حدیبیہ

عمرہ تقضاء، جو الجرانہ سے تیسرا ہے اور چوتھا جو اس کی سند کے ساتھ آتا ہے اسے ابوداود ترمذی اور ابن ماجہ نے داود

بن عبد کی سند سے روایت کیا ہے۔ رحمٰن العطار المکی نے عمرو بن دینار سے عکرمہ کی سند سے، ابن عباس کی سند سے اور ترمذی نے

اسے حسن غریب کہا اور ترمذی نے اسے روایت کیا ہے۔ سعید بن عبدالرحمن کی سند سے، سفیان بن عیینہ کی سند سے، عکرمہ کی

سند سے، اور حافظ بیہقی نے اسے مرسل کی سند سے روایت کیا ہے۔ ابو الحسن علی بن عبدالعزیز البغوی، الحسن بن

الربیع اور شہاب بن عباد کی سند سے یہ دونوں داود بن عبدالرحمن العطار سے مروی ہیں جاجتہ انہوں نے اسے ذکر کیا اور کہا۔ چوتھا جو

انہوں نے اسے بنی دلیل سے نسبت دی۔ پھر ابو الحسن علی بن عبدالعزیز نے کہا اس حدیث کے بارے میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کوئی بات نہیں کرتا۔

سوائے داود بن عبدالرحمن کے پھر بیہقی نے مختاری کی سند سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا کہ داود بن عبدالرحمن سچے ہیں۔

سوائے کسی چیز کے بارے میں اہم ہے جو اس میں ہے یعنی ابن عباس سے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے

حد ہے آپ پر رحمت نازل فرمائی اور فرمایا کہ وادی العقیق میں وہ میرے رب کی طرف سے میرے پاس آئے اور فرمایا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھو

اور حج میں عمرہ کہو شاید یہ ابن عباس کی دلیل ہے جو انہوں نے بیان کی ہے اور خدا بہتر جانتا ہے

لیکن سب کو معلوم ہونا چاہیے کہ حج اور عمرہ ایک ساتھ نہیں ہوتے سوائے بڑے حج کے دوران، یعنی جب ناصر کا مہینہ آتا ہے۔
(عمرہ) کو (عظیم) حج کے مہینوں میں شامل کیا جاتا ہے، اس لیے حج کی مدت تین کے بجائے چار مہینے طویل ہو جاتی ہے،
تب ہی آدمی حج پر جا سکتا ہے اور اپنے حج کو عمرہ کے ساتھ ملا سکتا ہے۔ دو بار ایک ساتھ، اور یہ صرف ہر آٹھ ماہ میں ہوتا ہے۔
سال ایک بار۔ یہی بات ہجرت کے نویں سال ابوبکر کے حج کے موقع پر ہوئی تھی اور حجۃ الوداع میں (قرآن) شامل نہیں تھا کیونکہ النسئی
ہر سال نہیں آتا بلکہ ہر 32 ماہ بعد آتا ہے۔ اور ہم نے اس کتاب میں ثابت کیا ہے کہ یہ منسوخی 17 ہجری میں واقع ہوئی تھی، یعنی
الوداعی حج کے سات سال بعد۔ اب یہاں
سورقہ بن مالک کی حدیث ہے جو ناسی مہینے کے تصور کو منہدم کرتی ہے اور قیامت تک ہر سال حج اور عمرہ کے درمیان تعلق کی تصدیق
کرتی ہے:

سراقہ بن مالک بن جسم کی روایت ہے، امام احمد نے کہا، ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا، ہم سے داود نے بیان کیا، یعنی ابن سوید نے۔

میں نے عبد الملک الصراد کو یہ کہتے ہوئے سنا میں نے علی کے ساتھی النزل بن سبرہ کو کہتے سنا، میں نے سورقہ کو کہتے سنا۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمرہ قیامت تک حج میں شامل ہے۔

حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا

اوقات:

احرام کے اوقات کے بارے میں احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑ لی ہیں اور تمام راویوں نے تسلیم کیا ہے کہ ان احادیث میں معجزہ ہے- خدا مستقبل کے واقعات کو وقت پر ظاہر کرتا ہے، اور ان لوگوں اور لوگوں کے اوقات کا تعین کرتا ہے جو بعد میں اسلام قبول کریں گے- ان کے بے مکہ کے قریب پانچ مقامات پر احرام باندھے گئے تھے، یہاں تک کہ ان کے ملک کی فتح اور اسلام میں داخل ہونے سے پہلے، اور وہ یہ ہیں

ان احادیث کے نصوص:

صحیح البخاری کی حدیث نمبر 1450، باب حج:

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے زید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے، ان کے گھر میں اللہ

ان دونوں سے راضی ہو، ان کے پاس ایک برآمدہ اور ایک برآمدہ تھا میں نے ان سے پوچھا، جہاں میرے لیے عمرہ کرنا جائز تھا انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نجد اور قرنا والوں پر مسلط کر دیا،

یہ شہر ذوالحلیفہ ہے اور اہل شام کے لیے الجحفہ ہے-

میرے محترم قارئین، میرے ساتھ یہ بات نوٹ فرما لیں کہ یہ مالک بن اسماعیل سنہ 219 بجری میں فوت ہوئے- وہ مامون کے ہم عصر تھے اور جہاں تک (زبیر) یہاں کسی کے علاوہ وہ (زبیر بن معاویہ) نہیں ہے، کیونکہ یہ 95 ہجری میں پیدا ہوا تھا، اور یہ ناممکن ہے کہ مالک نے ان سے حدیث سنی ہو، جب تک کہ وہ (زبیر بن محمد) نہ ہوں- جس کی ولادت اور وفات کا علم نہیں ہے، اور اکثر محدثین کے نزدیک وہ ضعیف ہے، اور وہ ہے- عجیب حدیث کا مصنف (روزہ رکھو ہوشیار رہو گے، سفر کرو گے، اور لڑو گے اور مال غنیمت لے لو گے- کر ظہیر تھا ہو یہ وہی ہے جس نے اسے سنا)

تابعی زید بن جبیر سے مراد یہ ہے کہ وہ زہیر بن معاویہ ہیں اور کوئی نہیں- زید اور مالک میں فرق سو سے زیادہ ہے- پچاس سال اور یہی چیز اس حدیث کو منقطع کرتی ہے-

صحیح البخاری سے حدیث نمبر 1452 :

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے ابن طاؤس نے بیان کیا، وہ اپنے والد سے، وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے لیے احرام کا وقت مقرر فرمایا- مدینہ ذوالحلیفہ، اور اہل شام کے لیے الجحفہ اور اہل نجد، قرن المنازل، اور یلملم کے ہے، جو بھی ان کا ہو اور جو بھی جمع ہونے کے لیے آئے-

ان کے علاوہ جو بھی حج اور عمرہ کرنا چاہے اس پر فرض ہے اور جو اس سے کم ہے وہ جہاں سے بھی ہو حتیٰ کہ اہل مکہ سے بھی- موسیٰ بن اسماعیل جن کا انتقال 223ھ میں ہوا- وہ ابو سلمہ موسیٰ بن اسماعیل المنقری ہیں، جن کا لقب التبوذکی ہے- وہیب، خالد ابن عجلان، الحافظ الکبیر کے بیٹے ہیں، جن کی وفات سنہ 167 ہجری میں ہوئی- ابو سلمہ اور وہیب کی وفات میں فرق 56 ہے- ایک سال، اور اس مدت میں بھی بظاہر رکاوٹ ہے، الا یہ کہ ابو سلمہ اسی سال کی عمر میں فوت ہو جائیں-

صحیح البخاری سے حدیث نمبر 1454

ہم سے مسدد نے بیان کیا، ہم سے حماد نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے طاؤس سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں خدا آپ پر رحمت نازل فرمائے، اہل مدینہ ذوالحلیفہ، اہل شام، الجحفہ، اہل نجد، قرن المنازل، اور اہل یمن کو یلملم بس وہ ان کے ہیں-"

ان کے گھر والوں کے علاوہ کوئی اور شخص ان کے پاس آ سکتا ہے جو حج اور عمرہ کرنا چاہے اور جو ان سے چھوٹی ہو وہ اپنے گھر والوں سے احرام باندھے اور اسی طرح مکہ کے لوگ بھی احرام باندھ سکتے ہیں-

حماد 228 ہجری میں مامون کا ہم عصر تھا اور عمر بن دینار کا انتقال 126 ہجری میں ہوا- ان دونوں راویوں کی وفات میں فرق ہے- 102 سال، اور یہ بھی ٹوٹی ہوئی حدیث ہے-

ایک نقشہ جس میں ان پانچ اوقات اور ان کا مکہ سے فاصلہ دکھایا گیا ہے-

محترم قارئین؛ سب سے پہلے یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ اس رپورٹ میں مذکور تمام احرام کی جگہوں پر سمندر نہیں ہے اور یہ حج
کے دوران زمینی شکار کی ممانعت کی مکمل نفی کرتا ہے- حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانے میں حج کے ارد گرد کی جگہوں کے نام بھی ان ناموں میں شامل تھے جو مکہ کے ارد گرد کے بازار (جیسے المجاز، تہامہ، حبشہ، بجران اور
طائف) تھے اور ان میں سے کسی کا بھی ذکر نہیں تھا- ان میں گھڑت احادیث کی تشکیل اور ترتیب کے دوران ان کے مکمل طور پر غائب
ہو جانے کی وجہ سے اس زمانے میں عرب کے قدیم بازار انہیں جمع کرنے کی جگہوں کے نام سے جانا جاتا تھا، کیونکہ پہلے عباسی
خلیفہ جو حج کے قافلوں کے روٹ کو تبدیل کرنے میں دلچسپی رکھتے تھے وہ ابو جعفر المنصور تھے- منصور (95-158ھ)، جس نے
بحیرہ احمر میں تجارت بند کرنے کا حکم دیا اور خلیج عرب میں قافلوں کو ہدایت کی-

یہاں تک کہ جب یہ احادیث المامون (197) - (218) ہجری کے زمانے میں مرتب ہوئیں، جیسا کہ ہم منقطع احادیث کے راویوں سے دیکھتے ہیں-
جیسا کہ صحیح البخاری میں بیان ہوا ہے کہ حج کے دوران اس میں موسمی سامان نہ ہونے کی وجہ سے تجارت مکمل طور پر ختم ہو گئی تھی-
یہ سب بند کر دیے گئے تھے، کیونکہ آخری بازار کے بازار بند تھے، جیسا کہ ہم نے اس کتاب سے 170 ہجری میں ماہِ سنّی کی
عدم موجودگی سے مسلمانوں پر ہونے والے منفی اثرات کی بحث میں اس موضوع کی وضاحت کی ہے- موسم سرما اور گرمیوں کی تجارت کے
ساتھ ساتھ سب کے موسموں کا-

یہ بھی عجیب بات ہے کہ ان تمام احادیث کا خاتمہ ابن عباس پر ہوا اور سب سے اہم اور جدید محدثین مثلاً انس ابن مالک، ابوہریرہ اور ابو موسیٰ
نے اس کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی ان اہم ترین شخصیات نے جن کا فرض ہے- صحابہ سے خلافت، جیسے ابوبکر، عمر، یا
عثمان اور علی، حتیٰ کہ اموی دور میں معاویہ یا مروان بن الحکم تک نہیں، سوائے اس پہلی حدیث کے جس کا منقطع ہونا یقینی ہے-
(عبداللہ بن عمر) پر ختم ہوتا ہے-

سب سے بڑا حج:
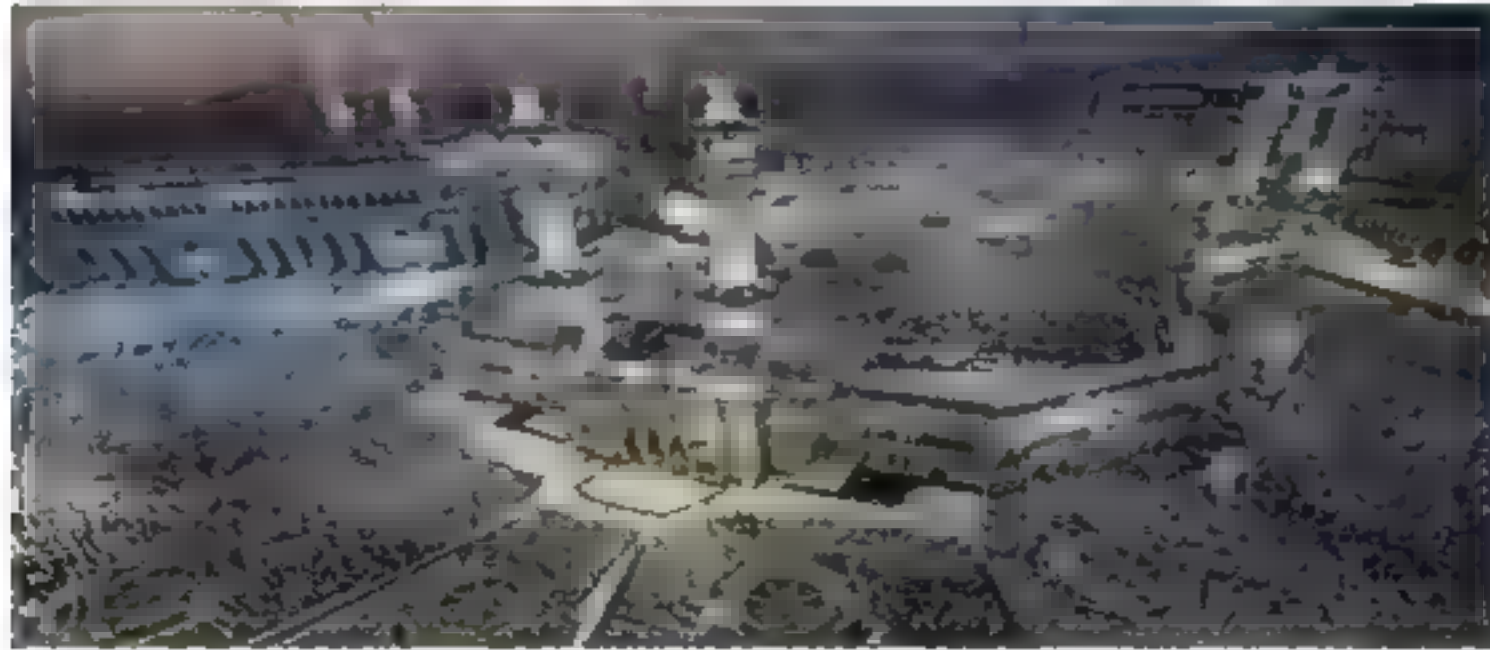
للہ تعالیٰ نے اپنی عظیم کتاب میں فرمایا

عظیم تر حج کے دن لوگوں کے لیے: خدا مشرکوں سے پاک ہے-

ور اس کے رسول، پس اگر تم توبہ کرو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر منہ پھیر لو تو جان لو

بے شک تم خدا کی مدد نہیں کر سکتے اور کافروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو-

توبہ 3

"اکبر" کی جو تفصیل یہاں حج کو بیان کی گئی ہے وہ حج کے وقت کے فرق پر تاکید کرتی ہے اور اس کا کسی اور خصوصی حیثیت سے کوئی تعلق نہیں ہے-
کسی خاص دن یا کسی خاص موقع کے لیے، سنی (عمرہ) کا مہینہ حج کے تین معلوم مہینوں (شوال ذوالقعدہ) میں آتا ہے-

ذوالحجہ اسے عام حج کے سفر کے مقابلے میں ایک مکمل اضافی مہینے کے ساتھ وقت میں لمبا کر دیتا ہے، اور یہی وہ چیز ہے جو اسے عام حج (عظیم) سے بڑا بناتی ہے، جس میں اس اضافی مہینے کو اس کے مہینوں کی تعداد میں شامل نہیں کیا جاتا ہے- اور یہ کہ اس خاص معاملے میں حج کے چار مہینوں کو الگ کرنے والا دن اور اس کے بعد کے مقدس مہینوں میں یہ آخری دن ہے جو اس معاملے میں حج کے مہینوں میں شامل ہے، جو کہ: حج کا سب سے بڑا دن ہے-

سنی اور برادری، شیعہ کے ساتھ، خواہ ان کے فرقوں سے تعلق رکھتے ہوں، اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حج کا عظیم ترین دن صرف عرفات کے دن تک محدود ہے، جو کہ نویں ذی الحجہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے ساتھ مل کر آتا ہے- اور وہ اسے "قربانی کا دن" کہتے ہیں جو کچھ احادیث میں مذکور ہے:

ابوداؤد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن حج کے موقع پر کھڑے ہوئے جس دن آپ نے حج کیا اور فرمایا: "یہ کون سا دن ہے؟" انہوں نے کہا: قربانی کا دن، اور فرمایا: یہ سب سے بڑا حج کا دن ہے-

بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے ایسا شخص بنا کر بھیجا ہے جو قیامت کے دن اذان دے گا- قربانی- یومنا کوئی مشرک سال کے بعد حج نہیں کرے گا اور نہ ہی کعبہ کا برہنہ طواف کرے گا اور حج کا سب سے بڑا دن قربانی کا دن ہے-

وہ لوگ ہیں جنہوں نے کہا کہ زیادہ حج کا دن نویں ذی الحجہ ہے اور یہ کہ کم حج عمرہ کا دن ہے، بالکل اسی طرح جیسے ڈاکٹر شہرور نے اس معاملے کی وضاحت کی، جیسا کہ ہم نے ان کی بات کا جائزہ لینے سے دیکھا۔

ایسی بہت سی احادیث ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ انسانوں کے باپ آدم نے اس دن اور اس مقام پر حوا سے ملاقات کی تھی اور دوسری احادیث میں کہا گیا ہے کہ اس دن جبریل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی اور انہیں اس گھر کا مقام دکھایا جو کہتے ہیں حج صرف اس صورت میں افضل ہے جب وہ اس قربانی کے دن کے ساتھ ہو یعنی جمعہ کی نویں تاریخ) اور جو اقوال بیان کیے گئے ہیں وہ محض تخیل کے علاوہ کچھ نہیں ہیں- حج کی حقیقی مدت میں خلل، جیسے قرآن کی آیات نے سب سے پہلے مشہور ترین معلومات کے طور پر بیان کیا ہے-

سورہ البقرہ کی آیت نمبر 197 میں ہے کہ ہر شخص حج کے اس عمل کو اپنے وقت میں مکمل کرنے کے لیے اس طویل مدت میں سے کسی بھی مختصر مدت کا انتخاب کر سکتا ہے، اور اللہ تعالی نے فرمایا:

البقرہ 203

اور اللہ کو گنتی کے دنوں میں یاد کرو، کیونکہ جو دو دن بعد میں جلدی کرے اس پر کوئی

جو تاخیر کرے اس پر کوئی گناہ نہیں، ان لوگوں کے لیے جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور

اللہ سے ڈرتے ہیں اور جان لو کہ تم اللہ سے ڈرو- اسی کے پاس تم جمع کیے جاؤ گے-

منیٰ حج کے علاقے میں 40 لاکھ عازمین کی رہائش ہے-

محترم قارئین، میرے ساتھ اس اہم موضوع کو سمجھنے کی کوشش کریں کیونکہ آج مسلمانوں کی تعداد ڈیڑھ ارب سے تجاوز کر چکی ہے- ایک ارب جیسا کہ ہم جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں پر اپنے مقدس گھر کا حج فرض کیا ہے- اور نہ صرف مسلمانوں کے لیے، ٹھیک ہے؟
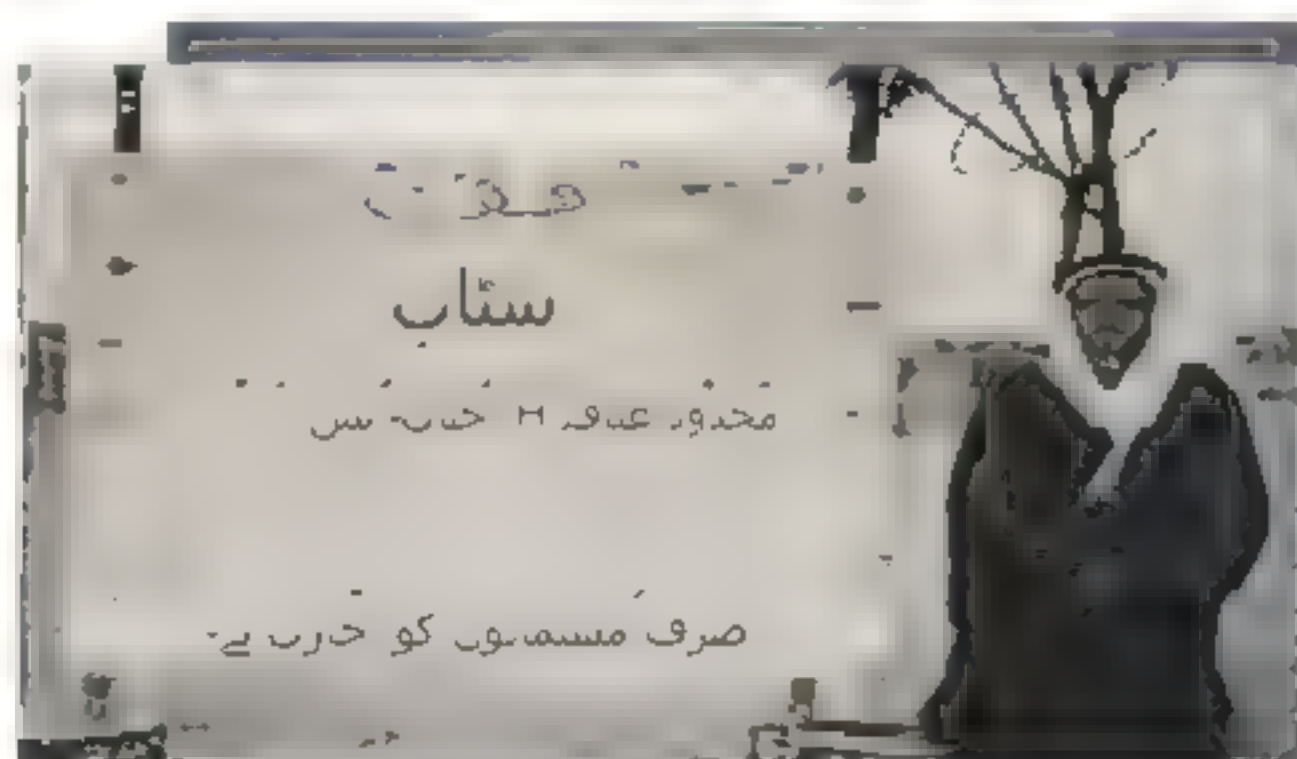
کھڑے ہو جاؤ- صرف مسلمانوں کے لیے

جو اس میں داخل ہو جایے وہ محفوظ ہے اور لوگوں پر خدا کا یہ فرض ہے کہ وہ بیت اللہ کا حج کریں، جو

اس تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو. اور جس نے کفر کیا تو اس کا حج کریں، خدا بے نیاز ہے دونوں جہانوں کا

آل عمران 97

یعنی تمام خدا کو ماننے والے مسلمان یا اہل کتاب ہیں، اور جو لوگ ابراہیم علیہ السلام کی پیشن گوئی پر ایمان رکھتے ہیں، ان سب کو یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلامِ کے مزار پر حج کی دعوت دی جاتی ہے، اور یہ کہ یہ محدود نہیں ہے- یا صرف محمدیوں اور علویوں تک محدود ہے.. اب اگر ہم فرض کر لیں کہ صرف ایک تہائی مسلمان اور ان میں سے سبھی نہیں کرنا چاہتے تھے یہ فریضہ صرف 500 ملین ہے، اور ہم جانتے ہیں کہ اج کی وسعت اور توسیع کی وجہ سے منی، عرفات، صفا، مروہ اور کعبہ کے درمیان حج کی سہولیات اور مناسک. اس طرح کہ زیادہ سے زیادہ 40 لاکھ عازمین کو ایڈجسٹ کیا جا سکتا ہے، یہ ایک شاندار کام ہے، لیکن یہ انہیں غیر فطری طریقے سے روکتا ہے، جس سے شدید بھیڑ ہوتی ہے- اور ہے ترتیب نا اراد ہجوم کے نتیجے میں ہونے والی اموات یہ شدید ہے، کیونکہ حج بعض اوقات گرمیوں میں ہوتا ہے، کیونکہ اس ہجوم کی وجہ سے 1990ء میں 2,200 حاجی ہلاک ہوئے تھے، اور بھگدڑ کے نتیجے میں 1,426 انسانی عازمین ہلاک ہوئے تھے- 1994ء میں ایک سرنگ کے اندر، اور 2006ء میں 360 عازمین اور 2015ء میں تقریباً 800 عازمین کا قتل، اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ عازمین حج کو جذب کرنے کی صلاحیت حلق تک پہنچ چکی ہے . اب گر ہم کوشش کرنا چاہیں تو مسلمانوں کی سب سے بڑی تعداد کے لیے اس فرض کو ممکن بنانے کے لیے جتنا ممکن ہو سکے اور ہم نے کوشش کی کہ جو مسلمان یہ فریضہ حج ادا کرنا چاہتے ہیں ان کی تعداد کو تقسیم کر دیا جائے اور ہم نے ان کے نام ان کی پیدائش سے درج کرنے شروع کیے یہ کہ ان کی عمر کو پہنچنے کے بعد. کیسے؟ اس رسم کو انجام دینے کی منظوری حاصل کرنے کے لیے انہیں کب تک انتظار کرنا ہوگا؟ معاملہ آسان اور عملی ہے- ریاضی بہت آسان ہے:

500 = 4 = 125 سال صرف انتظار-

یعنی جو شخص اس فریضہ کو ادا کرنے کے لیے قبولیت کے لیے درخواست جمع کرانے گا وہ منظوری حاصل کرنے سے پہلے ہی مر جائے گا اگر یہ عمل وقتاً فوقتاً انجام دیا جائے، اور یہ یقیناً اس بات پر غور ہے کہ صرف ایک تہائی مسلمان اس فرض کو ادا کرنا چاہتے تھے، لیکن درحقیقت یہ ہوا کہ گزشتہ 60 برسوں میں اس فریضہ کو ادا کرنے والوں کی تعداد 240 ملین مسلمانوں سے زیادہ نہیں ہے-

اب اگر ہم فرض کریں کہ حج: مہینے) (معلومات) جیسا کہ سورہ البقرہ کی آیت نمبر 197 میں بیان کیا گیا ہے، یعنی کم از کم تین مہینے اور بڑے حج کے دوران چار مہینے. جیسا کہ ہم نے اس کے شروع میں وضاحت کی ہے- تحقیق، اور یہ کہ اگر کوئی جلدی میں ہو تو دو دنوں میں اور سات دنوں میں اس فرض کو ادا کر سکتا ہے، اس بنیاد پر ہم اس طویل مدت کو 12 مساوی ادوار میں تقسیم کر سکتے ہیں- ہم سات دن کی مدت کے لیے طے کرتے ہیں کہ اس مختصر مدت میں 40 لاکھ کے بجائے 30 لاکھ عازمین رہ سکتے ہیں تاکہ وہ تمام مناسک آسانی سے اور بغیر کسی جھٹکے کے انجام دے سکیں اور حج کو ہمیشہ بلکی جزان کے وسط میں شروع کر سکیں- مکہ میں موسم، اور موسم سرما کے آغاز پر ختم ہوتا ہے، کیونکہ یہ قدرتی طور پر ہوتا ہے جب ہم کیلنڈر کے مہینے کو کئی مہینوں میں شامل کرتے ہیں، اس کا مطلب ہے کہ ہر سال حج کا موسم 36 ماہ تک پھیل جائے گا، اور اس تصور کی بنیاد پر سب سے بڑا حج، اور سال کے چارٹ کے مطابق جو ہر 19 سال کے اندر کیلنڈر کے مہینے کے آنے کی تعدد کو ظاہر کرتا ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ تین سال ایسے ہیں جن میں سب سے بڑا حج اس مون کی مدت میں آتا ہے، جیسا کہ حج 3 کے بجائے 4 مہینے تک رہتا ہے، یعنی ہر 19 باقاعدہ موسمی سالوں میں حج کے 60 مہینے ہوتے ہیں-

603+ (3×19)

یعنی ہم 19 سال کی مدت میں 60 240 = 4 x حجاج کے گروپ بھیج سکتے ہیں، ہر گروپ 30 لاکھ حجاج پر مشتمل ہے-

ملین عازمین 720 = 3 x 240.

یعنی نصف مسلمان (آج کے محمد اور علوی) 19 سال کی مدت میں فریضہ حج ادا کر سکتے ہیں، اور یہ کہ وہ سب کے سب صرف 38 سال کی مدت میں پورے آرام کے ساتھ ادا کر سکتے ہیں، کیونکہ ہر گروہ اس سے کم عمر ہے- حاجیوں کی تعداد کا زیادہ سے زیادہ چوتھائی، جیسا کہ ہم نے اصل میں فرض کیا تھا، اور یہ کہ ہر گروہ کی مدت 7 دن ہے جس کے دوران وہ ایک پورا دن اپنی آمد اور پانچ دن کے لیے وقف کر سکتا ہے-

اس کی عبادات اور رسومات ادا کرنے کے لیے اور ایک اور دن

پورے آرام کے ساتھ رخصت ہونا- کیا آپ جانتے ہیں کہ قرآن کی تلاوت نہ کرنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟ اس غلط فہمی سے اسلام کو تباہ کرنا ہے- حتیٰ کہ نصی مہینہ (کیلنڈر اور عمرہ کا مہینہ) کے خاتمے

سے سال کے تمام موسموں میں حج کا سفر آیا، جس کی وجہ سے یکے بعد دیگرے موسمی حج بازاروں کا مکمل خاتمہ ہو گیا، چنانچہ تجارت واضح طور پر حج سے الگ کیا گیا تھا، اور اس کے دوران فروخت ہونے والا سامان قرآن، تسبیح کی مالا، مسواک اور زمزم کا پاک پانی ہی گیا تھا، اور اس کا اس موسمی پیداوار سے کوئی تعلق نہیں تھا جس کے لیے قدیم عرب تجارت اور ان کے یمن اور لیونٹ کی بندرگاہوں کے درمیان سفر (موسم گرما اور موسم سرما کا سفر) مشہور تھا-

اس نئی تفہیم کے ساتھ، حجاز کی حکومت اس میں حج کی مدت کو ایڈجسٹ کر سکتی ہے اور لوگوں کے ٹرن آؤٹ کی بنیاد پر ہر گروپ کی نقل و حرکت کو منظم کر سکتی ہے، اگر ہم فرض کریں کہ تمام لوگ اس فریضہ حج کو ادا کرنا چاہتے ہیں، جن کی تعداد 7 ارب ہے- ، پھر ہم انسان ہے اُس تعداد کو حج کے ان نوے دنوں کی تعداد سے تقسیم کریں-

چونکہ ہر 19 سال میں حج کے 60 مہینے ہوتے ہیں، اس کا مطلب ہے:

2 کے بجائے 60، ہر حاجی کو اس کی آمد کے لیے ایک پورے دن کی مدت، حج اور اس کے مناسک کو ادا کرنے کے لیے دو دن اور اس کی روانگی کے لیے ایک پورے دن کی مدت دینے سے، اس طرح ہمارے پاس ہر ایک 450 رجمنٹ ہوں گے- 19 سال، ہر رجمنٹ کی مالیت 3 ملین کے بجائے 4 ملین حجاج، یعنی: 4 1,800 = 450 x ملین ہر 19 سال میں، یعنی پوری دنیا کر سکتی ہے-

صرف 74 سال کی مدت میں حج کرنا-

73.88-1800-(19×7000)

2016 کے لیے حج کے نمبروں کا چارٹ-

1 - انڈونیشیا:

انڈونیشیا کی خبر رساں ایجنسی کے مطابق اس سال سعودی عرب جانے والے انڈونیشیائی عازمین کی تعداد 168,800 ہے- سب سے بڑا اسلامی ملک انڈونیشیا عام طور پر سالانہ تقریباً 200,000 عازمین حج بھیجتا ہے لیکن اس سال مکہ مکرمہ میں مسجد نبوی کی توسیع کی وجہ سے یہ تعداد کم ہو گئی، جیسا کہ دوسرے ممالک کے ساتھ ہوا- انڈونیشیا کے اخبارات کا کہنا ہے کہ اگرچہ انڈونیشیا اس سال حجاج کی سب سے زیادہ تعداد والے ممالک کی فہرست میں سرفہرست ہے لیکن دیگر سالوں کی طرح اس سال بھی تقریباً 30 لاکھ عازمین حج موجود ہیں- ریاست حج کے خواہشمندوں کے لیے ویٹنگ لسٹ میں ہے-

2 پاکستان :

رینکنگ میں پاکستان کے بعد انڈونیشیا کا نمبر آتا ہے جو عازمین حج کی تعداد کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے اور ان کی تعداد تقریباً 143,268 عازمین ہے، جن میں سے 85,921 افراد ریاستی انتظامیہ سے منسلک ہو کر باقاعدہ حج ادا کرتے ہیں-)، جبکہ ان میں سے 57,347 حج ادا کرتے ہیں، جو کہ پاکستانی وزارت مذہبی امور نے اپنی ویب سائٹ پر شائع کیا ہے، اس کے مطابق مکہ میں نجی جماعتوں کے ذریعے سالانہ تقریب منعقد کی جاتی ہے-

3- ہندوستان:

ہندوستان کی ریاست اس سال عازمین کی سب سے زیادہ تعداد والے ممالک کی فہرست میں تیسرے نمبر پر ہے، اس سال عازمین کی تعداد 120,000 تک پہنچ گئی ہے، جس کا اعلان ہندوستان میں حجاج کمیٹی نے اپنی ویب سائٹ پر ایک بیان میں کیا، جسے انادولو ایجنسی نے دیکھا- .

4- بنگلہ دیش:

جہاں تک بنگلہ دیش کا تعلق ہے، یہ 101,758 عازمین کے ساتھ چوتھے نمبر پر آیا، جو پچھلے سالوں میں 113,868 عازمین حج سے کم ہے، بنگلہ دیش میں دفتر برائے حجاجٰ امور کے مطابق، جو مذہبی امور کی وزارت سے وابستہ ہے-

5- نائیجیریا :

نائیجیریا کی سرکاری خبر رساں ایجنسی کے شائع کردہ اعدادوشمار کے مطابق، نائیجیریا پانچویں نمبر پر ہے، جہاں اس سال نائیجیریا کے عازمین کی تعداد 77,000 نائیجیریں تک پہنچ گئی ہے، جن میں سے 67,000 نائیجیریا میں قومی حج کمیٹی کے ذریعے اور باقی 10,000 مذہبی ٹور آپریٹرز کے ذریعے تھے-

6- ترکی:

مقدس سرزمین پر جانے والے زائرین کی تعداد کے لحاظ سے ترکی! چھٹے نمبر پر آیا کیونکہ ترک ایوان صدر برائے مذہبی امور نے اعلان کیا ہے کہ اس سال ترک عازمین کی تعداد تقریباً 63 ہزار تک پہنچ گئی ہے جو مقدس رسومات کی مناسک ادا کر رہے ہیں-

7- مصر :

مصر ساتویں نمبر پر آیا، کیونکہ اس سال مصری عازمین کے لیے ویزوں کی تعداد 62 ہزار تک پہنچ گئی، وزارت یکجہتی سے منسلک سول سوسائٹی کی تنظیموں کے حج کے ساتھ ساتھ وزارت داخلہ میں قرعہ اندازی کی گئی حج میں تقسیم کی گئی- وزارت سیاحت میں سیاحتی حج، جس کا اعلان مصری وزیر منصوبہ بندی اشرفِ العربی نے حالیہ پریس بیانات میں کیا-

8- الجزائر:

اس سال الجزائر کے عازمین کی تعداد 28,800 تک پہنچ گئی ہے، جو مکہ میں مسجد الحرام کے ارد گرد کام کی وجہ سے جو ابھی تک مکمل نہیں ہوا ہے، کوٹہ میں اضافہ کیے بغیر اسے آٹھویں نمبر پر رکھا گیا ہے- الجزائر کے وزیر برائے مذہبی امور اور اوقاف، محمد عیسی- نمبروں کو قومی حج اور عمرہ آفس (سرکاری) یا جان بوجھ کر ٹریول ایجنسیوں کے ذریعے باقاعدہ لوگوں کے درمیان تقسیم کیا جاتا ہے-

9- مراکش :

مراکش کی وزارت حج کے اعدادوشمار کے مطابق، نویں نمبر پر، اس سال مراکش میں عازمین حج کی تعداد 25,600 مرد و خواتین تک پہنچ گئی- مراکش کے حکام نے ان لوگوں کو دوبارہ حج کرنے سے روک دیا ہے جو پہلے حج کر چکے ہیں اس سے پہلے کہ پہلی بار 10 سال گزر جائیں-

کیا واقعی حج نویں ذی الحجہ کو ہے؟

ہم سب جانتے ہیں کہ جو حج ابوبکر صدیق نے سنہ 9 ہجری میں کیا تھا وہ ذوالحجہ میں نہیں ہوا تھا بلکہ اس کا ذکر ہے کہ یہ ذی القعدہ میں ہوا تھا- ایک، اس نے کہا کہ یہ حرمت والے مہینے کے آخری دن تک جاری رہا (سائنس) معاہدے کے آغاز کے اگلے دن، مہینوں کے پہلے، صفر الاول کے آغاز کے ساتھ مسجد نبوی، جس کے موسم کو آپ کے مس میں اس سال کا سب سے بڑا حج قرار دیا گیا ہے، اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ حج نویں سال ذوالحجہ کے بجائے ذوالقعدہ کو ہوا، جیسا کہ اب میں بیان کیا گیا ہے- تفسیر کی کتابیں، لیکن اس لیے کہ اس نے اسے حج کے معلوم مہینوں میں اپنے اوپر مسلط کر دیا، جو شوال سے ذوالحجہ تک شروع ہوتے ہیں اور اسی سال میں عمرہ کے مہینے کے احرام پر ختم ہوتے ہیں، اور اسے بڑا حج قرار نہیں دیا گیا- اس سال کی نویں ذی الحجہ کی وجہ سے یا اس کے بعد آنے والے سال کے لیے جمعہ کے ساتھ، کبھی نہیں، اس لیے ہم ان دونوں میں سے کسی ایک کو بھی زیادہ سے زیادہ حج کہتے ہیں، اس سادہ فہم کی بنیاد پر، حج صرف بڑا ہے- جب یہ مقدس مہینہ حج کے کئی معلوم مہینوں کے ساتھ آتا ہے، تو اس سال اس کی عدت تین کے بجائے 4 مہینے کے برابر ہو جاتی ہے، اور پھر ہم کہتے ہیں کہ یہ حج بڑا حج ہے، اور زیادہ حج کا آنا ہر ایک بار دہرایا جاتا ہے- آٹھ سال، اور ہمیں اس کتاب کے خاکہ (ص) میں اس کی وضاحت ملتی ہے، اس کی ایک مثال ہم مسلمانوں کی طرف سے آج چھوٹی عید اور عظیم عید منایا بھی ہے، اور ان میں فرق: چھوٹی عید 3 دن کی ہے- جبکہ عظیم عید 4 دن کی ہے-

پہلا دور 7 ہجری میں شروع ہوا اور 25 ہجری میں ختم ہوا۔

اب ہم سنہ 2017/1398 ہجری میں ہیں۔

اسکیم

کسی نے سوال کیا اور کہا: "سب سے بڑا حج" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ایک بڑا حج ہے اور اس کے بعد "عظیم ترین" حج ہے تو ہم کیا کہتے ہیں؟

پہلا امکان:

یہ سابق عبارت سے ایک درست قول ہے اور اس میں قطعاً کوئی شک نہیں کہ اس خاص فارمولے میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اس بات کا ثبوت ہے۔
ایک بڑا حج (جو عظیم تر حج سے مختلف ہے) اور یہ محض ہر نسیئی کے منصوبے بنائے ہوئے واضح ہوا اور عملی لحاظ سے دیکھیں۔
مندرجہ بالا خاکہ (S) سے پتہ چلتا ہے کہ النسائی ہر 19 سال میں 3 بار متوسط چکر میں حج کے مہینوں کے ساتھ بار بار آتا ہے۔
یہ اپنے شروع، درمیان اور آخر میں آتا ہے اور حج کے ان مہینوں کے دنوں کی تعداد 119 دن سے 118 دنوں کے درمیان ہوتی ہے۔
اور اسی طرح اور یہ دریں عجیب بات یہ ہے کہ یہ ان سوں نقاط کے لیے ناممکن تھا جن سے میں نے اتفاق کرنا شروع کیا۔
پچھلے سالوں کے تسیم چارٹس ان منتوبک سائیکلوں پر مبنی ہیں سوائے ان تمام میں سے صرف ایک کیس کے
امکانات، اصل میں چکروں کے پہلے سال میں حج کے مہینوں میں پہلی نسی کو شامل کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی ختم ہوتے ہیں۔
اسی بنا پر حج ہجرت کے نویں سال میں آیا جس میں سب سے مشہور حج کے مہینے (عظیم ترین حج) اور ماہِ ربیع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔
پہلا سال 569 عیسوی میں اپریل کے مہینے سے ملتا ہے۔ اتفاق سے جنگ یرموک سنہ 636ء میں رجب کے مہینے میں ہوئی۔
جو 15 ہجری میں آتا ہے۔ اس کی تصدیق کے لیے آپ اس کتاب میں منسلک سال کے جدولوں کو دیکھ سکتے ہیں۔
نقاط: اس طرح مہینوں کی تعداد میں تین جگہوں پر نسیئ کا مہینہ مقرر ہو گیا، اس لیے اس کے نقاط (13) - 9 - 5 -
13 - 5 - 9 - (13) ہمیشہ اور لگاتار۔

اس بنا پر حج اس صورت میں بڑا ہے جب اس کے کل ایام 118 دن ہوں اور اس سے زیادہ اگر اس کے کل ایام 119 دن کے ہوں۔
وغیرہ وغیرہ.. اور یہ رائے 1999ء کی کتاب النسائی میں میرے والد کی رائے تھی۔

دوسرا امکان:

اس میں حج کو 4 مرتبہ کے پیمانے پر سمجھا جاتا ہے (چھوٹا حج، چھوٹا حج، بڑا حج، اور بڑا حج)۔

معمولی حج حرمت والے مہینے (انفرادی عمرہ) کا حج ہے، یعنی جب یہ حج کے مہینوں میں نہیں آتا، یعنی جب یہ حج کے مہینوں کے درمیان آتا ہے۔
ربیع الثانی اور جمادی الاول، اور اس کا دوسرا آنے والا مہینہ شعبان اور رمضان کے درمیان، اور اسلام سے پہلے عرب کی تاریخ میں
اس بات کے بہت سے آثار ہیں کہ اس حج کو ان کے نزدیک (عمرہ) قرار دیا گیا، جس کے دوران تلاوت اور قربانی کی قربانیاں کی گئیں۔
رجب کا تعلق نصف مہینے کے رجب کے مہینے کے ساتھ ہے اور جوکور اس کی آمد ربیع الثانی کے مہینے کے ساتھ ہے اور اس میں اتار چڑھاؤ آتا ہے۔
قمری مہینے کی طوالت 29 دن اور 30 دن ہوتی ہے اور اس بنیاد پر ان میں سے ایک چھوٹا اور دوسرا چھوٹا ہوتا ہے۔

حج کی اہم مدت شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے تین مہینے ہیں۔

عمرہ وہ مقدس مہینہ ہے جس میں حج کے کئی مہینے ہوتے ہیں (شوال، ذوالقعدہ، ذی الحجہ، تین کی بجائے چار ہوتے ہیں۔

تیسرا امکان:

یہ سابقہ امکان (حج، چھوٹا، چھوٹا حج، بڑا حج، بڑا حج) جیسا ہے- تاہم اس بات کو

مدنظر رکھتے ہوئے کہ معمولی حج صرف دو ماہ کا حج کا سلسلہ ہے، جواد علی نے اسلام سے پہلے عربوں کی تاریخ پر اپنی تفصیلی کتاب میں ذکر کیا ہے کہ عرب بحیرہ احمر کے قریب ایک علاقے میں حج کیا کرتے تھے- ہر سال سردیوں میں لگاتار دو مہینے اور رجب میں شعبان اور رمضان کے درمیان گرمیوں میں ایک الگ مہینہ، اور شاید وہ یہاں اس قیاس کی بات کر رہے تھے، کیونکہ آیت کا میں جمع میں حج کی مدت بیان کرتا ہے اور یہ کہ (معلوم مہینے ہیں نہ کہ صرف دو مہینوں کے)، اور شاید دو مہینے کی مدت شوال اور ذوالقعدہ کے پورے مہینوں تک محدود مدت سے لی گئی ہے، اور یہ کہ حج کے ایام تیسرے میں ہیں- آخری مہینہ (ذوالقعدہ) حج صرف دس دن کا ہوتا ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بڑے حج کے معنی کو چھپاتا ہے-
وہ مکہ کا حج کرنے سے انکار کرتا ہے، اس لیے میں اس رائے کو یکسر مسترد کرتا ہوں-

چوتھا امکان:

اسے صرف 3 پیمانشوں میں حج مانا جاتا ہے (چھوٹا حج، بڑا حج اور بڑا حج)-

اس بنا پر کوئی چھوٹا حج نہیں ہے-

چھوٹا حج:

یہ حج کے مہینوں کے علاوہ حرمت والے مہینے (نسائی) کے بقیہ نقاط ہیں، یعنی جب شعبان اور رمضان کے مہینوں کے درمیان یا ربیع الآخر اور جمادی الثانی کے درمیان آتا ہے- اولاً، جسے زمانہ جاہلیت میں (رجب مضر، یا رجب ربیعہ) کہا جاتا تھا، یہ مہینے کم حج کے مہینے ہیں جن میں توبہ و استغفار کی جاتی تھی- دو عرب قبائل، بنی ربیعہ اور بنی مضر) میسوپوٹیمیا کے کنارے پر ہیں، یہ ان کے لیے عمرہ کے مہینے ہیں، بعد کے مفسرین نے ماہ نسی کو ختم کرنے کے لیے کہا کہ سال کے تمام مہینے اس کے مہینے ہیں- عمرہ ہم نے اس کتاب میں ماہ مقدس کے مطالعہ میں اس معاملے کی وضاحت کی ہے- میں جانتا ہوں کہ کیلنڈر اس وقت تک عالمی نہیں بن سکتا

جب تک کہ ہم شمال اور جنوب کے درمیان موسمیاتی تبدیلیوں کو مدنظر نہ رکھیں، اور جزیرہ نما عرب کے علاقے میں رہنے والے عربوں نے ہی اس کیلنڈر کو اپنے لیے ڈیزائن کیا، اس لیے انھوں نے مہینوں کو اپنے ناموں سے پکارا- کئی مہینوں میں ان کے موسموں کے اتار چڑھاؤ کے حوالے سے اور دوسری قوموں کو چھوڑ کر، اور وہ اصل میں کرہ ارض کے شمالی باشندے ہیں اور حج کی رسم جو ان کے ملک میں ہوتی ہے اور ان کا منفرد جغرافیائی محل وقوع انہیں ہمیشہ اپنا آغاز بناتا ہے- حج کی مناسک ادا کرنے کے بعد ان مقدس مہینوں کے ساتھ جو ہمیشہ حاجیوں بازاروں ،ور دیگر فنون مثلاً شاعری اور تقریر سے بھرا رہتا ہے، بحر ہند کا خطہ بھی انہیں ایک شاندار سمندری فائدہ دیتا ہے، جیسا کہ دنیا کے تمام سمندری بانی- وہ اپنے پانیوں کی مستقل سردی کی وجہ سے مشہور ہیں. اس لیے بہت سی مچھلیاں اور وہیل مچھلیاں موسموں کے اتار چڑھاو کے ساتھ ان کی طرف ہجرت کر جاتی ہیں تاکہ وہ انڈے دے سکیں، سوائے جنوبی جزیرہ نما عرب کے اس علاقے کے، جہاں اس کے گردونواح کا پانی تبدیل ہو جاتا ہے- ان کا درجہ حرارت، جس کی وجہ سے اس کی بہت سی مچھلیاں اس کے پانیوں میں رہنے کی عادی ہو جاتی ہیں، اس لیے وہ اسے نہیں چھوڑتیں- افریقہ، یورپ اور روس سے بہت سے ہجرت کرنے والے پرندے تھی اپنے آب و ہوا کے سفر کے دوران یہاں نے ہیں، کچھ آثار قدیمہ کے ماہرین نے وہاں شتر مرغ اور مور کی موجودگی کی نشاندہی کی ہے، یہاں تک کہ مشہور گلابی فلیمنگو بھی بہار اور عرب میں ہجرت کرتے ہوئے آتے ہیں- خلیجی خطہ لیکن اس خطے میں 1,400 سال سے زائد عرصے تک جاری رہنے والا اندھا دھند شکار، جس کی وجہ سے مقدس مہینوں کی حرمت ختم ہو گئی، جسے خدا نے پہلے رمضی شکار کے لیے مقرر کیا تھا، بہت سے لوگوں کے معدوم ہونے کا سبب بنا-
اس ملک میں جانوروں کی زندگی اور اس میں جانوروں اور پرندوں کی ہجرت کا راستہ بدل دیا-

انتارا مبصر کی قبل از اسلام شاعری میں یہ کہا گیا تھا

اے بھیڑ جس کے لیے جائز ہو اس کا شکار نہ کرو   وہ مجھ پر حرام تھی اور اس کی ولایت حرام نہیں تھی-

وہاں نیل کی حالیہ دریافت نے ماحولیاتی الودگی کا باعث بنا اور وہاں انے والے بہت سے پرندوں کا راستہ بدل دیا، کچھ زرعی انجینیئروں نے جزیرہ نما کے شمال میں واقع مدینہ کے کچھ صحرائی علاقوں میں کاشت کرنے کی کوشش کی ہے- انہوں نے وہاں سبزیوں کی موجودگی کو دیکھا، سائنسدانوں کا خیال ہے کہ جزیرہ نما عرب کے بہت سے علاقے نخلستان اور زرعی علاقے تھے، خاص طور پر نباطین ریاست کے دور میں، جو اس خطے میں 300 سال سے زائد عرصے تک قائم رہی-

شتر مرغ کے پرندے کی جزیرہ نما عرب میں آثار قدیمہ کی کندہ کاری

حج کا سب سے بڑا دن کون سا ہے؟

ارشاد باری تعالی میں ہے

لوگوں کو پکارنا مشرکوں اور اس کے رسول سے پاک ہے، پس اگر تم

توبہ کر لو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو کہ تم خدا کی

مدد نہیں کر سکتے- اور کافروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو-

توبہ 3

اللہ تعالی نے سب سے بڑے حج کے دن کا ذکر کیوں نہیں کیا اور اسے عظیم ترین حج کا مہینہ کیوں نہیں بنایا؟

اگر حج کے گنتی مہینوں میں (ایک مہینہ) کا اضافہ کرنا عام حج سے زیادہ کیا ہے اور ایک دن کا اضافہ نہیں کیا؟

ہم نے پچھلی تحقیق میں عظیم تر حج کے موضوع کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ عام اور عام حج تین مہینے کا ہوتا ہے اور جب اس میں اضافہ کیا جاتا ہے-
خاص مہینہ حج کے مہینوں کی تعداد کا ایک حصہ ہے جس کی وجہ سے یہ چار مہینے بنتا ہے جو کہ اس کی عام مدت سے زیادہ طویل ہے اور اسی لیے اسے کہتے ہیں-
حج کو (عظیم ترین حج) کہا جاتا ہے، لیکن سیرت کی کتابیں، قرآن کی تشریحات، اور بہت سی احادیث میں اس دن کو عظیم تر حج کا دن قرار دیا گیا ہے-
میں نے اسے ایک سے زیادہ طریقوں سے ایک دن قرار دیا ہے، جو کہ قربانی کا دن یا عرفات کا دن ہے، اور یہ کہ یہ ذوالحجہ کا دسواں دن ہے-
بہت

کیا ایک دن کا سب سے بڑا حج اس بات پر مبنی ہے کہ قرآن کے متن سے کیا گیا ہے اور جو احادیث کے راویوں نے بیان کیا ہے؟

یا یہ پورا مہینہ ہے جیسا کہ ہم، ناسی مہینے کے پیروکاروں کا دعویٰ ہے؟

آئیے اس بار آیت کے متن کو دوبارہ غور سے پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں:

اور اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کے لیے حج کے دن بلانا، بے شک اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے پاک ہیں-

ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ لوگوں کو خدا اور اس کے رسول کی طرف سے اور مشرکین اور اس کے رسول کی طرف سے ایک ساتھ پکارنے کا اعلان کرتا ہے، کیونکہ یہ اعلان اور اذان بعد کی طرف ہے

دو فریقوں کے درمیان ایک معاہدے کی شروعات کا آغاز اور پیراگراف کے آخر میں ان کا حوالہ دیا گیا ہے (مشرکین اور اس کا رسول، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ اس کی وضاحت کی جائے گی-

اس معاہدے کی شرائط اس آیت کے بعد کی آیات میں ہیں اور اس کی مدت اور اس کے ذریعے کیا طے پایا تھا یہ ہم پر بعد میں واضح ہو جائے گا-

یہ خود واضح ہے کہ دو فریقوں کے درمیان کسی بھی معاہدے کو شروع کرنے کے لیے، ان دونوں فریقوں کو اسے شروع کرنے کے لیے ایک مخصوص دن اور اس کی تکمیل کا دن مقرر کرنے کے لیے ایک دن مقرر کرنا چاہیے- اس خاص معاہدے کا حکم خداتعالیٰ کی طرف سے آیا، چنانچہ اس نے دونوں فریقوں پر اس کی مدت مقرر کر دی، چنانچہ اس نے اپنے رسول کے لیے سب سے بڑے حج کا دن اس کی ابتداء کے طور پر معین کیا، اور یہ وہ دن ہے جو حج کے تمام دنوں کو الگ کرتا ہے- جس کا ذکر سورہ البقرہ کی آیت نمبر 197 میں سب سے مشہور معلومات کے طور پر کیا گیا ہے- اور اگلے حرمت والے مہینوں کے دنوں کے درمیان، جو اس کے پہلے مہینے کے پہلے چاند کے ظاہر ہونے سے شروع ہوں گے، جو کہ صفر کا پہلا مہینہ ہے- جہاں تک سب سے بڑے حج کی تفصیل ہے تو یہ حج کا بیان ہے نہ کہ آج کا اگر اس سال کے سب سے بڑے حج کی تفصیل نہ ہوتی تو یہ آیت پہلے حج کی تفصیل کے بغیر آتی- اور چونکہ یہ اس شکل میں ہے، اس لیے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ حرمت والا مہینہ (ستائی) درمیانی مہینوں کے طور پر آتا ہے، حج کے معلوم مہینوں اور ان کے بعد آنے والے حرمت والے مہینے، اور یہ مہینے کے ربط کی پہلی دلیل ہے- یہاں ہجرت کے نویں سال میں درجے کے لحاظ سے تیس کا- 13

جب اللہ تعالیٰ نے ہم پر روزے کا فرض ادا کیا تو اپنی مقدس کتاب میں فرمایا.

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لیے ہدایت

ہے اور ہدایت اور معیار کی واضح دلیلیں ہیں، لہٰذا تم میں سے جو کوئی

اس مہینے کو دیکھے وہ اس کے روزے رکھے اور جو شخص بیمار

ہو یا سفر میں ہو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے

لیے سختی نہیں چاہتا اور یہ کہ تم تعداد پوری کرو اور اللہ کی تسبیح کرو

اس نے تمہاری رہنمائی کی اور تاکہ تم شکر گزار بنو-

2:185

یعنی وہ شخص جو اس مہینے کی پہلی تاریخ سے ہلال کا چاند دیکھے، نہ کہ پورے مہینے کی گواہی، کیونکہ مہینے کی نفس اس کے پہلے دن سے شروع ہوتی ہے اور اس کے آخری دن پر ختم ہوتی ہے، اور وہ ہے- نئے چاند میں غائب ہونے کے بعد کیا جاتا ہے- اس میں ذکر کیا گیا کہ یہ (مہینہ) ہے نہ کہ (دن) کیونکہ اس مہینے کے تمام ایام ایسے ہیں جن میں روزہ فرض ہے، نہ کہ اس کا ایک دن- یعنی اگر آیت کا متن صورت میں ہو- اگلا تم میں سے جو کوئی مہینہ کا چاند دیکھے اسے چاہیے کہ رمضان کے مہینے کی پہلی تاریخ کا روزہ مکمل کرنے کے لیے روزہ رکھے، اور ہر شخص اس کے بعد کے دنوں میں روزہ افطار کرے گا-

حج کے جس دن کے بارے میں ہم یہاں بات کر رہے ہیں، اس کا مقصد دونوں فریقوں کے درمیان معاہدہ کے آغاز کے دن کا تعین کرنا ہے، اور یہ وہ دن ہے جو حج کے اس موسم کو مقدس مہینوں کے آغاز سے الگ کرتا ہے، جس میں جنگ بندی کی مدت یعنی یہ اختتام کا دن ہے جو حج کے بڑے موسم کے اختتام پر اور قدرتی طور پر آتا ہے- "سب سے بڑا" کے طور پر اس کی وضاحت یہاں حج اور عمرہ کو ایک ساتھ کرنے کی صفت کے طور پر نہیں ہے نہ کہ اس دن کے بیے جس میں ناقص کے مہینے کی آمد حج (حج) کے معلوم مہینوں کے اختتام کے ساتھ ہوتی تھی- عظیم) اور مقدس مہینوں کے آغاز سے پہلے جزیرہ نما عرب میں اس جگہ کے جغرافیہ اور اس کے بعد آنے والوں کی وجہ سے، جس نے اس کو ایک بڑا حج بنایا، اور اس کی تفصیل نہیں ہے- دن کا جب وہ اسے پڑھتا ہے- مفسرین اور حدیث کے مصنفین-

اس لحاظ سے حج کا سب سے بڑا دن مقدس مہینے کا آخری دن ہے جسے حج کے معلوم مہینوں کی تعداد اور اس سے پہلے کا اضافہ کیا جاتا ہے- اس کے بعد مقدس مہینوں کے ہلال کا ظاہر ہونا، یعنی یہ مہینے کے اختتام کا دن ہے جو ان کو الگ کرتا ہے-

اس طرح ہم نے بڑے حج کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا ہے اور اس میں چھوٹے اور بڑے حج کے درمیان فرق اور حج اور عمرہ کے فرق کو بھی بیان کیا ہے-

عبادات اور رسومات:

اگر ہم قرآن عظیم کی ان آیات کو پڑھنے کی کوشش کریں جو عبادات اور عبادات کے بارے میں بتاتی ہیں:

اے ہمارے رب ہمیں اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت کو اپنا فرمانبردار بنا۔

اور ہمیں ہمارے عبادات دکھا اور ہماری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو قبول کرنے والا مہربان ہے (

اور وہ خدا کے لیے حج اور عمرہ کو پورا کرتے ہیں جو اس کے سر سے ہے، روزہ سے، صدقہ یا نشو سے، پھر اگر
تم ایمان لے آؤ تو جس پر حج تک رہنے سے منع کیا گیا ہو، تو جو شخص اچھا ہو۔ حج کے دوران تین دن اور واپسی پر یہ
پورے دس دن ان لوگوں کے لیے ہیں جن کے گھر والے مسجد حرام میں موجود نہیں تھے اور اللہ سے ڈرو۔
ور جان رکھو کہ خدا سخت سزا دینے والا ہے (1)

پس جب تم اپنی عبادات سے فارغ ہو جاؤ تو خدا کو اسی طرح یاد کرو جس طرح تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو یا اس سے بھی زیادہ یاد کرو۔ کیونکہ لوگوں میں وہ لوگ ہیں جو
وہ کہتا ہے کہ ہمارا رب دنیا میں ہمارا مددگار ہے اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

کہو بے شک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔

اور ہم نے ہر قوم کے لیے خدا کے نام کا ذکر کرنے کی ایک رسم بنائی ہے۔
اس نے ان کے لیے مویشیوں میں سے جو کچھ دیا ہے، پھر تمہارا خدا
ایک ہی معبود ہے وہ اس کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں اور عاجزی کرنے والے لوگوں کو خوشخبری سنا دیں۔

ہم نے ہر امت کے لیے ایک رسم مقرر کر دی ہے جس کی وہ پیروی کریں، لہذا وہ تم سے بحث نہ کریں۔
بات کرو اور اپنے رب کی طرف بلاؤ، بے شک تم سیدھے راستے پر ہو۔)

ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ رسم کا عام معنی وہ نذرانہ ہے جو حاجی پیش کرتا ہے، جیسے بچھے اور ہاں بطور قربانی، اور یہ کہ رسم وہ جگہ ہے جہاں یہ عبادات ادا کی جاتی ہیں۔
ہدیہ، معنی (قربانی)، لیکن اگر وہ ہدیہ حج کے دائرہ سے باہر ہو اور شخص اسے کہیں اور پیش کرنا چاہے۔
اسے ایک رسم بھی سمجھا جاتا ہے جیسا کہ سورۃ الانعام 162 میں بیان ہوا ہے۔

عبادات اور رسومات:

ہم قرآن میں ان آیات کو بھی تلاش کر سکتے ہیں جن میں رسومات اور ان کی جمع رسومات کے بارے میں بات کی گئی ہے:

- درحقیقت صفا اور مروہ خدا کی نشانیوں میں سے ہیں، لہذا جس نے بیت اللہ کا حج کیا یا عمرہ کیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان کا طواف کرے اور جو شخص رضاکارانہ طور پر حج کرے۔
اچھا کیونکہ خدا بڑا شکر گزار سب کچھ جاننے والا ہے (158)

تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم اپنے رب سے فضل تلاش کرو تو جب تم عرفات سے نکلو تو یاد رکھو۔
خدا مشعر مقدس پر ہے اور اس کو یاد کرو جیسا کہ اس نے تمہیں ہدایت کی ہے حالانکہ اس سے پہلے تم گمراہوں میں سے تھے (1)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو حلال نہ کرو اللہ والوں کو، نہ حرمت والے مہینے کو، نہ ہدایت کو، نہ روایات کو، نہ حرمت والے گھر کے رکھوالوں کو، اپنے رب کے فضل

اور راضی کی تلاش میں اور جب فارغ ہو جاؤ تو شکار کرو اور دو لوگوں کی برائی تم پر مواخذہ نہ کرے اگر وہ تمہیں مسجد حرام سے دور کردیں۔

نیکی اور پرہیزگاری میں تعاون کرو لیکن گناہ اور زیادتی میں تعاون نہ کرو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

اور جو جسم ہم نے تمہارے لیے خدا کے بالوں سے بنایا ہے، اس میں تمہارے لیے خیر ہے، اس پر اللہ کا نام لیا کرو، پھر جب اس کا جنوب آئے تو کھاؤ۔

اور مطمئن اور مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اس طرح ہم نے انہیں تمہارے تابع کر دیا ہے تاکہ تم شکر گزار ہو۔

یہ اور جو خدا کے جَو کی تعظیم کرتا ہے وہ دل کے تقویٰ سے ہے (32)

ہم دیکھتے ہیں کہ اس سے مراد ہمیشہ وہ رسومات ہیں جو لوگ حج کے دوران ادا کرتے ہیں جن میں شرک کا کوئی عمل شامل نہیں ہوتا ہے، اور یہ کہ خدا نے ان رسومات سے ہر وہ چیز خارج کردی ہے جس میں خدا کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنا شامل ہوتا ہے، یا جو خدا کے علاوہ کسی اور کو رسمی قربانی پیش کرنا یا قربانی کرنا۔ یا بتوں کا طواف کرنے کی کوشش کرنا، یا فحش انداز میں طواف کرنے کی کوشش قابل قبول نہیں ہے۔

میں نے اس تحقیق کو اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر ختم کیا

حج ایک معلوم مہینہ ہے، پس جس نے ان میں حج فرض کیا تو وہ نہیں ہے۔

حج کے دوران نہ کوئی زیادتی، نہ بدکاری، نہ جھگڑا، اور جو تم کرتے ہو۔

خدا بہتر جانتا ہے، اور اپنے لیے رزق دو، کیونکہ بہترین رزق تقویٰ ہے۔

اور اہل عقل سے ہوشیار رہو)

البقرہ 197

خدا کی عظیم سچائی۔

ماہِ نصیلی کو حذف کرنے کے نتیجے میں
مسلمانوں پر ہونے والے منفی اثرات

-1- اسلامی ممالک کا ریگستان

اسلامی کیلنڈر میں چاند کے چکروں کو استعمال کرنے میں خواہش کی ناکامی کی وجہ سے رقم کی نشانیاں ان کی جگہوں سے ہٹ گئیں، مقدس مہینوں کی خصوصیت کو بھول گئیں، اور ان مہینوں کی تعیین نہیں کی گئی- رب کی نشانی میں قرآن کے ذریعے ایک اچھی وجہ ہے، جو کہ زمین کے چہرے پر ہر جغرافیائی جگہ کے لیے موسمی حالات میں فرق، شمال اور جنوب، اور خصوصیت کے درمیان تعلق کی وجہ سے نہ مہینے خاص طور پر زمینی شکار بنانے ہیں- ممنوع ہے، عام طور پر اور جامع طور پر دنیا میں مویشیوں کو محفوظ کرنے کے لیے، نہ کہ خود کسی مخصوص علاقے میں اور سلفی مفسرین اور قرآنی علماء جو قمری مہینوں کی ترتیب سے کسی بھی موسمی باقاعدگی کے عادی نہیں ہیں، یہ سمجھا جاتا ہے کہ زمین کا شکار کرنا صرف پہلی اسلامی ریاست کے دارالحکومت کی حیثیت سے مسلک ہے (ام القراء: (مکہ)، اور وہاں خدا کے گھر کا حج کیا جاتا ہے، اور وہاں مویشیوں کو محفوظ کرنا، دوسرے شہروں کو چھوڑ کر، یہاں تک کہ وہ سمندری کیچ کے بحریہ کی وضاحت کرنے میں ہچکچاتے ہیں جو مینہ شہر کے آس پاس موجود نہیں ہے، اور انہوں نے حجاج کو اپنے ملک سے احرام باندھنے کی اجازت دی- حج کے لیے سفر میں صرف اس صورت میں زمین پر شکار سے پرہیز کرنا جب

وہ احرام میں ہوں- کیا عجیب بات ہے کہ انہوں نے حج سے واپس آنے والے یا احرام کی حالت سے فارغ ہونے والے کو اسلام کے اس دار الخلافہ سے نکلنے سے پہلے شکار کرنے کی اجازت دی تو اس صورت میں مویشیوں کی حفاظت کہاں ہے؟

احرام سے نکلنے کی وضاحت یوں ہے:

اور عورتوں کے حج کا احرام چھوڑنا جمرات عقبہ میں سنگسار کرنے اور مرد کے سر منڈوانے یا بال کتوانے کے بعد واقع ہوتا ہے، اور عورت کے پاس اس کے کاٹنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے، لہٰذا ہر وہ چیز جو ان پر احرام کی حالت میں حرام تھی، جائز ہے- ان دونوں کے لیے سوائے جماع کے، طواف اور سعی کو پورا کرنے سے وہ سب کچھ جائز ہے جو ان پر احرام کے دوران حرام ہے-

جہاں تک عمرہ ترک کرنے کا تعلق ہے تو طواف اور سعی سے فارغ ہونے کے بعد مرد اور عورت دونوں کے لیے جائز ہے اور مرد نے اپنا سر منڈوایا یا بال کتوائے تو عورت کے لیے بالوں سے محروم کرنا جائز ہے- حج اور عمرہ کے درمیان حج اور عمرہ کا حکم وہی ہے جو ان کے لیے احرام میں حرام تھا-

> اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تمہارے لیے جانور حلال ہیں، سوائے سکار کے، اور تم حرمت کی حالت میں ہو، اے ایمان والو! اللہ کے ہاں جو حلال نہ کرو، نہ حرمت والا مہینہ، نہ قربانی کا جانور، نہ دل، بلکہ حرمت والے گھر کے امانت دار، اپنے رب کا فضل اور راضی ہو، اور جب فارغ ہو تو شکار کرو اور دو دو نہ کرو- لوگوں کی برائیاں تمہیں مسجد حرام سے اعراض کرنے پر مجبور کرتی ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ تم زیادتی کرو اور نیکی اور پرہیزگاری میں تعاون کرو، لیکن گناہ اور زیادتی میں تعاون نہ کرو، اللہ سے ڈرو، کیونکہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے-

05.1-2

> تمہارے لیے سمندری کھیل اور اس کا کھانا، تمہاری روزی ہے تمہاری گاڑی اور زمین کا کھیل تم پر حرام ہے جب تک کہ تم حرمت پر قائم رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو-

05.96

ے لوگو جو

ایمان لائے ہو، کھیل کو قتل نہ کرو جب تک کہ تم آزاد ہو اور تم میں سے جو کوئی جان بوجھ کر

اسے مارے تو اس کا بدلہ اس کے اونٹوں کے برابر ہے، جس کا فیصلہ تم میں سے انصاف

پسند لوگ کرتے ہیں، اللہ تمہیں ہدایت دے، کعبہ تک پہنچ جائے، یا علاف چڑھےیکسی

مسکین کا کھانا، یا کسیمسکین کو بدلہ دینا جس نے کبھی اس کا ذائقہ نہ چکھا ہو اور جو

اس سے پہلے آئے ہیں، اللہ اس سے بدلہ لے گا، اور اللہ زبردست انتقام لینے والا ہے۔ ۹۵

05:95

چنانچہ انہوں نے شکار کی ممانعت اور ممانعت والی آیات کو صرف احرام کی حالت میں قرار دیا اور انہیں مکہ تک محدود کر دیا (نہ جانے ہوئے کہ مکہ میں کوئی سمندر نہیں ہے، انہوں نے احرام سے نکلنے کے بعد یعنی جمرات کو سنگسار کرنے کے بعد اور مکہ اور اس کے اطراف سے نکلنے سے پہلے اس کی اجازت دی۔ انہوں نے حج کے کئی مہینوں کو حرمت والے مہینوں (الموطہ) کے ساتھ جوڑ دیا، اس لیے انہوں نے دعویٰ کیا کہ یہ ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور الگ مہینہ ہے۔ (1)، اس لیے ان کے لیے مقدس مہینوں کی بنیادی وجہ حج کے قافلوں کو یلغار سے بچانے کے لیے لڑائی، یلغار اور حملہ کرنے سے روکنا، یا ڈاکوؤں کے حملے سے روکنا تھا، یہاں تک کہ انھوں نے فیصلہ کر لیا کہ حج صرف ایک ہے۔ دن، جو عرفات کا دن ہے، اس طرح حج کے مہینے ضائع ہو گئے اور اس سطحی عقیدے کی وجہ سے مشرق و مغرب میں جنگلی جانوروں کی زندگی ختم ہو گئی۔ اور پھر ان کی ریگستانی کی طرف آج، آپ نے دنیا میں صحرائی دنیا کے نقشے کو دیکھا اور معلوم کیا کہ یہ تقریباً پوری طرح سے اسلامی دنیا پر لاگو ہوتا ہے۔ زمین پر ایک جنت ہیں، اور انہوں نے اس میں رہنے والے تمام جانوروں کو مارنا شروع کر دیا، جس کی وجہ سے صرف 150 سال سے بھی کم عرصے میں اس کا خوفناک صحرا بن گیا، ہمارے یہاں رہنے والے تمام جانوروں کا 1400 سال تک اندھا دھند شکار چھوڑ دیں۔ اسلامی دنیا۔
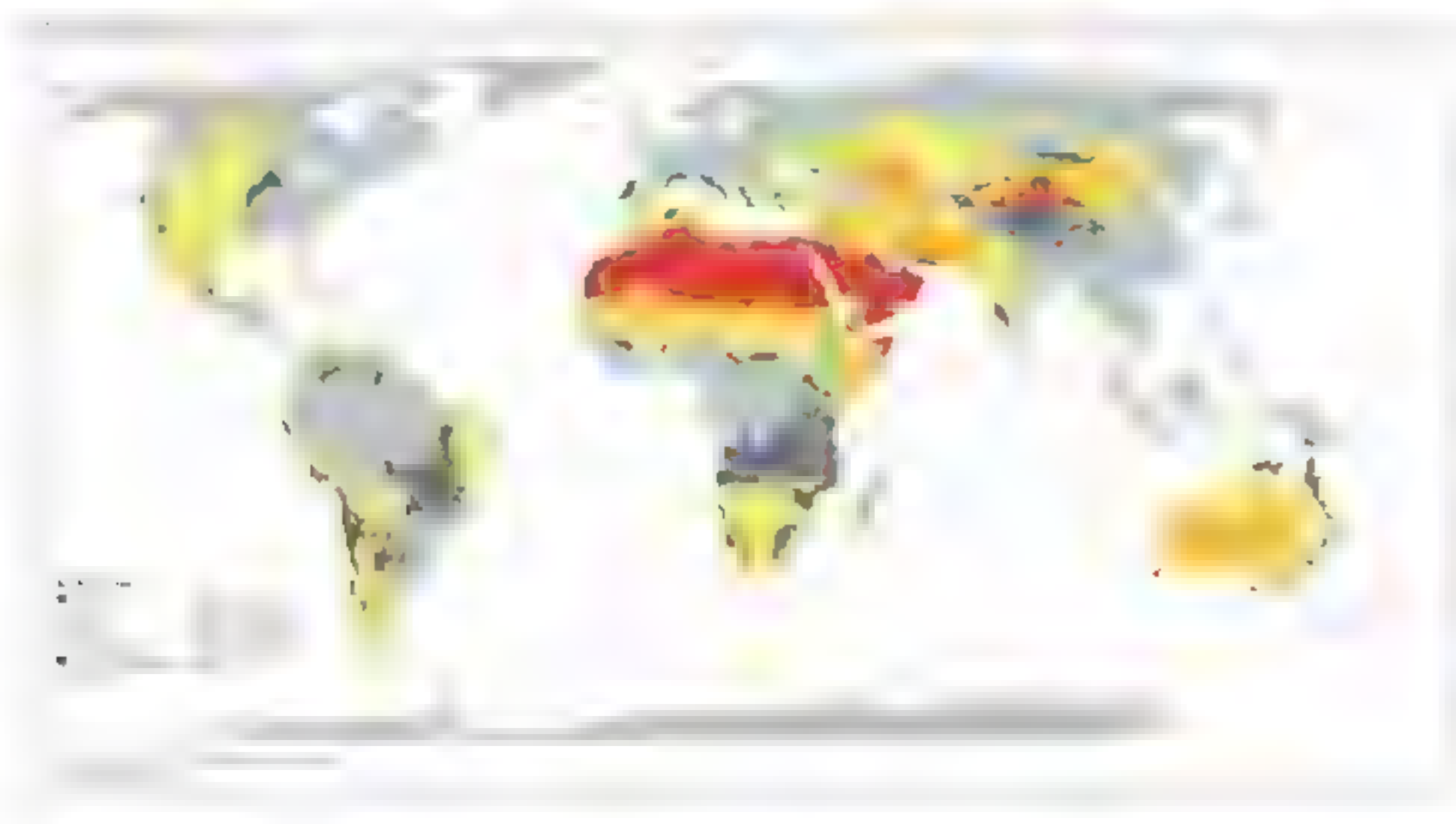
2000 میں دنیا کے خشک ترین علاقے

1. بلغہ العرب 82/3، روح المعانی 90/10، کتاب الاعتمان و المکان از المرزوقی 2211 و ترتیب، مطبوعہ حیدرآباد دکن 1332ھ، تفسیر الطبری "88/10، تفسیر ابن کثیر" 2/355 تفسیر البغوی... اسلام سے پہلے عربوں کی تاریخ میں سیرم، ڈاکٹر جواد علی۔

اقتصادی اثر

تاریخ کا طالب علم جانتا ہے کہ دنیا کی 95% سے زیادہ جنگیں عمومی طور پر معاشی اور تجارتی وجوہات کی حامل ہوتی ہیں، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی فتوحات عرب کے قافلوں اور ان کی تجارت کے تحفظ کے لیے اقتصادی جنگیں تھیں۔ جو جنوب میں یمن سے لے کر شمال میں لیونٹ تک پھیلا ہوا ہے، اور جن کا ذکر قرآن میں سردیوں اور گرمیوں کے دوروں کے دوران، تجارتی اور مذہبی مناسک حج سے متعلق سال بھر میں 23 سے زیادہ تجارتی منڈیاں تقسیم ہوتی تھیں۔ جیسے یمن کے بازار، حضرموت، اوکاز، مکہ، مدینہ، دومۃ الجندل، پیٹرا، بصرہ الشام، عدرات، ایکڑ، بیروت، طرابلس، قاہرہ، بحرین، بصرہ اور حلب۔

یہ بازار سال کے مخصوص ادوار کے لیے کھلے رہتے تھے جس میں قافلے آتے تھے، ملک بھر سے مصالحہ جات اور ریشم لے جاتے تھے، گرمیوں میں مشرق کا سامان مغرب میں لایا جاتا تھا۔ موسم سرما میں مشرق سے مغرب کا سامان۔ یہ بازار قدیم زمانے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیشینگوئی کے دور تک واپس جاتے ہیں جب انہوں نے مکہ میں خانہ خدا کی بنیاد رکھی تھی اور خدا کی طرف سے اس منفرد مقام کی مہربانی سے:

اور جب ہم نے ابراہیم کے لیے بیت اللہ کی جگہ مقرر کر دی کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور کھڑے ہونے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے

اور لوگوں میں حج کا اعلان کرو وہ تمہارے پاس پیدل آئیں گے اور ہر دبلی پتلی ہر گہری وادی سے

آئیں گے تاکہ وہ اپنے لیے فوائد کا مشاہدہ کریں اور اس نے جو کچھ دیا ہے اس کا ذکر کریں۔ ان کے لیے مویشیوں میں سے

ہے تو ان میں سے کھاؤ اور مسکینوں کو کھلاؤ۔

پھر وہ اپنے گناہوں کی تلافی کریں اور اپنی نذر پوری کریں اور قدیم گھر کا طواف کریں۔

22 26-29
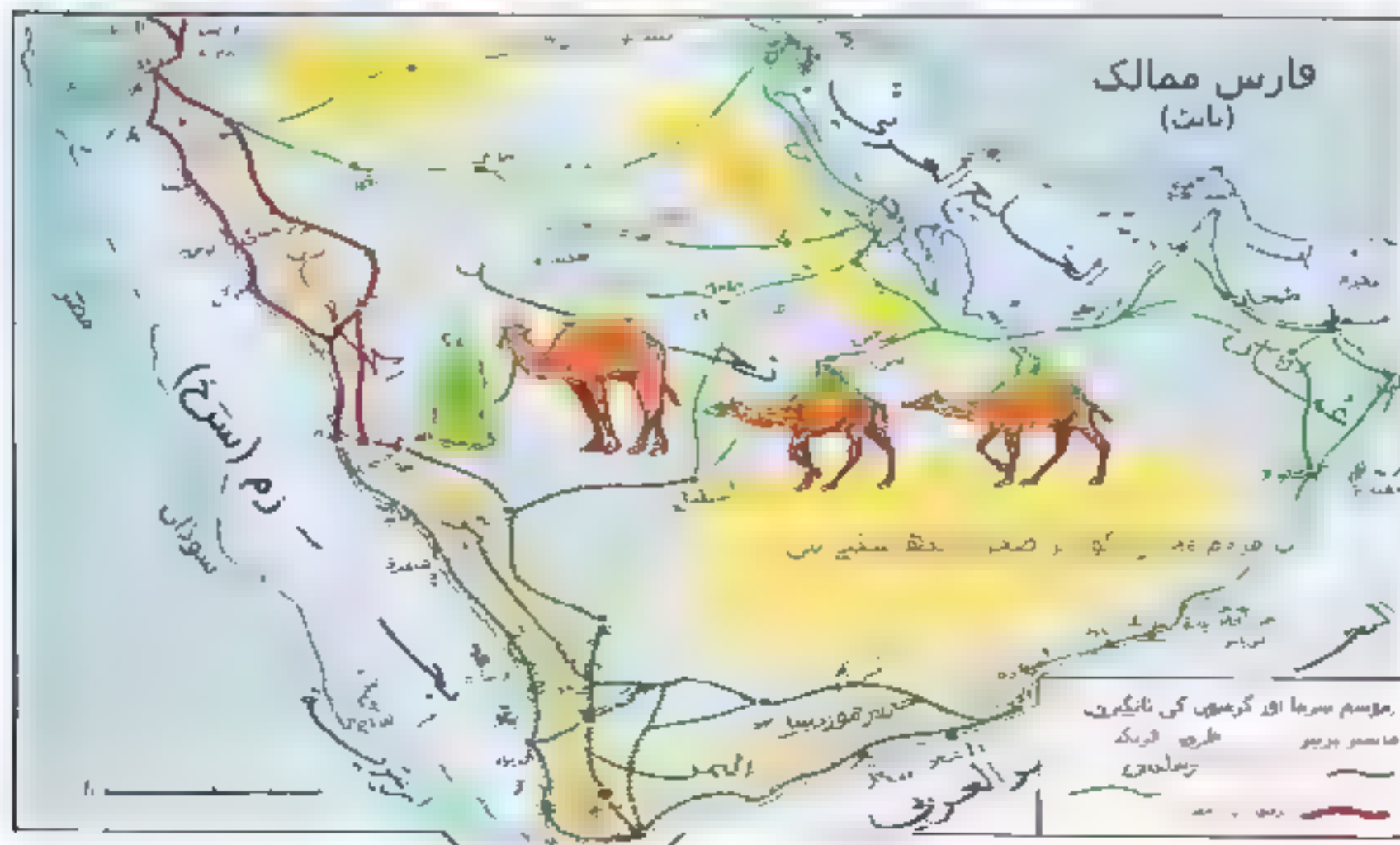
اس کے علاوہ، حج کے سیزن کو صرف عرفات کے دن تک محدود کرنے سے حرم کی توسیع صرف 40 لاکھ افراد کے لیے ہوئی، یہ جانتے ہوئے کہ وہ ہر سال 36 ملین حجاج کی میزبانی کر سکتے ہیں اور ہر سال زیادہ بھیڑ کی بار بار آنے والی آفات میں پڑے بغیر۔

جزیرہ نما عرب اور لیونٹ میں ماہ نسی کے منسوخ ہونے سے پہلے عرب بازاروں کی تاریخیں

اپریل کے مہینے میں ربیع الاول میں دمت الجندل بازار۔ جہاں تک مورخین کا تعلق ہے، انہوں نے - A

اسے نومبر میں رکھا۔ ب المشقر مارکیٹ بحرین میں بصرہ سے عمان تک المشقر جمعۃ الثانی شہر میں۔ جہاں تک مورخین کا تعلق ہے، انہوں نے اسے

دسمبر میں رکھا

سی، ہجر مارکیٹ، تاریخ جھیل کہلانے والا نخلستان، جس میں کھجور کے درختوں کی تعداد 30 لاکھ تک پہنچ جاتی ہے، اور یہ بازار شروع سے ہی وہاں لگا رہتا ہے۔

ربیع الثانی (مارچ) ختم ہونے کو ہے۔

یہ واضح ہے کہ اس مورخ نے یہاں ایک بہت بڑی غلطی کی ہے کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ ایسی مارکیٹ قائم کی جائے جس میں ایک مہینے میں کھجوریں بکتی ہوں۔
مارچ، کیونکہ تاریخیں صرف گرمیوں کے بعد یا اس کے دوران فروخت ہوتی ہیں۔

عمان کا بازار جمادی الاول (دسمبر) میں لگتا ہے، لیکن مورخین اسے دسمبر میں لگاتے ہیں۔

اور یہاں بھی شدید سردی کی وجہ سے یہ جان کے معنی کی تصدیق میں وہی غلطی آتی ہے، اور یہ غور طلب بات ہے، جیسا کہ ہم نے کہا، اور میں نے اس کتاب میں یہ جان جیروں

کے معنی گندم کے ایک دانے کے ہے جان جبر کے طور پر بیان کیے ہیں۔ اس کے کان اور شدید گرمی میں اس کا پیدا ہونا، جو کہ لامحالہ گرمیوں میں آتا ہے۔

حبشہ مارکیٹ یا)پرانی تہامہ مارکیٹ(بحیرہ احمر کے ساحل پر ہے اور اس کا سب سے مشہور شہر مکہ ہے۔- E
مکہ سے پانچ دن کے فاصلے پر حجاز اور یمن کے درمیان یہ بازار رجب (فروری) میں لگا ہوتا ہے۔

لامحالہ رجب کا مہینہ فروری کے مہینے سے مطابقت نہیں رکھتا، کیونکہ جنگ تبوک جو 9 رجب میں ہوئی تھی۔
منافقین نے گرمی میں اس کے کھڑے ہونے پر اعتراض کیا، یہاں ہر مؤرخ نے رجب کے باقی مہینوں کا ذکر نہیں کیا، کیونکہ
وہاں (رجب ربیعہ) اور (رجب مد) ہیں اور ان دو مہینوں میں ایک مشہور خصوصیت ہے۔ عرب کیونکہ وہ عمرہ کے مہینے ہیں اور وہ مہینہ ہیں۔
حرم، جو کہ عربوں کے لیے مقدس ترین مہینوں میں سے ایک ہے۔

رجب (مارچ) کے وسط میں عمان میں سحر بازار۔

ذوالقعدہ (اپریل) میں سوق اوکاز۔

بیسویں ذی القعدہ (مئی) کو مجنہ مارکیٹ میں۔

نویں مئی کو عرفات میں ذی المجاز، ذی الحجہ کا بازار، اور قریش عکاظ، مجنہ یا ذی المجاز میں اس وقت تک نہیں آئے جب تک کہ وہ احرام میں نہ ہوں، یعنی ذی الحجہ میں۔ قضا، ذوالحجہ (اپریل)، مئی، اپریل اور مئی۔

دمشق کے قریب حوران کے ایک گاؤں دیر ایوب کے بازار میں، صفر اول اور دوم پر، مئی کے آخر اور جون میں ستر دنوں کے لیے جولائی کے وسط تک۔)

بصری الشام بازار

شعبان (اگست) کے مہینے میں درعا مارکیٹ (اعتراف)۔ - L

یمن میں سوق الشحر، یعنی حضرموت، شعبان)اگست(کے وسط میں بحیرہ عرب پر ایک قدیم بندرگاہ۔- - M

عدن مارکیٹ (ایبان) رمضان کے آغاز سے ستمبر اور اکتوبر کے آخر میں 10 رمضان تک۔ - N

س - صنعا مارکیٹ، نمک اور مسالوں کی مارکیٹ، 49 مارکیٹیں خصوصیت سے ترتیب دی گئی ہیں، جزیرہ نما عرب کی جنت، رمضان کے وسط سے
یہ اکتوبر میں خزاں کے مساوات کے ساتھ ختم ہوتا ہے۔

اس تقسیم کی بنیاد پر، انہوں نے عرب مہینوں کی ترتیب کو اس طرح ترتیب دیا جو آج کی اختیار کردہ تقسیم سے مختلف ہے، جو درج ذیل ہے:

	فروری	مارج	اپریل	6	حمادی 2	1
جنوری	چمکادز	کیامیرج	غسلق	7	ربک	2
جمعہ دوم	ربک	دوسری بہار	دوالمعدہ	9	بہار 2	3
					3 دی المعدہ 4	
مئی	جاں	جولائی	اگسب		12 دی الحجہ 5	
انار	ریشم	تاریخی	والد	1	صفر 1	6
دی الحجہ	پہلے صفر	صفر سکنڈ	سعبان	2	صمر 2	7
					8 شعبان	8
سمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر	10	شوال	9
ستمبر	آپ نے پہلا شائع کیا	نومبر	11 دسمبر		10 رمضان	
شوال	رمضان	ربیع الاول	جمادی الاول 4		بہار 1	11
				5	حمادی 1	12

اسلام سے پہلے مہینوں کی تقسیم کا مفروضہ

یہ واضح ہے کہ مہینوں کو اس طرح تقسیم کرنا مہینوں کے ناموں کو اس بنیاد پر پڑھنے اور اس کی تشریح کرنے سے آتا ہے کہ دو چشمے ہیں (بہار اور خزاں، یعنی مساوات) اور یہ کہ دو یہ جان اسماء ترتیب کے لحاظ سے موسم سرما کے مہینے ہیں- دو یہ جان چیزوں کو پانی کی یہ جان اشیاء سے تعبیر کرنا، اور دو صفر اس مہینے کے آخر میں رجب، موسم خزاں کے آخر میں اور شعبان کو ظاہر کرتے ہیں- موسم گرما کے آخر میں، ذی الحجہ، ذی القعدہ کے ساتھ آتی ہے، جو اس سے پہلے بہار کے مہینوں کے وسط اور آخر میں آتی ہے، اور رمضان خزاں کے وسط میں آتا ہے- اس وقت کی ترتیب کی بنیاد پر ایک ماہ بعد تجارتی قافلوں کا راستہ باقاعدہ، یہ ترتیب اور منطقی سمت میں بالکل بھی نہیں بڑھے گا، یعنی اس شکل میں-

اعداد 1 سے 12 تک کے مہینوں کے اعداد ہیں جو المشقر سے شروع ہوتے ہیں، پھر حبشہ، پھر حجر، پھر سحر، اور پھر عکاظ تک آتے ہیں-
پھر یہ المجنہ اور المجاز کی طرف جاتا ہے، جہاں سے یہ شمال میں دیر ایوب کی طرف
جاتا ہے، پھر جنوب میں الشحر کی طرف لوٹتا ہے، پھر مغرب کی طرف عدن کی طرف جاتا ہے، پھر شمال میں دومۃ الجندل کی طرف جاتا
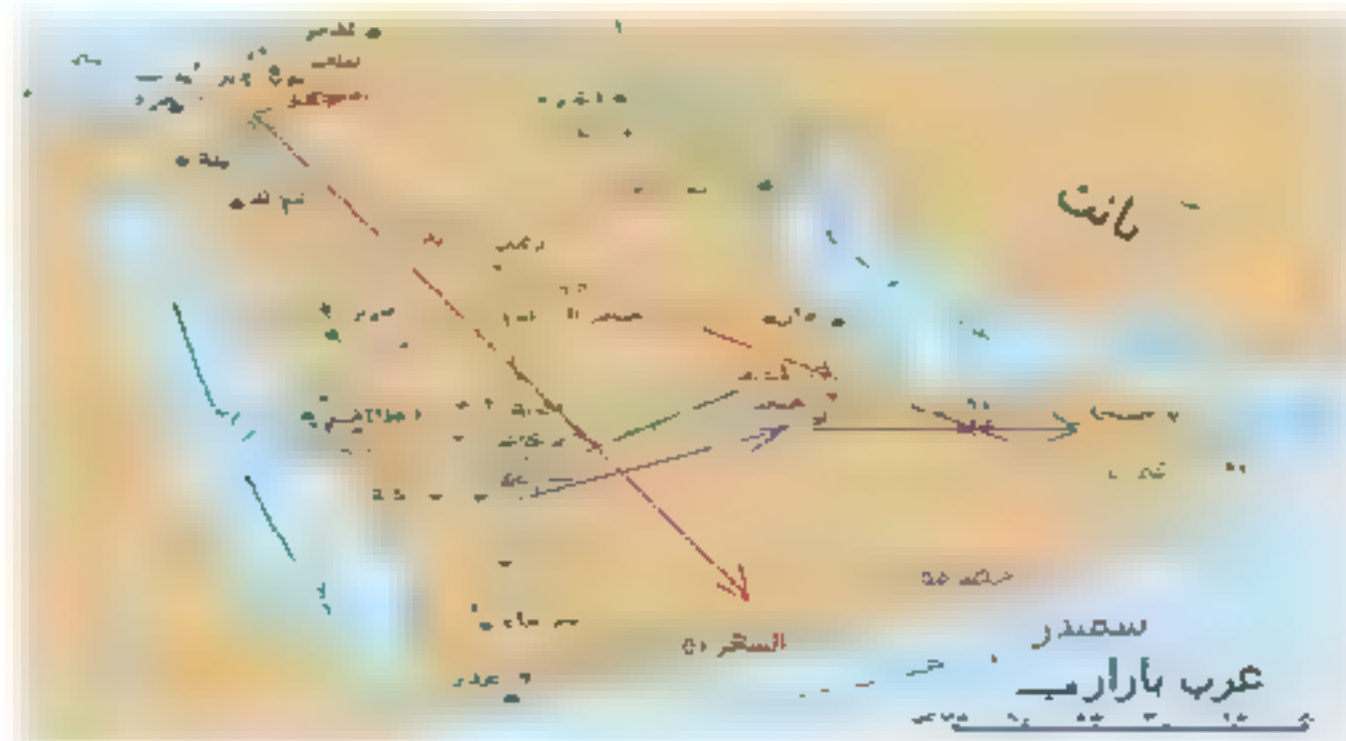
ہے، اور آخر میں یہ ختم ہوتا ہے- عمان میں یہ سمجھا جاتا تجارتی قافلہ ہمارے آقا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور سے لے کر اموی دور تک جاری رہا- دمشق، دوسری صدی ہجری 132 ہجری کے چوتھے عشرے کے آغاز میں، اور اس کی خرابی کی سب سے بڑی وجہ پرانے عرب کیلنڈر سے "نسائی مہینہ" کا خاتمہ ہے، کیونکہ اس کی مطابقت نہ ہونے کے باوجود- حج کے موسم کے ساتھ تجارتی منڈیوں کے کھلنے کی تاریخیں جو پرانی ہوچکی ہیں، عرب رسوم و روایات کو ماننے والوں کی کوششیں، اور تاجروں کی استقامت جنہوں نے زیادہ سے زیادہ محفوظ رکھنے کی کوشش کی-

ان کے لیے اپنی تقریباً مقدس تاریخوں پر بازار کھولنے کی صلاحیت، اس لیے تجارتی خوشحالی کے لیے ضروری سامان کی کمی کی وجہ سے ان کی کوشش ناکام ہو گئی، اور وہ بازار جو تقریباً مکمل طور پر موسمی پیداوار پر منحصر ہیں، ایک کے بعد ایک تجارتی بند ہونے لگے اس جزیرے کا بازار جس نے حجاج کے لیے اپنے دروازے بند کر دیے تھے، اس کے علاوہ، دمشق اور حجاز کے علاقے میں اموی ریاست کے درمیان موجودہ تنازعہ، اور اموی ریاست کی طرف سے عبداللہ بن العاص پر مسلط اقتصادی محاصرے کی پالیسی- زبیر اور اس کے بھتیجے عمر بن عروہ، مکہ اور مدینہ میں، اور اس کے بھائی مصعب، عراق کے امیر، اور امویوں نے تجارتی قافلوں پر چھاپے مارے، مکہ کا محاصرہ اور اس کا حملہ، اس کی تمام تاجروں کے قافلوں کا اس سے گزرنا، اور خلیفہ عبد الملک بن مروان کی طرف سے یروشلم میں چٹان کے گنبد کی حالیہ تعمیر، تاکہ لوگوں کو ایک بار اور ہمیشہ کے لیے حج سے ہٹایا جا سکے- جزیرہ نمائے عرب اور بحیرہ احمر کی تجارت کو اسلامی ریاست کے امیر کے کہنے پر ختم کرنا اور اس کے باہر سے نہیں بلکہ اس نے وقوفانہ پالیسی نے خود اموی ریاست کی طاقت کو کمزور کر دیا- کئی دہائیوں تک ایک خاندان کے اندر اقتدار اور حکمرانی کی خاطر، خلیج عرب کی تجارت اور بصرہ اور کوفہ کی منڈیوں کی بحالی کی حمایت کی، اور ایک نئی تجارتی لائن نمودار ہوئی (دیکھیں منصوبہ (12) جو بصرہ سے شروع ہوتا ہے اور پھر دجلہ اور فرات کے ساتھ جڑ کر موصل، پھر حلب اور وہاں سے بحیرہ روم کے ساحلوں تک پہنچتا ہے 73 ہجری 693 عیسوی میں عبداللہ بن الزبیر کا قتل- حجاج نے سوچا کہ وہ دمشق کے امیر عبد الملک بن مروان کی حمایت کر رہا ہے اور اس نے پرانی تجارتی لائن کو بحال کر دیا ہے، لیکن کیلنڈر سے ماہ نسی کی عدم موجودگی، یمنی تجارتی اوقات کا انحراف- حج کے مہینوں سے، اور اپنے اوقات میں سامان اور فصلوں کی عدم دستیابی، جس کی وجہ سے تجارت ہمیشہ کے لیے حج سے الگ ہو گئی، تجارت اس کی مرضی کے خلاف خلیج عرب کی طرف جانے لگی، اور بصرہ کی تقسیم کے بیج بو گئے- اموی ریاست سے پودے لگائے گئے اور عباسی ریاست کے ظہور کی کلیاں نمودار ہوئیں، خراسان کے شیعوں نے بصرہ کے اس نئے تجارتی مرکز کے ظہور کو دیکھا تو انہوں نے انہیں اموی ریاست سے علیحدگی کے لیے اکسانا شروع کر دیا- یہ ایک حتمی وجہ تھی جس کی وجہ سے دمشق میں امویوں کی پسپائی ہوئی اور 749 عیسوی میں دجلہ کے کنارے فیصلہ کن جنگ چھڑ گئی- الزاب اور دارالحکومت کو مستقل طور پر عراق منتقل کرنا- تجارتی قافلے بحیرہ احمر میں جانے سے ڈرتے تھے، یہ سوچ کر کہ اس سمندر میں جہاز رانی محفوظ نہیں ہے، شاید اس وجہ سے کہ بحری قزاقوں کے تجارتی بحری جہازوں پر چھاپے مارے جا رہے تھے، یا سابق اموی ریاست کی طرف سے مصر پر پابندی عائد کرنے کی ہدایات کی وجہ سے- اس وقت مکہ اور مدینہ کی تجارت پر اقتصادی ناکہ بندی تھی، لیکن جب اموی خاندان کے زوال کے بعد تجارت بحیرہ احمر میں داخل ہونے لگی، اور عباسی خاندان کے گہوارہ میں، قدیم فرعونی سیسوسٹریس نہر کو دوبارہ بحال کیا گیا- 13)، مصر کی تجارتی پوزیشن کو بحال کرنا. (1) اور اگرچہ یہ نہر اتنی گہری نہیں تھی کہ بڑے تجارتی بحری جہاز اس سے گزر سکیں، کیونکہ یہ دو سمندروں کے درمیان تجارتی سامان کی نقل و حمل کے لیے چھوٹی کشتیوں پر انحصار کرتی تھی، تاہم، بحیرہ روم سے اس کی قربت سمندر نے خلیج عرب کی تجارت کو واضح طور پر متاثر کیا، اس لیے ابو جعفر المنصور نے 756 عیسوی میں مصری تجارت کو روکنے کا حکم دیا۔
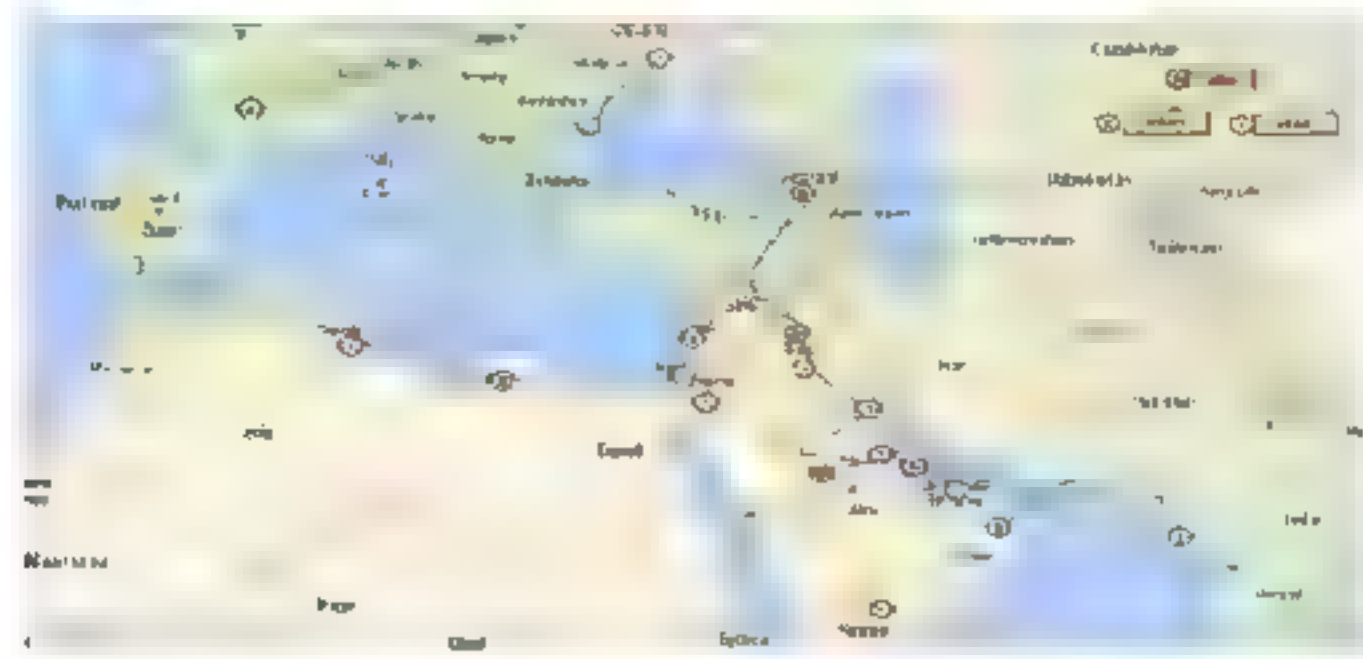
عباسی ریاست کے دنوں میں تجارتی لائن

خلیج عرب سے، چارٹ 12

1. (یہ نہر 1800 قبل مسیح کی ہے، اور اس کی پہلی بحالی عمر بن الخطاب کے دور خلافت 642ء 210 ہجری میں ہوئی)

خاکہ 13 سیسوسٹریس کینال

نویں صدی عیسوی کے آخر میں جب عباسی ریاست خلافت عباسیہ پر شیعہ بویہیوں کے کنٹرول کی وجہ سے زوال پذیر ہونے لگی تو مصر نے بحیرہ روم کے ساحل سے قربت کی وجہ سے پہلی بار اپنی منفرد اقتصادی حیثیت کا مطالبہ کیا- سمندر، وہ وجہ جو عباسی خلافت کے کمزور ہونے کا باعث بنی، جس نے 909 عیسوی میں شمالی افریقہ میں فاطمی ریاست کے وجود میں آنے اور عباسی ریاست سے علیحدگی کا اعلان کیا-

اس انوکھی بحالی کو یورپ کے ممالک نے دیکھا، جنہوں نے اپنی صلیبی جنگوں کے ساتھ اسلامی ریاست پر حملے کے اپنے منصوبوں کو بری سے بدل کر دیا. اس سے قبل قدیم تجارتی لائن کے مالک لیونٹ کو نشانہ بنانے کے بعد، ریاست کے گہوارہ مصر کو نشانہ بنایا-

فاطمیہ، جدید تجارتی لائن
کی مالک، خاکہ نمبر 14 دیکھیں-

بحیرہ احمر کے ذریعے سمندری تجارتی لائن کو بحال کرنا
اور منصوبہ بند شمالی زمینی تجارتی لائن 14 پر
اس کے منفی اثرات
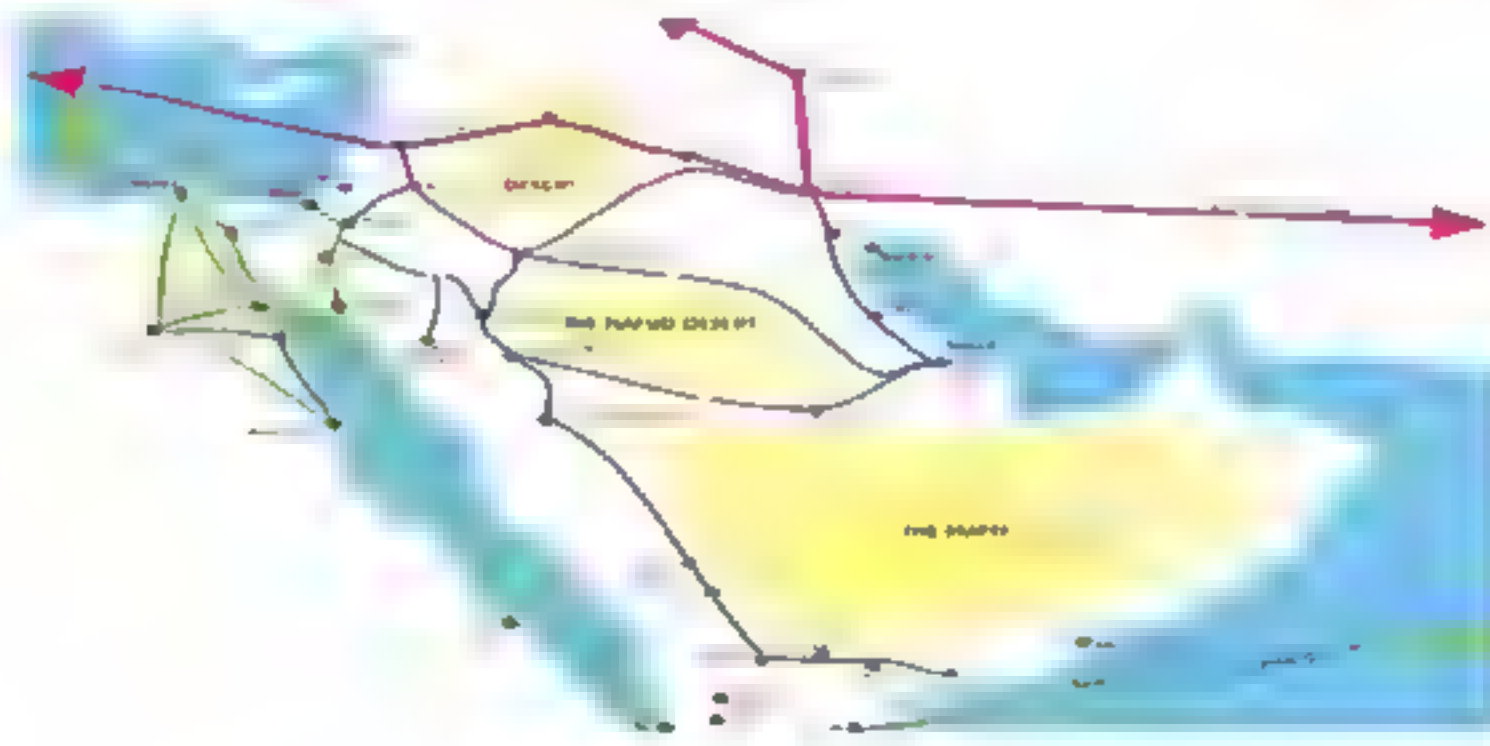
صلاح الدین ایوبی کا ظہور، اس کا لیونٹ اور مصر کا اتحاد، اور بحیرہ احمر سے گزرنے والی نئی سمندری تجارتی لائن پر اس کی اجارہ داری، 1160 عیسوی میں اس کی نئی ریاست کی بحالی کی بنیادی وجہ تھی، اور اس کی فوجی مہمات کی طرف مضبوط موقف صلیبیوں نے مصر کی تجارتی لائنوں کو کنٹرول کرنے کے لیے اس پر حملہ کیا- 1193ء میں صلاح الدین ایوبی کی وفات کے بعد، اس نے اپنے بیٹوں کو ملک کی حکمرانی کی وصیت کی اور اسے ان میں تقسیم کر دیا، اتحاد ختم ہو گیا، اور نئے شہزادے اقتدار کے مراکز میں پھر سے لڑنے لگے 1250 عیسوی میں مملوک سمندری فوجوں کے کمانڈروں اور شہزادوں کا ہاتھ تھا، اس دوران عرب کی بندرگاہوں سے تجارت کے انحراف کی وجہ سے عباسی ریاست اپنے بویہید وزراء کے درمیان کمزوری اور دشمنی کا شکار تھی- اس وقت بحیرہ احمر میں خلیج اور اس کا داخلہ، اور (شیعہ) منگولوں کے ساتھ ماربطسی ریاست کا اتحاد اپنی تجارتی لائن (شمالی زمینی تجارتی لائن) کو مضبوط کرنے کے لیے خاکہ نمبر 14 دیکھیں -15 جو بحیرہ روم پر انطاکیہ اور فلسطین سے گزرتا ہے-

عباسی ریاست، اناطولیہ میں سلجوقی ریاست اور مصر میں مملوکوں کا شدید معاشی محاصرہ، یعنی بحیرہ احمر اور خلیج عرب میں تجارت کا ایک ساتھ مکمل خاتمہ، جس کی وجہ سے مملوک شدید معاشی بحران سے گزرے۔ بحران، مصر کے لوگوں پر ایک نئی قسم کے ٹیکس عائد کرنے کے لیے، ایک شدید جنگ چھیڑنے کے لیے جو ملک پر ان کی خودمختاری کو کمزور کرنے سے روکے۔ مشرق میں منگولوں کی طاقت کو مضبوط کیا، وہ مشرق سے آئے اور ان کے راستے میں آنے والے تمام ممالک کو تباہ کر دیا بشمول سامرا میں عباسی ریاست پھر سلجوقی پھر لیونٹ 1259، لیکن مملوکوں نے ان کے راستے کو روک دیا۔ 1260 میں عین جالوت میں ترقی ہوئی، اس لیے انہوں نے ان کے لیے ایک حد مقرر کر دی جسے وہ توڑ نہیں سکتے تھے، اور وہ مصر کو شکست دینے میں بار بار ناکام رہے اور اس وقت اس کی اقتصادی اہمیت کو عباسی سلطنت کو برقرار رکھتے ہوئے مصر منتقل کر دیا گیا۔ صرف رسمی طور پر بحیرہ احمر سے گزرنے والی تجارتی لائن کو کنٹرول کرنا ان کے حق میں ہے۔ اور صلیبی جنگوں نے 1270 میں اپنی آٹھویں صلیبی جنگ میں فرانس کی بار بار کی جانے والی ناکام مہموں میں بحیرہ احمر کی تجارتی[1] لائن کو نشانہ بنایا بند نہیں کیا۔ تیونس پر چڑھائی کی اور 1277 میں ابلستین جنگ میں منگولوں کو آسانی سے پسپا کر دیا، یہاں تک کہ آپ قبرص 1365 عیسوی کی مہم ہیں۔ یہ 1337-1453 کی سو سالہ جنگ میں مصروف ہونے کی وجہ سے صلیبی جنگوں میں فرانس اور انگلینڈ کی عدم موجودگی کی وجہ سے ناکام ہو گیا۔ جب تک کہ پرتگالیوں نے 1498 میں جنوبی افریقہ میں کیپ آف گڈ ہوپ پر نئی تجارتی کراسنگ دریافت نہیں کی (دیکھیں پلان نمبر (16)) انہوں نے تجارتی کشتیوں کو بحیرہ احمر میں داخل ہونے سے روک دیا، جب انہوں نے یمن کے قریب اس کے داخلی راستے سے نظر آنے والے دو جزیروں پر قبضہ کر لیا، جس نے مصر کو ایک شدید معاشی بحران میں ڈال دیا، بالآخر 1512 میں ہوئی عثمانی سلطان سلیم دی تیریبل کے کہنے اور اکسانے پر اسے پرتگالیوں کے ساتھ بحری جنگ میں داخل ہونے پر مجبور کر دیا، جس نے اپنے والد کو قتل کرنے کے بعد اپنا اقتدار وراثت میں حاصل کیا، اور اس کے کریمیا کی حکومت کے ساتھ اپنے تمام بھائیوں اور ان کے بیٹوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کا معاہدہ کیا تاکہ وہ اس کے خلاف نہ ہو جائیں اس نے ایشیا مائنر پر اپنی حکمرانی کو بڑھایا اور شمالی تجارت کو بحال کرنے کے لیے مملوک ریاست کو ختم کرنے کے لیے فرانسیسیوں کے ساتھ خفیہ معاہدے کیے تھے۔ اپنے حق میں بحیرہ اسود میں اس نے اپنے جغرافیائی علاقے کو سلجوق ریاست کے کھنڈرات پر پھیلایا، جسے اس وقت تاتاری فوجوں نے تباہ کر دیا تھا، اور بحیرہ احمر کے بحری بیڑے کی تعمیر کے لیے مملوکوں کو عثمانیوں لکڑیوں سے مدد فراہم کی، اور مصر کے اندر مملوک لیڈروں کی صفوں میں جھگڑا ہوا اور جب مملوک ریاست پرتگالیوں کے ساتھ جنگ ہار گئی، اور ان کے جنگی جہاز بحیرہ عرب میں تباہ ہو گئے، جس کی وجہ سے مملوک ریاست لیونٹ، مصر، مکہ میں ڈوب گئی۔ اور مدینہ کو ایک شدید معاشی اور فوجی بحران کا سامنا کرنا پڑا، جس نے اسے 1517 میں سلیم دی تیریبل کے ہاتھ میں جانے سے روک دیا جو واپس آیا اور اس نے مملوک فوجوں کے کمانڈروں کے لیے (صرف مصر) حکومت کی جو اس کے ساتھ مل ہوئی تھی۔ لیکن اس کی نگرانی اور خودمختاری کے تحت، اس شرط پر کہ بحیرہ احمر کی تجارتی لائن کو بند کر دیا جائے، تاکہ شمالی زمینی تجارتی لائن کی حفاظت کی جا سکے، جو اس کے مفاد میں تھی۔
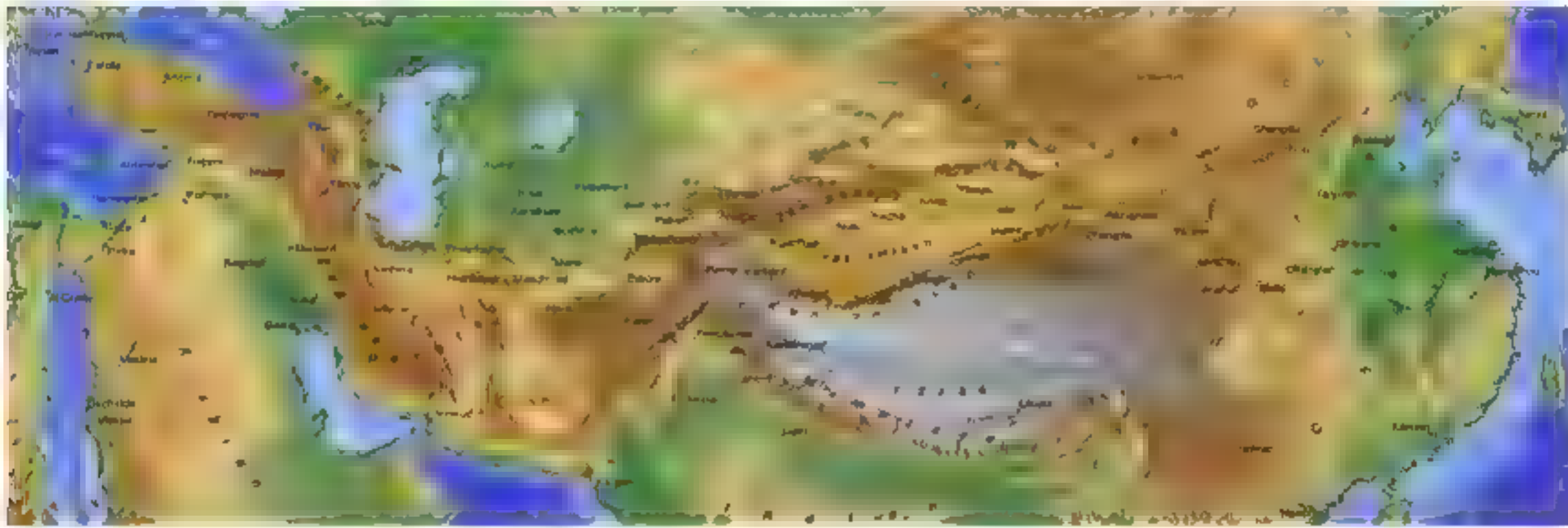
اسکیم 15 ناردرن اوور لینڈ ٹریڈ لائن۔

پھر سلیم اول نے اپنی طاقت کو بڑھایا، لیونٹ اور حجاز پر قبضہ کر لیا، اور اپنے آپ کو دو مقدس مساجد کا نگران قرار دیتے ہوئے، اس نے ایران میں صفوی ریاست سے لڑا، جو کہ ہندوستان اور چین سے ان کے پاس آنے والے شمالی تجارتی خطوط کے نیم کنٹرولر تھے۔ دریں اثنا، یورپی عزائم (پرتگالی ہندوستان اور چین میں عالمی سمندری تجارت کے ذرائع کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ پرتگال نے نوجوان اسپین کے ساتھ اتحاد کیا، جس نے 1492 میں جنوبی افریقہ میں کالونیاں قائم کر کے امویوں سے اپنی آزادی حاصل کی۔

اپنے حق میں نئے سمندری تجارتی راستے کو کنٹرول کرنے کے لیے، پلان نمبر (16) دیکھیں، تمام بحری جہازوں کو بحیرہ احمر سے گزرنے یا بحیرہ عرب میں داخل ہونے سے روکا، انگلینڈ، فرانس اور نیدرلینڈز کی بیک وقت دریافت کے ساتھ- نئی دنیا (امریکہ)،
جب تک کہ انگلستان نے 1588 میں ہندوستان سے نے والی عالمی سمندری تجارت پر غلبہ حاصل کرنے اور پرتگالیوں اور ہسپانویوں کے عزائم کو روکنے کے لیے اپنا عظیم بحری بیڑہ تشکیل دیا، اس یورپی تنازعہ نے جنوب پر مکمل کنٹرول حاصل کر لیا-
سمندر، مصر اور عراق میں تجارت کی عدم موجودگی کے ساتھ، جس نے شمالی زمینی تجارتی لائن کو سہارا دیا اور سلطنت عثمانیہ کی طاقت میں اضافہ کیا، جس نے وہاں زمینی قافلوں کے راستے کو کنٹرول کیا، بحیرہ اسود اور سمندر دونوں تجارت پر غلبہ حاصل کیا-
سترہویں صدی، 1600 کی آمد کے ساتھ ہی انگلینڈ، فرانس اور ہالینڈ نے ہندوستان، فلپائن اور سنگاپور میں اپنی نئی کالونیوں کے آغاز کا اعلان کیا اور عالمی تجارت کے ذرائع کو اپنے آغاز سے ہی کنٹرول کیا-

دو صدیوں تک یہ صورت حال برقرار رہی، عثمانی اپنے ملک سے شمالی زمینی راستے سے گزرنے سے مطمئن تھے، اور سیاہ اور سفید سمندروں کی تجارت پر بھی یورپی باشندے مطمئن تھے- ہندوستان، چین، فلپائنی جزائر اور سنگاپور میں عالمی سمندری تجارت کے ذرائع، پرتگالی اور ہسپانوی ان کے حق میں تھے، اور اس استحکام کی وجہ ان کا احساس تھا- نوآبادیاتی تجارتی معاہدے نئی دنیا (امریکہ) کو تقسیم کرنے اور اس نئے ملک میں سونے اور کوئلے کے ذرائع پر ان کا کنٹرول- لیکن یہ استحکام جو اس خطے پر دو صدیوں تک غالب رہا، سلطنت عثمانیہ کے لیے نیند اور استحکام کے سوا کچھ نہیں تھا، جو ایک صبح اپنے اور روس کے درمیان جنگ کے ڈھول پیٹنے سے بیدار ہوئی، باوجود اس کے کہ کچھ جھڑپیں ہوئیں- انہیں سولہویں صدی 1570 میں، 1574 کی ماسکو فائر وار، اور سترہویں صدی 1681 میں بخچیسارے کا معاہدہ، اور اٹھارویں صدی کے آغاز میں، 1700 عیسوی میں ان پر روسیوں کی فتح، اور ان کی فتح- 1711ء میں روسیوں پر وہ 1739 عیسوی میں معاہدہ نس میں بندھے، آسٹریا سے ہار گئے-
اس دوران، انگلستان اور فرانس امریکہ پر اپنا تسلط جما رہے تھے، اور فرانس بحیرہ احمر کی تجارت کو دوبارہ کھول کر انگلستان کا اثر و رسوخ چھیننا چاہتا تھا، اور 1798 میں نپولین بوناپارٹ آیا بحیرہ احمر کا تجارتی راستہ دوبارہ کھولنے کے لیے اور اس کے ساتھ نہر سویز قائم کرنے کا خیال آیا، لیکن وہ اس لیے کامیاب نہیں ہوسکا کہ انگلستان فرانس کے مصر پر قبضے کے لیے راضی نہیں تھا، اس لیے سلطنت عثمانیہ نے اتحاد کرلیا- فرانسیسی کو مصر سے نکالنے کے لیے انگریزوں اور روسیوں کے ساتھ، اور 1799 میں نپولین کو مصر سے نکالنے سے عثمانی فوجوں کے نقصان کے باوجود، یہاں تک کہ اس نے اپنے اور نپولین کے درمیان ایک خفیہ معاہدہ طے کر لیا، نہر سویز کی تعمیر پر اتفاق کیا اور فرانس کو 99 سال کی مدت تک اپنے قافلوں کو نہر سے گزرنے کا حق حاصل ہے اور یہ کہ فرانس مصر کی حکومت عثمانی سلطنت کو واپس کر دے گا اور فرانسیسیوں کو 1801 میں مصر سے نکال دیا گیا اور عثمانی سلطان محمد علی کو لے آئے- پاشا نے البانیہ سے مصر تک، اور 1811 عیسوی میں قلعہ کے قتل عام میں تمام مملوک رہنماؤں کو ختم کر دیا-
نہر سویز کی کھدائی کا آغاز 1859 میں کھدیو اسماعیل کے دور میں فرانس کو 99 سال تک بغیر کسی ٹیکس کے نہر عبور کرنے کی سہولت دے کر شروع ہوا- مصر نے دس سال بعد 1869 میں نہر کی کھدائی مکمل کی، اور 1905 میں فرانس نے پچاس سال کی اضافی مدت کے لیے نہر سویز میں اپنی مراعات کی تجدید کی کوشش کی، لیکن ناکام رہا-

سکیم 16
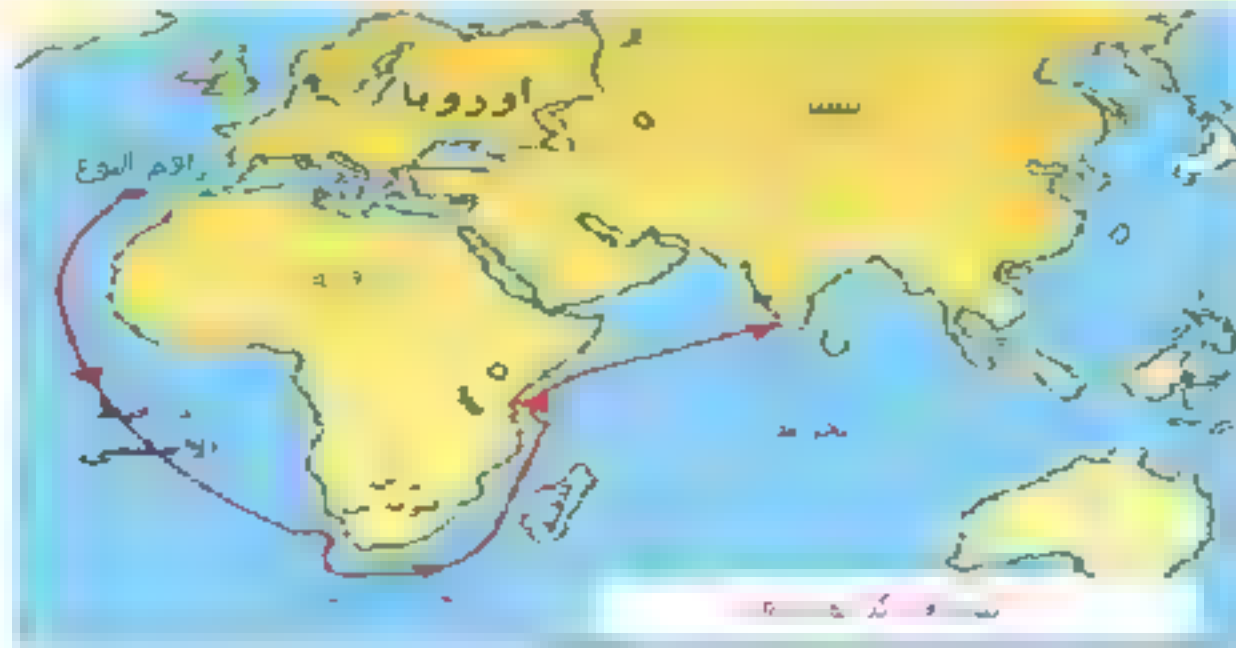
تاہم، انیسویں صدی کے وسط میں، بھاپ کے انجن کی ایجاد کے بعد دنیا کو ایک نیا تجارتی راستہ، لوہے کا راستہ معلوم ہوا جو جلتی ہوئی لکڑی اور کوئلے پر چلتا تھا، اس لیے انگلینڈ نے (1825ء) ریلوے کو توسیع دینا شروع کیا-

اپی ٹرینوں کے لیے اٹلی نے 1839 عیسوی میں ٹرین کا اسُتعمال شروع کیا، جو کہ 1842 عسوی مں پہلی فرانسیسی ٹرین تھی. یہاں تک کہ ایک نیا انجن ایجاد ہوا جو 1870 عیسوی میں تیل سے نکالے گئے پٹرول کو جلاتا تھا، پھر تیل کی تلاش کا کام شروع ہوا- اور انھوں نے پایا کہ عرب ممالک تیل کی دولت سے مالا مال ہیں، جس کی وجہ سے سلطنت عثمانیہ کے ساتھ نمٹنے کے لیے یورپ کی پالیسی میں تبدیلی آئی، اس لیے وہ ممالک اقتصادی ہدف بن گئے جنھیں فتح کرنا ضروری ہے، چنانچہ پہلی اور دوسری عالمی جنگیں شروع ہوئیں اور تمام عرب ممالک یورپیوں کے ہاتھوں میں بٹ گیے، چنانچہ فلسطین کے ساتھ ساتھ مصر، اردن اور عراق نے شمالی افریقی ممالک تیونس، الجزائر، مراکش، شام اور لبنان کو لے لیا، جب کہ اٹلی کا حصہ تھا- لیبیا اور پرتگال نے کچھ خلیجی ممالک کو کنٹرول کیا، اور سلطنت عثمانیہ کو ختم کرنے کے لیے ترکی مں ریپبلکن سول بغاوت کی گئی 1905 - 1923 عیسوی، مصطفی کمال اتاترک کی قیادت میں میسونک یونین اور پروگریس سوسائٹی- اس طرح، سلطنت عثمانیہ کا خاتمہ ہوا، اور عرب ممالک کو 23 ممالک میں تقسیم کر دیا گیا جن پر یورپ کے لیے کام کرنے والے مزدوروں کی حکومت تھی تاکہ اس ملک کے تمام وسائل، تیل، سمندر، زمین، ریل اور ہوائی تجارتی لائنوں کو ہی نہیں، بلکہ اس ملک کے تمام وسائل پر بھی ڈاکہ ڈالا جا سکے- اپنے استعماری مفاد ت کے لیے سب کچھ لوٹنا اور اس ملک ور اس کے لوگوں کو ملک بنانے کی کوشش کرنا اور لوگ اب بھی ن کی مصنوعات کھا رہے ہیں- جس نے انہیں اپنے تمام مینوفیکچرنگ حقوق سے محروم کر دیا-

نظریاتی اثر:

نسی کے مہینے کے خاتمے نے اسلامی مذہب کے پھیلاو کو ملکوں کے درمیان محدود کر دیا، اس کی وجہ شمال اور جنوب مں گرمی کے مہینوں میں رمضان کے روزے رکھنا ناممکن ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس روزے کی مدت زیادہ ہو گئی ہے- روزانہ 16 گھنٹے سے زیادہ، یہ آج بھی مسلم ممالک میں جانا جاتا ہے جیسے مصر، سوڈان اور جزیرہ نما عرب میں، مسلمان رمضان کے مہینے مں دن کے وقت کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں، صبح کے وقت سونے کا سہارا لیتے ہیں اور اپنے کام مں لگ جاتے ہیں- افطار کے بعد کے ادوار میں وہ حرمت والے مہینوں میں شکار کی ممانعت کا خیال بھی کھو چکے ہیں، کیونکہ انہوں نے زمین پر شکار کی ممانعت کے حکم کو منسوخ کر دیا- پہلے اور پھر لڑائی کی ممانعت کے حکم کو مکمل طور پر ختم کر کے انہوں نے ہمارے آقا ابراہیم کے زمانے سے لے کر آج تک حج کی مدت کو اس کے معلوم مہینوں مں جاری رکھنے کے خیال کو بھی منسوخ کر دیا، چنانچہ انہوں نے اسے ایک دن تک محدود کر دیا گویا کہ قیامت کی بات یہ ہے کہ اس کے لیے تمام فرقوں کا اتفاق ہے کہ وہ دونوں ایک ہی کیلنڈر پر انحصار کرتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کی چھٹیاں منحرف ہوجاتی ہیں- اس کے اصل اوقات سال کے تمام موسموں میں ہوتے ہیں-

خاکہ 17 دنیا میں

مذہب اسلام کے پھیلاؤ کا ایک افقی خاکہ، گویا
آپ پچھلے خاکے سے خشک سالی اور صحرا کا نقشہ دیکھ رہے ہیں-

تحریک کی اضافیت کا نظریہ

اور سورج، چاند اور زمین کی حرکت سے اس کا تعلق
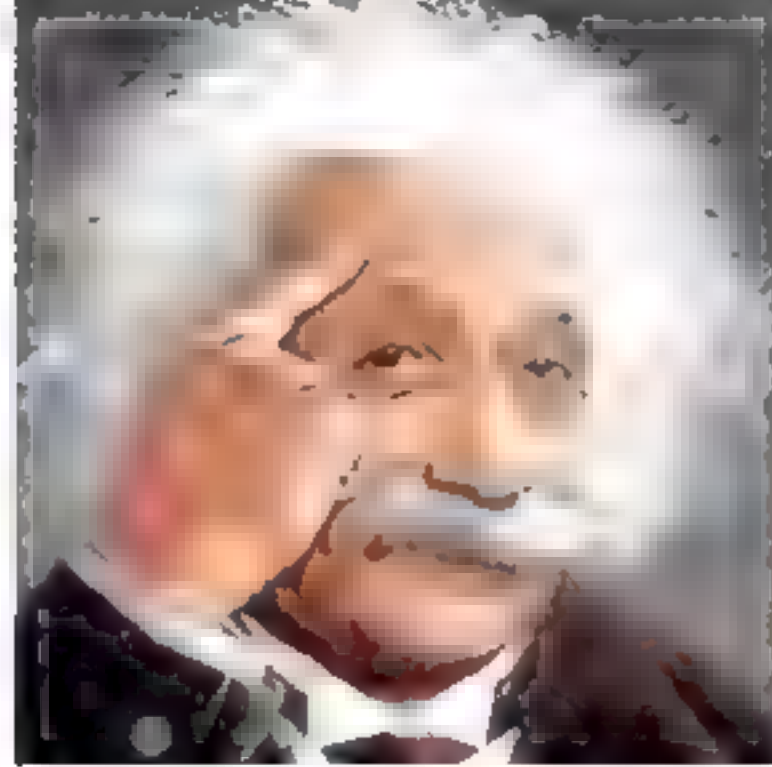
انجینئر احمد بہجت نے اپنے ایک عنوان میں قمری کیلنڈر میں ناسی کے مہینے کے استعمال کی ضرورت کے بارے میں ایک اہم اور حیرت انگیز سوال اٹھایا ہے، میں دو سال سے زیادہ عرصے سے اس کا جواب دینے میں الجھا ہوا ہوں- اس کا جواب دینے کے لیے میں نے مسلسل سوچنے اور تحقیق کرنے کی کوشش کی ہے- یہ سوال بہت سے دوستوں اور سائٹ کے پیروکاروں نے پوچھا ہے، جو کہ وقت کے ساتھ ساتھ ابھرتا اور ترقی کر رہا ہے- برف کے ایک کمبل کے نیچے دبی ہوئی عمارت تھی جو بہت آہستہ آہستہ پگھل رہی تھی اور ہر صبح اور ہر دن کی ظاہری شکل کے ساتھ آہستہ آہستہ واضح ہوتی جارہی تھی- میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھے آئن سٹائن کے نظریہ اضافیت کے موضوع کو پڑھنے کے بعد اس کا جواب دیا اور اس کا اطلاق آسمان میں برجوں کے مستقل کے اندر زمین، چاند اور سورج پر ہوتا ہے- اس کی اہمیت اتنی تھی کہ عربی قمری مہینوں کا موضوع اور ان کا نسی سے تعلق ایک ضرورت بن گیا ہے جو اس سے کبھی الگ نہیں ہو سکتا اس سے اس حقیقت کی تصدیق ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ ہے- اللہ کی کتاب میں مہینے جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا-

برادرم احمد بہجت نے جو اہم سوال کیا وہ یہ تھا:

کیا ہر 32 مہینوں میں ایک مرتبہ (کیلنڈر میں نسی کا مہینہ شامل کرنے سے آیت کے معنی: مہینوں کی تعداد بارہ مہینے ہے) کی خلاف ورزی ہوتی ہے اور یہ کہ نسی کے اس مہینے کو شامل کرنے کے بعد: یہ تیسرا سال بن جائے گا اور ہمیشہ؟ کیا اس کے مہینے 12 مہینے کے بجائے 13 مہینے کے برابر ہیں؟

اس منطقی سوال کے جواب کے موضوع میں داخل ہونے سے پہلے، جسے میں نے آسان اور ناممکن قرار دیا تھا، جس کا تعلق ایک مقررہ مدت کے اندر پورا مہینہ شامل کرنے سے ہے، ہم نے اسے اس کی قدر کہا: (تین سال)، جس کا مجموعہ مہینوں کی تعداد 36 مہینوں کے برابر ہے، اور یہ اضافہ ہمیشہ منطقی اور ریاضیاتی ہوتا ہے-) اس تصور کو ہٹا دیں کیونکہ - ریاضی کے لحاظ سے - اس کا مطلب ہے: (12 اب کے متن کا مطلب جو ہمیں اس ریاضیاتی تعلق کو اپنانے کی تاکید کرتا ہے صحیح ہے- لہذا النسی مہینوں کی اس تعداد کا حصہ بنتا ہے نہ کہ اس سے باہر- یہی وجہ ہے کہ ہمیں نظریہ اضافیت کی تحریک اور وقت سے اس کے تعلق کی وضاحت کرنی چاہیے، جیسا کہ آئن سٹائن نے ترتیب سے بیان کیا تھا- قارئین کے لیے معلوم ہو جائے کہ اس ماہِ نسی کے ساتھ کیسا سلوک کیا جانا چاہیے-

آئن سٹائن نے مختصراً کہا کہ حرکت کا وقت ایک مقررہ نقطہ (B) سے ایک حرکت پذیر نقطہ (A) کے فاصلے کا تناسب ہے پھر ہم نقطہ کی حرکت کی رفتار کا حساب لگا سکتے ہیں- A) اور نقطہ (B) سے اس کا فاصلہ، اور ہم نقطہ (A) کی حرکت کی قسم اور نقطہ سے اس کا فاصلہ بھی جان سکتے ہیں کہ آیا اس کی رفتار (مسلسل) ہے، (تیز ہوتی ہے) یا (گھماؤ) (B)

آئن سٹائن کا یہ بھی کہنا ہے کہ اگر ہم موجود ہیں تو نقطہ (A) یا (B) میں سے کسی ایک کی حرکت کا تعین کرنا ناممکن ہے- اصل میں ان میں سے ایک میں-

اگر ہم نقطہ (A) سورج کی حرکت کا مشاہدہ کر رہے تھے، مثال کے طور پر، اور ایک مبصر کے طور پر ہماری موجودگی پوائنٹ (B) تک محدود تھی، یعنی سیارہ زمین پر، تو ہم سوچیں گے کہ نقطہ (A) حرکت پذیر ہے- ہمارے لیے پوائنٹ، کیونکہ پوائنٹ (B) پر ہماری موجودگی کی وجہ سے، ہم کبھی بھی اپنی حرکت محسوس نہیں کریں گے، ہم صرف اپنے سے الگ دوسرے پوائنٹس کی حرکت محسوس کریں گے، جیسا کہ ہماری مثال میں پوائنٹ (A) کا معاملہ ہے- . پھر ہم سوچیں گے کہ سورج ہمارے سیارے کے گرد دن میں ایک بار گھومتا ہے، اور یہ اس چکر کی ہماری تعریف ہوگی- (سنت) کے ساتھ بالکل اسی طرح غلط ہے جیسا کہ بابل کے باشندے سیلاب سے پہلے جانتے تھے، اور ہم اس کتاب کے شروع میں ان کا قصہ پہلے بیان کر چکے ہیں- یہی وجہ ہے کہ آئن سٹائن کا کہنا ہے کہ: ہمیں کسی بھی نقطے کے استحکام یا حرکت کی نوعیت میں فرق کرنے کے لیے، ہمیں ایک اور مشاہداتی نقطہ پر جانا پڑا جو عملی طور پر طے شدہ ہے، جیسے کہ نقطہ (C) اور مشاہدہ وہاں سے پوائنٹس کا گروپ / اے بی) یہ جاننا ہے کہ ان میں سے کون سا پوائنٹ طے شدہ ہے اور کون سا حرکت کر رہا ہے تب ہی ہم ان کے درمیان علیحدگی کی رفتار اور ان میں سے ہر ایک کی حرکت کی نوعیت کا حساب لگا سکتے ہیں-

آج، یہ کہنا خود واضح ہو گیا ہے کہ نقطہ (B) زمین، نقطہ (A) سورج اور نقطہ (D) چاند سب حرکت پذیر ہیں، اور ان کے درمیان کوئی مقررہ نقطہ نہیں ہے، اور یہ کہ مقررہ پوائنٹس سورج اور زمین کی حرکات سے نسبتاً زیادہ ہیں- چاند آسمان میں رقم (X) کے پوائنٹس ہے، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تصدیق میں:

بابرکت ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں چراغ اور روشن

چاند رکھا- 25:61

اور وہی ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند

کو پیدا کیا، ہر ایک ایک مدار میں

تیرتا ہے 21:33

سورج تک نہیں پہنچنا چاہئے-

36:40 نہ چاند اور نہ رات دن سے پہلے، اور وہ سب ایک مدار

میں تیرتے ہیں-

سورہ فرقان کی پہلی آیت نمبر 61- یہ برادرم احمد کے سوال کا براہ راست جواب دیتا ہے، کیونکہ یہ ہم سے آسمان میں رقم کے نشانات کے مستقل پوائنٹس کے اندر گھروں (سورج/چاند کا چراغ) کی نقل و حرکت پر نظر رکھنے کو کہتا ہے-
دوسری اور تیسری آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ ہماری زمین کی سطح پر بہنے والی رات اور دن میں سے ہر ایک، سورج اور چاند کے گروپ کے ساتھ، بغیر کسی رعایت کے، تمام متحرک مقامات کے گروپ سے ہے- مقررہ نشانوں کا نقشہ

اب اگر ہم سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 36 کو غور سے دیکھنے کی کوشش کریں اور اسے غور و فکر اور غور و فکر سے پڑھیں:

اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ
مہینے ہے جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا،
ان میں سے چار حرمت والے دین ہیں، لہذا ان میں
اپنے آپ پر ظلم نہ کرو مشرک کے طور پر

وہ سب مل کر ہم سے لڑیں گے اور جان لیں گے کہ خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے-)

09 36

ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آسمانوں اور زمین کے گروہ کی طرف اشارہ کیا ہے اور یہ کہ اگر ہم آسمانوں کو دیکھنے کی کوشش کریں تو ہمیں ان میں ستارے، کہکشائیں اور سیارے ملیں گے اور اس عظیم اجتماع کے اندر بھی ہمیں نظر آئے گا- سورج اور چاند دونوں کا سوال ہے-

اس سب کا زمین سے کیا تعلق ہے؟

بلاشبہ یہ تحریک کا رشتہ ہے جس کا صحیح وقت پر آتا ہے، کیونکہ یہاں خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم ان تحریکی رشتوں کو جوڑیں-

وقت کے ساتھ، ہم بنیادی طور پر جانتے ہیں کہ وقت کی پیمائش ہوائشں کے درمیان حرکت اور فاصلہ سے ہوتی ہے، جیسا کہ ہم نے اس کے پچھلے پیراگراف میں وضاحت کی تھی-

تلاش کریں

اگر ہم زمین کے اپنے گرد گھومنے کی حرکت کو دیکھنے کی کوشش کریں جب رات اور دن بنتے ہیں، اور اس کی حرکت کا وقت 24 گھنٹے کے برابر ہوتا ہے، تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے آسمانی اجسام ہیں جو رات کے وقت نمودار ہوتے ہیں، اور ایک آسمانی جسم جو صبح کے وقت ظاہر ہوتا ہے، جو سورج ہے اور کبھی کبھی چاند سورج کے ساتھ اپنی موجودگی کے ساتھ موافق ہوتا ہے جب وہ اپنی پہلی سہ ماہی میں ہوتا ہے-

قمری مہینہ اپنے وسط سے صرف ایک دن پہلے تک- ہم اس تحقیق میں یہ

بھی دیکھیں گے کہ سورج اور چاند ایک ہی لائن میں چلتے ہیں جو طلوع آفتاب کے زاویہ سے شروع ہوتے ہیں اور پھر طلوع ہوتے ہیں-

جب تک یہ غروب آفتاب کے کونے تک نہ

پہنچ جائے- اور شام کے وقت، ہم دیکھتے ہیں کہ سورج اور چاند کی حرکت سے کھینچے گئے اسی راستے پر تمام سیارے بھی اس کے اندر سفر کرتے ہیں: عطارد، زہرہ، مریخ، مشتری، زحل اور دیگر... پہلے دیکھا ہے کہ رقم کی نشانیاں.

وہ سب بھی ایک ہی راستے پر

چلتے ہیں: یہ نشانیاں یہ ہیں: میش، ورشب، جیمنی، کینسر، لیو، سنبکا (کنیا)،

لبرا، سکورپیو، دخ، مکر، کوبب اور منس- ان میں سے بعض نے ایک اور نشانی کا تصور بھی کیا اور اسے بارہ (Ophiuchus) کہا-

انہوں نے ان برجوں کو اپنے ستاروں کے درمیان وقفوں کے ذریعے

سورج کی 28 پوزیشنوں میں تقسیم کیا. السراتں، البطحہ، الباطین، الثوریا، الدبران، الحما، الحماء، الحباء، نطرہ، الطرفہ، قلب الاسد، الزبراء، الصرفہ، زوب الاواع، الصامک الاصلا، العافر، جنوبی اور شمالی زبانہ، اور اسارس اور شولہ اے والا شر مرغ، قصبے کا سبکدوش شر مرغ، سعد الذبح، سعد بلا، سعد السعود، سعد الخبہ، پشگی فرغ، باحر کا شکار، رشوب-

سورج اور چاند ان گھروں کے اندر باقاعدگی سے اور تقریباً نمایاں تعدد کے ساتھ حرکت کرتے ہیں-

انسان نے آسمان کے ان برجوں کو مسلسل طور پر جانا ہے، اور اس نے ان کی تعریف کی ہے اور انہیں بارہ برجوں میں تقسیم کیا ہے، جن میں سے ہر ایک کی لمبائی (سائیڈریل مہینہ) ہے- دن، انسان نے بڑی درستگی کے ساتھ رقم کے سال کی لمبائی کا حساب لگایا ہے (یعنی ہمارے لیے سورج کا دوبارہ ظہور) سورج کے نقاط کے ساتھ ہمارے زندہ سیارے زمین کے آسمانوں پر نظر رکھنے والے یہ رقم نشانیاں) کا تخمینہ (365.256363004) دنوں میں لگایا گیا ہے-

لیکن انسان نے سورج اور چاند کی حرکت کو رقم کی علامتوں میں منسلک نہیں کیا، بلکہ اپنے حساب کو صرف رقم کے اندر سورج کی حرکت تک محدود رکھا- اس بنیاد پر اس رقم کے سال کی طوالت کو (365) میں 28 مرحلوں میں تقسیم کیا گیا، ہر مرحلہ 13 دن کا ہے-)
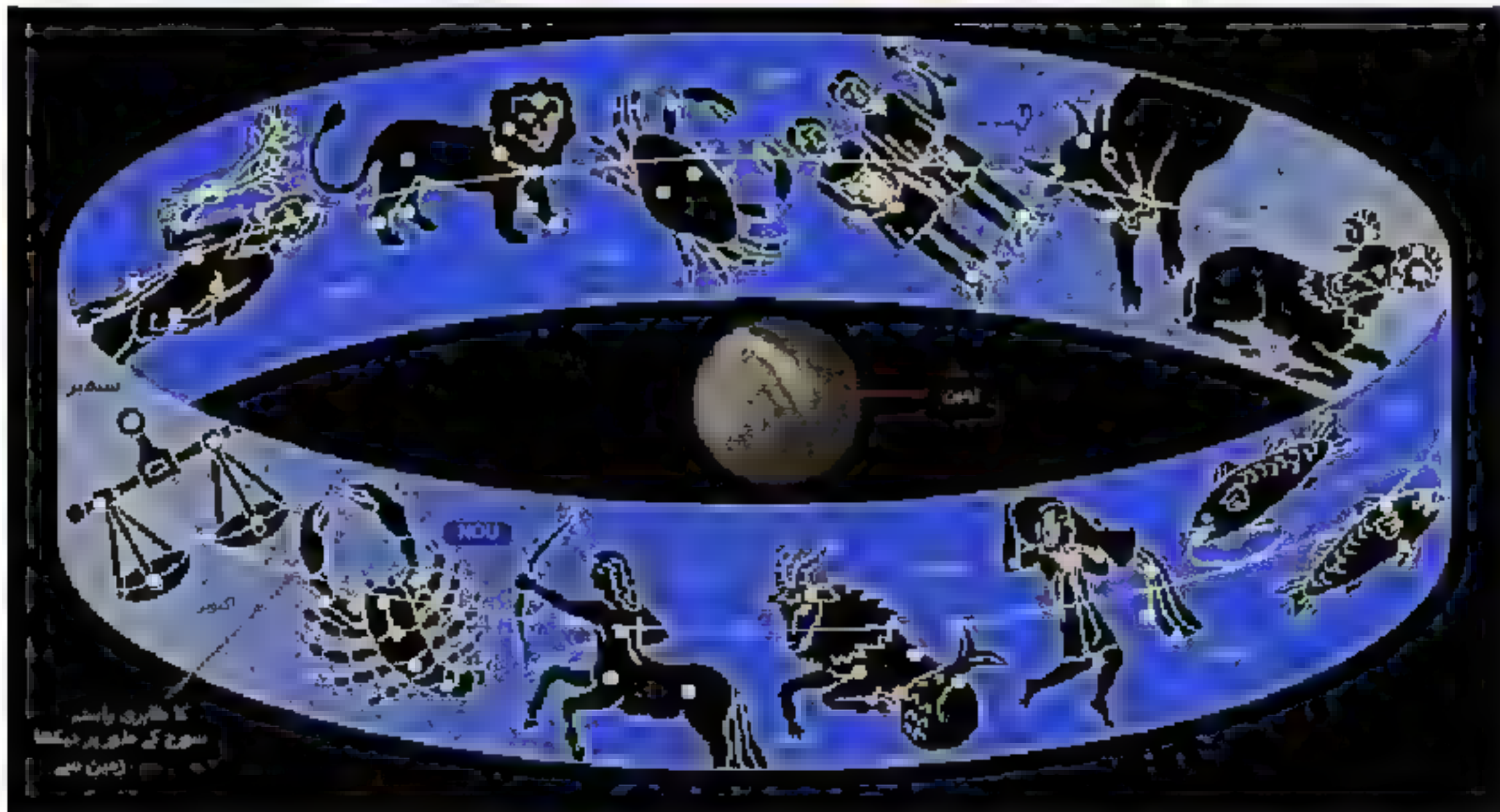
28 زیادہ واضح طور پر، جو کہ (365.256363) دنوں کے برابر ہے اس کا مطلب ہے کہ
رقم کے مہینے کی لمبائی 365.256363 + 12 = 30.438030 دنوں کے برابر ہے-

انسان نے یہ بھی سمجھا کہ زمین کا دن وہ وقت ہے جس کے دوران ہمارا سیارہ زمین اپنے گرد گھومتا ہے اور دن اور رات بناتا ہے-

انسان نے اسے 24 گھنٹوں میں تقسیم کیا، اور ہر گھنٹے کا وقت 60 منٹ اور ہر منٹ کا 60 سیکنڈ مقرر کیا- انسان نے بڑی درستگی کے ساتھ شمسی سال کی طوالت کا حساب لگایا، جو سورج کے گرد سیارہ زمین کی گردش اور سال کے چاروں کونوں سے گزرنے کی تکمیل کو ظاہر کرتا ہے، طویل ترین رات، اسقاط، پھر طویل ترین دن، پھر دوسرا مساوات.

(365.242197 دن)

یعنی 365 دن، پانچ گھنٹے، 48 منٹ اور 46 سیکنڈ

لیکن اس نے ماضی میں اس درستگی کے ساتھ اس مدت کا حساب نہیں لگایا کیونکہ اس نے 45 قبل مسیح میں فرض کیا تھا- اس کی لمبائی صرف 365.25 ہے-

یہ ایکوینوکس (181/182 دن ایک طرف اور 184 دن پیچھے) کے دوغلے کا حساب لگا کر کیا جاتا ہے- اس نے طویل ترین رات اور طویل ترین (دن) کے درمیان کا وقت بھی شمار کیا اور اس کا تخمینہ 183 یک طرفہ اور 182/183 پیچھے لگایا-

لہذا، شمسی مہینے کی لمبائی اس کے قدیم جولین سال کی لمبائی کے برابر تھی:

.365.25 + 12 = 30.4375 دن صرف

جولین سال کی اس طوالت کی بنیاد پر، ہم دیکھتے ہیں کہ اس نے شمسی سال کی طوالت (زمین کی گردش... سورج) اور رقم کے سال کی لمبائی (علم نجوم کے گھروں کے ساتھ طلوع آفتاب اور اسی نشان پر واپسی اور اسی ستارے سے اگلے سال) یعنی:

365.256363 -365.25 = 0.006363 دن یعنی

عزدلف کی قیمت ہر 1000 سال بعد 6.363 دن ہے-

تاہم، سال 1582 سے شروع ہو کر، انسان کا شمسی سال کی طوالت پر غور 365.25 سے بدل کر 365.2425 ہو گیا-

یعنی 365 دن، پانچ گھنٹے، 49 منٹ، اور 12 سیکنڈ،

نو جدید گریگورین شمسی سال اور رقم کے سال کی طوالت کے درمیان خط و کتابت بڑھ گئی:

365.2425-365.256363 = 0.0138 یعنی

یعنی ہر 1000 سال میں 13.8 دن کی قدر

اگر ہم غور کریں کہ (سورج) رقم کے نقشے میں ایک واحد حرکت پذیری ہے، تو یہ ایک دائرے میں 13.8 دن کا فاصلہ طے کرتا ہے- برج، جنہیں ہر 1000 سال بعد 365.256363 ڈگریوں میں تقسیم کیا جاتا ہے، پورا فاصلہ اس کے مساوی مدت میں طے کرتے ہیں: 26467.85239 = 13.8+ (1000 365.256363 x)

یعنی ایک فلکیاتی دن کے برابر ہے: 26467.85239 + 365.256363 = 72.4637 شمسی سال-

ہم فلکیاتی مہینے (26467.85239 + 12 = 2205 5643) شمسی سالوں کی لمبائی کا حساب بھی لگا سکتے ہیں- انسان نے قمری مہینے کی طوالت کا بھی حساب لگایا، یعنی چاند کی زمین کے گرد گردش، اور اس کا تخمینہ (29.53058) دن لگایا- اور وہ

شمسی سال کی لمبائی کی بنیاد پر قمری مہینے کی اوسط لمبائی 365.242197 ہے،

تاہم، چونکہ ماضی میں تاریخ شمسی سال کی اصل لمبائی سے مختلف طوالت

پر مبنی تھی: 311 قبل مسیح سے 45 قبل مسیح تک، شمسی سال کی طوالت بالکل 365 دن تھی-

45 قبل مسیح سے 1582 تک یہ 365.25 فٹ لمبا تھا- سال 1582 سے آج

تک، یہ گریگورین کیلنڈر میں 365.2425 کی لمبائی کے ساتھ شمار کیا جاتا ہے-

اس سے قمری مہینے کی اوسط لمبائی (29.53022) تک تاخیر کا شکار ہو جاتی ہے تو کہ اس کی صحیح شرح-

(29 53058 29.53022-29 53058 = 0.00036) یعنی ایک چھوٹا سا فرق، جو ہے (

یعنی ہر 10,000 قمری مہینوں میں 3 دن کی قیمت کا بزدلاف-

تب مسلمانوں نے صرف اس بات پر غور کیا کہ اس قمری مہینے کی قدر 12 کو ضرب دینے سے قمری سال کی لمبائی کے برابر ہے، اور یہ بالکل درست نہیں ہے-

کیونکہ کسی عدد کی قدر (جسے ہم قمری مہینہ کہتے ہیں) کو نمبر 12 x سے ضرب دینے کا نتیجہ اس مدت کے اندر ایک وقت کے لیے کسی دوسرے نقطے کے گرد کسی بھی نقطے کی گردش کی نشاندہی نہیں کرتا ہے اس لیے ہم اسے سال کہتے ہیں۔

لیکن آسمان کی نشانیوں کے اندر سورج کی پوزیشن اور اس کے نقطہ آغاز پر واپسی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، اور یہ ممکن ہے- اسے رقم کا سال (سورج) کہنے کے لیے، جسے انسان نے 28 گھروں میں تقسیم کیا ہے، ہر گھر تقریباً 13 دن کا ہے- صحیح تعداد (13.04487 = 28 + 365.256363) دن ہے، لہذا، جب اس نے دنوں

کی تعداد کو نشانیوں سے تقسیم کیا، تو اس نے سال میں ایک نشان کے علاوہ تمام 13 دنوں کے برابر کر دیے، جس کی قیمت 14 ہے- دن-

اس بنیاد پر انسان زمین کے گرد چاند کی حرکت کے درمیان رشتہ دار رشتہ جوڑنے میں کامیاب ہوا، جسے ہم (قمری مہینہ) کہتے ہیں، اور سورج کے گرد زمین اور چاند کی ایک ساتھ حرکت، جسے ہم (شمسی سال) پھر انسان نے اسے پایا

: قمری مہینوں کے برابر ہے235 شمسی سال 19ہر () (19 x 365.242197) = (235 x 29.53022) =

6939.60174 دن، اور انسان بھی

قدیم زمانے سے اس رشتے کو تلاش کرنے میں کامیاب رہا ہے جو زمین اور چاند کی حرکت کو سورج کے گرد اور مختلف زاویوں سے جوڑتا ہے-

اس کے چار موسم (سب سے طویل اور مختصر راتوں کے ساتھ مساوات)، لہذا اس نے 19 شمسی سالوں کے اندر 7 مکمل قمری مہینوں کا اضافہ کر کے قمری کیلنڈر قائم کیا- بابلی کیلنڈر اور

آج چین میں عبرانی کیلنڈر اپنایا گیا- اللہ

تعالیٰ نے اس معاملے کی وضاحت درج ذیل آیت میں فرمائی ہے:

وہی ہے جس نے سورج کو بنایا

اس کی چمک اور چاند ایک نور اور اس کا حکم اور اس کی منزلیں ہیں تاکہ تم برسوں کی

تعداد اور حساب کتاب کو اللہ نے ان لوگوں کے لیے نہیں بنایا جو حق

کے ساتھ بیان کرتے ہیں-

10:5

چاند کے مراحل بالکل سورج کے مراحل کی طرح ہیں، جنہیں ہم نے رقم کے اندر پایا ہے، نہ کہ چاند کی شکل میں تبدیلی، جو کہ چاند کے مراحل ہیں نئے چاند سے ادھے چاند تک، پورے چاند سے ادھے چاند تک، اور پھر نئے چاند پر اس کا غائب ہونا وغیرہ کیونکہ ان کا یقین تھا کہ چاند ہر قمری مہینے میں صرف ایک بار تمام نشانیوں کے گرد گھومتا ہے، گویا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہر مہینے اس کا ہلال ہر علامت کے شروع میں ترتیب وار اور باقاعدہ طور پر آتا ہے، اور ہم آپ کو چاند کے گھروں کی جانچ پڑتال میں وہ مکانات دکھائیں گے- اس مضمون میں کتاب-

اب ہم یونانی سائنسدان میتن کی مساوات کو پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جو کہتا ہے کہ ہر 19 شمسی سال 235 قمری مہینوں کے برابر ہوتے ہیں- ہم اسے رقم کے دائروں کی حرکات و سکنات کے اندر تصور کرنے کی کوشش کرتے

ہیں: ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ زمین سورج کے گرد 19 بار گھومتی ہے جبکہ چاند زمین کے گرد 235 بار گھومتا ہے-

یعنی: 6939.60174 = 29.53022 x 235 = 19 x 365.242197،

لیکن دوسرا تعلق جس پر ہمیں غور کرنا چاہیے وہ یہ ہے

کہ: سورج کے ان مکانات کی آسمان میں برجوں کے گروپ کے اندر 19 مرتبہ منتقلی، چاند کی 235 منتقلی کے برابر ہے-

ایک ہی رقم کی نشانیاں اور ایک

ہی وقت کی مدت- (A x 235 = 19 x 365.256363 .... یہاں رقم کے قمری مہینے کی لمبائی ہے- A

لہذا ہمارے پاس رقم کے قمری مہینے کی لمبائی ہے، جو 29.5313655191 = 235 + 6939.870897 کے برابر ہے،

اس کے مطابق، رقم قمری سال کی لمبائی کے برابر ہے:

354 37638= 12 x 29.5313655

اور ہر 235 رقم قمری مہینے 19 رقم شمسی سالوں کے

برابر ہیں: x 235-19 x 365.256363 29.5313655-

ان آیات پر غور کرنے سے ہم ان نکات کی نشاندہی کر سکتے ہیں جنہیں اپرشن کرنے کے لیے اپنانا ضروری ہے-

ں سالوں کے وقت کے حساب لگیں۔ اس

کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے پاس ایک میٹونک فلکیاتی (کائناتی دن) ہے جس کی لمبائی (9) کائناتی گھنٹوں کے برابر ہے اس کائناتی دن کے اندر ہر گھنٹہ برجوں کے گرد ایک مکمل شمسی چکر ہے، جس میں سورج اور چاند کے ہاتھ 235 سے ملتے ہیں۔ اس کائناتی دن کے رقبے کے اندر (آنے والے) دنوں میں اسے 235 فلکیاتی مت میں تقسیم کرنا۔

اب ہم جتنے بھی مہینوں کو بڑھنے کی کوشش کریں گے، اس پر غور کریں گے، اور اس پر دوبارہ غور کریں گے جو اوپر بیان کیا گیا ہے

اللہ کی کتاب میں مہینوں کی تعداد بارہ

ہے جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ان میں سے چار حرمت

والے تھے، لہٰذا اپنے آپ کو ذلیل نہ کرو اور مشرکوں

سے لڑو جیسا کہ وہ سب مل کر تم سے لڑیں

گے اور جان لو کہ خدا نیک لوگوں کے ساتھ ہے۔)

09:36

سوال: ان بارہ مہینوں کی تعداد کیا ہے؟

جواب: یہ آسمان کے کئی برج ہیں۔

رقم کے گھروں میں قمری مہینے کی اوسط لمبائی 29.5313655 ہے

شمسی رقم کے مہینے کی لمبائی) - 365.256363 - 12 - 30.438 رقم کے اوسط

قمری مہینے کی لمبائی اور رقم کے مہینے کے اوسط کی لمبائی کے درمیان ارتباط کی قدر

0.9066345-30.438-29.5313655

یعنی ہر شمسی سال میں اوسطاً 10.879614 دن

حقیقی شمسی مہینے کی لمبائی 365.242197 + 12 = 30.4368 ہے۔

قمری مہینے اور شمسی مہینے کے درمیان تبدیلی کی قدر

0.90658 = 29.53022-30.4368

یعنی ہر شمسی سال میں اوسطاً 10.87896 دن

رقم کے قمری مہینے کی لمبائی) 29.5313655

زمین کے گرد چاند کی گردش میں تاخیر کی شرح اور سورج کے گھروں سے اس کی تاخیر کی شرح کے درمیان ارتباط کی قدر

0.01928 10.87896-10.87968

یعنی ہر 1000 سال میں تقریباً 19 دن کا

فرق، جو رقم سال اور شمسی سال کے درمیان صف بندی کی قدر کے بہت قریب ہے۔

0.014166365.242197-365.256363

اس کی قیمت ہر 1000 شمسی سال میں 14 دن ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہم رقم کے سال کی طوالت کا تعین کرنے کے لیے صرف کاریس (سورج) پر انحصار کرنا چاہتے ہیں، جس کی تعریف آسماں کے 12 برجوں سے ہوتی ہے اور کوپس (چاند) پر انحصار کیے بغیر، ہمیں تقسیم کرنا پڑے گا۔ سال کو 28 حصوں میں تقسیم کیا گیا، ہر حصہ تقریباً 13 دن کا ہوتا ہے۔

36428 × 13

گھر (سامنے) کے لیے ہر سال ایک دن گھٹا کر: 364 + 1 = 365، اور دوسرے گھر کے لیے ہر 4 سال بعد دو دن گھٹا کر: 364 + 2 = 366 (جولین ایڈجسٹمنٹ)، اور دو زیرو پر ختم ہونے والے سال جو 400 سے تقسیم نہیں ہوتے گریگورین ایڈجسٹمنٹ)، موسمی سال کے دنوں میں سال کے چار قطبوں کے استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے کیا گیا ہے۔

اس کیلنڈر میں چاند کی مداخلت سے دور رہیں کیونکہ ان دنوں کو قمری مہینوں میں شامل کرنا ناممکن ہے، جن کے آغاز کا تعین نئے چاند کے بعد ہلال کے ظاہر ہونے سے ہوتا ہے اور بغیر کسی بیرونی مداخلت کے۔

وجہ یہ کہ سورج کے گرد زمین کی گردش کے ہاتھ پر تین وجوہات کی بنا پر انحصار

[1 2] کرنا فطری تھا یہ سورج کے گرد زمین کی گردش کی حرکت کے ساتھ سال کے چار موسموں کے زاویوں کی مطابقت ہے (21) مارچ - 21 جون - 21 ستمبر - 21 دسمبر یہ زاویے کیلنڈر پر لاگو نہیں ہوتے سوائے سورج کے گرد زمین کی گردش پر انحصار کرنے کے-

ہیں مساوی چار مقدس مہینوں کی آمد کی ضرورت اور ان کا سال کی شمسی آب و ہوا سے تعلق اور سردیوں کے موسم کے اختتام اور موسم بہار کے آغاز سے زمینی شکار کی ممانعت کے لیے براہ مہربانی اس کا عنوان پڑھیں اس آرٹیکل سے زمین کے شکار کی ممانعت- کتاب) شمال اور جنوب-

[3] روزے کا مہینہ ہر سال شمسی مساوات پر پڑتا ہے، اور روزے کا دورانیہ بغیر کسی استثناء کے، زمین کے تمام خطوں میں 12 سے 13 گھنٹے تک محدود ہونا چاہیے-

اس کے اس نئے پڑھنے سے (سورہ التوبہ - 36 سے مہینوں کی تعداد - یہ ہم پر واضح ہو جاتا ہے کہ بارہ مہینوں کی تعداد بارہ برجوں کے برابر ہے ، نہ کہ گھڑی کے ہاتھ کی گردش (چاند) زمین کے ارد گرد 12 بار، کیونکہ چاند، چاہے اس کے ہلال کی ظاہری شکل اور اس کی غیر موجودگی. یہ سال کے مہینوں میں سے ایک ہے، سوائے اس کے کہ یہ گھنٹے کی رفتار سے سست ہے- رقم کا مہینہ)12(x بذریعہ 11 (زمین) دن، تقریباً 10.87، ہر رقم سال میں، یعنی نشانیوں کے گرد زمین کی گردش، یعنی (علامات)، اسے دیکھے بغیر معلوم نہیں ہو سکتا ہلال کے چاند کے ہاتھ پر، جو ہمیں ان مکانات کا آغاز اور اختتام بتاتا ہے، بجائے اس کے کہ شمسی سال کے چار موسموں کے زاویوں کا مشاہدہ کریں (21 مارچ، 21 جون، 21 ستمبر، 21 دسمبر، کیونکہ یہ نقاط ہر 1000 سال میں 14 دن کا فرق ہوتا ہے، اور اس کائنات سے باہر ایک مقررہ مقام پر بیٹھا ہوا مبصر، چاند، سورج اور زمین کی حرکات کو متعلقہ علامات کے مسلسل میں دیکھتا ہے، یہ محسوس کرے گا کہ سیارہ زمین کے گرد ہر 235 قمری چکر آتے ہیں- ، سیارہ زمین گھومے گا- 19 برجوں کے گروپ کے گرد چکر لگاتے ہیں، اور یہ دیکھا جائے گا کہ سورج آسمان کے ان بارہ برجوں کے درمیان حرکت کرتا ہے، ہر 72 شمسی سال میں 1 دن کے فرق کے ساتھ. اگر ہم چاند کی حرکت کو اس کے ساتھ جوڑتا جاتے ہیں- 12 برجوں کے مسلسل ہمیں کرنا پڑتا ہم ہر 32 قمری چکروں میں ایک مکمل قمری چکر شامل کرتے ہیں تاکہ اس کے نقاط رقم کے مسلسل سے مماثل ہوں-

لہذا جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ ہر 32 مساوی مہینوں میں مکمل چاند کا ہلال شامل کرنا مہینوں کی تعداد کی خلاف ورزی کرے گا کیونکہ تیسرے سال اس کے پاس 12 ہلال کے بجائے 13 ہلال ہوں گے حرکت، مسلسل اور اسم کے تعین میں غلط ہے، کیونکہ وہ بنیادی طور پر پہلے سے حرکت بتدریج سیارے زمین کی حرکت کا مشاہدہ کر رہا ہے اگر وہ کائنات سے باہر کسی مقررہ مقام پر بیٹھتا تو اسے معلوم ہوتا کہ پہلے سال کی لمبائی 12 ماہ کی مقررہ آسمانوں کے اندر ہوتی ہے- جس کے دوران چاند اسی رقم کے علاقے میں سورج کے راستے سے 11 زمینی دن کے زوال کے ساتھ سست ہوگیا، اور اگلے سال بھی 12 رقم مہینوں کی لمبائی تھی، اس دوران چاند ایک بار پھر راستے سے سست ہوگیا- اسی رقم کی جگہ کے اندر سورج کے چاند گرہن کے دنوں کی کل تعداد 22 زمینی دنوں کی ہو گئی تاہم تیسرے سال اور خاص طور پر اس کے آٹھویں مہینے میں جمع ہونے والی قدر چاند گرہن ہونے قمری مہینے کی لمبائی بن جائے گا، اور وہ اس مہینے کے اضافے کے بعد قمری: چاند کے نقاط اپنی جگہ پر واپس آجائیں گے، اور ہمارے پاس تین سال ہوں گے، جن میں سے ہر ایک 12 مکمل رقم کے مہینے ہوں گے، اس دوران 37 قمری ہلالیں آئیں گی-

اس کا مطلب یہ ہے کہ قمری مہینے کو شامل کرنے کے لیے نقاط ہر 32 ماہ میں آنا چاہیے، ہر 36 مہینے میں نہیں-

یعنی، ہر 32 رقم سورج مہینوں کو 33 رقم کے چاند مہینوں کے برابر ہونا چاہیے-

29.5313655 x 33 = 974.534 دن

30.438 x 32 = 974.016 دن

ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ان دو نمبروں کے درمیان ایک اور فرق ہے، جس کی قدر ہے:

0.518-974.016 -974.534

اس مدت میں ترمیم کی جاتی ہے جب ہر 19 سال میں 36 ماہ کی مدت میں ہم سورج اور چاند کے مراحل کے بارے میں بات کرتے ہوئے اس موضوع کو مکمل بحث کے ساتھ بیان کریں گے-

اس بنیاد پر، کائناتی گھڑی انتہائی درستگی کے ساتھ ترتیب دی گئی ہے، اور مہینوں کی تعداد میں 12 مقررہ اور غیر متحرک رقم مہینے ہیں-

چنانچہ سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 36 کو ہم اس طرح پڑھ سکتے ہیں:

اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ ہے

جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، ان میں سے چار

حرمت والے تھے، لہٰذا ان میں اپنے آپ پر ظلم نہ کرو اور

مشرکوں سے جنگ کرو سب مل کر، جس طرح وہ سب مل

کر تم سے لڑتے ہیں، اور جان لو کہ اللہ ڈرنے والوں کے

ساتھ ہے۔) 36 09

اس طرح بارہ مہینوں کی تعداد سنانیوں کی تعداد ہے نہ کہ ہلال کی، اور ہلال کا کام ان علامات کے اندر مہینوں کے آغاز اور اختتامی معامات کی نشاندہی کرنا ہے۔
ان دونوں آیات کی ترتیب میں ایک عددی اشارہ ہے اور میں اسے اتفاقی نہیں سمجھتا، جو کہ ہر تین سال کے مہینوں کی تعداد آیت نمبر 36 کا عدد ہے، یعنی 3 x 12، اور یہ کہ ان تین سالوں کے ہلال کے اعداد النصی کے ہلال کے ساتھ ہیں، اب النسی اور اس کے بعد والی آیت کے نمبر میں ہیں، اور اس کی تعداد 37 ہے- یہ ہر تین سال میں 37 چاند پر مشتمل ہے، اور ہم یہ واضح طور پر دیکھیں گے جب ہم آپ کو یہ بتائیں گے کہ ہمیں کس طرح صحیح طریقے سے النسای کی آیت کو پڑھنا چاہیے اس علم اور منطق کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر عائد کی ہے۔ اور قیمتی مذہب کی بنیادوں اور ستونوں میں شمار ہوتا ہے۔

غار سورا

خانقاہ آور لیڈی آف

سیدنایا شہر کے وسط میں ایک چٹانی پہاڑی کی
چوٹی پر واقع یہ خانقاہ مشرق سے سیدنایا گاؤں کو دیکھتی ہے- خانقاہ کے ارد گرد تین
اطراف سے یہ خانقاہ شام میں قرون وسطیٰ کے قلعوں سے مشابہت رکھتا ہے-

نمبر 300 اور 309 کا رشتہ

300 شمسی سال اور 309 قمری سالوں کے درمیان حقیقی تعلق کیا ہے؟ یہ سوال
بہت پوچھا گیا ہے اور اس کی نشاندہی برادران بسام الجرار اور ڈاکٹر رشاد خلیفہ، میرے والد نیازی عزالدین نے اپنی کتاب النسائی
میں، ہمارے خاندان بھائی شیخ ممدوح کوسبانی اور بہت سے لوگوں نے کی ہے- النسائی کی ویب سائٹ پر آنے والے سبھی یہ جاننا چاہتے تھے
کہ سورہ الکھف میں ان دو نمبروں کے ذکر کے پیچھے کیا راز ہے، اور کیا واقعی یہ ہے کہ ہر 300 شمسی سال 309 قمری سال کے
برابر ہیں؟ سب نے اس کا حساب لگانے کی کوشش کی لیکن اس میں دو ماہ یا اس سے زیادہ کا فرق تھا اور اس میں مستقل مزاجی نہیں ہے-
ہرگز نہیں جب تک کہ ہم صرف کسروں کو ختم کرنے کی کوشش نہ کریں۔

ان میں سے کچھ نے اس سادہ فرق کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی اور سمجھا کہ نمبر 61 354 نمبر 354.36264 کے برابر ہے، یہ جانتے ہوئے کہ
دونوں نمبر ایک دوسرے کے قریب ہیں، لیکن جب آپ اس نمبر کو 300 یا 309 سے ضرب کریں گے تو نتیجہ بہت بڑا ہوگا-

وہ لوگ جنہوں نے مساوات پر 61 354 کی قدر مسلط کرنے کی کوشش کی یہ کہہ کر نتیجہ اخذ کیا
جولین سال 365.25 دن لمبا ہوتا ہے، اور اس قدر کو 300 سال سے ضرب دینا برابر ہوتا ہے:
365.25 x 300 = 109575 دن

اس نمبر کو 309 سے تقسیم کرنا
مساوی ہے: 109575-354.61165309-

اس مفروضے کی بنیاد پر، قمری مہینے کی اوسط لمبائی کے برابر ہوگی:
354.61165 - 12 - 29.55097 یہ بالکل درست نہیں ہے، اور اس کے اور حقیقی نمبر کے درمیان فرق یہ ہے:
29.55097 - 29.53058 = 0.02039، یعنی ایک بہت ہی آسان شعٹ اور سادہ منٹ کی قدر کے ساتھ، لیکن یہ قدر جب
ہم اسے بڑی تعداد سے ضرب دیتے ہیں اور 300 سال تک، سال کے طور پر، فرق منٹوں کا نہیں بلکہ مہینوں کا ہو جاتے گا-

کیونکہ 309 سال کی مدت ان دونوں درج ذیل نمبروں کی بنیاد پر دنوں کے برابر ہے-

109574.999=309 x 354.61156

109499,39064=309 x 354.36696

دو نمبروں کے درمیان فرق یہ ہے

75.60836 = 109574.999-109499.39064 دن جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں

اس لیے مجھے کیلنڈروں کا ایک اور مجموعہ تلاش کرنا پڑا جو 45 قبل مسیح سے پہلے منظور کیے گئے تھے- مجھے وہ لوگ مل گئے-
وہ اس وقت سال کی طوالت کو بغیر کسی اضافہ کے صرف 365 دن سمجھتے تھے اور یہ کیلنڈر پر مبنی تھا-
الیگزینڈر، قدیم یونانی کیلنڈر کے مطابق 311 قبل مسیح میں جانا جاتا ہے- یا مصری قبطی کیلنڈر، جسے شہداء کا کیلنڈر کہا جاتا ہے-
وہ خوش نصیب اور پاکیزہ لوگ جن کے ساتھ تاریخ کا آغاز 284ء میں ہوا اور آپ سال کے دنوں کی گنتی اور وقت کا حساب لگانے میں اسی طریقہ پر عمل کرتے ہیں-
دسویں ظلم و ستم کے دوران رومی قاتل ڈیوکلیشن کی طرف سے کیے گئے قتل عام کے بعد جو کلیسا تاریخ سے لے کر ستانا رہا ہے-
اس دور میں اس کی پہلی نسل- بہت سے مورخین کا خیال تھا کہ غار والوں کے لڑکے اس ظالم کے ظلم سے بھاگ رہے تھے-
خاص طور پر اس کی بڑی تعداد کی وجہ سے جو اس کے ہاتھ سے ہلاک ہوئے، جو دس لاکھ شہیدوں تک پہنچ گئے، اور ان کے پاس کوئی وجہ نہیں تھی-
ایک اور وجہ یہ ہے کہ وہ اس عقیدے سے چمٹے ہوئے ہیں اور لڑکوں کے فرار کو اس خوفناک واقعے سے جوڑتے ہیں، لیکن ہمیں اس کو مزید غور سے دیکھنا چاہیے-
اس آیت میں ان فنکاروں کے فرار ہونے کے واقعہ کا ذکر ہے جو مذہبی افکار کے پھیلاؤ کی وجہ سے ابتدائی ظلم و ستم کا شکار تھے-
پہلی توحید، جس کا آغاز یا نو ہیرو کے پہلے ظلم و ستم کے دور میں سنہ 65 عیسوی میں، عیسائی مذہب کی دعوت کو پھیلانے کے ساتھ شروع ہوا-
توحید اور خدا پر یقین کا داعی، واحد خالق، جس نے اس کا مقابلہ (باپ اور بیٹا) کے نعرے کے تحت شرک کے پہلے خیال سے کیا
نیکی کا دیوتا (مسیح) اور برائی کا دیوتا (شیطان)، یعنی معبودوں کی کثرت اور ان بارہ رسولوں کی تقدیس جن کی تعداد لاگو ہوتی ہے-
ان کے کئی معبودوں پر، جیسے سمندر، ہواؤں، جنگ، امن، محبت، برائی، پہاڑوں، بارش وغیرہ کے دیوتا) اور وہ جو علامت ہیں-
ان کے دیوتاؤں کی کثرت کے لیے، جن کے ستارے آسمان کے برجوں سے چمکتے ہیں، اور جن میں زیادہ تر قدیم رومن کیتھولک مذاہب مانتے ہیں-
جس کی بنیاد 300 قبل مسیح (جی ہاں BC) میں رکھی گئی تھی اور یہ یہاں راہب کے لیکچرر میں تلاش کرنے کی کوشش نہیں ہے-
وہ عیسائی جس نے اسلام قبول کیا (جوزف ایسنس) (1) انٹرنیٹ پر اور اس کے کیتھولک چرچ کے عقائد کی تدریس، اور 25 پر غور کرتے ہوئے
دسمبر مسیح کی پیدائش کا جشن منانے کی تاریخ ہے اور اس کا مسیح کی پیدائش سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ سورج کی سالگرہ ہے) طویل ترین رات تک
سال میں-

یہاں تک کہ میں نے انسانی اور اسلامی کیلنڈر کی ویب سائٹ پر ایک موضوع پوسٹ کیا ہے جو اس موضوع کو قدیم یونانی کیلنڈر سے مشابہت کی بنیاد پر ایک اور انداز میں بیان کرتا ہے، جس میں سال کی طوالت کو قمری کے مقابلے میں صرف 365 دن سمجھا جاتا ہے- کیلنڈر جو کہ شمسی مہینے پر منحصر نہیں ہے، لہذا تخمینی تعداد غلطی میں تھی اور صرف دو دن کے لیے جیسا کہ درج ذیل مثال میں دکھایا گیا ہے-

109500 = 300 x 365

ناقابل فراموش قمری سال کی طوالت پر منحصر ہے، یعنی 12 مکمل قمری مہینے:

109499,39064 = 309 x 354.36696

قدیم یونانی نمبر اور اس قمری سال کے درمیان فرق برابر تھا:

0.60936 = 109500-109499,39064، یعنی تقریباً آدھے دن کا فرق

قارئین نے اس چھوٹے سے فرق پر اعتراض نہیں کیا، شاید اس لیے کہ یہ بہت قریب ہے اور یہ کہ یہ نصف دن کا فرق ہے، جو گزشتہ مدت کے مقابلے میں قدرے قابل قبول مدت ہے، جو کہ 77 دن تھی- نوٹ کریں کہ یہ مساوات سہ ماہی دن کی قدر کو مدنظر نہیں رکھتی، جسے ہر چار سال بعد شامل کرنا ضروری ہے، جیسا کہ ہم جولین کیلنڈر میں کرتے ہیں، اور یہ کہ ہم جس وقت کا ذکر کر رہے ہیں وہ دراصل جولین دور ہے-

1. مبلغ جوزف ایسنس کے لیکچر اور کیتھولک چرچ کے بارے میں اس کی نمائش اور اس کے قیام کے وقت اور پچیس دسمبر کو منتخب کرنے کی وجہ دیکھیں جو قدیم رومی مذہب میں
سورج کی عید تھی- بالکل چوتھی صدی اور بعد میں، اور عیسائیت سے پہلے 300 کے بعد سے اس چرچ کی تعلیمات۔

ایک قارئین نے اپنا اعتراض بھیجا اور کہا کہ خدا حق ہے اور جو اقدار وہ متعین کرتا ہے ان کا اس سے زیادہ قطعی ہونا چاہیے اور فرق یہ ہے کہ
77 دن یا آدھے دن کی قدر کے ساتھ یہ درستگی اور درستگی کا ثبوت نہیں ہے- اور اس نے جو کہا وہ سچ تھا- میں نے اس نتیجہ
کو قبول نہیں کیا، اور میں نے تحقیق جاری رکھی اور پایا کہ مساوات صفر کے برابر نہیں ہوگی سوائے دو امکانات کے، ایک کمزور اور دوسری مضبوط، جو
درحقیقت اس سال کا تعین کرتی ہے جس میں غار والے اپنے غار میں داخل ہوئے تھے- صحت سے متعلق، اور یہ مندرجہ ذیل ہے:

پوری تاریخ میں، انسانوں نے سال کی طوالت کو مختلف شکلوں اور طول و عرض میں فرض کیا ہے- اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، لیکن اہل غار کا یہ قصہ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ نے سورۃ
لکہف کی آیت نمبر 4 میں بیان کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں: "اور وہ ان لوگوں کو خبردار کرتا ہے جو کہتے

ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے غار کو پکڑ لیا ہے- بیٹا-""

[18:4]

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں کلیسیا کے اس دعوے کی مدت کو تلاش کرنا چاہیے کہ خدا کا ایک بیٹا تھا، یعنی ایک بیٹا، اور کیلنڈر اس کی پیروی کرتے ہیں-
صرف مدت اور یہاں ان کیلنڈروں میں سے سب سے اہم اور ان کی لمبائی ہیں:

-1- جولین سال (A) (C) کی لمبائی 365.25 دن کے برابر ہے-
300 جولین سال کی لمبائی 300 109575 - 365.25 x دن ہے-

2 گریگورین سال (B) (G) کی لمبائی 365.2425 دنوں کے برابر ہے
اور 300 گریگورین سال کی لمبائی 300 109572.75 = 365.2425 x دنوں کے برابر ہے-

3- یونانی سال (C) (J) کی لمبائی جو 365 دن ہے،
اور 300 یونانی سالوں کی لمبائی 300,365 = 109,500 دنوں کے برابر ہے-

4- جہاں تک قمری مہینے کی اوسط لمبائی کا تعلق ہے تو یہ 53058 29 کے برابر ہے لیکن یہ اوسط شمسی سال کی لمبائی یعنی سورج کے گرد زمین کی گردش (365.2421947) کے برابر ہے، لیکن انسان اس تک نہیں پہنچ سکا- نتیجہ بیسویں صدی تک، یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس دن تک گریگورین کیلنڈر پر انحصار کرتا ہے، یعنی (365 2425) اور یہ کہ سال 1582ء سے پہلے، سال کی طوالت صرف (365 25) پر مبنی تھی- سال 45 قبل مسیح، اس وقت کے سال کی قیمت اس کے لیے انسانی حساب کے مطابق تھی، اور 311 قبل مسیح تک، اس کی قیمت صرف 365 دن تھی، اس سے قمری مہینہ اس آخری قدر 53058 29 سے ہٹ کر دوسرے میں چلا جاتا ہے- قدر، کیونکہ یہ بنیادی طور پر ایک رشتہ دار رقم کی قدر ہے، یعنی، ان تمام کیلنڈروں کے سائز کو ان کی نسبتی لمبائی سے تقسیم کرنے سے، ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ ان کی اوسط اوسط کے برابر ہے- (29) (53022) یہ وہ طوالت ہے جس پر کوئی فیصلہ یا اختلاف نہیں ہے کیونکہ یہ چاند کے ظاہر ہونے سے شروع ہوتا ہے اور 311 قبل مسیح میں آج تک ختم ہوتا ہے- لہذا، قمری سال کی لمبائی (D) (m)
اس مہینے کی قدر کے 12 کے ضرب کے برابر ہے- یاد رکھیں کہ وقت کی یہ مدت ایک سال کی قدر کے برابر نہیں ہے کیونکہ وقت کی یہ مدت مساوی نہیں ہے- ایک مدت تک. کسی بھی جسم یا سیارے کا کسی دوسرے سیارے کے گرد ایک وقت کے لیے گردش کرنا، لیکن یہ صرف چاند کی زمین کے گرد گردش کی مدت اور صرف 12 بار کی مدت کا نتیجہ ہے- جو اس کے برابر ہے:
دن اگر ہم اس نمبر 29 53022 x 12 = 354 36264
کو 309 سے ضرب دیں تو نتیجہ اس کے برابر ہوگا:
109498.05576-354.36264 x 309

یہ تاریخی طور پر نوٹ کیا گیا ہے کہ 325 عیسوی کلیسیا کی تاریخ میں دو کیلنڈروں کے استعمال کے درمیان ایک واٹرشیڈ سال تھا، ہاں، تاریخ نے جولین صریحہ استعمال کرتے ہوئے دنوں کی تعداد درج کی تھی، سوائے اس ترمیم کے جو ہوئی تھی- اس سال کے اٹھارہ مارچ کو اور اس دن کی تاریخ کو تبدیل کر کے 21 میں کو حذف کر دیا گیا، بشمول 3 دن- اس سال کی تاریخ میں 18، 19 اور 20 مارچ کا کوئی وجود نہیں تھا. جیسا کہ 1582 عیسوی میں ہوا تھا جب ہم نے دوسری تحقیق میں جن دس جامع ایام کی بات کی تھی، اس کتاب سے حذف کر دیے گئے تھے- یہ حذف 325 عیسوی سے پہلے کے دور کو گریگورین دور بنا دیتا ہے، حالانکہ

یہ گریگورین ترمیم سے 13 صدیاں پہلے ہوا کیونکہ عمل ایک ہی ہے اور حساب ایک ہی ہے، اور ان میں فرق یہ ہے کہ انہوں نے اس سال میں 3 دن منسوخ کر دیے. لیکن انہوں نے صحیح لیپ کا قاعدہ قائم نہیں کیا، اور کیا ہوا؟ 1582 عیسوی میں انہوں نے دس دنوں کو منسوخ کر دیا. لیکن انہوں نے یہ قاعدہ قائم کیا کہ ہر سال یہ دو صفر کے ساتھ ختم ہوتا ہے اور اسے 400 کے عدد سے تقسیم نہیں کیا جا سکتا، بلکہ یہ ایک غیر لیپ سال ہے- ایک عام سال جس میں موسم خزاں اور بہار کا سالستیس دوہرایا ہے اور واپس آتا ہے اور صفر سے شروع ہوتا ہے-

ایک چارٹ جو 400 سالوں میں موسم گرما کے اتار چڑھاؤ کو ظاہر کرتا ہے-
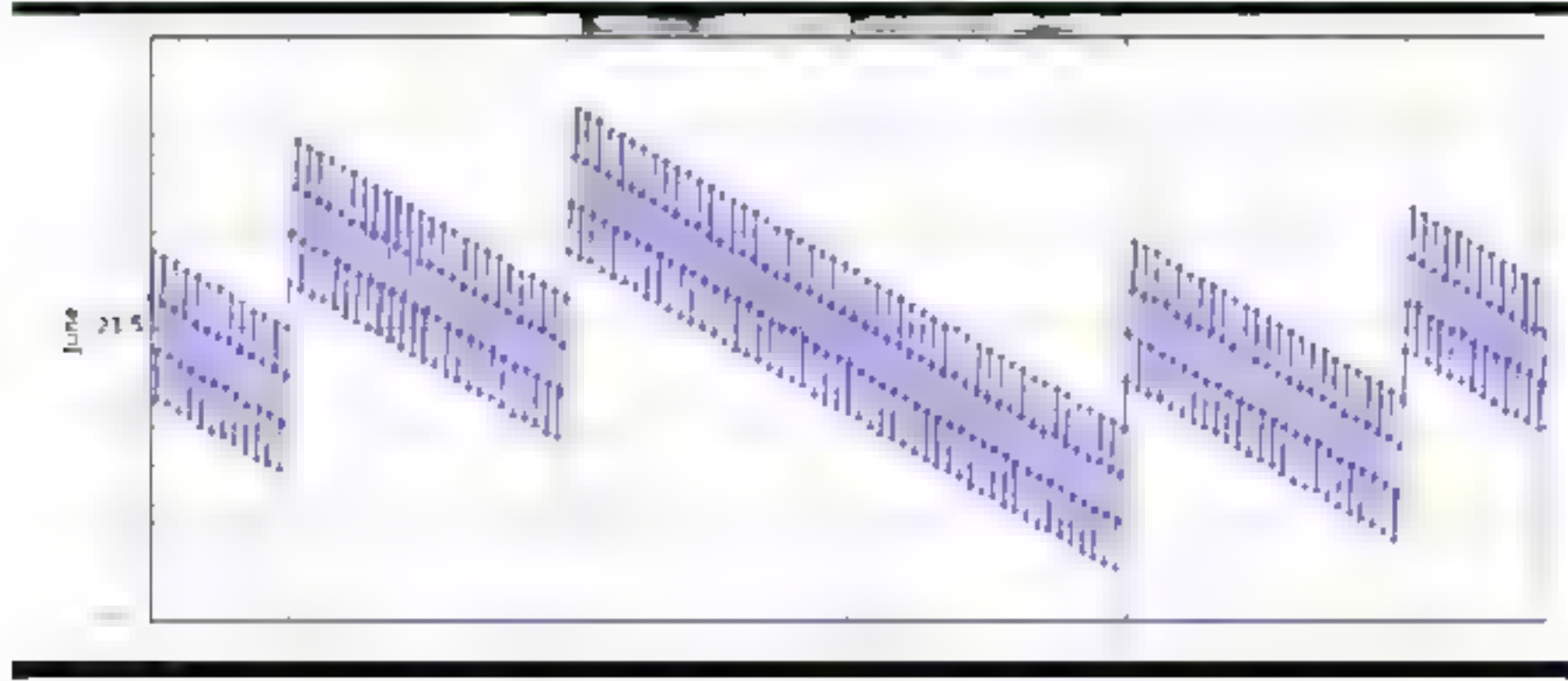
5- جہاں تک سال کی طوالت کا تعلق ہے تو سورج قمری ہے (E) (N) یعنی سس کے استعمال سے یہ ہے

152: 1880 قمری مہینہ

قابل غور ہے کہ یہ (1880 x 29.53022) +152 = 365.2421947-152(55516.8136)

ناسا کے مطابق آج کے حقیقی شمسی سال کی لمبائی کے برابر ہے-

(بلا رکاوٹ) قمری سال کی قدر شمسی سالوں کی باقی اقدار سے مختلف ہے جن کا یہاں ذکر کیا گیا ہے:

جولین سال کے ساتھ فرق = 109575 -109498.05576 = 76.94424 دن

گریگورین سال کے ساتھ فرق - 109572.75 -109498.05576 = 74.69424 دن

پہلا امکان (کمزور امکان)

میں پچھلی تحقیق میں آخری شمارے کی طرف جھک رہا تھا، جسے حذف کرنا پڑا کیونکہ یہ شک کے دائرے میں آگیا تھا- جس سے کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا اور اس میں فرق صرف دو دن کا تھا. قمری مہینے کی اوسط لمبائی بھی 29 53022 کے برابر بنتی ہے، لہٰذا اس تعداد کی بنیاد پر قمری سال کی طوالت کے برابر ہے-

354 36264 = 29 53022 x 12

309 سال کی مدت میں، یہ اس کے برابر ہے: 109498 05576

اس کے اور قدیم یونانی سال کے درمیان فرق اس طرح ہوا:

یونانی سال کے ساتھ فرق - 109500 - 109498 05576 = 1 944424 دن، یعنی دو دن کا فرق، جیسا کہ ہم دیکھ سکتے ہیں-

دوسرا امکان، جو کچھ زیادہ مضبوط ہے:

ہم 29 AD سے گنتی شروع کرتے ہیں، اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ یہ یونانی کیلنڈر کا استعمال کرتے ہوئے 325 AD تک جاری رہتا ہے، یعنی 365 دن اور بغیر..

کوئی اضافہ نہیں ہوتا-

325 - 29 - 296 یونانی سال، جو اس کے برابر ہے:

296 x 365 = 108040 دن

پھر ہم بعینہ چار سالوں کی پیروی کرتے ہیں اور سال 325 کے بعد جولین کیلنڈر پر انحصار کرتے ہوئے، یعنی 365.25:

4 x 325.25 = 1461 دن

یہ برابر ہے: 108040 + 1461 = 109501 دن

اب ہم ان تین دنوں کو حذف کرتے ہیں جو 325 عیسوی میں نکیائی اجلاس میں حذف کیے گئے تھے، اور نتیجہ یہ ہے

109501-3 = 109498 دن

پھر دونوں کیلنڈروں میں سالوں کی تعداد

109498.05576-109498 = 0.05576 ہوگی، یعنی صرف 70 منٹ کا فرق۔

اس نظریہ کی بنیاد پر، عربوں کے نسیئی کو اپنانے کا مسئلہ 329 عیسوی میں شروع ہونا چاہیے، تاکہ اس سال میں دونوں کیلنڈر مل جائیں، صرف 70 منٹ کے فرق کے ساتھ. اب ہم سال 610 کو گھٹاتے ہیں- اسلامی دعوت کا آغاز 329 نمبر سے ہوا، تو نتیجہ برابر ہے- کو:

610-329 = 281 سال

یعنی عربوں نے اسلام سے 281 سال قبل یعنی 329 عیسوی تک النصیعی پر انحصار کیا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ غار کے لوگوں کے نوجوانوں نے اس غار میں پناہ لی جب مسیح کے مصلوب ہونے اور مردوں میں سے جی اٹھنے کا شبہ تھا۔ اس نے اسے آسمان پر اٹھایا اور رومیوں نے رسولوں کا تعاقب کیا، اور AD 65 سے چرچ کے خلاف تمام بار بار ہونے والے ظلم و ستم سے پہلے۔ (282 عیسوی) تک اور کلیسیا کے ان سازشوں میں داخل ہونے سے پہلے جن میں بعد میں انہوں نے مسیح کی نوعیت کی وضاحت کے سلسلے میں اختلاف کیا وہ کونسل آف نیسیا (325 عیسوی) کے صرف چار سال بعد اسی نیند سے بیدار ہوئے۔ سال (329 عیسوی) میں، جب چرچ کے معاملات طے پا گئے۔
انہوں نے دو فطرتوں، باپ اور بیٹے کو ملا کر شروع کیا، اور ان تمام ظلم و ستم کو ختم کیا جن کا چرچ کو نشانہ بنایا گیا، اور معاملہ مستحکم ہوا۔

یہ اس مخمصے کا پہلا تجربہ ہے، اور ہم نے دیکھا کہ اگر ہم دیگر امکانات کو خارج کر دیتے، تو اختلافات زیادہ ہوتے۔
70 دنوں سے جیسا کہ ہم نے دیکھا۔ اس تجربے میں ہمیں معلوم ہوا کہ منظور شدہ کیلنڈر
ہیں: 1 - یونانی کیلنڈر (365) دن 325 عیسوی تک۔
2- پھر گریگورین کیلنڈر، یعنی 3 دن حذف کر دیے گئے، لیکن دن یونانی کیلنڈر کے مطابق حذف کیے گئے، جولین کیلنڈر کے مطابق نہیں)۔
-3- پھر جولین کیلنڈر (365.25 دن)' کے مطابق سال (329 عیسوی) تک آخری چار سالوں کی پیروی کریں۔
یعنی شمسی گنتی تین کیلنڈروں پر مبنی تھی: قدیم یونانی، گریگورین اور جولینین)۔
تاہم، ان سب کے باوجود، میں اس دریافت سے مطمئن نہیں تھا کیونکہ یہ بہت سے تاریخی حقائق سے متصادم ہے، خاص طور پر نظریاتی اختلافات اور ظلم و ستم کا مسئلہ جو چرچ اور اس کے پیروکاروں پر برسوں سے کرتے، اور یہ کہ اس دور میں غار کے لڑکوں کا فرار۔
خاص طور پر رسولوں کے دور سے وابستہ مدت چرچ کی فکر کی ترقی سے مطابقت نہیں رکھتی، جس کا آغاز الٰہی تثلیث کے خیال کے ظہور سے ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ اگر یونانی کیلنڈر 325 عیسوی میں جولین کیلنڈر کے ساتھ سینس مشک کی تاریخ کے ساتھ موافقت کرتا جاتا ہے، تو فرق یہ ہوگا
اس کے اور جولین کیلنڈر کے درمیان فرق 3 دن سے بہت زیادہ ہے، کیونکہ 45 قبل مسیح سے 325 عیسوی تک کے سالوں کے دن یہ ہیں:

45+325 x 365 = 370 x 365 = 135,050 دن (

جیسا کہ Giuliani کی لمبائی میں اسی
مدت کے لیے، یہ ہے' 135142.5365.25 x 370-

یعنی فرق کے ساتھ

135142 5-135050 = 92 5 دن، اور سال 325 AD
میں تین دن حذف کرنے کے بعد بھی، 92.5 - 3 - 89.5 دن جب تک کہ پہلی گریگورین ترمیم نہیں ہو جاتی۔

تیسرا امکان، جو اہل غار کے داخلے کی تاریخ کو انتہائی درستگی کے ساتھ دکھاتا ہے، اور اس مسئلے کو اس مدت کے لیے منظور شدہ تمام کیلنڈروں سے جوڑتا ہے، یہ ہے.

سکیم (S-10)
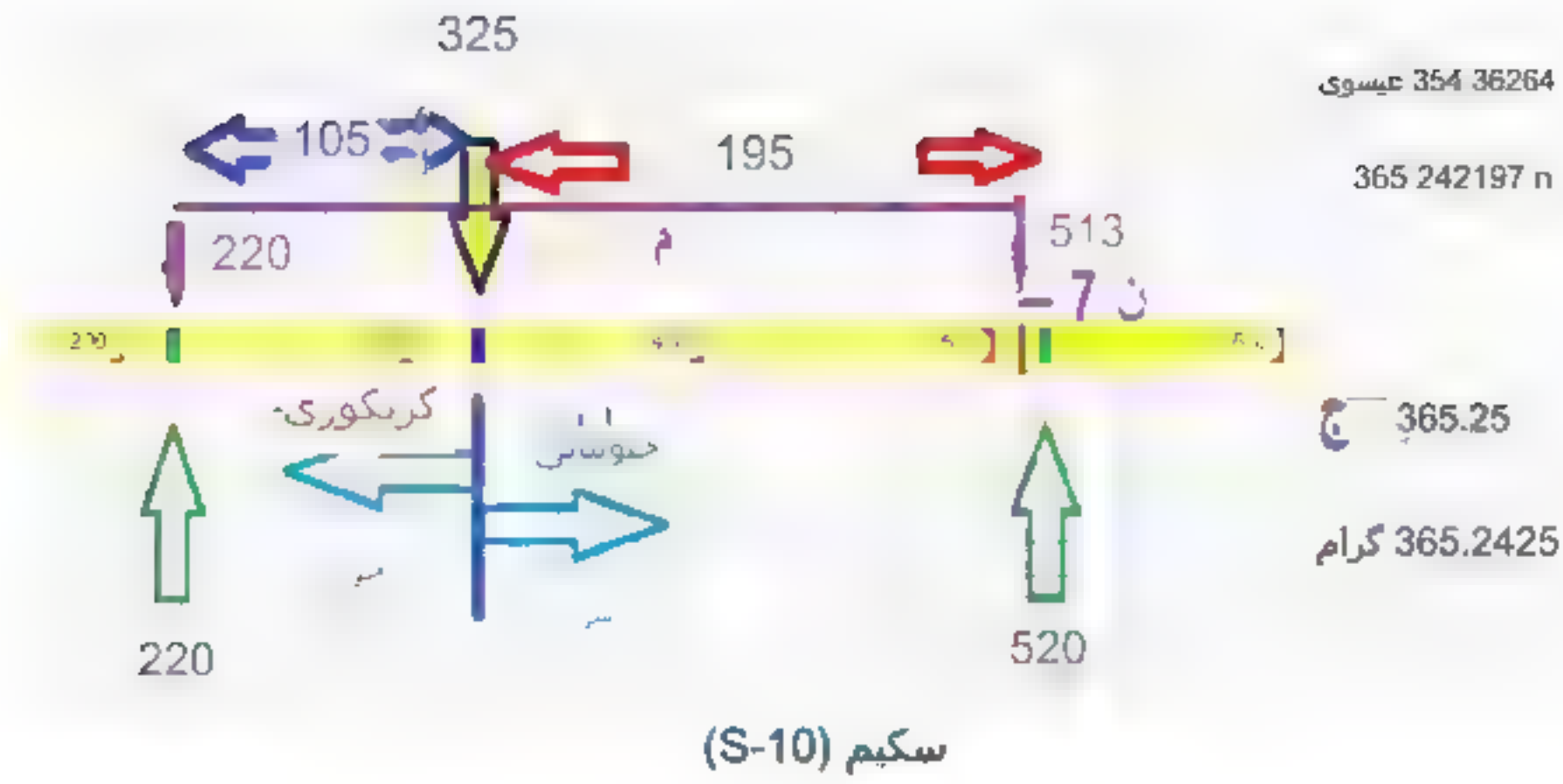
عجیب بات یہ ہے کہ یہ امکان اس زمانے میں استعمال ہونے والے چاروں کیلنڈروں کو جوڑتا ہے، اور یہ بھی بتاتا ہے کہ عربوں نے اپنے وقت کے حساب میں نسائی کا استعمال کرتے ہوئے اسے کس سال میں اپنایا. اور یہ اب کو دکھاتا ہے کہ لوکوں کے نوجوان غار میں عیں 220 عیسوی میں داخل ہوا ہوگا اور یہ کہ 325 عیسوی تک کا منظور شدہ کیلنڈر صحیح گریگورین تھا یہ سال میں 3 دن کے خاتمے کی وجہ سے ہے۔

جولین کیلنڈر کا 325 عیسوی، یعنی:

325 - 220 = 105 گریگورین سال

105

یہ مدت جولین کیلنڈر کے ذریعے ماپی جانے والی مدت ہے، جسے ہر 4 سال بعد بغیر کسی رکاوٹ کے کمپریس کیا جاتا ہے۔

یعنی 195 x 365.25 = 71223 75 دن ہم گریگورین

اور جولین ٹیبلز کو شامل کرتے ہیں:

38350.4625+109574.212571223.75 دن

اب ہم مساوات کا دوسرا رخ تلاش کرنے کے لیے چاند اور چاند کے قمری مہینوں کا حساب لگا کر دنوں کی گنتی شروع کریں گے۔ یہ دو ادوار پر مشتمل ہے، کیونکہ عربوں کی تاریخ میں بتایا گیا ہے کہ عربوں نے اسلام سے تقریباً 200 سال قبل نسائی پر بھروسہ کرنا شروع کیا تھا، جیسا کہ تاریخ میں بیان کیا گیا ہے (Q) - (12)- سچے اور پھر آپ کوارڈسٹ دریافت ہوں گے۔

مندرجہ ذیل 7

اچھے سال اور 302 سال جن میں ہم برائی نہیں کرتے ہیں ان دنوں کی قدر کے برابر ہیں جو ہم نے مساوات کے پہلے حصے میں بیان کیے ہیں:

اسکیم ()10(- S سب سے اوپر)

309302+7

7 x 365.2425-2556.695379 دن

302 x 354.36264-107017.5173 دن

2556.695379 + 107017 5173 = 109574 2127: اب ہم دونوں بچوں کو ایک ساتھ شامل کرتے ہیں۔

اب ہم مساوات کے دوسرے پہلو سے مساوات کا پہلا رخ گھٹاتے ہیں:

109574.2127-109574.2125 0.000159 =

یعنی ایک اوور سے کم کا فرق

ایک سیکنڈ کا سوواں حصہ۔

عجیب بات یہ ہے کہ یہ مساوات صرف ان تمام کیلنڈروں کے تمام نقاط کو استعمال کرتے ہوئے درست ہوتی ہے تاکہ یہاں جن سالوں کا حوالہ دیا گیا ہو اسے دکھایا جائے-

گویہ اس بات کا حتمی ثبوت موجود ہے کہ تمام کیلنڈر ایک دوسرے سے مکمل طور پر جڑے ہوئے ہیں-

ابھی آئیے اس مفروضے کی کہانی کی صداقت کی تصدیق کے لیے ان سالوں کے واقعات کو تاریخی طور پر دیکھتے ہیں:

220 عیسوی میں نوجوان کس چیز سے بچنے کے لیے
غار میں داخل ہوئے؟ بت پرست پرست اور اساطیری شہنشاہ مارکس اوریلیس انتونیس AD 222 تک قاتلانہ شہنشاہ کاراکلا کے
قتل کے بعد شاہی تخت پر بیٹھا تھا اس نے اپنی دادی (جولیا میسا، جولین ایمپریس کی بیوہ، امپریس جوسلیا کے
بھائی کو چھوڑ دیا تھا- شہنشاہ سیٹیمیئس سوگروس کی بیوی)، اسراف میں مشغول ہونے کی وجہ سے، اپنی پارٹیوں،
دعوتوں، اور اپنے بت جیسی پرستی کے لیے، وہ وہ شخص تھا جس نے رومی دیوتا مشتری کی بجائے شام کے دیوتا بعل کو سجدہ کیا،
اس لیے وہ سیاہ رنگ لائے- تاہم، اس نے دوسرے مذاہب کو اجازت دی اور اس سے پہلے اقتدار میں آنے والے شہنشاہوں
کے مقابلے میں چرچ کا روادار تھا، جو اس دور میں عیسائیت کے بار بار ہونے والے ظلم و ستم میں انتہا کو پہنچ گئے-
193ء میں چرچ کے پانچویں ظلم و ستم کے بعد- اس دور میں
کلیسیا میں نئے خیالات نمودار ہوئے، یکے بعد دیگرے کلیمنٹ آف الیگزینڈریا، آباو اجداد، باسیلیڈس، سیٹرنیس، مارسیون اور لوگوسیر
کے نظریات سے لے کر ترتولیس کے نظریات کے ظہور تک، جس کا آغاز الہی تثلیث کی وضاحت سے ہوا، اور مسیح کی صفات کو
بڑھا کر، اس طرح کہ باپ وہ ہے جو کنواری کے پیٹ میں پیدا ہوا، یا یہ کہ بیٹا سورج کی کرن کی مانند ہے جو باپ سے نکلتا ہے اور اس طرح خدا-
باپ وہ ہے جس نے مسیح بیٹے کو جنم دیا- ہیں
وجہ یہ ہے کہ آپ کو معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے اہل غار کے نوجوانوں کے فرار کو اس دور کے ان متعدد بدعتوں سے جوڑ دیا ہے، چنانچہ آیت نمبر 4 میں ان کا ذکر کیا گیا ہے-

سورۃ الکہف سے اس شکل میں:

اور اُن لوگوں کو خبردار کرتا ہے جو کہتے ہیں کہ خدا نے بیٹا بنایا

[18:4]

یہ پہلے امکان کے نتائج سے یکسر مختلف ہے، جو مسیح کی زندگی کے ساتھ موافق تھا، جیسا کہ ظلم و ستم کے لیے جو بے نقاب ہوا تھا-
اس کے پاس 220 عیسوی میں اس شہنشاہ مارکس کی دادی کی روم سے حمص آمد کی وجہ سے غار کے لوگوں کے جوان تھے-
اس وقت سلطنت کا دارالحکومت، اس نے اپنے اسراف ہونے کا تخت گرانے اور اپنے دوسرے پوتے کو بٹھانے کی کوشش کی-
سویرس الیگزینڈر، اور اس مخصوص دور میں، 220 عیسوی میں، غار کے لڑکے اپنی دادی جولیا میسا کے ظلم سے بچ گئے-
جو شام کے شہر مسیاف سے اپنی حکمرانی چلا رہا تھا اور سلطنت کے علاقے کو کنٹرول کرنے کے لیے کیا کر رہا تھا؟
سیاسی بغاوت کرنا اور کلیسا کے مخالفین اور مخالفین کو ستانا- اس کے ستم سے بھاگ کر غار میں پناہ لی- اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پورے 300
سال گزر
جانے کے بعد غار سے نکلے، یعنی 520 عیسوی میں، اپنے آپ کو پوپ ہرمس داس کی حکومت میں تلاش کرنے کے لیے- قسطنطنیہ
کے چرچ آف ڈیوائن ورڈم کو 10 جولائی 518ء کو آزاد کر دیا گیا اور مجبور کیا گیا پیٹریارک جان نے کیسیا میں چوتھی ایکومینیکل
کونسل کے کام کے فیصلوں پر کام کا اعلان کیا، جس کی بنیاد سال میں رکھی گئی تھی- 451) اور اسے چیلسڈن کی کونسل
کے نام سے جانا جاتا ہے، انہوں نے اسے بشپ کے ناموں کی فہرست میں یوفیمس، میسیڈونس اور لیوں کا ذکر کرنے پر بھی مجبور
کیا جو اس نے کیا، اور 20 جولائی کو کونسل کی میٹنگ ہوئی- قسطنطنیہ، جہاں چالیس بشپوں نے اس کے کام میں حصہ لیا اور اس شہر
کے راہبوں کی طرف سے پیش کی گئی درخواست کی جانچ کی جس میں سیکولر سیمیناروں کو ان کے عہدوں سے برطرف
کیا گیا تھا جس میں تمام بشپوں کو کلیسڈن کی کونسل کو تسلیم کرنے کا پابند کیا گیا تھا- ، اور بدلے کے لیے ایک نیا میں
تیار کرنے کے لیے The Emperor (The Enoth con. Zeno's Epistle) نے ایک اور اعلان بھی جاری کیا جس میں ریاست اور فوج کے عہدوں
سے بدعتیوں کو خارج کرنے کا اعلان کیا گیا تھا، اور Chalcedonian بشپس کی واپسی کے احکامات جاری کیے گئے تھے- جنہیں
ان کے عہدوں سے ہٹا دیا گیا تھا-

1 تمام چرچ کے ذرائع کتاب دی ہسٹری آف کرسچن تھیٹ از حنا الخضری، حصہ 2، دوسرے ظلم و ستم کا دور، 2200ء، اور حصہ 4، صفحہ 5210ء

بسبس کے حراج کے دور ں- ان کے حلاف ہوبے و لے طلم و سم جامع اور عام بھے، اور سہساہ بے Monophysite کی حکمرابی اور Anastasius انطاکیہ، سویرس میں Monophysites کے رہنما کی گرفتاری کا حکم دیا- ان میں سے کحھ کا کہنا ہے کہ اس بے ابنی زبان کاٹ دی ناکہ وہ مزید اپنی تعلیمات کا دفاع نہ کر سکے- گرفتار ہونے سے پہلے وہ اسکندریہ بھاگ گیا، اور بہت سے لوگ اس کے ساتھ تھے، جیسے کہ پیٹر دی اماؤسٹ، پیلیکاریپسس کے جوبنس، اور دیگر شہنشاہ کی طرف سے Monophysites کے خلاف شروع کیے گئے ظلم و ستم کے نتیجے میں- جیلسڈن کا سہنساہ جسٹن روم اور قسطنطنیہ کے درمیان امن اور اتحاد کو ملتوی کرنے کے لیے بے چین تھا، اس نے اس نے ایک ہی وقت میں امن اور تنازعات کے ایک معاہدے پر دستخط کیے، جسے (Henotikon) کے نام سے جانا جاتا ہے، کیونکہ مصر نے اسے تنازعات کا معاہدہ سمجھا اور سمجھا- پیٹر نے اس پیغام کو شائع کرنے کو قبول کر کے اپنی پارٹی کا غدار کیا، اس لیے وہ Monophysites کے گروپ سے الگ ہو گئے، اور انہوں نے ایک نئی جماعت بنائی جسے Cephalists کہا جاتا ہے (اس کا مطلب ہے وہ جماعت جس کا کوئی سربراہ یا رہنما نہیں ہے- روم نے اسے یکسر مسترد کر دیا- پوپ فلپ III نے سہنساہ کو ایک خط بھیجا جس میں اس پر زور دیا گیا کہ وہ چلسیڈن کی کونسل کے فیصلوں اور سینٹ لیوں کے خط پر عمل کریں، مونوفسائٹ کی بدعتوں کو مسترد کریں، اور اکاسینس پر مقدمہ چلایا جائے،
دونوں گرجا گھروں کی علیحدگی چالیس سال تک جاری رہی، 484 عیسوی سے 519 عیسوی تک اگست 518 میں سہنساہ یوسٹنس نے اپنے سہنساہ کے انتخاب کا اعلان کرتے ہوئے پوپ ہرمس داس کو خط لکھا اور اس تاریخ کے ایک ماہ بعد اس نے ایک وفد روم بھیجا جس میں اپنے ہاتھ سے لکھے گئے متعدد خطوط کے ساتھ تعلقات کی بحالی کی شدید خواہش کا اظہار کیا گیا- روم اور قسطنطنیہ کے چرچ کو سلطنت اور چرچ کے درمیان امن قائم کرنے کے لیے اس نے 25 مارچ کو ایک وفد بھیجا تھا- اس خط کے مطابق جو اس نے شہنشاہ اناستاسیس کو سنہ 498 عیسوی میں بھیجا اور درست کیتھولک تعلیمات پر ایمان کی طرف واپس لوٹنے کا مطالبہ کیا اور مطالبہ کیا کہ اکاسینس اور اس کے جانشینوں کے ناموں کو حذف کر دیا جائے- دعا سے، ہوئی- اس امن معاہدے پر اگلے دن یعنی 28 مارچ 519ء کو دستخط ہوئے اور انہوں نے یوم قیامت اور ایسٹر کے عشائیہ میں سرکت کی تاکہ وہ 10 جون 520ء تک قسطنطنیہ میں مقیم رہے- مشرق میں دیگر dioceses میں معاہدے کا نفاذ اس طرح ان کے درمیان مفاہمت اور شراکت داری تقریباً 40 سال تک جاری رہنے والی تفرقہ کے بعد دونوں گرجا گھر-

تاہم، ان چار اوقات کے اوورلیپ کا حساب لگانے اور جولین کیلنڈر کا استعمال کرنے کے واحد اور منفرد کیس کی بنیاد پر گریگورین کیلنڈر، ناسی کیلنڈر، اور بالآخر قمری کیلنڈر، جو نوجوانوں کے جبر سے نکلنے اور فرار ہونے کو ظاہر کرتا ہے- رومی شہنشاہوں اور چرچ پر ان کے مسلسل ظلم و ستم اور ان کے کافرانہ دعوے، یہ خیال کرتے ہوئے کہ خدا کنواری کے جسم میں بیٹے کے طور پر ظاہر ہوا تھا، اور غار سے ان کا نکلنا چرچ کے انوکھے کونسل کے موافق تھا جو 520 عیسوی میں ہوا تھا-
آئیے اب اس مسئلے کو دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ عربوں نے یہودیوں سے ناسی کو اختیار کیا تھا اور کیا یہ 200 قبل مسیح کے دور میں اختیار کیا گیا تھا؟

وہ تین سو سال اور مزید نو سال تک اپنے غار میں رہے-

[18:25]

جیسا کہ ہم پر واضح ہوا کہ غیر نسائی سنین کی تعداد 302 ہے اور صرف 7 نسائی سنین ہیں، یعنی انہوں نے سال میں نسائی کو اختیار کیا

520 - 7 = 513 عیسوی

ور انہوں نے النسائی کو اسلام سے صرف 97 سال پہلے اپنایا تھا، جیسا کہ عرب نیوز میں بتایا گیا ہے کہ 200 سال نہیں-

کال کے سال کا 97513-610

یا 622 - 513 = 109 ہجری کا سال یا 639 -

513 = 126 اس سال کا جس میں ناسی کیلنڈر منسوخ ہوا تھا-

اس دور کے واقعات پر ڈاکٹر جواد علی کی کتاب ان کی کتاب The History of the Arabs Before Islam میں ملاحظہ کرنے کی کوشش کریں،

(البیرونی) نے عربوں کے درمیان نصیب کا موضوع پیش کیا اور کہا: زمانہ جاہلیت میں اس کو اسی طرح استعمال کیا جاتا تھا جس طرح اہل اسلام اس کا استعمال چاروں اوقات میں کیا کرتے تھے-
پھر وہ اس وقت حج کرنا چاہتے تھے جب ان کا سامان اسبابی، کھالیں، پھل اور دیگر چیزیں پہنچائی جاتی تھیں، اور اس کے لیے ایک ہی صورت میں ثابت کیا جاتا تھا، اور بہترین اور زرخیز وقت میں انہوں نے دبانا سیکھا تھا- یہودی ان کے ہمسایہ تھے، اور یہ ایک سال کی ہجرت سے کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے، اس لیے انہوں نے اس کے ساتھ ایسا کرنا شروع کیا جو یہودیوں کے عمل کے مترادف ہے، اپنے سال اور سورج کے سال کے درمیان ایک مہینے کو جوڑنا، اس کے مہینوں تک، جب یہ مکمل ہو گیا تھا .. اور وہ اسے اپنا عمل کہتے ہیں کیونکہ وہ ہر دو یا تین ماہ بعد اس بات کو بھول جاتے تھے کہ ترقی کی کیا ضرورت تھی-

سکیم ()12(- S)

جواد علی کی کتاب سے، اسلام سے پہلے عربوں کی تاریخ، حصہ 1، صفحہ 488

اس نئے ریاضیاتی شواہد کی بنیاد پر ہم پر واضح ہو گیا کہ عربوں نے اپنے کیلنڈر میں بالکل 513 عیسوی میں اپنایا تھا ورنہ 300-309 کے عداد کے مساوی ہونے کا عمل ختم ہو جائے گا اور وقت کے فرق میں داخل ہو جائے گا- جو کہ دو دن سے لے کر 77 دن تک ہے اور سچائی سے ہٹ جائے گا-

غار کا مقام:

اس غار کے محل وقوع کے بارے میں کئی نظریات ہیں جن میں سے ایک یہ کہتا ہے کہ یہ دمشق میں ہے اور خاص طور پر کوہ قصیوں میں ہے اور چونکہ میں اصل میں دمشق کا رہنے والا ہوں اور میں نے وہاں الکہف میں مشہور غار اربعین کا دورہ کیا تھا، لیکن میں شاندار فوٹو گرافی ور درست متصل

اس غار کے بارے میں قرآن کہتا ہے:

"اور تم سورج کو دیکھو گے کہ جب وہ طلوع ہوتا ہو اپنے غار سے نکلتا ہے-

داہنی طرف، اور جب یہ غروب ہو جاتا ہے تو بائیں طرف کی طرف ان کو قریب کر دیتا ہے جب وہ خلا میں ہوتے ہیں

یہ خدا کی نشانیوں میں سے ہے جس کو خدا ہدایت دیتا ہے وہی ہدایت یافتہ ہے-

گمراہ ہے اور تم اس کے لیے کوئی سرپرست نہ پاؤ گے جو اس کی رہنمائی کرے

[18:17]

خدا مشاہدے کے مقام کو غار کے اندر سے بیان کرتا ہے نہ کہ اس کے باہر سے یہ کہہ کر (اور وہ اس میں ایک خلا میں تھے، سورج دائیں طرف سے نکل رہا تھا اس کے شمال سے خلا اور سینٹس یعنی بائیں جانب سے، یعنی غار کا منہ جغرافیائی طور پر شمال کی طرف نظر آتا ہے، لیکن سورج غروب ہونے کے وقت ان کو مسلط کرنے کے لیے غار میں داخل ہوتا ہے اور طلوع آفتاب کے وقت ایسا نہیں کرتا، بلکہ اپنے غار سے منہ موڑ لیتے ہیں- یعنی غار کے منہ تھوڑا سا شمال مغرب کی طرف نظر آتا ہے اور چونکہ سال کے موسموں میں غروب آفتاب کا زاویہ تبدیل ہوتا ہے اس لیے وہ ان سب کو چھونے کے لیے غار میں داخل ہوتا ہے اور غروب آفتاب تک اسی طرح جاری رہتا ہے یعنی منہ غار اس شکل میں ہے:

یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ غار میں ایک خلا ہے جس سے شمال مغربی سمت نظر آتی ہے، اور یہ کہ دمشق میں مذکور جگہ سے جنوب کی سمت نظر اتی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ دمشق کے غار کو اپن میں خدا کے بیان کی بنا پر خارج کر دیا جانا چاہیے- پھر وہاں ہے

دیگر نظریات جن میں سے ایک یہ کہتا ہے کہ غار یمن کے شہر یافہ میں الرقیمہ نامی ایک قوم کے قریب واقع ہے، لیکن اس غار کا رخ بھی
جنوب مغرب کی طرف ہے نہ کہ شمال مغرب کی، اس لیے اسے بھی خارج کر دیا گیا، اور دوسرا نظریہ یہ کہتا ہے کہ وہ غار تھے- اناطولیہ کے
شہر ایفسس میں، لیکن اس غار میں سورج کبھی بھی مغرب کی طرف سے داخل نہیں ہوتا ہے، بلکہ اس کی چھت میں ایک سوراخ ہے جس سے سورج داخل
ہوتا ہے، اور یہ صرف چھت کے اوپر ہے- ایک اور نظریہ کہتا ہے کہ وہ اردن کے شہر الرجب میں تھے، جو تمام غاروں میں سے واحد غار ہے جس کا رخ
مکمل طور پر شمال مغرب کی طرف ہے، لیکن اس کے اوپر مسجد یا عیسائی خانقاہ کی عمارت غائب تھی- کیونکہ کہانی اسلام سے پہلے اور عیسائیت کے بعد جاتی ہے- میں
ایک قدیم عیسائی خانقاہ کے وجود کی تصدیق کرنے والے نشانات کی دریافت کی خبروں کے بارے میں قطعی طور پر نہیں جانتا ہوں جسے ایک
سے زیادہ بار بحال کیا گیا تھا اور کئی ادوار میں ایک مسجد میں تبدیل کیا گیا تھا یہاں تک کہ حال ہی میں 2006 عیسوی میں اس پر ایک جدید مسجد تعمیر
کی گئی تھی- لیکن کیا عجیب بات ہے کہ ان میں سے اکثر کا اصرار تھا کہ غار کے لوگ بادشاہ دقیانوس کے ظلم و ستم سے بھاگ رہے تھے
جس نے 284 عیسوی سے 303 عیسوی تک اپنے دور حکومت میں مرنے والے شہیدوں کی روحوں پر مبنی قبطی کیلنڈر کا آغاز کیا-
برادر بسام الجرار کی طرف سے ایک نیا نظریہ بھی پیش کیا گیا ہے تاکہ یہ ثابت کیا جا سکے کہ غار کا مقام جنات کے گنبد کے نیچے ہے، اور ان کی دلیل یہ تھی-
اس کی تائید بعض نظریات سے کی جاتی ہے جن پر وہ یقین رکھتا ہے، اور کوئی نہیں، اور جو لوگ یوں سنتر سے اس کی پیروی کرتے ہیں،
جن میں سب سے اہم درج ذیل ہیں: پہلا سورہ نمبر 17 (الاسراء) اور سورہ نمبر 19 (مریم) یہ دونوں واقعات ہیں جو فلسطین میں پیش آئے، چنانچہ انہوں نے سورہ 18 کا فیصلہ کیا-
اسے فلسطین میں بھی ترتیب دیا جائے- لہٰذا غار کا محل وقوع بلاشبہ فلسطین میں ہے اور یہ ان کی ذاتی رائے میں ہے-
دوسرا: مسجد اقصیٰ عمر بن الخطاب کی مسجد نہیں ہے، بلکہ وہ جنات ہے، جو قبلہ اول اور مکہ کے بعد دوسرا گھر ہے-
ان میں سے ہر ایک کی تعمیر میں حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں صرف 40 سال کا فرق ہے- اس نے ان تمام بیانات کی بنیاد احادیث پر رکھی ہے-
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ابن کثیر نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا، میں چند
لوگوں میں سے ہوں، وہ سات تھے- تیسرا: بسام جرار کا خیال ہے کہ اہل غار کی کہانی 3708 قبل مسیح کی ہے- ح ہم سائیکل کے 19ویں مرحلے میں ہیں-
ہر دور کی طوالت 309 سال ہے- چوتھا: اگر آپ آیت
نمبر 9 کے لفظ (غار) سے لے کر آیت نمبر 25 کے لفظ (نو) تک کے الفاظ گنیں تو نتیجہ 309 ہوگا-
لفظ

یا بسملہ کی ابتداء سے لے کر آیت 21 میں لفظ (قیامت) تک، نتیجہ بھی 309
ہو گا، اور یہ کہ سورہ کہف کی پہلی آیت سے لفظ (قیامت) تک حروف کی الجبری قدر-) آیت 21 میں، یعنی بغیر
بسمالہ
ہے: (4806 19 x) = 91314
پانچواں: یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ جنات کا مقام وہ جگہ ہے جہاں ہمارے آقا ابراہیم نے اپنے بیٹے اسحاق کو خدا کی نذر کرنے کی
کوشش کی- چھٹا: لفظ الرقیم "الرقم" سے ہے اور یہاں اس کا مطلب ہے، (کیلنڈر)، اور یہ سمجھا گیا ہے کہ کس میں 309 صحیح نمبر ہے-
کتنی سالوں سے، آیت 9 میں لفظ "غار" کے الفاظ کی تعداد آیت 25 سے 309 الفاظ کے لفظ "نو" کے ساتھ ملتی ہے-
ساتواں: بسام الجرار کا خیال ہے کہ غار جنوب کی طرف دیکھتی ہے نہ کہ شمال کی وجہ سے اگر سورج انہیں فرض دیا جاتا ہے-
شمال کی طرف، سورج کو دائیں طرف سے داخل ہونا چاہیے، اور یہ صرف اس صورت میں ہوتا ہے جب غار نظر آئے-
جنوب لیکن وہ بھول گیا کہ اس خاص معاملے میں، یروشلم میں، یعنی نصف کرہ کے شمال میں، سورج پوری صبح غار میں داخل ہو
گا کیونکہ سورج جنوب سے جھک جاتا ہے، آسمان کے مرکز کے نیچے، سماوی اور موسم سرما کے دوران 23 ڈگری کا زاویہ-
البتہ سورہ الکہف کے اسرار اور آپ کے بیانات میں سے وہ تمام اسرار پوشیدہ ہیں جو تحقیق و تفتیش کے طریقہ سے حقیقت
کو ظاہر کرنے پر دلالت کرتے ہیں تاکہ چھپی ہوئی حقیقتوں کو ظاہر کیا جا سکے-

اور اس طرح اس نے انہیں بھیجا-

تاکہ وہ آپس میں سوال کر سکیں کہ ان میں سے ایک نے کہا کہ تم کس دیر ٹھہرے ہو؟

ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ کہنے لگے تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ تم کتنی مدت رہے، تو بھیج دو

تم میں سے کوئی یہ کاغذ لے کر مدینے جائے گا اور دیکھے گا کہ اس میں سے کون سا خالص ہے-

کھانا، وہ اس میں سے تمہارے لیے رزق لائے، اور وہ نرم مزاج ہو اور ہمیں احساس نہ دلائے

یہ کا سکریٹ آپ میں سے ایک

[18:19]

کاغذ ایک شامی کرنسی ہے جو اردن اور فلسطین کے علاقے کو چھوڑ کر صرف لیونٹ کے علاقے میں جانا جاتا تھا، جہاں اِن کی کرنسی (شکل) کے نام سے جانی جاتی تھی، جیسے کہ شام کے شمالی علاقوں میں، جیسے کہ دمشق، لبنان، اور حمص، اور آج تک وہ کرنسی کو "کاغذ" کہتے ہیں- کاغذ کے معنی میں یہ اس علاقے کی کرنسی کی تفصیل ہے اور کوئی اور نہیں، اور یہ قرآنی عہدہ یہاں بے کار نہیں تھا، بلکہ یہ اس مخصوص کرنسی کا نام ہے- ممالک کے درمیان جغرافیہ۔ لہٰذا اس سورہ میں جس غار کا ذکر کیا گیا ہے اس کا یروشلم یا اردن سے کوئی تعلق نہیں ہے اور غار لیونٹ کو اس لیے خارج کر دیا گیا ہے کہ اس کا رخ شمال کی بجائے جنوب کی طرف ہے- . لیکن بدقسمتی سے اس کی قطعی وضاحت نہیں کی گئی ہے، کیونکہ حمص کے علاقے میں 1000 سے زیادہ غاریں ہیں، میں نے ذاتی طور پر مسیاف، تل کالخ، وادی النوون، معلولہ، اور سیدنایا میں بیس سے زیادہ غاروں کا دورہ کیا- جو اپنی قدیم شامی خانقاہوں کے لیے مشہور ہیں-

اہل غار میں سے کتنی نوجوان:

جہاں تک ان کی تعداد کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وہ کہیں گے تین

ان میں سے چوتھا ان کا کتا ہے، اور وہ کہتے ہیں کہ پانچ ہیں، ان میں سے چھٹا ان کا کتا ہے غیب سے

پتھر مار رہا ہے، اور وہ کہتے ہیں کہ سات ہیں، اور ان میں سے آٹھواں ان کا کتا ہے، کہو اے میرے

رب! میں ان کی تعداد کو زیادہ جانتا ہوں، اس لیے ان کے درمیان محض بحث کے سوا کوئی

بحث نہ کرو اور ان میں سے کسی سے ان کے بارے میں سوال نہ کرو

[18:22]

یعنی خدا نے ہم سے ان کی عدد کا ذکر نہیں کیا بلکہ اس بات کی تصدیق کی ہے کہ لوگ اپنی عدد کے مسئلہ میں اختلاف کریں گے اور ہم سے کہا ہے کہ اس معاملے میں کسی سے فتوی نہ مانگیں اور اس معاملے میں قیاس آرائیوں سے باز رہیں-

اس بنا پر ہمیں سورہ کہف اور اہل غار کے ان جوانوں کا قصہ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کس سال غار میں پناہ لی- اور اس کا جغرافیہ، اور شاید سکے کے نام اور غار کی سمت کے علاوہ اور بھی شواہد موجود ہیں، اور یہ کہ یہ ایک دن ظاہر ہو جائے گا تاکہ یہ ثابت ہو سکے کہ شامی غاروں کے اس گروہ میں سے کون سا غار واقع ہے، لیکن ان کی تعداد سے قطع نظر- کیونکہ خدا نے ایک معاملے میں کہا ان کی تعداد یہ ہے

ان سے جھگڑا نہ کرو سوائے اکیلے کے اور ان میں سے کسی سے ان کے بارے میں مشورہ نہ کرو-

شامل کرنا ضروری ہے:

ہمارے حسابات میں 29.53058 کے بجائے 29.53022 نمبر پر غور کرنے کی وجہ جاننے کے لیے:

311 قبل مسیح میں جب یونانی کیلنڈر قائم ہوا تو اس میں کئی اضافے کیے گئے جن کی کل مدت 564 دن تھی- 45 قبل مسیح میں، 25 دسمبر کو تاریخ بنانے کے لیے جولین کیلنڈر شروع کرتے وقت کیلنڈر سے 67 دن حذف کر دیے گئے-

سال کی طویل ترین رات-

سنہ 235 عیسوی میں اس تاریخ کو 3 دن حذف کر دیے گئے-

1582ء میں درج ذیل اسکیم کے مطابق گریگورین کیلنڈر قائم ہونے پر 10 دنوں کو حذف کر دیا گیا:

یعنی سنہ 311 سے 45 قبل مسیح تک 266 ںسال کا عرصہ ہے جس کی طوالت صرف 365 دن ہے- شروع
میں 564 کی مدت کا اضافہ کیا گیا تھا اور آخر میں 67 دنوں کی مدت کو حذف کر دیا گیا تھا، یعنی اس مدت میں شامل
ہونے والے دنوں کی کل تعداد 497 دن ہے- اس مدت کے کل دنوں کی تعداد 97,587 دن
ہے- پھر 44 قبل مسیح سے لے کر 1582 تک کا عرصہ جولیس کا دور ہے جس کی طوالت 325.25 میں 3 دن ہے، اس لیے
اس عرصے میں کل 593893.5 سال 1582 تک
ہم پر انحصار کرتے ہیں- سال کی لمبائی 365.2421947- چونکہ ہم 3200 سال کو نہیں بھولیں گے، لیکن اسے حذف کردیا گیا ہے-

	311	
	45	
97090	266	365
497	44	
97587	1582	
593896,5	1626	365.25
-3		
593893,5		
	1583	
	2019	
159245,597892	436	365,242197
-10		
159235.597892	310	
	2019	
850716.097892	2329	
2330		
365,1142051039	29,5202315929	
365.242197	29,53058	

اس تاریخ کے شروع میں 10 دن کی مدت، لہذا اس مدت کے کل دن برابر ہیں:
15923557892 دن
تین ادوار کے دنوں کی کل تعداد 850716.097892 ہے-
سال 311 سے سال 2019 تک کا عرصہ 2330 سال ہے-
سال، تو ہمارے پاس ان سالوں کی صحیح اوسط لمبائی ہے، جو ہے: 365.1142051039، اور چونکہ
سال کی اصل لمبائی جس سے قمری مہینے کی لمبائی نکالی گئی ہے، 365.2421947 کے برابر ہے-
اس بنیاد پر قمری مہینے کی اوسط لمبائی 29.53058 تھی-
ان ادوار میں دنوں کی تعداد کے لیے سال کی اوسط لمبائی کے برابر ہے: کل
دنوں کے لیے سال کی اوسط لمبائی کو سال کی اصل لمبائی کی بنیاد پر قمری مہینے کی اوسط لمبائی سے ضرب، پھر ہم تقسیم کرتے ہیں-
حقیقی سال سے زیادہ پیداوار-

$$29{,}5202315929 = \frac{29{,}53058 \quad 365{,}1142051039}{365{,}242197}$$

311 قبل مسیح سے 2,330 سال کی مدت میں حقیقی دنوں کی تعداد کے مطابق قمری مہینے کی اوسط لمبائی-
2019 AD -تک

پرانا ارجن کیا ہے؟

سورہ سیں کی آیت نمبر 39 میں اللہ تعالی نے ہمارے لیے چاند کی واپسی کو قدیم ارجن کی طرح بیان کیا ہے کہ مفسرین کا خیال تھا کہ اللہ تعالی نے چاند کی واپسی کو کھجور کی شاخ کی شکل میں تبدیل کر دیا ہے- اس کے آخری مرحلے میں اور نئے چاند کے فوراً پہلے، ہم دیکھتے ہیں کہ جب انہوں نے چاند کے مراحل کی وضاحت کی تو وہ ان گھروں کو دیکھنے کے بجائے جن میں یہ رہتا ہے- سماں جیسا کہ بیان نے قدیم زمانے میں سورج کے 28 مکانات کا مشاہدہ کیا تھا، جس کی وضاحت ہم نے پچھلی تحقیق میں کی تھی-

شاید اس کی وجہ ان علامات کے اندر چاند کی تیز رفتار حرکت ہے، کیونکہ یہ اپنا تیز رفتار سفر تقریباً ایک ماہ میں مکمل کر لیتا ہے-

ایک-

اور چاند کا تقدیر مرحلہ وار تھا جب تک کہ وہ قدیم ہلال کے چاند کی طرح واپس نہ آجائے-
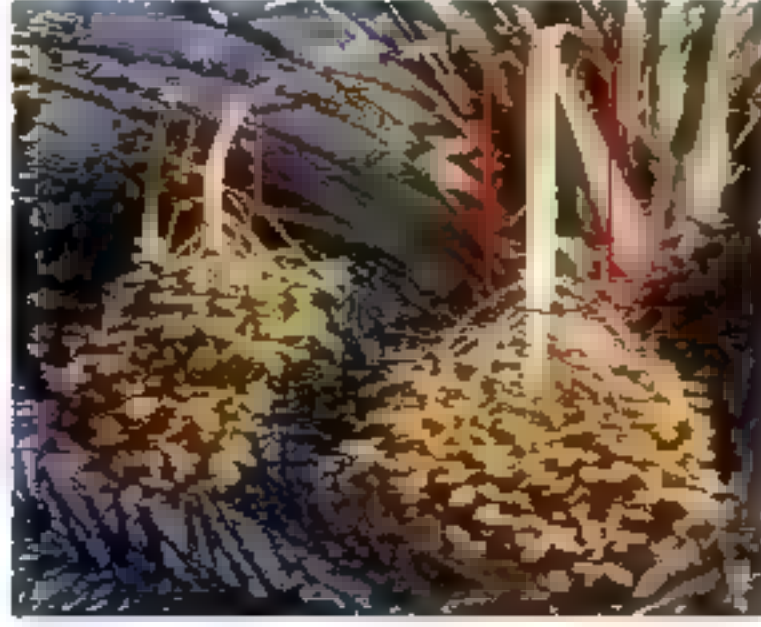
[36:39]

یہ روزانہ کے مراحل جو چاند رقم کے اندر سے گزرتا ہے وہ ان کے لکھے ہوئے ریکارڈ سے غائب نہیں تھے، لیکن ایک پراسرار وجہ سے انہوں نے انہیں اپنے کیلنڈر میں نہیں اپنایا، شاید اس لیے کہ انہیں وہ رشتہ نہیں ملا جو انہیں ایک دوسرے سے جوڑتا ہے، خاص طور پر ماہِ سن کی عدم موجودگی کے بعد اس لیے انہوں نے صرف ایک ماہ کے اندر ان کا تذکرہ کرنے پر قناعت کر لی۔ لیکن اگر وہ کوشش کریں تو چاند کے مراحل کو وقفے وقفے سے اور باقاعدگی سے اور ماہانہ قمری جھلکیوں کے ساتھ دیکھیں خاص طور پر سورج کی ملاقات کے دوران- اور چاند کو نئے دنوں میں ایک ساتھ دیکھیں گے، تب وہ دریافت کریں گے کہ یہ موسمی سال کے چاروں کونوں سے منسلک ہے، سب سے لمبی رات - ایکوینوکس، سب سے لمبا دن - اخری ایکوینوکس، اور یہ ہر ایک نشان سے دوسرے نشان میں جاتا ہے- مہینہ، اور میں اس تحقیق میں آپ کو برجوں کے درمیان نئے مرحلے کی منتقلی کو بتاؤں گا، جہاں تک (قدیم ارجن) کے معنی کا تعلق ہے، ہمیں کچھ قربانی بات کو بڑھانا چاہیے- اس کے بارے میں ہمارے نئے تصور کی وضاحت کی بنیاد ہوگی-

ہاں، لفظ ارجن ایک اسم ہے جیسے زمین، آسمان، شہر، گھوڑا، ہاتھی، کتا، چاند، ملک وغیرہ) لیکن وہاں موجود ہے- اسموں میں ایسے وہ اسم ہیں جن کا فعل جڑ ہوتا ہے، یعنی وہ نزول جڑ کی طرف واپس چلے جاتے ہیں جس کو چالو کیا جاسکتا ہے، جیسے (کتاب - کتابیں)، (باب - باب)، (کھاد - کھاد).... وغیرہ

یہاں سوال:

کیا لفظ کی اصل. ارجن ایک اسم ہے جو اسموں کے پہلے گروہ سے تعلق رکھتا ہے جو کہ فعل کی اصل میں سے کسی کا پتہ نہیں لگایا جا سکتا، یا اس کا تعلق اسموں کے دوسرے گروہ سے ہے جو فعل کی صفات ہیں؟

اگر یہ فعل کی اصل میں سے ہے تو اس کے تین فعل کی اصل کیا ہے؟ اگر ہم اپنے نظریہ کا آغاز

اس بات پر غور کرتے ہوئے کرتے ہیں کہ لفظ (ارجن) ایک اسم کی صفت ہے جس کی جڑ تین فعل ('ارجن) ہے، تو صرف ہم اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں- آخر میں واو اور نون اس لفظ یا اس نام کی اصل سے نہیں ہیں، مطلب یہ ہے (آسمان پر چڑھنے والا) اور (چڑھنا) ہے۔ اس جیر کی حرکت کے معمول کے راستے سے ہٹنا اور اسے کسی اور جگہ سے ملنا اور پھر اصل راستے پر لوٹنا- مثال کے طور پر، اگر میں کہوں
میں اسکول جا رہا تھا، تو میں نے بنیر کے پاس روکا اور کینڈی کا ایک ٹکڑا
خریدا- اس کا مطلب یہ ہے کہ میرا اصل راستہ نقطہ آغاز سے شروع ہوا اور اختتامی مقام (اسکول) پر ختم ہونے تک جاری رہا ہے-

تاہم، جب میں چل رہا تھا، میں لنگڑا گیا، یعنی میں نے کسڈی کا ایک ٹکڑا خریدنے کے لیے اصل راستے (شرے پر) سے تھوڑا سا تبدیل کیا، اور اس کے بعد میں اپنے مرکزی راستے پر چلتا رہا یہاں تک کہ میں آخر کار (اسکول) پہنچ گیا-)-

اس کی مثال فلکیات میں ہے اور زبان میں اس کی جمع (المعراج)

ہے!!! قرآن مجید میں ایک سورہ ہے جسے سورۃ المعارج کہتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو آسمانوں کا مالک ہے، فرشتے اور روح اس کی

طرف اس دن چڑھتے ہیں جس کی مدت پچاس ہزار سال ہے۔ '

العروج کا تذکرہ قرآن مجید میں متعدد آیات میں بار بار آیا ہے، جو درج ذیل ہیں:

وہ معاملے کو آسمان سے زمین تک پہنچاتا ہے پھر وہ

اس کی طرف اس دن چڑھتے گا جس کا حکم ہے اور ہزار سال جو تم گن سکتے ہو۔

[السجدہ: 5]

وہ جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو

اس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے، اور وہ وہی ہے

وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور پھر عرش پر بیٹھا جو کچھ زمین میں

داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے وہ

جانتا ہے اور وہ اس کے ساتھ ہوگا۔ اب جہاں کہیں بھی ہیں خدا کی قسم آپ جو کچھ کرتے ہیں۔

لوہا (4)

اور اگر ہم ان کے لیے آسمان سے ایک دروازہ کھول دیں اور وہ اس میں سے چڑھتے چلے جائیں۔

پتھر 14

تو الارجن کیا ہے؟

خدا نے اسے قدیم کیوں قرار دیا؟

قرآن مجید میں ایک آیت اور (چاند) نامی ایک سورت میں ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں قیامت کی نشانیوں کے آغاز کے ساتھ چاند کے راستے کی تبدیلی کے بارے میں بیان ہے

گھڑی قریب آئی اور چاند پھٹ گیا۔

چاند 1

ابن کثیر الدمشقی نے ابتدا اور آخر میں عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے: مشرکین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوئے، بشمول الولید-ابن المغیرہ، ابوجہل ابن ہشام، العاص ابن وائل، العاص ابن ہشام، الاسود ابن عبد یغوث، الاسود ابن المطلب، ثماع ابن الاسود، النذر ابن الحس- حارث اور ان کے ساتھیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر آپ سچے ہیں تو چاند ہمارے لیے دو حصوں میں تقسیم ہو گیا، آدھا ابو قبیس پر اور دوسرا آدھا کیعان پر "اگر میں کروں تو تم ایمان لاؤ گے" انہوں نے کہا: ہاں، اور وہ پورے چاند کی رات تھی، تو اس نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ وہ اسے دے دے اور چاند غروب ہو گیا۔ ور آدھا حوری ہو گیا۔ ابو قبیس سے اور نصف قمان سے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پکار رہے تھے اے ابو سلمہ بن عبدالاسد اور ارقم بن ارقم گواہ رہو۔

بدقسمتی سے ماضی اور حال کے مسلم علماء نے اس خیالی افسانے پر یقین کیا ہے، جو کہ ایک ہزار اور ایک راتوں کے افسانوں سے برتر ہے، کہ چاند کا ایک جسمانی پھٹنا اور پھٹنا تھا، خاص طور پر محمدی مشن کے دوران، جو کہتا ہے: "چاند دو حصوں میں بٹ گیا تھا، اور یہ کہ ہر نصف دنیا میں ایک الگ جگہ پر تھا- لہٰذا انہوں نے یہ خیالی جھوٹ تاریخ کی کتابوں میں بغیر کسی شرم و حیا کے لکھا اور اس پر یقین کیا اور اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ "قیامت بہت قریب آ گئی ہے، اور اس کے بعد بھی-" 1400 سال گزرنے کے بعد، بدقسمتی سے، بہت سے لوگ ہیں جو اب بھی اس پر یقین رکھتے ہیں، اور اب بھی جھوٹ کے واضح ہونے کے باوجود، تاریخ ختم ہونے کے بعد سے اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد، اس میں سے کسی کی بھی تصدیق نہیں ہو سکی، اور چھ کتابوں میں ایک ہزار سے زیادہ احادیث موجود ہیں جو اس جھوٹے دعوے کی تائید کرتی ہیں، اور اگر واقعتاً ایسا ہوا تو دنیا کا خاتمہ ہوتا، اور میں اس موضوع کو منطقی طور پر پیش کرنے کی کوشش کروں گا- سائنس سے دور، یہاں تک کہ اگر صرف ایک بار کے لیے، کہ اگر یہ واقعہ ایک الٰہی معجزہ ہوتا اور یہ واقعتاً ہوا ہوتا جیسا کہ انہوں نے بیان کیا ہے، تو دنیا کے تمام حصوں میں لوگ اس کے گواہ ہوتے، اس لیے انہوں نے اس کے بارے میں لکھا اس کے بارے میں ہمیں بتاتا کہ چاند فلاں سال میں، فلاں مہینے میں، فلاں دن میں، اور ایک ایسی رات میں جس میں چاند مکمل ہو گیا تھا- جسمانی پہلو، پورے چاند کے دو حصوں میں تقسیم ہونے سے بیان کی گئی اس کہانی کے تخیل کو سمجھنے کے عمل کی وضاحت صرف چاند کے دھماکے سے ہوتی ہے- مکمل طور پر تقسیم نہیں جیسا کہ داڑھی اور پگڑیاں رکھنے والے ہمارے معزز علماء نے سوچا ہے-

اپولو جاسوسی گزری (1969ء) کے اترنے اور اس میں سے پتھر کا ایک ٹکڑا لانے کے بعد بھی مسلمانوں نے کہا کہ یہ چاند کا پھٹنا ہے، چنانچہ ان میں سے بہت سے ایسے لوگ نکل آئے جنہوں نے منتظر مہدی کے ظہور کا دعویٰ کیا اور یہ کہ ہم قیامت کے قریب پہنچ چکے ہیں، میرے دوست، یہ افسانے ہماری تاریخ کے عقائد اور کتابوں میں پائے جاتے ہیں، جو خرافات، بکواس اور کفر سب سے بھرے ہوئے ہیں، جن کا سائنس یا حقائق سے کوئی تعلق نہیں ہے- یہ کہ اکثر مسلمان ابھی تک فکر اور منطق کے اس ترقی یافتہ مرحلے پر نہیں پہنچے ہیں کہ وہ سائنس اور استدلال کو متن سے اوپر رکھیں جیسا کہ انہوں نے سال (800 - 1100 عیسوی) میں کیا تھا جب انہوں نے معتزلہ شیعوں کی فکر کو اپنایا تھا- جب وہ ایک سال کے تھے-

مجھے یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ ہمارے دنوں میں اس مہذب مغرب میں بہت سے جاہل لوگ یہاں نمودار ہوئے ہیں جو یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ زمین چپٹی ہے، اور یہ کہ یہ اپالو مشن ایک سینما دھوکہ ہے اور ایک سائنسی جھوٹ ہے جو حقیقت میں کبھی نہیں ہوا، اور یہ کہ تمام چاند کی سطح پر انسانی کششوں کو اتارنے کے بارے میں یہ کہانیاں اور ہالی ووڈ اور بین الاقوامی صیہونیت کے پردے کے پیچھے چھپے ہوئے ہیں، یہ الزامات دنیا کے لوگوں نے بھی شیئر کیے ہیں- ان میں سے بہت سے لوگ جنہوں نے مشرق اور مشرق وسطیٰ میں ان مضحکہ خیز باتوں کو اپنایا ہے، اور وہ سب کا ماننا ہے کہ زمین مستحکم اور جسی ہے اور یہ کائنات کا مرکز ہے اور سورج چاند اور ستارے حرکت کر رہے ہیں- اور کیسی بلبلے صرف سجاوٹ کے لیے ہیں، اور یہ کہ دن کی روشنی کا سورج کی کرنوں اور روشنی سے کوئی تعلق نہیں ہے، اور وہ رب مادہ ہے اور اس کا سورج کی روشنی کی عدم موجودگی سے کوئی تعلق نہیں ہے، تاکہ وہ زمین کو تسلیم نہیں کرتے بالکل ایک سیارے کے طور پر کیونکہ، ان کے عجیب و غریب "فلیٹ" رواج کے ساتھ، یہ ایک جملہ ہے ایک فلیٹ سرکلر فالن کے بارے میں جو ہر طرف برف کی دیوار سے گھرا ہوا ہے" کشش ثقل کا نظریہ بھی ایک جھوٹ ہے جسے سائنس کی کتابوں سے جھٹلانا چاہیے- اسکول ہمارے بچوں، آنے والی نسلوں کے ذہنوں کی حفاظت کے لیے ہیں-

شاید یہاں مغرب میں ان مخصوص نظریات کے بیجوں کے ابھرنے کی وجہ یہ ہے کہ اسٹیبلشمنٹ کی علمی حماقتوں کی طرف سے (ایسی فضول اور خرافات سے بھری غیر سائنسی تعویذات کو پھیلانے کی فکری جنگ ہے، تاکہ لوگوں کو گمراہ کیا جا سکے- ان کے ذہنوں کو کنٹرول کرتے ہیں اور یہ ایک ایسے خارجانہ نیٹ ورک کے ذریعے فروغ پانے والی بہت سی بیہودگیوں میں سے ایک ہے جس کا مقصد ہمارے سیارے پر آنے والے خلائی جہازوں کی کہانیوں کے فروغ دینے والے، زمین کے اندرونی حصے میں قطب شمالی اور جنوبی کی باتوں کی کہانیاں ان بالیوں میں یاجوج و ماجوج کے لوگوں کی موجودگی، اور علاقے کے محل وقوع اور راز (51) امریکی ریاست ایریزونا میں لوگوں کو گمراہ کرنا ہے جیسے کہ امریکی فوج میں کام کرنے والی لیبارٹری ٹیوبوں کی فوجیں، اور برمودا میں طیاروں اور جہازوں کے غائب ہونے کی خرافات- مثلث، اور اہراموں کے چھپے راز اور فرعونوں کی لعنت وغیرہ..... اور بات چیت آگے بڑھتی چلی جاتی ہے اور ہالی ووڈ کی سیریز، افسانوں اور افسانوں تک جا پہنچتی ہے جو ختم یا ختم نہیں ہوتی- انسان جہالت اور غیر معقول باتوں کی دلدل میں دھنستا ہے-

عجیب بات یہ ہے کہ ہمارا اصل سائنسی موضوع: "یہ منحوس مہینہ" کا عنوان، 2018 میں بی بی سی پر دکھایا جاتا تھا.
لیکن انہوں نے اسے دکھانے سے سختی سے روکا. لیکن وہ اس کھوکھلے اور بہت سے پروگرام دکھانے پر راضی ہوگئے-
بغیر کسی ہچکچاہٹ کے انہوں نے زمین کے چپٹے ہونے کے بارے میں کاملا کی اقساط بھی وقف کیں-
ور سے ایک سے زیادہ بار کھوکھلی کریں-

محترم قارئین، کاش، آپ کو قرآن کی ان آیات کے بارے میں ضرور سوچنا چاہیے جو کئی آیات میں زمین کی کرہ ہونے کو ثابت کرتی ہیں، جیسے کہ ان کا قول ادھر آو :

اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا، وہ رات کو دن میں

تقسیم کرتا ہے اور دن کو رات میں تقسیم کرتا ہے، اور اس نے سورج اور چاند

کو مسخر کر رکھا ہے، ہر ایک ایک مقررہ وقت تک چلتا رہتا ہے-)

گروپس 5

ضروری نہیں کہ سورج چاند کو آ جائے

اور نہ ہی رات کا دن سے پہلے ہو اور یہ سب ایک مدار میں تیر رہے ہیں-)

(یس 40)

یہاں تک کہ وہ آیات جو ہمواری، توسیع، دحیہ، قرار، طحیہ اور جھولے کے بارے میں بات کرتی ہیں... وہ سب زمین کی کرہ کی بات کرتی ہیں کیونکہ کرہ کی ایک سطح ہوتی ہے، جو (کرہ کی سطح، یعنی یہ ہے) ایک لمبا اور چپٹی سطح ہے، اور دحیہ بنیادی طور پر کرہ ہے، اور یہ کہ یہ تمام آیات ہیں-
یہ زمین کی کرہ کی نشاندہی اور ثابت کرتا ہے تاکہ دن اور رات کے کل گھنٹے، جو گرمیوں اور سردیوں میں مختلف ہو سکتے ہیں، تاہم ان کا مجموعہ ہمیشہ 24 گھنٹے کے برابر ہوتا ہے جو اس بات کی مزید ثبوت ہے کہ زمین کسی شک کے بغیر کروی ہے- یہاں تک کہ موسم بھی مختلف ہیں-
مثلاً ایک ہی وقت اور وقت میں شمال اور جنوب زمین کی کرہ ہونے کا مزید ثبوت ہے، چاہے آپ مصر میں ہی رہتے ہوں- کے طور پر اگر آپ امریکہ میں ہے کسی دوست کو فون کرتے ہیں تو آپ کے وقت ان کے امریکی دوست کے مقابلے میں صبح 10 بجے ہوگا جو کہ ہوگا- رات کے بارہ بجے اس کا گھنٹہ چوتھا ثبوت ہے کہ زمین کروی ہے، اور فہرست آگے بڑھتی جاتی ہے، جیسے جیسے سائنس ترقی کرتی ہے اور لوگ ترقی کرتے ہیں-
اس کی سوچ ان حملوں کا صرف ایک گروہ ہے جو ارتقاء کے خلاف، سائنس کے خلاف اور بنیادی محور کے تصورات کے خلاف، مخالف سمت میں جانا چاہتے ہیں-

ابھی ہم چاند کے پھٹنے کے بارے میں اپنے موضوع کی طرف لوٹتے ہیں، اور میں یہاں اس سے انکار نہیں کرتا کہ فعل (تقسیم) مندرجہ ذیل مترادفات کے معنی میں آتا ہے: (کریکڈ یہ پھٹ گیا، پھٹ گیا اور بکھر گیا، لیکن یہ سب کسی چیز سے دور ہونے کے برتن کے نیچے ڈالتے ہیں، اور یہ وضاحت بالکل اسی طرح ہے جیسے یہ ہے-
پہلے مفسرین جو سائنس کو نہیں سمجھتے تھے انہوں نے ہمیں اس کی وضاحت کی، لیکن میں حیران ہوں کہ ہمارے پاس موجود مسلم علماء کے گروپ سے-
ہمارے زمانے میں انہوں نے سائنس کی ترقی اور کوشش کے بعد اس آیت کی تفسیر کو واضح طور پر دیکھنے کی کوشش نہیں کی-
اسے دوبارہ اور دوسرے زاویے سے نکلنا کیونکہ اس فعل کی ایک اور تعریف ہے، یعنی زمین کے گرد اس کے مدار کو الگ کرنا اور اس سے دور جانا، جیسا کہ وہ آج سیاسی جماعتوں سے اختلاف کرنے والوں کو بیان کرتے ہیں، خاص طور پر عرب بہار کے دنوں میں- جس میں ہم رہتے ہیں، اس کے دن آج ہیں، اور یہاں ہماری مثال میں ہمیں چاند کی حالت کو دیکھنا چاہیے جو سیارہ زمین کے تابع ہے اور اس کے گرد ایک مخصوص اور عین مدار میں گھوم رہا ہے، اور اس سے الگ ہونے کا مطلب ہے تیاری اور اس گردش سے الگ ہونا اور جانا- کسی دوسرے جسم کے گرد گھومنا یا دوسرے مرکز میں منتقل کریں-

یہاں تک کہ بہت سارے سائنسی نظریات ہیں جن پر ہم غور کر سکتے ہیں جو چاند کے ساتھ کرہ ارض کی ابتدا اور برادرانہ ہونے کی وضاحت کرتے ہیں-
قدیم زمانے میں، اور یہ کہ یہ بھائی سیارہ زمین کے ساتھ ایک بہت بڑے اور بڑے جسم کے ٹکرانے کے بعد ہوا ہو گا، جس کے نتیجے میں چاند کی تشکیل ہوئی، تاہم اس نظریہ میں بہت سے ثبوتوں کی کمی تھی، جن میں سب سے اہم غیر موجودگی تھی- چاند کی سطح پر پانی کا
چاند پر ماحول کی کمی کی وجہ سے چاند بخارات بن گیا ہے، ایک اور اور نرالی وضاحت بھی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ چاند ایک دومکیت تھا، بالکل ہیلی کے دومکیت کی طرح، جو ہر 76 سال میں سیارہ زمین کا دورہ کرتا ہے، اور یہ آیا- زمین کے بہت قریب اس مقام پر

یہ آخر کار زمین کے کشش ثقل کے میدان میں پھنس گیا اور اس وقت سے لے کر آج تک زمین کے گرد چکر لگا رہا ہے، اور یہ ہر سال زمین سے 2 انچ (5 سینٹی میٹر) دور ہوتا ہے، یعنی ہر 100 سال میں 5 میٹر اور ہر 1000 سال میں 50 میٹر- اور اگر یہ اس فاصلے .... کو جاری رکھتا ہے، تو یہ آخر کار زمین کی کشش ثقل سے آزادی کے مرحلے تک پہنچ جائے گا اور پرانے مرکز کے گرد مدار میں واپس آ جائے گا جو یہ تھا- یہ حل رہا ہے!!!!

درحقیقت، یہ آخری تشریح ہمیں آیت (قدیم ارجن) کے پڑھنے اور اس کی تشریح کے بارے میں ایک روشنی فراہم کرتی ہے جس کے بارے میں آپ یہاں بات کر رہے ہیں، جہاں ہم نے کہا تھا کہ (ارجن) چڑھائیوں میں سے ایک ہے اور اس میں کچھ نہیں ہے- بالکل کھجور کے درخت کی شاخ کی شکل کے ساتھ، ارجن آسمان پر چڑھنے والا ایک دومکیت ہے، جیسا کہ تمام دومکیت ایک مرکز کے گرد چکر لگاتے ہیں- فلکیات میں، یہ بہت عرصہ پہلے زمین کے بہت قریب آیا تھا، اور پیرہیلی ہواسٹ کے دوران، اس کی سرعت بہت سست ہو گئی تھی، اس لیے یہ د حل ہو گیا- زمین کی کشش ثقل کے میدان میں، اس نے اسے پھنسا دیا اور اس کا قیدی بنا دیا اور اس کے بعد سے وہ اس سے آزاد نہیں ہو سکا، اور اگر وہ دور جا رہا تھا- اس سے باقاعدگی سے، وہ آخر کار اس مدار سے آزاد ہو جائے گا، یا اگر وہ باقاعدگی سے اس کے قریب آئے گا تو وہ لامحالہ اس سے ٹکرا جائے گا-

ہیلی کے دومکیت کا مداری خاکہ

یعنی چاند ایک قدیم دومکیت تھا جو 4 ارب سال پہلے سیارہ زمین کے قریب آیا تھا اور اس وقت سے اس کے گرد گھوم رہا ہے، 24 گھنٹے کی مدت میں اپنے گرد اپنے چکروں کو منظم کرکے، اور اپنے محور کے جھکاؤ کو ایڈجسٹ کرکے اسے متاثر کرتا ہے- 23 کا زاویہ ہے، اس طرح ہمارے سیارے پر چار موسم باقاعدگی کے ساتھ تشکیل پاتے ہیں، پھر زمین نے آتش فشاں سے نکلنے والے کاربن ڈائی آکسائیڈ کے فوٹوولیسس سے آکسیجن پیدا کرنے کے عمل کے نتیجے میں سانس لینا شروع کر دیا، جس کی وجہ سے زمین پر زندگی کا ظہور ہوا- ہے، اور اس زندگی نے ترقی کی جو ہم آج ہیں اگر چاند زمین سے دور ہو جائے اور (واپس) اپنے (پرانے) راستے کی طرح ہو، تب ہی ہماری زمین الجھ جائے گی- اس کے آرڈر کو مکمل طور پر پریشان کر دیا گیا ہے، اور وقت واقعی ہمارے لئے قریب آ چکا ہو گا- پھر ہماری خوبصورت زمین پر زندگی کا ناگزیر خاتمہ ہوگا، اور یہ اللہ تعالی کے اس فرمان کی وضاحت کرتا ہے

گھڑی قریب آئی اور چاند پھٹ گیا-)

ہم اسے اللہ تعالی کے اس فرمان سے جوڑتے ہیں

اور چاند کا تقدیر مرحلہ وار تھا جب تک کہ وہ قدیم ہلال کے چاند کی طرح واپس نہ آجائے-

تھی، قرآن کریم کی آیات کے اس نئے پڑھنے اور فلکیات اور صوتی منطق کے ساتھ ان کی مطابقت کی بنیاد پر، کیا ہم سمجھ سکتے ہیں کہ آپ سے کیا مراد ہے، ان پرانی تاویلات سے ہٹ کر جو کہ کسی سائنسی بنیاد پر نہیں بنائی گئی تھیں- تمام جہاں تک یہاں تخمینے والے مکانات کا تعلق ہے تو وہ یہ ہیں کہ چاند ستاروں کے اٹھائیس گھروں میں کہاں واقع ہے اور ایک ماہ کی مدت میں یہ ان سب میں سے کس طرح حرکت کرتا ہے اور ہر بارہ نشانات میں سے کس طرح حرکت کرنا شروع کرتا ,, ہے- سال، اور اس کی تقسیم اور ان گھروں سے روانگی حتمی نتیجہ یہ ہے کہ اس کی اپنی پرانی حالت میں واپسی ایک دومکیت کے طور پر ہے جس کی مرکزیت زمین سے مختلف ہے، لہذا یہ آسمان میں لنگڑا اور سکڑا ہو جاتا ہے-

صحیح ہجری تاریخ اور لیلۃ القدر

اب تک جو کچھ بھی ذکر کیا گیا ہے اور اس کی بنیاد پر ہجری سال کو سال کے چار موسموں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے قمری کیلنڈر میں ہر 32 ماہ میں ایک بار قمری مہینے کا اضافہ کرنے کی کوشش کے نتیجے میں بہت سی خبریں سامنے آئیں گی- جو موسم خزاں کے آغاز اور شمالی موسم خزاں کے مساوی مہینے میں رمضان کے آنے کو ایڈجسٹ کر رہا ہے، جو اس سے مطابقت رکھتا ہے اور ساتھ ہی جنوبی بہار، جہاں دن کی لمبائی اور روزے کی مدت برابر ہے- رات کی طوالت اور افطار اور سحری کے دورانیے تک، جو روزہ داروں کے لیے آسانیاں پیدا کرتا ہے جو سرگرم کارکن ہیں ور ہر وہ کام انجام دیتے ہیں جو ایک عام آدمی کرتا ہے اور اس کا موڈ دھماکے، غصے، تھکاوٹ، سر کی انتہا تک پہنچ جاتا ہے- اور اس روزے کے دوران سستی جس کا مقصد ہمیں صبر، شائستگی، بردباری اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی تربیت دینا ہے- صحت کے فائدے کے علاوہ، کیونکہ یہ جسم کو سالانہ دھوتا ہے اور بڑی آنت کو صاف کرتا ہے، یہ سال کے بہترین وقت پر بھی آتا ہے جب یہ دستیاب ہوتا ہے- اس میں تمام اجناس شامل ہیں اور زیادہ تر زرعی فصلیں سستی اور ہر کسی کے لیے دستیاب ہو جاتی ہیں-

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور ہدایت اور معیار کی واضح دلیلیں ہیں، لہذا تم میں سے جو

کوئی اس مہینے کو دیکھے وہ اس کے روزے رکھے اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو اللہ تعالی تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے

اور تمہارے لیے سختی نہیں چاہتا اور یہ کہ تم اس کی تعداد پوری کرو اور اس کے لیے اللہ کی تسبیح کرو اور تم شکر گزار ہو-

یہ ہر ملک کے لیے اور اس کے مختلف جغرافیہ کے مطابق حرام مہینوں کو معقول اور منطقی طریقے سے جاننے اور بنانے کے بعد زمینی شکار پر پابندی اور روکنے جانے کے اوقات کو بھی منظم کرتا ہے- ہمارے لیے سمندر کا شکار کرنے کا راستہ کھولا اور سمندروں، دریاؤں اور جھیلوں کے پانیوں میں پکوان اور گوشت جو ہماری انسانی زندگی کے لیے ایک صحت مند اور قدرتی غذائی متبادل ہو سکتا ہے- اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اللہ تعالی نے ہمیں پالتو جانوروں کے گوشت اور ان کی مصنوعات کھانے سے منع کیا ہے جنہیں انسان اپنے گوشت، دودھ اور انڈوں کے لیے اٹھاتے ہیں، اس لیے اللہ تعالی نے اسے صرف "شکار" کے لیے مقرر کیا ہے اور اس کا ذکر بطور قسم نہیں کیا- سبزی خور روزے بالکل بھی، اور یہ کہ یہ صرف قدرتی جنگلی جانوروں کی زندگی کو بچانے اور ان کے معدوم ہونے اور معدوم ہونے کو محدود کرنے کے لیے ہے، وہ مویشی جو ہمیں ہماری زرعی زمین کی زرخیزی فراہم کرتے ہیں، ان قدرتی کھادوں کے ذریعے جو یہ جانور پیدا کرتے ہیں- لہذا ہم اپنے ملک اور زمینوں کے علاقوں میں اپنی ضرورت کی ہر چیز کو اگاتے ہیں، اور انہیں اشرافیہ اور ریگستان سے محدود کرتے ہیں، اور بدعنوانی سے دور رہتے ہیں-

زمین میں

تمہارے لیے سمندری کھیل اور اس کی خوراک کو پکڑنا اپنے اور گاڑی کے لیے حلال ہے اور زمین کا شکار کرنا تمہارے لیے حرام ہے

جب تک تم حرمت میں ہو اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم جمع کیے جاؤ گے (2

چین کے بڑے صنعتی شہر شنگھائی سے ایک اخبار شائع ہوا جس میں چڑیا کے خلاف جنگ کے بارے میں ایک عجیب و غریب کہانی بیان کی گئی اور اس میں کچھ یوں کہا گیا: 13 دسمبر 1959 عیسوی کی صبح- شنگھائی شہر نے ان چڑیوں کو ختم کرنے کے لیے جنگ شروع کی جو وہاں کے سرکاری اداروں نے اندازہ لگایا کہ ہر چڑیا ہر سال 4 پاؤنڈ اناج کھاتی ہے جو بڑی اور چھوٹی گلیوں میں لہرا رہی تھی- عمارتوں کے اوپر، چوکوں، خالی جگہوں، سڑکوں اور دیہی علاقوں کے کھیتوں میں، ہزاروں رضاکار اس پرندے کو خوفزدہ کرنے کے لیے جمع ہوئے: سرکاری محافظ، پرائمری اور مڈل اسکول کے طلباء، سرکاری ملازمین، فیکٹری کے کارکن، کسان اور چینی عوامی فوج کے سپاہی- ، اور انہوں نے بلند آواز میں جنگ کی چیخیں ماریں- راتوں رات، انہوں نے 80,000 سے زیادہ پرندوں کے خوفناک جھنڈے اور 100,000 رنگ برنگے جھنڈے اور بینرز تیار کیے، یہ سب پورے شہر اور اس کے مضافات میں تقسیم کیے گئے اس حکم کے لیے اس شہر کے اہرام کے اوپری حصے کی طرف سے آدھی افرادی قوت کو بھرتی کیا گیا- نوجوان نسل کو جال لگانے، زہر ڈالنے اور چڑیوں پر حملہ کرنے اور انہیں ختم کرنے کا کام سونپا گیا جبکہ بوڑھوں، عورتوں اور بچوں کو پلیٹوں اور برتنوں پر دستک دینے کی ہدایت کی گئی تاکہ یہ پرندے زمین پر نہ اتریں اور اڑتے رہیں- آسمان، اپنی جانوں کے لیے خوف زدہ- اس وحشیانہ جنگ میں شریک کارخانوں نے ہر قیمت پر پیداوار بند نہ کرنے کا عہد کیا، اس حقیقت کے باوجود کہ مزدوروں کے زیادہ تر خاندان اس چڑیا کے خلاف اپنی شدید جنگ کے لیے خود کو وقف کر چکے تھے- بہت سے علاقوں، 150 سے زیادہ علاقوں کو رائفلوں اور گلیلوں سے چڑیوں کے شکار کی اجازت دی گئی اور اس مقصد کے لیے اسکول کی لڑکیوں کو رائفلوں سے شکار کرنے کی تربیت دی گئی- پرندوں کو مارنے میں حصہ لینے والے افراد کی تعداد کا تخمینہ تین ملین سے زیادہ تھا- آج شام آٹھ بجے، 194,432 پرندوں کی ہلاکت کا تخمینہ لگایا گیا تھا کہ 1959 عیسوی میں چین میں چڑیوں کا قتل عام ختم ہو گیا تھا، لیکن بہت سے بچے اور جانور مہلک بیماریوں میں مبتلا ہو گئے تھے- چینی سائنس اکیڈمی نے اس حوالے سے اپنی سائنسی رائے کا اعلان کیا، ان کے سائنسدانوں نے اس ماری ہوئی چڑیا کی آنتوں کے مواد کا تجزیہ کرنے کے بعد پایا کہ اس مواد کا تین چوتھائی حصہ نقصان دہ کیڑوں پر مشتمل ہے- جہاں تک اس کے بقیہ چوتھائی حصے کا تعلق ہے، یہ ان چیزوں سے تھا جو انسان کھاتے ہیں، بشمول اناج اور دیگر سادہ چیزیں، یہ سب متفرق فضلہ ہیں- اس نے بعد میں کسانوں کو ان کیڑوں سے لڑنے کے لیے بہت سے زہروں اور کیڑے مار ادویات کا استعمال کرنے پر مجبور کیا جنہیں پرندے کھا رہے تھے، اور یہ بات واضح ہو گئی کہ چڑیا کو مارنے کا نقصان کیڑوں کی فطرت کو صاف کرنے سے زیادہ شدید اور مہلک ہے- اس طرح انہوں نے ثابت کیا کہ چڑیا بے قصور ہے اور یہ ماحول کے قدرتی توازن کو کنٹرول کرنے میں کردار ادا کرتی ہے اور یہ اس طرح ہے- فاؤنڈیشن انسانوں کے لیے بہت مفید ہے-

آج چین میں صورتحال بہت بدل چکی ہے- ملک بھر میں اس چڑیا کے لیے ہزاروں ذخائر قائم کیے گئے ہیں- درحقیقت شنگھائی میں خاص طور پر چینی لوگوں نے ہر اپریل کے شروع میں اور ہر سال ایک ہفتہ منانا شروع کر دیا ہے جس کا نعرہ ہے "ہمیں چڑیوں سے پیار ہے"-

تو 1400 سال تک ہر قسم کے جانوروں کی زندگی کو مارنے کا کیا ہوگا!!!!

تیرہ مقدس مہینے (نسائی) کو کیلنڈر میں بحال کرنے سے ہمارے لیے سالوں کی تعداد اور ترتیب درست ہو جائے گی، اس لیے جب ہم کہتے ہیں کہ سال پہلا ہجری دور سنہ 621 عیسوی میں تھا- یہ اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ یہ مسیح کی پیدائش اور اس کے بنانے کے بعد مضبوط کیا گیا تھا، اور یہ کہ ہم آج ہیں- 7 اپریل 2017ء کو- ہماری تاریخ 2017 - 621 - 1396 کے مطابق ہونی چاہیے نہ کہ 1438- دونوں تاریخوں میں فرق، جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں 42 سال ہے، اور یہ 53 سال کا فرق 2525 عیسوی میں ہو جائے گا، یعنی اس سے پہلے- رسول کی پیدائش، اور اگر اگر ہم اس مختصر کیلنڈر کو جاری رکھیں گے تو ہجری تاریخ پیدائش مسیح سے پہلے آئے گی اور اسی ..... طرح اس کے پہلے اے تک- ابراہیم، نوح اور آدم کی پیدائش-

تیرہ حرمت والے مہینے کو قمری سال کی طرف لوٹانے سے اس کے قمری مہینوں کے لیے کو اس کے موسموں کی تاریخوں کے ساتھ منظم کیا جائے گا، اس طرح حرمت والے مہینے ٹھیک آئیں گے-

بہار اور مہینے

خزاں سے موسم سرما تک حج اور خزاں کے شروع میں رمضان کی آمد، تب ہی مسلمان اپنے کیلنڈر کا استعمال کر سکتے ہیں زراعت، تجارت، روزہ اور حج میں پورے اعتماد کے ساتھ-

جب اللہ تعالیٰ نے عین تقویم کے اس مضمون کو دین عظیم کے ساتھ جوڑ کر اس مقدس مہینے کی اس کے مہینوں میں آمد پر زور دیا تو یہ اس لیے تھا کہ سال کے موسمی دنوں میں ہماری زندگی کو منظم کیا جائے اور ہمارے لیے ہمارے فائدے کو محفوظ بنایا جائے- پرہیزگاری انسان اور تجارت کے ساتھ ساتھ جانوروں کے قدرتی توازن اور زرخیزی اور زراعت سے ان کے نقصان کو بحال کر کے اپنے قدرتی ماحول کو محفوظ رکھنا

مہلک کیڑوں اور وبائی امراض کے پھیلاؤ کو روکنا-

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، حلال نہ کرو اللہ کے لیے جو کو
نہ حرمت والے مہینے کو، نہ قربانی کے جانور کو، نہ پٹے پڑے کو، گھر کے مولی کے
لیے گروی رکھو، اپنے رب کا فضل اور راضی ہونے کے لیے- آزاد پھر شکار کرو
اور دو آدمیوں کی برائی تمہیں جرم نہ بنا دے اگر وہ تمہیں مسجد حرام سے
روکیں ہو تم حد سے بڑھو اور نیکی اور پرہیزگاری میں تعاون کرو لیکن گناہ اور
زیادتی اور خوف کے خلاف تعاون نہ کرو- بے شک خدا سخت سزا دینے والا ❪

یعنی اللہ تعالی نے یہ مقدس مہینہ ہم انسانوں کے لیے اور ہمارے مفاد اور فائدہ کے لیے ہم پر مسلط کیا ہے اور مسلمانوں نے اس مقدس مہینے کو کیلنڈر سے منسوخ کرنے کے بعد جو کیا وہ یہ تھا کہ وہ اللہ کے حکم کے خلاف گئے نہ کہ اس میں- اس کے حکموں کی تعمیل، اور انہوں نے زمین پر فساد پھیلانے کی کوشش کی-

اور زمین کے ٹھیک ہو جانے کے بعد اس میں فساد نہ پھیلاؤ اور اسے خوف اور امید سے پکارو، بے شک اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہے-)

تقدیر کی رات

پہلا امکان:

یہ بہت سے لوگوں کے لیے ایک تجسس رہا ہے جو شمسی مہینے کی پیروی کرتے ہیں اور یہ ہجری سال کے مہینوں کو موسموں میں متعین کرنے اور طے کرنے میں کیا کرتا ہے-
سال، اور چند مشہور ناموں کے معنی کی اہمیت جو حج کے موسم اور مقدس مہینوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں، اور ماہ (رمضان) کی منفرد خصوصیت، یہ مقدس مہینہ جو ت و ہوا کے وقت کے ساتھ موافق ہے- شمال اور جنوب میں اعتدال پسندی، جو بلاشبہ ان کی مدد کرتی ہے-
روزے کے عمل میں آسانی پیدا کرنے اور شدید گرمی اور گرمی کے مہینوں میں روزے کی حالت میں جو یکسر انتہائی بڑی ہے اسے کم کرنے کے لیے، بلکہ شب القدر کے وقوع پذیر ہونے کے وقت کے علم کی تلاش اور تحقیق کرنے کے لیے، جس کے بارے میں بہت سے لوگوں کا عقیدہ ہے- رمضان المبارک کے ایام اور یہ کہ یہ ناممکنہ اس کو ایک دوسرے سے کہتا ہے، اور وہ اسے الہی کھڑکی سمجھتے ہیں جس میں اللہ تعالی کے لیے دعوتیں اور مذہبی اور عقیدتی تقریبات منعقد کی جاتی ہیں، اور ان میں سے بہت سے لوگ اس بابرکت رات کی اہمیت پر یقین رکھتے ہیں- کیونکہ یہ ان کے گناہوں اور خطاؤں کو دھو ڈالتا ہے اور خدا کے لیے اس کے دوران دعاؤں قبول کرنا ممکن ہوتا ہے-
اللہ تعالی ان کی زندگی کے معاملات کو آسان کرنے کے لئے، بشمول بیماری، تھکاوٹ، غربت،
اور انتہائی صبر ان کے اس عقیدہ کی وجہ کہ لیلۃ القدر ماہ رمضان کے دنوں میں سے ایک ہے، خاص طور پر قرآن کی دو آیات کو پڑھنا اور ان کو جوڑنا ہے، جیسا کہ پہلی آیت کہتی ہے:

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن نازل ہوا-

البقرہ آیت 185

دوسری آیت ہے:

بے شک میں نے اسے شب قدر میں نازل کیا- ❨

تقدیر 1

لیکن اگر ہم ان آیات کو دیکھنے کی کوشش کریں جو سورۃ الدخان میں آتی ہیں جن میں اس بابرکت رات کے بارے میں بتایا گیا ہے اور کیا نازل ہوا ہے-

جس میں

بیشک ہم نے اسے ایک بابرکت رات میں نازل کیا ہے،
بے شک ہم اپنے رب کی طرف سے رحمت بھیجنے
والے ہیں- اگر تم یقین رکھتے ہو تو سب کچھ
جاننے والا، آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان
کی تمام چیزوں کا رب-

ان کا عقیدہ ہے کہ سورۃ القدر کے لفظ "ہم نے اسے نازل کیا" میں "ہا" سے مراد سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 185 میں "قرآن" ہے، اور ان کے پاس اس کے علاوہ کوئی ثبوت نہیں ہے کہ یہ رات ہے- رمضان کی راتوں میں سے ایک رات، سوائے چند احادیث کے جو انہوں نے اس کے بارے میں پڑھی ہیں- وہ اسے صحیح کہتے ہیں، جیسا کہ درج ذیل احادیث:

1 - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا جب دس دن کی نماز ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے تھے- اس نے بہت سخت کیا 2-

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور کہا: کیا آپ ہمیں کھجور کے درختوں پر بات کرنے کے لیے نہیں لے جائیں گے؟ تو وہ باہر گئے اور کہا: میں نے کہا: مجھے بتاؤ کہ تم نے شب قدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرہ میں تنہائی اختیار کی اور ہم آپ کے ساتھ تھے تو جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا: آپ جس کو ڈھونڈ رہے تھے وہ سامنے ہے- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی عشرہ میں تنہائی اختیار کی، تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لگ ہو گئے تو جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا: آپ جس کی تلاش کر رہے ہیں وہ آپ کے سامنے ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچانے کے لیے کھڑے ہوئے-
بیسویں رمضان کی صبح کو خطبہ دیا اور فرمایا وہ کون ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خلوت کرتا تھا، اس لیے وہ واپس آجائے، کیونکہ مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی، لیکن اس کو بھول گیا، اور یہ آخری عشرہ اور وتر میں ہے، اور میں نے دیکھا کہ میں مٹی اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں-
مسجد کی چھت کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی تھی اور آپ کو آسمان پر کچھ نظر نہیں آرہا تھا اور ہم پر بارش ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی- یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر کیچڑ اور پانی کے نشانات دیکھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خرگوش ان کی بصارت پر ہیں لے آیا تھا: بادل کا ایک پتلا ٹکڑا، اس کی نوک: اس کی ناک کی نوک-

3- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں نماز پڑھتے تھے اور فرماتے تھے: لیلۃ القدر کی تلاش کرو- رمضان کے آخری عشرہ میں

4- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شب قدر، شب قدر ایک تحمل والی رات ہے، نہ گرم- اور نہ ہی سورج صبح کے وقت کمزور اور سرخ ہو جاتا ہے-

5- زر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے لیلۃ القدر کے بارے میں بتاؤ، ہمارے ساتھی کے لیے- حضرت مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا جو شخص ایک سال تک رہے گا وہ اسے پالے گا انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمن پر رحم کرے وہ جانتے تھے کہ یہ رمضان میں ہے، لیکن وہ ان سے نفرت کرتے تھے- بھروسہ کرنا چاہیے یا اس نے یہ بیان کیا کہ وہ بھروسہ نہ کریں اور خدا کی قسم ستائیسویں رات کو چھوڑ کر رمضان میں ہے- اس نے اس آیت کے بارے میں نہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ میں نے زر سے کہا اس کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس رات کی صبح سورج طلوع ہو گا اور اس میں خوش جیسی شعاع نہیں ہو گی جب تک کہ وہ طلوع نہ ہو جائے- 6- سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں لیلۃ القدر کو دیکھتا تھا پھر میں اسے بھول جاتا تھا- یہ آخری دس راتوں میں تھا اور وہ صحرا میں کھلا ہوا تھا، نہ گرم اور نہ سردی، گویا چاند اپنے ستاروں کو ظاہر کر رہا ہے، اور اس کا شیطان اس وقت تک باہر نہیں نکلے گا جب تک کہ اس کی صبح نہ ہو-

احادیث کا ایک بڑا سلسلہ ہے، جو سب اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ یہ خاص طور پر رمضان میں ہے، جن میں سے بعض کہتے ہیں کہ یہ پہلے عشرہ میں ہے، اور بعض وہ کہتا ہے کہ یہ درمیانی دس دنوں میں ہے، لیکن ان میں سے اکثر اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ یہ آخری دس دنوں میں ہے، یا آخری سات دنوں میں، یا آخری طاق میں، بعض اس کے آخری ہیں میں ان میں سے بعض نے خاص طور پر تیسویں کی رات ہونے کی تصدیق کی، بعض کہتے ہیں کہ یہ ستائیسویں ہے اور بعض نے اس کی تصدیق کی ہے کہ یہ خاص طور پر انتیسویں ہے، اور انہیں اس کا کوئی علم نہیں سوائے ان احادیث کو پڑھنے سے قیاس کے، جو نہیں تھیں- قرآن عظیم میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے-

لیکن اگر ہم اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ایک اور سورہ کو مزید غور سے دیکھیں:

اور روشن کتاب. بے شک ہم نے اسے ایک بابرکت رات میں نازل کیا۔

ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہاں جس بابرکت رات کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ وہی ہے جس کا ذکر سورہ القدر میں کیا گیا ہے. لیکن یہاں جو نازل ہوا ہے وہ قرآن نہیں ہے، بلکہ کچھ اور ہے، کیونکہ اگر ہم اس سے پہلے والی آیت کو دیکھیں- آیت نمبر 3 یہاں، ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کے بارے میں بات کر رہا ہے: کتاب دکھایا گیا۔

کیا واضح کتاب قرآن عظیم جیسی ہے؟ آئیے ہم ان آیات کو دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں جو قرآنی متن میں بیان کردہ کتاب کے بارے میں بتاتی ہیں، اور ہمیں درج ذیل چیزیں ملتی ہیں:

اور اس کے

پاس غیب کی کنجیاں ہیں اور وہ جانتا ہے کہ جو کچھ

خشکی اور سمندر میں ہے وہ اسے نہیں جانتا اور نہ ہی اندھیرے میں۔

زمین، اور نہ کوئی تر یا خشک زمین، سوائے واضح کتاب کے۔

اور زمین پر کوئی جاندار ایسا نہیں ہے کہ اس کو رزق دینا خدا پر منحصر ہے اور وہ جانتا ہے۔

اس کا ٹھکانہ اور اس کا ذخیرہ ہر ایک روشن کتاب میں ہے۔

اور جس چیز میں بھی تم ہو اور جو بھی قرآن تم اس میں سے پڑھو

اور تم کوئی کام نہیں کرو گے سوائے اس کے کہ ہم تم پر گواہ ہوں گے جب تم ہو۔

اس میں، اور نہ زمین پر ایک ذرہ برابر بھی تیرے رب سے بچتا ہے۔

آسمان، اور اس سے چھوٹا یا بڑا کچھ نہیں سوائے ایک واضح کتاب کے۔)

اور آسمان اور زمین میں کوئی چیز پوشیدہ نہیں مگر ایک روشن کتاب میں۔

اور کافر کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئے

میرے رب کی قسم، وہ تم پر آئے گا، نہ آسمانوں کہیں بان

میں ایک ذرہ بھی خدا اس سے بچتا ہے نہ اس سے چھوٹی اور بڑی

چیز ہے سوائے واضح کتاب کے- ﴿﴾

یعنی ہر وہ چیر جو خشکی پر، سمندر میں یا تاریکی میں موجود ہے ایک واضح کتاب میں ہے!!

اور زمین اور آسمان کا ہر ایٹم ایک واضح کتاب میں ہے!!

اور ہر وہ رزق جو ہمارے پاس آتا ہے یا دوسروں کو آتا ہے ایک واضح کتاب میں

ہے!! اور یہ کہ آسمان و زمین کی چھوٹی سے چھوٹی سے بڑی چیزوں تک تمام غیب چیزیں ایک واضح کتاب میں موجود ہیں!!

اور قیامت کا علم چھوٹی سے بڑی تک تمام غیب چیزوں کے ساتھ ایک واضح کتاب میں مضمر ہے!!

یہ وہی ہے جو خدا نے کہا جب اس نے کہا. (اس میں ہر معاملے کا فیصلہ ایک عقلمند آدمی کرتا ہے-)

اور واضح کتاب وہ کتاب ہے جس کے ذریعے معاش کا اندازہ لگایا جاتا ہے، موجودات اور غیب چیزوں کو شمار کیا جاتا ہے اور روح اور فرشتے بھیجے جاتے ہیں- حکم کی دنیا سے اس دنیا کی دنیا تک کے احکامات کا نفاذ. مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی اس بابرکت رات میں ہمارے لیے رزق لکھتا ہے اور اس کا فیصلہ کرتا ہے اور اس کا قرآن کے نزول یا مہینے سے کوئی تعلق نہیں ہے- رمضان المبارک کا مطلب یہ ہے کہ یہ وہ رات ہے جس کے بارے میں خدا کا حکم ہے اور یہ کہ آج کی رات کہاں اور کب آئے گی اس کا ہمیں کوئی علم نہیں ہے اور یہ ان غیب چیزوں میں سے ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں نہیں سکھایا اس پر بھروسہ کرنا نہ سیکھیں، بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآنی متن میں کہیں یہ نہیں کہا کہ اس رات کا کوئی جادوئی مفہوم ہے جو بخشش، دولت، وقار اور صحت لاتا ہے. اور یہ کہ اس میں جو کچھ ہوتا ہے وہ روح کا نزول ہے- فرشتے حکم کی تعمیل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ چیزوں کی قدر کرتے ہیں اور ان کو حقیقت اور اس کی بندشوں پر مسلط کرتے ہیں، اور یہ ان کے لیے اور ہمارے لیے امن و سلامتی ہے، اس لیے اس میں آفات، زلزلے اور سیلاب طلوع فجر تک نہیں آتے- آتا ہے، اور یہ حکم سے ہوتا ہے- اس کی طرف سے وہ پاک ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں-

دوسرا امکان:

دوسرا زاویہ جس کا ہم اس تحقیق میں جائزہ لیں گے، اس شب قدر کو ماہ رمضان کی راتوں میں سے ایک رات سمجھنا ہے جس کا نزول ہوا- اس میں (قرآن) ہے نہ کہ (واضح کتاب) جیسا کہ ہم نے اپنے پہلے امکان میں دیکھا تھا اور چونکہ رمضان کا مہینہ اس کی وجہ سے اتار چڑھاؤ ہوتا ہے-

سنمبر اور اکتوبر کے درمیان 19 سالوں میں ہر 32 ماہ بعد نسی کی آمد درج ذیل ہے:

ہم یہاں آٹھ سالہ منصوبے سے یہ بھی دیکھتے ہیں کہ رمضان المبارک کی آمد ستمبر (L) اور اکتوبر (T) (1) کے درمیان کس طرح اتار چڑھاؤ
اتی ہے 701 میں، رمضان 7 تاریخ کو آیا اور 1 میں رد ہوا- سال 702 سے 27 ستمبر تک، پھر 703 میں 16 ستمبر کو آیا، پھر یہ 704 میں 4 سے
تک بڑھ گیا 2ndکے D1 میں707 میں، اور یہ 706 کو پیچھے ہٹ گیا- ستمبر 13 ستمبر تک پیچھے ہٹ گیا اور پھر 23 سے 705تک بڑھ گیا، اور یہ D1
اور آخر کار یہ 708 میں 20 ستمبر تک پیچھے ہٹ گیا-

پھر یہ سال 709 میں T1 کی نویں اور L کی 28 تاریخ کو 710 میں آتا ہے، اور 711 میں L کے 18 تک موخر ہوتا ہے اور سال 712 میں 5 T1 تک پہنچ جاتا ہے-
یہ 713 میں 25 L پر آتا ہے، 714 میں 14 L تک تاخیر کا شکار ہوتا ہے، 715 میں 4 T1 تک پہنچ جاتا ہے، اور 716 میں 22 L تک تاخیر کا شکار ہوتا ہے-

پھر یہ 717 میں 10 T1 تک پہنچ جاتا ہے اور 718 میں 30 L اور 719 میں 19 L تک گر جاتا ہے- اس
طرح انیس سالہ دور ختم ہو گیا- نیا دور 720 میں
شروع ہوتا ہے- دھیان دیں کہ سال 720 کے نقاط سال 701 کے نقاط سے ملتے ہیں، اس طرح دونوں
چکروں میں T1 کی ساتویں کو رمضان بالکل ایک ہی دن شروع ہوتا ہے-

نوٹ کریں کہ رمضان کے آغاز کے نقاط ہر 19 سال بعد دہرائے جاتے ہیں-

ہم اس چارٹ سے دیکھتے ہیں، جس کے بعد ہر 32 ماہ بعد النسائی آتا ہے، کہ رمضان کا مہینہ کم سے کم، 11 ستمبر تک تاخیر سے شروع ہوتا ہے-
(ستمبر)، پھر النسائی آتا ہے اور اسے زیادہ سے زیادہ 10 اکتوبر تک آگے بڑھاتا ہے، لہذا اگر لیلۃ القدر
یقیناً رمضان المبارک کے مہینے میں، یہ دسویں اکتوبر کی رات ہے اور گیارہ اکتوبر کی فجر ہے، اور یہ واحد رات ہے کہ...
یہ ہمیشہ رمضان میں آتا ہے، اور ہر سال-

ہم سنہ 610 عیسوی کی اس جنت کو دیکھتے ہیں کیونکہ یہ ہمارے لیے وہ رات باقی ہے جس میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن نازل کیا

سورج 10 اکتوبر 610 عیسوی کو الغافر 2 کو غروب ہوا-
لیبرا کے وسط میں

اس سال کی اس رات، اپنے اٹھارویں دن، چاند Pleiades اور Aldebaran کے درمیان مشرق میں تھا۔

لیکن اگر ہم 610 عیسوی میں رمضان المبارک کی ستائیسویں شب کے لیے اس کے نقاط کو دیکھنا چاہیں تو اس کے نقاط ہر سال رمضان میں نہیں آتے کیونکہ یہ واحد دن ہے جو اس مہینے کے تمام نقاط میں مشترک ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں، یہ اکتوبر کی دسویں رات ہے۔

سنہ 610 عیسوی میں ستائیسویں رمضان کی رات کو چاند کی پوزیشن کنیا کے شروع میں صرفہ کے ستارے کے ساتھ

سنہ 610 عیسوی میں ستائیسویں رمضان کی رات کو سورج کی پوزیشن، لیبرا کے نشان میں جنوبی زبانا کے ستارے سے دو دن کے فاصلے پر۔

لیکن چونکہ ستارے کے نقاط ہر 2148 سال بعد مکمل رقم کے ساتھ سے تاخیر کا شکار ہوتے ہیں، اس لیے رمضان کے نقاط ایک سال پہلے کی رقم کے ساتھ ہوتے ہیں۔

610ء تک 2017ء تک 19.51 دن کی تاخیر ہوئی۔

10 اکتوبر 2017 کی رات سورج کے نزول میں 610 عیسوی سے 19 دن کی تاخیر ہوئی۔

سورج لبرا کی پہلی علامت میں، یہ دفاع سماک کے بعد، ستائیسویں رمضان المبارک 2017 کی رات کو نزول 610 عیسوی کے مقابلے میں، جنوبی زبانہ کے شمال میں ہوتا ہے-

سسرا امکان:

ایک اور موضوع ہے جس کی طرف میں توجہ دینا چاہتا ہوں جو ابت کے متن کو درج ذیل شکل میں پڑھنے کا موضوع ہے: شب

قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے- ﴿٣﴾

ہزار مہینوں سے افضل: یعنی ہزار مہینوں سے زیادہ، اور شب قدر کا رمضان کے مہینے میں وقوع پذیر ہونے سے کوئی تعلق نہیں، چاہے ہم یہ فرض کر لیں کہ یہ 610 میں ائی ہے- اس میں عیسوی بلکہ اس کا انا ہر بار ایک ہزار قمری مہینے گزرنے کے بعد دہرایا جاتا ہے، یعنی 8479 80 سال، اور چونکہ ایک ہزار قمری مہینوں کی یہ مدت بڑے مہینوں سے منقطع ہے اور ہر 235 قمری مہینوں میں لگاتار 228 مہینے اور سات ہوتے ہیں- بڑے مہینے الگ!!
برجوں کے مقامات بھی حرکت پذیر ہیں اور سنہ 610 عیسوی سے اج تک 19.5 دن میں اپنے نقاط سے بدل چکے ہیں-
اور اگر ہم فرض کریں کہ یہ ہر 1000 مہینوں میں ایک بار اتا ہے، تو یہ 80 رقم سال، دس قمری مہینے، اور 15 دن کے برابر ہے-
میری رقم-

یعنی یہ ہر 81 سال میں ہر 45 دن میں اپنے نقاط کو تبدیل کرتا ہے، جیسا کہ:

لیلۃ القدر کے نقاط ہر 81 سال بعد 45 دن میں تبدیل ہوتے ہیں-

گنتی کے اس طریقے کی بنا پر یہ رات رمضان کے مہینے میں نہیں آتی-

اس کا انا اسی طرح جاری رہتا ہے اور یہ بغیر کسی باقاعدگی کے تمام برجوں کے گرد گھومتا ہے-

چوتھا امکان:

آخر میں، میں اعداد کی بنیاد پر اس آیت کو پڑھنے کے موضوع پر بات کروں گا:

شب قدر - یا جب قرآن نازل ہوا - ایک ہزار راتوں کے برابر ہے-

[97:3]

اس کے حروف کی الجبری ویلیو 1926 ہے، اور اس میں 20 حروف اور 6 الفاظ ہیں، اور سورہ نمبر 97 میں اس کا نمبر 3 ہے- اگر ہم ان تمام نمبروں کو شامل کریں تو ہمیں نمبر 2052 ملتا ہے، جو کہ (108) 19 x ہے)

نمبر 108 + 10 = 10.8 ہے، جو قمری اور شمسی سال میں فرق ہے-

لفظ تقدیر کی الجبری قدر 335 ہے-

اسے 3 بار دہرایا گیا: 335 =

اگر ہم اس نمبر کو قمری مہینے کی

قدر سے ضرب دیں: 1005=

325481.25

اگر اس کے پہلے نقاط 610ء میں تھے تو اس کے دوسرے نقاط کو 935ء میں دہرایا گیا، پھر 1260ء، پھر 1585 آتا ہے-

جس طرح اس کے نقاط 610 عیسوی میں تھے (صرف دنوں کے لیے اس لیے کہ رقم کے نقاط حرکت کر رہے ہیں) پھر 1910 عیسوی میں، اور آخر میں آئے گا-

2235 عیسوی میں، وغیرہ ....

یہ شب قدر کے موضوع کا خلاصہ تھا اور اس سلسلے میں اب تک پیش کیے گئے تمام امکانات

اعداد اور رانچہ کا اصول، اور مجھے نہیں معلوم کہ قارئین کے پاس ایسے کوئی امکانات ہیں جو میں نے کھوئے ہیں تاکہ انہیں مطالعہ کی آزمائش میں ڈالا جا سکے-

اور احتیاط سے، اس لیے میں پیارے قارئین سے کہتا ہوں کہ اپنی رائے فیس بک کی ویب سائٹ (النساء اور اسلامی کیلنڈر) پر بھیجیں-

https://www.facebook.com/nassee2000/

مترادف اور برانچنگ کے درمیان فرق

ہم میں سے کچھ لوگ قراں مں مرادف کے موضوع بر ذاکٹر محمد شہرور اور ان کی کتابوں کی ویڈیور کو دیکھ کر سوچ سکیے ہں۔
اس سوال کی وصاحت اس نے کی ہے'

کیا قرآن میں ایک لفظ کے ایک سے زیادہ معنی یا مفہوم ہیں؟

ہم میں سے کچھ ڈ کٹر کی رائے سے متفق ہو سکیے ہں اور مومں اور مومں بں سکیے ہں کہ تمام قرانی الفاظ ایک ہی اصول کی پیروی کرتے ہیں، اور یہ کہ وہ کبھی بھی قرآن میں مترادف نہیں ہیں، لفظ "آیا" لفط سے مختلف ہے- "آیا"، جس طرح لفط "اوپر" لفظ "اوپر" سے مختلف ہے اور سی طرح- ....

لیکن معاملہ ایسا نہیں ہے جیسا کہ ہم میں سے کچھ لوگ سوچیے ہیں، اور جو چیز آپ کو بیاں جاننی چاہیے وہ یہ ہے کہ اس میں مرادف کے علاوہ کچھ اور بھی ہے- زبان، یہ اصل میں ایک سے زیادہ معنی میں آتی ہے، اور اس کی ایک مثال بہت سے فعل اور کچھ اسموں میں آتی ہے، اور یہ بہت سے الفاظ میں ہوتی ہے- ہم میں سے کچھ غلط ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ مرادف ہے، لیکن یہ مرادف سے بالکل مختلف ہے، بلکہ یہ (شاخ بندی) ہے- اس کی مثال صرف فعل کے درمیان آتی ہے، اس لیے لفظ فعل (بٹ)، مثال کے طور پر، قرآن میں میں مختلف معنی کے ساتھ آتا ہے، اس لیے ہم درج ذیل آیات میں ایک ساتھ دیکھ سکتے ہیں:

وہ*

خدا کو مچھر یا اس سے اوپر کی کسی چیز کی مثال دیتے ہوئے شرم نہیں آتی-

جو لوگ ایمان رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے-

اور آپ ان غریبوں پر ظلم نہیں کرتے جو محصور ہیں-

خدا کے لیے وہ زمین پر حملہ نہیں کر سکتے-

احمق سمجھتا ہے کہ وہ خود پر قابو پانے کی وجہ سے امیر ہیں-

، جب آپ کے رب نے فرشتوں کی طرف وحی کی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، پس تم ان لوگوں کو ثابت قدمیں رکھو، میں کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دوں گا، لہذا انہیں مارو- گردنوں کے اوپر، اور ان سب کو مارو، کیونکہ وہ

پس ہم نے ان کے کانوں کو غار میں کئی سال تک مارا- ()

ان کی حوصلہ شکنی کرو، انہیں نصیحت کرو اور انہیں ان کے بستروں پر چھوڑ

دو، اور انہیں مارو، لیکن اگر وہ تمہاری بات مانیں تو ان کے خلاف کوئی راستہ تلاش نہ کرو۔

سورہ نساء 34

اور ان پر ذلت و رسوائی، غربت اور وباء نازل ہوئی، اور خدا کی طرف سے

غضب اس لیے تھا کہ انہوں نے خدا کے مقاصد سے کفر کیا اور انبیاء

کو بلا جواز قتل کیا، کیونکہ انہوں نے نافرمانی کی تھی۔

اس طرح خدا حق اور باطل کو مارتا ہے، لیکن جہاں تک گندگی ہے، وہ ختم ہو جاتی ہے، لیکن

جو چیز لوگوں کو فائدہ پہنچاتی ہے، وہ زمین میں رہ جاتی ہے، اس طرح اللہ تعالیٰ

مثالیں بیان کرتا ہے، جنہوں نے اپنے رب کو قبول کیا، وہ سب سے بہتر ہے۔ جواب نہیں

جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ مار کے لفظ کے معنی کی شاخوں میں سات مختلف معنی آئے ہیں، جیسے زمین پر جانا، لاٹھی پھینکنا، یا ڈھانپنا، یا جسمانی مارنا، یا افق کے معنی، یا معنی چھانٹنا اور پاک کرنا۔ ، یا مثال دینے کا مطلب ہے، لیکن یہ ... آپ ایک بار ہے، اس کا مطلب ہے ترک کرنے پر زور کیونکہ بڑبال کا ذریعہ ہٹ کے ذریعہ سے مختلف ہے۔ اگر اس میں فرق ہے۔ ماخذ بالکل مختلف معنی رکھتا ہے جیسا کہ ہم نے اوپر سورۃ النساء کی آیت 34 کی مثال میں دیکھا۔ باقی معنی جو کہ فعل (ہٹ) سے ہیں، ہم ان سب کو ایک ہی معنی کی چھتری کے نیچے دیکھتے ہیں، وہ یہ ہے:

ہٹ: ہدف پر کچھ بھیج رہا ہے۔

اس بنا پر بھی فعل: (آبا) اور (آبا) ابواب کے اندر اپنے سیاق و سباق کے لحاظ سے لامحالہ مختلف معنی رکھتے ہوں گے، اور یہ قرآن کے الفاظ کا مترادف نہیں سمجھا جاتا ہے بلکہ ایک شاخ ہے۔ اس میں سے

اور اگر تمہیں اس میں شک ہے جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے تو آؤ

اس جیسی ایک سورت لے کر اور اللہ کے سوا اپنے گواہوں کو بلاؤ۔

آپ ایماندار تھے۔)

آپ کا مطلب ہے کہ انہوں نے وضع کیا' تشکیل شدہ

بہت سے اہل کتاب یہ چاہتے ہیں کہ

تم ایمان لانے کے بعد اپنی طرف سے حسد کی وجہ سے تم کو پھر

کافر بنادیں جب تک کہ ان پر حق واضح ہو جائے، پس تم آگے

بڑھو جب تک کہ اللہ اپنا حکم نہ لے آئے ، خدا ہر چیز پر ہے۔

قابل (109)

آپ کا مطلب ہے: خدا اپنا حکم نافذ کرتا ہے: ایک فرض

براجنگ صرف فعل تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ اسم کے اندر بھی ہوتی ہے، اور یہ صرف اس صورت میں ہوتا ہے جب ایمشنو مختلف ہو، جیسا کہ ہم نے مندرجہ ذیل میں دیکھا ہے۔
(درب) کی مثال میں کچھ فعل - اور ہڑتال)۔

اس کی ایک مثال:

خواتین: یہ عورتوں کی جمع کے ساتھ آسکتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

روزے کی رات آپ کے لیے جائز ہے کہ وہ آپ کے لیے لباس ہیں اور آپ ان کے

لیے لباس ہیں، اللہ جانتا ہے کہ آپ خود خنتہ کرتے تھے، اس لیے

اس نے آپ کی طرف رجوع کیا اور آپ کو معاف کردیا۔ ان سے ہمبستری کرو اور

جو کچھ خدا نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے اسے تلاش کرو اور کھاؤ پیو۔

اس کا مطلب ہے تمہاری بیویاں

اور مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہو اور اپنے سروں

کو اپنے پردے سے ڈھانپیں اللہ انہیں نصیحت کرتا ہے کہ وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اپنے شوہروں اور نہ باپ کے۔ ، اپنے شوہروں کے باپ، یا ان کے باپ۔

یا ان کے شوہر کے بیٹے، یا ان کے بھائی، یا ان کے بھائیوں کے بیٹے، یا ان کی بہنوں کے بیٹے، یا ان کی بیویاں، یا جو ان کے دائیں ہاتھ ہیں، یا

وہ مرد یا بچے جو شرافت کے مالک نہ ہوں اور جو عورتوں کی شرمگاہ کو ظاہر نہیں کرتے اور انہیں پاؤں سے ہاتھ نہیں لگاتے۔

تاکہ معلوم ہو جائے کہ وہ اپنی زینت کیا چھپاتے ہیں اور اے ایمان والو سب مل کر اللہ کے حضور توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ (1)

آپ، یعنی مرد ہونے، "ناس" کے ماخذ میں فرق کی وجہ سے اور اس کا جمع "عورت" ہے۔

اور یہ لفظ بھی:

مرد: اس کا مطلب ہے بالغ مرد، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اور طلاق دینے والے ان کی روح

کے ساتھ لمبے ہوتے ہیں اس میں ان کی واپسی کا

زیادہ حق ہوتا ہے اگر وہ نماز پڑھنا چاہیں اور وہ وہی ہیں

جو ان کے لیے مشہور ہیں اور پیروں کے پیروں کے

لیے- خدا کے پاؤں، اور یہ ان میں سب سے

آپ ایک بالغ مرد ہیں-

فرمانبرداری اختیار کرو، پھر اگر تم ڈرتے ہو، پیدل یا گھوڑے پر، پھر جب تم محفوظ

ہو جاؤ تو اللہ کو یاد کرو جیسا کہ اس نے تمہیں سکھایا ہے جو تم نہیں جانتے تھے-

آپ، جس کا مطلب ہے مختلف انفینیٹیو کی وجہ سے "ڈس ماؤنڈ"

سمجھ

مترادف اس وقت ہوتا ہے جب ہمارے پاس ایک سے زیادہ الفاظ ہوں جن کا ایک ہی مطلب اور مفہوم ہو، اور یہ قرآن میں موجود نہیں ہے کیونکہ اس میں موجود ہر لفظ کا قرآنی متن میں اپنے الگ الگ معنی ہیں-

جہاں تک ہر بحث کا تعلق ہے تو یہ تب ہوتا ہے جب ہمارے پاس متن میں ایک لفظ ہو جس کے ایک سے زیادہ معنی ہوں اور یہ قرآنی متن میں موجود ہے جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے-

ناسی کیا ہے؟

پہلی رائے:

ڈاکٹر جواد علی نے المفصل فی تاریخ العرب میں نسائی کیا ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے درج ذیل بیان کیا ہے:
جزیرہ نمائے عرب کے علماء نے النسائی کی تعریف یوں کرتے ہوئے کی ہے: النسائی نے اللہ تعالی کے اس قول میں ذکر کیا ہے: (النسائی صرف کفر میں اضافہ ہے) وہ مہینہ ہے جس میں عربوں نے زمانہ جاہلیت میں تاخیر کی تھی- ہاں لیکن اللہ تعالی نے اپنی غالب کتاب میں اس سے منع کیا ہے، جہاں اس نے کہا النسائی صرف کفر میں اضافہ ہے، کنانہ سے ایک آدمی اٹھتا ہے اور کہتا ہے میں وہ ہوں جس کی تاریخ مقرر نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے لیے محرم کی حرمت کو موخر کر کے صفر میں ڈال دیا، اس لیے ان کے لیے محرم کی حرمت کو صفر تک موخر کرنا اور محرم بنانا ہے- ایک مباح مہینہ، جس میں ان کے لیے جنگ کرنا جائز ہے، اس لیے کہ وہ اپنے اوپر تین حرمت والے مہینے آنے سے نفرت کرتے تھے، جس میں انھوں نے چھاپے یا چھاپے نہیں مارے تھے، اور ان کی روزی کا دارومدار چھاپوں اور فتوحات پر تھا، اس لیے انھوں نے نص کی- محرم کے مہینے کی حرمت سے آزاد ہونے کے لیے اور اس میں لڑائی کی اجازت دینے کے لیے وہ محرم کی حرمت کو صفر تک موخر کر دیتے تھے، پھر اس کو حرام کر دیتے تھے، اس لیے وہ وہاں قیام کرتے تھے- اس کے بعد محرم تک یہ ممانعت ختم ہو جائے گی اور وہ ایسا نہیں کرتے ہیں سوائے ذوالحجہ کے بعض علماء نے اس کی تعبیر ایک مہینے سے دوسرے مہینے تک موخر کرنے سے کی ہے- خدا سے اپنی زندگی مانگو، اور میں خدا سے تمہاری زندگی مانگتا ہوں، یعنی خدا تمہارا وقت ملتوی کرتا ہے-

پہلی رائے کا تجزیہ:

یعنی النص کی تعریف کے بارے میں یہ رائے اعتکاف کے ادوار کو جمع کرنے کا مطلب بالکل نہیں سمجھتی جب تک کہ ہم اس مہینے پر غور نہ کریں-
اس محرم کو ایک چلتا پھرتا مہینہ سمجھا جاتا ہے اور یہ ہر سال نہیں آتا، لیکن اس رائے پر نص رکھنے والے علماء کا اصرار ہے کہ یہ ایک تبدیلی ہے-
مہینے کی حرمت کی وجہ سے (صرف محرم یہ مہینہ جو ذوالحجہ کے مہینے کے بعد آتا ہے بالکل اسی طرح جیسے ہمارے سال کے شروع میں قائم ہوتا ہے-
آج اس کا مطلب (دہو) کے معنی میں ہے، یہ انہیں کبھی معلوم نہیں تھا، اور وہ صفر کے مہینے کی حرمت کا ذکر کر کے مخصوص ہو گئیں-
اس کے بجائے
اگلا- یعنی عرب ذوالقعدہ - ذوالحجہ - محرم - اور رجب کو منع کرتے تھے، وہ فرد جو قدرتی طور پر ان سے الگ تھا-
یہاں (النساء) کے عمل کے اسے سے جو ہوتا ہے وہ یہ ہے وہ حرمت والے مہینوں
کو یہ سمجھتے ہیں: ذوالقعدہ، پھر ذوالحجہ، دو متواتر اور متواتر مہینے- پھر وہ حرمت والے مہینے کا اعلان کرتے ہیں- محرم کا، جس کے بعد وہ صفر کا مقدس مہینہ مانتے ہیں، اور اس کے بعد یکے بعد دیگرے مقدس مہینے آتے ہیں.
س کا مطلب یہ ہے کہ خدا ان مقدس مہینوں کی تعظیم اور ان کی حرمت پر زور دیتا جاتا ہے، اور ان کی حرمت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ یا انہیں کسی اور مہینے تک ملتوی کرنے سے روکتا ہے-

دوسری رائے:

ڈاکٹر نے مزید کہا اہل عرب
اس وقت حج ترک کرنے کو جائز سمجھتے تھے جب کہ یہ فرض تھا، اور جب فرض نہ تھا اس وقت ادا کرنا جائز سمجھتے تھے، اور انہوں نے اس کی اجازت ان کے لیے دی تھی جب تک کہ وہ اس اجازت پر عمل کرکے گمراہ نہ ہوجائیں- حرمت والے مہینے کو مباح بنا کر- اگر ان کو اس میں لڑنے کی ضرورت پڑتی تھی اور حلال مہینے کو حرام قرار دیتے تھے اور مہینہ یہ مہینہ کہتے تھے اور اگر اس کی ضرورت نہ ہوتی تھی تو نہ کرتے تھے، چنانچہ وہ کئی سالوں میں حج کرتے تھے، اور اکثر اوقات حج کرتے تھے- یہاں سے انہوں نے مہینوں میں ہیرا پھیری کی اور حرمت والے مہینے کو حلال اور حرمت والے مہینے کو حرام قرار دے کر اس کی خلاف ورزی کی جس پر حرمت کا اتفاق تھا- بعض مہینوں کے جو مباح مہینوں میں سے ہیں اور مباح مہینوں میں سے ہیں-
مہینے حرمت والے مہنے ہیں- عرب شاعر نے کہا: کیا

ہم مباح مہینوں کی تعداد کو بھول کر اسے حرام قرار نہیں دے رہے؟

دوسری رائے کا تجزیہ:

اس سے معلوم ہوا کہ بحریے اور حرمت کا عمل صرف لڑائی اور فتح سے متعلق تھا اور کچھ نہیں- اور وہ ذوالقعدہ - ذوالحجہ (- (محرم) کے مسلسل حج کی مدت میں خلل ڈالتے ہیں اور اسے ذوالقعدہ - ذوالحجہ بناتے ہیں، پھر وہ حج (محرم) کرتے ہیں. اور اس کے بعد وہ مہینہ سمجھتے ہیں- صفر) ایک ممنوع مہینہ کے طور پر جس میں وہ حج کرتے ہیں، وغیرہ- اس تعبیر سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ماہ محرم کو کئی فطری، غیر محرم مہینوں میں سے ایک مہینہ بناتے ہیں-

اس کے بعد ڈاکٹر نے ایک اور نتیجہ بیان کیا جو اس نے یا اس سے پہلے کے علماء نے نکالا تھا اور اس نے کہا ہم اس سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ النسیء حج مکہ اور ن قیاس کے ساتھ مخصوص تھا جو کہ (ما) کے نام سے مشہور تھے۔ اگر ہم النساعی کو اس معنی میں لیں تو اس کے معنی ایک مہینے کے بدلے اور آنے والے مہینے تک تاخیر کے ہو جائیں گے. اور یہ نہیں ہے- اضافہ!! یعنی سال کے مہینوں میں دنوں یا مہینوں کا اضافہ جو وہ دن ہیں جن میں قمری سال شمسی سال سے پیچھے رہ جاتا ہے، ان کے برابر ہونے کے لیے، اس طرح ان کے موسموں کے موسموں میں مہینوں کی تصدیق ہوتی ہے- ، جس کا اظہار کبیبش سے ہوتا ہے، لہذا یہ ناسی جمع نہیں ہے-

یعنی اس نے دیکھا کہ اس معنی کا مطلب قمری مہینوں میں موسموں کو دبانا اور متعین کرنا نہیں ہے اور عربوں میں سال کے فطری مہینوں میں محرم کے مہینے کو مقرر کرنا ہے-

تیسری رائے:

البیرونی نے عربوں میں نسائی کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا:

زمانہ جاہلیت میں وہ اسے اسی طرح استعمال کرتے تھے جس طرح اہل اسلام استعمال کرتے تھے اور ان کا حج چار وقتوں میں ہوتا تھا اور پھر وہ چاہتے تھے- کہ وہ اس وقت حج کرتے ہیں جب ان کا سامان مثلاً اساسی کھال، کھال، پھل وغیرہ پہنچایا جاتا ہے. اور یہ ایک صورت میں اور بہترین طریقہ سے ثابت ہے- اور سب سے زیادہ زرخیز وقت، اس لیے انھوں نے اپنے پڑوسی یہودیوں سے دباؤ ڈالنا سیکھا اور یہ ہجرت سے تقریباً دو سو سال پہلے کی بات ہے، اس لیے انھوں نے اس کے ساتھ وہی کرنا شروع کیا جو یہودیوں کے اپنے سال کے درمیان فاصل کو تقسیم کرنے کے عمل کے مترادف ہے- سورج کا سال، مہینہ یہ مہینہ جب یہ مکمل ہو جاتا ہے . اور وہ اسے اس سے کہتے ہیں- ان کا عمل برا ہے، سوائے اس کے کہ وہ ہر دو بیں سال بعد سال کے آغاز کو اس ترقی کے حعدار کے مطابق ایک مہینے کا اضافہ کر دیتے تھے-

تیسرا تجزیہ:

یعنی اسلام سے صرف دو سو سال پہلے وہ النساعی استعمال کرتے تھے جیسا کہ یہودی ہر بیں سال میں ایک مہینے کا اضافہ کرتے ہیں لہذ اس تجربے کی بنیاد پر مہینوں کو سال کے موسموں کے ساتھ مقرر کیا گیا- میں ہمیشہ حج کے مہینوں کے ساتھ سال کے شروع میں الدس کے سال میں ایا ہوں;

چوتھی رائے:

ابن الاجدبی نے عبرانیوں اور یونانیوں کے مطابق "الکبس" اور لیپ سال کے موضوع پر خطاب کیا اور کہا.

زمانہ جاہلیت میں عربوں نے کچھ ایسا ہی کیا اور اپنے ہر نہائی سال میں ایک مہینے کا اضافہ کیا جیسا کہ ہم نے عبرانیوں اور یونانیوں کے بارے میں ذکر کیا ہے اور وہ اسے "نسائی" کہتے تھے- تیرہ قمری مہینے، اور ان کے مہینے تھے- اس وقت یہ زمانہ کا دائرہ نہیں تھا اور ہر مہینے میں ایک ایسا وقت تھا جس سے تجاوز نہیں کیا جا سکتا تھا یہ زمانہ جاہلیت کا عمل تھا جب انہوں نے النسائی کو متعارف کرایا اور اس پر عمل کیا- اسلام لایا. اس کو منسوخ کر دیا اور اس پر عمل کرنے سے منع فرمایا: براس صرف کفر میں اضافہ ہے. اور اللہ تعالی نے فرمایا بے شک

خدا کی کتاب میں مہینوں کی تعداد بارہ مہینے ہے، عربوں کی سنت میں آج بارہ قمری مہینے ہیں-

البیرونی اور ابن الاجدبی کی طرف سے ذکر کردہ انسانی دونوں صحیح تشریحات ہیں، اورصرف ایک مہینے کو آگے بڑھانا اور دوسرے میں تأخیر کرنا نہیں، جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ اس کا مقصد وقت کو مستحکم کرنا اور حج کو ایک مقررہ موسم بنانا ہے- سال کے موسموں کے درمیان، لہذا یہ ایک موسم سرما میں اور دوسرے گرمیوں میں نہیں ہوتا ہے- دوسری بار, بہار میں بھی ایک بار نہیں، اور خزاں دوسری بار. اور یہ وہی ہے جو سال کو (چاند کا سورج) بناتا ہے جیسا کہ یہودیوں نے کیا تھا-

ان کی سنت کے لیے، اور یہ اس معنی میں المسعودی کی روایت میں بھی ہے، جیسا کہ انہوں نے کہا: زمانہ جاہلیت میں عرب ہر تین سال بعد ایک مہینہ نکالتے تھے اور اسے النسائی کہتے تھے- تاخیر، اور خدا، بابرکت اور اعلیٰ نے ان کے اس عمل کی مذمت کرتے ہوئے کہا: "نسائی صرف کفر میں اضافہ ہے-" پہلی نسی محرم کے لیے تھی، اس لیے اس کا نام صفر رکھا گیا، اور ربیع الاول کے مہینے کا نام صفر رکھا گیا، پھر وہ مہینوں کے ناموں کے درمیان آگے پیچھے سے چلے گئے، اوردوسری نسی صفر کے لیے تھی- چنانچہ وہ جو پڑھا کرتے تھے اسے صفر بھی کہتے تھے، اور اسی طرح جب تک النسیئی بارہ مہینے شروع ہوئے اور محرم کی طرف لوٹ آئے تو انہوں نے اس کے ساتھ اپنا پہلا عمل دہرایا اور النسائی کے چکر شمار کرنے لگے- اور انہوں نے اس کے ساتھ اوقات کی تعریف کرتے ہوئے کہا: سال فلاں وقت سے فلاں وقت تک چلے گئے ہیں، اگر یہ ان کے نزدیک چار موسموں کے موسم سے آگے بڑھتا ہے- سورج کے سال اور اس کے اور چاند کے سال کے درمیان جو باقی بچا ہے جو انہوں نے اس میں شامل کیا ہے، انہوں نے اسےدوسری بار کم کر دیا، اور اس نے انہیں چاند کے طلوع و گرنے کے مراحل کی وضاحت کی- یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی، اور نسائی کا جملہ جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے، شعبان کو پہنچا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام محرم رکھا، اور رمضان کے مہینے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صفر کہا- پھر الوداعی حج کا انتظار کیا، یعنی ہجرت سے نے کر ان کی وفات تک، اور لوگوں سے خطاب کیا اور اس میں کہا، "درحقیقت اس دن جیسا کہ خدا نے آسمانوں کو بنایا تھا-" زمین، اور مہینوں کی تعداد خدا کی کتاب میں بارہ ہے، جن میں سے چار حرمت والے ہیں، تین یکے بعد دیگرے ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب، جسے مدر کا مہینہ کہا جاتا ہے- ، جو آتا جمادۃ الآخرۃ اور شعبان کے درمیان، اور مہینہ انتیس اور انتیس ہے- اس کے بعد اس نے النساعی کو چھوڑ دیا ہے-

چوتھی رائے کا تجزیہ:

اگرچہ یہ بیان کچھ مبہم ہے اور عام قاری اس سے کچھ نہیں سمجھ سکتا، لیکن میں اسے آسان طریقے سے سمجھانے کی کوشش کروں گا.

میں نے نسیم کے چکروں کا انتخاب اس لیے کیا ہے کہ ہر دور کو 19 سال کے دوران، ہر 32 ماہ میں ایک بار، اور مستقل بنیادوں پر دہرایا جائے، تاکہ وہ آنے- ہم ہمیشہ سال میں تین جگہوں پر اس کے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں، جو یہ ہیں پہلی بار ذوالحجہ کے مہینوں کے درمیان - اور سال کا پہلا مہینہ، جسے آج ہم "محرم" کہتے ہیں- پہلے صفر کے ساتھ میں نے اس کے لیے نمبر (13) لگایا، ور دوسری مرتبہ یہ (شعبان) اور رمضان کے درمیان آتا ہے، یہ وہ مہینہ ہے جو یہاں آتا تھا اور اسے (رجب مدر) کہا جاتا ہے- چنانچہ میں نے اس کے لیے نمبر (9) رکھا، اور تیسری بار اسسانی ربیع الثانی اور جمادی الاول کے درمیان آتا ہے، یہ وہ مہینہ ہے جس میں وہ یہاں آیا کرتے تھے اور بلایا کرتے تھے- (رجب ربیعہ کے ساتھ، میں نے اسے نمبر (5) دیا)- اس نسی مہینے کے اضافے کا عمل 19 سال کی مدت میں، بالکل ہر 32 قمری مہینوں میں اور سات بار دہرایا جاتا ہے اور اس سے زیادہ نہیں ہوتا، لیکن جب اس کی طرف منتقل ہوتا ہے- اگلا سائیکل، یعنی 19 سال کے اختتام کے بعد اور اس کے لیے اور تھوڑی دیر کے لیے اگلا سائیکل شروع کرنا مزید 19 سال، جو سابقہ نسائی کو پہلے دور اور اگلی نسائی سے الگ کرنے کا وقت تھا- اگلے دور میں (36) مہینوں کی مدت ہوتی ہے، یعنی تین مکمل سال، ہر دور میں ایک ہی نقاط کے ساتھ دہرایا جاتا ہے- اس کی مستقل ترتیب اس شکل میں آتی ہے: 13 - 9 - 5 - 13 - 9 - 5 - (13) ہر چکر میں ہمیشہ اور ایک ہی طرز پر- کیونکہ ہر 152 سال کے اندر ہمارے پاس 56 نسی مہینے ہونے چاہئیں، 57 نہیں، کیونکہ اگر ہم نسی مہینے کو جاری رکھیں گے- ہر 32 مہینوں میں ایک مرتبہ اس مدت میں 58 ہرے مہینوں کا اضافہ ہو جاتا اور مہینوں کو پورے دو مہینے چھوڑ دیا جاتا اگر رمضان المبارک کی آمد ستمبر اور اکتوبر کے درمیان آتی تو اس کی آمد شروع ہو جاتی 152 سال گزرنے کے بعد کے مہینے (اکتوبر اور نومبر)- اور اسی طرح... میں اس تحقیق کے دوسرے حصے میں النسائی کی تعریف کا جائزہ لیتے ہوئے اس موضوع کی وضاحت کروں گا-

لیکن ڈاکٹر جو د کے الفاظ کا آخری جملہ کہتا ہے کہ عربوں کے پاس عورتوں کے حوالے سے ایک اور طریقہ تھا جس میں عورتیں پہلے آتی تھیں- (صفر دوم) کو محرم کہا جاتا ہے، اور جو مہینہ پہلی بہار کے بعد آتا ہے اسے صفر کہتے ہیں، اور اگلی بار (صفر اول) آنے والے مہینے کو بھی صفر کہتے ہیں، یعنی اگر یہ موسم بہار کے ساتھ آتا ہے- (شعبان)، پھر شعبان کو محرم اور رمضان کا مہینہ کہتے ہیں- (رمضان) صفر کے ساتھ، وغیرہ . . .

یہ دو چیزوں کی طرف اشارہ کرتا ہے

-1- ناسی کے مہینے کو محرم کہا جاتا تھا-

2 - اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ دباؤ کے عمل کی تکرار ہر تین سال بعد ہوتی ہے، صرف ایک مہینے کے ساتھ، یعنی ہر مہینے کے 35ویں مہینے کے شروع میں-

ہیں سال، اسی وجہ سے النسائی ہر تین سال میں ایک مہینے کی تاخیر کرتا ہے جو پچھلے سال میں
آتا ہے- جیسا کہ المسعودی کی روایت میں اس کی مثال ملتی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو النسائی پہلے سال میں تھی، جو آپ کی
ہجرت کے موافق تھی، جو شعبان اور رمضان کے درمیان تھی: مجھے نہیں معلوم کہ مسعودی کو یہ کہاں سے ملا؟ کی روایت اس لیے کہ
اس نے اسے کسی حدیث یا روایت سے ثابت نہیں کیا، یہ جانتے ہوئے کہ یہ میرے بنائے ہوئے منصوبوں پر پوری طرح لاگو ہے، اس لیے نسائی
آپ کی پیدائش کے وقت آتا ہے، اس لیے ربیع الاول کی بارہویں تاریخ مقرر ہے- 569 عیسوی کے پیر کے دن، اور عظیم حج ہجرت کے نویں
سال میں ہے اور جنگ یرموک اگست کے مہینے میں ہے، اور یہ کہ رسول اللہ کی ہجرت درحقیقت النساعی کے درمیان آنے کے ساتھ ہوتی ہے- اس سال
کے شعبان اور رمضان، لیکن اگر ہم اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں تو یہ طریقہ ہر 35 ماہ بعد النسائی پر عمل کرنے کے عمل پر مبنی ہے، جب
یہ نقاط اس میچ کے ساتھ آئے، نہ اس کی پیدائش میں، نہ اس کی ہجرت میں، نہ اس کی ہجرت میں- ان کی وفات میں بھی ہجرت کے سال یعنی 1
ہجری اور حجۃ الوداع کے درمیان 10 سال ہیں جن میں 4 مہینے ہیں اور ہم پہلے (9) اور چوتھے (5) کو غلط سمجھتے ہیں- چھٹا (13)، اور نواں (13)، اور یہ اس طریقہ
کے مطابق ہے جس پر ہم نے بہت کوششوں کے بعد یہاں النسا میں عمل کیا، تو میں نے اس غلطی کو دریافت کیا جو میرے والد نے النسائی
کے حساب میں کی تھی- سن 1999 عیسوی میں، جب ہم نے 2000 قبل مسیح سے 3000 عیسوی تک چاند گرہن کے چارٹ حاصل کیے تھے- ہم نے اسے قمری مہینوں پر لاگو کیا اور
انتہائی درستگی کے ساتھ قمری مہینوں کے آغاز کا تعین کیا، اور ان میں سے کچھ چارٹ اس کتاب کے ضمیمہ میں موجود ہیں- جہاں تک باقیوں کا تعلق ہے-
آپ کو فیس بک پر خواتین اور اسلامی کیلنڈر کے صفحہ کے لنک پر چارٹس ملیں گے- میں
نے یہاں تک سوچا کہ اگر میں ہر 33 ماہ اور 32 ماہ بعد الناسی کے آنے کو انہیں مہینوں میں اس طرح دہراؤں:

33 – 32 – 33 – 32 – 33 – 32 – 33

اس کے بعد اگلا چکر آتا ہے، اور یہ اس طرح الٹا شروع ہوتا ہے... 32 - 33 - 32 - 33 - 32 - 33 - 32 - ....

اب اگر ہم اس شکل میں پہلی مدت کے نقاط پر:
غور کریں (13-4-8-11-3-6-10)
ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ اپنے اگلے چکر میں آتا ہے اور اس نے اپنے نقاط کو
اس طرح تبدیل کیا ہے: (6-11-3-8-12-5-8)

نوٹ کریں کہ نقاط واضح طور پر تبدیل ہو چکے ہیں اور تیسرا چکر نئے نقاط بھی لائے گا اور دوسری جگہوں پر، اور ان کو دہرایا جائے گا-
یہ عمل ایک مدت کے بعد اپنے آپ کو دہراتا ہے، لیکن جب میں نے عملی طور پر اس آپریشن کو انجام دیا تو مجھ پر یہ بات واضح ہوگئی کہ نقاط واپس
نہیں آئے اور اپنے آپ کو ہر 12 x 152 سال میں ایک بار، یعنی ہر 1824 سال میں ایک بار دہراتے ہیں!! ! اس لیے میں نے اس کو خارج کر دیا-
یہ طریقہ خواتین کو اسے دہرانے سے روکتا ہے سوائے ایک طویل مدت کے-

پانچویں رائے:

المسعودی نے ذکر کیا ہے کہ عربوں اور دیگر فارسیوں میں مہینوں کی تعداد بارہ مہینے ہے اور سال کو بارہ مہینوں میں تقسیم کرتا ہے-
ایک پرانی تقسیم جو BC سے ہے، جو رقم کے نشانات پر مبنی تھی، اور یہ بیان کیا گیا تھا کہ عرب رقم دو قسم کی تھی، جن میں سے ایک یہ تھی:
چھاپے مارنے اور بدلہ لینے کی ضرورت کی وجہ سے محرم کے مہینے کو صفر تک موخر کرنا، اور دوسرا: ان سے بچنے کے لیے حج کو مقررہ وقت سے زیادہ موخر کرنا-
شمسی سال کے لیے، اس لیے وہ ہر سال اس میں گیارہ دن کی تاخیر کرتے تھے یہاں تک کہ اس کا چکر تیئیس سال تک پہنچ جاتا تھا، اور پھر وہ واپس آجاتا تھا-
اس وقت یہ رائے اس بات کا خلاصہ کرتی ہے جو اہل خبر نے النساعی کے بارے میں بیان
کی ہے اور اس کا خلاصہ دو چیزوں میں ہے:-1-النسائی مہینوں کی تاخیر ہے، ایک مہینے کو دوسرے مہینے میں بدلنا- جنگ، تجزیہ اور ممانعت
میں اس سے فائدہ اٹھانے کے لیے، اور النسائی کا مطلب ہے دبانا، جو شمسی سال اور قمری سال کے درمیان ہونے والے فرق کو شامل کر رہا ہے-
قمری مہینوں میں اس کمی کو دور کرنے کے لیے جو دو سال کے درمیان موجود ہے، اور اس لیے کہ قمری مہینے متعین ہوں اور ان میں کوئی تبدیلی نہ آئے، اور ان کے موسم
مخصوص ہوں، تاکہ سردیوں میں اس کے کسی مہینے میں کوئی حادثہ پیش نہ آئے اور پھر سالوں میں تبدیلیاں آتی ہیں اور گرمیوں یا بہار میں تھوڑی
دیر بعد ہوتی ہیں، جیسا کہ آج کل اسلام میں استعمال ہونے والے خالصتاً قمری مہینوں میں ہوتا ہے-
2 - دوسرا طریقہ جو کہ شمسی اور قمری سال کے درمیان دنوں کے فرق کو قمری سال میں شامل کر رہا ہے، اسے علماء کی
اصطلاح میں (الکباس) کہتے ہیں، یہودی سال 354 دنوں کے برابر قمری مہینوں پر مشتمل تھا- اس لیے یہ رومی سال سے
گیارہ دن کم ہے، اس لیے انہوں نے ہر تین سال میں ایک تیرھواں مہینہ متعارف کرایا اور اس طرح اس کا نام "وابدار" رکھا
اس کا طریقہ یہ ہے کہ انہوں نے قمری سال کو شمسی سال کے برابر کر دیا اور مسعودی نے ذکر کیا کہ سال کے دن (354) سے کم ہیں-

شامی میں گیارہ دن اور ایک چوتھائی دن ہوتے ہیں اور اسے ہر تیتیس سال میں تقسیم کیا جاتا ہے، اس طرح عربی سال ختم ہو جاتا ہے اور زمانہ جاہلیت میں عرب اس کو الف کو تقسیم کرتے تھے- ہر تین سال میں مہینہ اور اسے النسائی کہتے ہیں جو کہ تاخیر ہے-

پانچویں رائے کا تجزیہ:

پہلا بیان یہ ہے کہ 32 سال کا انتظار کریں اور پھر ایک مکمل "نساء" سال کا اضافہ کریں، یہ طریقہ مہینوں کی تصدیق نہیں کرتا ہے، بلکہ اس کا مطلب ہے کہ "نساء" کے 300 قمری سال ہیں- 300 شمسی سالوں کے برابر، اور ہر 309 سال میں نہیں-
میں نے اس موضوع کو سورۃ الکہف کی سابقہ تحقیق میں بیان کیا تھا-
جہاں تک پانچویں طریقہ کے دوسرے حصے کا تعلق ہے، یہ یہودی طریقہ ہے کہ ہر 36 ماہ میں ایک بار الفصح کا استعمال کیا جاتا ہے، یعنی بالکل ہر تین سال میں، اس لیے الفصح ہمیشہ مارچ اور اپریل کے مہینوں کے درمیان آتا ہے- تین سال اور اسے "دوسرا مارچ" کہا جاتا ہے اور اس کے نقاط ہمیشہ طے ہوتے ہیں- لیکن اسے ہر تین سال میں دو بار ملایا جاتا ہے، اور تیسری بار صرف دو سال گزرنے کے بعد، اور اسی طرح.... یہاں تک کہ 19 سال کی مدت سات مہینے پر مشتمل ہے، اور یہ مسلسل خراب ہے-

پانچویں رائے، پہلا حصہ، دوسرے زاویے سے:

قلقشندی نے ذکر کیا ہے کہ، وہ ہر سال اس کو گیارہ دن کے لیے ملتوی کرتے تھے یہاں تک کہ تیتیس سال تک پہنچ جائے اور پھر اس وقت واپس آجاتے جب حجۃ الوداع کا سال ہوتا جو کہ ہجری کا نواں تھا، ذوالحجہ میں معاہدہ کے ساتھ حج اپنے مقررہ وقت پر لوٹا دیا گیا جیسا کہ پہلے کیا گیا تھا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قائم کیا، پھر آپ نے اس دن جو خطبہ دیا تھا اس میں فرمایا کہ وہ وقت اپنی طرف پلٹ گیا تھا- اس دن کی حالت جس دن خدا نے اسے پیدا
سال اور زمین، یعنی حج ذوالحجہ میں لوٹا ہے-

اس نئی رائے کے ساتھ پانچویں رائے کے پہلے حصے کا تجزیہ:

یہ تقریر عجیب ہے[1] اور جس نے یہاں اس کی وضاحت کی ہے وہ النسائی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا ہے کہ ہر 32 سال تینتیس سال ہیں، اس کے بعد اس کے تمام مہینے لگاتار آتے ہیں- نسائی کے، یعنی 12 پورے مہینے، وہ تمام (نسائی کا سال) اگر یہ محرم کا مہینہ ہے، تو اس سال کے تمام مہینے حرمت والے مہینے ہیں- نسی حرمت والا مہینہ نہیں ہے-
اس کا مطلب یہ ہے کہ نسائی کا یہ پورا سال، اس کے تمام مہینے رات کے چاند ہیں، اور یہ کہ حرمت والا مہینہ ہر تین سال میں کبھی نہیں آتا، بلکہ ہر 32 سال میں صرف ایک بار آتا ہے، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں صرف دو بار آیا ہے- ، اور ایک (عام) انداز میں، نہ کہ بدلتے مہینے کی شکل میں-
ڈاکٹر علی نے اپنی کتاب میں جاری کیا ہے کہ الطبرسی نے کہا مجاہد نے کہا مشرکین دو سال تک ہر مہینے حج کرتے تھے چنانچہ انہوں نے دو سال تک ذوالحجہ میں حج کیا، پھر محرم میں دو سال حج کیا- پھر انہوں نے صفر میں دو سال حج کیا، اور اسی طرح ان مہینوں میں جو حج وداع سے پہلے ذو لقعدہ میں ہوا، پھر اگلے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا- الوداعی حج، اور یہ ذی الحجہ کو ہوا، اس لیے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں فرمایا: ' درحقیقت اس دن کی شکل میں بدل گیا ہے جب اللہ تعالی نے زمین و آسمان کو پیدا کیا-" بارہ مہینے ہیں جن میں سے چار حرمت والے ہیں، تین متواتر ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب جو کہ جمعہ اور شعبان کے درمیان ہیں (1) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرمت والے مہینے جائے- اپنی جگہوں پر واپس جانا، ذوالحجہ کو حج بحال کرنا، اور الناسی کی منسوخی-
پھر اس نے اور الطبرسی نے اس بات پر اتفاق کیا کہ حج ان بتیس سالوں میں کیا گیا تھا، اس طرح کہ ہر دو سال میں حج کی دو متضاد خبریں آتی ایک خاص مہینے میں اور پھر اگلے سال میں آگے بڑھتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ حج صرف ایک مہینہ ہے اور وہ ہر 24 سال بعد اپنے مقام پر لوٹ آتا ہے- اور ہر 32 سال میں نہیں، القلقشندی کے غیر منطقی نظریہ کی بنیاد پر جس سے اس نے آغاز کیا، جیسا کہ اس نے ذکر کیا- ہیں، اس نے تقریر کے شروع میں نواں سال الوداعی حج کا ذکر کیا- وہ واپس آئے اور کہا کہ ابوبکر کا حج تم میں تھا اور حجۃ الوداع وہ ہے جو اس کے بعد ہوا اس کی دلیل یہ ہے کہ ابوبکر کا حج ذوالقعدہ میں تھا اور جہاں تک رسول اللہ ﷺ کا حج تھا- دسویں گھڑی میں آیا اور ذوالحجہ کے ساتھ موافق انسانی کی وجہ سے جو ہر دو سال بعد حج کو اگلے مہینے کی طرف دھکیلتا ہے اور اس طرح یہ نسائی جو مہینوں کے ساتھ موافق ہے اور ان کے موسموں میں ان کی تصدیق کرتی ہے- ، منسوخ کر دیا گیا تھا غور کر، اے خدا میری حفاظت فرما، یہ الجھن اور جھلاوہ جس کا ارادہ ہے یہ ہے- کسی مورخ کے الفاظ بیان کریں جو زیادتی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا اور اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے!!!

میرے والد نے کتاب "دین الرحمن" میں دو بہت اہم علوم کا ذکر کیا ہے، جو کہ فیصلہ کن آیات اور تمثیلی آیات ہیں، انہوں نے فیصلہ کن آیت کے معنی کو زمان و مکان کے بندش کے طور پر بیان کیا اور قرآن میں اس کی مثال پیش کی۔ ایک وہ تمام آیات ہیں جو وقت اور مقام سے متعلق معاملات اور واقعات کے بارے میں بتاتی ہیں اور صرف قرآنی کہانیوں کی شکل میں پڑھی جاتی ہیں جن کا مقصد تاریخ کے بارے میں جاننا ہے اور یہ آدم، نوح کی کہانی کی طرح ہے۔ اور تمام انبیاء، اور ان کے مشن کے دوران ان چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کا ذکر قرآن میں الگ الگ انداز میں کیا گیا ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ہر ایک کہانی کے آخر میں فرمایا: "وہ ایک قوم ہے جو گزر چکی ہے۔ جو کچھ انہوں نے کمایا وہ تمہیں ملے گا اور تم سے ان کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا اور مومنوں نے رسول سے ان پر ایک فیصلہ کن سورت نازل کرنے کی درخواست کی تو اللہ نے اس کی اجازت دے دی۔ اور اس میں لڑائی کا ذکر سورہ محمد میں آیا ہے۔ آیت: 20۔ اللہ تعالی کے ارشاد میں ہے:

ور جو لوگ ایمان رکھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی سورت نازل نہ ہوئی تو جب فیصلہ کن سورت نازل ہوئی اور اس میں لڑائی کا ذکر ہوتا تو تم ان کو دیکھتے

کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ تمہیں تکلیف سے دیکھتا ہے۔ موت سے بے ہوش ہو گئے، تو یہ ان کے لیے بہتر تھا۔)

محمد 200

جہاں تک اسی طرح کی آیات کا تعلق ہے، میرے والد نے اس بات پر زور دیا کہ یہ تمام آفاقی پیغام کی آیات ہیں، یعنی ان کا اطلاق ہر وقت اور جگہ پر ہونا چاہیے۔
اس کی مثال قرآن کی سات سورتوں میں ہے جو (حم) سے شروع ہوتی ہیں اور وہ سات دہرائی جانے
والی آیات ہیں۔ ڈاکٹر شہرور نے حال ہی میں کریٹ ٹیور کے پروگرام میں ذکر کیا کہ توبہ کی یہ سورہ، جس سے اس نے بسم اللہ کو ہٹا دیا (یعنی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے، اور اس نے اسے رحمن کے طور پر بیان کیا ہے، تو اس نے یہ معنی سمجھا دیا کہ (سب سے زیادہ رحم کرنے والا) کیا ہے، کہ وہ عرش کا مالک ہے اور رحمن کی کس طرح دو خصوصیات ہیں جو ایک ہی وقت میں مخالف ہیں، جیسا کہ سچے کرنے والا اور بلند کرنے والا، بلند کرنے والا اور ذلیل کرنے والا، اور مثال کے طور پر رحمت کے تصور اور اس کے برعکس، یہ ہے رحمت اور عذاب) جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔
ارشادِ باری تعالیٰ میں ہے

تم توبہ نہیں کرو گے کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ تم پر رحمن کی طرف سے کوئی عذاب آجائے اور تم شیطان کے دوست بن جاؤ۔

یعنی رحمن کی دو خصوصیات ہیں معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا - اور سخت سزا دینے والا اس نے اس بات پر زور دیا کہ جو تمام بسملات کے ساتھ اسم (رحم کرنے والا) شامل کیا گیا ہے۔ قرآن کی ابتدا، خاص طور پر قرآن کی ڈھیلی سورتوں میں رحمن کی صفت کی خصوصیت پر زور دینے کے لیے ہے، اور یہ کہ (اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے)) اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہاں لفظ (رحمن) رحمن کی صفت ہے نہ کہ خدا کے خوبصورت ترین ناموں میں سے کسی اسم سے منسلک، اور چونکہ یہ سورت قرآن کی باقی سورتوں سے مختلف ہے۔ کہ یہ مکمل طور پر فیصلہ کن ہے، یعنی توبہ کے وقت تک بند ہے،
اور یہ کہ یہ آفاقی پیغام کا حصہ نہیں ہے، اس نے کہا کہ یہ صرف محمد کے مشن کے وقت سے مخصوص تھا، اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ کو یہاں سے ہٹا دیا۔ اس کے مطابق اللہ تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرنے کا حکم دیا تھا اور جو معاہدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور کفار مکہ کے درمیان ہوا تھا وہ تمام واقعات ہیں جو کہ قرآنی کہانیوں میں سے ہیں۔ بلیک برڈ اور میرے والد نے یہاں فیصلہ کن آیات کی تفسیر اور اسے وقت سے جوڑنے میں اتفاق کیا، اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ فیصلہ کن اور اسی طرح کی آیات کی تفسیر کے بارے میں الشہور کی ایک اور رائے ہے، اور یہ کہ فیصلہ کن سورہ کا یہاں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ فیصلہ کن آیات کے معنی کی تشریح کیونکہ اس کا خیال ہے کہ فیصلہ کن <u>بات کتاب الٰہی کی آیات</u> ہیں اور ان میں احکام، حدود، رسومات اور اقدار ہیں۔ جہاں تک اسی طرح کی آیات کا تعلق ہے، انہیں قرآن کی آیات + سات بار بار کی جانے والی آیات *** کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جو افقی اور انسانی قوانین کی وضاحت کرتی ہیں، جن کے ذریعے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نبی بنے تھے۔ یہ وہ آیات ہیں جو تعبیر کے تابع، اس پر یقین کیا جا سکتا ہے اور رد بھی کیا جا سکتا ہے۔

جہاں تک الشہور نے سات تہوں کے معنی کی تعریف کی ہے، وہ یہ ہے:

سات دہرائی جانے والی آیات سات آیات ہیں جن میں سے ہر ایک افتتاحی ہے۔ یعنی وہ سات آیات ہیں اور بیک وقت سات فتوحات ہیں۔ اس لیے ایک امکان باقی رہتا ہے، چونکہ کتاب ایک ہے، اور چونکہ یہ 114 سورتوں پر مشتمل ہے، اس لیے ضروری ہے کہ دہرائے جانے والے سات ابواب ہر ایک سورت کے سات آغاز ہوں۔ ان میں سے اپنے آپ میں ایک الگ آیت ہے۔ اگر ہم سورتوں کے آغاز کو دیکھیں تو ہمیں ان میں سات آیات دہرائی گئی ہیں، جو یہ ہیں:

1 - الم، 2 - المص، 3 - کھیعص، 4 - یاس، 5 - طہ، 6 - طسم، 7 - حم۔

زیر بحث دونوں تصورات، ایک جیسی آیات اور قطعی آیات کی بنا پر، میں کہتا ہوں کہ میرے والد اور ڈاکٹر الشہور نے آخر کار اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ پوری سورہ توبہ
ایک وقتی اور وقتی صور پر قطعی سورہ ہے، مطلب یہ ہے کہ یہ اب میں ایک سورہ ہے- ایک وقت اور مقام کی خاصیت خاتم النبیین ور ن کے ساتھ رہنے
والوں بشمول مومنین اور کافروں اور منافقین اور مشرکوں کی پیشین گوئی کے وقت تک محدود ہے اور یہ کہ اس سورہ کے شروع میں جو معاہدہ ہوا ہے وہ معاہدہ ہے- جو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ماننے والوں کے درمیان فتح مکہ سے پہلے کفار قریش کے ساتھ طے پایا تھا اور اسی طرح مشرکین سے جنگ کا
معاملہ جس کا ذکر اس میں آیا ہے وہ اللہ کی طرف سے اس کے نبی اور ان کے ساتھیوں کے لیے ایک خاص حکم ہے- اسے مومنوں کے درمیان، اور یہ کہ کوئی رشتہ نہیں ہے-
عالمی پیغام کے ساتھ-

لیکن یہاں سوال کیا گیا:

اس سورہ میں عالمی، جامع حقوق نسواں کا موضوع یہاں کیوں آیا، جو زماں و مکان کے لحاظ سے قطعی ہے؟

یہاں اس جھے سوال کے جواب کے لیے ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ جو منکرین نبوت کے ہم عصر تھے وہ یہاں حرمت والے مہینے کے ساتھ مطابقت کے لحاظ سے کیا کر رہے تھے، یعنی ماہ مقدس (نسایی) کا ایک سال میں تجربہ کرتے ہیں اور ایک اور سال میں اس کا تجربہ کرنا. مطلب یہ ہے کہ وہ اس فعل کی بات کر رہا ہے جو زماں و مکاں میں محدود ہے اگرچہ اس کا تعلق ہے جبا کہ ماہ نسی کو کلینڈر سے مکمل طور پر اور مستقل طور پر حذف کر دے، جب اس کے ساتھ جھیز جھار کی مطابقت جامع میں ابن- بلکہ اس نے اسے اسی طرح کی آیت میں شامل کیا ہے، اور چونکہ اس میں بسم اللہ کا ذکر نہ ہونے کی وجہ سے سورۃ التوبہ اپنی ابتداء سے لے کر آخر تک عالمگیر "پیغام" کے تصور سے باہر ہے- اس بات کا مزید ثبوت ہے کہ ابن النسائی کو لوگوں کا سمجھنا بمثاً غلط فہمی ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ النسی کفر میں اضافہ نہیں ہے بلکہ اس پر رسول اللہ کے ہم عصر کافروں نے کیا ہے- خاص وقتوں کو ماہ النسی کی مناسبت سے کرنا کفر میں اضافہ ہے-

ہر اس چیز کی بنیاد پر جس کی میں نے پہلے یہاں نظریاتی طور پر وضاحت کی ہے، اب یہ میرا فرض ہے کہ میں آپ کو بتاؤں کہ Nassī کی اصل نوعیت کیا ہے جو میں نے ان تمام امکانات کو مدنظر رکھتے ہوئے، عملی، لوگو ریاضیاتی مطالعات پر کی تھی-

خواتین کی تعریف:

کیلنڈر، کیلنڈر، وہ تمام اصطلاحات ہیں جن کا مطلب ایک ہی ہے، مختصر یہ کہ وہ زراعت، تجارت اور مذہبی رسومات کے لیے لوگوں کے اوقات کو ناشی اور کنٹرول کر رہے ہیں، ایک کائناتی گھڑی میں جو کہ آنے والے وقتوں کی جاسوسی کو ظاہر کرتی ہے- سورج اور چاند کے ساتھ آسمان کے برجوں کی پوزیشنوں کے ساتھ- یہ ارداللاف کے فرق کو جوڑ کر کیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں قمری مہینوں کے ایام کی تاخیر کے نتیجے میں بارہ رقم کے مکانات کے پیچھے ہوتے ہیں، یہاں تک کہ یہ اختلافات پورے قمری مہینے کی قیمت کے برابر ارداللاف بن جاتے ہیں، پھر ان کو شامل کیا جاتا ہے- (یعنی، رقم کی نشانیوں کے رقبے پر پورے قمری مہینے کی قدر کے لحاظ سے اس مہینے کو مقدس مہینہ کہا جاتا ہے تاکہ چاند کے مہینوں کی شروعات رقم کے گھروں کے ساتھ ہو- سال کے موسمی موسموں اور سال کے چار قطبوں، طویل ترین رات، مساوی اور طویل ترین دن کا تعین کر سکتے ہیں-

یعنی زمین کے گرد ہر 12 قمری چکر برابر ہیں: 29.53022 354.36564 = 12 x دن-
جہاں تک شمسی سال کا تعلق ہے، سورج کے گرد زمین کی گردش -
365.242197 دن کے برابر ہے، اور ان میں فرق ہے: 365.242197 - 354.36564 =
10.876557 دن ہر سال =
اگر ایک شمسی سال کی مدت میں فرق (x) برابر ہے = 10.876557، تو آٹھ مہینوں کا فرق برابر ہوگا-
سے x x سے: (8) (+ 12 =)8 x 10.876557(12-7.251038 :
اس فرق کا مجموعہ جو پچھلے دو سالوں کے فرق کے ساتھ آٹھ ماہ کے فرق کو ظاہر کرتا ہے برابر ہے
7.251038-29.004152 دن

یا، زمین کے گرد مکمل قمری انقلاب کے مساوی، جس کی ظاہری شکل کا تعین ہلال کے چاند اور نئے چاند پر اس کے غائب ہونے سے ہوتا ہے-

اس قدر کا محتاط مشاہدہ کرنے والا 29.004152، یہ دیکھ سکتا ہے کہ یہ قمری مہینے کی اوسط قدر کے بالکل برابر نہیں ہے، بلکہ یہ معلوم قدر (29.53058) دنوں سے تھوڑا کم ہے- اس کی تلافی کے لیے ایک اور آپریشن-
العردلی-

یعنی، سال مکمل قمری چکروں کو شامل کرنا ضروری ہے، باقاعدگی سے ساسوڈک سائیکل کے اندر تقسیم کیا جانا چاہیے، جس کی لمبائی 19 سال کے برابر ہے- پھر ہم ان کو 36 مہینوں تک الگ کرتے ہیں تاکہ دوسرے عوالم کی تلافی ہوسکے-

بالکل جیسا کہ ذیل میں خاکہ (S) میں دکھایا گیا ہے:

چارٹ (S)

سوڈک سائیکل کے اندر ناسی کے مہینے کی پوزیشنیں 19 شمسی سال ہیں-

سال AD 2015 سے لے کر AD 2033 تک، اور AD 2017 سال 9 ہجری سے مساوی ہے ہر

ککس سائیکل کے درمیان 13 - 13 کی تکرار کو نوٹ کریں، یعنی 3 پورے سال کا فرق-

بعض لوگوں کا خیال ہو سکتا ہے کہ اس چارٹ میں ماہ نسائی کے اے کے اعادہ کے نقاط میں ایک غلطی ہے جسے درست کرنا ضروری ہے کیوں کہ ماہ نسائی کے انے کے لیے نقاط کی دہرانی فاصلے کے ساتھ ہوتی ہے- ہر میتونی سائیکل کے درمیان 36 قمری مہینے اس طرح رکھنے کی وجہ کئی وجوہات ہیں،

جن میں سب سے اہم یہ ہے کہ ان سالوں میں جو ہم نے پہلے اختیار کیے ہیں- ہر 152 سال بعد ایک پورے مہینے کی قدر سے انحراف ہوتا ہے کیونکہ ہر 32 ماہ میں اس میں جوائن کی جانشینی ہوتی ہے اور اس وجہ سے کہ اس مدت میں ہونے والی تبدیلی قمری مہینے کی لمبائی سے تھوڑی چھوٹی ہوتی ہے، جیسے ہم نے گزشتہ مساوات میں 29.004152 کے طور پر متعین کیا تھا- دن یہی ہے جو اس مدت کو شامل کرتا ہے (19))8(x سے 57- 56 مہینوں کی بجائے ایک ناسی مہینہ کیونکہ ہر میتونک سائیکل میں 7 ناسا مہینے ہوتے ہیں، اور اگر ہم دو نمبروں کو ضرب دیں (7) 8- - 56) اور 57 نہیں جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں، پھر یہ چارٹ سال AD 2009 سے شروع ہوتا ہے اور AD 2036 میں ختم ہوتا ہے، آپ کو پچھلے اور اس کے بعد کے چکروں کا اوورلیپ دکھانے کے لیے، ہر 19 شمسی سالوں کو کہا جاتا ہے- ایک مکمل میتونک سوڈک مدت = 235 قمری چکر 228 + 7، جو یہاں 2015 تک گلابی رنگ میں نشان زد ہے- اگر ہم چاہتے AD 2033سے AD

ہیں کہ اسی عمل کو اس سائیکل کے اگلے میتونک سلیک سائیکل میں دہرایا جائے، جو کہ 2034 عیسوی میں شروع ہوگا، تو ہمیں نئے دور کے پہلے سال کے پہلے چار مہینوں کو نہیں گننا چاہیے اور پانچویں سے گننا شروع کرنا چاہیے- اے والا مہینہ کیونکہ پہلا اعلان ٹھیک تین سال کے بعد ہوتا ہے، اس لیے یہ چکر بھی انہی نقاط پر ختم ہوتا ہے جس طرح اس کا آغاز ذی الحجہ کے مہینوں کے درمیان ہوتا ہے- اور حرام- اگر

ہم ہم 152 شمسی سالوں میں ہر 32 قمری چکروں میں بغیر کسی رکاوٹ کے Nasii کو شامل کرتے رہیں تو ہم شامل کرنا ختم کر چکے ہوں گے- 58 (ہم گالی دیتے ہیں) اور 56 نہیں، کیونکہ کہکشاں سائیکل ایک دوسرے سے الگ نہیں ہوتے ہیں- اور انتظار ہر ایک 4 ماہ کا ہے-

ایک سائیکل جو وہ 32 مہینوں کے لیے بنائے گا جس میں ہم خواتین کے ساتھ زیادتی یا خارج نہیں کریں گے، تاکہ خواتین کے مہینے ان کی مقررہ مدت پر واپس آجائیں اور اس کے بغیر- کوئی بھی اضافہ-

میں اس موضوع کو رقم کے نقطہ نظر سے سمجھانے کی کوشش کروں گا کیونکہ اللہ تعالی نے سورہ التوبہ کی آیت نمبر 36 میں زمین اور آسمانوں کے گروہ کی طرف اشارہ کیا ہے جس میں بلاشبہ رقم کے تمام سارے شامل ہیں سورج اور چاند، اور قارئین کو اس نکتے کو اچھی طرح سمجھنے کے لیے.

ہم ہر اس انقلاب کو کہتے ہیں جو زمین سورج کے گرد کرتا ہے (ایک سال)، اور ہر 19 سال بعد ہم اسے (ایک مکمل نیوس انقلاب) کہتے ہیں-

ہم ہر اس انقلاب کو کہتے ہیں جو چاند زمین کے گرد کرتا ہے (قمری مہینہ)-

اور مکمل Mtonic سائیکل کے اندر ہیں: 235 (قمری) مہینے- مکمل طور پر

اب ہم ان قمری مہینوں کو بارہ رقم کے ناموں سے پکارتے ہیں مثال کے طور پر پہلا مہینہ میس کا مہینہ ہے اور اس کے بعد میس کا مہینہ ہے- میش، پھر ورشب، پھر جیمنی، اور اسی طرح۔ . پھر ہم ان چاندی مہینوں کے ناموں کو رقم کی نشانیوں میں مانونک سائیکل (19) سالوں کے دوران تقسیم کرتے ہیں، تاکہ ہمارے پاس 7 کیلنڈر قمری مہینے ہوں "مقدس مہینہ" کہلاتا ہے. جو ہر 32 ماہ میں ایک بار بارہ رقم کے مہینوں کو آپس میں جوڑتا ہے-

ان چاندی رقم کے مہینوں کے ناموں کو بارہ برجوں کے ناموں سے دوبارہ تبدیل کرنا جو عملاً آسمانوں کے گروپ میں ان برجوں کے گھروں سے متعین ہوتے

ہیں- ہم دیکھتے ہیں کہ ہر آٹھ مکمل ٹانک سائیکل (19)8(x) کے اندر 152 مکمل رقم سال ہیں جن میں 1880 قمری مہینے شامل ہیں-

ان میں سے چھپن قمری مہینے کل کیلنڈر کے مہینوں (حرام مہینوں) کے ہیں جبکہ باقی حرام مہینے ہیں- رقم کی نشانیوں کے ناموں کے لیے: 1880 - 56 = 1824 قمری مہینے

اب اگر ہم غور کریں کہ ہر 32 قمری مہینوں میں ایک اضافی مہینہ (مہینہ) ہوتا ہے تو ہم غلط ہوں گے. اور ہم اس بنیاد پر دباتو اور باقاعدگی کے ساتھ جاری رکھتے ہیں، تاکہ ہم کو نیت تک کے مہینے کی تاخیر دکھائی جائے- سال 152 کے آخر میں کیونکہ ہم نے اس مدت کے اندر 56 مہینوں کی بجائے 58 برے مہینے شامل کر دیے، اور اس طرح یہ ہمیں حقیقی رقم کے مہینوں سے مکمل دو مہینے محروم کر دے گا 1880- — 58 - 1822 یعنی ہر ایک رقم ہر 152 سال بعد ایک پورے قمری مہینے کے طور میں تاخیر کرے گی. اور یہ صرف اس صورت میں ہوتا ہے جب ہم ہر 32 مہینے میں ایک بار کیلنڈر مہینے کو شامل کریں اور مانونک سائیکلوں کو الگ کیے بغیر-

لیکن کیا ہوگا اگر ہم ہر 33 اور 32 قمری مہینوں میں باری باری سورج کو 7 بیسی مہینوں پر مشتمل ہر ایک سوڈک سائیکل کے اندر نافذ کریں، تاکہ 33 مہینوں کی قدر پہلے چکر میں چار گنا اور چار گنا اور 32 مہینوں کی قدر ایے- اگلا سائیکل؟

اس کے بعد جو ہوگا وہ یہ ہے یہ درست ہے کہ برج اپنی جگہوں اور ناموں پر بغیر کسی اضافہ یا کمی کے واپس آجائیں گے، لیکن ناصی کا مہینہ خود اپنی جگہ سے آگے بڑھنا شروع ہو جائے گا، ہر سال اپنے تین نقاط بدلتے ہوئے، مندرجہ ذیل کے طور پر (دیکھیں اوپر چارٹ S):

(6-10-3-7-12-4-9)

(5-10-2-7-11-4-8)

(10-2-7-11-4-8-13)

2-7-11-4-8-13-5- (11) آٹھ بار)

(3-8-12-5-9-2-6)

(8-12-5-9-2-6-11)

(12-5-9-2-6-11-3)

5-9-2-6-11-3-8 - (12) آٹھ بار

عجیب بات یہ ہے کہ نمبر 13 کے نقاط اس طویل عرصے میں صرف دو بار دہرائے گئے- نمبروں کے درمیان ہم آہنگی ہے: (4-8-13-5-10-3-7)

یہ 152 سال کی مدت کے اندر ہیں، اور میں نے مزید 152 سال کے لیے نقاط کو دہرایا، لیکن نقاط بھی مختلف ہیں-

مندرجہ ذیل اعداد و شمار

(5-9-2-6-11-3-8)

(9-2-6-11-3-8-12)

(2-6-11-3-8-12-5)

(6-11-3-8-12-5-9)

11-3-8-12-5-9-2 - (6) آٹھ بار)

(11-3-8-12-5-9-2)

(3-8-12-5-9-2-6)

(8-12-5-9-2-6-11)

یہ بھی عجیب بات ہے کہ اس طویل عرصے کے دوران 13 نقاط مکمل طور پر منسوخ ہو گئے تھے لیکن اس چکر میں نمبروں کی ہم آہنگی مختلف تھی-

مندرجہ ذیل اعداد و شمار

(3-8-12-5-9-2-6)

اور نقطہ 304 سال کی مدت میں بالکل ایک جیسے نہیں تھے شاید اس سے زیادہ عرصے میں یہ بات واضح ہو گئی کہ نقاط ہر 1824 سال میں ایک بار اپنے آپ کو دہراتے ہیں- نسی کو مکمل طور پر خارج کر دیا گیا ہے- جس کہ میں نے نسی شروع کرنے کی کوشش کی تاکہ سال نویں یا پانچویں مہینے کی پہلی نسی سے شروع ہو جائے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت، حج عظیم اور جنگ یرموک کے نقاط اس نسی کی بنیاد پر کبھی وقت پر نہیں آئے، اور آخر کار میں نے ختم کیا جب میں نے ذوالحجہ اور محرم کے درمیان میتوس سائیکل کے تیسرے سال میں پہلی نسی شروع کی، جس کا مطلب ہے کوارڈینیٹ نمبر (13)، تو تمام نکات متفق ہو گئے- مسعودی نے مزید کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے پہلے سال شعبان اور رمضان المبارک کے درمیان النسی کا سامنا کیا، یعنی نمبر نو (9)، اس بات کا مزید ثبوت ہے کہ النسی وہی تھا جس پر عرب بھروسہ کرتے تھے- ہر اسلام سے فوراً پہلے، یہ وہی ہے جسے میں نے دریافت کیا تھا، اور خاکہ (S) میں دکھائے گئے اس کے تین نقاط کی تصدیق کی گئی تھی-

(13 5 9 13 5 913)

النسائی الاصغر:-

ہر قمری سال کے مہینوں میں نسائی کی دو قسمیں ہیں اگر نسائی اصل میں کفر میں اضافہ ہو جیسا کہ ہم نسائی کی آیت کو حفص کی قرات سے پڑھتے ہیں- اح عاصم کا اصرار ان دونوں کو ختم کرنا پڑے گا جس کی قیمت ایک دن کی ہے اور ایک بڑی نسائی پورے قمری مہینے کی ہے-

ہر قمری مہینہ 53022 29 دنوں کے برابر ہوتا ہے، یعنی ہم اس کی لمبائی کو ہر دو ماہ میں 29 سے 30 دن کے درمیان اتار چڑھاؤ سمجھتے ہیں، دونوں مہینوں کے درمیان فرق کو خلاصہ کرتے ہوئے، پہلے مہینے کے آدھے دن کے ساتھ اگلے مہینے کے آدھے دن یہی وجہ ہے کہ یہ تبدیلی اور تبدیلی ہر قمری مہینے کی طوالت میں ہوتی ہے، دوسری طرف وہ اس وقت تک انتظار کرتا ہے جب تک کہ ہم مہینے کے آغاز کی تصدیق نہیں کرتے اس صورت میں نسی کو منسوخ کر دیں، ہمیں ہر مہینے قمری مہینے کی طوالت پر غور کرنا چاہیے-

سب سے بڑی نسائی:

جہاں تک بڑے کبیسہ کا تعلق ہے، یہ کئی قمری اور شمسی مہینوں کے درمیان کیلنڈر کے فرق کو جمع کرتا ہے یہاں تک کہ وہ پورے قمری مہینے کی قدر بن جائیں، پھر ان سب کو ہر 32 قمری مہینوں میں ایک ساتھ شامل کریں، اور اس طرح شمسی کیلنڈر- ہر 32 شمسی مہینوں میں ہمارے برابر ہے- 33 قمری مہینوں کے ساتھ-

30.436812365.242197 شمسی مہینے کی لمبائی

973.9791 32 x 30.4368

974.4972 33 x 29 53022

دونوں اوقات میں فرق یہ ہے:

0.51816-973.9791-974.4972

یعنی صرف 12 گھنٹے- ن دو نمبروں کے درمیان فرق کو دو طریقوں سے درست کیا جاتا ہے پہلا طریقہ، جو کہ ہے چاند پر چاند کی ظاہری شکل اور غیر موجودگی کے ذریعے قدرتی طور پر اور چھوٹی ناسی کی پیدائش کے عمل میں کسی قسم کی مداخلت کے بغیر، اور دوسرا طریقہ، جو کہ 36 قمری مہینوں کے فرق کے ساتھ میتونک سایکلوں کو الگ کر کے، اور پہلے حکم کے اسی نقاط کے ساتھ دوبارہ کس شروع کر کے اس طرح اور ترتیب وار:

خواتین کی تعریف کا خلاصہ:

- یہ ایک کیلنڈر مہینہ ہے، جس میں اعدااف کے فرق کو جمع کرنے اور مہینوں کو مستحکم کرنے کے لیے پورے قمری مہینے کی قدر میں سمیٹنے کے سن کے موسموں کے ساتھ-
- یہ عمرہ کے حج کا مہینہ ہے- .2
- یہ ایک مقدس مہینہ ہے جس میں زمین پر شکار ممنوع

رقم کی نشانیوں کے اندر سورج کی پوزیشنوں کے بارے میں انسانی علم کی تاریخ

بابل کے لوگ زائچہ کی سائنس کو قدیم زمانے سے جانتے تھے، اور یونانیوں اور قدیم مصریوں نے اسے ان سے لیا، یہاں تک کہ جولین کیلنڈر، جسے جولیس سیزر نے 45 قبل مسیح میں شمالی افریقہ سے لایا تھا۔ عمر خیام نے گیارہویں صدی میں جو کیلنڈر قائم کیا وہ 1088 عیسوی ہے۔ ان کی بنیاد سورج کے گھروں کے مقامات تھے جن میں آسمان کے بارہ برج ہیں، عرب کسانوں، تاجروں اور یہاں تک کہ ان میں سے چرواہے بھی قدیم زمانے سے ہی سورج کے گھروں کو جانتے تھے اور ان کے بارے میں شاعری اور نظمیں کہتے تھے۔ پچھلی تحقیق میں بیان کیا گیا تھا، لیکن اسلام کے بعد وہ اس سے زیادہ جڑے ہوئے تھے، کیونکہ وہ اس معاملے میں ابہام کا شکار تھے کہ ان کا کیلنڈر موسمی سال سے بالکل مطابقت نہیں رکھتا، اس لیے وہ سورج کے مراحل کا حساب نشانیوں سے کرنے پر مجبور ہوئے۔ آسمان کے، چنانچہ انہوں نے رقم کے سال کو 28 گھروں میں تقسیم کیا، جس میں سورج ہر 13 دن بعد ایک نئے گھر میں غروب ہوتا ہے، سوائے ایک گھر (پیسانی) کے، جسے وہ 14 دن سمجھتے تھے، یعنی 13 × 28 + 1 = 365 دن۔ رومیوں نے 325 عیسوی میں دیکھا۔ موسمی سال کے چاروں کونوں سے اس رقم کے کیلنڈر کی تبدیلی پر، سب سے لمبی رات، ایکوینوکس، سب سے لمبا دن، ایکوینوکس - یعنی آب و ہوا کا سال، جو خط استوا کے ساتھ سورج کا کھڑا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ اس کا کھڑا ہونا۔ مکر اور کینسر کے اسکتبدیں، ہر 400 سال میں 3 دن کا ایک مجموعہ، آخر کار 1582 میں، یہ مسئلہ حل ہو گیا، اس لیے انہوں نے ہر سال اس کا استعمال بند کر دیا جو کہ دو صفر کے ساتھ ختم ہوتا ہے اور گریگورین میں 400 سے تقسیم نہیں ہوتا۔ جی ہاں، کیلنڈر میں اس کی ترمیم نے شمسی سال کے موسموں اور اس کے چار قطبوں کے درمیان ایک منصفانہ نظم و ضبط پیدا کر دیا ہے، لیکن اس نے رقم کے فرق کی وجہ سے سورج کے گھروں کے وقفے کی قدر میں اضافہ کیا ہے۔ رقم سال کی طوالت، 365 256363 دن جولین کیلنڈر میں آنے والے شمسی سال کی طوالت کے حوالے سے، یہ 25 365 = 0 006363 ہے جو ہر 400 سال میں 3 دن کے برابر ہے اور جب وہ شمسی سال کی لمبائی کو ایڈجسٹ کرتے ہیں۔ 365.2425 دن، گریگورین نئے سال اور رقم کے سال کے درمیان فرق (0 006363) سے بڑھ کر (0.013863) ہو گیا، یعنی ہر 1000 سال بعد 28 رقم کے تقریباً ایک مکمل گھر کی قیمت۔

عربوں نے رقم سال کے دنوں کو 365 دنوں میں تقسیم کیا:

سال کو 28 مقامات پر تقسیم کرنا
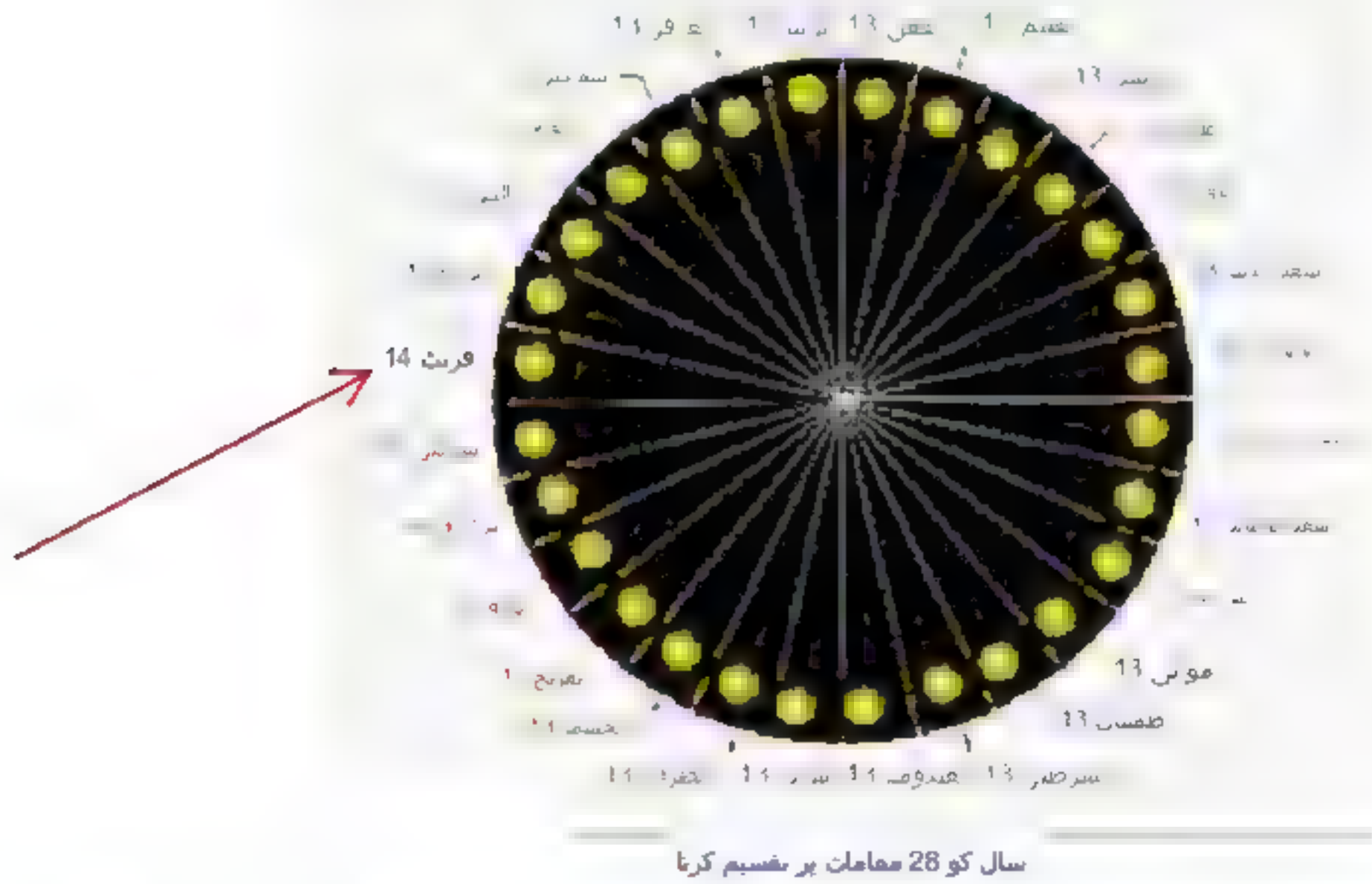
یعنی 27 مراحل جن کی طوالت 13 دن کی ہوتی ہے اور آخری مرحلہ 14 دن کا ہوتا ہے جو کہ پیسانی کی حیثیت رکھتا ہے وہ کچھ دیکھ کر سال کے موسموں کا تعین کرتے تھے۔ ان ستاروں میں سے جو انہیں روشنی کے نام سے جانا جاتا ہے، ہر کچھ پودوں کی ظاہری شکل یا کچھ جانوروں اور رینگنے والے جانوروں کے رویے سے۔ آج، شمسی کیلنڈر اور گریگورین کیلنڈر میں اختیار کیے گئے شمسی مہینوں پر انحصار کرنے سے چیزیں زیادہ مخصوص اور واضح ہو گئی ہیں، کیونکہ یہ مقررہ اوقات پیدا کرتا ہے جو سال کے موسمی موسموں کے ساتھ موافق ہوتے ہیں۔

برجوں کے مقامات اور ان کے قدیم نقاط سب سے مشہور ہیں۔
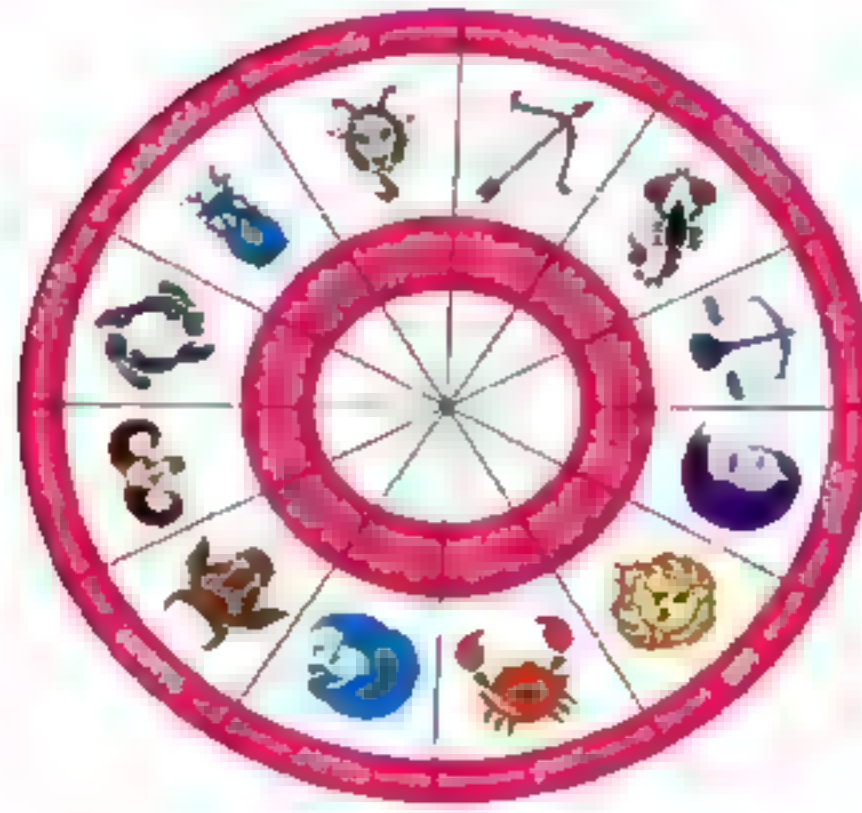
رقم کی نشانیاں اور تاریخیں۔

جیسا کہ ہم اوپر دی گئی تصویر سے دیکھ سکتے ہیں، برجوں کے نام اور تاریخیں قدیم زمانے کی طرف چلی جاتی ہیں۔ میں اسے میش کے دو ستاروں میں سورج کے نزول کے ساتھ فرض کرنے کی کوشش کروں گا۔ مارچ 21۔ میں اس مقصد کے لیے دستیاب دونوں پروگراموں میں اس تاریخ کو تلاش کروں گا (اسٹیلوریم اور اسکائی فلیس)۔ :

میں نے دو موسموں کے آغاز میں سورج کے نزول کا سراغ لگانے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ یہ 1320 قبل مسیح میں اترا تھا۔

میں نے سورج کے نزول کے مقام کے لیے ایک ہی سال، یعنی 1320 قبل مسیح، اور دونوں پروگراموں میں استعمال ہونے والی دو شرائط کے ساتھ مکمل مماثلت پائی۔

اس کا مطلب ہے کہ سورج کا نزول اس نشان کی اگلی پوزیشن میں اور اسی سال سے پہلی علامت میں 20 اپریل کو آئے گا-
بیل:

لیکن سورج اس سال نور کے وسط میں ستاروں Pleiades اور Aldebaran کے درمیان اترا-

یعنی رقم کے ابتدائی نقاط 1320 قبل مسیح میں شروع نہیں ہوئے تھے پھر میں نے تمام امکانات کو دیکھنے کی کوشش کی اور آخر کار معلوم ہوا کہ لیو کے شروع میں جو اعضاء آتا ہے وہی نشان ہے- شروع ہونا چاہیے. اور اس کے نقاط بالکل سال 45 قبل مسیح سے ملتے ہیں، جو ایک نقطہ آغاز ہے، جس میں جولین کی تاریخ بھی شامل ہے. اس طرح شروع ہوئی:
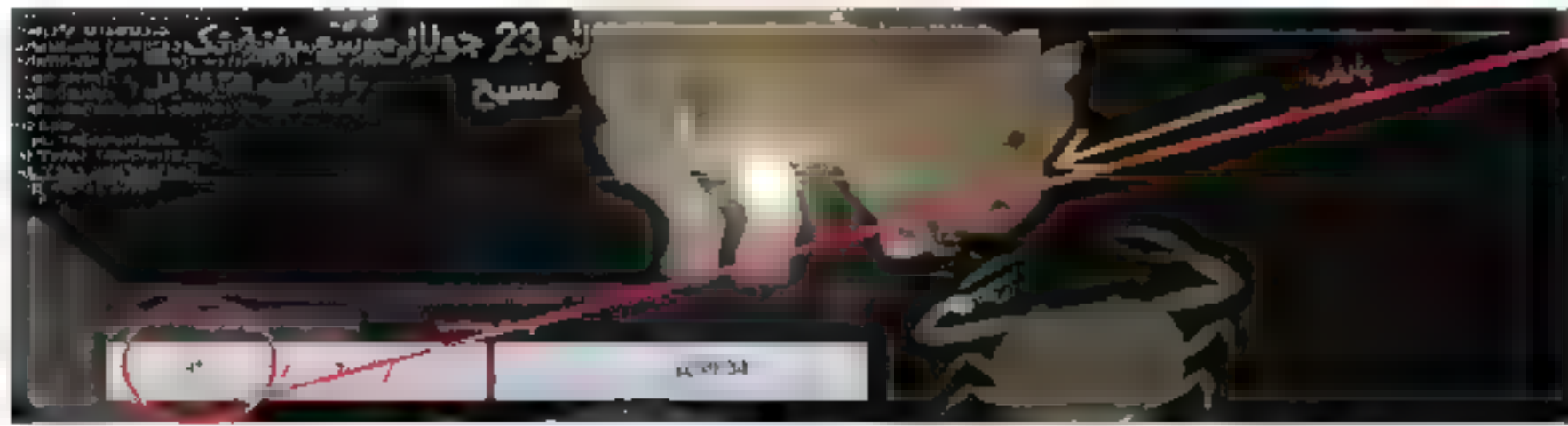
لیو کی رقم 23 جولائی سے 22 اگست تک مطابقت رکھتی ہے-

کنیا 23 اگست سے 22 ستمبر تک کوارڈینیٹ کرتی ہے-
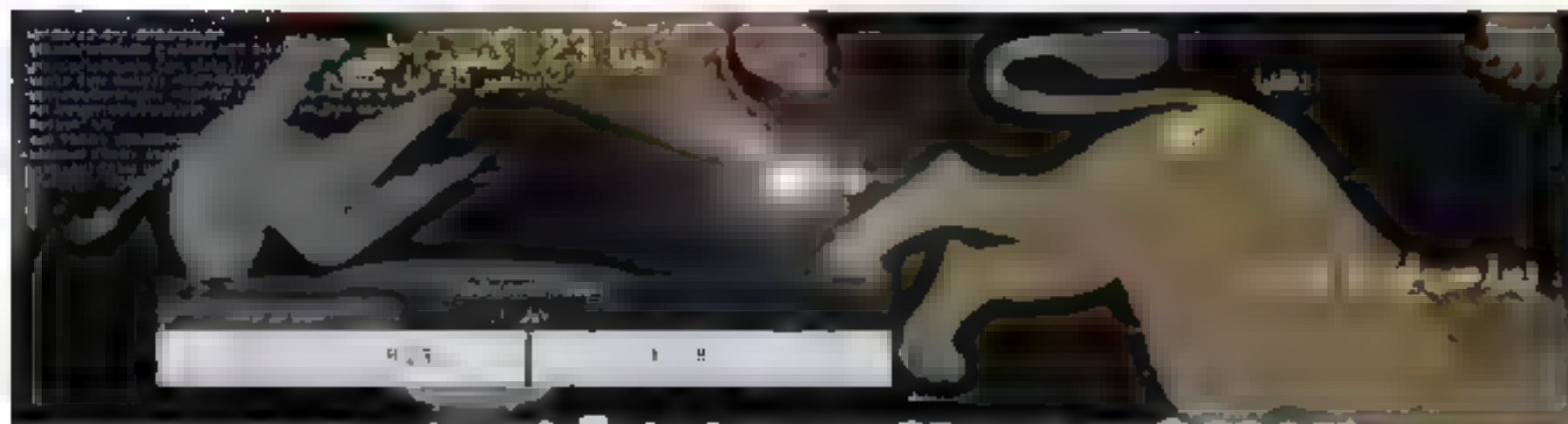
23ستمبر سے 22اکتوبر کے درمیان لیبرا کا راسخ مربوط ہوتا ہے-

Scorpio 23 اکتوبر سے 21 نومبر تک کوآرڈینیٹ کرتا ہے-

دح 22 بومبر سے 21 دسمبر بک کوارڈبنیت کربا ہے-

مکر 22 دسمبر سے 19 جنوری تک کوارڈینٹ کرتا ہے-

کوبب 20 جنوری سے 18 فروری بک کوارڈبست کربا ہے-

میس 19 فروری سے 20 مارچ نک مربوط ہے-
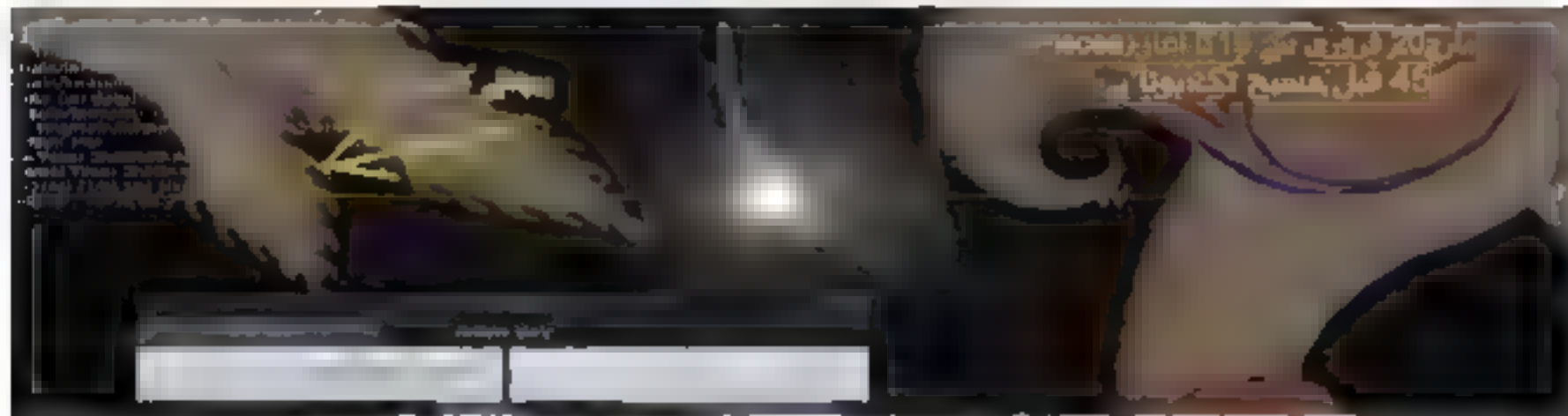
21 مارچ سے 19 اپریل تک میش کے نقاط

ورشب 20 اپریل سے 20 مئی تک مربوط ہے-

جیمنی 21 مئی سے 21 جون تک کوآرڈینیٹ کرتا ہے۔

آخر میں، کینسر 22 جون کو شروع ہوتا ہے اور 22 جولائی کو ختم ہوتا ہے

ہم دیکھتے ہیں کہ رقم کی نشانیوں کے نقاط ہر رقم کے نشان کے آغاز اور اختتامی تاریخوں کے ساتھ بالکل مطابقت رکھتے ہیں. گویا ان تاریخوں کو متعین کرنے والے نے حقیقت میں 45 قبل مسیح میں آغاز کیا تھا. جیسا کہ بارہ کی اوپر دی گئی تصویروں میں دکھایا گیا ہے۔ رقم کی نشانیاں. اور چونکہ رقم سال کی طوالت اب و ہوا کے سال سے مختلف ہوتی ہے (گریگورین کیلنڈر 45 قبل مسیح سے آج تک 0138 0 دن ہے. اور 2062 سال کے فاصلے پر ان رقم کی نشانیوں کو 28 دن سے منحرف ہونا پڑا، لیکن چونکہ اس عرصے کے اندر وقتاً فوقتاً وقتاً سے وقتاً سے ایسے سن جن میں جولین اور گریگورین طریقہ کار کے درمیان وقت کا حساب لگانے کا طریقہ بدل گیا تھا، اس لیے کچھ فلکیاتی سافٹ ویئر ڈیزائنرز کو دھکیل دیا گیا کہ میں نے اس ترمیم کے اندر رقم کی نشانیوں کے مقامات کا حساب لگانے میں غلطی کی، اس لیے یہ اختلافات تھے۔ 28 دنوں کی بجائے 3 20 دن کے حساب سے میں اس موضوع کی وضاحت کروں گا مگر کی شروعات رائجہ کے ماہرین سے ہوئی جنہوں نے قدیم زمانے میں رقم کے نشانات کے ظاہر ہونے کی تاریخیں لکھیں اور دستاویز کیں، یعنی یہ اب سے 2000 سال پہلے ہے۔ 25 دسمبر، یعنی سال کی طویل ترین رات کی تاریخ کو اور 20 جنوری تک جاری رہتا ہے. لیکن آج 2017 میں، ہمیں معلوم ہوا کہ یہ ستارہ (برج) مقررہ وقت سے 28 دن نہیں بلکہ 21 دن پیچھے ہے. کیونکہ اگر ہم نے فرقوں کا حساب صرف گریگورین کیلنڈر کے مطابق کیا، فرق 28 کے برابر ہوگا۔ بڑھنے کے فرق میں اس فرق کی وجہ اس مدت (45 قبل مسیح 2017) کے اندر جولین کیلنڈر کا گریگورین کیلنڈر کے ساتھ اوورلیپ ہوتا ہے۔ یہ فرق، جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا ہے. جولین سال سے رقم کے سال کی لمبائی میں فرق کی وجہ سے ہے، جس میں ہر سال 25 365 - 365 256363 = 006363004 0 دنوں کا فرق ہوتا ہے، یعنی تقریباً ہر 1000 سال میں 6 دن کا فرق یہ 2062 جولین سالوں میں 13 دن کے برابر ہے بغیر کسی ترمیم کے۔ ور سال 325 اور 1582 کے درمیان ان اختلافات کو شامل نہیں کرنا۔ اگر ہم 1000 دستاویزی جولین سالوں کے اندر سال کی طویل ترین رات کے نقاط لے لیتے، یعنی سال 404 سے سال 1404 تک، مثال کے طور پر، ہمیں مل جاتا۔ چھ دن کے فرق میں ایک بہتر فرق میں اس بار ان نقاط کو بڑھنے کے لیے اسکائی چارٹ پروگرام پر انحصار کروں گا۔
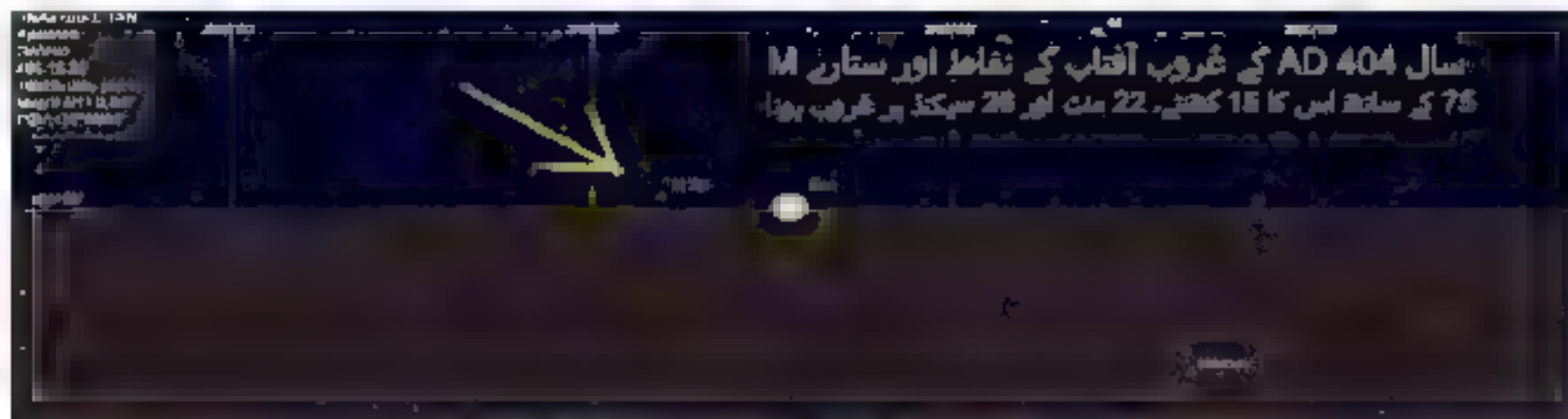
12/25 اور 12/31 کے درمیان 6 دن کا فرق نہیں ہے۔
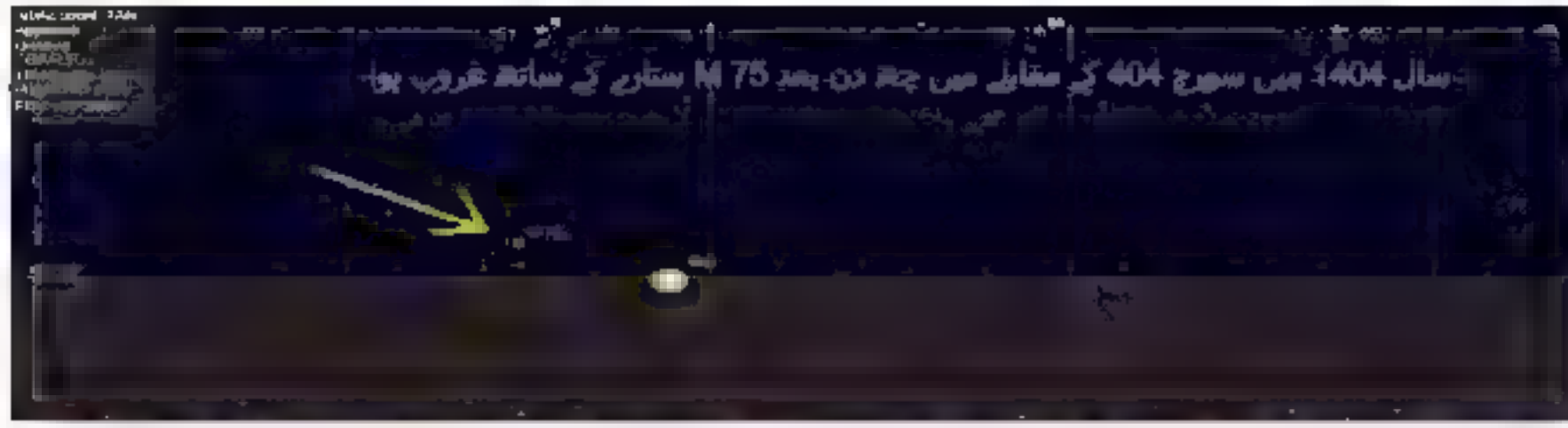
25 دسمبر 45 قبل مسیح کے انہی نقاط کو 15 جنوری 2017 کے ساتھ دہرانا، یعنی 21 دن کا فرق۔

میں ان نقاط کی تصدیق کسی دوسرے پروگرام کا استعمال کرکے کرنا چاہتا تھا جو مجھے دسمبر 25 45 قبل مسیح کے نقاط اور 2017 کے نقاط دکھاتا ہے، لہذا میں نے تصدیق کی کہ دونوں پروگراموں میں نقاط ایک جیسے ہیں، جیسا کہ مسلک خاکے میں دکھایا گیا ہے

(کارٹیز ڈی سیل پروگرام کے ساتھ 45 قبل مسیح میں کوآرڈینیٹ)

ایک ہی نقاط سال 2017 اور 15 جنوری کو دونوں پروگراموں میں ملتے ہیں۔

25 دسمبر اور 15 جنوری کے درمیان فرق بالکل 21 دن کا ہے، اور یہ فرق رقم کے سال کے سال کے ساتھ اوورلیپ ہونے کی وجہ سے ہے۔

گریگورین:

گریگورین سال کی لمبائی = 365.2425

365.256363 رقم سال

365.25 جولین سال

سال 45- سے 400 سال گریگورین سالوں کے برابر ہیں کیونکہ سال 325 عیسوی میں کیلنڈر سے تین دن حذف ہو گئے تھے۔

162532.9125 = 445 x 365 2425

162539.081535 = 445 x 365.256363

دونوں کیلنڈروں میں 6.169035 دن کا فرق ہے۔

جولین کے حساب سے سنہ 400 اور سال 1500 کے درمیان فرق

4017751100 x 365 25

401781.9993 = 1100 x 365 256363

دونوں نمبروں کے درمیان فرق 6 9993 دن ہے۔

گریگورین کیلنڈر پر 1500 اور 2017 کے درمیان فرق

188830.3725 = 517 x 365.2425

188837.539671 = 517 x 365.256363

ان کے درمیاں فرق 167171 7 دنوں کا ہے-

تین مراحل کے فرق کا مجموعہ:

20.335506 = 7.167171 + 6.9993 + 6.169035 دن

اگر ان 2066 سالوں کے فرق کا موازنہ گریگورین کلنڈر سے کیا جائے تو فرق اس طرح ہوگا:

2066 x 365.256363 = 754619.645958 Gregorian

365.2425 x 2066 = 754591.005 Gregorian

ان کے درمیان فرق ہے: 28 640958 دن

یہ ان عملی کارروائیوں سے میل کھاتا ہے جو ہم نے انجام دیے ہیں اور عملی طور پر دیکھا ہے، اور دو پروگرام (Cartes de Sel اور Stolonum) 2066 سال کے عرصے کے دوران نقاط کی درستگی کی تصدیق کرنے پر متفق ہیں-

اس کا مطلب یہ ہے کہ سال 2150 میں، رقم کی نشانیوں کی پوزیشن نشانیوں کی مکمل تبدیلی کے ساتھ مختلف ہوں گی، اگر آپ کو یقین ہے کہ آپ کی پیدائش 18 فروری سے 20 مارچ تک ہوئی تھی، تو آپ کی پیدائش میش میں ہوئی تھی- آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ کی پیدائش کوبھ کے نقاط میں ہوئی ہے مطلب یہ ہے کہ تمام نشانات آسمان کے مکمل نشان سے بدل گئے ہیں-

نوٹ کریں کہ سال 2150 میں میش کا آغاز 45 قبل مسیح میں میش کے اختتام کے مساوی ہے-

سورج اور چاند کے گھر

اس تحقیق کے جسم میں داخل ہونے سے پہلے ہمیں قارئین کے سامنے انسان کی نشوونما اور شعور کی تاریخ اور اس کے سورج اور چاند کے مشاہدے کو پیش کرنا چاہیے اور پھر اس نے ان دونوں اجسام کے انوکھے وقتی تعلق کو کیسے محسوس کیا۔ سماں کی نشانیوں کے اندر پوزیشنیں، اور انسان بعد میں ان پوزیشنوں پر کیسے بھروسہ کرنے لگا گویا وہ وقت اور وقت کا حساب لگانے میں کائناتی گھڑی کے ہاتھ ہیں، دنیا کے کیلنڈرز، قدیم اور جدید، عمومی طور پر ایک عمومی جائزہ لے کر۔ ، اور قدیم عرب کیلنڈر، پھر عام طور پر اسلامی کیلنڈر-ہجری- یہ

کہنا خود ظاہر ہے کہ اگر سورج نہ ہوتا!! چونکہ ہمارے سیارے پر پہلے کوئی زندگی موجود نہیں تھی، اس لیے اس سے نکلنے والی روشنی کی شعاعوں کی اہمیت کی وجہ سے، جو زمین کو اس کا معتدل درجہ حرارت اور گرمی دیتی ہے، اور فوٹوسنتھیس کے عمل کو مکمل کرنے میں اس روشنی کی اہمیت- پودوں، طحالبوں اور خود سے پیدا ہونے والے کچھ جرثوموں کے لیے، شمسی روشنی کا تجربہ کرنے کے فن میں مہارت رکھنے والے یہ جاندار پانی، معدنی نمکیات اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کا استعمال کرتے ہوئے اپنی غذا بناتے ہیں جو کہ آتش فشاں کے پھٹنے اور بہت سے پگھلنے کے نتیجے میں اس کے ماحول کو مسلسل گھیر لیتے ہیں- زمین کے اندرونی حصے سے (1)، اور اس کے نتیجے میں قدرتی کھاد سے جانوروں کا فضلہ، ہم انسانوں کے لیے سب سے اہم فضلہ کا اخراج کرتا ہے، جو کہ یہ ہے: (خالص آکسیجن گیس، یعنی یہ روح کی سانس ہے جس سے آپ زیادہ تر زمینی اور سمندری مخلوق کے ساتھ لطف اندوز ہوتے ہیں- یہ تمام عمل رک جاتے ہیں- اندھیرے اور سورج کی روشنی کی عدم موجودگی، اس لیے یہ کہنا کہ سورج ہماری کرہ ارض پر گرمی، توانائی اور زندگی کا منبع ہے، یہ درست ہے، لیکن جدید اور جدید سائنس اس کے وجود کی اہمیت کو تسلیم کرتی ہے- اور اس انوکھی، زندہ کوکینا کا بھائی جو ہمارے سیارے سے متصل اس دیو ہیکل، چمکدار چاند کے ساتھ ہے، سائز کے لحاظ سے، اس کا قطر زمین کے قطر کے ایک چوتھائی کے برابر ہے، اور کمیت کے لحاظ سے، یہ 1/81 کے برابر ہے- زمین کا ماس اس کے بغیر، اس خوبصورت زمین کے چہرے پر ایسی زندگی نہیں ہوگی جس سے ہم لطف اندوز ہوں گے، وہی ہے جو ہمارے سیارے کی گردش کی رفتار کو اس کی غیر موجودگی میں 10 گھنٹے سے لے کر 24 گھنٹے تک کنٹرول کرتا ہے- وہ ہمارے سیارے کے گرد گھومنے اور اس کے چہرے سے خارج ہونے والے برقی مقناطیسی اثر کے ذریعے ہمارے سیارے کے محور کے جھکاؤ کے زاویے کو بھی ٹھیک کرتا ہے- ہمارے آب و ہوا کا سال اور اسٹراپکس آف میکر اور کینسر کے درمیان موسموں کا اتار چڑھاؤ یہاں تک کہ زمین کی سطح پر آنے والے تباہ کن سمندری طوفانوں کی ہواؤں کی رفتار کو کم کرنے کے لیے بھی کام کرتا ہے اور جن کی اصل میں فرق ہے- ہمارے ماحول میں درجہ حرارت اور ہمارے ارد گرد ہوا کی تہوں کے درمیان گرمی[1] اور سردی کا تعامل، سمندروں اور سمندروں کے پانیوں پر لہروں اور بہاؤ کے رجحان میں اس کا نمایاں کردار ہے- جو کہ زمین پر بھی ہوتی ہے، جس کی مقدار انسانوں کو محسوس نہیں ہوتی کیونکہ وہ تمام زمین پر پائے جاتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ یہ ہمارے ماحول کے استحکام اور حفاظت میں بھی حصہ ڈالتا ہے، جو ہمیں شمسی توانائی کے زہریلے مادوں سے بچاتا ہے- تابکاری، اور ہمارے سیارے کی گردش کے نتیجے میں دن اور رات کی ترتیب اس زندہ سیارے کے سانس لینے کے عمل کو منظم کرتی ہے- چاند کا ایک بیرونی مقناطیسی میدان ہے جس کی طاقت ایک ہزار نینو ٹیسلس (3) تک ہے، جو کہ زمین کے مقناطیسی میدان کی طاقت کا 1% سے بھی کم ہے- چاند کے پاس فی الحال مکمل دو قطبی میدان نہیں ہے، کیونکہ اسے پیدا کرنے کے لیے اس کے اندرونی حصے میں ایک مائع دھاتی کور کی موجودگی کی ضرورت ہوتی ہے، اور اس لیے اس میں صرف اپنی کرسٹ سے کرسٹل مقناطیسیت ہوتی ہے- دو قطبی میدان جب اس کی پہلی تشکیل کے بعد بھی اس کا بنیادی حصہ مائع تھا یہ بھی ممکن ہے کہ چاند کی مقناطیسیت کی کچھ باقیات موجود ہوں-

---

1 علمی رسالہ سورج اور چاند کا رشتہ

2. سورج، چاند اور برقی مقناطیسیت کے درمیان تعلق کو سمجھنے کے لیے، یہ جاننا جاتا ہے کہ سیارہ زمین ایک عظیم مقناطیس کے طور پر کام کرتا ہے اور یہ کہ اس کی قطبیت سے یہ بہت زیادہ توانائی کے قوس میں دھڑکتا ہے جو کائنات میں بہت زیادہ فاصلے تک پہنچ جاتا ہے- زمین سے 110 کلومیٹر کی بلندی پر، سورج کی طرف سے پیدا ہونے والے دو بڑے برقی طوفان ہیں، اور سورج کی پوزیشن کے لحاظ سے، زمین کا مقناطیسی میدان ایک ہزارویں سے تبدیل ہوتا ہے- اسی طرح، چاند بھی اسی اثر سے متاثر ہوتا ہے، لیکن سورج کے دسویں حصے تک- آخر میں، زمین کا مقناطیسی میدان، اپنی کمزوری کے باوجود، سورج اور چاند دونوں سے متاثر ہوتا ہے-

3. لفظ "نانو" کی اصل یونانی لفظ "nanos" سے ماخوذ ہے جو کہ ایک یونانی لفظ ہے جس کا مطلب ہے بونا اور اس کا مطلب ہے الٹرا فائن میٹریل، مائکروسکوپک ٹیکنالوجی، یا مائکروسکوپک ٹیکنالوجی ۔ نینو سائنس مالیکیولر اور مرکبات کے بنیادی اصولوں کا مطالعہ ہے جن کا سائز 100 نینو میٹر سے زیادہ نہیں ہے، نینو میٹر آج تک معلوم ہونے والی پیمائش کی سب سے درست ڈسٹ یونٹ ہے، اور اس کی لمبائی ایک میٹر کا ایک اربواں حصہ ہے، جو دس کے برابر ہے-۔ اینگسٹروم کے نام سے جانا جاتا جوہری پیمائش کی اکائی کے اوقات۔ اور ایک نینو میٹر کو میٹر کے اربویں، اور مائکرو میٹر کے ہزارویں حصے کے طور پر بیان کیا جاتا ہے- اس تعریف کو حقیقت کے قریب لانے کے لیے، سر کے بالوں کا قطر تقریباً 75,000 نینو میٹر ہے اور خون کے سرخ خلیے کا سائز 2,000 نینو میٹر تک پہنچ جاتا ہے- نینو ایٹموں اور مالیکیولز کی دنیا اور میکرو ورلڈ کے درمیان تقسیم کرنے والی لکیر ہے-

یہ مختصر، عارضی ادوار کے لیے مقناطیسی میدان پیدا کرتا رہتا ہے جب اس کی سطح پر بڑے تصادم ہوتے ہیں، ان تصادم سے پیدا ہونے والے پلازما کلاؤڈ کی توسیع کے دوران، جو اس کے ارد گرد مقناطیسی میدان کی موجودگی کے ساتھ ہوتا ہے- اس کی سطح پر موجود سب سے بڑے کرسٹل میگنیٹائزیشن کا ظاہری مقام، جو کہ چاند کی سطح کے مخالف سمت میں واقع ہے) میں بڑے اثرات والے بیسن ہیں، اور یہ سیارہ زمین پر چاند کے زیادہ سے زیادہ اور مٹ کے اثرات کا خلاصہ ہے- قدیم زمانے سے، پہلے انسان نے اس سیارے یعنی سورج کی قدر کو چاند اور دیگر تمام اجسام کی حیثیت سے بلند کیا، اس لیے اس نے اس کی پوجا کی اور بہت سے بت، سجاوٹ اور تصویریں بنائیں- اس کے لیے اس نے ہر قسم کے جانور اور انسانی قربانیاں بھی پیش کیں، یہاں تک کہ قدیم مصری (صبح) کو عورت ہر روز ایک نئے سورج کو جنم دیتی ہے، جو کہ اس کی باقاعدہ تکرار کے باوجود بہت بڑی بات ہے- انہوں نے روزانہ مذہبی رسومات کے ساتھ اس کے طلوع آفتاب کا تاج پہنایا، اور طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت اس کے لیے عقیدت مندانہ دعائیں کیں، کیونکہ اس کا غروب ایک اور قسم کا تقدسؔ ہے اور وہ زندہ لوگوں کی دنیا میں منتقلی کی ایک اہم علامت ہے- سب سے پہلے موت کے بعد کی زندگی پر یقین کرنے والے، وہ مردہ کو سامان، زیورات، پیسے اور بعض اوقات دوسری چیزوں سے تیار کرتے تھے- سپاہیوں، نوکروں اور غلاموں کے مجسموں کے ساتھ-

کائنات میں زمین کی مرکزیت زیادہ تر قدیم مذاہب اور عقائد میں پھیلی ہوئی تھی لوگوں کا خیال تھا کہ سورج ہمارے گرد دن میں ایک بار گھومتا ہے- کیسفارم اثار قدیمہ کی دستاویزات میسوپوٹیمیا میں ملی ہیں جو تیسرے ہزار سال قبل مسیح کے بعد کی ہیں، جو عظیم سیلاب سے پہلے لوگوں کی زندگیوں کی تاریخ کے بارے میں بتاتی ہیں، اور اس وقت کے لوگ کس طرح کچھ عجیب کیلنڈروں پر انحصار کرتے تھے، جیسا کہ وہ سمجھتے تھے کہ ہر روز سورج طلوع ہوتا ہے- اس کا مطلب ہے: (ایک مکمل شمسی سال، اور یہ کہ تمام ستارے اور سیارے اس کی تعظیم اور تسبیح میں اس کے گرد گھومتے ہیں- شاید ان کے تصور میں اصطلاح (سال) کا بھی ایک الگ وقتی مفہوم ہے، اور ضروری نہیں کہ اس کا ایک ہی معنی ہو- جیسا کہ آج کل ہماری زبان میں استعمال کیا جاتا ہے شاید یہ ہر دن کے ستاروں اور سیاروں کے درمیان "سال" کی اصطلاح سے ظاہر ہوتا ہے- وقت کا حساب کتاب سیلاب کے بعد کی مدت تک جاری رہا، کچھ دستاویزات میں قدیم سمیری شہروں کا ذکر کیا گیا ہے کہ ان کے ایک بادشاہ نے 18,000 سال تک شہر کش پر حکومت کی، اور دوسری دستاویز کے مطابق تین بادشاہوں نے 28,000 سال تک شہر پر حکومت کی- اگر ہم ان نمبروں کو سال کے 365 دنوں کی تعداد سے تقسیم کرنے کی کوشش کریں تو ان بادشاہوں کی حکومت کی مدت ہمارے منظور شدہ کیلنڈر کے 45 سال سے زیادہ نہیں ہوگی- قرآن میں جو کہا ہے: نوح علیہ السلام اس قوم کے درمیان ایک ہزار سال منفی پچاس سال رہے، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ لوگ ان قدیم زمانے میں ہزاروں سال زندہ رہے، بلکہ ان کے معیار وقت کی تعیین میں ہمارے معیارات سے مختلف ہیں- معیارات کہ ہم آج استعمال کرتے ہیں-

اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان کے درمیان ایک ہزار سال کم

پچاس سال رہے پھر سیلاب نے انہیں بہا کر لے جایا اور وہ ظالم تھے- ﴾

(29-14)

اس خاص آیت میں اللہ تعالی نمیں اس شمسی سال کی طوالت بتاتا ہے جو نوح کے زمانے میں گزرا تھا اگر ہم غور کریں کہ ان کی نظر میں وہ سال ہمارے کیلنڈر میں آج کے پورے ہفتے کے برابر ہے- سات دنوں کا، اور وہ سال یہ ہمارے دنوں میں سے ایک کے برابر ہے، لہذا مساوات اس کے برابر ہے:

7 x 1000) - 50 = 6950 دن)

19.02845 = 365.24256950

یہ 19 شمسی سال اور 10 دن کے برابر ہے-

یہاں یہ آیت اس دور کے بارے میں بتاتی ہے جس میں خدا کے نبی نوح نے اپنی قوم کے درمیان "قیام" کیا اور ضروری نہیں کہ ان کی ولادت کے دن سے ان کی وفات تک مراد ہو، جیسے مفسرین نے اس طرح سمجھا کیونکہ تعداد ان کے مطابق بہت بڑا تھا، اس لیے انھوں نے لفظ "قیام" کی طرف توجہ نہیں دی، جو کہ دن کے ایک گھنٹے یا رات بھر تک محدود ہو سکتا ہے، وہ خاص مدت جو ان کی مکمل زندگی کے عرصے سے مختلف ہوتی ہے، اس لیے اس کی عقلمندی جو شخص اس آیت میں خدا کے کلام پر غور کرے گا وہ یہ پائے گا کہ یہ زمانہ اس وقت سے شروع ہوتا ہے جب خدا نے اپنے نبی نوح کو اپنی قوم کی طرف بھیجا تھا اور اس بھیجنے کا یہاں پیدائش سے کوئی تعلق نہیں جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں لیکن بلکہ اس کا مطلب اس کی پکار کے آغاز کا دن ہے، جیسا کہ سیلاب کے آغاز کے ساتھ ختم ہو-

اس کا خاتمہ ہمیشہ کے لیے ان کی موت پر ہوتا ہے (1) اور اسے جواد علی کی کتاب المفصل میں اسلام سے پہلے عربوں کی تاریخ میں اور (سال اور سال) کی تعریف میں درج ذیل بیان کیا گیا ہے: ماہرین لسانیات نے ذکر کیا ہے کہ سال سال کے مقابلے میں بالکل زیادہ مخصوص ہے، اس لیے ہم کہتے ہیں: ہر سال ایک سال ہوتا ہے اور ہر سال ایک سال نہیں ہوتا، لیکن اکثر سنت اس سال میں استعمال ہوتی ہے جس میں شدید قحط اور خشک سالی ہوتی ہے، اور اسی وجہ سے قحط سالی ہے۔ سنت اور سال جس میں خوشحالی اور زرخیزی کا اظہار کیا گیا ہے ان میں سے بعض نے وضاحت کی ہے کہ سال سال سے لمبا ہے اور سورج کے چکروں میں سے ایک ہے اور اس کے برعکس سال کا اطلاق عرب قمری مہینوں پر ہوتا ہے۔ شمسی سال، اور ان میں سے بعض نے کہا کہ سال نہیں ہے یہ صرف موسم سرما اور گرمی ہے، اور اگر آپ اسی دن کو شمار کرتے ہیں، تو یہ ایک سال ہے۔

وہ زیادہ تر سال کے معنی "خزاں" کے طور پر بیان کرتے ہیں، یعنی خزاں، اس لیے وہ سال کو "خزاں" کہتے ہیں کیونکہ یہ سب سے نمایاں موسموں میں سے ایک ہے۔ عربی، اور ان کے لیے اس کی خاص اہمیت ہے کہ سورج کے طلوع اور غروب ہونے میں خزاں کا آغاز ہوتا ہے، اس لیے یہ دسمبر کے تین دن کے لیے موسم سرما کا آغاز ہے۔ موسم بہار پانچ جون کو ہوتا ہے اور پھر موسم خزاں کی طرف آتا ہے جہاں تک حج کے موسم کا تعلق ہے۔ اس میں سفر کرنے

اور اس کے شہروں کے ساتھ رابطے کی لائنوں سے منسلک قافلوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔

ان ستونوں کے نسبت دنوں کی گنتی میں۔ ان تمام الفاظ کا تذکرہ وقت کے اظہار کے لیے کیا گیا ہے، لیکن ان میں سے ہر ایک وقت کا حساب لگانے کا ایک مختلف طریقہ بتاتا ہے جسے انسان اپنے وقتی اور مقامی حالات کے لحاظ سے برسوں سے استعمال کرتے آئے ہیں۔

اسٹون ہینج برطانیہ 3000 قبل مسیح

اور یہاں ہم اب بھی عام طور پر انسان کے فطرت کے مشاہدات کے بارے میں بات کر رہے ہیں اور اس کے آسمان کے ستاروں کے بارے میں زیادہ درست اور مخصوص انداز میں بات کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم اسے دنیا میں فلکیات کے بہت سے مشاہداتی مراکز سائے ہوئے دیکھتے ہیں۔ 1 000 سے زیادہ فلکیاتی رصد گاہیں بڑے گول پتھروں سے بنائی گئی تھیں، جن میں سے سب سے بڑے اور مشہور پتھر 3000 قبل مسیح کے معلوم ہوتے ہیں، جنہوں نے ستاروں اور آسمانی اجسام کا مشاہدہ کیا اور سورج کی حرکت اور اس کے مقام کو جانچتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ گھوڑے کی نالی کا محور اور اسٹون ہینج میں داخلی راستہ "موسم گرما کے وسط میں سورج کی سمت کی نشاندہی کرتا ہے، اور یہ کہ یہ کیلنڈر میں استعمال ہوتا تھا اور موسم بہار اور خزاں کے مساوات کا تعین کرتا تھا۔"
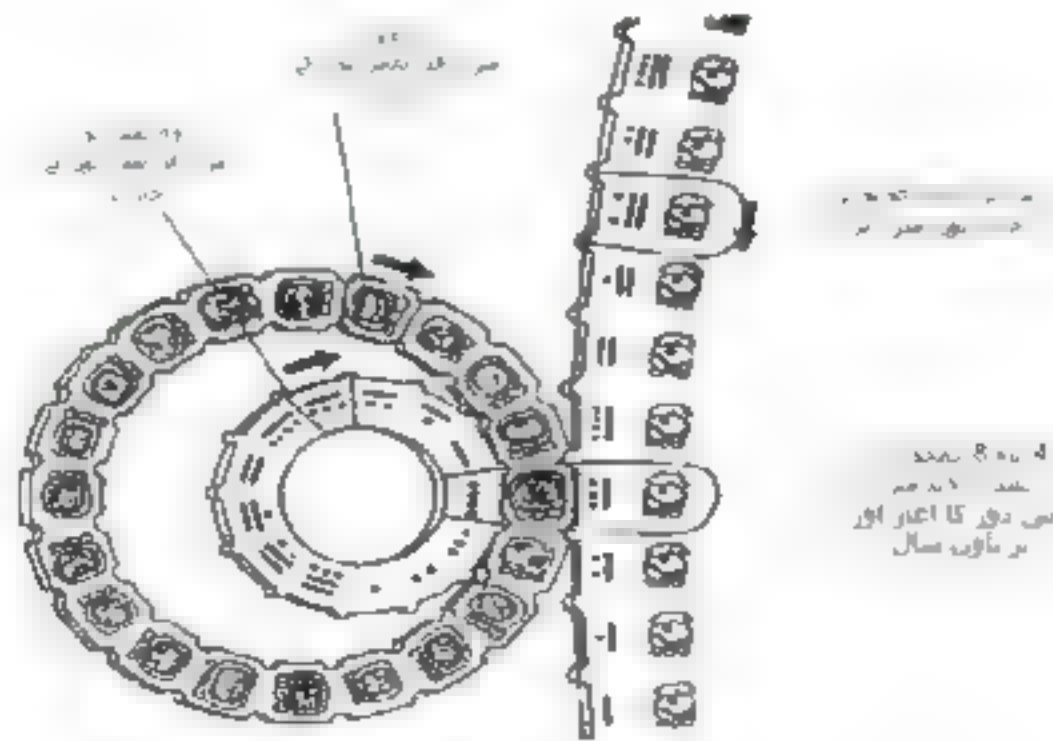
مایا لوگوں کا طویل گنتی کیلنڈر

1. ڈاکٹر محمد شحرور نے اپنے ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں اس موضوع کی وضاحت کی۔

تقریباً ایک ہی وقت میں، باقی دنیا سے چھپی ہوئی دنیا کے اندر، یعنی وسطی امریکہ کے دور دراز علاقوں میں، مایا لوگوں کو تاریخ کا نقطہ آغاز معلوم تھا، جو ان کے لیے 11 اگست 3114 قبل مسیح سے شروع ہوا تھا- تہذیب کو ان کے بالکل درست فلکیاتی مشاہدات سے پہچانا جاتا تھا، انہوں نے سورج، چاند اور دیگر سیاروں کی حرکات کا چارٹ استعمال کیا اور ان کے گرہن، دومکیتوں کے راستے اور دیگر آسمانی واقعات کی پیشین گوئی کی، انہوں نے سیارہ زہرہ کی بھی تعریف کی اور اس پر غور کیا- ان کے قدیم مذاہب میں سب سے بڑے دیوتاؤں میں سے ایک ان کے علم فلکیات کی درستگی اور ان کی درستی کیلنڈر کے حساب سے اس وقت کے لوگوں کے لیے 3 قسم کے کیلنڈر اہم ہیں- مایا لوگوں کا پہلا ٹرولکن کیلنڈر ہے، جو 260 دنوں پر مشتمل ایک مقدس کیلنڈر ہے- دوسرا کیلنڈر، جو کہ Ha-Av کیلنڈر ہے، سول کیلنڈر ہے اور 365 دن، 5 گھنٹے، 48 منٹ، اور 46 سیکنڈز پر مشتمل ہے!!! یہ بالکل وہی ہے جسے ناسا آج 365.242197 کے طور پر تسلیم کرتا ہے، مطلب یہ ہے کہ یہ گریگورین کیلنڈر سے زیادہ درست ہے، جس کی لمبائی 365.2425 ہے اور جسے ہر 3300 سال بعد ایڈجسٹ کیا جانا ضروری ہے، جسے لمبا کیلنڈر کہا جاتا ہے- ان دو کیلنڈروں کے درمیان مرکب، اور تاریخی مقاصد اور دور مستقبل کی پیشین گوئیوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، وہ شمسی سال کی لمبائی کو زیادہ درستگی کے ساتھ شمار کرتے ہیں- جولیس کیسٹر 45 قبل مسیح کا تھا، اور وہ وریل اور حران کے سماوی کو ایک سے زیادہ طریقوں سے جانتے تھے- یہاں تک کہ ان کی قیاس آرائیاں، جو کہ سال 2012 تک محدود تھیں، اور جو ماہرین آثار قدیمہ کے خیال میں دنیا کے خاتمے کی پیشین گوئیاں تھیں، صرف اس بات کا اشارہ ہیں کہ ہر 2,195 سال کے عرصے میں آسمان کے برج ایک پورے برج کی قدر سے تبدیل ہوتے ہیں اور ان کے پاس کچھ نہیں ہوتا- دنیا کے اجسام کے ساتھ بھی کرو انہوں نے سوچا-

ابو سمبل مندر، 2500 قبل مسیح

جہاں تک مشرق وسطیٰ کے علاقوں کا تعلق ہے تو مصر میں مصریوں کے درمیان سورج کا مشہور مندر (ابو سمبل) ہے جس کی بنیاد بادشاہ نے رکھی تھی،

لی ور سیر را"، پانچویں خاندان 2500 قبل مسیح کے بادشاہوں میں سے ایک، جو ان اہم ترین مندروں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے جو سال میں دو بار سورج کے کھڑے ہونے کی گواہی دیتے ہیں، اور جسے مصری آج بھی مناتے ہیں، اور ان میں سے ایک فن تعمیر میں سب سے اہم فنکارانہ عمارتیں-

اہرام کے بعد فرعونی چینی بھی 2500 قبل مسیح کے بارے میں جانتے تھے- اہم فلکیات، تو انہوں نے سائنس کو مذہب اور توہم پرستی کے ساتھ ملایا اور ایک ڈریگن کا تصور کیا جو سورج اور چاند دونوں کو نگل رہا ہے، اور ایک طویل دریا میں چل رہا ہے، جو آکاسگنگا کہکشاں ہے جسے ہم جانتے ہیں-

آج، وہ آج تک اپنی مذہبی تقریبات میں اس روایت کی نمائندگی کرتے رہے ہیں- انہوں نے قمری سال کی لمبائی کا درست اندازہ لگایا اور اس بات پر غور کیا کہ ہر 12 مکمل سال انسانی زندگی سے متعلق ایک کائناتی چکر ہے، اس لیے انہوں نے ہر سال کو ایک مختلف نام دیا، اس لیے انھوں نے ان میں سے نو کو جنگلی جانوروں کے نام پر رکھا، جن میں جنگلی، پالتو جانور اور باقی تینوں کے بارے میں، وہ ہیں: وہ پرندہ ہے جسے دیوتاؤں نے اڑانے کی نعمت سے محروم کر دیا تھا اور وہ بھی مانتے ہیں- کہ وہ (یعنی مرغ) وہ ہے جو ہر صبح سورج کو طلوع ہونے کا حکم دیتا ہے، اور اگر مرغ صبح کو بانگ دینا چھوڑ دیں تو سورج کو طلوع ہونے سے روک دیا جائے گا اور ایک رینگنے والے کو دیوتاؤں نے ہر صرف سے محروم کر دیا ہے- یعنی سانپ (Nokoa) جو کہ قدیم زمانے میں انسانوں کے ساتھ جڑے ہوئے تھے، انہوں نے اپنے کیلنڈر میں چاند کو بھی اپنایا، جسے آج تک مشرق کے بیشتر ممالک نے اپنایا ہے، اس لیے وہ ہر تین سال بعد ایک قمری مہینے کو کم کرتے ہیں- سورج گرہن کے انحراف کی شرح کو تقریباً 1000 سال تک ماپنے والے پہلے مانے جاتے ہیں، جو کہ کلڈیئر کے ساتھ موافق ہیں-

جہاں تک 1750 قبل مسیح میں بابلیوں کا تعلق ہے، وہ وہی تھے جنہوں نے میسوپوٹیمیا اور لیونٹ میں مشہور نام، مہینوں کے نام (تشرین، مارچ، اپریل، وغیرہ... چاند گرہن کے بار بار ہونے والے رجحان میں دلچسپی رکھتے تھے-

وہ اسے چاند گرہن کے چکر کے طور پر جانتے تھے جو سالوں میں دہرایا

جاتا ہے- شمالی افریقہ کے ممالک برجوں کے درمیان سورج کی پوزیشن کے مطابق وقت کا حساب لگانے کے اپنے طریقوں کے لیے مشہور تھے، رومی شہنشاہ لوئس سیزر نے ان کیلنڈروں پر غور کیا اور قدیم یونانی کیلنڈر کو جولین کیلنڈر کے نام سے جانا جاتا ہے- کہ ایک سال بارہ مہینوں کے برابر ہوتا ہے جس کی طوالت 365 دن ہوتی ہے اور اس میں ایک چوتھائی دن کی قیمت کا اضافہ کیا جاتا ہے، اس طرح یہ اضافہ ہوتا ہے یہ اضافہ ایک دن کی مدت سے بڑھایا گیا، چوتھے سال اور لگاتار شامل کیا گیا، اور یہ اضافہ 45 قبل مسیح میں ہوا-

چاند کے مراحل
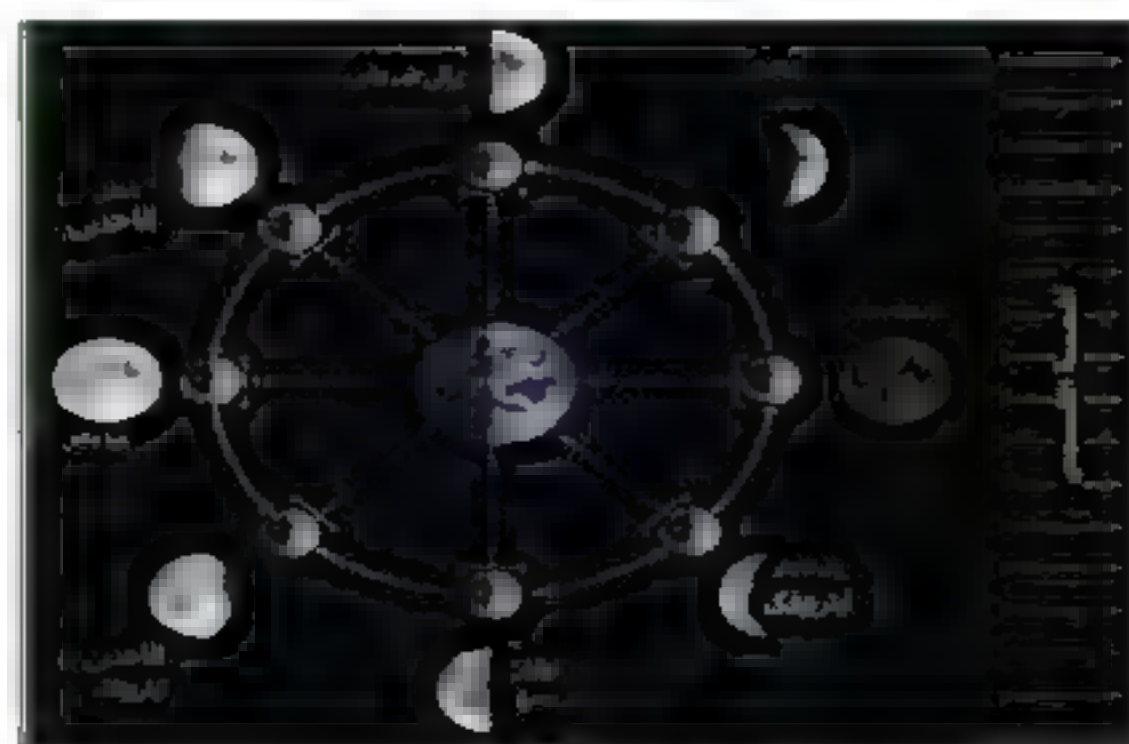
عربوں نے زمانہ قدیم سے چاند کے مراحل کی بدلتی ہوئی شکلوں کو بھی دیکھا جو ان کے لیے مہینوں کے تسلسل کی دلیل تھی، اس لیے انھوں نے اس کی خصوصیات بیان کیں اور چاند کے آغاز سے لے کر اس کے آخر تک اسے بیان کیا اور اسے کہا- چاند کے مراحل غور کریں کہ چاند کے مراحل کے لیے قرآنی اصطلاح کچھ اور ہے جس کی وضاحت ہم اس تحقیق-میں کریں گے: اس لیے انہوں نے اس کی ابتدا کو (نوزائیدہ چاند، یا پہلا ہلال، جو تھوڑا سا بڑھتا ہے) کہا ہے- تھوڑا سا یہاں تک کہ یہ اپنی پہلی سہ ماہی میں بیٹھتا ہے، پھر یہ ڈوب جاتا ہے اور مکمل چاند بن جاتا ہے، پھر یہ سورج گرہن میں داخل ہوتا ہے یہاں تک کہ یہ اپنے تیسرے چوتھائی تک پہنچ جاتا ہے، پھر یہ اپنے آخری مرحلے میں داخل ہوتا ہے، یعنی "آخری چاند" تک یہ دھندلا جاتا ہے المحاق میں، وہ سب سے پہلے ایسے ملین تیار کرتے تھے جو جوار کے رجحان پر کام کرتی ہیں، اور انہوں نے قدرتی ہلال کے مہینوں کے دنوں کی تعداد کا حساب لگایا) یعنی دو راتوں کے لیے چاند کا غائب ہونا- المحاق میں، یعنی ہر دو مسلسل مہینوں میں 59 دن ہوتے ہیں، اور قدرتی طور پر اس پر کوئی کنٹرول نہیں ہے انسان سے پہلے، انھوں نے ہر 32 قمری مہینوں میں ایک لیپ مہینے کا اضافہ کیا، تاکہ ایک کیلنڈر حاصل کیا جا سکے جو ان کی تجارت سے مطابقت رکھتا ہو- اور زراعت

اسلام سے تقریباً 200 سال پہلے-

انھوں نے ایک قمری مہینے کے اندر رقم کے تمام گھروں میں چاند کے نزول کو بھی دیکھا، یعنی ہر دن 28 گھروں کے اندر ایک نئی پوزیشن میں یہاں تک کہ یہ ایک یا دو راتوں میں غائب ہو جائے- وہ اس کے دنوں کی ہر تین راتوں کو ایک منفرد نام سے پکارتے تھے، "ہم آئیں گے-"

چاند کے مراحل کے بارے میں بات کرتے وقت اس کی وضاحت کرنا-

ان کے پاس صبا میں ایک سورج کا مندر تھا جسے آج بلقیس کا تخت کہا جاتا ہے، 750 قبل مسیح، جس میں پانچ کالم اور ایک چھٹا کالم تھا-

اس کی پہلی سہ ماہی میں ٹوٹا ہوا، کوئی بھی شخص جو اس کے صحن کے بیچ میں پتھر کی سیڑھیوں کے ساتھ نیچے کی طرف ڈھلا ہوا بیٹھا ہے وہ ہر پورے شمسی سال میں ان کالموں کے درمیان سورج کو آگے پیچھے ہوتے دیکھ سکتا ہے، اور سال کی لمبائی اور سال کے چار زاویوں کا حساب لگا سکتا ہے- .
سال کے سب سے طویل اور مختصر ترین دن اورخزاں اور بہار کے سماوی کی مدت-

بلقیس کا تخت 750 قبل مسیح-

بنی اسرائیل (یہودی) بھی عبرانی کیلنڈر کو جانتے تھے، لیکن یہ صحیح طور پر معلوم نہیں ہے کہ یہ کیلنڈر ان کے مذہب میں کب اختیار کیا گیا تھا، کیونکہ جب انہوں نے تورات لکھی، خاص طور پر پیدائش کی کتاب، تو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ عبرانی کیلنڈر کے بارے میں اپنے نظریات بتاتے ہیں- توہم پرستی کی بنیادوں پر کائنات کی تخلیق جو کہ حقیقت سے بہت دور ہے، اس لیے انھوں نے ان کو ایک مختصر مدت تک محدود کر دیا جو کہ ہزاروں سال سے زیادہ نہیں، اس لیے انھوں نے اپنے تخیل سے اشیاء کی کہانیاں بنائی جو انھوں نے اپنے باپ دادا سے سنی تھیں- عبرانی حکایتیں ان میں سے کئی سالوں میں، اور اس معمولی شکل میں، چنانچہ انھوں نے قدیم تاریخ کا آغاز آدم کے زوال اور ان کے بیٹوں کی جدوجہد سے، پھر نوح کے عظیم سیلاب سے، ہمارے آقا ابراہیم کے آنے کے دور تک کیا، اور وہ ماضی کے لوگوں کا خیال تھا کہ یہ ہزاروں سال تک قائم رہا، اور یہ کہ وہ آج کے انسانوں کے مقابلے میں بہت لمبے اور بڑے تھے، اس لیے انہوں نے اپنی آسمانی کتابوں میں بہت سی خرافات اور افسانے ڈالے جو دوسرے مذاہب تک پہنچ گئے، ان میں تحریف ہوئی اور متاثر ہوئے- ان میں سے سب سے زیادہ خطرناک بات نوح کے تین بیٹوں شیم، حام اور یافث کی نسلی تھیوری تھی، جسے ایک طویل عرصے تک سمجھا جاتا رہا، اور یہ واضح ہو گیا- کہ یہ سب سے بڑا اور خطرناک جھوٹ ہے جس نے سچ کو جھوٹا بنا دیا، جیسا کہ ماضی میں اسے اسکولوں ور یونیورسٹیوں میں پڑھایا جاتا تھا یہاں تک کہ آج جدید سائنس اس سے بھاگ گئی، لیکن سائنسی اعتبار سے اس کا تعلق ان میں سے بعض مذہبی عقائد سے ہے- بیہودہ باتوں میں سے زیادہ تر وہ لوگ ہیں جو بائبل اور تلمودی مذاہب کی پیروی نہیں کرتے ہیں جو جدید سائنس کو وسیع ذہن کے ساتھ قبول کرتے ہیں، مذہب کی خرافات سے دور رہتے ہیں جو حقیقت سے بہت دور ہیں- مثال کے طور پر، جب ہم پڑھتے ہیں کہ عبرانی کیلنڈر آج 5760 میں ختم ہو رہا ہے جو کہ 2000 عیسوی کے مطابق ہے- آپ بخوبی جانتے ہیں کہ قدیم زمانے میں جن سالوں کا حوالہ دیا جاتا ہے وہ ان لوگوں کے تخیل کے سوا کچھ نہیں جو اپنے آپ کو علما کہتے تھے، جنہوں نے عیش و عشرت بیچی اور انبیاء اور علماء کو مرتدوں، کاہنوں، جادوگروں کی صفوں میں شمار کرنے کے بعد قتل کیا- اور جادوگر، یہاں تک کہ جن لوگوں کو اس مذہب کے عقائد سے الگ ہونے پر پکڑا گیا اور اذیتیں دی گئیں، انہوں نے کھلے عام اعلان کیا کہ خدا ہی نے جس نے انہیں آزاد پیدا کیا، لیکن یہ شیطان تھا جس نے ان (مذہب) کو پیدا کیا- ان کی آزادی چھین لی گئی یہ ہے کہ یہودیوں نے اپنے اس کیلنڈر کو کس وقت اپنایا اس میں واضح تضاد ہے کہ یہودیوں نے 320 عیسوی میں اس کیلنڈر کے ساتھ کام کیا- مہینے یہ سامی ناموں سے لیے گئے ہیں، اور ان میں سے بعض کا کہنا ہے کہ انھوں نے یہ کیلنڈر چھٹی صدی قبل مسیح میں اختیار کیا تھا، اور یہ کہ ان مہینوں کے نام بابلی یا کلدین کے ہیں، اور اگر ہم ان ناموں کے الفاظ کو تلاش کرنے کی کوشش کریں- ان کی بابلی نسل سے، ہم یہ پائیں گے کہ ان کی اصل میں واضح بابل کی ابتدا ہے، اس لیے میں کہتا ہوں کہ وہ کیلنڈر کو یا تو بابل کی اسیری کے دنوں میں جانتے تھے یا ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے، جو سمری باشندے تھے- اصل اور اسی علاقے تک محدود ہے جہاں تک ان کے مہینوں کے ناموں کا تعلق ہے، وہ موسم خزاں سے شروع ہوتے ہیں: تشری، مارشوان، کسلو، تیت، فروری، ادار، اپریل، مئی، سیوان، جولائی، اگست، ستمبر-

اگر ہم اس کا موازنہ بابلی ناموں سے کریں: چیرشم، سمنہ، کسلمو، ٹیتم، شباتو، ماکروشا ادر، نسانو، ارو، Simano Dumuzu، Abu Awolowo جیسے Adar Thani (Adaru) کہا جاتا ہے، اور جہاں تک لیپ مہینے کا تعلق ہے، یہ ایک مکمل قمری مہینہ ہے اسے ہر تین سال میں تین بابلی، سیریائی اور کلڈین کیلنڈروں میں شامل کیا جاتا ہے- مجھے ایک مطالعہ ملا جس میں عربی مہینوں کو عبرانی مہینوں کے ساتھ کچھ عجیب انداز میں جوڑنے کی کوشش کی گئی ہے-

لیکن میں نے ان مہینوں کے ایک دوسرے کے ساتھ جوڑنے اور تولیدی عمل کو انجام دینے کے علاوہ ان کے ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی کے امکانات کو احتیاط سے جانچنے کی کوشش کی-

ان نقاط کو نکتے بعد دیگرے درست کرنے کے لیے میں نے دیکھا کہ اگر ان کو اس طرح سے طے کیا جائے تو وہ اپنے موسمی ماخذ سے مختلف طریقے سے بٹ جائیں گے، اس لیے وہ ماہ صیام، رمضان کو معمہ طور پر رکھتے ہیں- مئی کے مہینے کے ساتھ، جو موسمی اعتدال سے بالکل مطابقت نہیں رکھتا، اور گرمی کی گرمی میں حج کے مہینوں کی آمد، اور یہ مہینے حج کے لیے مشکل ترین مہینوں میں سے ہیں اور ٹریکنگ کے ساتھ تنازعات عربوں کا موسم گرما میں لیونٹ کا سفر اور سردیوں میں جنوب کی طرف ان کا سفر:

7. تشری	1. صفر المظفر
8. چیشوان	2. ربیع الاول
9. کسلیو	3. ربیع الثانی
10. ٹیویٹ	4. جمعنہ الاول
11. شبوات	5. جمعہ الثانی
12. ادار	6. رجب المرجب
1. نسان	7. شعبان المعظم
2. عیار	8. رمضان المبارک
3. سیوان	9. شوال المکرم
4. تموز	10- ذوالقعدہ
5. Av	11 ذی الحجہ
6. ایلول	12. محرم الحرام

عربی اور عبرانی مہینوں کے درمیان موازنہ (بابل کی اصل)

مئی کے مہینے کے ساتھ ماہ رمضان کی آمد، اگست کے مہینے کے ساتھ ذوالحجہ کا مہینہ، سال کے آخری مہینے میں حرمت والے مہینے کا قیام اور مارچ میں رجب کے مہینے کی آمد کو نوٹ کریں- عجیب بات یہ ہے کہ ماہ رمضان کو بابرکت مہینہ بتایا گیا اور یہ صفت ایسی ہے جو اس میں اسلام کے بعد آئی نہ کہ اس سے پہلے اس کے بعد تحقیق نے دوسرے مہینوں میں ایسی صفات کا اضافہ کیا جو مجھے نہیں ملا اس کا ذکر نہ تو ابن عساکر کی کتابوں میں ہے اور نہ ہی ڈاکٹر جواد علی کے انسائیکلو پیڈیا میں ہے:
صفر المظفر، رجب المرجب، شعبان المعظم، شوال المکرم- اور آخر میں محرم الحرام- میرا ماننا ہے کہ اس صفحہ کا مصنف قدیم زمانہ جاہلیت کے عرب مہینوں کی ان خوبیوں کا ذکر کر کے اس تحقیق کو عام لوگوں بالخصوص مسلمانوں کے لیے قابل قدر بنانا چاہتا ہے اور اس عجیب و غریب شکل میں ان کے فرضی اوقات کو درست کرنے کی کوشش کرتا جاتا ہے- سال کا آغاز صفر المظفر سے ہوتا ہے اور محرم الحرام کو ختم ہوتا ہے-

اور افریقی براعظم اور مشرق وسطیٰ کے خطے میں زمانہ قدیم سے- انہوں نے شمسی سال کی لمبائی اور رقم کے سال کی طوالت کا حساب لگایا، چنانچہ انہوں نے ستاروں کا مشاہدہ کیا ،ور صحرا میں ان کی رہنمائی کی، اور انہوں نے وہاں شاعری کی ور اس کے ارد گرد افسانے لکھے، اور انہیں نام دیے، اور شاعری لکھی- اس میں برادرم فرقد القروسی نے اس زاویے کو نمونہ بحثی ہے جو ابن قتیبہ نے عربوں کے سج کے بارے میں بیان کی ہے اور اس کے ساتھ عربی مہینوں کے نام کیا ہیں- آسمان میں ستارے اور برج، اور سال کے موسمی موسموں کے ساتھ ان کی ترتیب کا تعلق-
سائنس کی ترقی کے ساتھ، ہمارے دنوں میں مغربی فلکیات نے رقم کے سال کی لمبائی کا حساب لگایا ہے اور اس کا تخمینہ 365 دن، چھ گھنٹے، منٹ اور 10 سیکنڈ لگایا ہے-

جہاں تک شمسی سال کی طوالت کا تعلق ہے، جس کا تعین سورج کے جھکاؤ کے زاویے سے ہوتا ہے اور اس کی اس جگہ پر واپسی ہوتی ہے جہاں سے یہ شروع ہوا جیسا کہ درج ذیل تصویر میں ہے
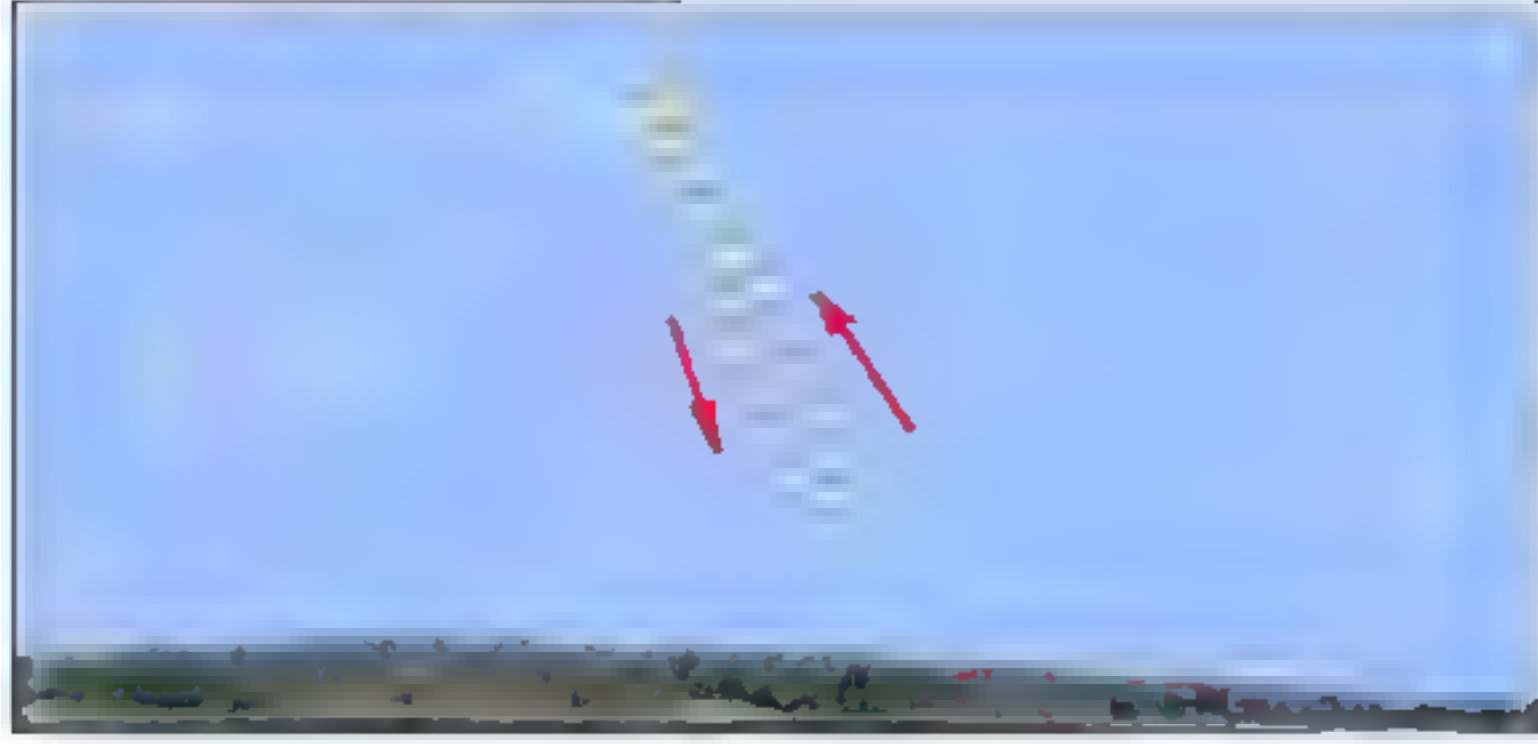
سائنسدانوں نے شمسی سال کی طوالت کا درست اندازہ لگایا ہے جو کہ 365 دن، پانچ گھنٹے، 48 منٹ اور 46 سیکنڈ کے برابر ہے۔

رقم سال کی لمبائی:

میں نے تاریخ میں اور اہل علم کے درمیان رقم کے سال کی طوالت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی، لیکن مجھے معلوم ہوا کہ سب نے طے کیا

رقم کے سال کی لمبائی دوسرے سے مختلف قدر رکھتی ہے: تحقیق میں کہا گیا: افغانستان میں رقم کے کیلنڈر کے علم نجوم کو جانتے ہوئے کہ رقم کے سال کی طوالت 365 دن، پانچ گھنٹے، 28 منٹ اور 23 ہے۔ سیکنڈ، یعنی: 365.228044، اور یہ ثانوی اسکول کے طلباء کو فلکیات کی تعلیم دینے والی دیگر تحقیقوں میں پایا گیا ہے. یہاں امریکہ میں مڈل اسکول کی لمبائی 365.25636 ہے، جو کہ 365 دن، 6 گھنٹے، 9 منٹ اور 10 سیکنڈ ہے۔ ان دو دعووں میں سے ایک کی درستگی کی تصدیق کرنے کے لیے میں اس کا حساب لگاؤں گا اور اس کا موازنہ دو پروگراموں میں کروں گا جو میں نے انٹرنیٹ کے ذریعے مفت میں حاصل کیے تھے۔

اس رقم کے سال کا حساب لگانے میں میری مدد کرنے کے لیے، لیکن انہوں نے تصدیق کی کہ یہ پروگرام بہت درست ہیں اور ان کا

مستعمل رقم کے سال کی لمبائی اور 4 سال کی مدت میں اس کے اتار چڑھاو کا حساب لگانے کے لیے کیا جا سکتا ہے۔ یہ اس کے اتار چڑھاو کی وجہ سے ہے۔

یہ مدت ہر چار سال بعد انتیس فروری کو ایک دن تک جاری رہتی ہے، اور میں اس کے بدلے میں اس کی وضاحت کروں گا: میں نے جن دو

پروگراموں پر بھروسہ کیا وہ درج ذیل دو لنکس پر دستیاب ہیں، اور میں خدا سے امید کرتا ہوں کہ وہ دستیاب ہوں گے۔ اس دوران آپ کو

جیسا کہ آپ یہ الفاظ پڑھتے ہیں

1- Stellarium 0.15.1: https://sourceforge.net/projects/stellarium/

2- کارٹز ڈو سیئل اسکائی چارٹ، 3.10: http://www.ap-i.net/skychart/en/download
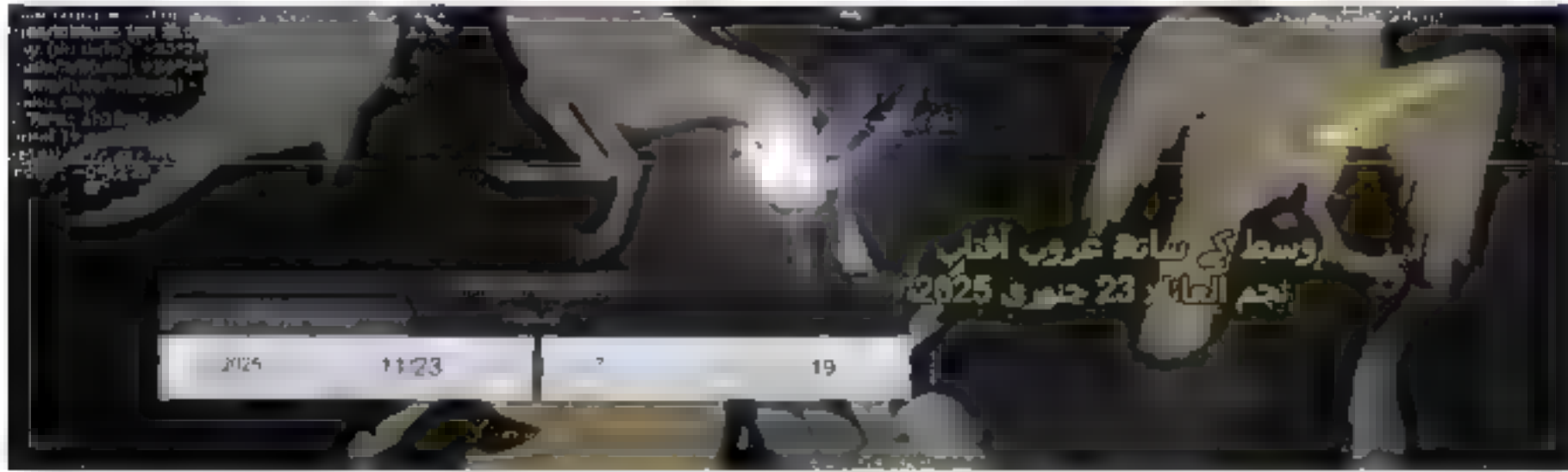
فاصلے اور وقت میں 2025 اور 2026 کے درمیان معمولی تبدیلی کو دیکھیں

فاصلے اور وقت میں 2026 اور 2027 کے درمیان معمولی تبدیلی کو دیکھیں

فاصلے اور وقت میں 2027 اور 2028 کے درمیان معمولی تبدیلی کو دیکھیں

نوٹ کریں کہ کوارڈینٹ واپس جاتے ہیں اور 2029 کوارڈینٹس کو 2025 کوارڈینٹس سے ملاتے ہیں-

یہ مختصراً یہ ہے کہ سورج کی حرکت اور برجوں کے درمیان اس کی پوزیشن ہر چار سال کی مدت میں تجوڑ کا اثر ہم دیکھ سکتے ہیں کہ یہ کس طرح تجوڑ ہے جو ان کے نقاط کو صفر تک پہنچاتا ہے۔ اور یہ کہ اگر دن ہر 4 سال بعد شامل نہیں کیا گیا تھا، شفٹ ہر چار سال بعد ایک پورے دن اور ہر 52 سال میں ایک مکمل حکہ اور ہر 120 سال بعد ایک پورا سال، اور اسی طرح جاری رہے گی- ...

اس تحقیق میں، میں 400 سال کی مدت کے لیے رقم کی علامتوں کے معاملات کا مطالعہ کرنے پر انحصار کروں گا جس کی وجہ سے مجھے اس مخصوص مدت پر انحصار کرنا پڑا کیونکہ گریگورین کیلنڈر میں آج کے شمسی سال کی لمبائی ہے- اس سے مکمل طور پر منسلک علماء نے جو شمسی سال کے 2425 365 دن ہونے پر انحصار کیا ہے، اس کی تعداد ایسی ہے کہ اس مدت کے دنوں کی تعداد 400 سال کے برابر ہے- جو کہ مکمل دن ہوں گے، گھنٹوں، منٹوں، یا اس سے بھی اضافی سیکنڈز کی کوئی اضافی مدت شامل نہیں کریں گے، یعنی 400 146097 = 365.2425 x مکمل دن، جو کہ برابر ہے- 3,506,328 مکمل گھنٹے بغیر کسی اضافہ یا کمی یا کسی بھی کسر کے- نوٹ کریں کہ یہاں فرض کردہ سال کی قدر حقیقی شمسی سال کی لمبائی سے مختلف ہے، جو کہ 365 242197 دن ہے، اور اس بنیاد پر یہ شمسی سال کی طوالت سے کم ہے-
گریگورین سال ہر 3290 سال میں ایک دن کا ہوتا ہے-

1201647 825 = 3290 x 365.2425

دونوں نمبروں کے 242197 365 x 3290-828 1201646

درمیان فرق پورے دن کا ہے جیسا کہ ہم دیکھ سکتے ہیں-

اب میں آپ کے سامنے کچھ تصاویر رکھوں گا جو 404 سال کے عرصے میں ستاروں کے برجوں کے درمیان سورج کے بروں کا موازنہ کرتی ہیں، اور میں ان کا موازنہ 600 اور سال 1004 کے درمیان کروں گا- میں نے اس خاص دور کا انتخاب کیا کیونکہ وہ سب کیلنڈر کے اساسی استعمال کی مدت کے اندر گرنے

21 جوں اور 21 مارچ، 21 دسمبر، 21 دن فی سال تھا، اور ہم سال کے چاروں کونوں)25 365جس کے شمسی سال کی طوالت کا تخمینہ Giuliani، سنمبر) پر سورج کے نزول کو دیکھنے کی کوشش کریں گے- تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ نقاط کو پڑھیں، جس کی میں نے آپ کو پچھلی تحقیق میں وضاحت کی تھی-

وریل -نکوبوکس کوارڈبیبس-

دھیں دن کہ ستارے کے غروب ہونے میں 404 سال بعد غروب آفتاب کے نقاط میں فرق کے ساتھ قدرے تاخیر ہوئی ہے

میں نے 400 سال تک ستاروں کے نقاط کو ٹریک کرنے کی کوشش کی، اور فرق 3 دن، 4 منٹ اور 12 سیکنڈ کے برابر تھا-

موسم گرما کے غار کے نقاط سال 600 عیسوی میں افق کی لکیر کے نیچے واپس گردش کے ستارے کے بروں کو دیکھیں
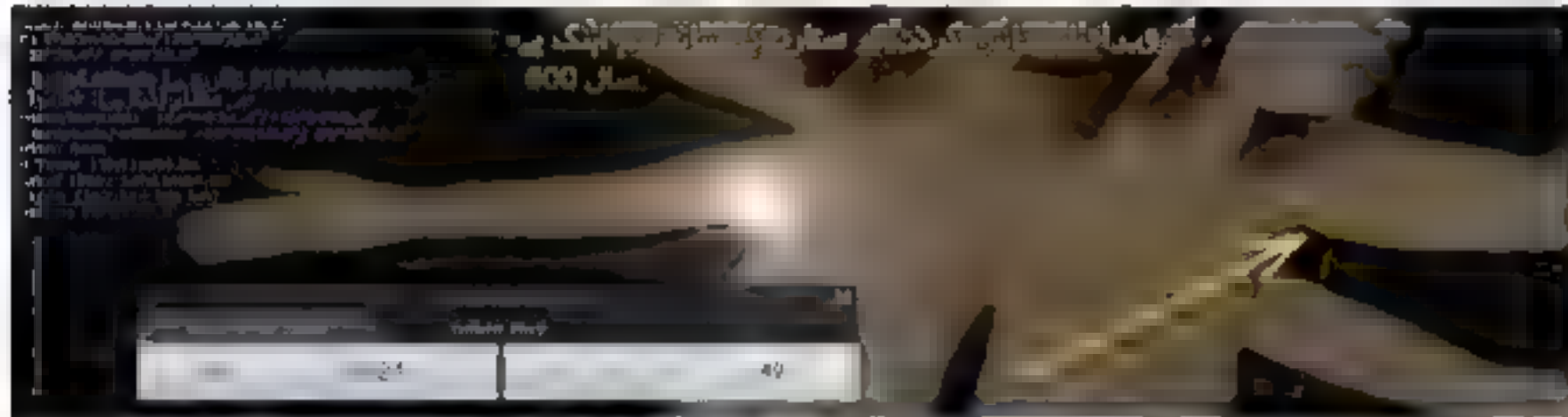
404 سال کے بعد افق کی لکیر کے اوپر واپس گردش کے ستارے کے عروج کو دیکھیں-

اب میں چار مکانات کے لیے وقت کے فرق کی ریاضی کی اوسط تلاش کرنے کی کوشش کروں گا، جو درج ذیل ہیں
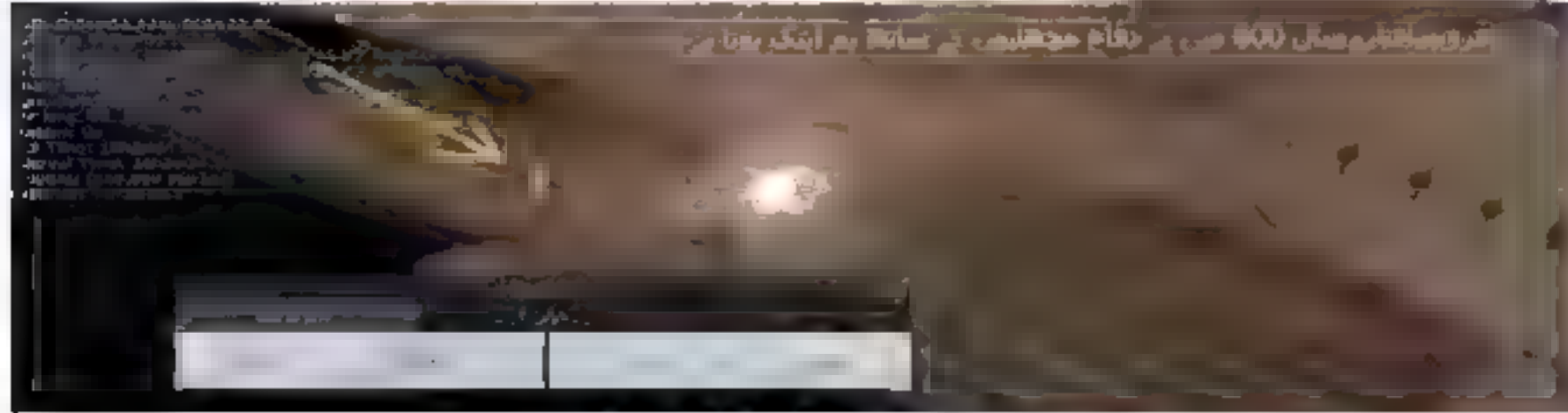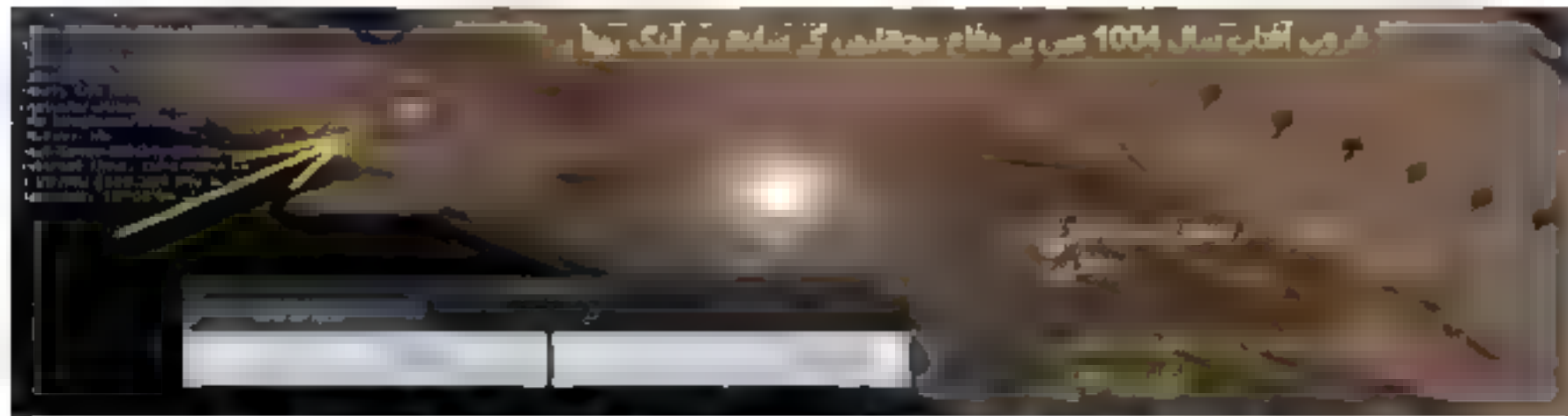
21 مارچ کو تین دن، 4 منٹ اور 12 سیکنڈ، ورنلِ ایکوینوکس پر- سیکنڈ مں کل = 252 سیکنڈ. تین دن، 2 منٹ اور 45 سیکنڈ شمال میں سب سے طویل دن، 21 جون- کل سیکنڈ میں = 165 سیکنڈ تین دن، 8 منٹ اور 3 سیکنڈ کے موسم خزاں کے مساوات پر، 21 ستمبر، کل سیکنڈوں میں = 483-سیکنڈ، اور سب سے طویل رات، 21 دسمبر کو تین دن اور صرف 33 سیکنڈ، کل سیکنڈ میں = 33 سیکنڈ-

ان فرقوں کا حسابی اوسط برابر تھا:
233.254 (33 + 483 + 165 + 252)
تین دن، 3 منٹ اور 52 سیکنڈ تک

جہاں تک 1904 اور 2304 کے درمیان کے سالوں کا تعلق ہے، یعنی صرف گریگورین کیلنڈر کی بنیاد پر، جو سال 1900، 2100، 2200 اور 2300 کو کم نہیں کرتا، فرق بہت زیادہ تھا، اور یہ بتاتا ہے کہ رقم کے سال کی لمبائی جولین سال سے زیادہ لمبا ہے، اور یہ اس طرح ہے:

سال 1904 کے لیے پیش کیے گئے مینڈک کے ساتھ vernal equinox کے بمطابق 18 مارچ سے 18 گھنٹے، 5 منٹ اور 34 سیکنڈز پر تھے، جیسا کہ سال 2304 کے لیے، 25 مارچ کو 18 گھنٹے، 8 منٹ پر ایکوینوکس پیش کیا گیا تھا- اور 23 سیکنڈز، یعنی 6 دن اور 2 منٹ کا فرق 49 سیکنڈ منٹ اور سیکنڈز کو سیکنڈ میں بدلتا ہے = 120 + 49 = 169 سیکنڈ-

جہاں تک بابا کے ساتھ سال 1904 میں سب سے لمبے دن کے لحاظ کا تعلق ہے، وہ 24 جون کو 20 گھنٹے، 3
منٹ، اور 59 سیکنڈ کے مطابق تھے، وہ 29 جون کو 19 گھنٹے، 6 پر تھے- منٹ، اور 7 سیکنڈ، یعنی
6 دن، 2 منٹ، اور 8 سیکنڈز = 128 سیکنڈز کا فرق 19 سے 20 تک، یہ موسم گرما کی وجہ سے وقت میں تبدیلی کی وجہ سے ہے-

سال 1904 کے موسم خزاں کے سماوی کے نقاط زیرا کے ساتھ، جو کہ 19 ستمبر کو 18 گھنٹے 57 منٹ اور 49 سیکنڈ میں ایک ہی ستارے کے
ساتھ 25 ستمبر کو 17 گھنٹے 48 منٹ پر آئے- اور 17 سیکنڈ، یعنی 6 دن اور 9 منٹ کم کا فرق 32 سیکنڈ
• 572 سیکنڈ، اور یہاں پورے ایک گھنٹے کا فرق موسم گرما کی وجہ سے گھنٹہ کے مختصر ہونے کی وجہ سے ہے، لہذا فرق صرف اتنا ہے- دنوں کا فرق
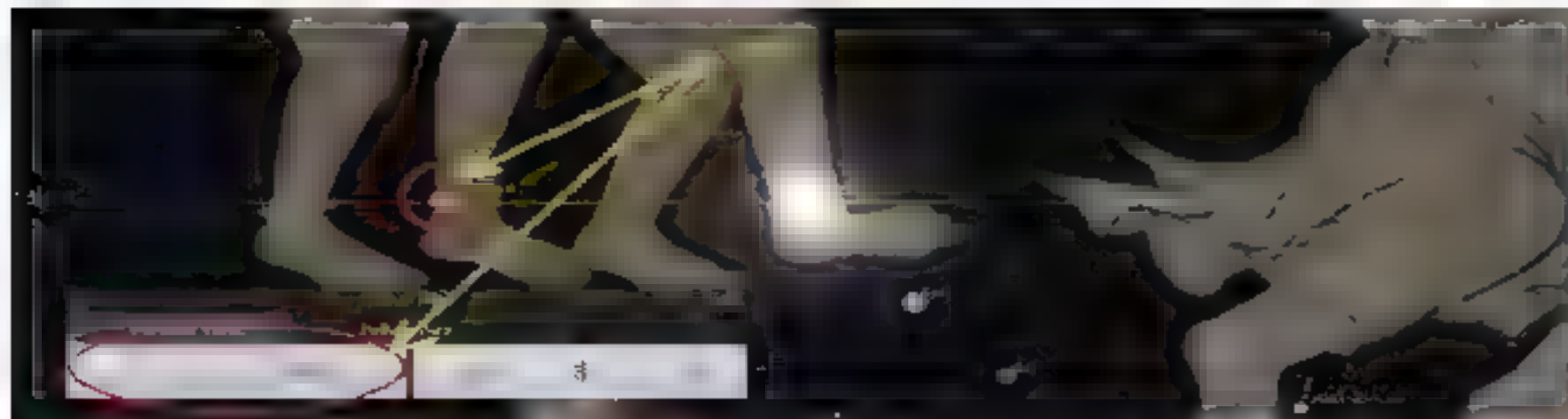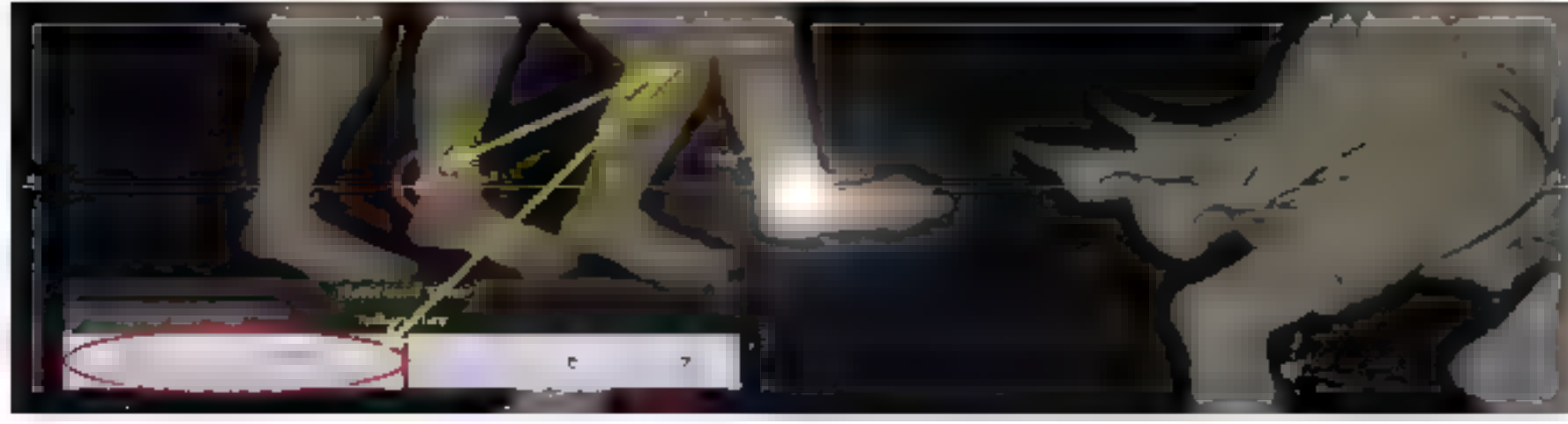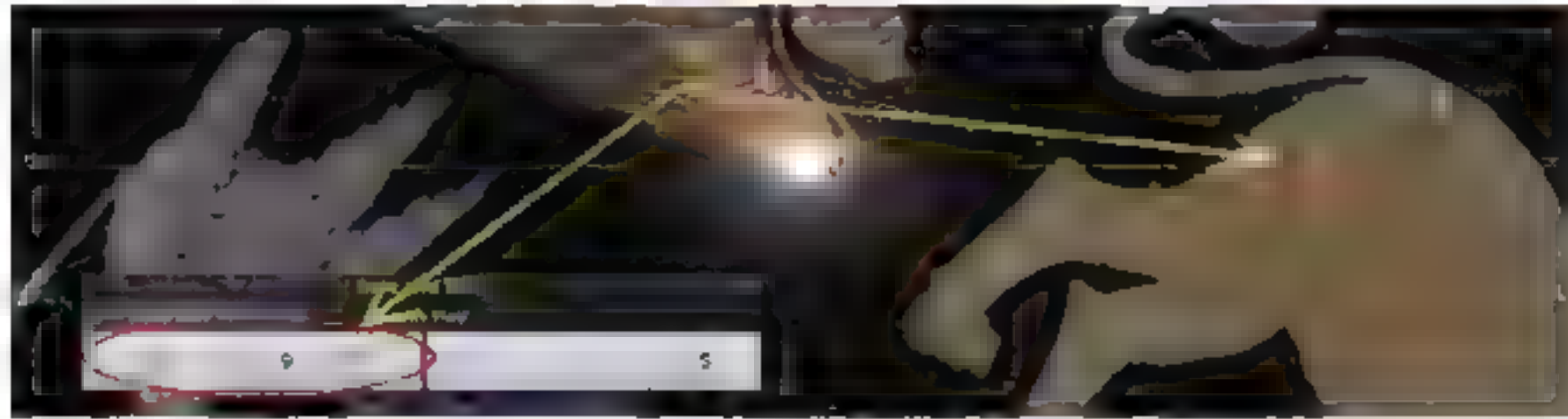
جز میں، سال 1904 کی طویل ترین رات کے نقاط اب 20 دسمبر کو 16 گھنٹے، 54 منٹ اور 10 سیکنڈ پر فت اسٹار کے ساتھ ہیں، اور اب سال
2304 میں اسی ستارے کے ساتھ 26 دسمبر کو 16 گھنٹے، 56 پر آتے ہیں- منٹ اور 16 سیکنڈ،
یعنی 6 دن، 2 منٹ اور 6 سیکنڈ- یعنی 126 سیکنڈ-

سال 1904 اور 2304 کے درمیان وقت کے فرق کی ریاضی کی اوسط کا حساب لگانے کے لیے ہم یہاں نمبر ڈالیں گے-

2494 (126 + 572 + 128 + 169.) اس کا مطلب ہے کہ

گریگورین سال اور رقم کے سال کے درمیان 400 سالوں میں فرق کی ریاضی کی اوسط 6 دن، 4 منٹ اور 9 سکنڈ ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ 400 گریگورین سالوں کی لمبائی بغیر کسی کسر کے 2425 365 دن x 400 = 146097 دن کے برابر ہے۔ یہ 3,506,328 گھنٹے، 210,379,680 منٹ کے برابر، اور 12622780800 سکنڈ کے برابر ہے، اور

رقم سال کی طوالت (146,097 + 6) = 146,103 دن کے برابر ہے۔

یہ 3,506,472 گھنٹے کے برابر ہے، 210,388,320 منٹ کے برابر، اور 12623299200 سکنڈ کے برابر ہے، ہم اس نمبر میں 4 منٹ اور 9 سیکنڈ کا اضافہ کرتے ہیں، جو 249 سیکنڈ کے برابر ہے۔

جیسا کہ ہم دیکھ سکتے ہیں، سیکنڈز کی تعداد 8 سکنڈ اور 9 سکنڈ کے درمیان اتار چڑھاؤ آتی ہے اور اوسط شرح چار منٹ میں 9 سیکنڈز کا اضافہ ہے۔

249 سیکنڈ کے برابر

12623299670 = 249+12623299421

اسے منٹوں میں تبدیل کرنا: 60 = 210388327.83

ہم اسے گھنٹے + 60 - 13 3506472 میں تبدیل کرتے ہیں۔

اسے دنوں میں تبدیل کریں:= 24 - 146103.005439

رقم کے سال کی تخمینی لمبائی حاصل کرنے کے لیے ہم اسے 400 سے تقسیم کرتے ہیں = 365 25751

یعنی 365 دن، 6 گھنٹے، 10 منٹ اور 49 سیکنڈ

لیکن افغانستان میں رقم کے سال کی قدر 365 دن، پانچ گھنٹے، 28 منٹ اور 23 سیکنڈ کی بنیاد پر کس نے لگائی؟ یعنی 227506 365 دن اس نے دو نمبر (146097) - (6) کو شامل کرنے کے بجائے گھٹا دیا: (146097 + (6)، پھر ان کو تقسیم کیا۔ 400 پر اور ہیں منٹوں کو ایک ساتھ شامل کرنے کے بجائے حذف کرنا یہ وہ غلطی تھی جس نے رقم کا سال سال سے چھوٹا کر دیا۔ گریگورین اور جولین ایک ساتھ۔ دوسری طرح سے نہیں، کیونکہ اگر رقم کا سال جولین اور گریگورین سالوں سے چھوٹا ہوتا تو انحراف کی مدت کم ہوتی، لیکن گریگورین پر غور کرنے پر یہ ہر 400 سال میں 3 دن سے بڑھ کر 6 دن ہو جاتا ہے۔ سال برابر. 365.2425، اور چونکہ شمسی سال کی اصل لمبائی ہے (365 242197)، یعنی کیلنڈر میں گریگورین سال کی لمبائی سے کم، اس فرق کو رقم کے سال کے ساتھ ایڈجسٹ کرنا پڑا۔ اس کے علاوہ، اس وجہ سے شمسی سال کی حقیقی لمبائی کے برابر ہے 365.242197 اور رقم سال کی اصل لمبائی 365.256363004 ہے۔

اگر شمسی سال کی طوالت 365.25، یا بالکل 365 دن اور چھ گھنٹے ہے تو جولین کیلنڈر درست ہوگا۔ 100%، اور گرجا گھروں کو AD 325 اور AD 1582 میں جولین کیلنڈر کو گریگورین کیلنڈر میں تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ لہذا، ان سالوں کو کم کرنا بند کریں جو دو صفر کے ساتھ ختم ہوتے ہیں اور 400 سے تقسیم نہیں ہوتے ہیں. اگرچہ رقم کا سال منظور شدہ سال ہے۔ یہ ضروری تھا کہ ہر 400 سال میں چھ دن کو کم نہ کیا جائے، نہ کہ صرف تین دن، کیونکہ رقم کے سال کی طوالت جولین سال سے 9 منٹ اور 10 سکنڈ کی شرح سے زیادہ ہے، اور شمسی سال کے مقابلے میں۔ ، جو 11 منٹ اور 14 سکنڈ کی شرح سے چھوٹا ہے۔

منسلک چارٹ تین کیلنڈرز کے درمیان فرق کو ظاہر کرتا ہے:

		دن	گھنٹہ	منٹ	دوسرا
شمسی	365.242197	365	5	48	46
مبری شاسی-	365.256363004	365	6	9	10
جیولیانی	365 25	365	6	0	0

سکیم K"

سی	ڈی	ای	بی		یج
15	15 مسعد الاخبائیہ		15	1 دھنیا	
15	16 فراہم کردہ باطل		12	2 خالص	
15	17 پچھلی شاخ		12	3 بے دفاع مچھلی	
8	18 گھوڑے کی ناف/الرعشہ		13	4 قطاف فراہم کرنے والا	
16	19 دو شرائط		11	5 جنوبی زبانا-	
17	20 وینٹروبکل		13	6 الزبانہ الشمال	
11	21 فانوس		13	7 اشولا-	
15	22 حقہ		14	8 شتر مرغ مں بلند ہوتا ہے-	
18	23 الحِنا		13	9 جاری شترمرغ	
10	24 بازو		8	10 جھڑکیں-	
18	25 جڑواں سر		11	11 البلہ/البلادہ	
8	26 فلاتم		8	12 سعد الذبیح	
21	27 پارتی		12	13 سعد پہنچ گئے-	
15	28 سامنے		8	14 سعد آل سعود	
202			163		365

سورج گھر

28 مراحل کی لمبائی اوسطاً 13 دن تک ہوتی ہے، لیکن جیسا کہ واضح ہے، ان میں سے کچھ تقریباً 8 دن تک کے ہوتے ہیں-

دن، جن میں سے کچھ 21 دنوں سے زیادہ نہیں ہوتے ہیں-

ہمیں اسکولوں میں بتایا گیا کہ سورج کے مراحل کو 28 مرحلوں میں تقسیم کیا گیا ہے، ہر مرحلہ 13 دن تک جاری رہتا ہے، اور اس کے درمیان صرف ایک مرحلہ ہوتا ہے

وہ مکانات 14 دن کے ہوتے ہیں اور سامنے کی حیثیت رکھتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ مکانات اس سے بالکل مختلف ہیں جو ہمیں بتایا گیا جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں-

اوپر دیے گیے خاکے میں، ان میں سے کچھ مکانات کی مدت بہت کم ہے، آٹھ دن سے زیادہ نہیں، اور ایسے مکانات ہیں جو

17 اور 18 دن کے درمیان، اور اعضاء کے اسٹیشن اور سامنے والے اسٹیشنز کے درمیان تقسیم کرنے والا اسٹیشن ان گھروں میں سب سے لمبا ہے، جن کی لمبائی کے برابر ہے-

21 دن، جیسا کہ اوپر چارٹ میں دکھایا گیا ہے، اس چارٹ میں ان 28 گھروں کے مقامات ہیں:

سورج کے 2017 گھروں کے لیے زائچہ کے

طول و عرض کا چارٹ
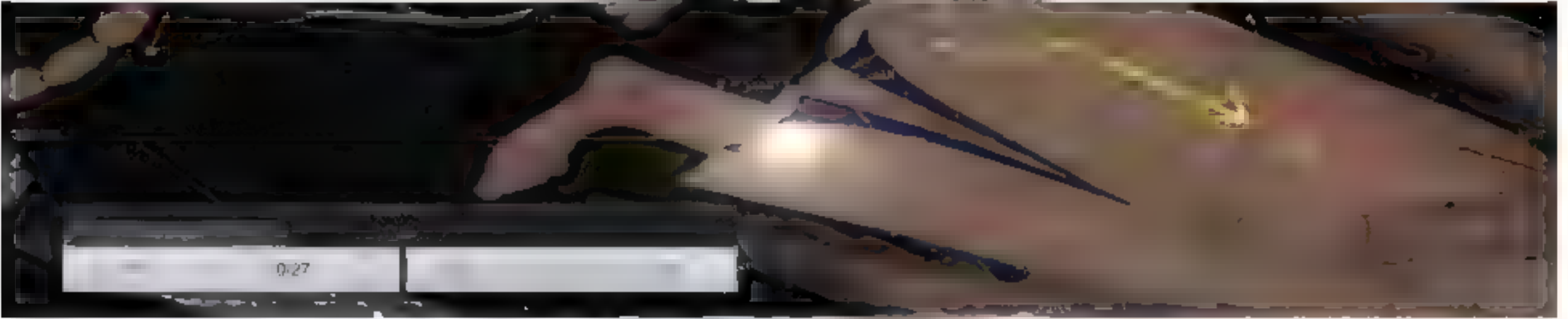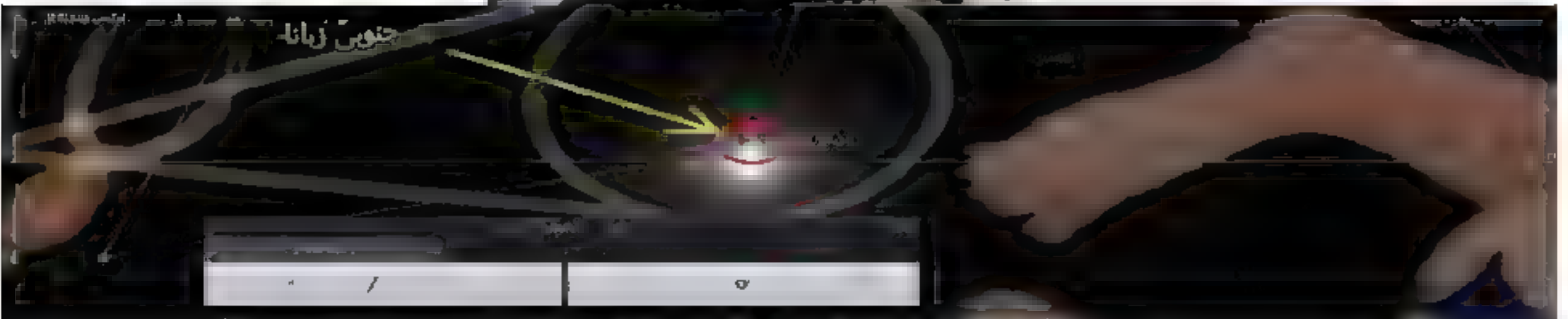
جنوبی زبانا اور شمالی زبانا کے درمیان 13 دن کا فرق ہے۔

الربع السمی اور لسولہ میں 13 دن کا فرق ہے

شولہ اور آنے والے نام کے درمیان فرق - بلڈ 14 دن کا ہے۔
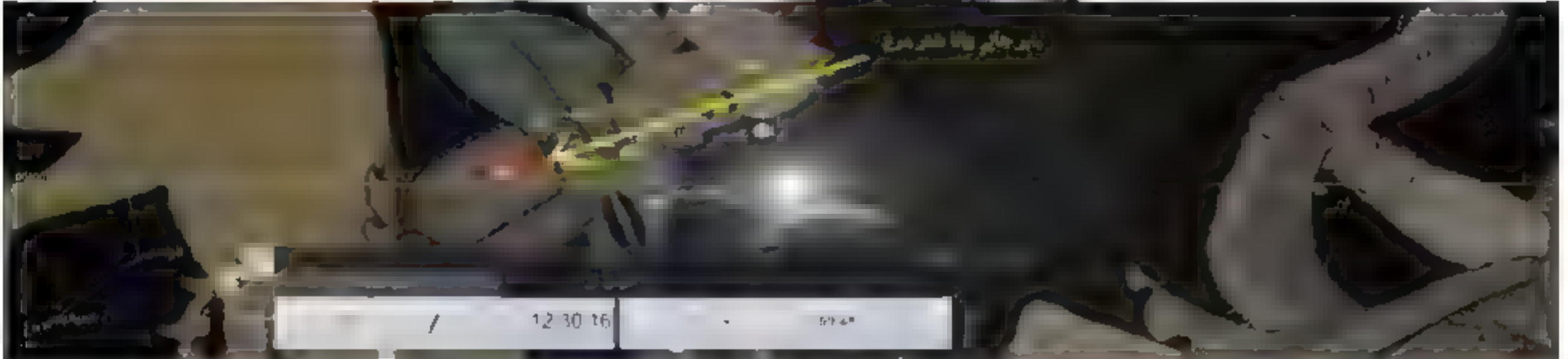
اے والے سر مرغ - بلڈ اور باہر جانے والے سر مرغ کے درمیان فرق 13 دن ہے
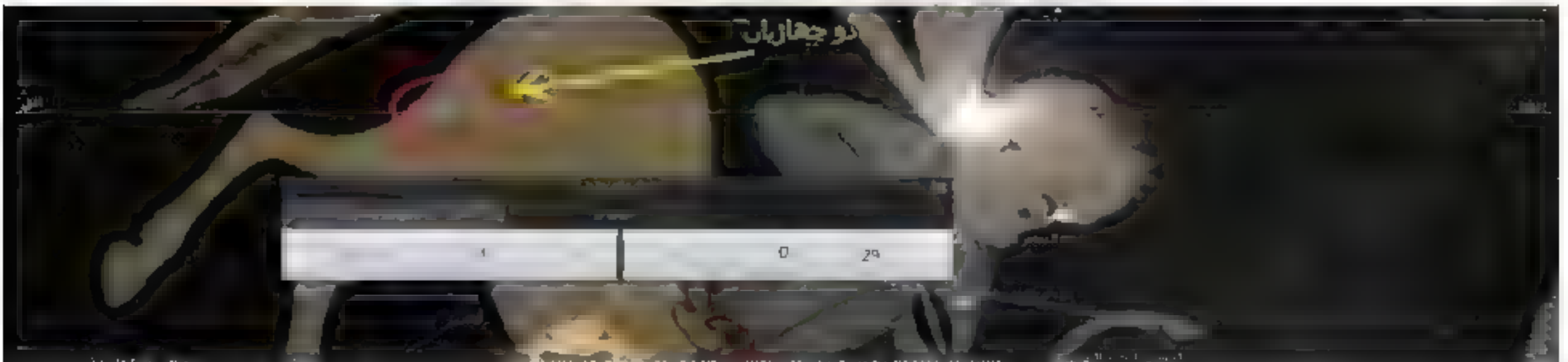
شتر مرغ اور shrike میں 8 دن کا فرق ہے۔

سیرابیک اور ابلک میں 11 دن کا فرق ہے۔

اناء اور صعد الذبح میں 8 دن کا فرق ہے

سعد الذبح اور سعد بلاء میں 12 دن کا فرق ہے۔

سعد بلاء اور سعد السعود میں 8 دن کا فرق ہے۔

سعد السعود اور سعد الاخبیہ میں 15 دن کا فرق ہے۔

سعد الاخبیہ اور الفرغ المقدم میں 15 دن کا فرق ہے
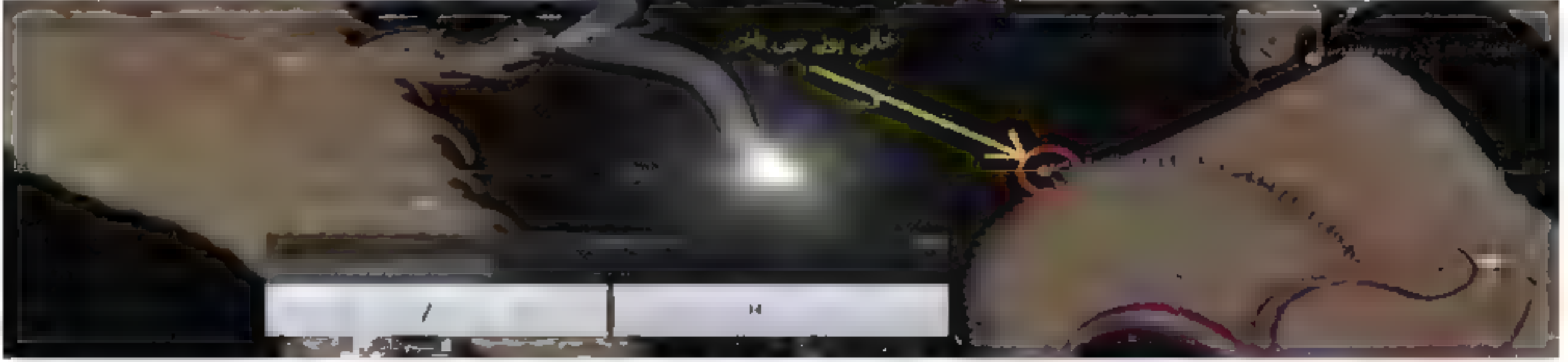
اندواس براج اور موخر براج میں 15 دن کا فرق ہے۔

پچھلی اندام نہانی اور گھوڑے کی ناف میں فرق - الرشاء 8 دن
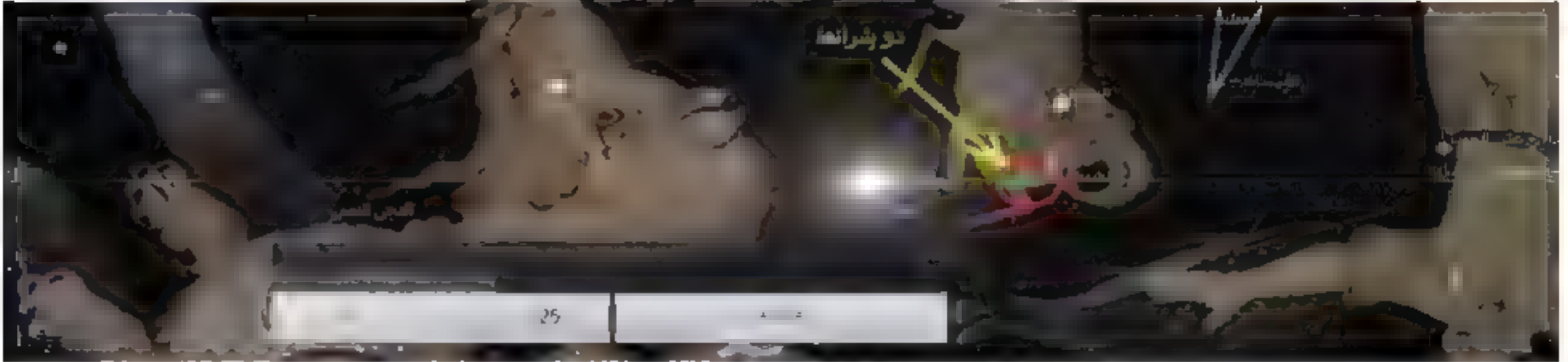
گھوڑے کی ناف الرشاء اور الشراتن میں 16 دن کا فرق ہے۔

دو ویشریکلز اور ویشریکلز کے درمیان فرق 17 دن ہے۔
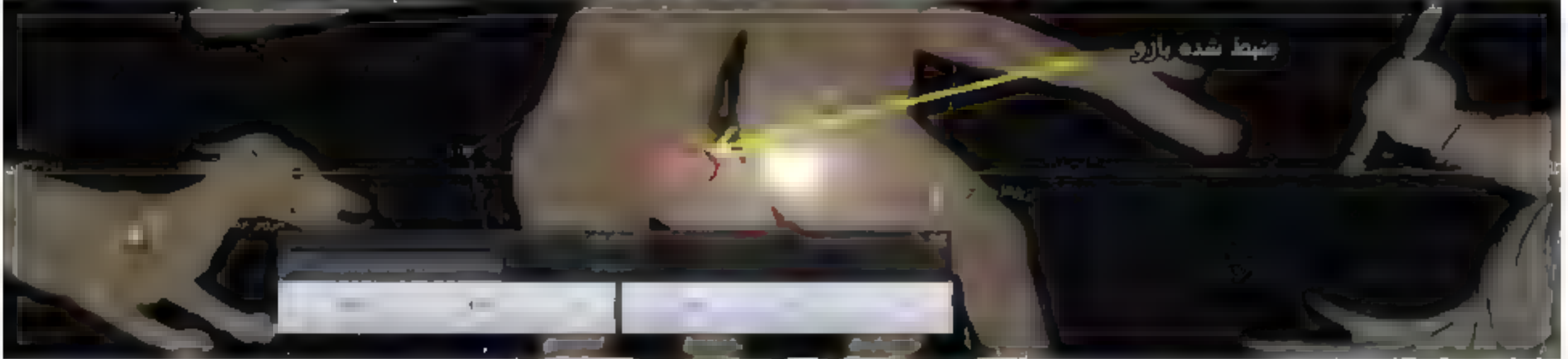
فلترم اور بوک کے درمیان فرق 21 دن ہے

نپ اور سامنے کے درمیان فرق 15 دن ہے
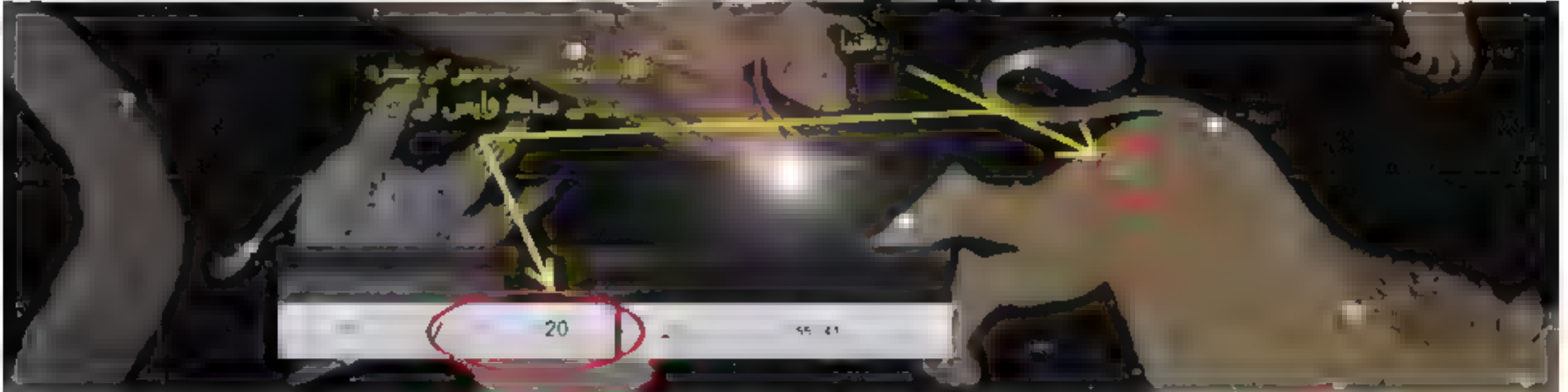
پیشانی اور زبیرا میں 15 دن کا فرق ہے۔

جیسا کہ ہم دیکھ سکتے ہیں، اصلاقی فرق ماہریں فلکیات کے قائم کردہ نظریاتی اختلافات سے بالکل مختلف ہیں، انہوں نے ہمیں بتایا کہ سورج کے مراحل کو 28 مرحلوں میں تقسیم کیا گیا ہے، جس میں ہر مرحلے کی لمبائی 13 دن کے برابر ہے۔ سامنے، جو 14 دنوں کے برابر ہے

چاند کے مراحل

ڈاکٹر جواد علی نے اپنے مفصل تاریخی انسائیکلوپیڈیا میں اسلام سے پہلے عربوں کی تاریخ درج ذیل بیان کی ہے: زمانہ
جاہلیت کے لوگوں نے قمری مہینے کو دس حصوں میں تقسیم کیا تھا، جن میں سے ہر ایک تین راتوں پر مشتمل تھا۔ وہ گرہر ہیں اور گرہر ہیں۔ ہر مہینے کے
آغاز سے تین راتیں، اور مہینے کا آغاز ایک رات ہے، اس کے بعد ستارے، پھر الکا، پھر نویں، پھر روشن، یعنی ساتویں، آٹھویں، نویں، اور دسویں رات، پھر انڈے،
پھر ڈھال، پھر نا،نصافی، پھر حنادی، پھر دیم، پھر دادا اور مُہک۔

بعض خبروں میں عربوں کو بتایا جاتا ہے:

مہینے کی پہلی تین راتوں کو تین غرار = 3 شمار کیا جاتا ہے۔

اس کے بعد تین ثمر۔ 3 + 3 = 6

پھر تین نرد 6 + 3 = 9

اس کے بعد تین موتی ہیں، 9 + 3 = 12

پھر تین چاند آتے ہیں، 12 + 3 = 15

اس کے بعد تین انڈے، 15 - 3 - 18

مہینے کے دوسرے نصف میں، وہ کہتی ہیں۔

تین ڈھال 18 + 3 = 21

اس کے بعد تین نا نصافیاں ہیں، 21 +:3 = 24

پھر تین حنادی آئیں، 24 3 = 27

اور اگلے تین میں چکر 27 + 3 - 30 ہین اور۔

آخر میں تین محدث 30 + 3 = 33 ہیں۔

جیسا کہ ہم دیکھ سکتے ہیں، اس تقسیم کے مطابق دنوں کی تعداد مہینے کے دنوں کی تعداد سے تین دن بڑھ جاتی ہے!!! کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ معروہ تاریخ ایک رات میں ہونی چاہیے

اور یہ بھی کہ مہینے کی راتیں صرف دو راتیں ہیں کیونکہ القمری نے بھی تین دن کا ذکر کیا ہے اور مہینے کی راتیں صرف یہ ہیں

تین ہلال = 3

اور تین چاند 3 | 3 = 6

12 = 6 + 6 وسٹ موو

اور تین انڈے 12 + 3 = 15

اور تین ڈھالیں 15 | 3 = 18

اور تین کے پاس 18 + 3 = 21 ہیں۔

وسٹ ہیڈس 21 + 6 - 27

دو راتیں 27 + 2 = 29 ہیں۔

اور شب قدر۔ 29 + 1 = 30

یہ شمار مہینے میں دنوں کی تعداد کے مساوی ہے!

المسعودی نے قبل از اسلام لوگوں میں ہفتے کے دنوں کا ذکر کیا ہے

اتوار پہلا ہے۔

پیر زیادہ آسان ہے۔

منگل زبردست ہے۔

اور بدھ گھر ہے۔

جمعرات ملنسار ہے۔

جمعہ عربیت ہے۔

ان دنوں کا تذکرہ ان شاعرانہ اشعار میں تھا۔

مجھے امید ہے کہ میں زندہ رہوں گا اور میرا دن بہتر یا آسان، یا زبردست ہوگا   یا اس کے بعد جو ہے وہ دیر ہے، اور اگر وہ اس کا تلفظ کرے تو مونث، پھر عربیت یا شیمہ
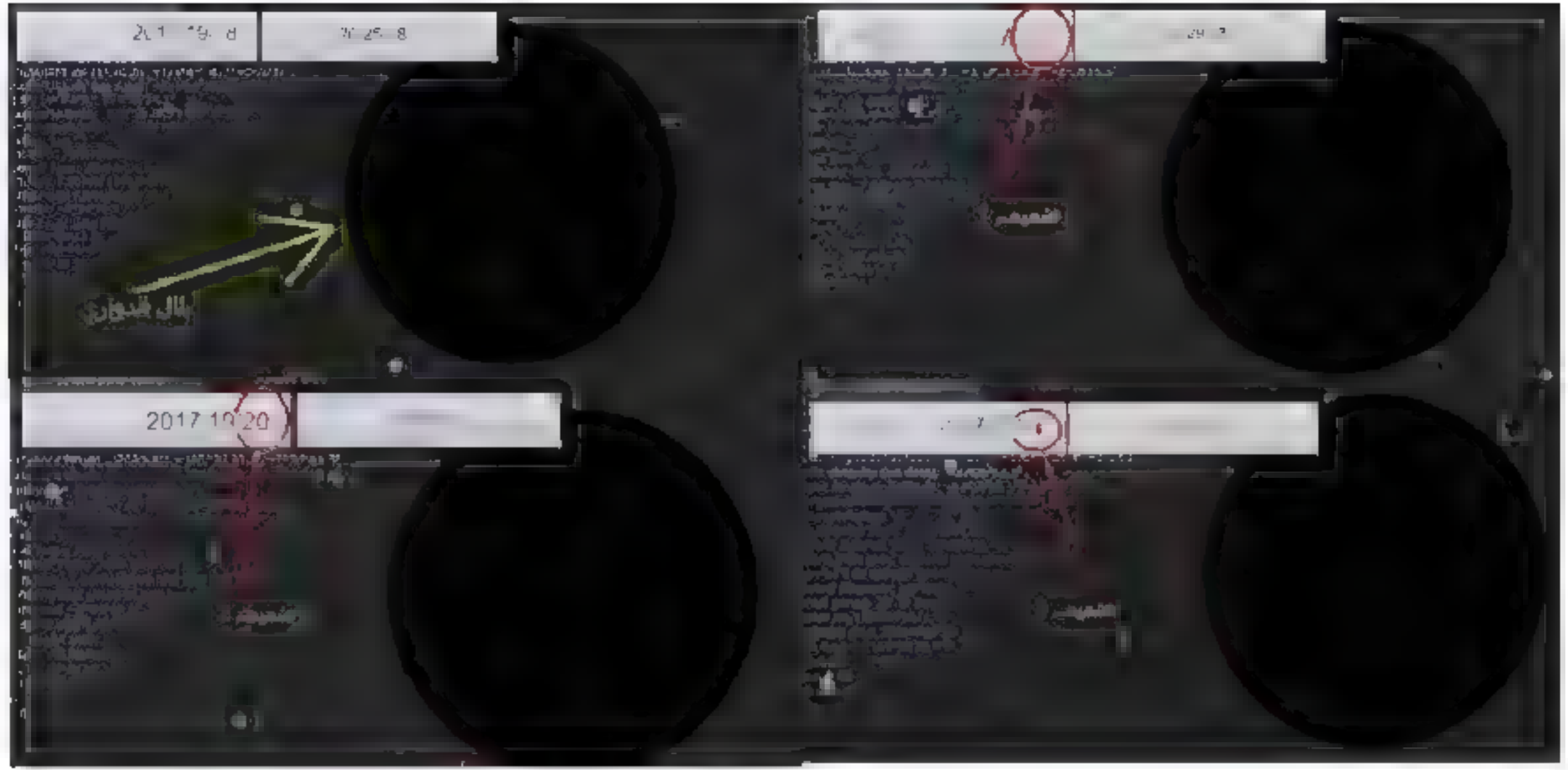
ماہی کی بی راس۔
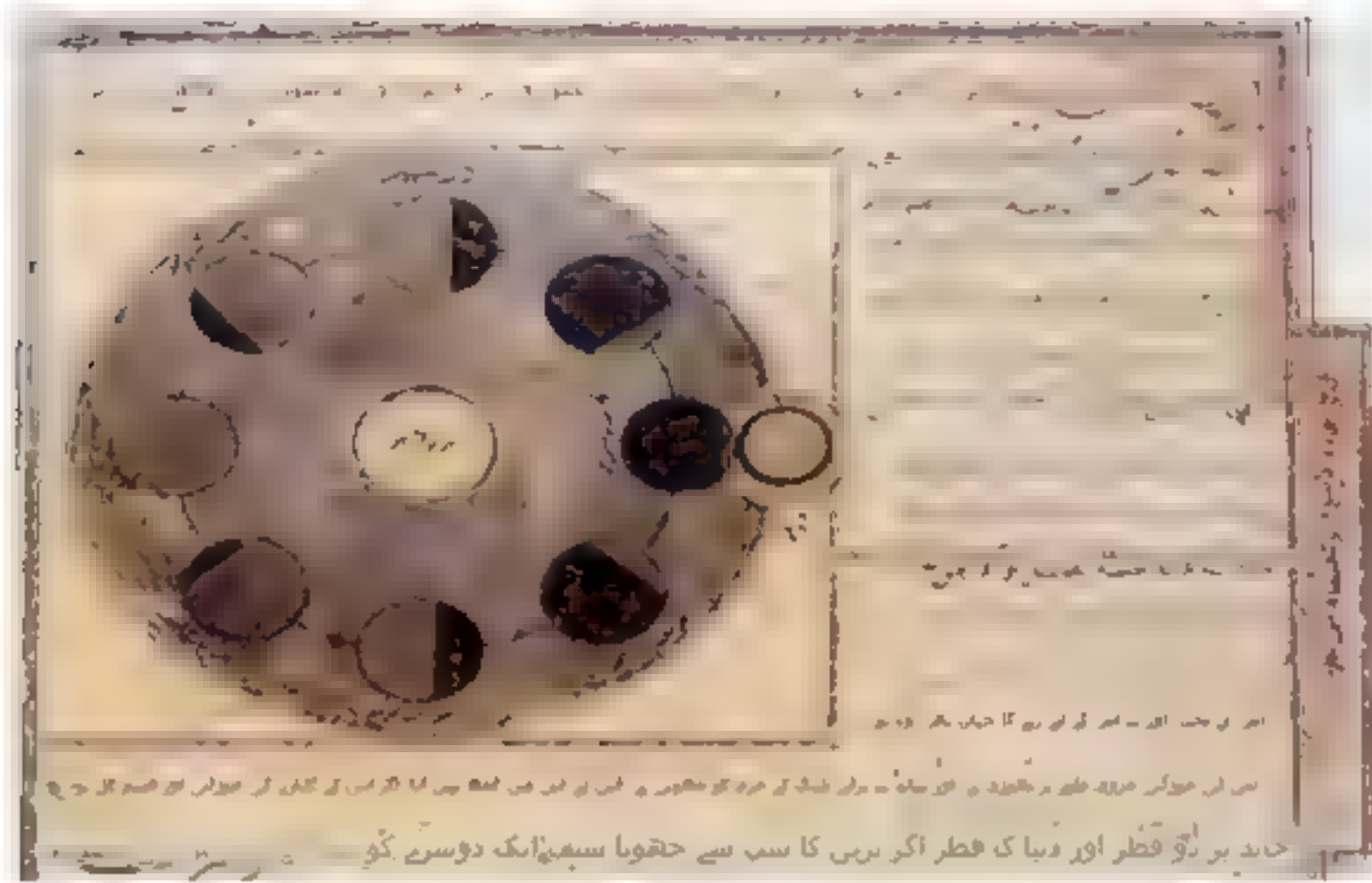
980 عیسوی کی ایک پرانی عربی کتاب سے چاند گرہن کی مکمل وضاحت، جس میں قمری
مہینے کے دوران چاند کے مراحل کو بھی دکھایا گیا ہے۔

بعض مخبروں نے ذکر کیا کہ عرب عرب ہفتے کے دنوں کو آرامی حروف تہجی کے نام دیتے تھے:

اتوار ہے (ابجد)

پھر پیر جو کہ حوص ہے۔

پھر منگل، جو ہے (ہٹی)

پھر بدھ، وہر (کلمان)

اور جمعرات (صعف)

اور جمعہ (قرشت)

شاید انہوں نے ہفتہ میں (بدھا) کا اضافہ کیا ہو!!

پچھلی تحقیق میں سورج کی پوزیشنوں کی تعریف اور ساتھیوں میں اس کے نقاط کے بارے میں جو ذکر کیا گیا تھا اس کی بنیاد پر (1) اور میں نے آپ کو بتایا کہ اس کے نقاط کس طرح مختلف ہیں

---

1. پچھلی "سورج کے مکانات" کی تحقیق کو پڑھ کر

گریگورین کیلنڈر 45 قبل مسیح میں جولین کیلنڈر قائم ہونے کے دن سے 27-28 دن کا ہے- اور آج تک، ایسے اس نے مضامین میں، ہم چاند کے ان مراحل کو دیکھیں گے، جو کہ عربوں، مسلم علماء، مفسرین، اور قدیم قرآن کے تصور سے بالکل مختلف ہیں، ان مراحل کے طور پر جو چاند کی شکل بدلتے ہیں- چاند سے: حرار سے سمر اور ظہر تک، اور اسی طرح چاند کے آخر میں ختم ہونے تک ہم نے وضاحت کی کہ یہ اس کے بیان سے ایک غلط فلکیاتی نتیجہ ہے- ادھر او

ور چاند کا بتدریج مرحلہ وار تھا جب تک کہ وہ قدیم ہلال کے چاند کی طرح واپس نہ آجائے-

اور ان کا خیال تھا کہ یہاں اس آیت میں چاند کے جن مراحل کا ذکر کیا گیا ہے وہ خاص طور پر اس کے مراحل کے بارے میں بات کر رہے ہیں، اس لیے انہوں نے سوچا کہ پرانے ارجن (پرانے) سے مراد اس کے ختم ہونے والے مرحلے یعنی (جومدار سال) کا مرحلہ ہے- ارجن کے معنی ایک کھجور کے درخت کی شاخ کی شکل کے طور پر بیان کیے جو ایک الٹی ہلال کی شکل میں کٹی ہوئی ہے اور یہ کہ جملہ (پرانا) اس کی پہلی ہلال کی حالت سے مشابہت ہے جہاں سے اس نے پوشیدہ ہلال کی پہلی ظاہری شکل کے ساتھ آغاز کیا تھا- تو اس نے اس کی طرف اشارہ کیا اور اسے قدیم قرار دیا، ہم نے اس تحقیق کے آغاز میں اس کی وضاحت کی، اور ہم نے وضاحت کی کہ یہ اب صرف اس کے ناگزیر انجام اور اس کے گناہ گار کے طور پر واپس آنے کی طرف اشارہ کرتی ہے جیسا کہ وہ اپنی پہلی قدیم حالت میں تھا اور ہم نے اس کو جوڑ دیا۔ یہ بحث، اور غور و فکر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے نتیجہ اخذ کرتا ہے

گھڑی قریب آئی اور چاند پھٹ گیا-

کیونکہ یہ آیت اس کے ناگزیر انجام کے بارے میں بتاتی ہے، زمین کے گرد اس کے موجودہ مدار کے پھٹ جانے، اس کے اس سے الگ ہونے اور اس کے اپنے پرانے مدار میں واپس آنے سے، یعنی 4 ارب سال پہلے-

چاند کے گھر:

اب ہم اپنی تحقیق میں چاند کے حقیقی مراحل کا جائزہ لیں گے، جو ہر مہینے سورج اور چاند کے ایک ساتھ ملنے کے موافق ہوتے ہیں، اور جو ان کے درمیان ہوتے ہیں- ہر مہینے کی دو سے تین راتیں، جو کہ نئے موسم کی راتیں ہیں، میں آپ کے لیے اس ملاپ کو آسمان کی ساتھیوں کے درمیان سورج اور چاند دونوں کی پوزیشنوں سے ناپوں گا- بارہ

بدقسمتی سے، مجھے انٹرنیٹ پر یا کسی بھی سائنسی انسائیکلوپیڈیا میں ایسی کوئی تحقیق نہیں ملی جس میں چاند کے مراحل اور ان تین راتوں کو آسمان کے برجوں میں تلاش کیا گیا ہو، اور شاید اس خاص طریقے سے یہ تحقیق موجود ہو- عربی کے علاوہ کوئی دوسری زبان ہے اور میں اپنی کوششوں کے باوجود اسے حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکا، اگر یہ سنجیدہ اور جاری ہے، تو ہم معزز قارئین سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں ایسی تحقیق کی موجودگی سے آگاہ کریں، جس سے ہمیں سائنسی حقائق کو پھیلانے میں مدد مل سکے- اس سلسلے میں، اس طرح کی تحقیق کی غیر موجودگی کی وجہ قمری مہینے کے 28 گھروں کے درمیان ایک نئی پوزیشن میں ہے، جو 29.53058

دنوں کے برابر ہے- ڈاکٹر جواد علی نے کتاب المفصل فی تاریخ العرب جلد 8 صفحہ 428 میں لکھا ہے کہ چاند کے اٹھائیس مراحل چاند کے اترنے ہیں- قمری مہینے کی ہر رات کا ذکر کیا یہاں تک کہ چاند غائب ہو جائے اس کے بعد چاند میں دو یا تین راتیں رہیں اور یہ مکانات بارہ نشانیوں سے منسوب ہیں- اور ہر نشانی میں دو راتیں اور چاند کے ایک تہائی مراحل ہوتے ہیں- سب سے پہلے جس چیز کو عربوں میں گھر شمار کیا جاتا ہے وہ حمل کی دو جانبوں کے گھر ہیں، اور انہیں "ہنگ" اور "ہنگ" کہا جاتا ہے، پھر "البطین" جو برّہ کے رحم میں ہے، پھر "ثوریا" جو ان میں سب سے زیادہ مشہور ہے، اس لیے وہ اسے "النجم" کے نام سے جانتے ہیں، اور سجع العرب کہتے ہیں، "کل جب ستارہ طلوع ہوتا ہے، چرواہا چرواہے کو ڈھونڈتا ہے، پھر اس کے بعد الدبران آتا ہے- اور اسے Follow the Pleiades کہا جاتا ہے، پھر الحقعہ، جو Gemini کا سر ہے، پھر الحنا، جو کہ دو ستارے ہیں، جن میں سیریس بھی شامل ہے، قرآن میں مذکور ترابرث، پھر العمائدہ، پھر نثرہ اور پیشانی، اس کے بعد الزبراء، پھر الصرفہ، پھر انوا پھر سماک الاعزل، پھر الغافر اور الزبانی پھر الاکلیل، پھر قلب، اس کے بعد- اس کے بعد الشولہ، پھر الاوباء، پھر النعائم پھر البلدہ، اور اس کے بعد سعد الذابح، پھر سعد بلاع، اس کے بعد المر، پھر صاع- ال سعود، اس کے بعد سعد الخبیہ پھر

ذخیرہ، پھر اگلی اور پچھلی شاخیں، اور وہیل کے پیٹ میں ختم ہونے والا چاند جنوبی عربوں میں سب سے اہم دیوتاؤں میں شمار ہوتا تھا، اور انہیں (ہلال) کے نام سے جانا جاتا تھا، جس کا منصب یہ چاند، یہ شمالی عرب کے ناموں میں سے ایک ہے، جیسے کہ (الطوس)، البحر، العانق، الزبرقان، الواحد، الزہر، اور الصحور- جو کہ کاشتکاروں اور کسانوں کے لیے 360 دن تھے، باقی دنوں کے لیے مہینوں میں سے ایک میں شامل کیا جاتا ہے اور اس کا نام لیتے ہیں، جیسا کہ قبطی اپنے سال میں کرتے ہیں، جس میں اس بنیاد پر سال کے آخر میں نسی کا اضافہ کیا جاتا ہے، اور کسان اپنے کیلنڈر کے اختتام پر عید مناتے ہیں- (مصباح) یا (مصعب) کا، جو زرعی سال کا پہلا مہینہ ہے جب درخت کھلتے ہیں اور نئے نمودار ہوتے ہیں اور ہلال کا چاند وہ اصول ہے جس کی پیروی قبل از اسلام مہینوں کے آغاز کے تعین میں کرتے تھے لہذا اگر یہ غائب ہو جائے تو مہینے کے آخر میں چاند نظر نہیں آتا تھا، وہ چاند دیکھنے اور ایک اصول قائم کرنے کے لیے نکلتے تھے- مہینہ-

مسند رسم الخط میں ایسے دستاویزات ملے ہیں جن میں مہینوں کے نام اور ان کا ماحول اور موسم کے اتار چڑھاؤ سے تعلق بتایا گیا ہے (Dha) (Dana) جس کے معنی بہار اور خزاں کے ہیں- یہ خزاں کے موسم کے بیج ہے اور تی قعدان، جو کہ گرم ترین مہینوں میں سے ایک ہے اور یہ گرمی کا مہینہ ہے، اس لیے یہ گرمیوں کے مہینوں میں سے ایک ہے اور مہینہ ذو مذقرن بھی ہے جس کا مطلب بوائی کا مہینہ ہے- بیج، اور شاید اسے اس لیے کہا گیا کہ کسان اس میں پودے لگانے کے لیے اپنے بیج بوتے تھے، اور (دھا) (سریں) کا مہینہ خزاں کے مہینوں میں سے ایک ہے اور یہ ماہ خزاں سے مطابقت رکھتا ہے-

(سرب) جنوبی عرب میں استعمال ہونے والے مہینوں میں سے ایک ہے، جس کا مطلب ہے پھلوں کی خزاں کی فصل-

جواد علی نے المفصل فی تاریخ العرب، حصہ 8، صفحہ 453 میں کہا ہے کہ جنوبی عربوں کے پاس 360 دنوں پر مشتمل ایک سال تھا جسے 12 مہینوں میں تقسیم کیا گیا تھا، اور وہ زمین کے حقیقی سالانہ چکر کے مطابق تھے- اس کی لمبائی یا تو اسی سال کے باقی دنوں کو سکیڑ کر یا ہر تین سال کے آخر میں کیلنڈر میں ایک اضافی مہینہ شامل کر کے، اور اس مہینے کا نام ذو برم الاخر ہے- جو کہ قطبی مہینوں میں سے ایک ہے، جیساکہ سال میں کباب مہینے کا اضافہ کیا جاتا ہے اور اسے سورج کے ساتھ ہم آہنگ کیا جاتا ہے، اور شاید اس مہینے کا نام (ذی التصور اخران، جو کہ صبای مہینوں میں سے ایک ہے) اس معنی پر مسح ہوا- اور ایک مہینہ ہے جس کا نام ان کی بھیڑوں کے درمیان (یعنی دو مہینوں کے درمیان) بھی محقف اور دو مہینوں کے درمیان ایک مہینے کا اضافہ کر سکتا ہے-

سکی نہوں نے چاند کے مراحل کے بارے میں جو کچھ بھی بتایا وہ ہماری تحقیق سے بالکل مطابقت نہیں رکھتا

تو یہ گھر کیا ہیں؟

کیا اس کے اور آسمان کی نشانیوں میں کوئی رشتہ ہے؟

قرآن میں ایک پوری سورت ہے جسے سورۃ البروج کہتے ہیں-

اور برج کے ساتھ آسمان

اور ہم نے آسمان میں برج رکھے ہیں اور انہیں دیکھنے والوں کے لیے سجایا ہے-

بابرکت ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں چراغ اور چمکتا ہوا چاند رکھا-)

اور نشانیاں اور ستاروں سے ہدایت پاتے ہیں*

انہے اس نے رشتے پر روشنی ڈالی، جو ہر سال 12 بار ہوتا ہے اور یہ چاند کے وقت سورج اور چاند کی ایک ساتھ ملاقات کا تعین کرتا ہے- درمیان والا حصہ آسمان کی نشانیوں کے ساتھ ہے، کیونکہ پچھلی تحقیق میں ہم نے سورج کے مراحل کو صرف آسمان کی نشانیوں سے دیکھا تھا، اور ہم نے جن نقاط کو دیکھا وہ متغیر نقاط تھے اور نمایاں طور پر وہ تقریباً پھسلتے ہیں- ہر 1000 سال بعد ایک مکمل حرکت اور کسی بھی نقطہ آغاز سے پابند نہیں ہے- سوائے ، اس کے کہ سورج 365 مقامات کے اندر ہر روز ایک مقام سے دوسری پوزیشن پر اترتا ہے ہم نے وضاحت کی کہ کس طرح عربوں نے ان 365 مقامات کو 28 جوتیوں میں تقسیم کیا، ہر حویلی 13 (دن) لمبی ہے، سوائے ایک حویلی (پیسانی) کے- 14 دن طویل ہم نے پایا کہ یہ کوارڈینٹ بالکل ٹھیک نہیں ہیں اور وہ ہیں-
یہ ہر 72.13445 سال بعد ایک پورے دن کے ساتھ بدلتا اور انحراف کرتا ہے-

مکر!!

27 جنوری سے 26 فروری 2017 تک

نجومیوں کے مطابق، مکر کی یہ رقم عام طور پر 45 قبل مسیح میں 21 دسمبر کو شروع ہوتی ہے اور 19 جنوری کو ختم ہوتی ہے- یہ ہجری سال کا آغاز ہے، یعنی محرم کا مہینہ (اس سال کا پہلا صفر) یہاں سے شروع ہوتا ہے-

قدیم زمانے سے، ماہرین فلکیات نے آسمان میں سورج کی پوزیشنوں پر انحصار کیا ہے، اس لیے انہوں نے 20 جنوری سے 18 فروری کے درمیانی عرصے کو کوبھ کی نشانی قرار دیا ہے: 2066 سال، بذریعہ 28 شمسی دنوں-

ایک نقشہ جو 45 قبل مسیح اور AD 2017 کے درمیان رقم کے نشانات کی حرکت کو دکھاتا ہے

یعنی سال 2017 کے لیے مکر کا آغاز 45 قبل مسیح کے لیے کوبھ کے نقاط سے مطابقت رکھتا ہے- اس کا آخری نقطہ بھی نقاط کے آغاز سے مطابقت رکھتا ہے- کی قدیم نشانی، اور یہ پیمائش جولین انحصار کے بجائے نئے چاند کے پوائنٹس)یعنی سورج اور چاند کی ملاقات(کی بنیاد پر کی Pisces گئی تھی، جو سورج کے تینوں تک کھڑے ہونے کے چار پوائنٹس پر مبنی تھی- مدار (21 مارچ، 21 جون، 21 ستمبر، 21 دسمبر) اور وہ 27 کو

جنوری 2017 اس سال کا پہلا جوڑ اس کے برابر ستارہ کوکب کے پہلے نقطے میں آتا ہے، یعنی اس کے پہلے تیسرے حصے میں، جیسا کہ نیچے دی گئی تصویر میں دکھایا گیا ہے، اس سال کے لیے مکر کے آغاز کا اعلان کرتا ہے-

سال 2017 کے لیے مکر زائچہ کا آغاز درمیانی

مدت کی بنیاد پر، یعنی سال 1395 ہجری کے لیے

قمری سال کے پہلے مہینے کے لیے سورج اور چاند کی ملاقات-

سورج کے روشن مکانات 12/20 - 2/18 ہیں-
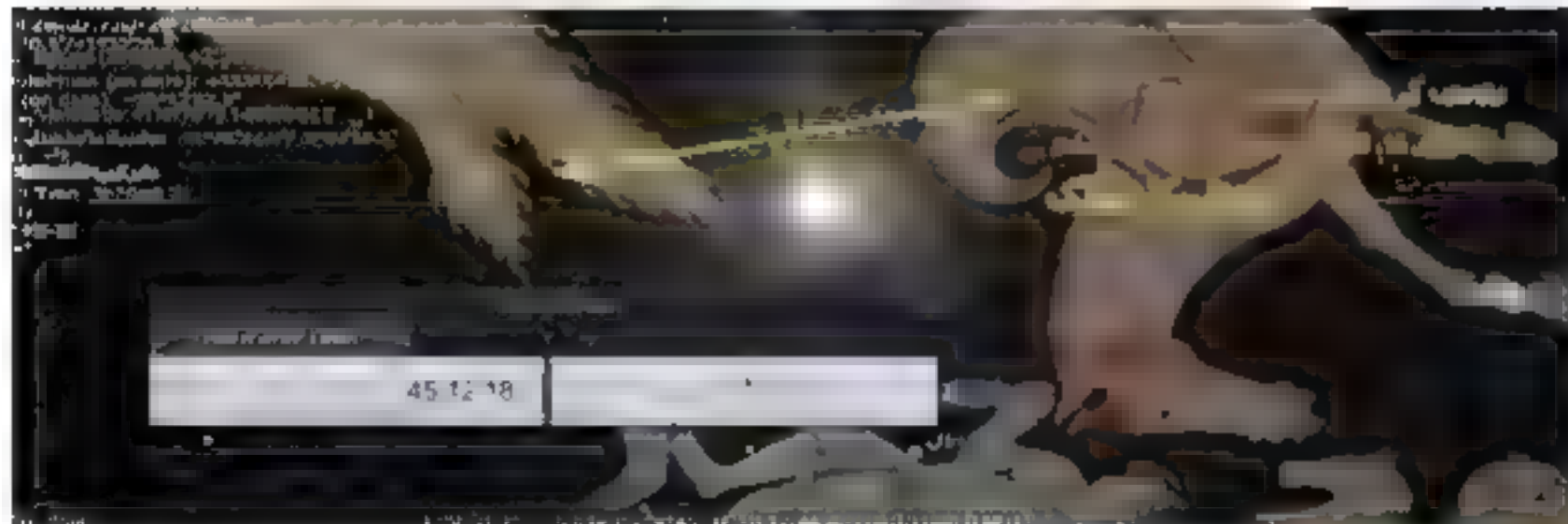
18 فروری 45 قبل مسیح کو کوکب کا اختتام

وہ نقطہ جس پر 27 جنوری 2017 کو درمیانی دوپہر کے دوران سورج اور چاند ایک ساتھ غروب ہوئے

قربانی کا ستارہ سعد کے بعد مکر کے پہلے تیسرے میں اور کوب سے دور

جسے چینیوں نے سنہ 4732 میں اس سال کو اپنے سال کا آخری دن سمجھا

جو کہ ناسا کوڈ 010 کے مطابق سنہ 1395 ہجری کے ذوالحجہ کے آخری دن کے برابر ہے-

نئے چاند کا آخری دن زیادہ تر قمری کیلنڈروں میں قمری مہینے کا آخری دن سمجھا جاتا ہے، تاکہ اگلے دن ہلال اپنے نئے ہلال کے ساتھ آتا ہے، مہینے کے آغاز کا اعلان کرتا ہے- لیکن عربوں اور مسلمانوں نے خاص طور پر آخری ہلال کے چاند کے بعد نئے چاند کے نظر آنے پر انحصار کیا کہ اس مہینے کے آخری دن کا اشارہ سمجھا جائے، اور یہ کہ اس کے نظر آنے کے بعد کا دن نئے قمری مہینے کا پہلا دن ہے- نیا مہینہ شروع ہونے کے لیے ان کا پورا دن انتظار کرنے کی وجہ ایک حدیث ہے جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے جس میں فرمایا گیا ہے: (جب تم اسے دیکھو تو روزہ رکھو، اور اگر ابر آلود ہو جائے) آپ کے لیے، پھر عدت پوری کریں) اور عدت پوری کر لیں-

یعنی اسے 29 کے بجائے 30 دن سمجھا جاتا ہے اور اس کے بعد ہی مہینے کا پہلا دن ہے چاند کی تیسری رات کے بعد آتا ہے، اس بنیاد پر تاریخ میں جو تاریخیں درج ہیں ان میں سے بہت سی تاریخوں میں فرق ہے- ایک پورا دن جو غیر عربوں کے درمیان درج کیا گیا ہے، مثال کے طور پر، آپ دیکھیں گے کہ 12 ربیع الاول منگل کو آیا تھا اور پیر کو نہیں آیا تھا، رسول اللہ کی پیدائش اور وفات کی وجہ سے- اسی طرح، یرموک جنگ کی تاریخ 13 رجب کو آئی، اور اسے شامیوں نے 12 رجب کے طور پر درج کیا، اور اسی طرح... ہم سورج اور چاند کی ملاقات کے اوپر منسلک تصویر سے دیکھتے ہیں ایک ساتھ 27 جنوری 2017 کو، یہ درمیانی مدت سورج گرہن کی حالت میں واقع ہوئی، تاکہ چاند نے سورج کی روشنی کو ڈھانپ لیا اور اسے ہماری زمین کے کچھ حصوں سے روک دیا جب سورج اس وقت آسمان کے وسط میں تھا- ہم اس آخری مدت کو 1395 ہجری کے اختتام کے طور پر اپنائیں گے- تاکہ اس کے بعد والا دن اور 29 جنوری کو نئے ہلال کا ظہور 1438 کا نہیں بلکہ 1396 ہجری کا پہلا دن ہو- اس سال میں درمیانی چاند کا آنا سعد الذبیح کے ستارے سے ٹھیک 13 منٹ بعد مکر کے نشان سے تھا، یعنی 17:01 پر، جیسا کہ سورج اور چاند 17:14 پر غروب ہوئے، جیسا کہ دکھایا گیا ہے- مندرجہ ذیل تصویر میں:

ہم 27 جنوری 2017 کو چاند سے 13 منٹ پہلے سعد الذبح کا غروب ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں-

جوںکہ سنہ 1438 ہجری کا جمادی الاول کا مہینہ مسلمانوں کے لیے اس دن کے اگلے دن سے شروع ہوا، بغیر کسی طریقہ کار کے اور یہ دن 1396 ہجری کے محرم صفر الاول کا پہلا دن ہونا چاہیے- جیسا کہ میں نے اس کتاب کے آخر میں سالوں کے ضمیموں سے ان کے لیے بنائے گئے چارٹس میں دستاویزی شکل دی ہے-

کوب:

<u>ہجری سال کا دوسرا مہینہ (صفر دوم) یہاں سے شروع ہوتا ہے-</u>

جوںکہ رقم کے قمری مہینے کی لمبائی 29.5313655 دنوں کے برابر ہے، اس لیے اس مہینے کے اگلے مہینے میں سورج اور چاند کی ملاقات سورج کے مراحل کے راستے کے ساتھ ایک مکمل رقم قمری کی لمبائی کے برابر چھلانگ کے ساتھ ہوگی- مہینہ، یعنی مکر کے اختتام کے بعد سے اور کوب کی اصل علامت کا آغاز، اور اسے سمجھا جاتا ہے- قدیم نجومیوں کا کہنا ہے کہ یہ مدت 19 فروری سے 20 مارچ تک محدود ہے، اس لیے میں ذاتی طور پر اپنی تاریخ پیدائش، جو 3 مارچ کو آتی ہے، کو سمجھتا ہوں اس کا تعلق مینس کے نشان سے ہے، لیکن ہم اسے اس سال کوب کے وسط میں یہاں آتے ہوئے دیکھتے ہیں: جس کا آغاز چھبیس فروری کو ڈریڈنوٹ کے ستارے سے ہوا، جیسا کہ درج ذیل تصویر میں دکھایا گیا ہے

فارس جماعت چاند غروب سے 4 منٹ پہلے طے کرتی ہے-
26 فروری کو 17.44 پر

ہم نوٹ کرتے ہیں کہ چاند چھبیس فروری کو غروب آفتاب کے 4 منٹ بعد غروب ہوتا ہے، اور چاند کے نقاط فارسیوں کے ساتھ ایکویریئس کے وسط میں آتے ہیں- یہ 28 مارچ کو اپنے اختتام تک جاری رہے گا-

اس بنیاد پر، اگر ہم درمیانی مرحلے کے نکات اور ان کے نئے نقاط کی پیروی کرتے ہوئے آسمانی نشانیوں کے گھروں کے درمیان چھلانگ لگاتے رہیں، تو ہم اس تحقیق کے اختتام تک آپ کے نئے برجوں کے ابتدائی اور اختتامی معاملات کا تعین کریں گے- درمیانی مرحلے تک، سورج اور چاند کی ملاقات-

: Pisces

بحری سال کا تیسرا مہینہ (ربیع الاول) یہاں سے شروع

ہوتا ہے اس سال 2017 کا فروری 28 دن کا ہے- ، یعنی 26 - 2 - 28- اس

کا مطلب ہے کہ ہم قمری مہینے کی طوالت سے دو دن گھٹائیں گے، یعنی 29.53058 - 2 - 27.53058، یعنی

سائنیسوین تاریخ کو، جیسا کہ ذیل میں منسلک تصویر میں دکھایا گیا ہے

اس سال، 2017 میں، آپ مارچ کی سائنس تاریخ کو ہیں، جب سورج 11 18 پر غروب ہوتا ہے، بالکل گھوڑے کے کندھے کے ستارے کے ساتھ، جو سورج کی پوزیشن کے مطابق میس کی علامت کا آغاز کرتا ہے- اس مدت میں پوزیشن

سٹولوریم کے ساتھ شروع
ہونے والے کوآرڈینیٹ

نجومی اس مدت کو، جو کہ 21 مارچ سے 19 اپریل تک محدود ہے، کو میش کی علامت میں شمار کرتے ہیں، لیکن یہاں آپ میش میں ہیں اور اس کے مکانات تصویر میں بالکل واضح ہیں میں بھی معلومات کی درستگی کی تصدیق کرنا چاہتا ہوں- یہ مفت پروگرام (Stolorium) NASA سے وابستہ ہے، جو آپ کو ستاروں اور برجوں کے نقاط فراہم کرتا ہے... سورج اور چاند، کسی بھی دن اور کسی بھی وقت، تصدیق کرنے کے لیے دوسرے پروگرام (اسکائی فلیش) کا استعمال کرتے ہوئے یہ نقاط

اسکائی فلیس پروگرام کا استعمال کرتے ہوئے
27 متی 2017 کے لیے وہی کوآرڈینیٹ

میش:

بحری سال کا چوتھا مہینہ (ربیع الثانی) یہاں سے شروع ہوتا ہے-

اگر ہم اس کے بعد ایک ہی درمیانی دور کی پیروی کریں تو ہمیں 26 اپریل کو سورج اور چاند کا ملاپ میش کے اختتام کے ساتھ ملے گا اور ماضی کے نجومیوں کی طرح جو اس دن کو ورشب کے دنوں میں سے ایک سمجھتے تھے- ، جہاں میش 20 مارچ کو شروع ہوتی ہے اور 19 اپریل کو ختم ہوتی ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل تصویر میں دکھایا گیا ہے-

جیسا کہ ہم دیکھ سکتے ہیں، اس وقت چاند بالکل سورج کے ساتھ غروب ہوتا ہے، اور چاند کا غروب برج برج کے قطبوں کے ستارے کے بالکل
ور متوازی ہوتا ہے، تاکہ چاند اس ستارے کے ساتھ 28ویں منٹ پر غروب ہو جائے- افق کی لکیر سے شام کے چھ بجے- اوپر دی گئی تصویر
اس وقت سورج اور چاند کے درمیان فاصلے کو ظاہر کرتی ہے- جیسا کہ عرب رقم کی شکلیں اپریل کی چھبیس تاریخ کو سورج کے میش میں داخل
ہونے کے آغاز کی شاندہی کرتی ہیں اور اسی طرح مئی کے مہینے کے آخر تک-

ورشب:

ہجری سال کا پانچواں مہینہ (جمعہ الاول) یہاں سے شروع ہوتا ہے، جہاں نجومیوں کے مطابق ثور عام طور پر 21 اپریل سے 19 مئی تک شروع ہوتا
ہے، اور ہم مل کر اس کا آغاز آج دیکھتے ہیں اور اس کیلنڈر کی بنیاد پر. جیسا کہ چاند کا مرحلہ جاری ہے- پچھلی میس سے نشانیوں کے
درمیان کا سفر یہاں تک کہ یہ 25 مئی کو نور کے وسط میں سورج سے ملا اور ستارہ Pleiades کے بہت قریب، جہاں چاند ستارے سے 13 منٹ پہلے غروب
ہوتا ہے، جیسا کہ ذیل میں منسلک تصویر میں دکھایا گیا ہے، اور یہ نشان 22 جون تک جاری رہتا ہے

5/25/2017 مقابمت کا لمحہ

جیمنی:
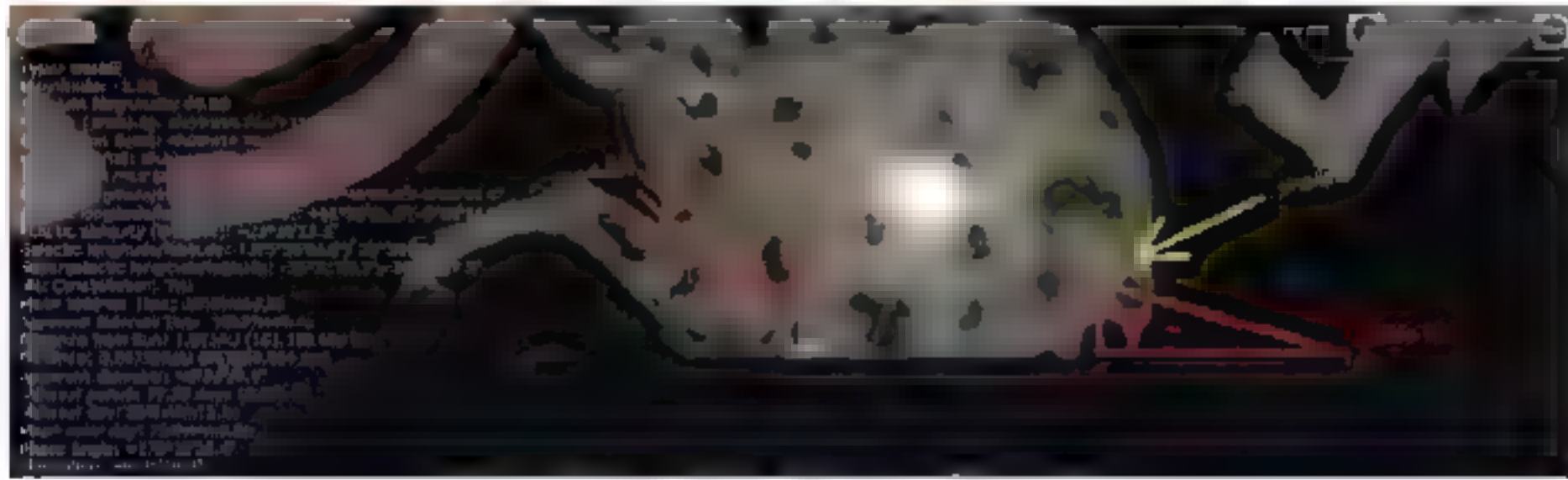
ہجری سال کا چھٹا مہینہ (جمعہ الاخرہ) یہیں سے شروع ہوتا ہے کیونکہ نجومیوں کے مطابق جیمنی کی رقم 21 مئی کو شروع ہوتی ہے اور 21 مئی کو ختم ہوتی ہے-
20 جون- ہم پچھلے چاند کے نئے چاند
کی ترتیب اور اس کی حرکت کو ساتھیوں کے درمیان اور پورے چاند کے پورے مہینے میں دیکھتے ہیں جب تک کہ یہ اگلے نئے چاند میں سورج سے نہیں ملتا، 23
جون کو جیمنی کے آغاز کا اعلان کرتا ہے اور 22 جولائی کو اس کے اختتام تک جاری رہتا ہے، جیسا کہ مندرجہ ذیل تصویر میں دکھایا گیا ہے

چاند سورج سے 45 منٹ پہلے اور ستارہ کعب دی الغنان سے 21 منٹ پہلے 23 جون 2017 کو جیمنی کی پہلی علامت میں غروب ہوتا ہے، یعنی شمال میں سال کے
طویل ترین دن کے نقطہ پر اگر ہم آج کے بعد کے دن کے لیے چاند کے نقاط کو دیکھیں تو ہم دیکھیں گے کہ سورج چاند سے تیرہ منٹ
پہلے غروب ہوتا ہے، اور چونکہ ہم سیٹ پوائنٹ کو اس طرح لیتے ہیں کہ چاند سورج سے پہلے یا سورج کے ساتھ غروب ہوتا ہے- اس دن کے نقاط لینا ضروری
ہے حالانکہ اس صورت میں چاند کا غروب ہونا اپنی زیادہ سے زیادہ قیمت یعنی 45 منٹ تک پہنچ چکا ہے، گویا اس مہینے میں کوئی مقررہ
وقت نہیں ہے، کیونکہ آپ اسے دیکھ سکیں گے- چاند طلوع آفتاب کے وقت اور طلوع آفتاب سے 45 منٹ پہلے، اور آپ اسے اگلے دن غروب آفتاب
کے 13 منٹ بعد دیکھیں گے-

چاند 23 جون 2017 کو سورج سے 45 منٹ پہلے طلوع ہوتا ہے۔

کینسر

ہجری سال کا ساتواں مہینہ (رجب) یہاں سے شروع ہوتا ہے
تاریخ میں علم نجوم کے مطابق 20 جون سے شروع ہوتا ہے اور 22 جولائی کو ختم ہوتا ہے، لیکن اس
مہینے میں سورج اور چاند کا داخلہ جولائی 2017 میں ہوتا ہے۔ 23 اور جڑواں سر کے ستارے کے ساتھ جیسا کہ تصویر میں واضح ہے۔
کیے

2017 کے لیے سرطان کا زائچہ جڑواں ستارے سے شروع ہوتا ہے۔

ہم اس دن سورج اور چاند کو ایک ہی صف بندی میں دیکھتے ہیں، اور یہ سال کی سب سے چھوٹی رات کے لحاظ سے مطابقت رکھتا ہے، جو سال کے
چار قطبوں میں سے ایک ہے جو نجومیوں کے لیے جانا جاتا ہے۔ مہینہ جب تک کہ یہ اعضاء کے ستارے میں اگلی تاریخ پر ختم ہو جائے، یعنی میں
لیو کا آغاز۔

لیو:

ہجری سال کا آٹھواں مہینہ (شعبان) یہاں سے شروع ہوتا ہے۔
لیو اس رومن پارٹی اسٹار کے ساتھ 22 جولائی کو شروع ہوتا ہے اور 22 اگست تک جاری رہتا ہے۔
اگست لیکن 2017 کا نیا چاند بالکل اس پارٹی اسٹار میں 21 اگست کو 21 ستمبر تک آتا ہے، جیسا کہ تصویر میں دکھایا گیا ہے۔
مسلک

چاند اور سورج کے غروب ہونے میں 11 منٹ کا فرق لیو کے ٹپ اسٹار کے مساوی ہے، لیکن ہم ہمیشہ سورج کی پوزیشن سے لاتعلق رہتے ہیں۔
جو سال کو 365 مقامات میں تقسیم کرتا ہے، اور کیلنڈر کی مدت کے دوران جو ہمارے لیے دن کا تعین کرتا ہے جس دن | لینے کے لیے

کنیا:

ہجری سال کا نواں مہینہ (رمضان) یہاں سے شروع ہوتا ہے۔

رومن اور یونانی نجومیوں کے مطابق کیا 22 اگست سے شروع ہو کر 22 ستمبر تک رہتی ہے۔
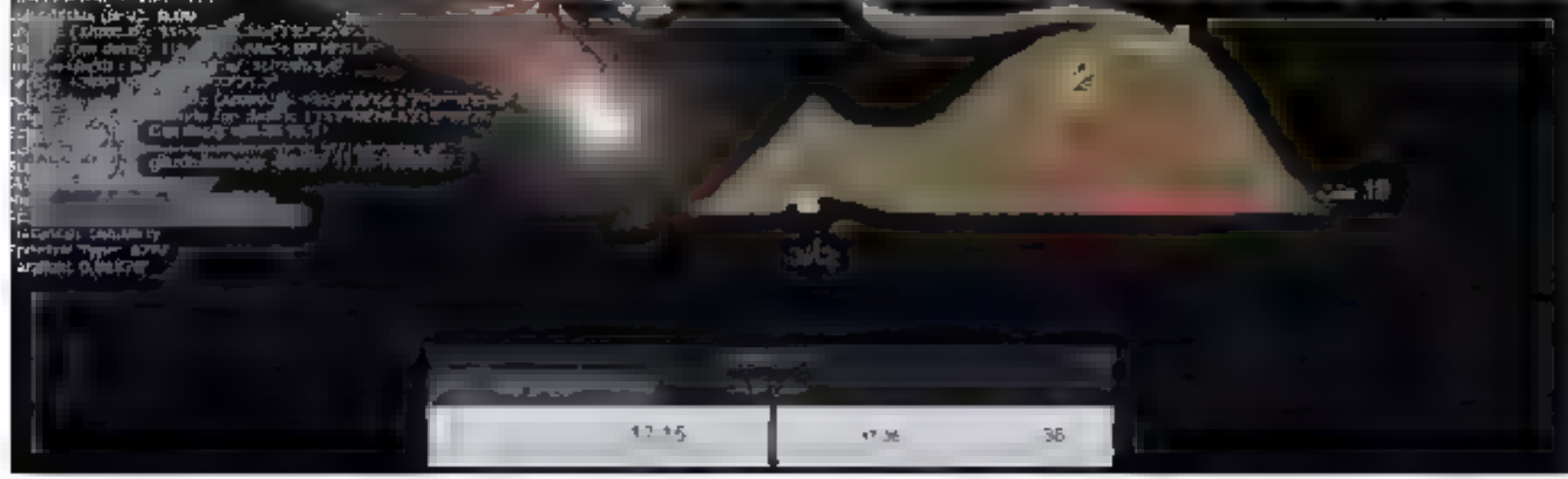
ہم سورج اور چاند کے درمیان 17 منٹ کا فرق دیکھتے ہیں، اور سورج زیرا ستارے کے متوازی ہے، جیسا کہ چاند ستارے سے 19 منٹ پہلے غروب ہوتا ہے، اور یہ کھر لیو کے سرے اور کنیا کے آغاز میں سے ایک ہے، اور یہ پوزیشن سال 2017 کی اکیسویں تاریخ سے مساوی ہے، اور جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے، اس کا دورانیہ سورج کے ان مراحل کے 14 دنوں کے برابر ہے جس کی ہم نے پچھلی تحقیق میں وضاحت کی تھی۔ کنیا کی علامت اس وقت تک جاری رہتی ہے جب تک کہ سورج نے دفاع مچھلیوں تک پہنچ جاتا ہے، نجومی اس علامت کو 44 دن کا سمجھتے ہیں، کیونکہ یہ سب سے طویل علامت ہے، تاہم، انہوں نے اس کا دوسرا حصہ بطور تحفہ دیا۔ اگلے نشان کی طرف، تو انہوں نے تقریباً برابر لمبائی کے تمام نشان بنائے۔

تلا

بحری سال کا دسواں مہینہ (شوال) یہاں سے شروع ہوتا ہے۔

رومن نجومی اس رقم کو 22 ستمبر کو شروع ہونے اور 22 اکتوبر کو ختم ہونے پر غور کرتے ہیں۔ لیکن آج، ان زاویوں اور سالوں کی جمع تعداد میں رونما ہونے والی تبدیلی کی بنیاد پر، ہم دیکھتے ہیں کہ یہ نے دفع مچھلیوں میں 19 اکتوبر کو شروع ہوتی ہے اور 20 نومبر کو ختم ہوتی ہے، جیسا کہ درج ذیل چارٹ میں واضح ہے:
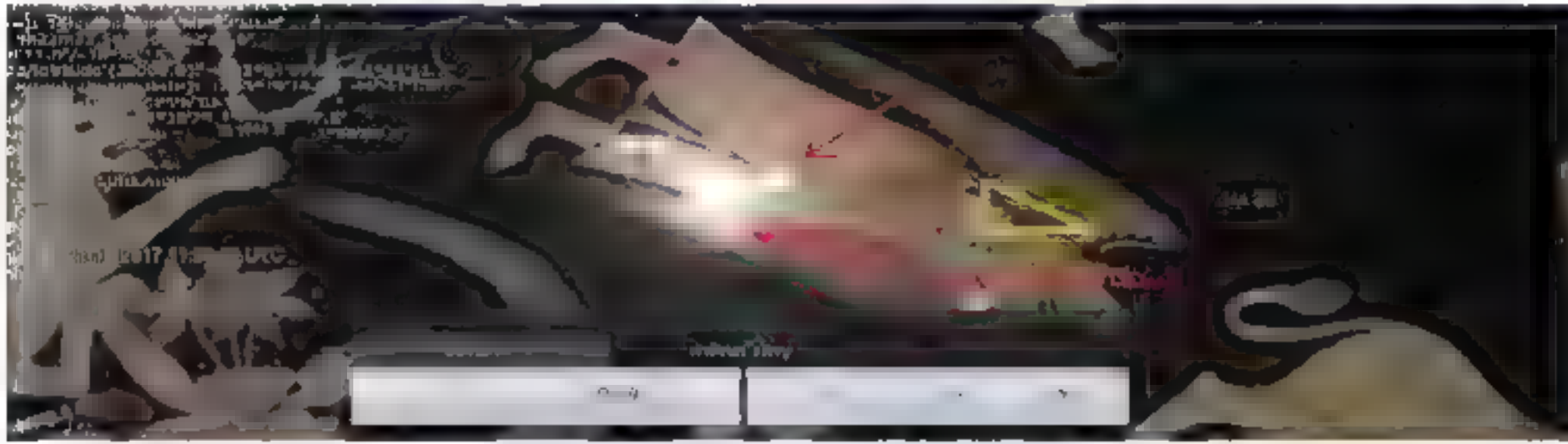
لبرا 2017 کا آغاز نے دفاع Pisces سے ہوتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ چاند نے دفاع مچھلی کی حالت میں اتر چکا ہے اور کنیا کی تکمیل کے بعد اس سے 20 منٹ کے فاصلے پر ہے، یعنی سورج غروب ہونے سے 1 منٹ کے فاصلے پر اکتوبر کے مہینے کی انیسویں تاریخ کو اس سال، اور یہ اس سال رمضان المبارک کے روزے کے مہینے کے اختتام کا اعلان ہے)۔

سکورپیو

بحری سال کا گیارہواں مہینہ (ذی القعدہ) یہاں سے شروع ہوتا ہے۔

نجومیوں کا خیال ہے کہ سکورپیو 22 اکتوبر کو شروع ہوتا ہے اور 22 نومبر کو ختم ہوتا ہے۔ تاہم، اس سال کے سب سے مشہور نئے چاند اس سال کے اس نشان کے آغاز کی تصدیق کرتے ہیں نومبر کی سترہ تاریخ کو جب سورج اسکرپیو کی پوزیشن میں داخل ہوتا ہے اور چاند اس سے صرف 12 منٹ پہلے آتا ہے، جیسا کہ ذیل میں منسلک تصویر میں دکھایا گیا ہے

2017 کے اسکارپیو زائچے کا آغاز اسکرپیو میں ہے۔

دھن:

بجری سال کا بارہواں مہینہ (ذی الحجہ) یہاں سے شروع ہوتا ہے-

رومن نجومیوں کے مطابق، جنہوں نے رقم کے نشانات کے آغاز اور اختتامی تاریخوں کو دستاویز کیا، دخ 21 نومبر اور 21 دسمبر سے شروع ہوتا ہے- ہمارے سال میں دخ کی علامت سترہ دسمبر سے شروع ہوتی ہے، یعنی دسمبر کے آخر میں اگلے سال 2018 کی سولھویں جنوری تک، کیونکہ یہ ایسے دنوں میں سال کی طویل ترین رات (21 دسمبر) تک ہوتی ہے- سورج سال کے آغاز میں پہنچتا ہے-

ایک بار پھر، قمری سال کے تمام زائچے اس چارٹ میں مکمل ہو چکے ہیں:

ستارہ ایلا کے ساتھ 2018 میں دخ کا اختتام
16 جنوری کو

اس طرح سال 2017 کے بارہ مراحل کا چکر مکمل ہو گیا ہے اور ہم آخر کار اس نقطہ آغاز پر واپس آ گئے ہیں جہاں سے ہم نے پچھلے سال شروع کیا تھا، لیکن رقم کے نشانات کی تاریخوں سے بالکل 11 دنوں کے فرق کے ساتھ، جیسا کہ اوپر دی گئی تصویر میں دکھایا گیا ہے، جہاں ہم دیکھتے ہیں کہ اگلا مرحلہ 16 جنوری 2018 کو شروع ہو گا، یہ مقدس مہینے کے آغاز کا اعلان ہو گا، تاکہ نیا ہجری سال شروع ہو جائے- اگلے مہینے میں شروع کریں ،گلے سال کے وسط فروری-

ہم میں سے اکثر جانتے ہیں کہ آج ہم دنوں کے نقاط کی وضاحت کے لیے گریگورین کیلنڈر کا استعمال کرتے ہیں، اس لیے ہم یہ پیش گوئی کر سکتے ہیں کہ سال 2019 میں، خاص طور پر پانچ جنوری کو یعنی سورج اور چاند کے درمیان بالکل 11 دن- درمیانی مدار میں، بالکل اور ایلا کے ستارے کے جنوب میں 11 دن کی دوری پر یعنی اے ولے Naam میں، اب میں اس بات کو یقینی بنانے کے لیے اسٹلریم پروگرام کو دوبارہ دیکھنے کی کوشش کروں گا- درست ہے، اور مجھے درج ذیل ملتے ہیں

ہم دیکھتے ہیں کہ میری پیشین گوئی درست تھی ور سورج اور چاند گرہن کی حالت میں ہیں یعنی مکمل ملاپ

تھیک چوبیس جنوری 2020 کو و

اور سعد الذبیح کے ساتھ، جو سال 2017 سے 4 دن کے فاصلے پر ہے اور اس کے سابقہ نقاط

اب ہم 19 پورے سال اور اس عرصے کے دوران 7 واقعات کا اضافہ کرکے سال 2017 کے نقاط سے ایک پرفیکٹ میچ ہونے کی پیشین گوئی کرنے کی کوشش کریں گے-

اضافی قمری مہینوں کو مہینوں کی ترتیب میں شمار نہیں کیا جاتا ہے، میٹن کے اس بیان کی تصدیق کے لیے کہ ہر 19 شمسی سال 235 قمری مہینوں کے برابر ہوتے ہیں، اس بار میں سال 2017 + 19 - 2036 کی تاریخ دیکھوں گا، اور ہم وہی نقاط لیں گے- جس سے ہم نے 2017 سے آغاز کیا، یعنی 27 جنوری کو، اور ہم اس مخصوص تاریخ کے حوالے سے پیشین گوئی کریں گے، ہم مندرجہ ذیل دیکھتے ہیں

اب میں 1/27/2017 کی تصویر کو دہرا کر شائع کروں گا تاکہ نقاط کی براہ راست تصدیق کی جا سکے-

ہم دیکھتے ہیں کہ سعد الذبیح میں سورج اور چاند کا نزول نقاط کے مطابق

شروع ہوا تھا، لیکن چاند سورج کے غروب ہونے سے چند منٹ پہلے تھا۔

آیے اب مزید درست طریقے سے جانچنے کی کوشش کریں اور چاند اور سورج گرہن کے درمیان فرق کا حساب لگائیں چونکہ 2017 میں چاند اور سورج گرہن کی حالت میں تھے، اس لیے جنوری کے شروع میں مختلف منٹوں کی تعداد کا حساب لگانا بہت آسان ہو جائے گا۔ مندرجہ ذیل دو تصاویر میں سال 2036

لاس اینجلس، کیلیفورنیا کے ساحلوں پر 17 ویں گھنٹے کے 14 ویں منٹ پر سورج اور چاند ایک ساتھ غروب ہو گئے-

چاند 2036 میں سورج سے پہلے غروب ہو جائے گا-

13 منٹ کے فاصلے پر، جیسا کہ ڈرائنگ میں دکھایا گیا ہے-

14/17/2017 اور 51/16/2036 کے درمیان فاصلہ 13 منٹ ہے-

کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ سال 2055 میں 1/27/2055 کو غروب آفتاب 17 گھنٹے 27 منٹ پر ہوگا، یعنی 13 منٹ کا فرق؟

دیگر...؟؟؟؟؟؟

سال 2055 میں چاند مکمل طور پر 27 منٹ مائنس سات سیکنڈ پر غروب ہوا

جیسا کہ ہماری توقع تھی لیکن اس بار سورج 13 منٹ کے فرق سے چاند سے پہلے غروب ہوگا۔

سورج کے ڈھلنے اور اس کے غروب ہونے کی وجہ چاند سے پہلے اور بعد میں 13+13 منٹ کے فاصلے پر اور اس کے بعد، اور تیسری بار، یہ ہے - 13 منٹ، اور باری باری

19 شمسی سالوں میں دبانے کے دنوں کی تعداد ہر چار سال بعد انیس فروری کو چار سے پانچ دنوں تک ہوتی ہے اس لیے 2100 میں ایک نمایاں فرق نظر آئے گا کیونکہ یہ سال 8 سال تک دبایا نہیں جائے گا۔ . سال 2112

میں، میں چاند کے 13ویں منٹ پر اور 17ویں منٹ پر غروب ہونے کی توقع کرتا ہوں، کیونکہ سال 2074 میں، چاند 14ویں منٹ پر غروب ہوگا۔

17 بجے، بالکل اسی طرح جیسے یہ 2017 میں طے ہوا تھا، اور 2093 میں یہ 16 بج کر 51 منٹ تک تاخیر کا شکار ہو جائے گا، یعنی 13 منٹ کا فرق۔ لیکن کیا

یہ 2112 میں ہوگا کیونکہ 2100 کو دبایا نہیں گیا تھا، مجھے حیرت ہے؟ سال 2074 اور 2093 کے

لیے ہماری پیشین گوئیوں کی تصدیق کرنے کی کوشش کرنے کے لیے

چاند 16 ویں گھنٹے کے 54 منٹ پر سورج سے پہلے غروب ہوتا ہے۔

یعنی 27 جنوری کی بجائے 2074 میں 26 جنوری سے پورے دن کا فرق، جو کہ 2055 میں تھا۔

اسی دن 2093ء کے ٹھیک 17 بجے

یعنی 26 جنوری

پھر یہ 25 جنوری تک پیچھے ہٹنے کے بجائے آگے بڑھتا ہے اور دباؤ کی کمی کی وجہ سے 2112 میں 28 جنوری کو آتا ہے۔

سال 2100- پھر یہ اس صدی کے اندر دو دن کم ہو جاتا ہے یہاں تک کہ یہ سال 2200 میں بھی دو دن آگے بڑھتا ہے، اسی وجہ سے 28 جنوری کو واپس آ جاتا ہے، وغیرہ-

جیسا کہ ہم دیکھ سکتے ہیں، سال 2112 اور سال 2207 کے درمیان
صرف تین منٹ کا فرق ہے-

نتیجہ:

ہم اس تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ چاند کے مراحل سورج اور چاند کے نزول کے وہ مراحل ہیں جو ہر مہینے کے نئے دنوں میں اور پورے سال میں ایک ساتھ ہوتے ہیں اور ان کے لحاظ ہر 19 سال بعد ایک شاندار اور منظم انداز میں دہرائے جاتے ہیں- اس طرح، سال 2017 اور سال 2207 کے درمیان صرف چند منٹوں کا فرق تھا، اس کا مطلب یہ ہے کہ شمسی کیلنڈر، جو کہ ناسی مہینے پر مبنی ہے، دنیا میں آسمان کے برجوں پر مبنی سب سے درست تقویم ہے- انفرادی طور پر گریگورین، کولیتھ، رقم اور قمری کیلنڈرز
سے زیادہ درست ہے- اس کیلنڈر پر انحصار انسانی زرعی، آب و ہوا اور مذہبی زندگی کو مکمل طور پر منظم کر دے گا- اس پر بھروسہ نہ کرنا اس طرح کی مکمل تشخیص کی قدر سے انسانی لاعلمی کی وجہ سے ہے-

اللہ فرماتا ہے

سورج اور چاند کو مدنظر رکھا گیا ہے-

یہ 707 - 712 کے سالوں کا منصوبہ تھا- جیسا کہ دیکھا جا سکتا ہے، انسانی 707 کے پہلے مہینے میں آیا، اور وہ پھر سال 709 کے نویں مہینے میں آیا، اور وہ بھی 709 میں آیا- سال 712 کا پانچواں مہینہ- جہاں تک سبز نشانات ہیں، وہ تاریخ میں درج چاند گرہن کے مقامات ہیں، جو ہمارے لیے ایک طرح سے نئے چاند کی جگہ اور گلابی مہینوں کے آغاز کا تعین کرتے ہیں- رنگ قمری مہینے کی 29 تاریخ کی رات کو لگاتار دو مہینوں کی مدت کے لئے نئے چاند کی تکرار کی نشاندہی کرتا ہے، اور نیلا نشان لگاتار تین مہینوں کی مدت میں 30 دن کی مدت تک اس کی تکرار کا اشارہ ہے- میں نے اس مدت کا انتخاب کیا ہے کیونکہ یہ جوین کسٹڈر اور رقم کے نشانوں کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے یہ آسمان کے برجوں کے درمیان ہلکی سی تبدیلی سے شروع ہوتا ہے-

اب ہم صرف ان چھ سالوں کے لیے رقم کے چارٹس کو دیکھیں گے، یعنی 6 72 = 12 x چارٹ، اور آپ ان میں سورج اور چاند کی حرکت صرف آخری نقطہ نظر کے دنوں میں ہی دیکھیں گے، یعنی اس کے بعد- ہر قمری مہینے کے سورج اور چاند کی ملاقات میں ہر مہینے کے لئے رقم کے گھروں میں سورج کے نزول کی وضاحت کروں گا، اور یہ آپ پر واضح ہو جائے گا کہ قمری مہینے رقم کے سال کے ساتھ طے شدہ ہیں- افق کی لکیر سے نیچے 15 دن اور ہر نشان کی افق لائن کے اوپر 15 دن تک اس کا اتار چڑھاؤ، نسی کے مہینوں کی آمد کے ساتھ-

میں سنہ 707 عیسوی کے جنوری کے مہینے میں شروع کروں گا، جس کا آغاز ناصی سے ہوا، جہاں اس نے مکر کی علامت کو مکمل کیا اور محرم (صفر) کے مہینے کے آغاز کے ساتھ کوبب کے نقاط کو پار کیا-

نئے ہجری سال کا پہلا-

چاند کے گھر 707-711

میں قارئیں کے سامنے 707 تا 711 کے ایام المحاق میں چاند اور سورج کے مقامات کی فائلیں پیش کروں گا- میں نے ان سالوں کو ہجرت کے پہلے سو سالوں میں سے منتخب کیا ہے، ماہ ناس کو متعیں کیا ہے- میں ان پر، آپ کو یہ بتانے کے لیے کہ اس اضافی مہینے کا ایے سے قمری مہینوں کو رقم کے ناموں کے ساتھ کیسے ملایا جائے گا، اور میں اس بات کی وضاحت کروں گا کہ وہ ستاروں کی پوزیشنوں کے ساتھ کیسے چلتے ہیں- مندرجہ ذیل ڈرائنگ:
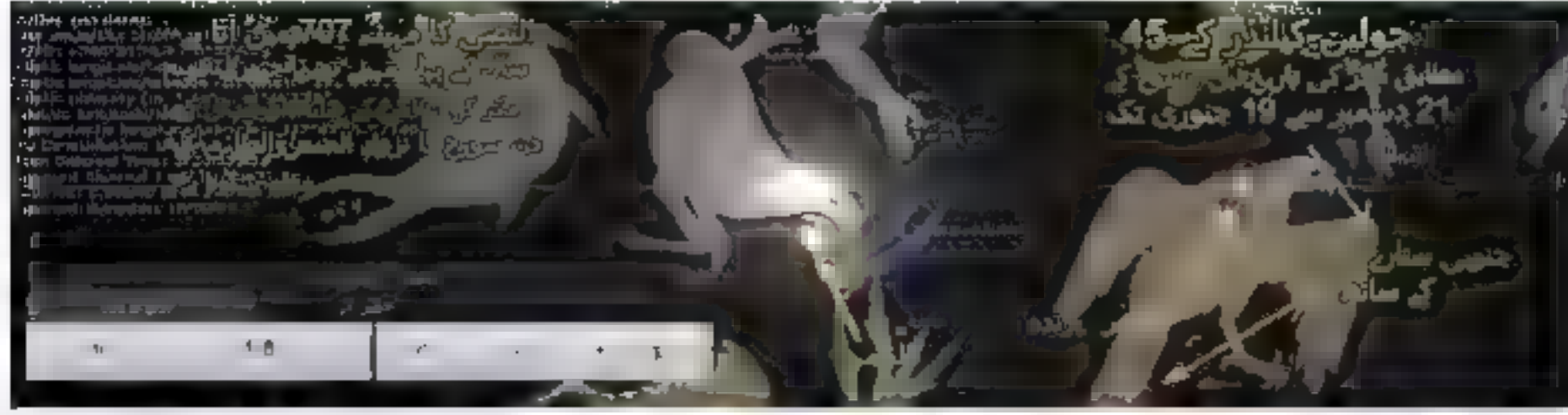
ناسی کا مہینہ یہاں آتا ہے اور اگلی علامت کے نقاط کو مکر کے اختتام سے لے کر کوبھ کے آخر تک اپنی طرف دھکیلتا ہے-
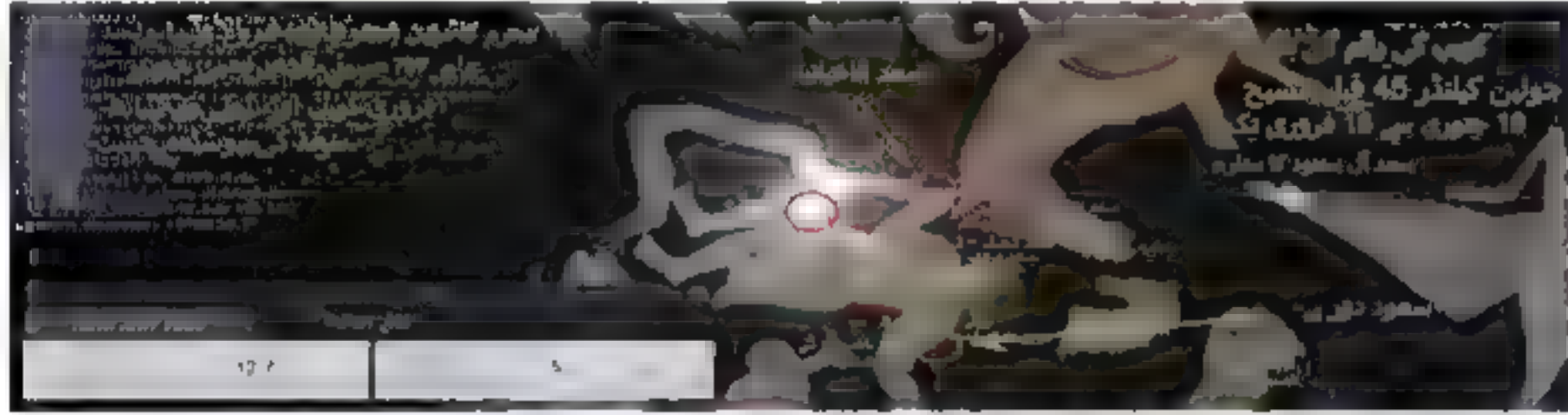
(صفر) (سن 707 کی پہلی مس رقم کا سال سعد نحسہ کی پوزیشن سے شروع ہوتا ہے جو سعد ال سعوُد کے نقاط کے شمال میں ہے-

(دوسرا صفر) میش کے آخر میں آتا ہے جس کے بعد کی شاخ میش کے شروع میں معروف شاخ کی طرف ابھرتی ہے-

(ربیع الاول) یہ مہینہ میش کی علامت کے اختتام پر آتا ہے، ابھرتا ہوا ستارہ اپنے وسط میں برج میں داخل ہوتا ہے

(ربیع دوم) الدیباران میں برج سے شروع ہوتا ہے جیمنی کے وسط تک، وشربکل کے قریب پہنچتا ہے
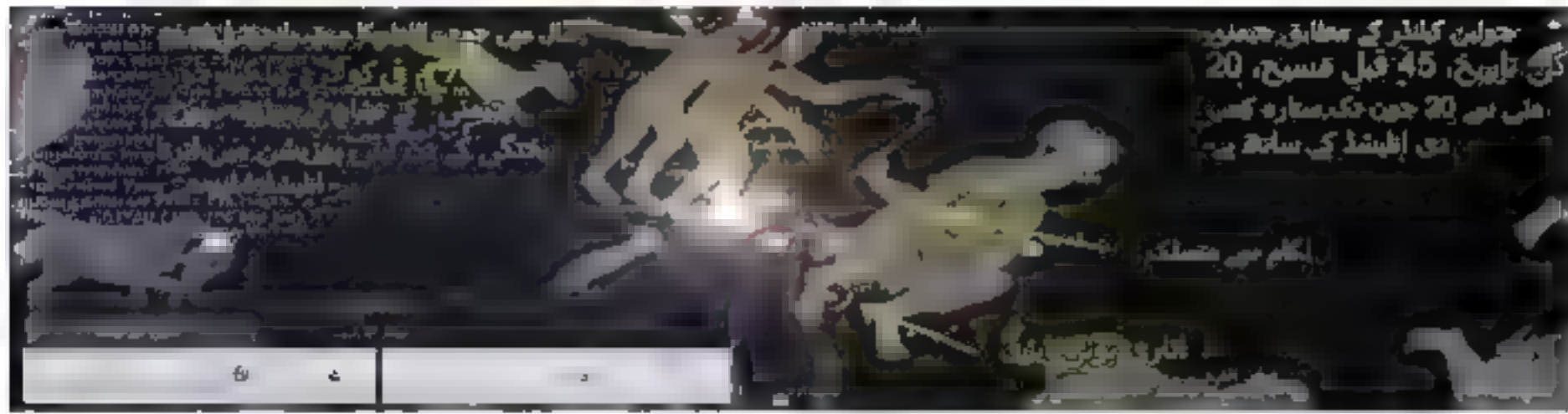
(جمعہ الاول، پھر یہ جڑواں بچوں کے سر تک پہنچنے تک لگام کے ساتھ جیمنی کے وسط سے شروع ہوتا ہے

جمادہ الاخر، پھر کینسر جڑواں کے سر سے شروع ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ سرے تک پہنچ جاتا ہے۔

(رجب) پھر ببر کی عامی نوک کے بجایے ببر کے سر سے شروع ہوتی ہے یہاں تک کہ زبرا تک پہنچ جاتی ہے۔
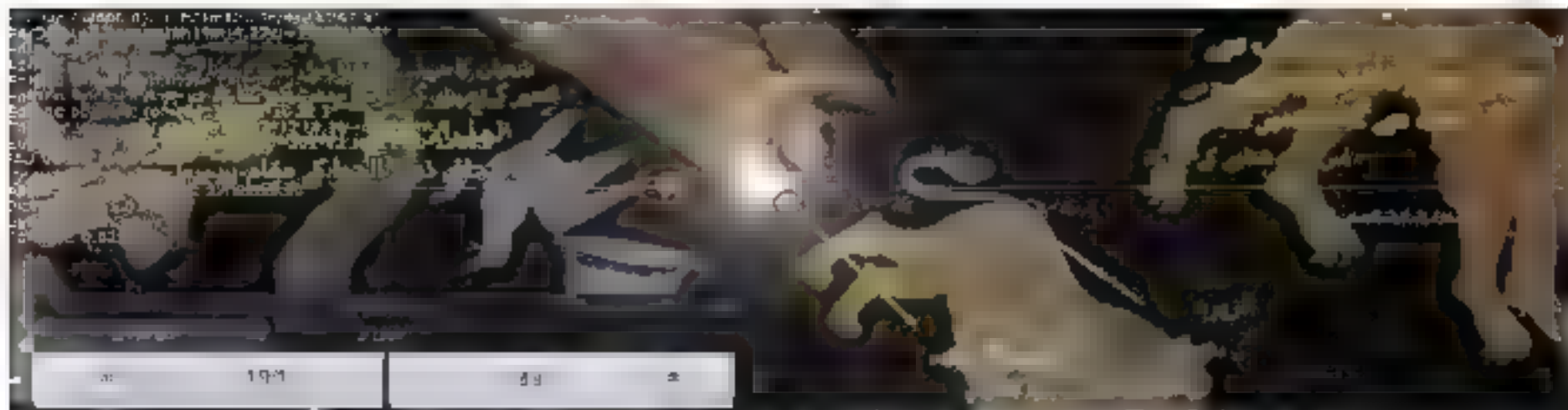
(شعبان) پھر کنیا چیخ کے ساتھ آتی ہے یہاں تک کہ یہ دفاع مچھلی آجاتی ہے۔
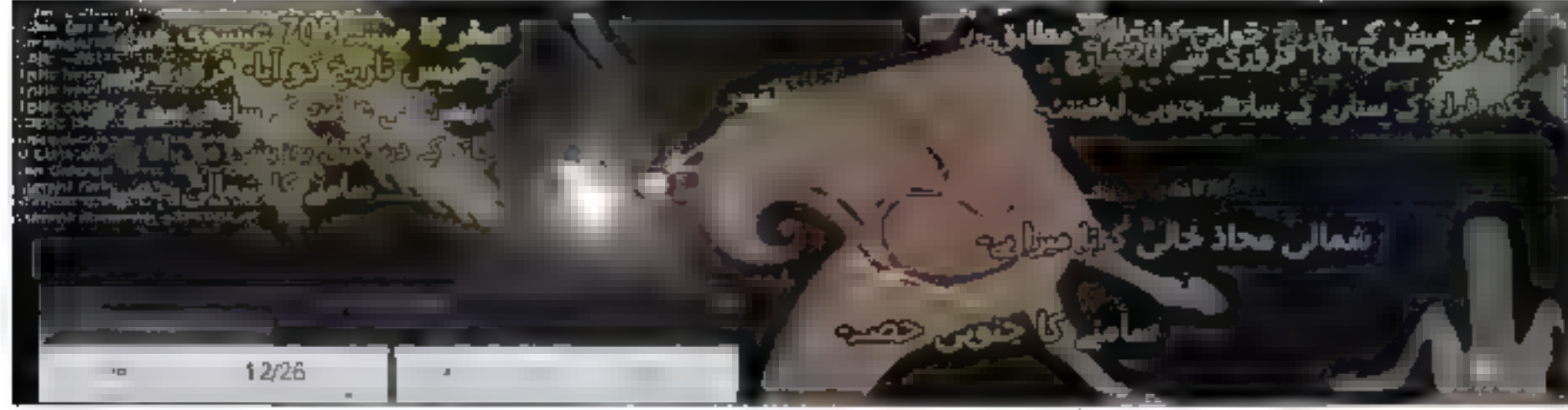
(صفر) سیکنڈ مینس جنوبی شاخ کے بجائے شمالی شاخ کے ساتھ آتا ہے۔

(ربیع اول) موسم بہار میں میش میں دو لکیروں کے نوڈ کے ساتھ نعاط دوبارہ ملتے ہیں۔

(ربیع الثانی) پھر ورشب شمالی کے بجائے جنوبی اوگری کے ساتھ آتا ہے۔
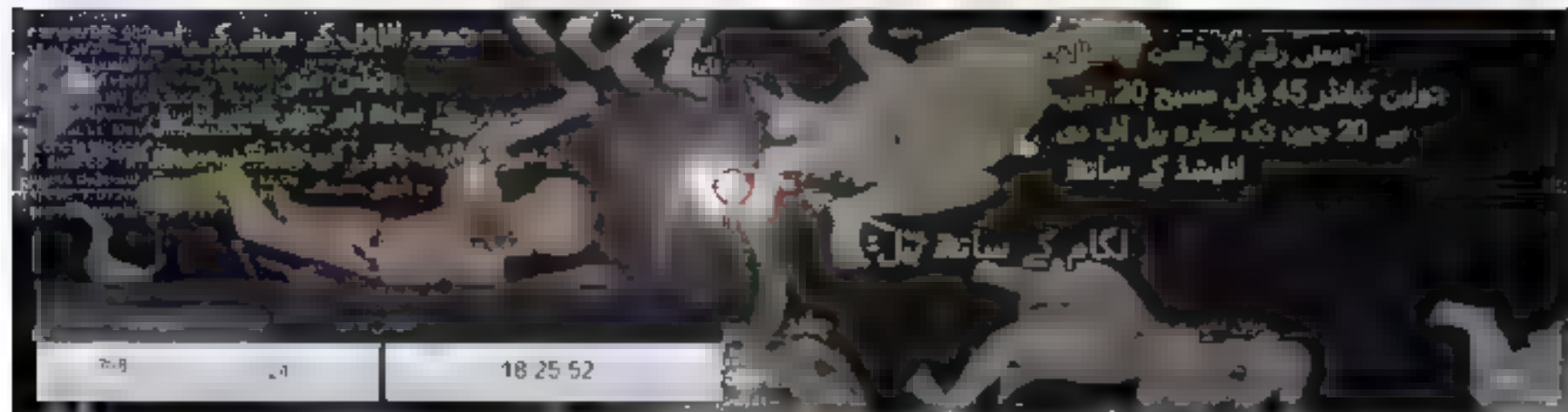
(جمعہ الاول) پھر جیمنی آتا ہے، دی العباں کی ابڑی سے ملتا ہے۔
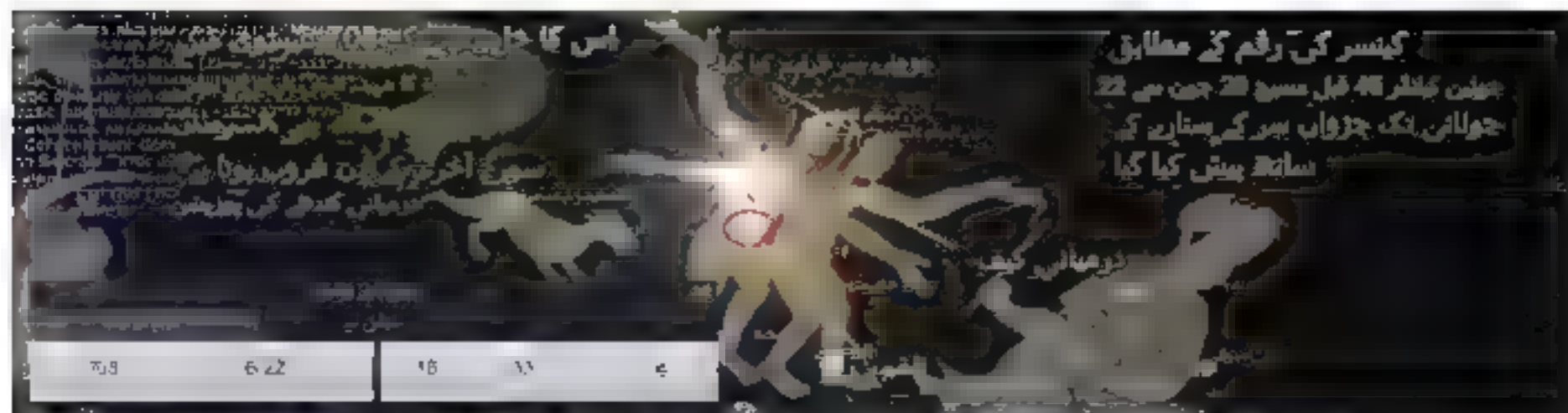
(جمعہ الاخرہ) پھر کیسر کی علامت جڑواں بچوں کے سر سے جنوب کی طرف ظاہر ہوتی ہے۔

(رجب) اس کے بعد لیو اس کے پچھلے سرے کی بجائے لیو کے بازو کے ساتھ جنوب کی طرف آتا ہے۔

(شعبان) پھر کنیا دھیا کے بجائے پیالہ پیے کے ساتھ اتی ہے۔
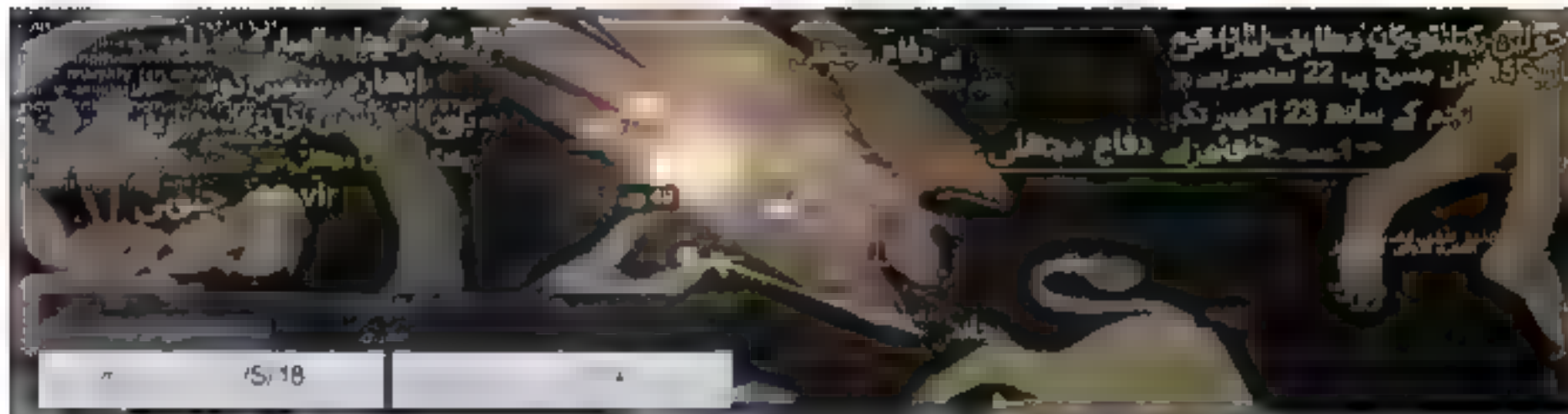
(رمضان) جنوبی سماک میں لیبرا کے بعد ہوتا ہے، یہ دفاع سماک کے جنوب میں

(شوال) پھر سکورپیو جنوبی شتاں کے ساتھ اتا ہے۔
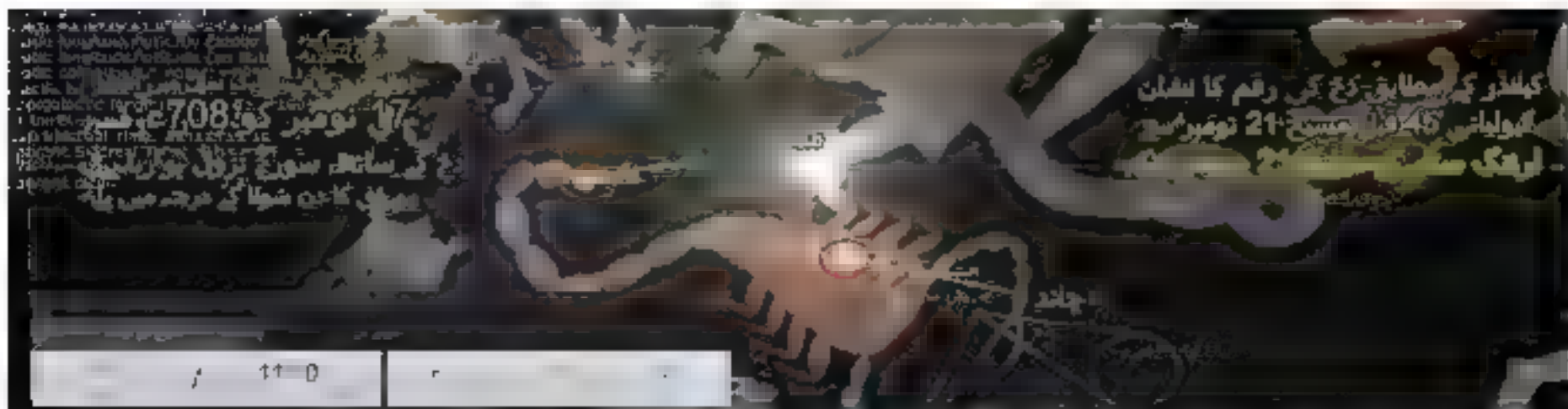
دوالمعدہ) اور زبجیر آنے والے نعم کے بجائے شولا سے شروع ہوتی ہے۔

ذی الحجہ) اور مکر الہ کی بجائے سرداں میں ہوے لگے

(صفر) بیٹا ہے اور کوب اس معروہ ناریخ سے پہلے سروع ہوتا ہے جیسا کہ سعد السعود کے بجائے سعد بالا کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔

(صفر دوم، پھر میس معروف شاخ کے بجائے جنوب میں سعد الحمام سے شروع ہوتا ہے
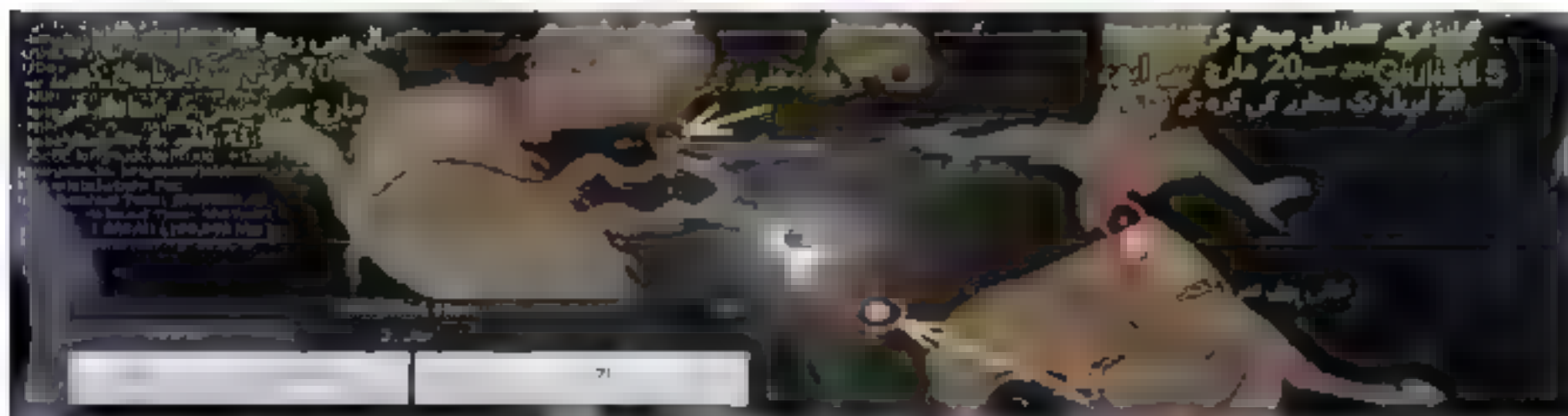
(ربیع اول ہے پھر میس اس کے بعد اتی ہے، اس لیے سورج دو لکیروں کی گرہ کے بجائے بچھلی ساخ میں اترتا ہے۔

ربیع الثانی) پھر ورشب آتا ہے، اور سورج جنوب میں وینٹرکل کی بجائے تتھیے میں اترتا ہے۔

جہاں تک غول کا تعلق ہے، یہ وہ نقاط ہیں جن سے اس نے اُس سال پہلے سال میں آغاز کیا تھا۔

(جمعہ الاول) پھر رقم کی علامتیں جیمنی تک جاری رہتی ہیں، اس لیے سورج لگام والی ایزی کی بجائے برج کے کان کے ساتھ ابھرتا ہے۔

(جمعہ الآخرۃ، پھر کینسر آتا ہے، اور سورج جڑواں کے سر کی بجائے پھیلائے ہوئے بازو کے ساتھ نزول کرتا ہے ,
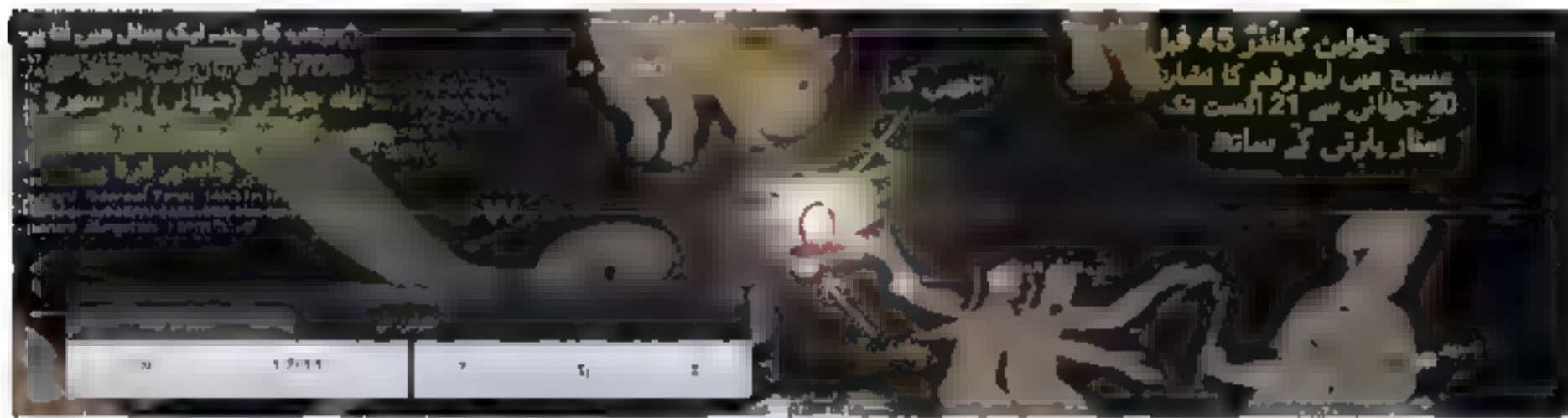
(رجب) لیو جنوب میں سرے کے بجائے فلترم سے شروع ہوتا ہے۔

(شعبان) اس طرح شفت پورے 14 دن کی ہو جاتی ہے، اس لیے کنیا نشان کے بجائے سامنے کے ساتھ آتا ہے۔

زیادہ سے زیادہ شفت کو بحال کرنے اور الصرفہ کے نشان کے ساتھ اسے جنوب سے شمال کی طرف منتقل کرنے کے لیے عن ناسی کا مہینہ دوبارہ آتا ہے

(رمضان) پھر رمضان کا مہینہ لافان سماک کے بجائے شمال میں الغافر کے مقام پر تلا کی پوزیشن کے ساتھ آتا ہے۔

(شوال) پھر سکورپیو ستارہ سکورپیو کے ساتھ شمالی زبانہ سے آتا ہے

ذوالقعدہ) اس کے بعد زبجیر کا وقت آتا ہے، اور سورج آنے والے نعم کے بجائے شمالی دخ کے ساتھ شمال میں اترتا ہے۔

ذی الحجہ) اور اس سال اپنی رقم کا آغاز مکر سے ہوتا ہے بجائے اس کے کہ سعد حوتی کی پوزیشن میں جنوب کی طرف جاتا ہے۔

(پہلے صفر، پھر کویب سعد آل سعود کے بجائے شمال میں سعد الیہام کے ساتھ آتا ہے

(دوسرا صمر) اس کے بعد میڈک ہے، اس لیے سورج جنوب میں پیش کی کٹی شاخ کے بجائے دوسرے میڈک کی حالت میں اترتا ہے۔

(ربیع الاول) دیکھا گیا ہے کہ یہ میش کی امد کے ساتھ قریب آرہا ہے، اس لیے سورج رعشہ کی بجائے دو شاہیوں میں ہرول کرتا ہے۔

(ربیع الثانی) برج بطیں کے بجائے پلینڈس سے شروع ہوتا ہے جیسا کہ یہاں دیکھا گیا ہے۔

(جمعہ الاول) پھر جیمنی لگام کی ایزی کے بجائے ہیڈل کے ستارے کے ساتھ آتا ہے۔
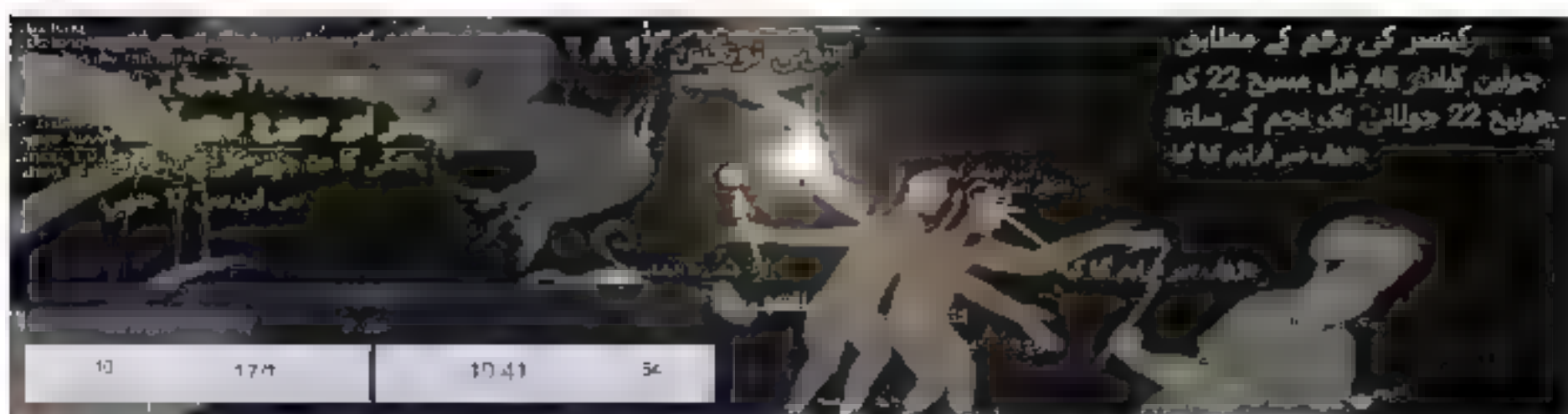
(جمعہ الآخرۃ، اور درجہ میں کمی سرطان کی آمد کے ساتھ جاری ہے، جہاں سورج جڑواں بچوں کے سر کے بجائے جنوبی جمئے کے ساتھ ہرول اکرتا ہے۔

(رجب) پھر لیو کی نشانی سورج کے اعضاء کے بجائے شیر کی آنکھ کی پوزیشن سے شروع ہوتی ہے۔

(شعبان) پھر یہ کنیا کی آمد کے ساتھ قریب آتا ہے، اس لیے سورج زاویہ زاویہ کی بجائے زاویہ زاویہ کی حالت میں اترتا ہے۔

(رمضان) تو سورج لیبرا میں غیر محفوظ سماک کے بجائے مقدام المطاف کے ستارے کے ساتھ اترتا ہے۔
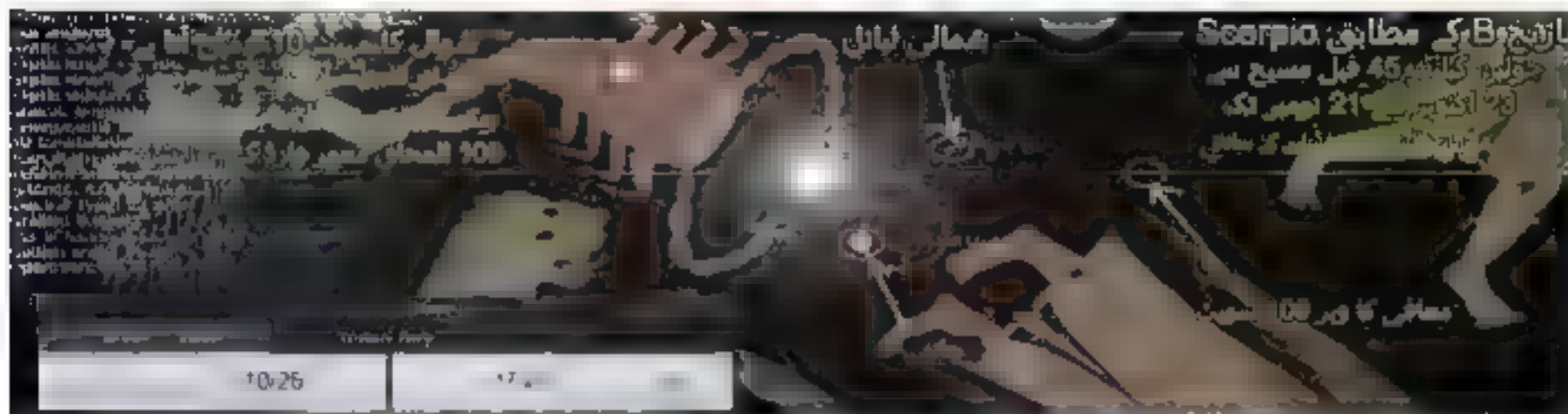
(شوال) سکورپیو جنوبی کی بجائے شمالی رقم کی پوزیشن میں آتا ہے

(ذوالقعدہ) دخ کی علامت سے، یہاں ہم آنے والے شتر مرغ کے ساتھ سورج کے نزول کا جوڑ دیکھتے ہیں۔

(دی الحجہ) اور سنپشس پریس سال 710 کے لیے مکر کے ساتھ ستارہ ایلا کے ساتھ جاری ہے

(پہلا صفر) اور کوب مین۔سعد السعود کی پوریشن سال 711 کے برابر ہے۔

(صفر دوم) پھر میش کا وقت آتا ہے، اور سورج اہم شاخ کی پوزیشن میں آتا ہے

(ربیع الاول) یہاں سورج 711 میں میس کی امد کے ساتھ جنوب کی طرف ڈھلنا شروع کر دیتا ہے۔
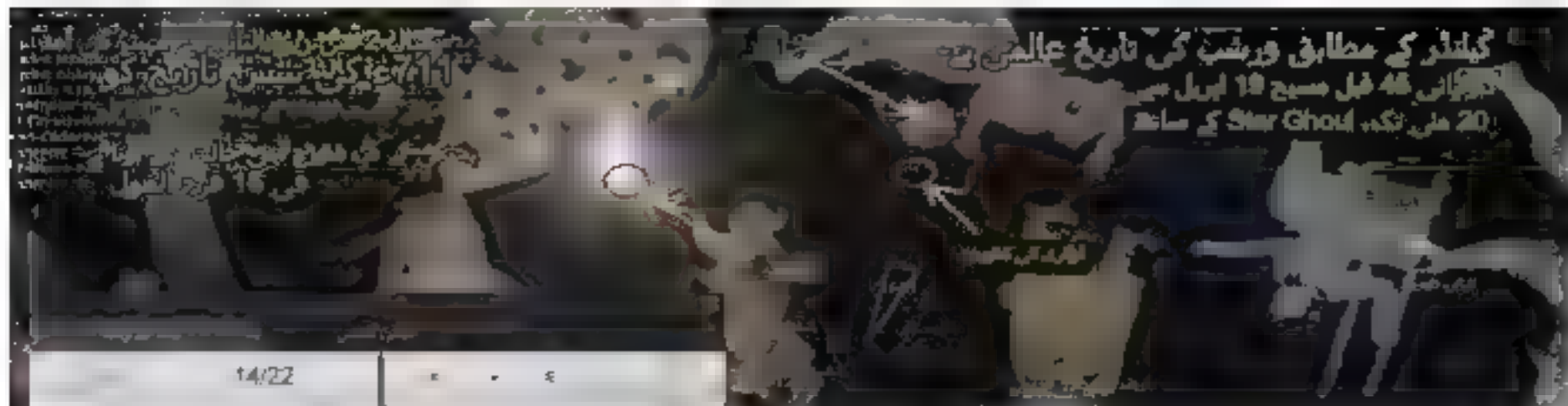
(ربیع ال ثانی

اور اسی طرح ...

مصوبوں کو دیکھنے کے بعد، محقق مندرجہ ذیل تلاش کرے گا:

ہم چاند کے مہینوں کے ساتھ برجوں کے اتار چڑھاؤ کو دیکھتے ہیں، جولین کیلنڈر، 45 قبل مسیح کے مطابق سورج کے نزول کی تاریخ سے افق کی لکیر سے 14 دن ویر برجوں کے مقامات اور نقاط بڑھتے ہیں- اور کس طرح ناصی اسے افق کی لکیر سے نیچے 14 دن تک لوٹاتا ہے. پھر یہ بتدریج 32 قمری مہینوں یعنی (16) قمری مہینوں میں محدود وقت کے درمیانی فاصلہ میں اپنی صحیح جگہوں پر واپس آجاتا ہے، یہاں تک کہ یہ اپنے عروج پر پہنچ جائے- مدت کے اختتام پر اور اگلی ناصی آنے سے پہلے، وغیرہ-

سالوں کے دوران رقم کے کیلنڈر کی تبدیلی
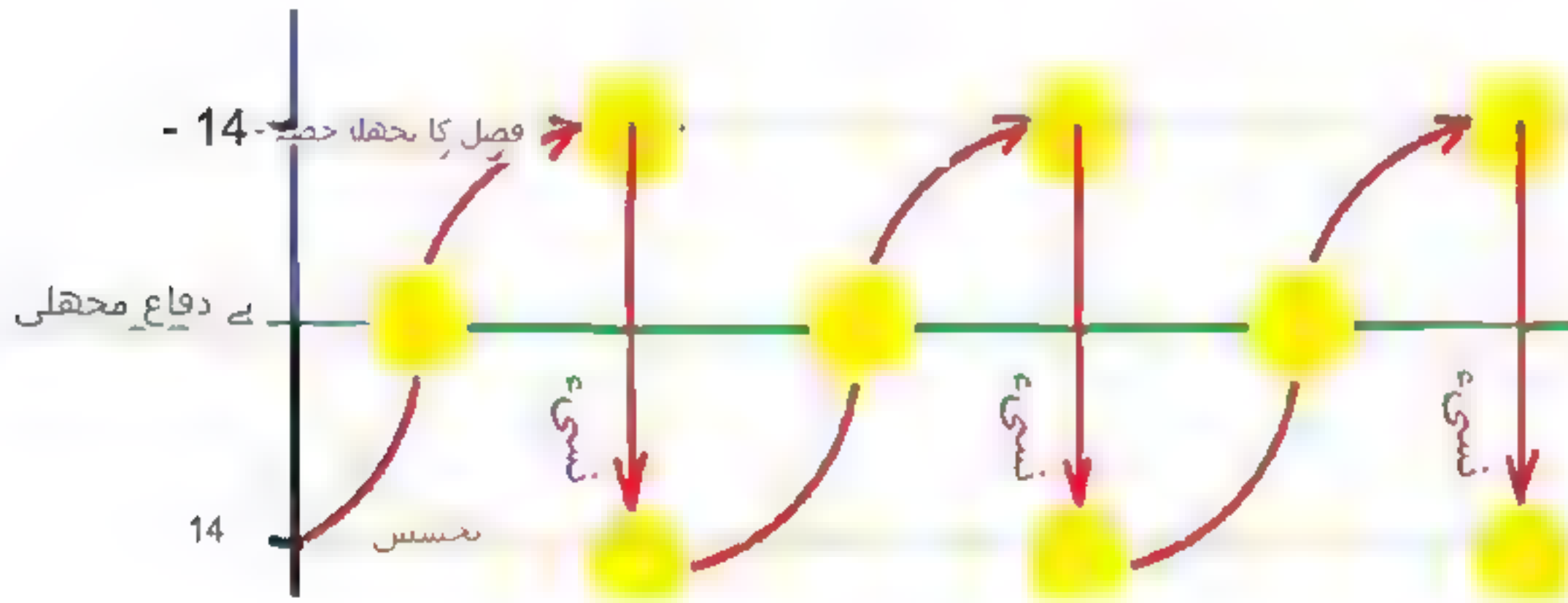
مطور شدہ کیلنڈر 45 قبل مسیح سے پہلے کا تھا- ررجیر تلال کے علاقے مس سکندر اعظم کا کیلنڈر 311 قبل مسیح ہے- یہ 10 مہینوں پر مشتمل ہے جس میں بے قاعدہ دنوں کا ہر مہینہ 17 دنوں سے 67 دنوں کے اتار چڑھاؤ کے برابر ہوتا ہے اس تضاد ہر سال کبھی 300 دن کا ہوتا ہے اور کبھی 400 دن کا ہوتا ہے اور اس میں چند اضافہ بھی ہوتا ہے- ہر آٹھ سال جو ایک ہی وقت میں شامل کیے گئے تھے، اس کا مطلب ہے کہ اگر ہم حالیہ جولیس کیلنڈر کے مقابلے میں کیلنڈر میں شامل کیے گئے دنوں کی تعداد کو دیکھیں تو یہ ہے- 311 قبل مسیح سے لے کر 45 قبل مسیح تک 497 دنوں کا اضافہ ہوا، لیکن یہ ترقی کر کے 12 مہینے لمبا ہو گیا۔ ہر مہینے کی قیمت 30 دن ہے، جس میں ہر آٹھ سال بعد ایک اضافی مہینہ شامل کیا جاتا ہے- (Ind Qatiya) کہتے تھے، یعنی لیپ کی مدت - BC 450)، جو سورج اور چاند پر منحصر ہے اور ایک لیپ مہینے کا اضافہ کرتا ہے، جیسا کہ یہ دونوں بابلیوں میں ہوا کرتا تھا- اور عبرانیوں کے پاس تھا، اور شاید یہ کیلنڈر ان سے منتقل ہوا تھا، اس لیے مٹی کو سورج اور چاند کے چکر کے درمیان حساب کرنے کی حیرت انگیز خاصیت معلوم تھی، اس طرح کہ مصری کیلنڈر کے ظاہر ہونے تک ہر 19 شمسی سال 235 قمری مہینوں کے برابر تھے- جنہوں نے سال کے مہینوں کو 13 مہینوں میں تقسیم کیا، جن میں سے ہر ایک کا چاند سے تعلق ہے، بلکہ وہ دریائے نیل میں ہر سال نئے سال کے آغاز کا انتظار کرتے تھے- اس کا سیلاب باقاعدگی سے آتا تھا اور اس کی تاریخ (مسارا) کے آخر میں نہیں تھا، لہذا لیپ مہینے کی مدت (ان کے لیے تیرھویں گریگورین کیلنڈر پانچ دن اور چھ دن کے درمیان اتار چڑھاو کرتا تھا) سال 365 دنوں سے ہر سال کے 366 دنوں کے برابر ہے- اس طرح، انہوں نے آخر کار 45 قبل مسیح میں جولیس کیلنڈر کا استعمال کیا- یہ سوچتے ہوئے کہ یہ کیلنڈر ایک ہی وقت میں آسمانی برجوں اور موسمی سال کے قطبوں کے ساتھ مکمل طور پر مطابقت رکھتا ہے، انہوں نے 67 دن کی مدت کو حذف کرنے کے بعد اس وقت کے برجوں کے آغاز کے نقاط مقرر کیے تاکہ دسمبر کی رات- 24 ان کے لیے سب سے طویل رات کی تاریخ سے مطابقت رکھتا ہے، بالکل ستارے میں مکر کے آغاز کے ساتھ- برن کا خیال ہے کہ یہ تمام پوائنٹس فکسڈ پوائنٹس ہیں- ان کا خیال تھا کہ سال کی طوالت 12 مہینوں کے برابر ہے، اور مہینوں کی لمبائی (30) اور (31) دنوں کے درمیان بدلتی رہتی ہے، اس لیے اس کی طوالت (365.25) دنوں کے برابر ہوتی ہے، اس لیے انھوں نے اس اور اس کے درمیان تبدیلی کا تعین کیا- اسمٹ کی ستاروں کا کیلنڈر (365 256363) سے (0 006363)، اور یہ بہت چھوٹا فرق ہے، یعنی ہر 1000 سال میں 6 دن کی قیمت پر، کیونکہ یہ تبدیلی جزیرہ نما عرب کے باشندوں کے لیے سادہ اور معمولی تھی- اور بصرہ، اسلامی نشاۃ ثانیہ کے دوران جو سال (800 AD - 1100 AD) کے درمیان واقع ہوئی تھی، لہذا ہم دیکھتے ہیں کہ انہوں نے ماضی میں رقم کے نشانات کے مقامات اور ایام کا تعین اس طرح کیا تھا کہ گویا وہ ان کے لیے متعین نکات تھے- بارہ مہینوں کے ناموں کے درمیان اپنے مقررہ وقت پر آنے اور باقاعدگی کے ساتھ، لیو کے نشان کے خاتمے کی پوزیشن ہر سال 14 اگست کو ان کے لیے آتی تھی، اور اس مختصر مدت میں صرف دو دن ہی انحراف کرتی تھی، جب ابن قتیبہ نے اسے اپنی کتاب میں 889 عیسوی میں درج کیا، تاہم، خط استوا کے ساتھ اور دو مداروں کے ساتھ، جس کا اندازہ بعد میں گریگورین کیلنڈر سے لگایا گیا: (365 2425) دن، جو کہ اس وقت کی لمبائی سے مختلف ہے- رقم کے حساب سے سال: (0.013863)، یعنی ہر 1000 سال میں 14 دن، جو مختلف ہوتا ہے اور آگے بڑھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ جب انہوں نے سالوں کو کم کرنا بند کر دیا (100-200-300-500-600)- -700-900-1000 - 1100)، یعنی 1200 سال کے عرصے میں نو دن، انہوں نے اس طرح سے سورج کے گرد زمین کی گردش اور قطبوں کے درمیان اس کی حرکت کو محفوظ کیا، اور اگر وہ آسمان میں برجوں کے مقامات کو محفوظ کرنا چاہتے تھے اسی عرصے میں نو دیگر دنوں کو حذف کرنا ضروری تھا، یعنی: 1200 سال کی اسی مدت میں مزید 9 سال کو کم نہ کرنا، تاہم، اگر وہ واقعی ایسا کرتے یہ اور برجوں کی ابتداء اور ان کے مقامات کو محفوظ کیا جائے گا، سال کے دنوں کا آغاز چار موسموں سے ہوا اور وہ بھی اپنے اوقات سے نمایاں طور پر ہٹنے لگے گریگورین کیلنڈر 1582 عیسوی میں زمین کے مدار کے ساتھ صرف سورج کے کھڑے ہونے کے پوائنٹس کا تعین کرنے کے ساتھ- بشرطیکہ شمسی سال کی طوالت صرف 2425 365 دن ہو، کیونکہ سورج کے ساتھ گردش کرنے والے زمین کے محور کی لمبائی وہی ہے جو موسموں سے مہینوں کا تعین کرتی ہے اور ہمیں فراہم کرتی ہے صحیح اور مطور شدہ موسمی سال زراعت-

اس کا مطلب یہ ہے کہ سکی موسمی سال 2425 365 کی لمبائی اور رقم کے سال کی لمبائی کے درمیان ایک مسلسل تبدیلی ہے-

365.256363 مستقل طور پر۔ اور یہ فرق (0 013863) ہے، جو تقریباً ہر 1000 سال میں تقریباً 14 دن کا ہے اور ہم نے اس فرق کو سال 45 قبل مسیح اور سال 2017 اور 2017 کے درمیان جولین اور گریگورین کیلنڈرز کے اوورلیپ کی وجہ سے لگایا ہے۔ ہمیں ان اختلافات کو ذہن میں رکھنا چاہیے جب کسی پرانی کتاب کو پڑھا جائے مثال کے طور پر اس قسم کی کتاب کی طرح سال 400 اور 1500 اور ستاروں کی پوزیشنوں کے بارے میں اس کا وژن اور ان کا موازنہ جولین کیلنڈر (365.25) سے اس وقت کیا گیا تھا، اور ان کا موازنہ سال 2017 کے نقاط سے کیا گیا تھا، یعنی دس دنوں کو حذف کرنے کے بعد جو 1582 میں پیش آیا تھا۔

اگر ہم سال 45 قبل مسیح اور سال 2017 کے درمیان فرق کا تعین کرنا چاہتے ہیں، تو ہمیں انحراف کی کل قیمت لینا چاہیے جو کہ 27 5 دن ہے، قطع نظر اس کے کہ دونوں کیلنڈرز کے اوورلیپ ہوں، کیونکہ سال 325 میں تین دن کو حذف کرتے ہوئے سال میں 10 دن کو حذف کرنا 1582 کا مطلب یہ ہے کہ گریگورین کیلنڈر کو پوری مدت کا احاطہ کرنا چاہیے، مطلب یہ ہے کہ فرق مکمل اور بغیر کسی فرق کے ہونا چاہیے، اور یہ (2-2) دنوں کے درمیان کی قدر ہے، اور یہ کہ کوئی بھی پروگرام اس مدت کے اندر تبدیلی کا تعین کرتا ہے۔ اس سے زیادہ یا اس سے زیادہ۔

یقیناً اس نے غلطی کی۔

اس کے مطابق، آج اپنائے گئے گریگورین کیلنڈر کی بنیاد پر، ایک مکمل نشان کی قدر کے حساب سے رقم کے نشانات کی تبدیلی اس طرح ہوگی

چونکہ رقم سال کی لمبائی کے برابر ہے: 365.256363 اور

گریگورین سال کی لمبائی کے برابر ہے: 365.2425

ان کے درمیان فرق ہے: 0.013863 دن

رقم کے مہینے کی لمبائی کے برابر ہے: 365.256363 + 12 = 30.43803025

اگر سمت ہر 1000 سال بعد 863 13 دن ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ صرف 43803025 30 ہر ایک میں شفٹ ہوں گے

س = (سال 2195.6308338743 = 13.863 + (30.43803025 x 1000

چونکہ جولین کیلنڈر 45 قبل مسیح میں شروع ہوا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ سال 2195 - 45 = 2150 میں بالکل انحراف ہو جائے گا۔

رقم کا کیلنڈر ایک پوری رقم کے نشان کی قیمت پر اس کے نقاط پر مبنی ہے جہاں سے یہ 45 قبل مسیح میں شروع ہوا تھا۔

یعنی 18 فروری 45 قبل مسیح میں Pisces کا آغاز ہے۔ میش کا آغاز 2150 عیسوی میں ہونا چاہیے۔ 20 مارچ کو۔
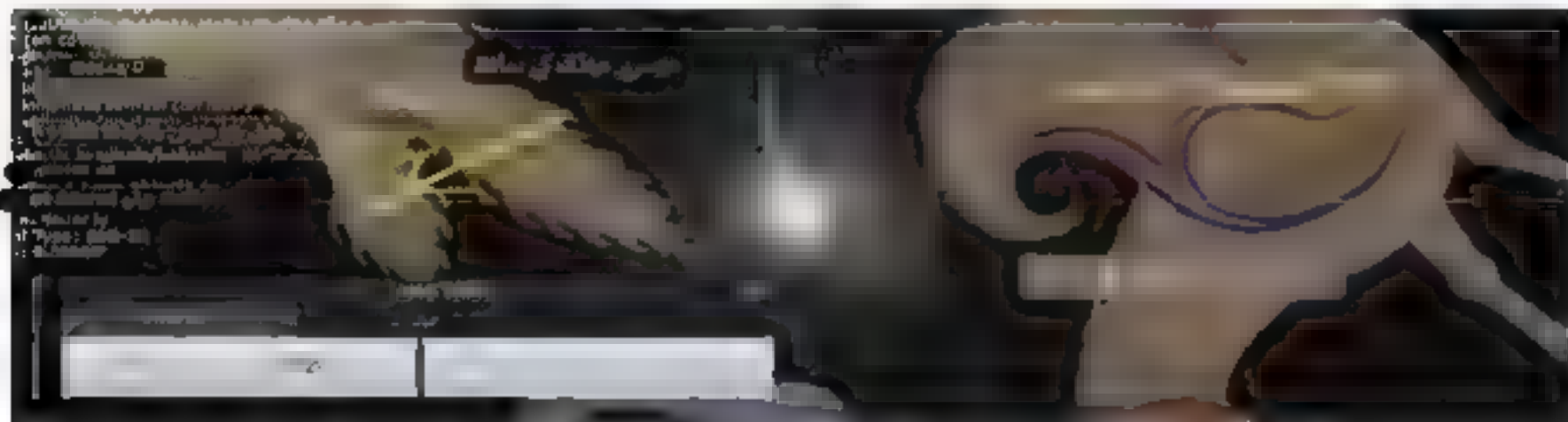
45 قبل مسیح سے ایک مکمل نشان کی تبدیلی۔ سال 2150 عیسوی تک، 2/18 سے 3/20 تک

مجھے ستولوریم پروگرام میں ایک اور طریقہ ملا جو تمام نقاط کو خالصتاً گریگورین کیلنڈر میں بدل دیتا ہے۔

سال 45 قبل مسیح اور سال 2017، تاکہ یہ ہمیں اس مدت کے اندر (2-2) دنوں کے درمیان مکمل فرق دکھائے:

میں آپ کو 45 سال قبل مسیح کے درمیان لیو، لیبرا اور میش کی شروعات بتاؤں گا اور ان کا موازنہ سال 2017 میں ان کے آغاز کے نقاط سے کروں گا تاکہ اس مدت اور ہمارے دنوں کے درمیان تبدیلی کی قدر کو دیکھا جا سکے۔ مساوی اور دمشق کا شہر برجوں کے لئے ایک مشاہداتی نقطہ کے طور پر۔

درج ذیل مثالوں میں

23 جولائی اور 20 اگست کے درمیان فرق، یعنی 28 دن کا فرق
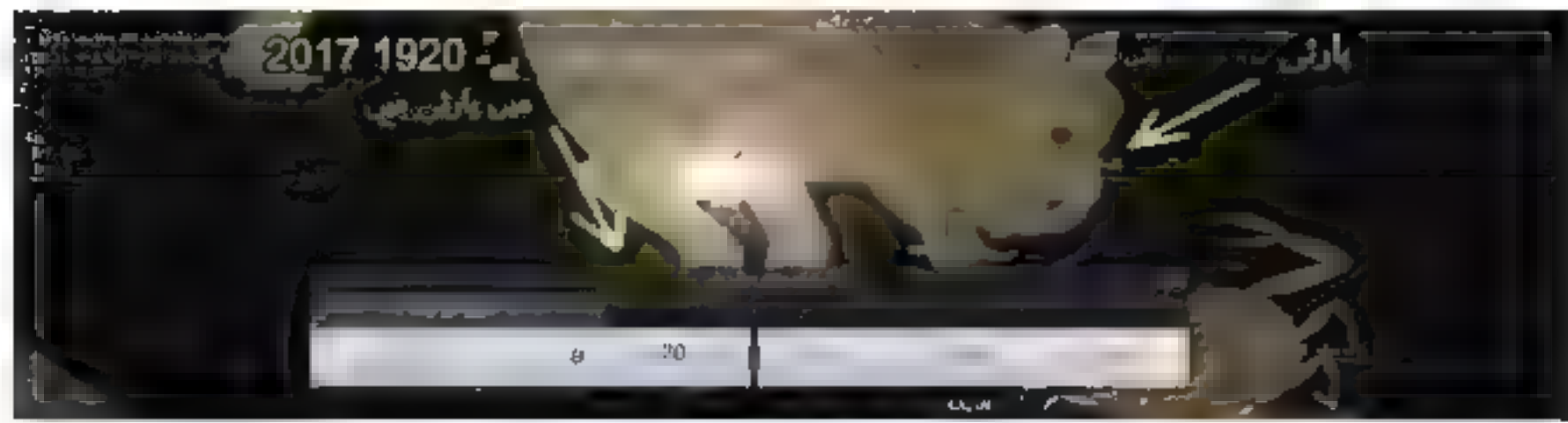
28 = 20 + 8

لیبرا کا آغاز 45 قبل مسیح میں 7 اکتوبر اور 3 نومبر 2018 ہے۔

24 + 3 = 27، یعنی 27 دنوں کا فرق

45 قبل مسیح سے میش کی تبدیلی۔
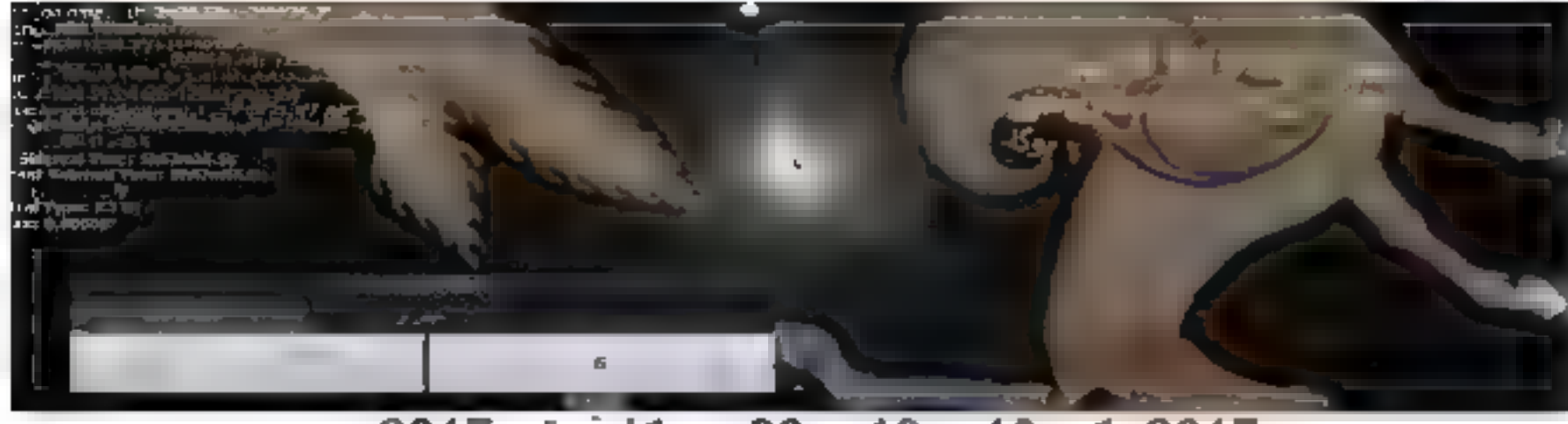
2017 تک، 10 + 18 = 28 دن کا فرق: 2017 سے

اس بناد بر 2195 سال کا ہر دور اسماں کے برجوں کے درمیاں ایک نئی نسانی کا اغاز ہوتا ہے اگر ہم زمانہ کو 45 قبل مسیح کہتے ہیں- سال 2150 عسوی تک مکر کا دور ہے، اگلا دور 2150 سے 4345 تک دح کا دور ہوگا، اس کے بعد سکورپیو کا دور آئے گا، وغیرہ- ..

45 قبل مسیح میں مکر کا اغاز

سال 2150ء

21 دسمبر 4345 عیسوی میں سکورپیو کے اغار کی طرف پیچھے ہٹتا اور اسی طرح......

میں نے کتاب کے شروع میں اس پروگرام کو ڈاؤن لوڈ کرنے کا لنک دیا ہے تاکہ قاری خود اس سے استفادہ کر سکے-

آسمان کے اندر چاند کے گھر 2000 سے 2019 تک کے نشانات ہیں-

ابھی تک، میں آپ کو سال 2000 سے لے کر 2019 تک، نئے چاند کے دنوں سے لے کر آسماں کی رقم کے اندر چاند کے مراحل پیش کروں گا، اور میں آپ کو ہر قمری مہینے کا استحکام دکھاوں گا- ہر 32 قمری مہینوں پر دستخط کریں، اور اپ دیکھیں گے کہ رقم کے کوارڈینٹ پوائنٹس ہر 19 سال بعد بالکل اسی نماط کو دہرایے ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ ہر 2195 قمری سال میں ایک مکمل رقم کے مہینے کے ساتھ ستاروں کی پوزیشنوں میں فرق ہوتا ہے، مطلب یہ ہے کہ نماط 45 قبل مسیح میں سال 2150 عیسوی میں ایک مکمل رقم کے مہینے کی قدر میں فرق ہوگا-

محرم کے مہینے کے چاند کے مراحل، صفر 1، 2000 سے 2019 تک، دخ اور مکر کی علامتوں کے درمیان-

یہ اے وایے دنوں میں سے

تک یہ بعض سورج اور چاند کا ملا
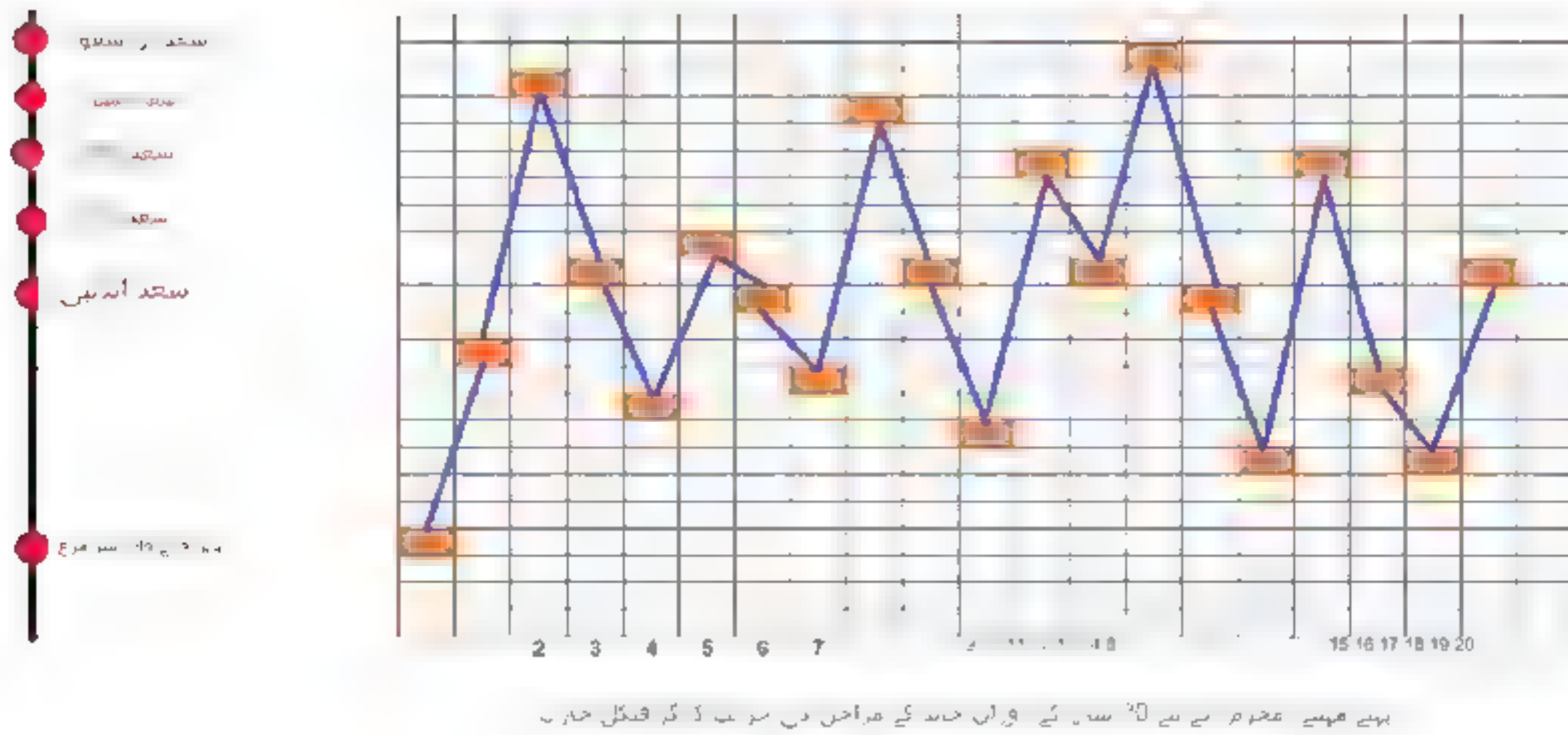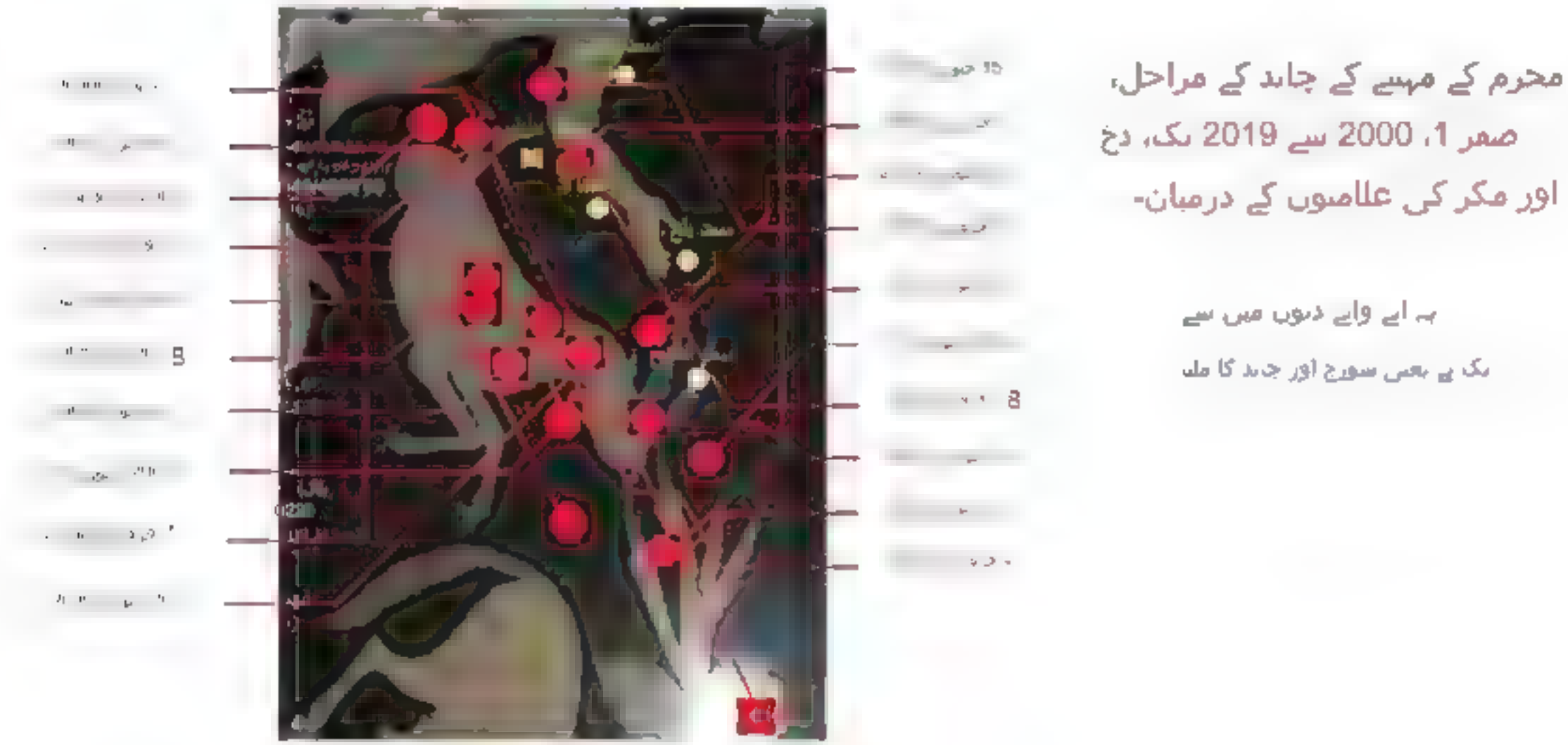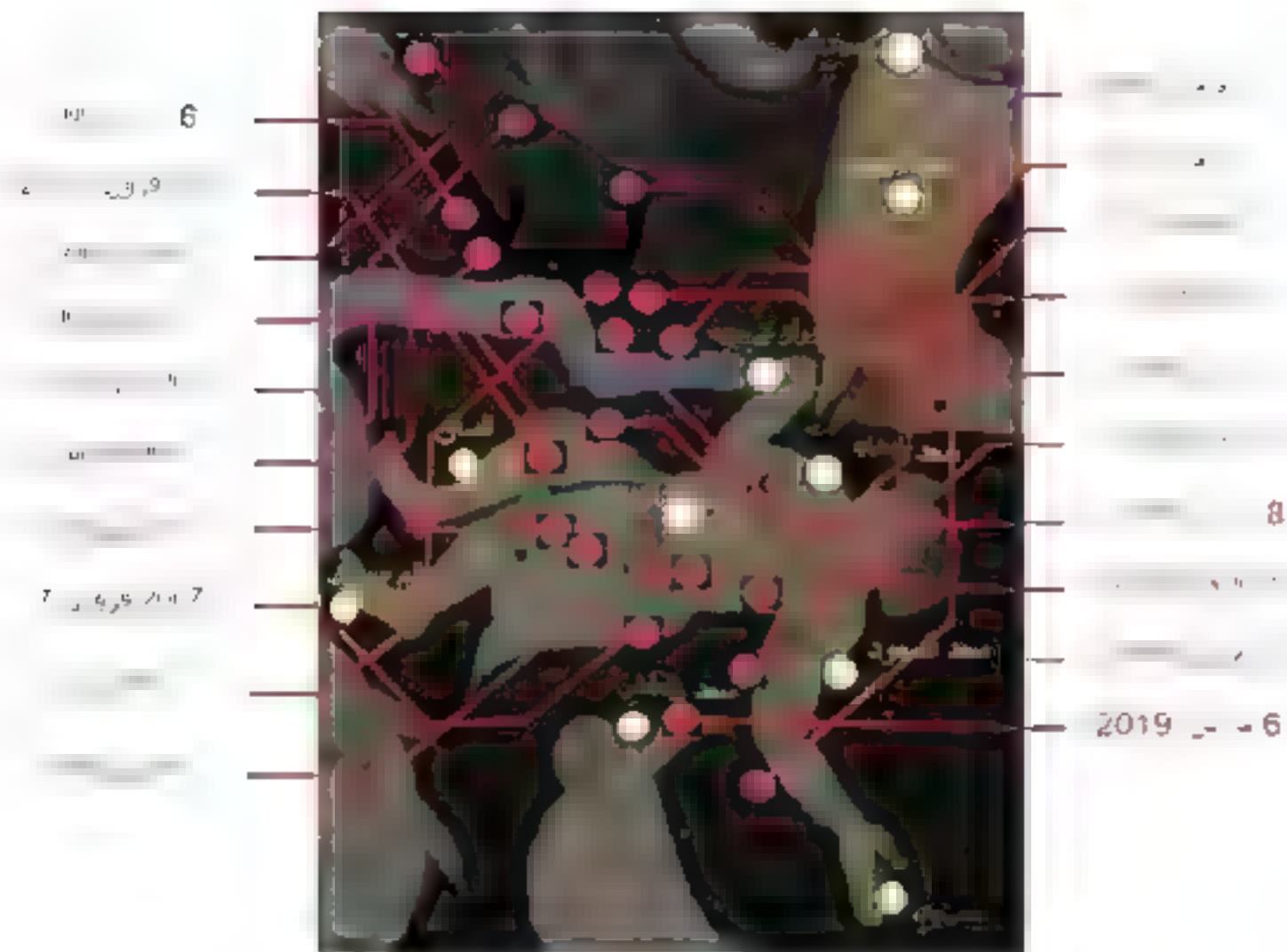
صفر کے دوسرے مہینے ک
چاند 2000 سے 2019 تک رہا ہے۔
مکر اور کوب کے درمیاں

مہاں کے دنوں سے، یعنی
سورج اور چاند کی ملاقات
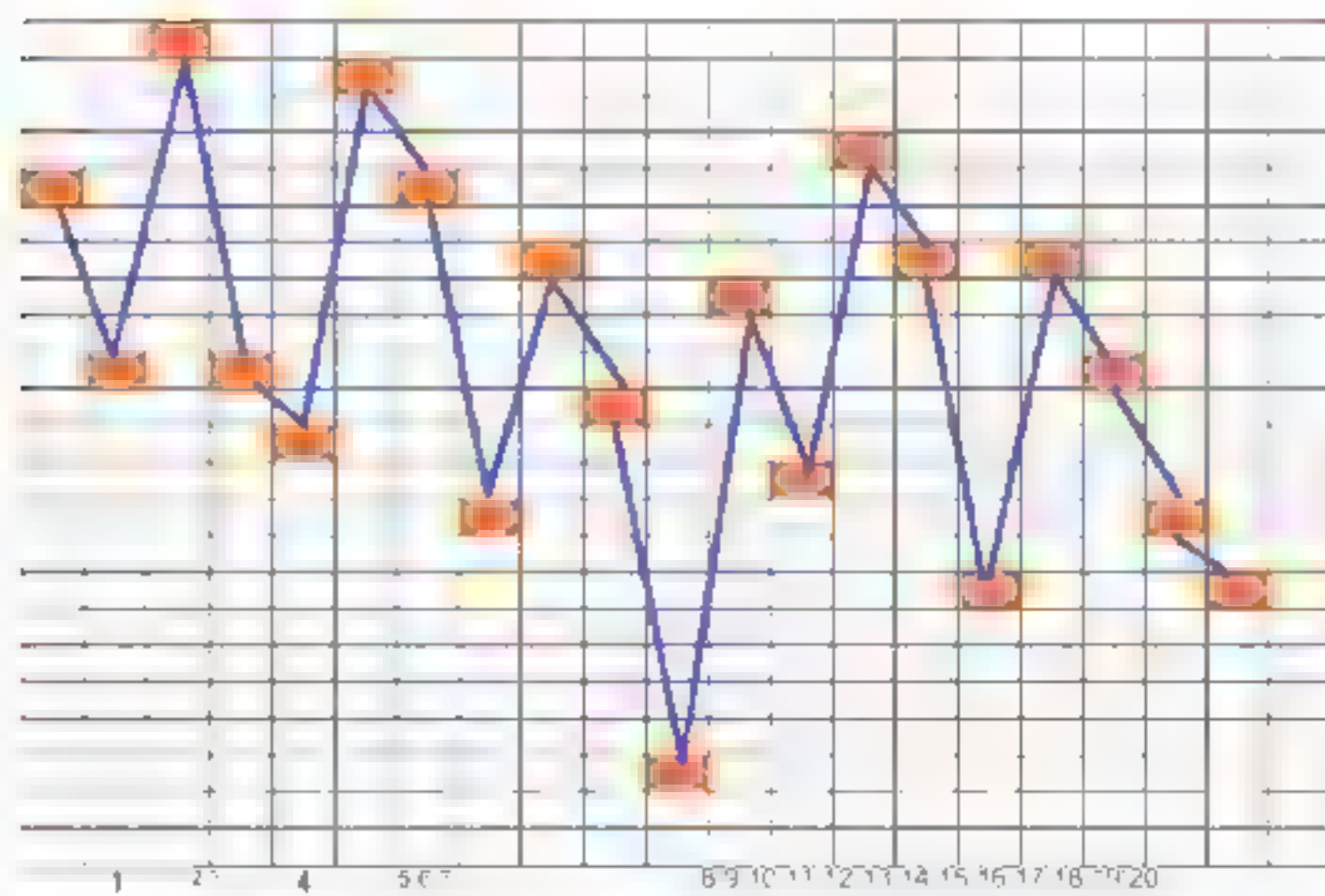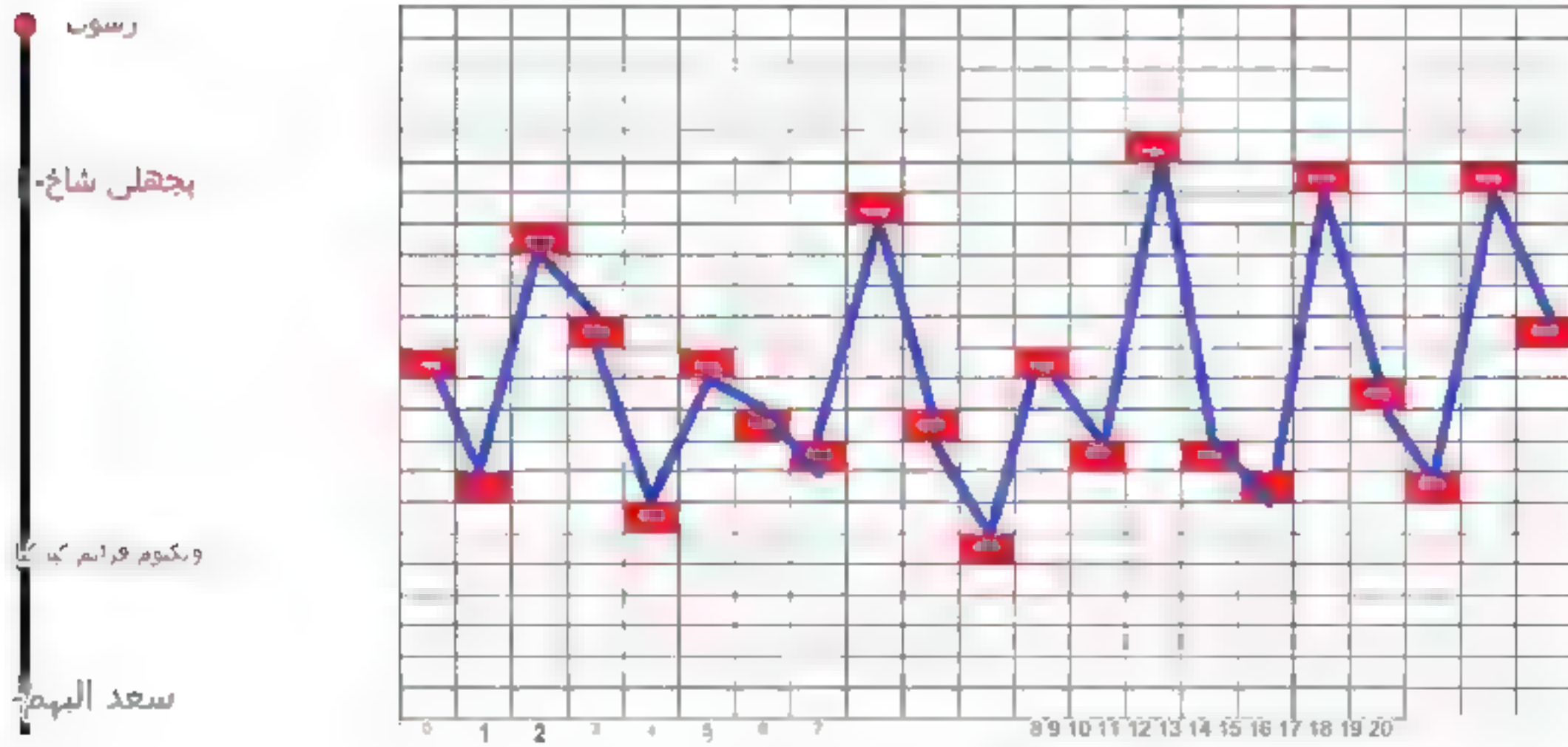
ماہ ربیع الاول کے لیے 20 سال کے دوران چاند کے مراحل کی حرکت کا چارٹ
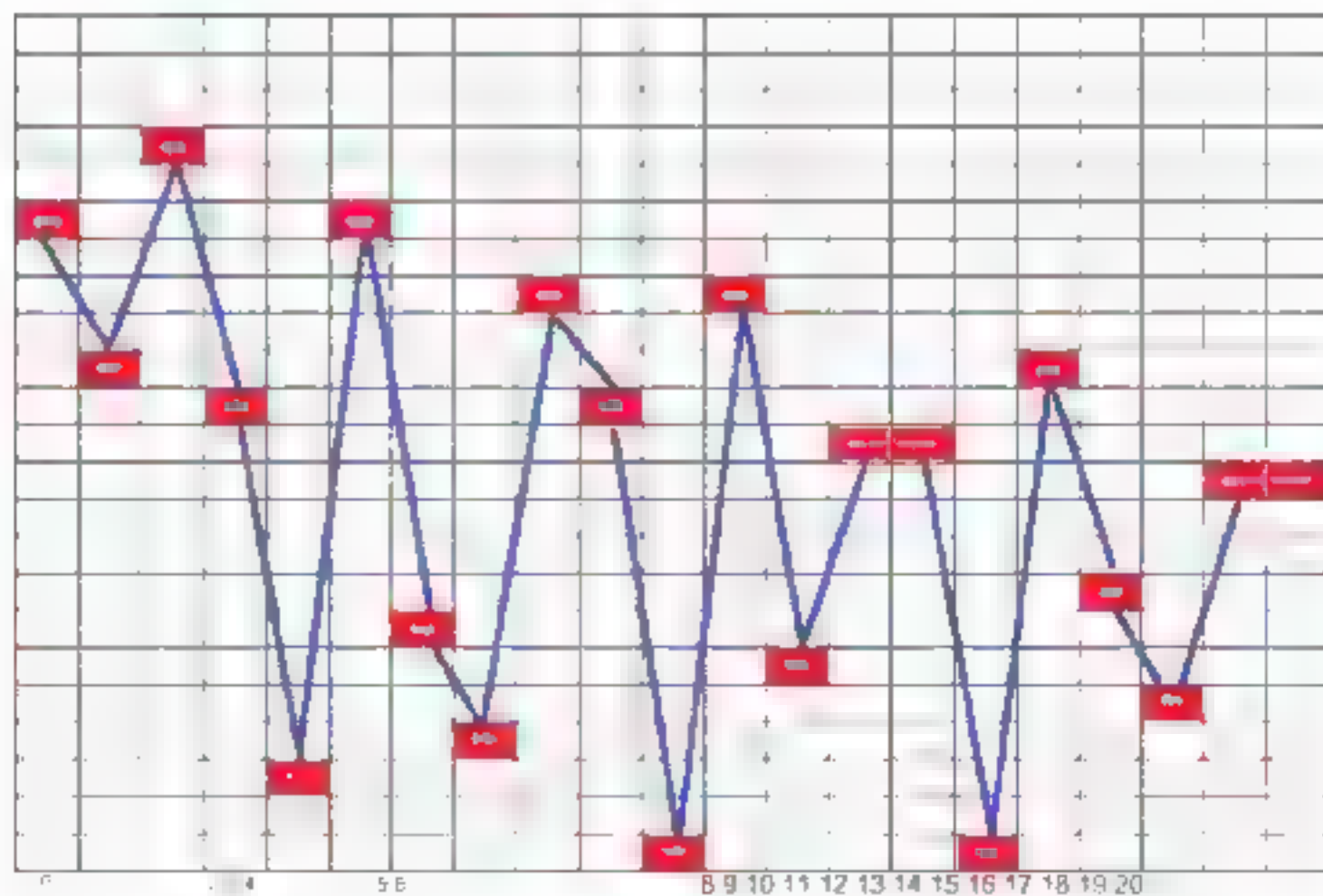
ماہ ربیع الثانی کے لیے 20 سال کے دوران چاند کے مراحل کی حرکت کا چارٹ
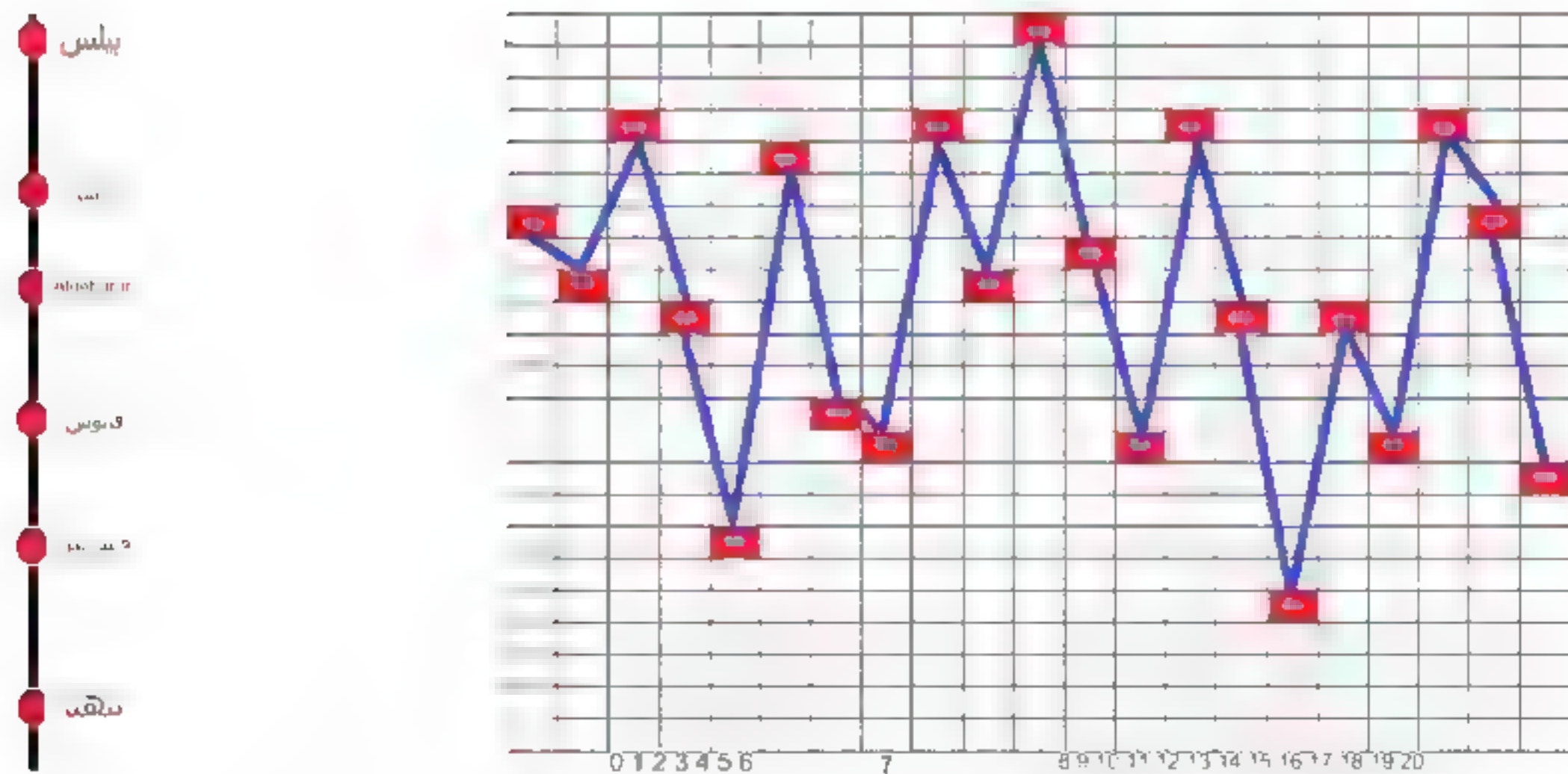
ماہ جمعۃ الاول کے لیے 20 سال کے دوران چاند کے مراحل کی حرکت کا چارٹ
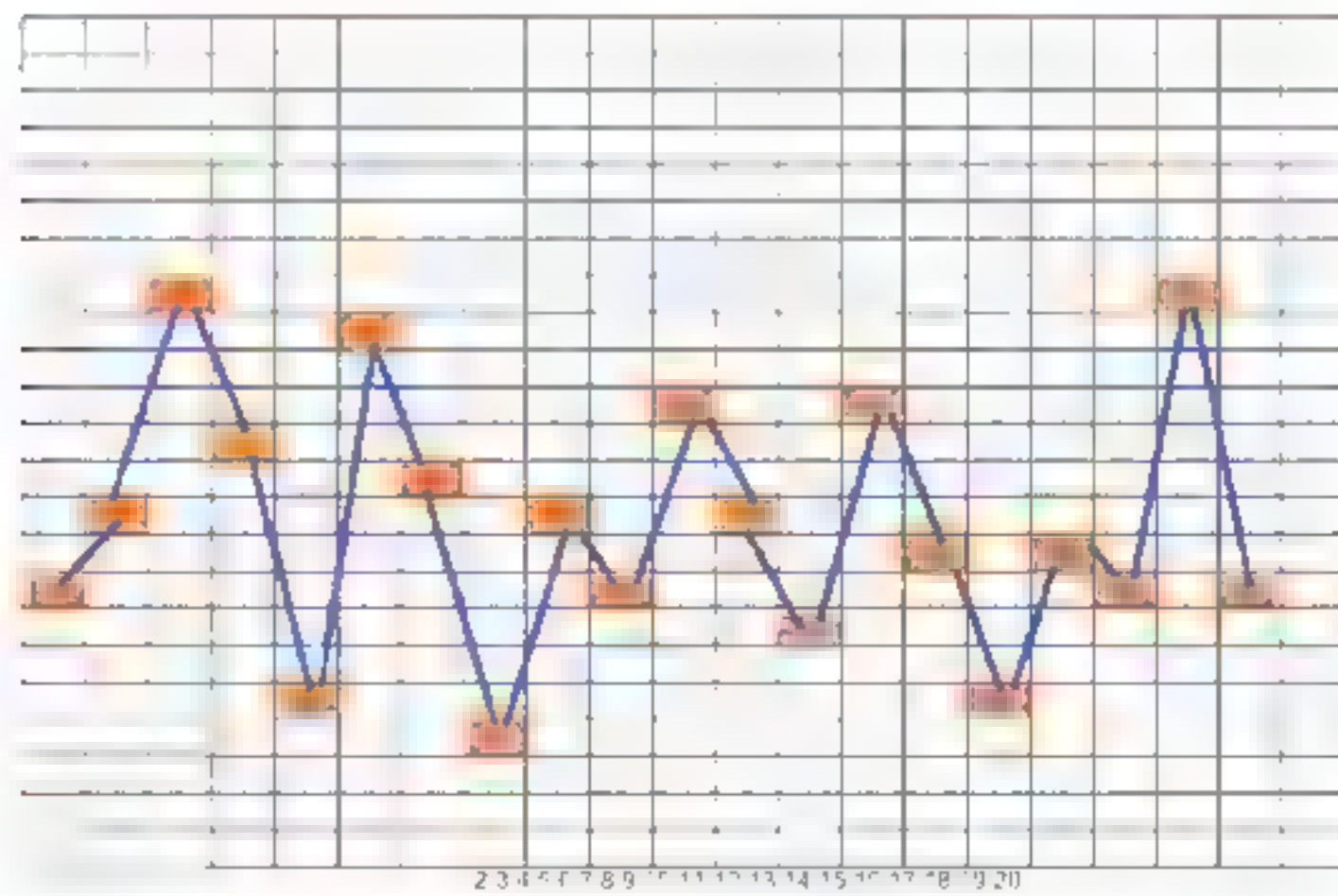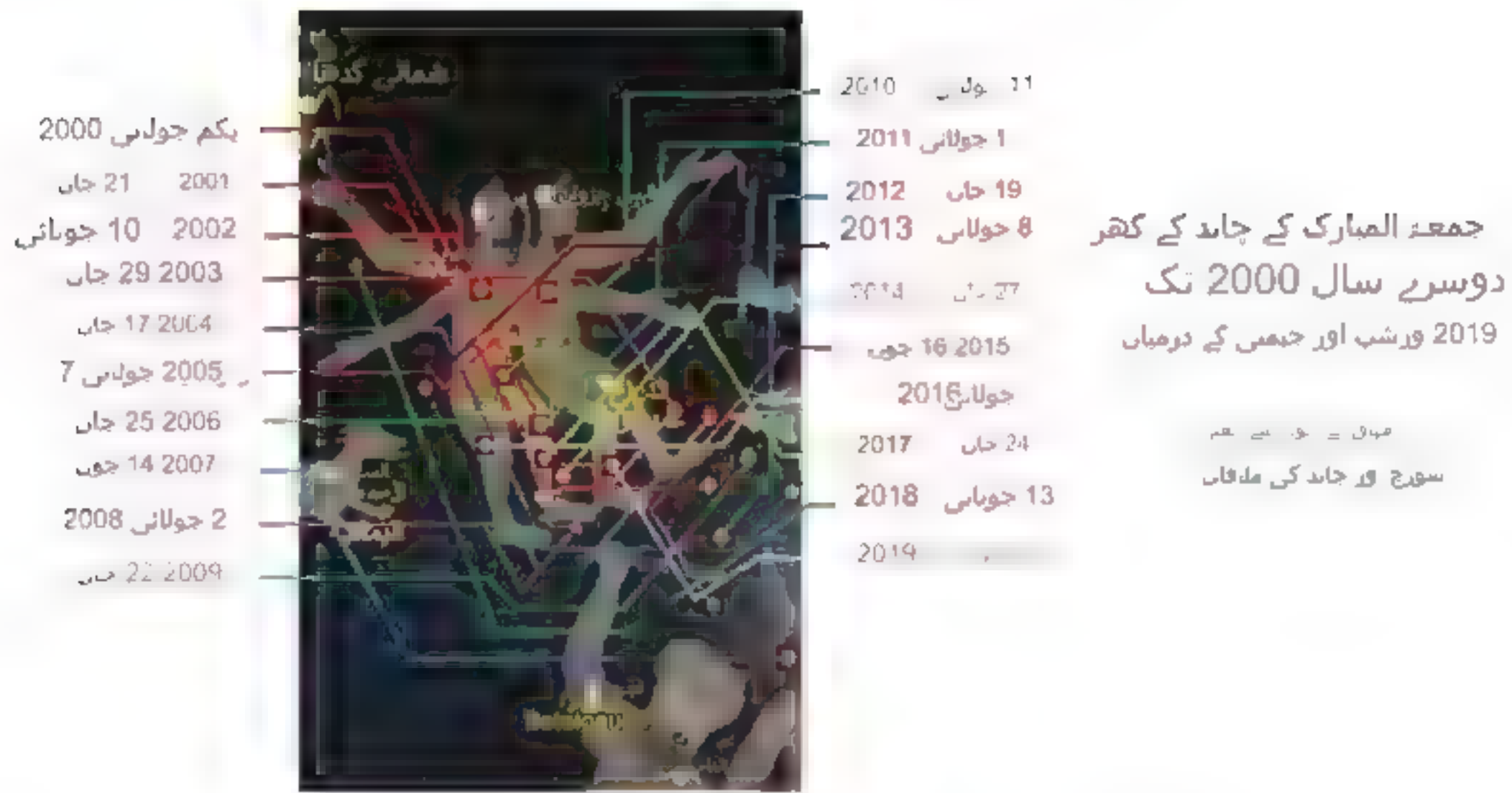
ماہ شعبان کے چاند کے مراحل
2000

خالص
سیر کا سر
بارش

0 1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20

ماہ ذوالحجہ کے 20 سال کے دوران چاند کے مراحل کی حرکت کا چارٹ
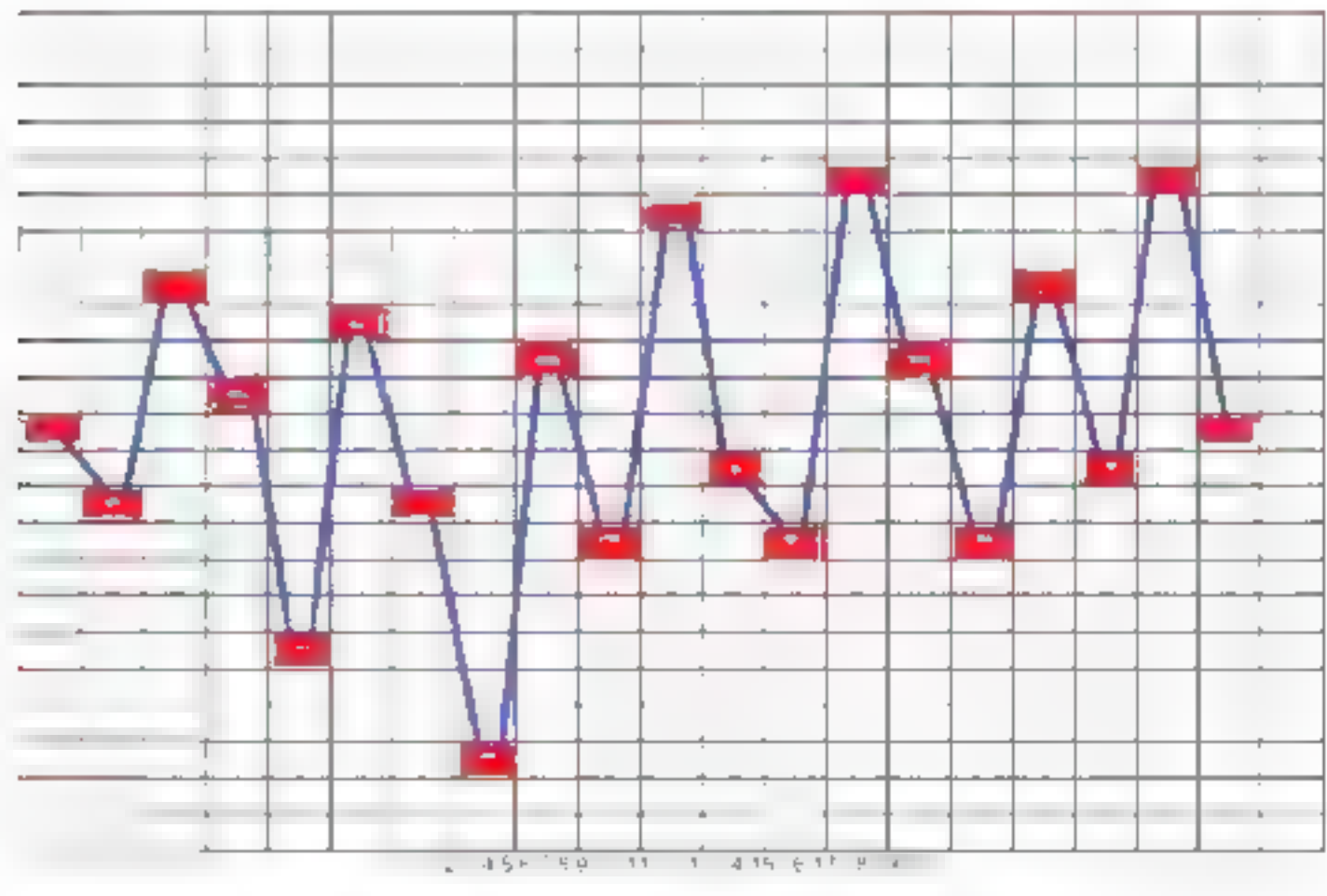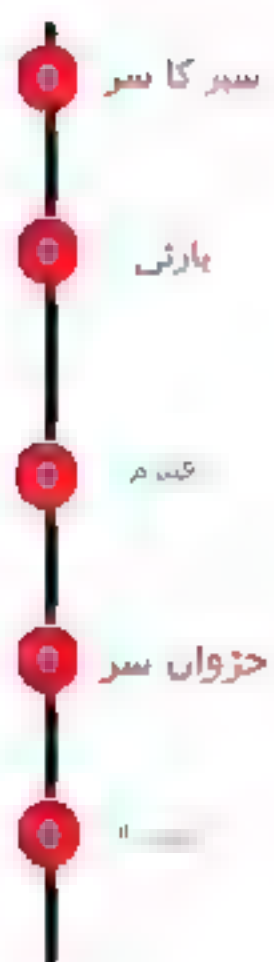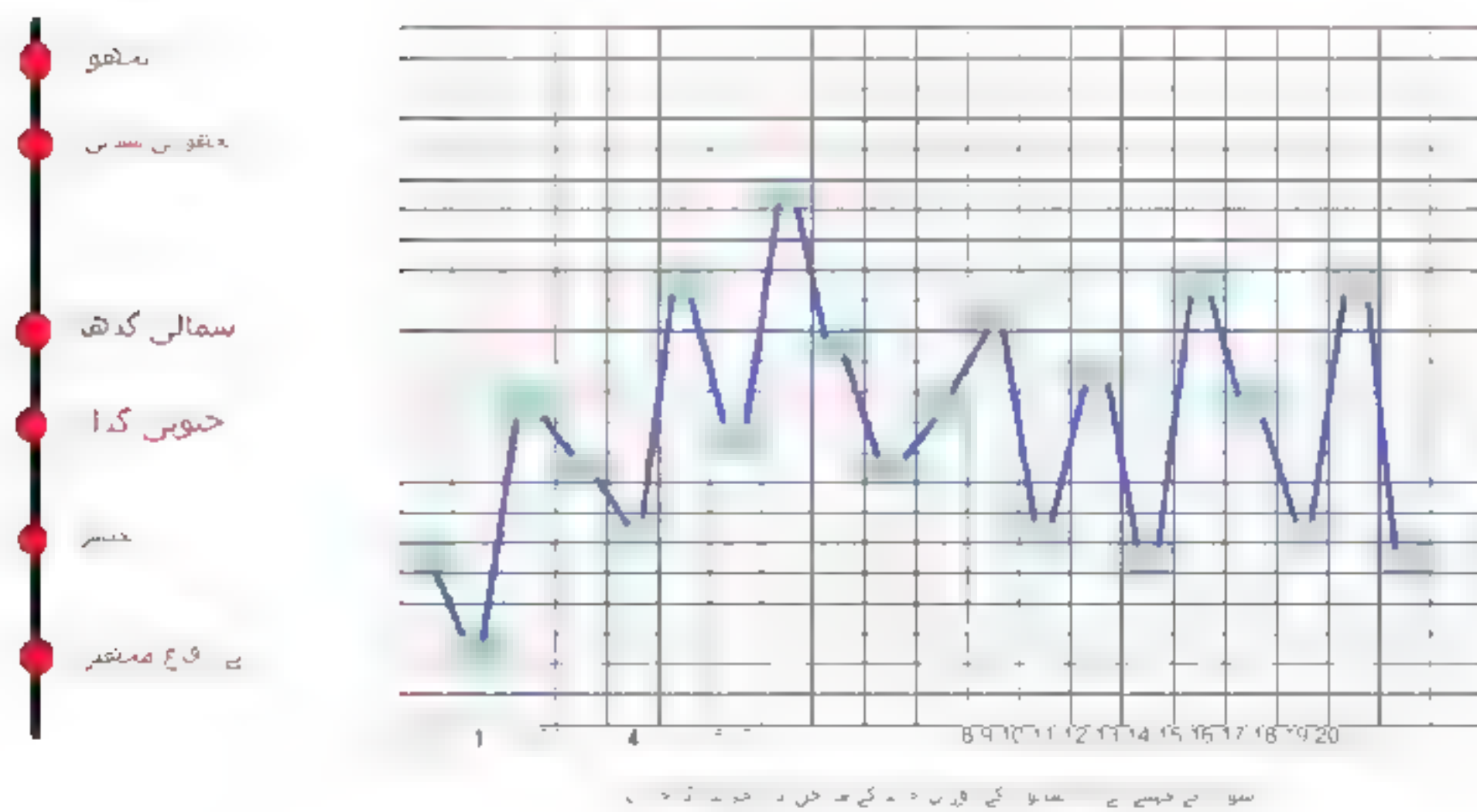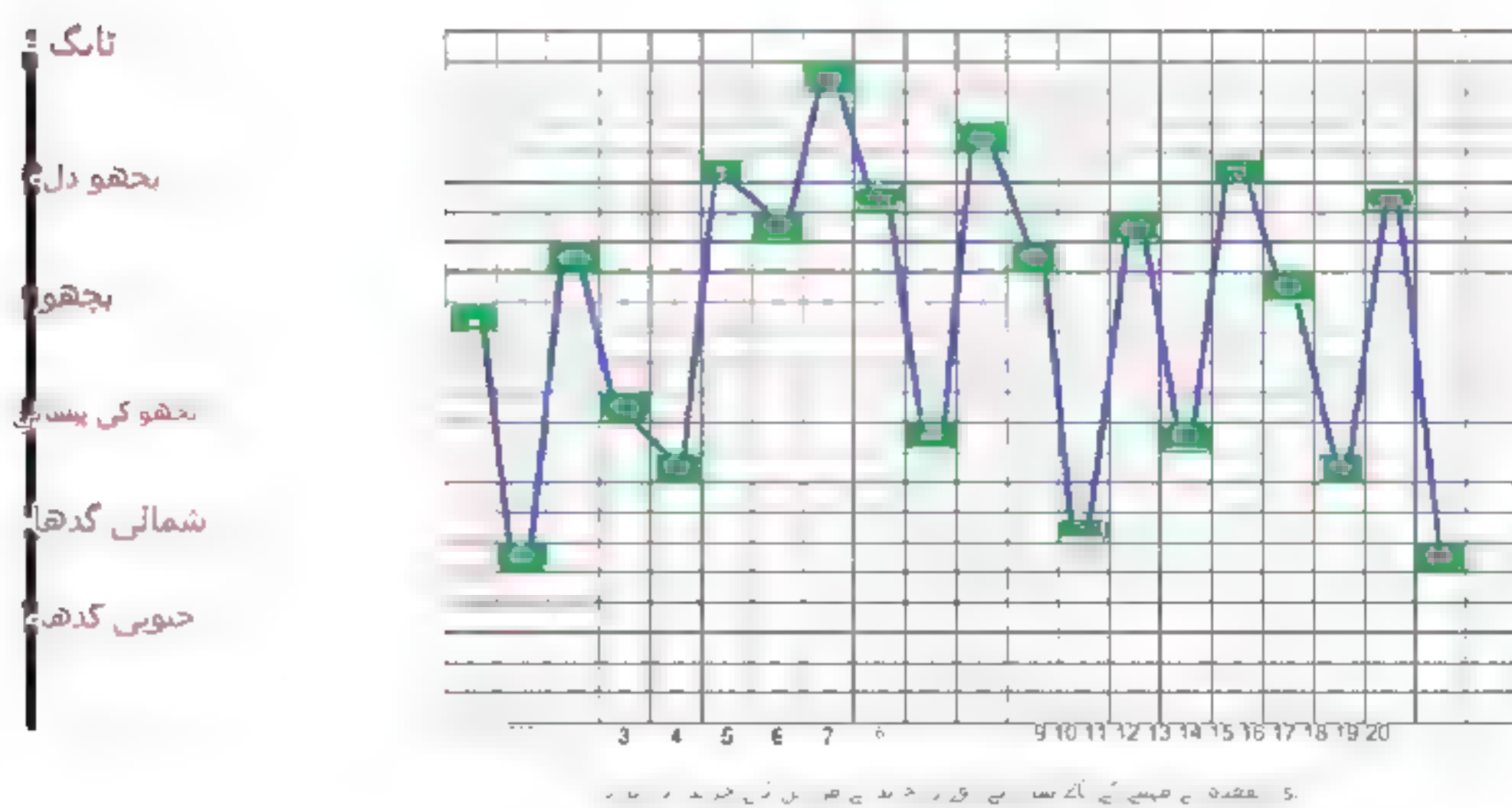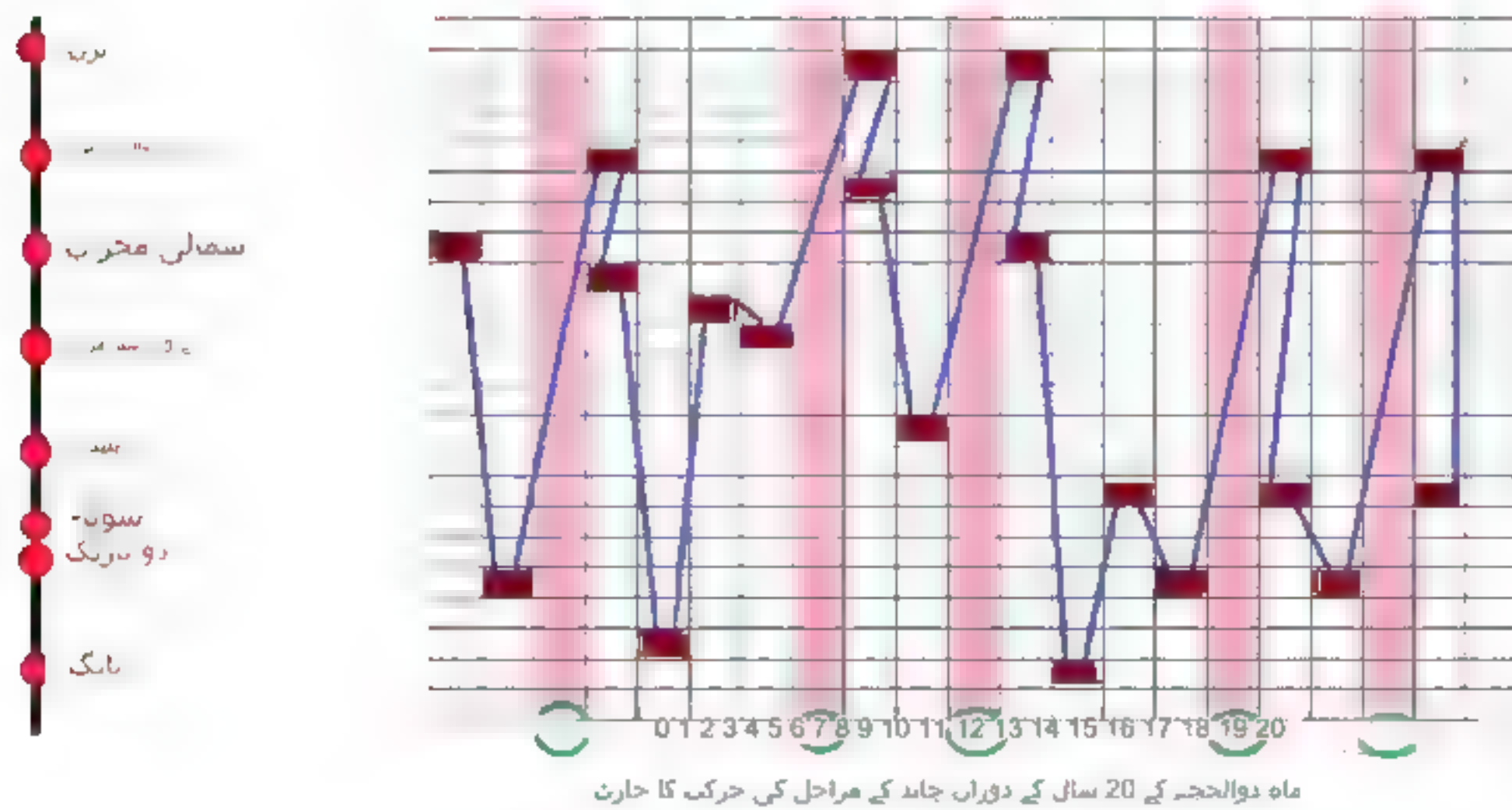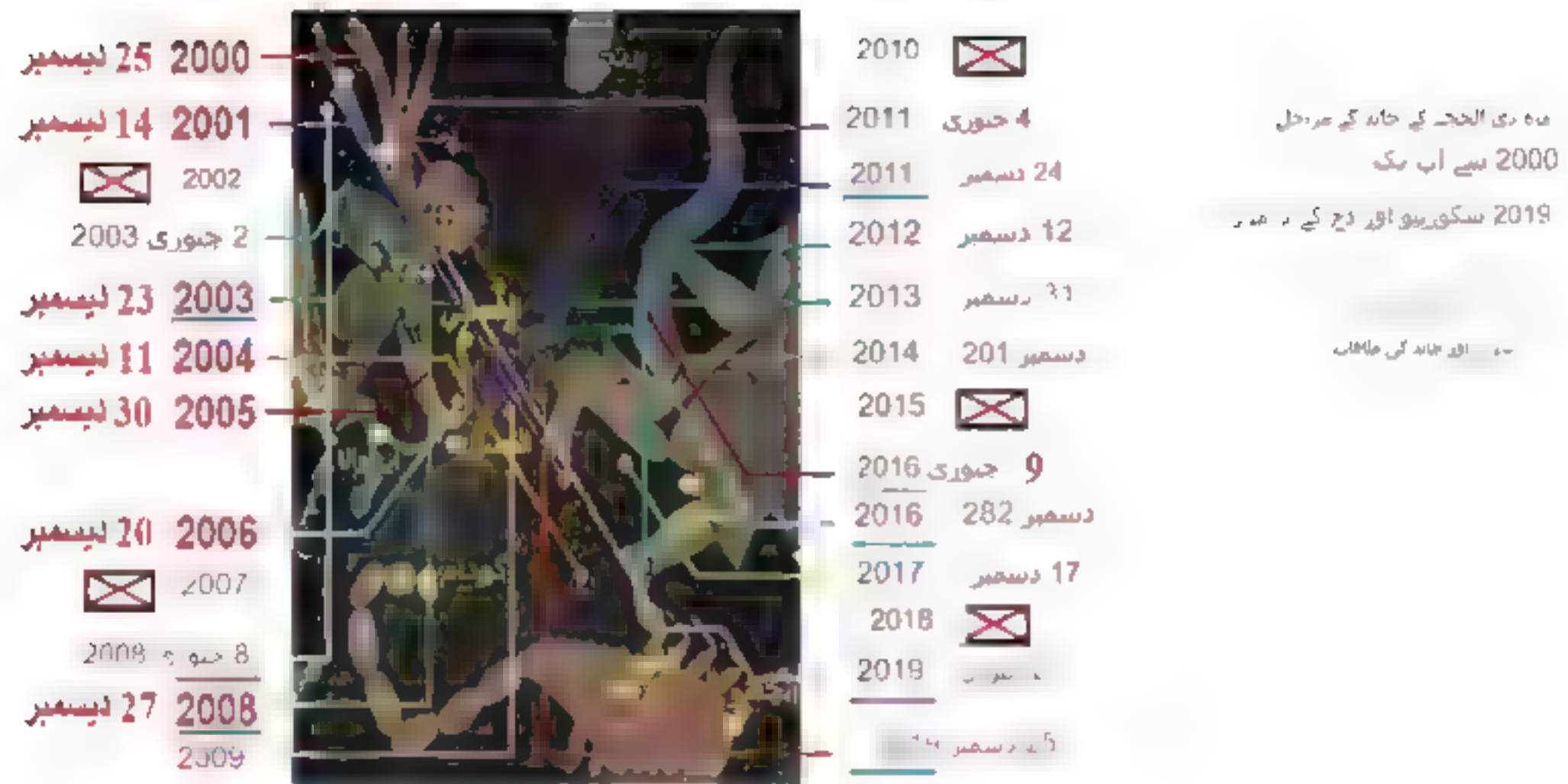
یہ چارٹس 2000 سے 2019 تک کے ہیں۔

ماہ رمضان میں چاند کے مراحل

میں سب سے پہلے ماہ رمضان کے نقاط رقم کے اندر اور 610 عیسوی سے 633 عیسوی تک کے 23 جولین شمسی سالوں کے دوران پیش کروں گا، جو کہ 610 میں قرآن کے نزول کے بعد دعوت کے سال ہیں- رمضان کے مہینے میں شب قدر سے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک، یعنی اذان ختم ہونے تک، تاکہ ہم اس خاص مہینے کی قدر و قیمت کو دیکھیں دو مہینوں کے درمیان اس کا زوال ستمبر (L) اور اکتوبر (T) (1)، کال کے ان دنوں میں-

اس کے بعد میں آپ کو نجومی رقم کے نقشے پر اس کی وضاحت کروں گا تاکہ آپ دیکھ سکیں کہ اس مہینے میں چاند کے گھروں کے نقاط اس مدت کے دوران ستاروں کے درمیان کس طرح اتار چڑھاؤ آتے ہیں اور انیسویں سال میں وہ عین نقطہ آغاز پر کیسے واپس آئے- کال، یعنی سال میں 629.

کال کا انیسواں سال
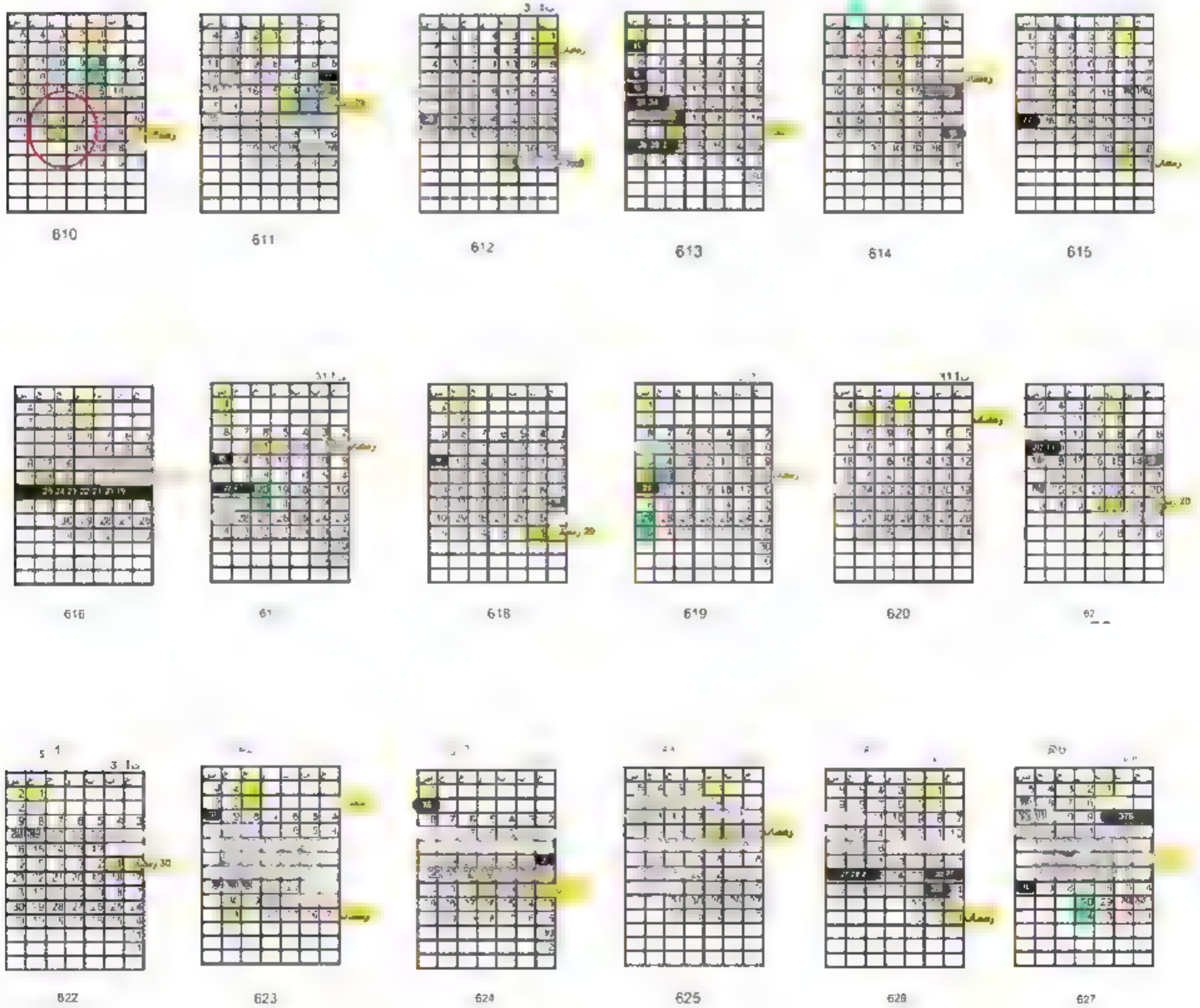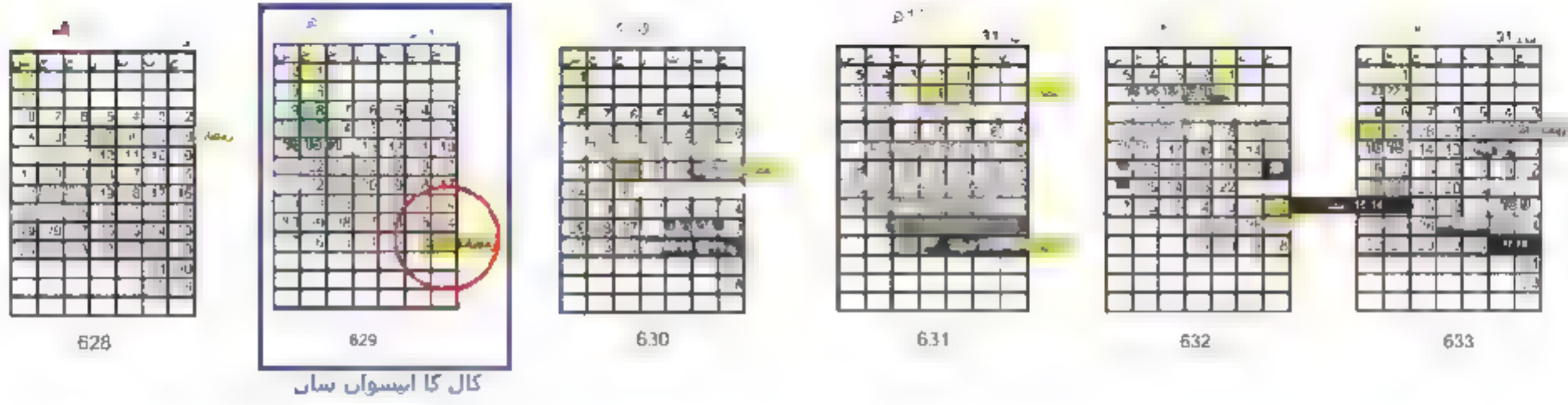
یہ جولین کیلنڈر پر رمضان کے مہینے کے نقاط کا ایک نظریاتی اطلاق تھا، جو اکتوبر کے نویں دن کو زیادہ سے زیادہ اور کم از کم 13 ستمبر کو 610 سے 633 تک اور 23 سال کی مدت کے لیے آتا ہے۔ کال کے دنوں سے.

اب ہم آپ کو سنہ 610 سے 633 تک لبرا میں انٹرسٹیلر مشن کے دنوں میں چاند کے گھروں کے مقامات دکھائیں گے۔

جنوبی کتا

جنوبی کتا
چاند
یہ دفاع مچھلی
16 46

چاند

یہ دفاع آسمان

617 – 10 – 5
17 : 33 : 45

618 – 9 – 24
17 : 35 : 38

619 9 13
17 : 37 36
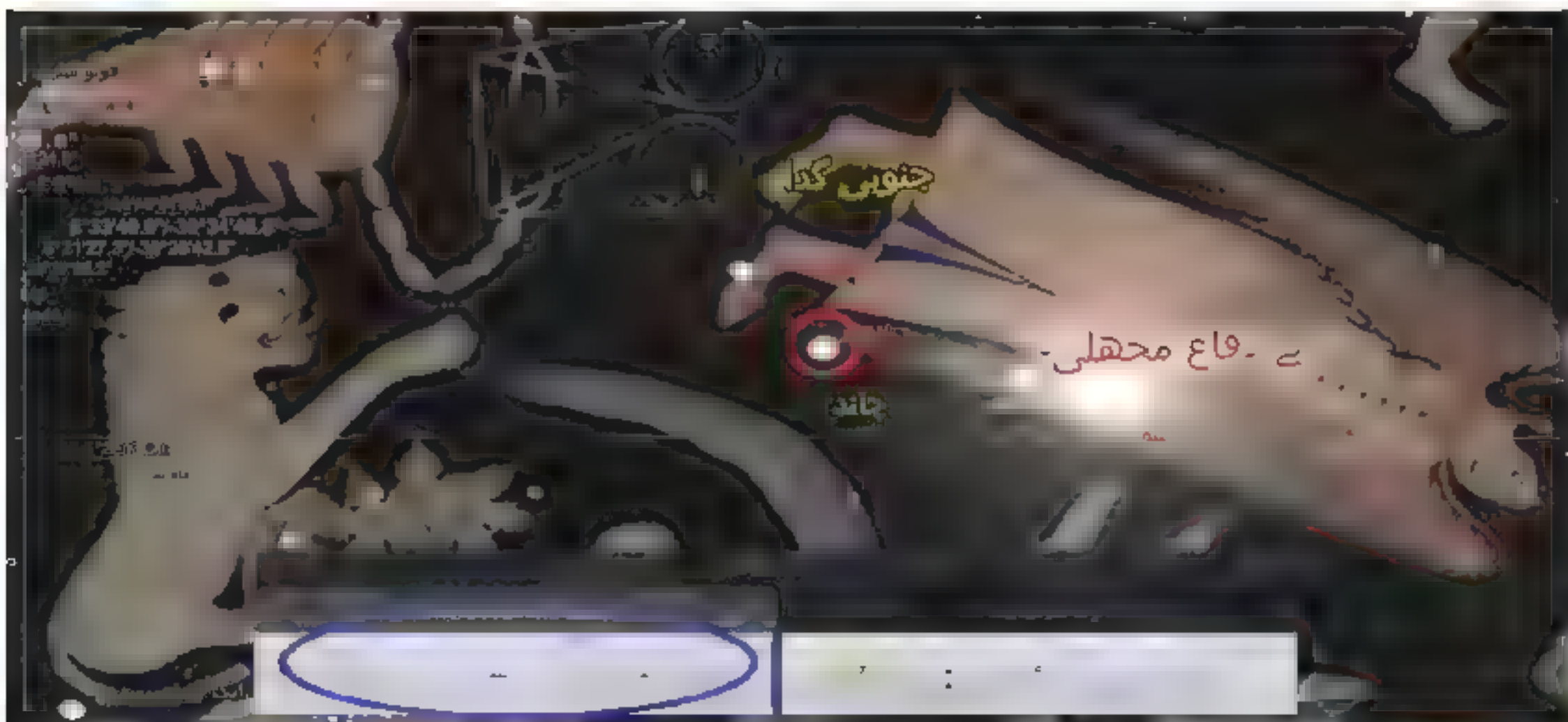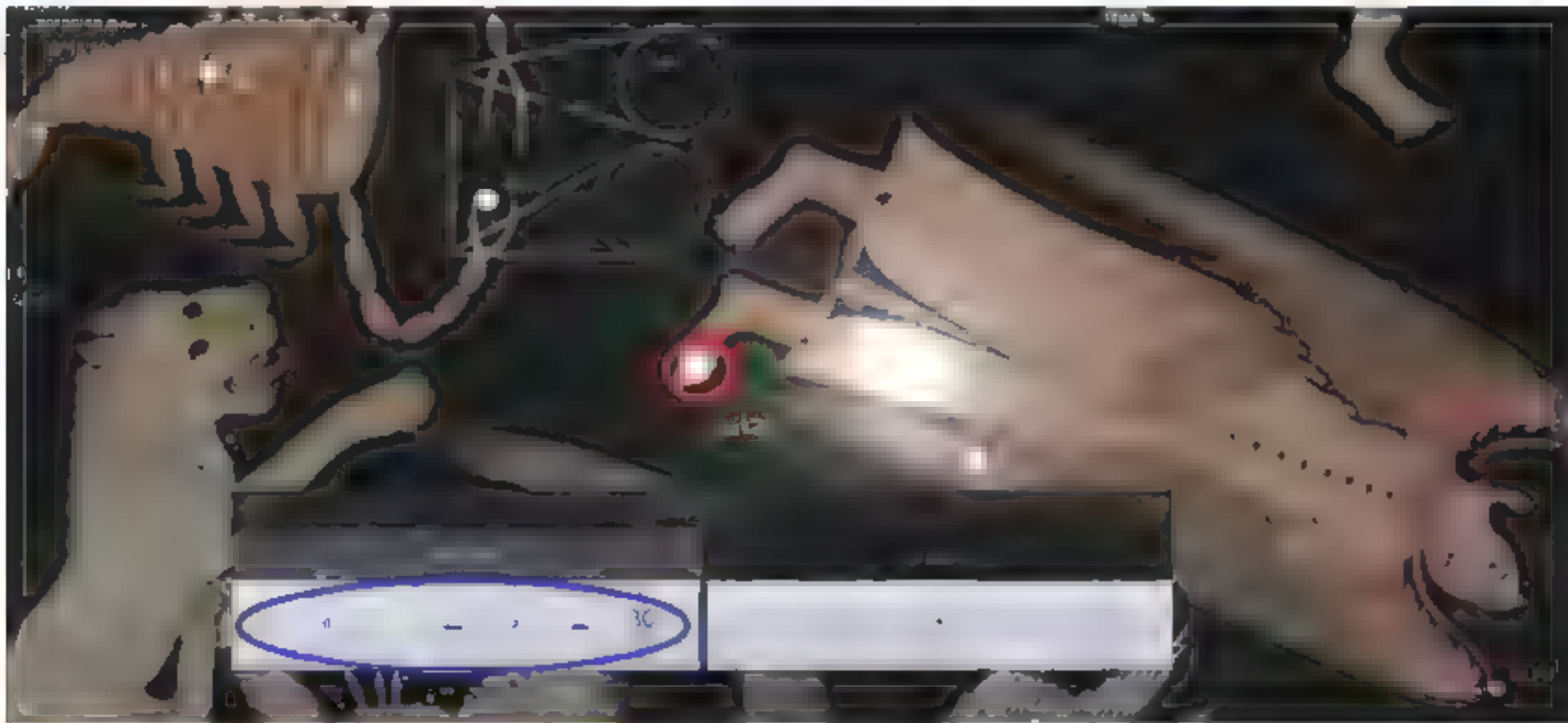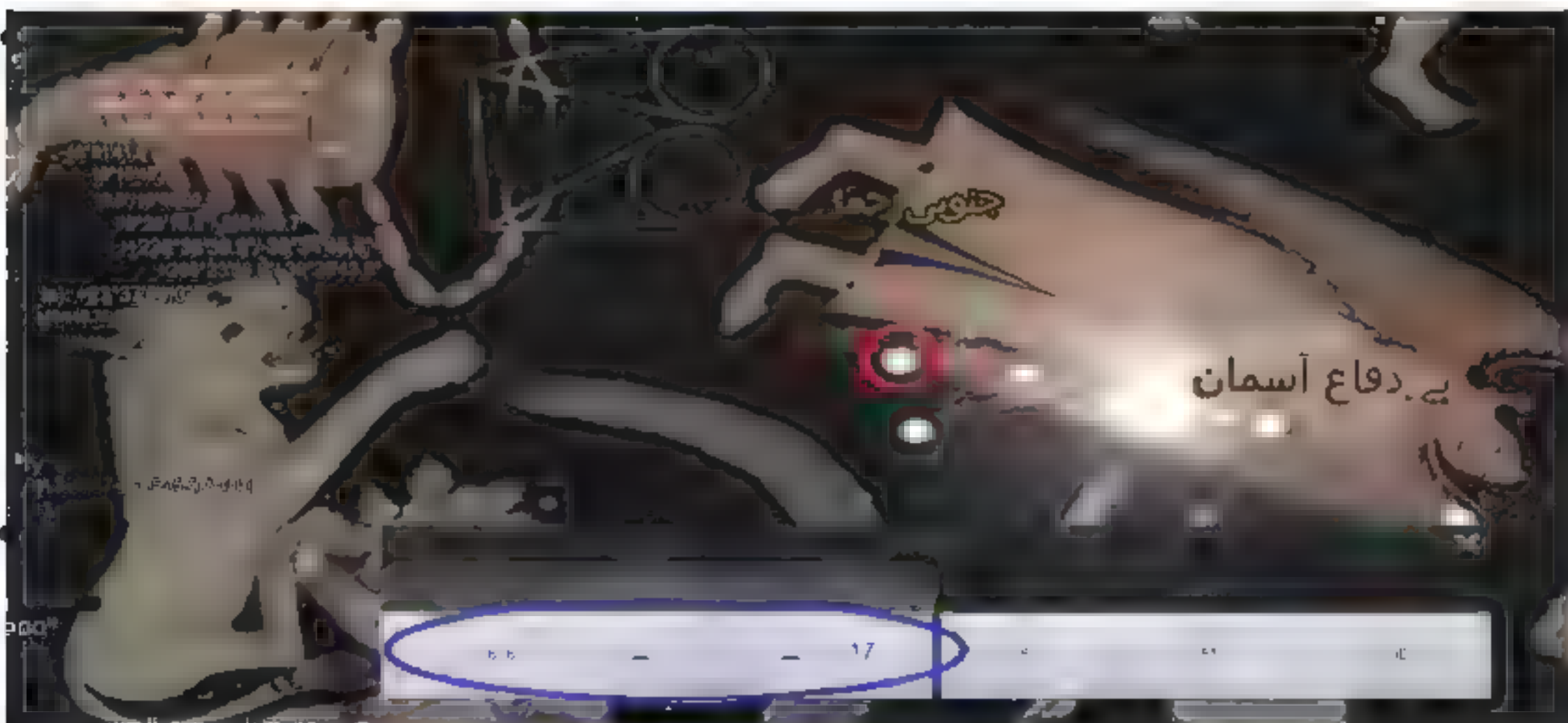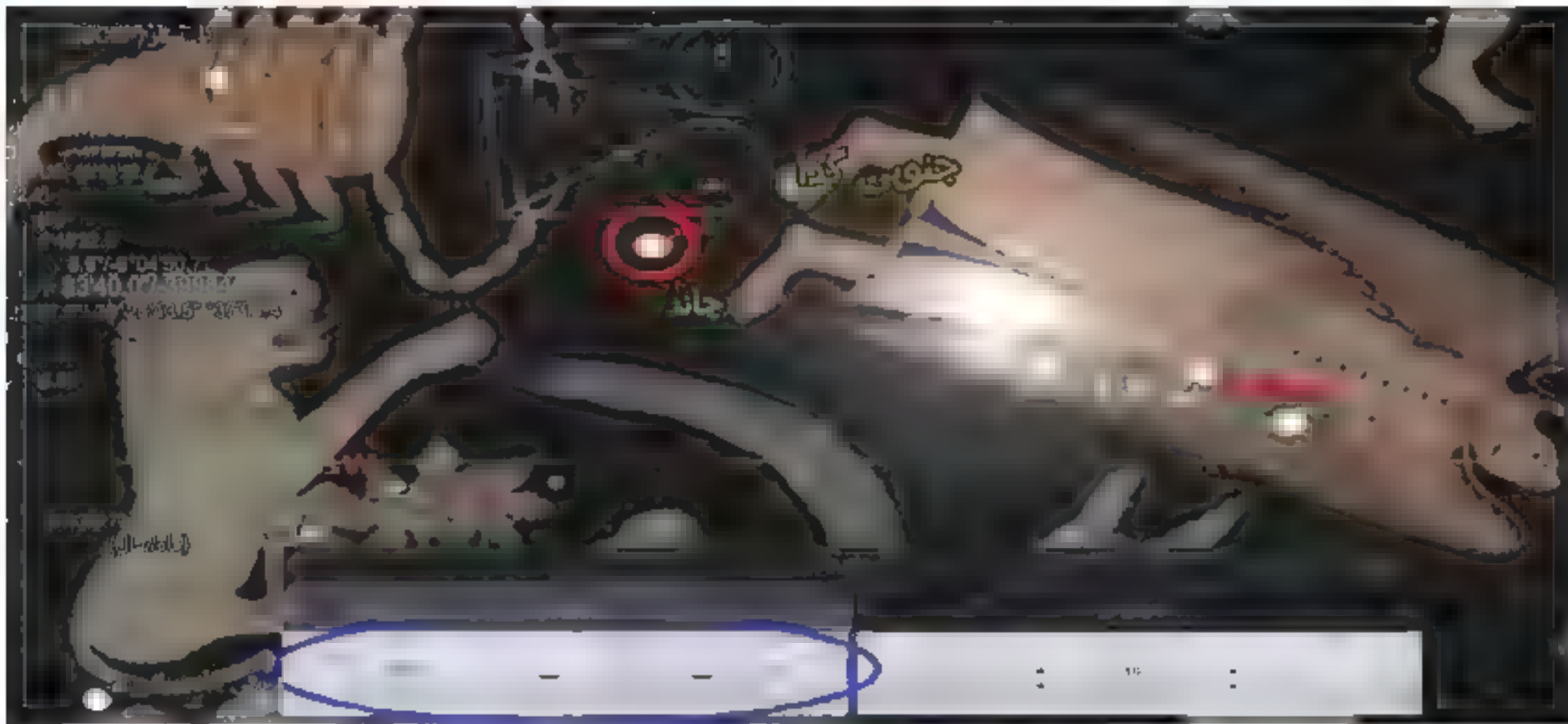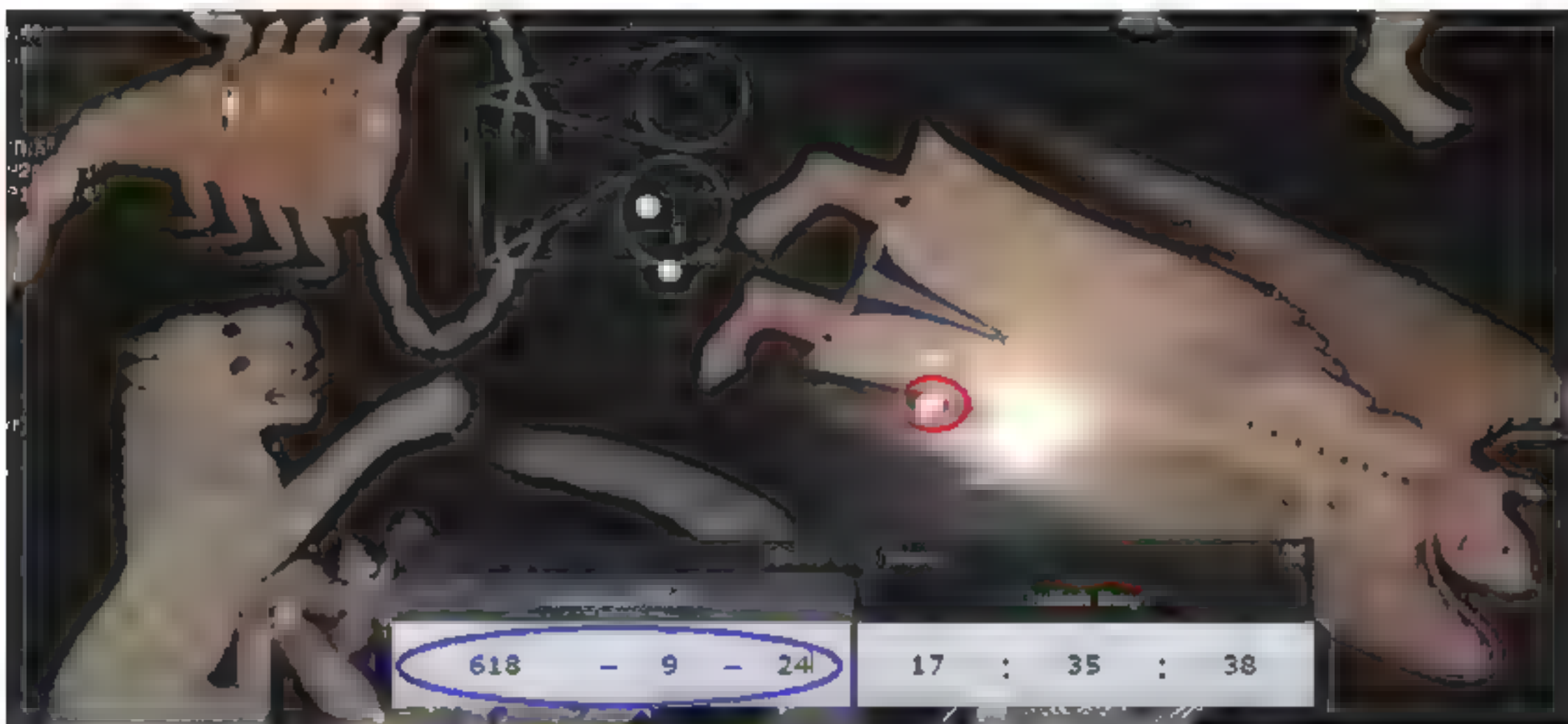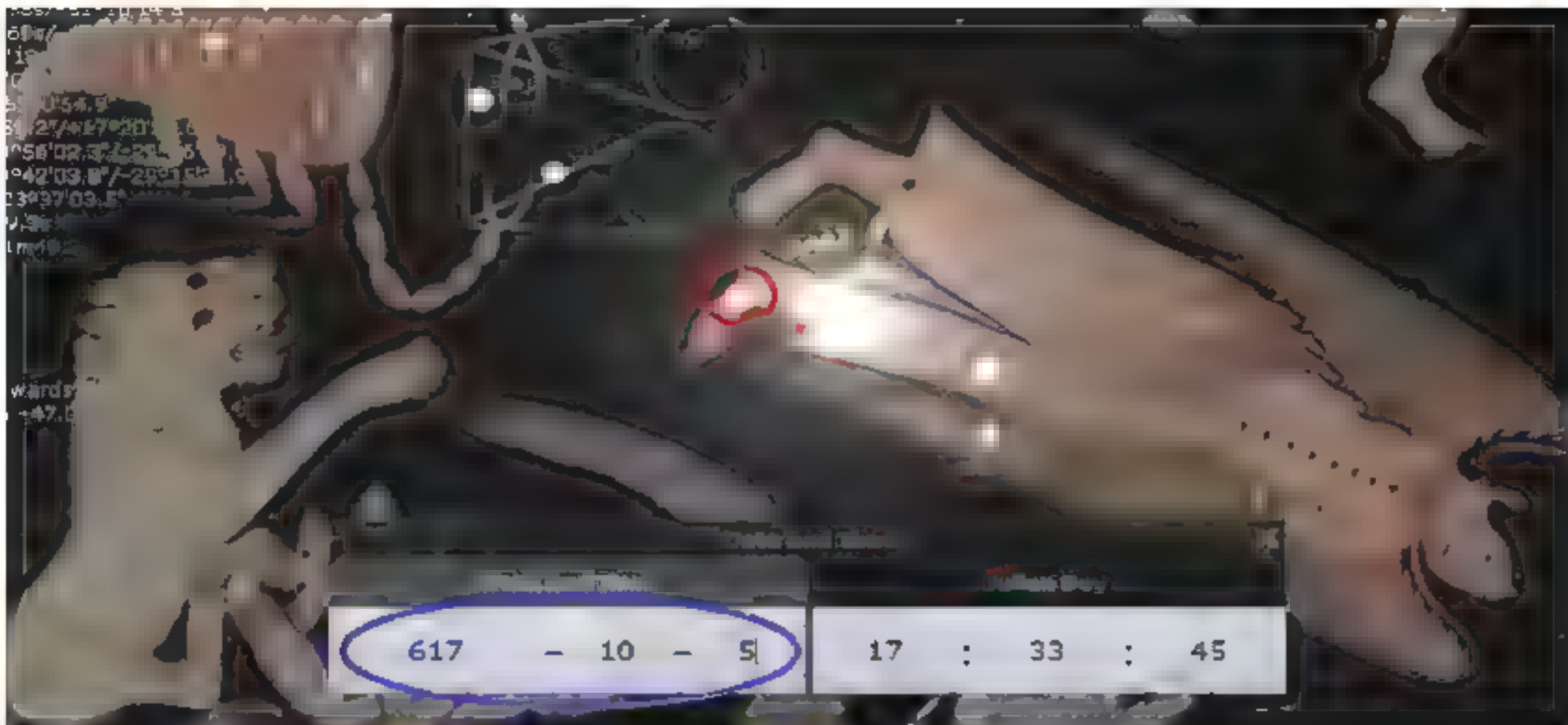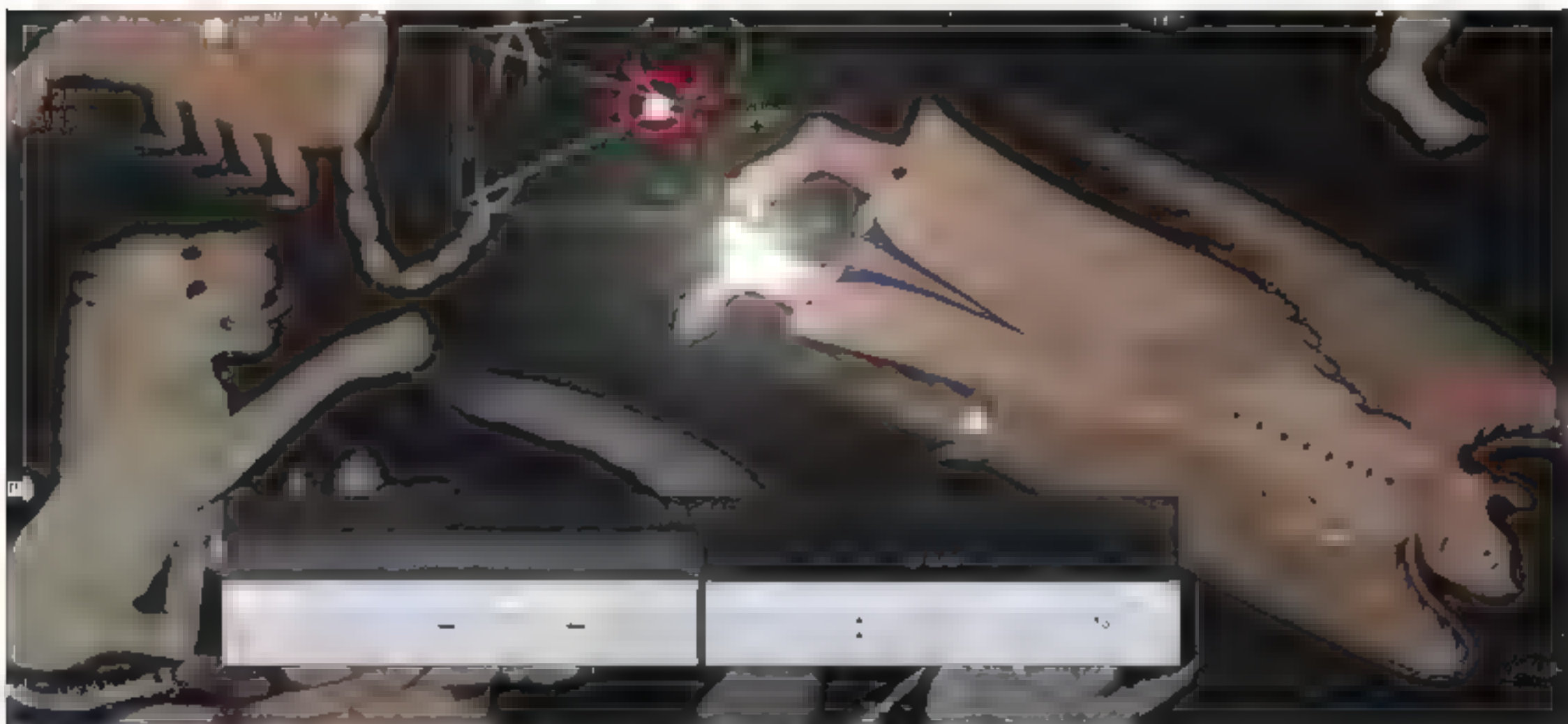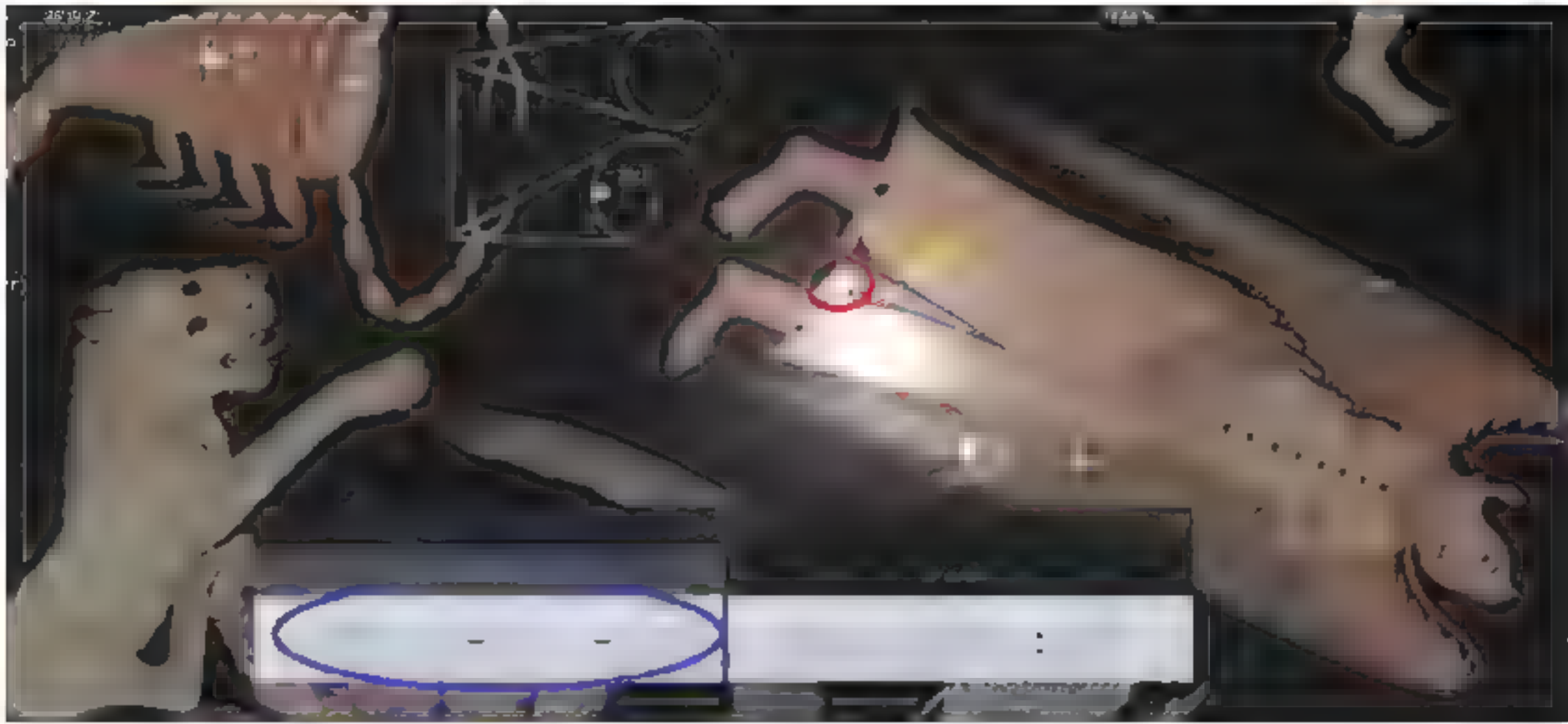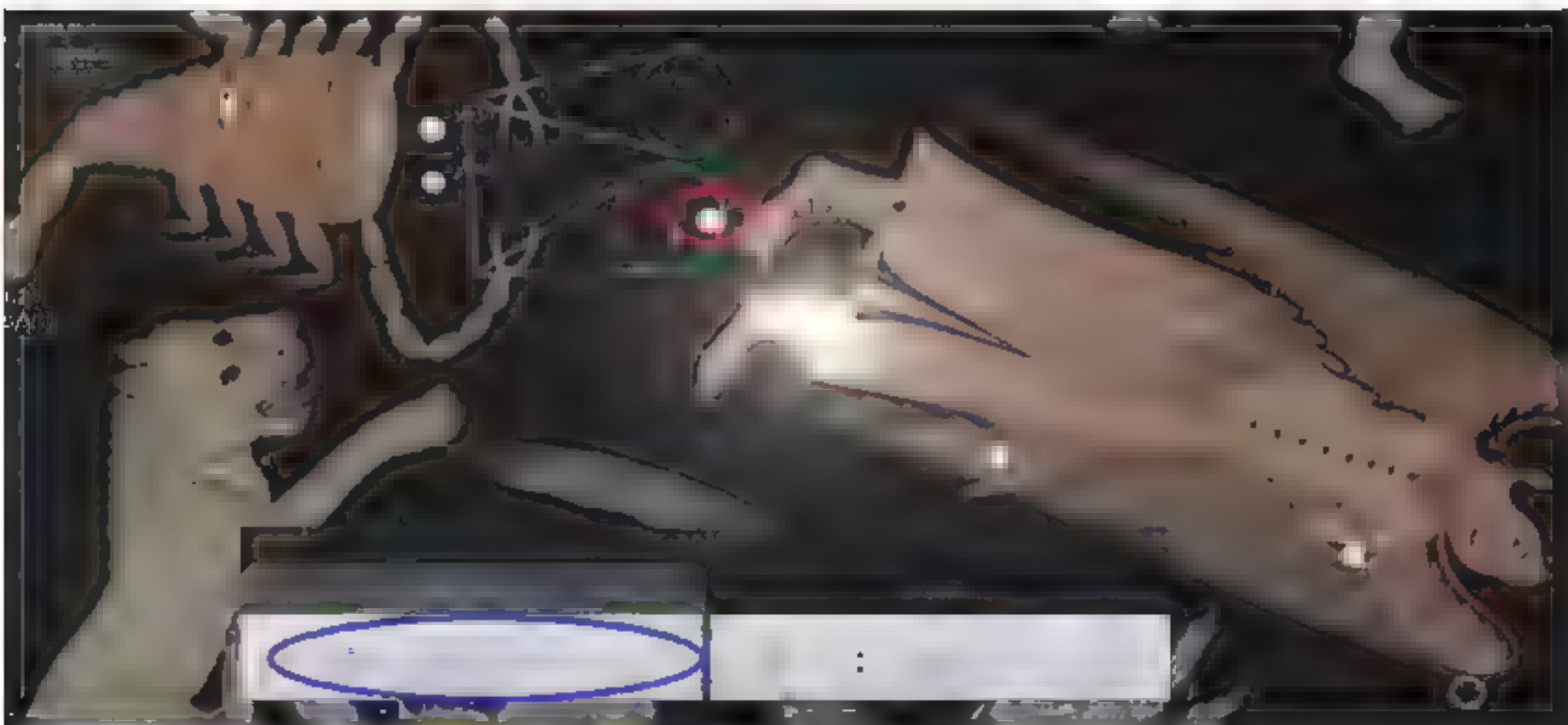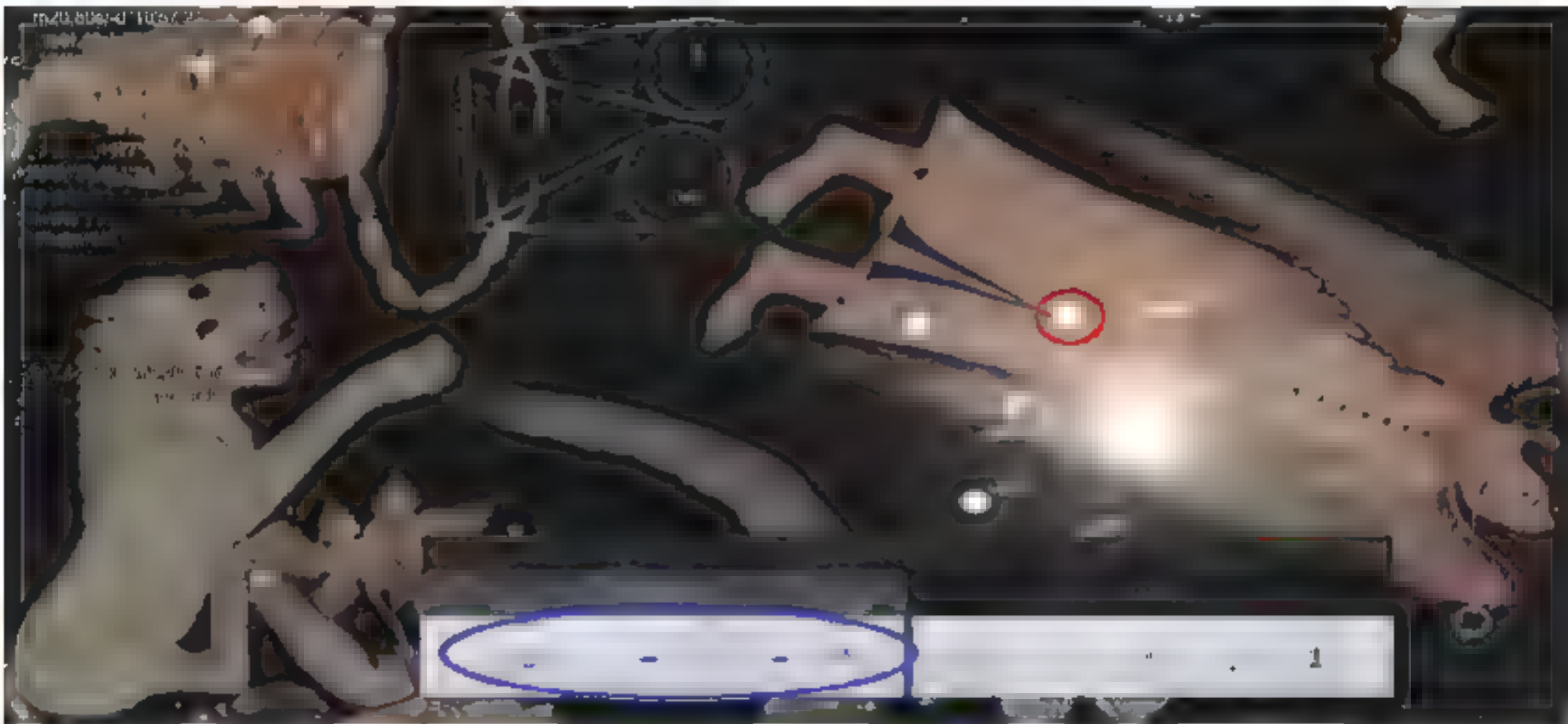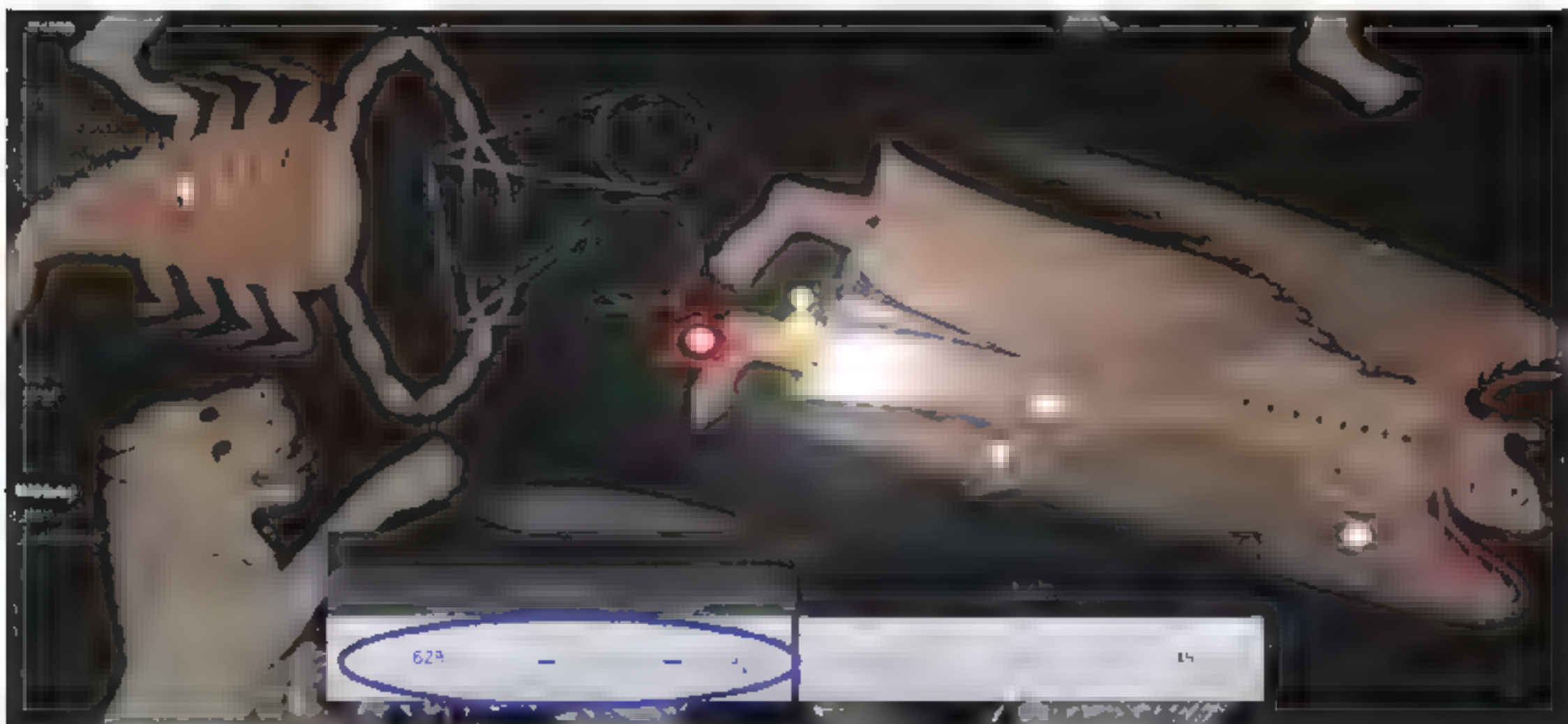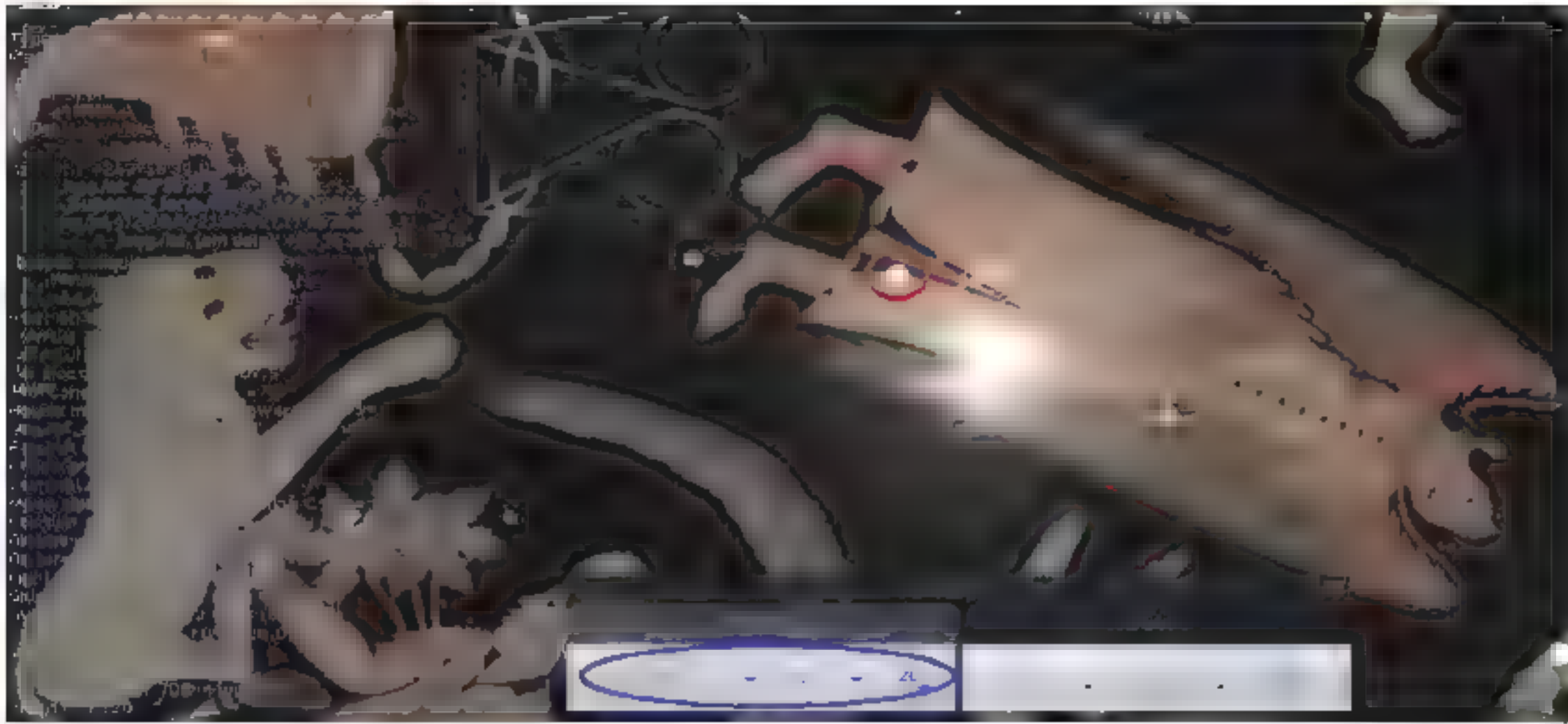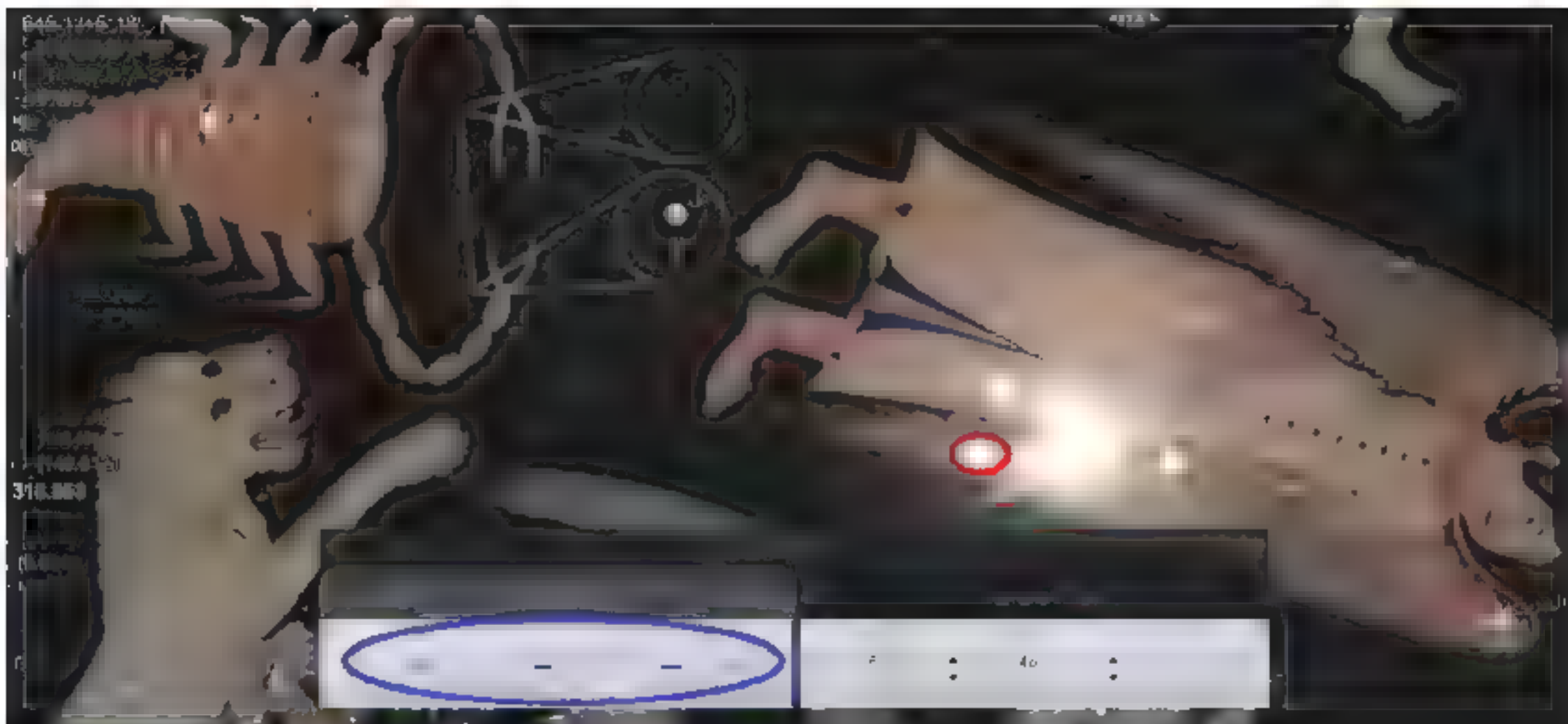
یہ رمضان کی رقم کے نقاط کا ایک عملی اطلاق تھا، جو اکتوبر کے پہلے اور دوسرے دنوں کے درمیان گھومتا ہے۔
اٹھویں صدی کے دوران جولین کیلنڈر میں، ہر 19 سال بعد 707 سے 783 تک 76 سال کی مدت کے لیے۔

جیسا کہ ہم دیکھ سکتے ہیں، نئے قمری چاند کا آغاز دراصل بارہ ستمبر کے درمیان اکتوبر کی دسویں تاریخ تک ہوتا ہے۔
یہ مسلمانوں کے لیے شب قدر کی تصدیق کے لیے ایک اضافی دن فراہم کرتا ہے۔

اب میں آپ کے سامنے اس وقت کی مدت میں چاند کے مراحل کی اس عملی حرکت کا خاکہ پیش کروں گا جسے ہم نے نظریاتی اور عملی طور پر دیکھا ہے

سال 610 سے 633 تک مسی کے دوران ماہ رمضان کا منصوبہ

مشی کے سالوں کے دوران رمضان کے آغاز کو ستمبر اور اکتوبر کے درمیان منتقل کرنے کا منصوبہ
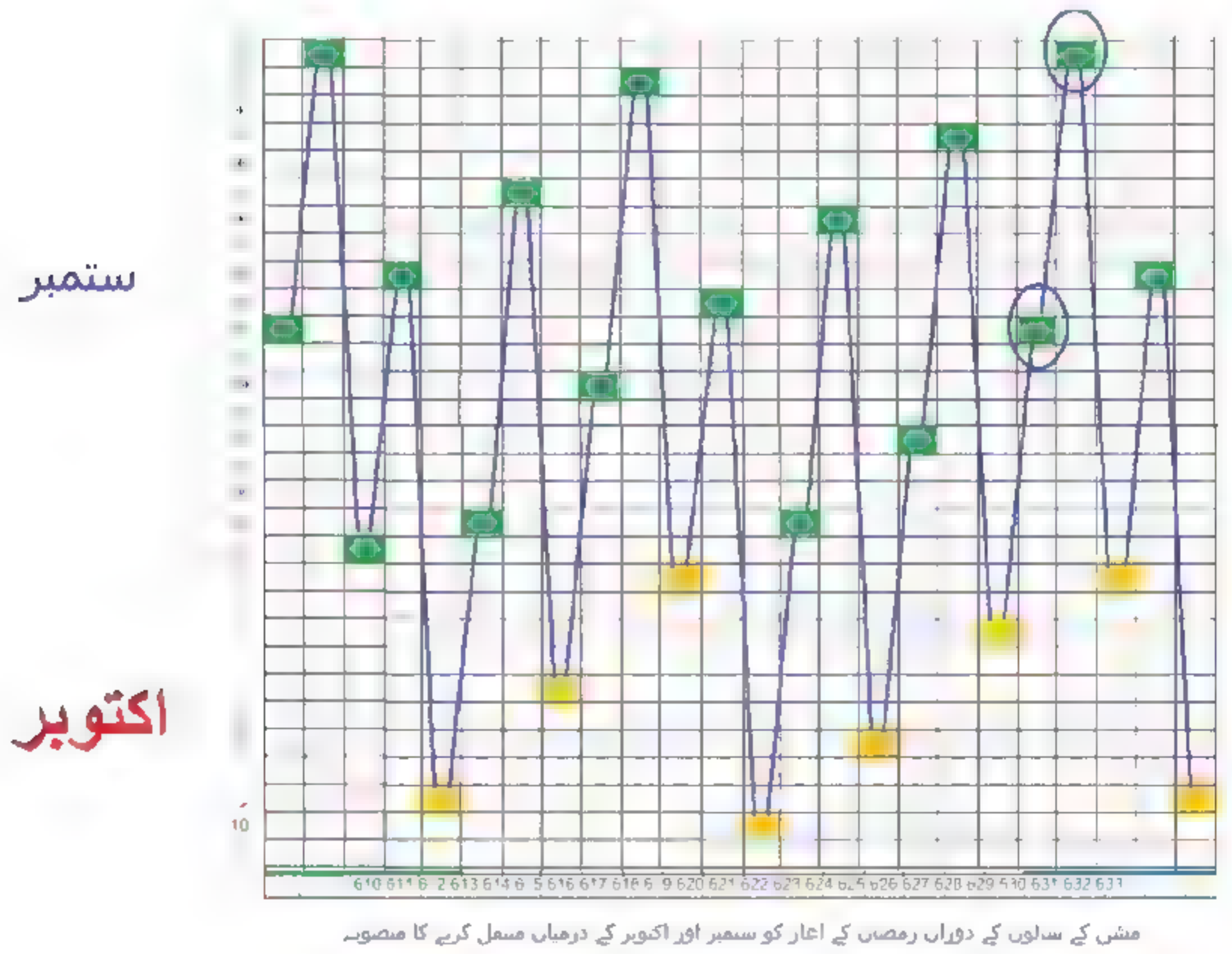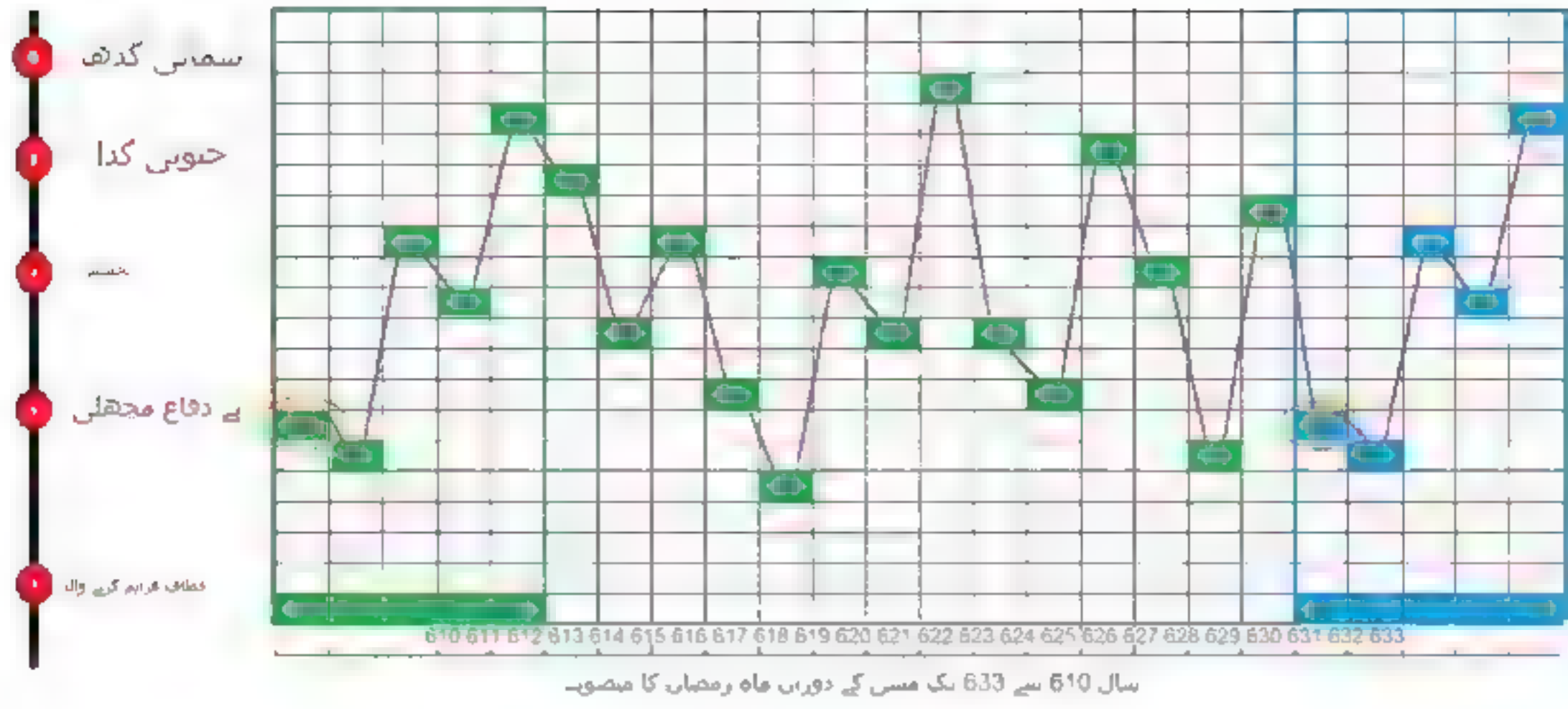
استغاثہ کیس

ان دنوں بہت سی آراء اور اقوال سامنے آرہے ہیں جو ہمارے اسلامی کیلنڈر کا دعویٰ کرے

اور الزام لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس میں ایک بڑا عیب اور عیب ہے اور ہمیں اس کو دور کرنا چاہیے کیونکہ ہمارے روزوں اور ہمارے اسلاف کے روزوں کی مدت درست نہیں ہے- اور یہ کہ اسے خزاں کے موسم کے ساتھ طے کرنا چاہیے، اور ان میں سے بعض نے بھی، بلکہ وہ کہتے ہیں کہ گرمی اور شدید گرمی میں، اور ان کے اس دعوے کا مطلب یہ ہے کہ آج مسلمانوں کی اکثریت، جن کی تعداد تمام حصوں میں ڈیڑھ ارب ہے- دنیا کی، اور بغیر کسی رعایت کے، بدقسمتی سے، وہ سب غلط بات پر متفق ہیں، اور 1400 سال سے زیادہ عرصے سے، اور یہ کہ ہم سب کو ان لوگوں کی فریاد سننی چاہیے جو ان کا دعویٰ ہے کہ رمضان کو محدود کر کے ایک ماحول میں رکھا جانا چاہیے-- مقررہ وقت، اور افراد اور ڈھیلے نہ ہوں جیسا کہ ہم اسلام کے آغاز سے جانتے ہیں-

جبکہ ان میں سے بعض کا دعویٰ ہے کہ (بارش) شدید گرمی کا نتیجہ ہے، اس لیے ان کے نزدیک رمضان شدید گرمی میں آنا چاہیے- گرمی... یعنی گرمیوں میں کس کی؟ کیا موسم گرما شمال کے لوگوں کے لیے ہے یا جنوب کے لوگوں کے لیے؟ دوسروں نے کہا : بلکہ (رمضان) سے مراد وہ پہلی بارش ہے جو شدید گرمی کے بعد یعنی شدید بارش کے بعد یعنی خزاں کے شروع میں آتی ہے- خزاں میں وہ اور کس کی بات کر رہے ہیں؟

ان میں سے بعض نے کہا: بلکہ "رمضان" "فلاں" کی صورت میں ہے، جو فعل کا تسلسل ہے، جیسے بھوکا پیاسا، نیند اور تھکا ہوا، اور چونکہ اس کا فعل "رمضان" سے ہے، اس کی دلیل ہے- رمضان المبارک کے اس عمل کے تسلسل کا، یعنی شدید گرمی کے دوران اور اس سے کبھی الگ نہ ہونا- لہذا، یہ صرف گرمی کی گرمیٰ میں آتا ہے.

جہاں تک دوسرے فریق کا تعلق ہے جس نے لفظ (رمضان) کے معنی کو موسم خزاں کی پہلی بارش کے طور پر اختیار کیا ہے، جو شدید گرمی کے بعد براہ راست آتی ہے، وہ ہیں، اور اس تشریح پر مبنی ہیں: کہ یہ موسم خزاں کے شروع میں آتی ہے- انہوں نے اس ماہ رمضان کے آغاز کے تعین میں بھی فریمیں میں بٹ گئے، کیونکہ ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ یہ ہمیشہ ستمبر کے مہینے میں آتا ہے، اور بعض نے تو یہاں تک کہا کہ اسے اکتوبر کے مہینے میں آنا چاہیے، اور بعض نے افطار چھوڑ دیا- پورے چاند کے شروع ہونے کے لیے وہ صرف شمسی کیلنڈر پر ہی انحصار کرتے تھے، اس لیے انھوں نے ستمبر کے مہینے کے تیس روزے رکھے تھے، جیسا کہ انھوں نے اکتوبر کا مہینہ اس کے آخری دن کو چھوڑ دیا تھا- یعنی اس مہینے کی اکتیسویں تاریخ، اور ان میں سے بعض نے یہ کہہ کر بھی ظاہر کیا کہ یہ رمضان کا مہینہ سردیوں کے مہینوں میں سے صرف ایک مہینہ ہے، اور یہاں کے نام کا آب و ہوا سے کوئی تعلق نہیں ہے، بلکہ یہ کہ ہے- ایک صحیح نام) یعنی اس میں کسی عمل کا کوئی ثبوت نہیں ہے، جیسے بارش یا بارش، اور ان میں سے بعض نے چاند کے ظاہر ہونے کے بعد کیا، تو ان میں سے بعض نے چاند کی ظاہری شکل سے اس کی پیمائش کی- اور ان میں سے کچھ نے اس کی مکمل یعنی پورے چاند سے پورے چاند تک، تو جیسا کہ آپ دیکھتے ہیں، اس کے آغاز کے تعین میں اختلاف کیا، اور ان میں سے کچھ نے فلکیاتی اور ریاضیاتی طور پر اس کی ابتدا کی پیمائش کی- اس نے اپنے نقطہ نظر کے معاملے کو چھوڑ دیا اور ان میں سے بعض نے اس پر زور دیا اور اس کے نقطہ نظر کو اس کی ابتدا . . .

قرآن دینے میں ایک بند ؟ سمجھتا، تو یہ سب بکھراو، تعرف، باری اور اختلاف کیوں؟

یہاں تک کہ وہ اس کے دیدار کے موضوع پر بھی اختلاف کرتے ہیں کیا یہ غروب آفتاب سے ہے؟

یا یہ طلوع آفتاب کی طرف سے ہے؟

یہاں تک کہ مقررہ تاریخ کے بعد دنوں کی تعداد کے بارے میں بھی اختلاف کیا

کیا یہ ایک رات ہے، دو راتیں، یا تین راتیں؟

ان سب نے واضح طور پر سورہ التوبہ کی اس آیت کو نظر انداز کر دیا جو اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ النسائی کفر میں اضافہ ہے، اور انہوں نے کہا کہ النسائی حرمت والے مہینوں کی حرمت میں ہیرا پھیری ہے- لہٰذا یہ کفر میں اضافہ ہے جہاں تک اعداالاف کو دہانے کا تعلق ہے، یہ (قبل مدمت النسائی) کے علاوہ ہے اور اس (کیلنڈر) کا یہاں فعل النسائی سے کوئی تعلق نہیں ہے، لیکن لوگوں کے ان دونوں امور کی الجھن نے ان سے غلطی کی تو انہوں نے اپنی طرف سے ناواقفیت کی بنا پر کیلنڈر میں فعل (کباس) کو حذف کر دیا اور یہ خیال کیا کہ (النسائی) میں مہینوں کی درجہ بندی کا عمل ہے- موسموں کے مطابق، اس لیے کیلنڈر کو کئی مہینوں کے لیے دوبارہ کیلیبریٹ کیا جانا چاہیے یہ بھول کر وہ مہینوں کی تعداد کے تصور کی مخالفت کرتے ہیں کہ یہ بارہ مہینے ہیں، اور یہ کہ ایک مہینہ کافی ہے- اس کے سالوں کے درمیان وہ مہینوں کی تعداد کو ہر سال میں تیرہ مہینوں کے برابر کر دیں گے، یعنی وہ اپنے غلط تصور کے ساتھ قرآن کی ایک نئی آیت کی مخالفت کر رہے ہیں- النسائی کا جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ: کفر میں اضافہ ان کے لیے کافی نہیں ہے، پھر وہ اس آیت کی بھی مخالفت کرتے ہیں جو آپ نے براہ راست اس سے پہلے ذکر کی ہے، جس کے بارے میں ہم نے بات کی اور ہمارے لیے سال میں مہینوں کی تعداد بیان کی ہے- ایک مقررہ تعداد کے ساتھ، نہ صرف معاملات کے آغاز سے یا انسان کی تخلیق سے، بلکہ جب سے خدا نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، اور یہ کہ یہ کتاب میں خدا کے قوانین سے ہے (بارہ مہینے) نہ زیادہ ہیں اور نہ کم، اور ان میں سے بعض نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ قرآنی آیات کے پڑھنے میں غلطی ہوتی ہے، یہ دعویٰ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ قرآن کی شکل میں غلطیاں ہیں، اور خدا نہ کرے، واضح قرآنی آیات کی دوسری آیات سے متصادم ہے- جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ خدا ہمارے لیے قرآن کو چھیڑ چھاڑ کرنے والوں یا شکوک و شبہات سے بچائے- "النسائی" اج، ان کے مختلف نظریات، فرقوں، عقائد اور مذہبی اور سیاسی وابستگیوں سے قطع نظر، یہ سب کافر سیکولر تحریکوں سے ہیں یا سنت اور کتب صحیح کے منکر ہیں- اور جو حوالہ جات یا سنت تحریک سے جو بھی تحریک اور گروہ کی مخالفت کرتی ہے، جس پر زیادہ تر مسلمان متفق ہیں- یعنی یہ سب دنیا میں اس اسلامی تحریک کے مخالف ہیں جو یہ مانتی ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم رمضان کے روزے ہر موسم میں ہمارے لیے امتحان کے طور پر رکھیں-

ہاں، اور ہم یہ کھلے عام اور کھلے عام کہتے ہیں کہ رمضان تمام موسموں میں آئے گا، اور یہ کہ انسانیت کے لیے خدا کا انصاف ہے کہ دنیا کے ان ممالک میں سے ہر ایک ایسے دنوں میں روزہ رکھنے کا جو سردیوں کی لمبی راتوں کے دنوں سے زیادہ آسان ہیں- اور یہ کہ ان میں سے بعض گرمی کی سختی میں اور طویل گھنٹوں تک روزہ رکھیں گے، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے راہ ہموار کر دی ہے جو غریبوں کو کھانا کھلانے کی استطاعت رکھتے ہیں، یا اس کے روزوں کی مدت کو مزید چند دنوں کے لیے ملتوی کر دیتے ہیں- بیماروں اور مسافروں کے لیے بھی آسانیاں پیدا کرتی ہیں، اور اس مقدس مہینے اور ہر سال کے لیے باقاعدہ اور یکسر انداز میں وقت کا فرق، دنیا کے تمام مسلم ممالک اور اقوام کے درمیان عدل و انصاف کی معراج ہے- اس لیے ہر سال وقت، موسم اور آب و ہوا میں فرق ہوتا ہے اور یہ فرق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر ایک کو حق کی پیروی کے لیے آزمانے کی نعمت ہے، اور یہ اللہ کا قانون ہے کہ موسموں کے درمیان فرق سے کوئی انکار نہیں کر سکتا گرمی، سردی اور اعتدال-

جہاں تک مختلف تحریکوں کا تعلق ہے جو ایک ہی وقت میں ماہ صیام کو جاری رکھنے کی ضرورت پر زور دیتے ہیں، ان سب کو دیکھیں اور ان کے اختلافات اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر دیکھیں کہ اللہ کا شکر ہے، متفق نہیں، بلکہ منتشر، اور اب تک سادہ ترین معاملات اس مہینے کے روزے کے آغاز کی تاریخ کوئی نہیں ہے، اور ان کے خیالی، خیالی کیلنڈر میں یہ مہینہ دباؤ کب آئے گا جو آج تک کسی نے اس پر عمل نہیں کیا، اور نہ ہی کسی ملک نے اسے نافذ کیا ہے- شہریوں یعنی ان کے پاس ابھی تک انحصار کرنے کے لیے کوئی ٹھوس زمین نہیں ہے، تو کیوں، پھر کیوں، پھر کیوں، اسلامی دنیا میں ایک بھی ملک ایسا نہیں ہے جو مغرب میں مغرب سے لے کر سنگاپور اور ملائیشیا تک پھیلا ہوا ہو- مشرق جو اس دن کا اطلاق کرتا ہے- اپنے سال کے مہینوں پر اور اس تصور کے ساتھ، کسی چھوٹے سے صوبے یا سمندروں کے جزیرے میں بھی نہیں- ہاں، ہم پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ان کا اختلاف اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی یہ بدکاری خدا کی طرف سے نہیں، اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تصدیق میں ہے-

کیا وہ قرآن پر غور نہیں کرتے اگر یہ خدا کے سوا کسی اور کی طرف سے

ہوتا تو اس میں بہت زیادہ اختلاف پاتے؟

ہاں، خدا نے قرآن عظیم میں اسے واضح طور پر کہا ہے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ "نسائی" (یہ نہ صرف کفر ہے، بلکہ کفر میں اضافہ ہے) اور یہ کہ یہ پڑھنا سو فیصد درست ہے جیسا کہ اس میں درج ہے۔ نوبل قرآن اور بیشتر اسلامی ممالک میں۔ میں اللہ تعالی کا واضح فرمان ہے:

ناس صرف کفر میں اضافہ ہے جس سے کافروں کو گمراہ کیا جاتا

ہے وہ ایک سال اس کو حلال کرتے ہیں اور دوسرے سال حرام کر دیتے

ہیں تاکہ اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو پورا کر سکیں۔ جن چیزوں سے اللہ

نے منع کیا ہے وہ برے ہیں اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔

(النص) یہاں ایک مضمون ہے اور (زبدہ) اس مضمون کا پیش خیمہ ہے۔

لفظ "لیکن" مندرجہ ذیل پر مشتمل ہے:

اگر + کیا

یہاں "کیا" (سب) ہے اور اگر آپ اس کے ساتھ جڑے ہیں تو "اگر" کا فنکشن رک جاتا ہے اگر یہ کسی بھی برائے نام جملے میں آتا ہے تو اس میں اسم کو ظاہر کرنا ضروری ہے۔

جیسا کہ:

موضوع اور پیشین گوئی قرآن کی آیات کی مندرجہ ذیل بہت سی مثالیں دیکھیں۔

مومن صرف آخرت والے ہیں

اس جملے کا تجزیہ ملاحظہ فرمائیں:

بلکہ یہ (In) + (Ma) کے برابر ہے، اور (In) یہاں ایک منسوخ الزامی حرف ہے کیونکہ یہ (Ma) پورے سے منسلک ہے، اور (Ma) یہاں ہے' (پورا کیا ہے) اس نے (اندر) ہٹایا اور اسے اپنے کام سے روک دیا، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ (موضوع) کو اس کے بعد آنے والے برائے نام جملے میں نہیں ڈالے گی، اور جس کا اظہار کیا گیا ہے

پھر ایک ابتدائی اور عام خبر:

مومنین: نامرد صورت میں سبجیکٹ، جو واو سے نشان زد ہے کیونکہ یہ صوتی مذکر جمع ہے۔

برادر یہ آخر میں ظاہر ہونے والے دھما کے ذریعہ نامرد نشان کے ساتھ نشان زد ایک نامرد پیش گوئی۔

قرآن مجید میں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

ہم صرف مصلح ہیں

ہم صرف مذاق کرنے والے ہیں

ہم صرف امتحان ہیں

مسیح - عیسی ابن مریم - خدا کے رسول ہیں

درحقیقت، شراب، جوا، ساکرم اور رسمی ہتھیار شیطان کے کام سے مکروہ ہیں۔

مشرک صرف ناپاک ہیں

دنیا کی زندگی تو کھیل اور تماشا ہے

تمہارا مال اور تمہاری اولاد صرف امتحان ہیں۔

پچھلے تمام جملے، جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں، ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور یہاں لفظ "لیکن" اور "کیا" سے شروع ہوتے ہیں، اس لیے کوئی جملہ "اگر" کا کام روکتا ہے۔

اس کے بعد آنے والی نامردگی کو ایک موضوع اور پیشن گوئی کے طور پر ظاہر کیا جانا چاہیے، یہ دونوں ہی نامرد صورت میں ہیں۔

اسی طرح، ایک جملہ کا اظہار کرنا ضروری ہے:

برائی صرف کفر میں اضافہ ہے

اب اس جملے کا تجزیہ ملاحظہ فرمائیں:

لیکن سب اندھے ہیں۔

نسائی: ایک نامرد مضموں

اضافہ: نامزد predicate

کفر میں: پیشین گوئی سے متعلق موجودہ اور جینیاتی (اضافی)

انسس کے پیروکاروں کا دعویٰ ہے کہ جملہ ایک قابل اعتراض جملہ کے طور پر "کفر" میں ایک "اضافہ" ہے جس کی گرامری تجزیہ میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

اب نیازی عزالدین کا دعویٰ ان کی کتاب (النسائی) میں دیکھیں:

نیازی عزت الدین نے کہا: آیت النسی کی تشکیل میں تبدیلی کہاں ہوئی؟

آیت النص کو دوبارہ صحیح پڑھنے کے لیے ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ اس آیت کے الفاظ کی تشکیل میں کہاں تبدیلی آئی ہے اس لیے میں اس کے معنی کو بدلنے کے لیے فقروں کے درمیان کوما لگاؤں گا۔ آپ کی منطقی بہیم، اس سادی حقیقت سے شروع ہوتی ہے کہ کفر میں اضافہ النسائی کے مہینے کے استعمال کی وجہ سے نہیں ہوا، بلکہ یہ کفار کی طرف سے اہل ایمان کو گمراہ کرنے کے عمل کی وجہ سے تھا۔ حرمت والے مہینوں کی مدت کو ایک سال سے دوسرے سال میں بدل کر:

ناس صرف کفر میں اضافہ ہے جس سے کافروں کو گمراہ کیا جاتا

ہے وہ ایک سال اس کو حلال کرتے ہیں اور دوسرے سال حرام کر دیتے

ہیں تاکہ اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو پورا کر سکیں۔ جن چیزوں سے اللہ نے

منع کیا ہے وہ برے ہیں اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔

یاد رکھیں کہ تشکیل میں تبدیلی اس آیت کے اگلے دو الفاظ میں واقع ہوئی ہے۔

ناسی صرف کفر میں اضافہ ہے جس سے وہ کافروں کو گمراہ کر دیتا ہے۔

جہاں وہ اس لفظ کو پڑھتے ہیں (اس کے احسام کو ذھم کے ساتھ مطلع کرتے ہوئے اضافہ کریں، اس بات کا اعتراف کرنے کے لیے کہ نسائی کیلنڈر کے مہینے کا استعمال کفر میں اضافہ ہے، جبکہ اگر ہم اسے چھوڑ دیں جیسا کہ قدیم قرآن میں ہے۔ استنبول میں پایا جاتا ہے، diacritics کے بغیر، پھر ماہرین لسانیات اور مذہبی اسکالرز کر سکتے ہیں۔

آیت کے مقصد کے مطابق اس کی شکل کو درست کرنا اس لفظ کے آخر کو مطلع کرتے ہوئے "زیادہ" ذھم الضموہ کے بجائے فتح نموے کے ساتھ۔

پھر یہ جملہ "کفر میں اضافہ" ایک قابل اعتراض جملہ ہی جاتا ہے جس کی گرامری تجزیہ میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

پہلا گواہ: احمد بہجت:

اب میں آپ کو قرآن سے ایسے استعاراتی جملوں کی ایک مثال دیتا ہوں جن کا کوئی گرامر سیاق و سباق نہیں ہے تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ نیازی عزت الدین یہ نہیں جانتے کہ کون سے تعبیری جملوں کا کوئی گرامر معنی نہیں ہے۔

* اے میرے رب میں نے ایک لڑکی کو جنم دیا اور اللہ خوب جانتا ہے کہ اس نے کیا جنم دیا اور نر مادہ کی طرح نہیں

جملہ *اور خدا بہتر جانتا ہے کہ آپ نے کیا رکھا ہے* دراصل ایک قابل اعتراض جملہ ہے، اور نحوی سیاق و سباق میں اس کی کوئی جگہ نہیں ہے، کیونکہ اگر ہم اس آیت کو پڑھتے ہیں۔
یہ شکل: *خداوند، میں نے ایک مادہ کو جنم دیا، اور نر مادہ کی طرح نہیں ہے* معنی نہیں بدلے گا۔

غور کریں کہ کس طرح عبوری جملہ *اور خدا بہتر جانتا ہے کہ میں نے کیا رکھا ہے* خود سے آزاد ہے اور جو اس سے پہلے آیا ہے اس سے جڑا ہوا ہے۔

تاہم، اگر ہم بیازی کے اس دعوے کو دیکھیں کہ جملے "کفر میں اضافہ" ہے اور اسے ایک قابل اعتراض جملہ مانتے ہیں اور اسے اس سے پہلے کی باتوں سے الگ کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے کہا تھا کہ اس کا کوئی گرامر سیاق و سباق نہیں ہے، تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ کیا ہے۔ قابل اعتراض جملہ ہے

عربی زبان میں جملوں کی اقسام میں سے ایک عبوری جملہ ہے، جو جملوں کے حصوں کے درمیان ثالثی کرتا ہے۔ اس سے متعلق معنی، یا اس کے کسی حصے کا تعین کرنا،
اور اسے کہا جاتا تھا؛ کیونکہ بولنے والا اپنا جملہ اس وقت تک مکمل نہیں کرتا جب تک وہ اس کا تلفظ نہ کرے اور اس کے تلفظ کے عمل میں خلل پڑتا ہے۔
اگر آپ اپنے بیٹے سے مخاطب ہو کر کہیں:

محنت سے مطالعہ کریں - خدا آپ کو خوش رکھے - آپ کامیاب ہوں گے

یہ جملہ، خدا آپ کو کامیابی عطا فرمائے، اس جملے کے لیے ایک قابل اعتراض جملہ ہے جس کی اصل ہے (محنت سے مطالعہ کرو اور تم کامیاب ہو جاؤ گے)۔

آئیے قرآن سے عبوری جملوں کی دو اور مثالیں دیکھتے ہیں۔

* اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں اور جو کچھ محمد پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لائے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے حق ہے، وہ ان سے ان کی برائیاں دور کر دے گا اور ان کے دلوں کی اصلاح کر دے گا۔

یہاں قابل اعتراض جملہ ان کے اس قول میں ہے کہ وہ پاک ہے: * اور یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے، اور جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں، اس بات کی تصدیق کرتا ہے جو اس سے پہلے ہو چکی ہے، یعنی اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ یہ قرآن اسی پر نازل ہوا ہے۔ محمد، تو اس پر اعتراض کیا گیا، جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں، اس کے بعد آنے والے جملہ یا سیاق و سباق پر، اور اس بنا پر اسے قابل اعتراض جملہ قرار دیا گیا۔

*اور انہوں نے کہا کہ جنت میں اس کے سوا کوئی نہیں جائے گا جو یہودی ہو یا عیسائی۔

بغیر کسی مداخلت والے جملے کے مندرجہ ذیل جملے یا سیاق و سباق پر: یعنی ہم اس میں کچھ شامل کیے بغیر اسے پڑھ سکتے ہیں۔
شکل:

*اور انہوں نے کہا: جنت میں کوئی داخل نہیں ہوگا سوائے یہودی یا عیسائی کہو، اگر تم سچے ہو تو دلیل لاؤ۔

اب ہم ان الفاظ کا اطلاق سورۃ النساء کی آیت: 37 پر کرتے ہیں۔

ناس صرف کفر میں اضافہ ہے جس سے کافروں کو گمراہ کیا جاتا ہے

وہ ایک سال اس کو حلال کرتے ہیں اور دوسرے سال حرام کر دیتے

ہیں تاکہ اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو پورا کر سکیں۔ جن چیزوں سے اللہ نے

منع کیا ہے وہ برے ہیں اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔

خاص طور پر وہ حصہ جسے بیازی عزالدین اور اس کے پیروکاروں نے توڑ مروڑ کر پیش کیا تھا، میں اس سے پہلے اور بعد میں پیش لگاتا ہوں جس کا دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یہ اعتراض کا جملہ ہے۔
*ناسٔ صرف کفرُ میں اضافہ ہے، اس طرح کافروں کو گمراہ کرتا ہے۔

اپنے باپ کی حفاظت سے، اے مسلمانو اور ہم جو حق کی تلاش میں ہو، کیا اس جملے میں "کفر کا اضافہ" ہے" باقی فقرے پر کوئی اعتراض نہیں "نصی، یہ صرف کافروں سے مربوط ہے؟ وہ ایک سال اسے حلال کرتے ہیں اور دوسرے سال اسے حرام کر دیتے ہیں، تاکہ اللہ کی حرام کردہ چیزوں کی تعداد کو جمع کر سکیں، اس لیے وہ اپنے حلال کر لیتے ہیں جس چیز کو اللہ نے حرام کیا ہے، ان کے اعمال کی برائی ان کے لیے پسند ہے، اور اللہ تعالیٰ اسے پسند نہیں کرتا۔ کافر لوگوں کی رہنمائی*

کیا آپ نے میرے ساتھ یہ جملہ نہیں دیکھا کہ: *صرف برائی - وہ کافروں کو گمراہ کرتا ہے اس سے ایک ضعیف جملہ بن گیا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے وضع کردہ جملہ نہیں ہوسکتا جب تک کہ ہم اس پر کسی اور جملے سے اعتراض نہ کریں، یعنی جملہ: *کفر میں اضافہ*۔

ور اگر ہم مان بھی لیں کہ یہ ایک قابل اعتراض جملہ ہے، جیسا کہ وہ دعوی کرتے ہیں، ہم اس کے معنی کو کیسے سمجھیں گے؟

جب تک کہ یہ اس سے منسلک نہ ہو جو اس سے پہلے آیا، جیسا کہ ہم نے ان مثالوں میں دیکھا جن کا ہم نے پہلے تذکرہ عبوری جملوں کے عنوان سے کیا تھا۔

یعنی قابل اعتراض جملہ اس سے منسلک ہونا چاہیے جو اس سے پہلے آیا ہے: *اس کی بنیاد پر یہ اب بھی ہے...
اس سے ثابت ہوتا ہے کہ النسائی کا مطلب ہے، کفر میں اضافہ۔

کیا آپ کو نظر نہیں آرہا کہ یہاں جس جملے کو وہ قابل اعتراض سمجھتے ہیں اب اپنے آپ میں کوئی آزاد معنی نہیں رکھتے؟

یعنی یہاں اس جملہ کا کیا مطلب ہے: *کفر میں اضافہ*؟

کیا تم نہیں دیکھتے کہ انہوں نے اس سے تمام معنی نکال دیے، اس لیے یہ ایک بالکل مبہم جملہ بن گیا۔

ایک اور مثال دیکھنے کی کوشش کریں، اصل اعتراض والا جملہ، تاکہ تمہیں معلوم ہو کہ ہماری عرب الدین نے تمہیں بالکل گمراہ کیا ہے اے علام۔
النسائی:

اور وہ خدا کے لیے بیٹیاں مقرر کرتے ہیں، وہ پاک ہے اور ان کے پاس وہ ہے جو وہ چاہتے ہیں

میرے خیال میں آپ سب اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ یہاں جملہ *پاک ہے*: ایک تعدیلی جملہ ہے جو باقی جملے کو روکتا ہے۔
اور وہ خدا کے لیے بیٹیاں مقرر کرتے ہیں - اور ان کے پاس وہی ہے جو وہ چاہتے ہیں کیا تم دیکھتے نہیں کہ یہ معروضی جملہ *پاک ہے* یہاں اور ہمیشہ ہونا چاہیے۔
کیا اس کا کوئی آزاد معنی ہے؟

یعنی اس آیت کا صحیح مفہوم کچھ یوں ہے، (درحقیقت یہ نسئی کفر میں اضافہ ہے) اور ہمیں اس سے اور اس کے افعال سے دور رہنا چاہیے تاکہ ہم مہینوں کی تعداد پر قائم رہتے ہوئے کفر میں نہ ڈوب جائیں۔ اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ وہ تمام موسموں میں کتنے ہی اتار چڑھاؤ اور گھومتے ہیں، جو صرف خدا ہی جانتا ہے، اس کا ارادہ ہے کہ ہمیں اس طرح اور بغیر کسی اعتراض کے خواہ ہمارے اسلامی کیلنڈر کے علاوہ تمام دنیا کے کیلنڈرز متعین ہوں، کیونکہ یہ خدا کا کارنامہ ہے اور اس نے اس کو ہمارے لیے اس طرح رکھا ہے تاکہ ہمیں آزمائیں اور ہمیں باقی قوموں سے ممتاز کر سکیں، اور یہ کہ ان میں سے کوئی بھی نام نہیں رکھتا۔ مہینے اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ وہ کسی خاص موسم یا آب و ہوا کی علامت ہیں، بہار (ربیع الاول اور ربیع الاول اور دوم میں) کا موسم نہ آب و ہوا سے کوئی تعلق نہیں ہے جیسا کہ بعض کا خیال ہے، وہ بالکل اسی طرح کے مناسب نام ہیں۔ کیا لوگوں کے نام (خالد) اس کے حاملین کی بقاء پر دلالت کرتے ہیں، یا اس کا نام (عمار) اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ طویل عمر پائے گا یا اس کی موت ہو جائے گی؟ یہ سب ایسے نام ہیں جن کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ ان کے بردار کی صفت ہیں اس لحاظ سے مہینوں کے ناموں کا موسموں کی تاریخوں سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ تمام ناموں سے خالی ریاضیاتی مساوات مثال کے طور پر، (2/24/2017) اس سے ہر کوئی سمجھتا ہے کہ سال دو ہزار سترہ کا چوبیسواں دن ہے، اور جیسا کہ ہم دیکھ سکتے ہیں۔ ، ہم نے کسی بھی مہینوں کے لیے کوئی نام استعمال نہیں کیا، لیکن صرف نمبر۔ کیا یہاں نمبر 2 موسم سرما کی نشاندہی کرتا ہے، مثال کے طور پر؟ یا یہ کسی اور بات کی طرف اشارہ کرتا ہے؟ کیونکہ یہاں آسٹریلیا میں جنوب کے لوگ اس فروری میں گرمی میں ہمارے پاس آتے ہیں۔
موسم گرما اور شدید بارش۔ جس طرح ستمبر

یا اکتوبر میں ماہ رمضان کا استحکام شمال میں گرمی کی گرمی کے بعد آنے والی پہلی بارش کی طرف اشارہ کرتا ہے، اسی طرح جنوب کے لوگوں کے مقابلے میں شدید سردی اور موسم بہار کے آغاز کے بعد آتا ہے۔ جنوبی ورنل ایکوینوکس پر، تو ہم اسے مہینہ کیسے کہتے ہیں؟
(رمضانُ) گرمیوں کے رمضان کےُ بعد آنے والی پہلی بارش کونسی ہے؟

یہ تمام دعوے کہ اصحاب نسائی اور ان کے پیروکاروں کو پکارنے والے اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ وہی کافر ہیں اور کون ہیں
اللہ تعالیٰ نے سورہ التوبہ میں ہمیں ان کے بارے میں خبردار کیا ہے اور ہمیں ان سے ہوشیار رہنے کا حکم دیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ایسے لوگ دنیا میں ظاہر ہوں گے۔

ایک دن وہ لوگوں کو اس بدقسمتی کی پیروی کی دعوت دیں گے جو نہ صرف کفر ہے بلکہ کفر کی انتہا ہے اور اس کے لیے ضروری ہے۔
اس سے اور ان جیسے لوگوں سے دور رہو اور آگے بڑھو کیونکہ اللہ تعالی نے اپنے قرآن کو محفوظ کر کے دکھا دیا تھا کہ ایسے لوگ دین کے منظر پر آنے سے پہلے ہی صحیح ہیں تو پھر یہ رجحان کیوں نہیں آیا؟ اسلام کی دعوت، ابتدائی دور میں بھی نہیں؟
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد سے اور وہ سب خاص طور پر انہی دنوں میں ظاہر ہونے لگے ہیں؟

خداتعالیٰ نے ہمیں اپنی غالب کتاب میں چاند کے مراحل دکھائے ہیں، جو کہ صرف اس کے مراحل ہیں جو ہلال کے چاند سے شروع ہوتے ہیں اور نئے چاند پر ختم ہوتے ہیں، ہمیں اس کے آخری مرحلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے (قدیم ارجن، یعنی موجودہ کھجور کے درخت کی شاخ کی شکل میں)۔

دنیا کے تمام صحراؤں میں یکساں طور پر، اسی لیے ہمیں اپنے صحیح اسلامی کیلنڈر کی تقدیس کرنی چاہیے، جو ہر سال 12 قمری مہینوں پر مشتمل ہے، اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ سال کی طوالت 354 دن کے برابر ہے، یعنی یہ 11 دن کم ہے- شمسی آب و ہوا کا سال جس کی پیروی کفار کرتے ہیں، اور یہ کہ ہمیں اس کیلنڈر کا استعمال ہماری مذہبی رسومات اور مقدس رسومات، روزہ اور حج کے لیے ہے، تاہم، اگر ہم دوسرے فنون مثلاً زراعت اور کتائی سیکھنا چاہتے ہیں، تو ہم صرف انحصار کر سکتے ہیں- بہت سے موسمیاتی کیلنڈروں پر، بشمول رقم کیلنڈر، گریگورین شمسی کیلنڈر، یا عرب کیلنڈر جس پر دنیا کی بنیاد سلجوق اسلامی اسکالر (عمر خیام 1088 عیسوی) یا ان کی تحریروں کی پیروی کرنے والے قبیلہ الداسوری فلکیات پر (انوا) وہ ہمیں سورج کے مراحل (28) کی طرف رہنمائی کرتا ہے، اس لیے وہ ہمارے لیے موسموں کے اتار چڑھاؤ اور تسلسل کو مربعوں، دسویں، پانچویں، اور کے ساتھ شمار کرتا ہے- ستاروں اور جسموں کی پوزیشن اور یہ کہ اس مذہبی رسم کیلنڈر کو زراعت، تجارت، فصل کی کٹائی، یا موسم اور موسمی حالات کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ مربوط کرنے کی کسی بھی کوشش میں ملوث ہونا انتہائی توہین آمیز ہے-

اس لیے ہمیں ان لوگوں سے مکمل طور پر دور رہنا چاہیے جو کیلنڈر کی اصلاح کا مطالبہ کرتے ہیں یہ متعصب لوگ جو ہمارے حقیقی مذہب میں ہر چیز کو بدلنا چاہتے ہیں، تاکہ ہم سے ماہ رمضان کے روزے رکھنے یا عبادات کا حق چھین لیں- حج جو صرف حج کے مہینے میں آتا ہے، ذوالحجہ) اس کی نویں تاریخ کے مطابق عرفہ کا دن ہے، لہٰذا ہماری طرف سے اس آسمانی تقویم کو ترک کرنے کی کوئی بھی کوشش خدا کی مضبوط رسی کو ترک کرنا ہے- جس کی تصدیق اللہ تعالیٰ نے اپنی عظیم کتاب میں کر دی ہے، یہاں تک کہ ایسے کافروں کے ظہور سے جو خود کو مصلحین ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، وہ تخریب کار ہیں جو ہمارے لیے ہمارے روزوں کے مہینوں کو برباد کرنا چاہتے ہیں-

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور وہی ہیں جو خدا کی حرام کردہ چیزوں میں شریک ہونا چاہتے ہیں-

شکار کی ممانعت کا حرمت والے مہینوں سے کوئی تعلق نہیں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان میں لڑائی سے منع فرمایا ہے، پھر یہ حکم قرآن اور احادیث سے منسوخ ہو گیا ہے- صحیح- اور اگر

ہم ان تمام باتوں سے آگے بڑھیں جو ہماری کتابوں میں بیان کی گئی ہیں اور ہمارے سابق علماء کی طرف سے ان امور کی تشریحات، اور زمانہ قدیم سے، ہمیں ان امور سے متنبہ کرتے ہیں اور اس عظیم معاملے کی سنگینی کی وضاحت کرتے ہیں، کیونکہ بالکل آسان: اگر ہم اس آزاد اور آزاد اسلامی کیلنڈر کو سال کے موسموں اور آب و ہوا کے ساتھ طے کرنے اور منجمد کرنے کی اجازت دیتے ہیں پھر ہم روزے کے مہینے اور حج کے موسم کو کھو دیں گے جو خدا نے ہم پر مسلط کیا ہے، یعنی ہم بندگی کمپاس سے محروم ہو جائیں گے- ہمارے دین اسلام کے ستونوں میں، تو ہمارے روزے ضائع ہو جائیں گے، عمرے کے ایام کے ساتھ ساتھ ہمارا حج بھی ضائع ہو جائے گا اور یہ ہمارے سچے مذہب کا خاتمہ ہو گا اس لیے ہم آخر کار ان متعصبانہ حرکات کے ساتھ غرق ہو جائیں گے جو تفرقہ انگیز حرکتیں کرتے ہیں- ہمارے سچے مذہب کی عظمت اور فرقوں اور لوگوں کے اختلاف کے ساتھ ان جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ وہ اپنے کیلنڈر میں روزے کا مہینہ بنانے پر متفق نہیں ہو سکے تھے، اس لیے ہم اپنے صحت اور استحکام کے لیے کہتے ہیں- معلوم کریں کہ وہ گمراہ لوگ ہیں جو ہمارے دین، ہمارے روزوں اور ہمارے عبادات سے نفرت کرتے ہیں وہ ہمارے ٹھوس عقائد پر مبنی صحیح احادیث اور سیرت طیبہ پر حملہ کرنے سے مطمئن نہیں تھے- عمر بھر اس کی تعلیمات کی برداشت کے ساتھ وہ ہم سے ہمارے روزے اور حج کے حق پر بھی ڈاکہ ڈالنا چاہتے ہیں-

اللہ تعالیٰ نے ان کی نفسیوں میں فرمایا

پس جو علم تمہارے پاس آچکا ہے اس کے بارے میں ہم سے جھگڑا کرے تو کہہ دو کہ آؤ،

ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی

جانوں کو اور تمہاری جانوں کو بکاریں کے پھر دعا کریں گے اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت بھیجیں گے

دوسرا گواہ: انجینئر عدنان الرفاعی -

ناسی کے وکیلوں کے دعووں کی تردید کے لیے تماشائیوں کے لیے سفید-

https://www.youtube com/watch?v=f3iHn1bElc0

تماشائیوں کے لیے سفید، قسط 22، قمری مہینے کا نظام

https://www.youtube.com/watch?v=hbg4J3ieo6U

پہلا ٹیپ:

1 - النسائی تاخیر ہے اور اس کا کیلنڈر یا قمری مہینوں اور شمسی سال کے درمیان ترتیب کو کنٹرول کرنے سے کوئی تعلق نہیں ہے-

2-النساء نوبین رسالت ہے لیکن شمسی اور قمری سالوں کا اتفاق توہین رسالت نہیں ہے-

3- النسائی کے کفر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ بارہ مہینوں کی جماعت میں ایک مہینہ کا اضافہ اور وہ اضافہ بیان کیا گیا ہے- کفر میں اضافہ-

4- حج کے مہینوں کو ن کے مقررہ وقت سے زیادہ موخر کرنا یا ماہ صیام کی جگہ اور حرمت والے مہینوں کی حرمت میں جھیز جھاڑ کرنا بھی کفر ہے- 5- مہینوں کی

پہچان ہوتی ہے- یعنی ہر مہینے کی اپنی شناخت ہوتی ہے جو اسے باقی مہینوں سے ممتاز کرتی ہے اور یہ النسی ہی ان شناختوں کو ہم سے گم کر دیتی ہے-

ان مہینوں کے لیے-

6-مقدس مہینوں کو شکار سے جوڑنا ایک غلطی ہے، گویا جانوروں کی افزائش کا تعلق دنیا کے صرف ایک حصے سے ہے جو کہ یک خطہ ہے- جزیرہ عرب-

7 - احرام میں شکار کرنے سے منع کرنا حج تک صحیح ترین قول ہے، خواہ وہ احرام میں ہو یا نہ ہو، جب تک کہ تم حرم میں ہو- 8 - لفظ "حرام" کا

مطلب یہ ہے کہ آپ حج کے دوران احرام میں ہیں اور اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ حرمت والے مہینوں میں ہیں-

9 - مہینوں کے نام من گھڑت ہیں اور ان کا خدا کی کتاب سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ان کے نام کسی قرانی متن میں نازل نہیں ہوئے ہیں-

10 - جز (رب) ہریالی، بڑھوتری اور تولید پر دلالت نہیں کرتا، بلکہ اس کے مفہوم یہ ہیں، چوتھائی، چار، چالیس، باقی مہینے جیسے رجب اور شوال کا کوئی وجود نہیں- اس لیے خدا کی کتاب میں ان مہینوں کے ناموں کو موسموں سے جوڑنے کی ہر کوشش ایک کمزور کوشش ہے-

11- ماہ خصوصی طور پر زمین کے گرد چاند کی گردش کا ایک سیٹ یا نظام ہیں-

دوسرا ٹیپ:

1 - فلکیاتی قرآنی تصور کے طور پر مہینے کے تصور کی تعریف اس طرح ہے:

مہینہ وہ وقت ہے جب چاند کے مکمل غائب ہونے سے نئے چاند کی مدت میں اس کی واپسی کے مراحل بھی بنتے ہیں- ایک ہی مرحلہ، کی تشکیل سے گزر رہا ہے-

اس کے مراحل کے تمام مراحل، جو اس کے گھر ہیں-

2 - چونکہ مہینے قمری ہیں، اس لیے یہ چاند کی زمین کے گرد گردش ہیں اور ان کا سورج کے گرد زمین کی گردش سے کوئی تعلق نہیں ہے-

3 طلوع آفتاب اور غروب آفتاب ہمارے لیے (دن کی) مدت کا تعین کرتے ہیں- زمین کے گرد چاند کی گردش اس کی مدت (مہینہ) اور گردش کا تعین کرتی ہے-

سورج کے گرد زمین ہمیں ایک مدت (سال) دیتی ہے-

چاند اور زمین کے گرد اس کی گردش سے کئی مہینوں کا ایک نظام جڑا ہوا ہے، اور سالوں کا ایک نظام ہے، جو کہ زمین کی گردش ہے- سورج اور دن کا نظام بھی، جو اپنے گرد زمین کی گردش ہے- اگر ہم فرض کریں کہ زمین مستحکم ہے اور اپنے گرد نہیں گھومتی ہے- یہ سورج کے گرد نہیں گھومتا، اس لیے نظام (دن) اور (سال) کا نظام ختم ہو جائے گا، لیکن (ماہ) کا نظام ضرور باقی رہے گا کیونکہ چاند وہ ہے جو پہلے زمین کے گرد گھومتا ہے، اور اس طرح ہم دیکھتے ہیں- کہ چاند کی حرکت کا شمسی موسموں سے کوئی تعلق نہیں ہے-

اس لیے جب بارہ مہینوں کی تعداد کا نظام ختم ہو کر نئے دن شروع ہو گا تو اسی حسابی نظام کا ایک نیا دور شروع ہو گا، یعنی بارہ نئے قمری مہینے جن کا زمین کی گردش سے کوئی تعلق نہیں ہے- سورج اور کی قدر ان کے درمیان جھگڑا-

تیسرا گواہ:

علی منصور الکیالی

کیا رمضان المبارک https://www.youtube.com/watch?v=28VqJR6pfHQ&t=11s

کی کوئی مقررہ تاریخ ہے؟

1 - گرمی میں رمضان اور صفر دونوں کیسے آتے ہیں؟

2- ناسی ایک چیز کو دوسری چیز میں طول دینے

کو کہتے ہیں- -3- قمری مہینہ 29 دن، 12 گھنٹے، 42 منٹ اور 3 سیکنڈ کا ہوتا ہے، اور یہ ممکن نہیں کہ لگاتار دو مہینے 30 دن یا 29

دن کے ہوں، اس کے بعد ہر دو مہینے 29 دن کے ہوں- یکے بعد دیگرے 30 دن طویل ایک مہینہ- 4 - شمسی سال میں

بہت سے مہینے ہوتے ہیں جن کی لمبائی 31 دن ہوتی ہے اس لیے شمسی سال کا اطلاق قمری سال پر نہیں کیا جا سکتا- 5-

ہر 33 قمری سال 32 قمری سالوں کے برابر ہوتے ہیں اس لیے جب ہم ہجری سے گریگورین میں تبدیل ہوتے ہیں یا اس کے برعکس کرتے ہیں-

درج ذیل عمل ہے:

ہجری تا AD: 33 -

32 622 (+ ہجری)

عیسوی تا ہجری: 32

- 33 (622) - عیسوی

اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد 12 ہے، جن میں سے چار مہینے حرمت والے مہینے ہیں، جن میں اپنے آپ پر ظلم نہ کرو، یہی سیدھا دین ہے-

صفر = نگر = شدید گرمی

رمضان - رمضان = شدید گرمی

.گر ہم نے رمضان کو گرمیوں میں طے کر لیا تو گرمی میں بھی پانچ مہینے بعد صفر کیسے آئے گا؟

موسم بہار میں دو چیسے کیسے آئے ہیں اور پھر آئے ہیں (بے جان اسماء)، جو موسم بہار کے بعد جمعے اور موسم سرما سے ہیں؟ حکمراں،

پھر حکومت، پھر حکومت .... 354 دن کے بعد قمری سال ختم ہو جاتا ہے اور اس میں اور شمسی سال میں 11 دن کا فرق ہوتا ہے جو کہ السماعی کی پیروی کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ ہم قمری سال کو 11 دن بڑھا دیں تاکہ رمضان ہمیشہ گرمیوں میں آئے- یہ جائز نہیں ہے، , کیونکہ رمضان المبارک نئے چاند کے شروع میں ضرور آتا ہے، اور اس کے وقت سے گیارہ دن بعد ہونا جائز نہیں، براہ کرم ہوش میں آجائیں-

چوتھا گواہ: شیخ مرتضیٰ فراج

قمری اور ناسی مہینے 40 ٹیپس پر مشتمل لیکچرز کا ایک گروپ ہے، اور یہ پہلی قسط کا لنک ہے:

https://www.youtube.com/watch?v=DY9etg3AurA&t=44s

نسی کے دو معنی ہیں:

1 - تاخیر جس سے ایک مہینے کی حرمت کو دوسرے مہینے کی تاخیر ہو رہی ہو

2 - وہ اضافہ جو قمری مہینوں میں ایک مہینے کا اضافہ کر رہا ہے تاکہ سال کے موسموں کے مطابق ہو، جیسا کہ یہودی کرتے ہیں- 3- جو لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمیں نسی استعمال کرنی چاہیے وہ ہم سے یہودیوں کی پیروی کرنے کو کہتے ہیں-

4- سنہ 610 سے 630 تک کے مہینے ظاہری مہینوں پر لاگو نہیں ہوتے تھے، لیکن 632 میں ظاہری مہینوں کا اطلاق حقیقی مہینوں پر ہوتا ہے جب وقت بدل جاتا ہے-

الحر جون کے مہینے میں آتا ہے اور یہ غدیر کی اس حدیث سے میل کھاتا ہے جو الحر کے مہینے میں اٹھارہ ذوالحجہ کو ہوئی تھی- 5-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نسی کو ختم کر دیا کیونکہ یہ کفر میں اضافہ تھا، اور آپ نے 10 ہجری تک انتظار کیا-

کیونکہ وہ ظاہری مہینوں کے حقیقی مہینوں کے موافق ہونے کا انتظار

کرتا تھا- 6 - 9 ہجری میں جنگ تبوک بھی حقیقی مہینوں میں سے تھی، اس لیے یہ ماہ رجب میں نہیں ہوئی، بلکہ یہ صفر کے مہینے میں واقع ہوا، اور رجب مہینے (جنوری) کے مطابق

ہونا چاہیے- 7 - عرب موسم خزاں کو بہار سمجھتے ہیں اور اس کے مطابق رمضان موسم خزاں میں نہیں آتا تھا-

8 - حج معلومات کا مہینہ ہے = (شوال اور ذوالقعدہ جو کہ تمتع کے مہینے ہیں صرف حج تک- جہاں تک حج کا تعلق ہے، یہ دس میں ہے-

دوالحجہ سے ایام تشریق کے ساتھ-

9- حرمت والے مہینے صرف لڑائی سے منع کرنے کے لیے ہیں-

10 - وہ ہم سے حرمت والے مہینے کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس میں لڑائی جھگڑا بڑا ہے یعنی اس میں لڑائی کرنا گناہ ہے... جو کہ حرمت کی طرف اشارہ ہے-
اس میں لڑائی-

11 - حرمت والے مہینے، امام صادق (ع) کے مطابق شوال، دوالقعدہ، دوالحجہ اور رجب، اور اس کے مطابق جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا، اور یہاں تک کہ جب وہ بستر مرگ پر تھے، دوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم ہیں-
اور رجب)-

12 - حرمت والا مہینہ حرمت والے مہینوں کا واحد ہے-

13- (a) ایک سال زمین کے گرد 12 قمری چکر ہے-
(b) سال ایک رقم کا سال ہے-
(c) سال شمسی سال ہے-

14- النسائی کی طرف دعوت دینے والے مختلف گروہ ہیں، ایس میں بکھرے ہوئے ہیں، جو سادہ ترین معاملات پر متفق نہیں ہوتے سوائے اس کے-
یہ رمضان کے اپنے کی تاریخ کا تعین کر رہا ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ گرمی اور بارش میں ہے، اور بعض کہتے ہیں کہ یہ موسم بہار میں ہے-
پھول کھلتے ہیں اور دوسروں کا خیال ہے کہ یہ موسم خزاں میں ہے، ان میں سے کچھ کہتے ہیں کہ یہ ستمبر کے مہینے میں ہے، اور ان میں سے کچھ کہتے ہیں کہ یہ اکتوبر کے مہینے
میں بھی ہے

15- جو لوگ ہمیں النسائی کی پیروی کی دعوت دیتے ہیں وہ ہمیں اس خصوصی فائدہ سے محروم کرنا چاہتے ہیں جو ہم مسلمانوں کو حاصل ہے-
ہمارے مہینے آزاد ہیں اور سال کے گرد گھومتے ہیں، اس لیے وہ چاہتے ہیں کہ ہم یہودیوں کی پیروی کرنے کے لیے ان کی خواہشات اور ملاقات کی پیروی کریں-

16- اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ مہینے ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے عبادت کے مہینے مخصوص کیے ہیں جو صرف اللہ کے لیے مخصوص ہیں، اور یہ مہینوں کی تعداد 12 مہینے ہے اور اس میں نسی کا مہینہ شامل نہیں ہوسکتا جو کفر میں اضافہ ہے- 17 - جہاں تک
وہ کیلنڈر ہے جو لوگوں کے کاموں کو جوڑتا ہے، جیسے کہ زراعت، تجارت اور شکار، یہ انسان کا بنایا ہوا ہے جو وہ کرتا ہے-
آسمانی تقویم سے دور جو روزہ اور حج جیسی عبادات سے مربوط ہے-

18 - عربی مہینوں کے ناموں کا ان کے ناموں سے کوئی تعلق نہیں ہے، کیا (خالد) کا مطلب یہ ہے کہ وہ نہیں مرے گا، اور کیا (ولید) کا مطلب یہ ہے
کہ وہ بدصورت نہیں ہے- کیا وہ بوڑھا نہیں ہو گا؟ 19 - شمسی سال میں ترمیم کا اطلاق کیوں نہیں کرتے؟
قمری سال کے ساتھ موافق ہوتا؟ وہ ہماری سب سے مشہور عبادت میں انتشار پیدا کرنا چاہتے ہیں تو کیوں نہ انتشار پیدا کرنے کی کوشش کی جائے؟
ان کے مہینوں میں افراتفری؟

20- دو تقویموں پر عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں، ایک عبادت کے لیے اور دوسرا لوگوں کی عام زندگی کے امور مثلاً زراعت، تجارت اور
شکار کے لیے- 21- گر ہم ایسا کیلنڈر بنانا چاہتے ہیں جس میں کیلنڈر بھی شامل ہو تو ہم ہر 19 شمسی سالوں میں 7 مہینے کیوں ڈالیں گے؟
ہم ہر 24 سال میں 9 ماہ اور ہر 30 سال میں 12 مہینے کیوں نہیں مقرر کرتے؟ 22- انسانوں
کے بنائے ہوئے تمام کیلنڈرز غلط ہیں جن کو وقت کے ساتھ ساتھ برقرار رکھنے اور اس میں ترمیم کرنے پر مجبور کیا گیا ہے کیونکہ وہ قرآن کے متن میں بنائے گئے ہیں- 12 قمری مہینے، یہ قدر سب سے زیادہ درست اور درست ہے-
وہ چاہتے ہیں کہ ہم حقیقی، حقیقت پسندانہ اور درست کیلنڈر کو چھوڑ کر ان کی رائے اور خواہشات پر عمل کریں-

23- (الف) حج کے مہینے ہیں (شوال ذوالقعدہ، تمتع ذوالحجہ کے مہینے) حج کے لیے
(ب) سیاحت کے مہینے کفار قریش کے ساتھ معاہدے کے مہینے ہیں-
(c) - رمضان المبارک24مقدس مہینے دوالقعدہ، دوالحجہ، محرم-رجب ہیں-
کے روزوں کے بارے میں مسلمانوں کے درمیان اختلاف صرف شبہ کا دن ہے، نہ کہ رمضان کے مہینے کو کئی مہینوں کے درمیان ایک مقررہ موسم میں بیان کرنے کے لیے-

25 مہینوں کی سیاحت کے بعد سنہ 10 ہجری میں جو جنگ ہوئی وہ خالد بن الولید کا نجران کے لوگوں کو دعوت دینے کی مہم تھی-
اسلام کے لیے-

26- یہودیوں نے تسلیم کیا کہ اھلیل ہی نے ان کے کیلنڈر کو تباہ کیا جب اس نے النسائی کی پیروی
شروع کی- -27- دعوت کے حامی چاہتے ہیں کہ ہم زمانہ جاہلیت کی طرف لوٹ آئیں

-28 سویڈن اور ناروے میں روزہ رکھنے والے غریبوں کو کھانا کھلا سکتے ہیں-

29- شکار کا حرمت والے مہینوں سے کوئی تعلق نہیں، اس کا تعلق صرف حج کے احرام کی حالت سے ہے- 30-
عمر بن الخطاب نے سنہ 17 ہجری میں النسی کو منسوخ نہیں کیا تھا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہ 10 ہجری میں اسے منسوخ کیا تھا- بلکہ خلیفہ عمر نے ربیع الاول کو نافذ کرنے کے لیے کیلنڈر کو 76 دن پیچھے ہٹا دیا جس کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ ہجرت کی تھی- محرم کے مہینے کے ساتھ موافق ہونا-

31 - ہجری کیلنڈر عمر کا کیلنڈر نہیں ہے، بلکہ ایک اسلامی پیشن گوئی کیلنڈر ہے-

گواہوں کی گواہی کی مدت کا اختتام-

اب جب کہ ہم گواہوں کی گواہی سن چکے ہیں اور استغاثہ کے مقدمے میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے، اس میں بہت سی باتیں ہیں جو جیوری برادران اور جج کے لیے ثابت کرتی ہیں کہ النسی دراصل کفر میں اضافہ ہے. اور اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے- مسلمانوں کے کیلنڈر کے ساتھ کھیلنا جو بنیادی طور پر ان کے عقائد، مذہبی ورثے اور عبادت سے جڑا ہوا ہے- اگر النسی کی اس نے کتابی کا دفاع کرنے والے اب بھی یہ چاہتے ہیں کہ ہم نے عقائد اور اس خدائے واحد کے ساتھ سمجھوتہ کریں جس نے ہمارے لیے ان مہینوں کا تعین کیا ہے اور انہیں واضح قرآنی آیات کے ساتھ ہم تک محدود رکھا ہے، تو لوگ دوسرا کیلنڈر بنا سکتے ہیں- مسلم کیلنڈر سے بہت دور، جو چاہیں اسے پکاریں، لیکن یقیناً اس کا ہماری عبادت سے کوئی تعلق نہیں ہے- اور ہماری رسومات اور رسومات-

استغاثہ باقی ہے-

دفاعی درخواست

جناب صدر، معزز مشیران، محترم قارئین، سب سے پہلے میں استغاثہ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ اس نے جو دلائل پیش کیے ہیں، جو پہلی نظر میں ٹھوس بنیاد کے یا ظاہری منطق کی تقلید کرتے ہیں، بعض اوقات سلف کی مذہبی تشریحات سے ثابت ہوتی ہے- نصوص یا صحابہ یا ائمہ کے دفاع پر بھروسہ کرتے ہوئے میں ایک بار پھر اپنا ارادہ بدلوں گا، لیکن خدا کی مدد سے، میں آپ کو عدالت، معزز جیوری اور معزز قارئین کو دکھاؤں گا کہ یہ الزامات کیسے سراب ہیں- اور جہالت کی پاسداری تمام تر پیشرفت اور سائنسی پیشرفت کے باوجود مجھے امید ہے کہ اس عرضی کی طوالت کو ان سچائیوں اور حقائق کو ظاہر کرنے کے خلاف شمار نہیں کیا جائے گا جنہیں دعووں کا جواب دینے کے لیے اس کے تمام پہلوؤں کو پیش کیا جانا چاہیے- استغاثہ کے وکیل، خاص طور پر چونکہ وقتاً فوقتاً نئی پیشرفتیں ظاہر ہوتی ہیں جن پر بحث کی جانی چاہیے اور ہر کسی کو دکھانا ضروری ہے، اس لیے وقت بچانے کے لیے، میں داخل ہونے کی کوشش کروں گا- براہ راست موضوع...

استغاثہ نے اپنی اختتامی دلیل میں جس سب سے اہم نکات پر زور دیا اور اس پر انحصار کیا وہ اختلاف اور اتحاد کا فقدان تھا جسے اس نے اس تحریک کے اندر پھیلتے ہوئے دیکھا جس میں نصی مہینے کی پیروی کا مطالبہ کیا گیا تھا، جو اس نئی تحریک کی تقسیم اور تقسیم کی طرف اشارہ کرتا تھا- ، اور آسان ترین معاملات کا اندازہ لگانے میں اس کے نظم و ضبط کا فقدان، خاص طور پر: ماہِ صیام (رمضان) کی شروعات اور اس کے دوبارہ آنے یا آنے کے وقت میں فرق کی وجہ سے- کئی مہینوں کے درمیان، اور اس دعوے کے سلسلے میں یہ فرق کچھ ایسا مضبوط ثبوت تھا جو شاید کچھ سادہ لوح لوگوں کے ذہنوں کو گھیرے میں لے کر اسے ایسا ظاہر کر دے جیسے یہ کوئی مختلف اختراع ہو، یا متعصب لوگوں کی طرف سے وضع کردہ سنت ہو- ہم وہ جنہیں ہیں جو قرآن کو سمجھنے میں جدید روشن خیالی کے حامل ہیں، ہمیں کبھی نروایدہ اور بعض اوقات قرآنی ماہرین کے طور پر بیان کیا جاتا ہے، اور ان کے نزدیک یہ دونوں وضاحتیں ہوتیں ہیں اور اچھی خصوصیت نہیں- اس کے بعد ہم میں سے بعض نے قرآنی وضاحت کو قبول کر لیا، لیکن بعد میں انہوں نے اس وضاحت کو تبدیل کر دیا اور ہمیں منکرین کہا، جن کے پاس کوئی ثبوت یا بنیاد نہیں ہے . ! ! اس دعوے میں یہ بھی ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی کہ یہ (النسانی). . گویا ان کافروں کی تخلیق ہے جو اسلام کے اتحاد سے نفرت کرتے ہیں جو انہیں سنت والجماعت کے جھنڈے تلے متحد کرتے ہیں، وہ گروہ جس کی بنیاد رکھی گئی تھی- ان کے قابل احترام ساتھیوں کی طرف سے، اور ان کے لیے وحی کے مصحف مصنف، اور رسول کے لاڈ پیارے داماد، اموی خلیفہ اور مسلمانوں کے پہلے بادشاہ سیدھے رہنمائی یافتہ خلافت کے بعد: معاویہ بن ابی سفیان نے سنہ 41 ہجری میں قرآن کی اس (نسائی) کی تفصیل اور اس پر غور کرنے کو پہلے پہلو سے کفر میں اضافہ قرار دیا، ان کے لیے یہ ایک ایسا مہینہ ہے جو سطح پر تیرتا ہے- کفر، ظلم اور شیطان کے نقش قدم پر چلنے کی گہری دلدل اور ان تمام اور مختلف اختلافات سے بڑھ کر یہ یقینی اور یقینی طور پر ہے- مکالمہ خدا کی طرف سے نہیں ہے، اور اسے شخص سے کاٹ کر اس سے دوری یا اس پر عمل کرنا چاہیے-

جناب صدر، محترم قارئین، اب میں آپ کو وہ اصل اور منطقی وجہ بتاؤں گا جس کی وجہ سے ہماری نئی اور ممتاز تحریک نے اس ناسی خیال کو اپنانے کی راہ ہموار کی، اس قدرے مبہم موضوع کی وضاحت اور وضاحت میں بہت سے اختلافات کے نقصانات کے ذریعے-

اسے واضح طور پر بیدار کرنے اور مسلسل غلطی سے نکلنے کی طرف ایک جراٰت مندانہ قدم سمجھا جاتا ہے، یہ غلطی ہر اس شخص کی طرف سے اختیار کی گئی ہے جس نے اس وجہ پر غور و فکر اور تجزیہ نہیں کیا ہے کہ کیوں ایک عقلی شخص کو علمبردار کی خاطر صحیح کیلنڈر کو اپنانے پر غور کرنا چاہئے- عملی مذہبی زندگی تک اس پر غور کرنا. کفر میں اضافہ!! اللہ تعالی کے احکام سے دوری اور نافرمانی، اس کا سب سے اعلی، عظیم نام مبارک ہو-
نا کیلنڈر میں اسے اپنانا ضروری ہے کہ یہ مذہب اور زندگی کے معاملات کے بارے میں انسانی شعور کی نشوونما سے جڑا ہوا ہے اور یہ ضروری ہے کہ انسان اور انسانیت کے فائدے اور زمین اور زمین، سمندر اور ہوا پر جو زندگی چلتی ہے اور اس کی اہمیت کو واضح کرنے میں صرف نقطہ نظر کا فرق ہے. نوٹ کریں کہ یہ معاملہ ابھی تک بکھرے ہوئے انفرادی کوششوں کے ذریعے زیر بحث ہے- اس کا نام عقلی لوگوں کے ذہنوں میں ہر ایک کی ثقافت میں فرق کے ساتھ ہے جس نے اس بدتمیزی کا دفاع کرنے کی کوشش کی ہے اور یہ کہ ان نظروں میں فرق دوری، دشمنی اور اختلاف کی وجہ سے فرق نہیں ہے- اور یہ صرف یہ ہے کہ: ایک تحریک وہ بہت سی پیچیدگیوں کا تجزیہ کرنے اور ان کو ختم کرنے کی کوشش کرنا ہے جنہوں نے وقت اور وقت کے حساب کتاب کی سائنس کو نقصان پہنچایا ہے، اور جس کی فراہمی میں نے مسلسل حوصلہ افزائی کی ہے، جیسا کہ ہم اس کے پچھلے ابواب میں بیان کر چکے ہیں- کتاب، اور ان طریقوں سے جو کچھ مختلف اور متنوع ہو سکتے ہیں، ان میں سے کچھ نے ایسے معاملات کا تجزیہ کیا جو دوسروں کے ذہنوں سے بچ گئے تھے، اور ایسا ہوا کہ ان میں سے کچھ اپنے انفرادی، منحرف خیالات کی وجہ سے جنون کے شکار ہیں، اس لیے وہ کچھ سے چمٹے ہوئے ہیں- ان میں سے اپنی سادگی کے باوجود، اپنی ترقی کی حقیقت کو فراموش کرتے ہوئے، اس کے نیچے دب جانے کے بعد، آہستہ آہستہ، چمکنے اور ابھرنے والے نئے معاملات کی نئی دریافتوں کو حاصل کرنے کی کوشش میں سستی اور سستی جہالت کے ٹیلوں کے بڑے بادل اور اندھیرے کی زینت، جیسا کہ اس نے اسے متاثر کیا، غلط خیالات، تشریحات، تشریحات اور متن کی تشریحات کا ایک اہم مجموعہ جو ایک طویل اور اہم مدت کے دوران فاسد شکلوں میں وراثت میں ملا ہے، یہ سب کچھ نہیں- تمام تر شفافیت، دیانتداری اور نیک نیتی کے ساتھ، مختلف اور مختلف تاریخی کتابوں پر بھروسہ کرتے ہوئے، اس بوجھ کو اٹھانے والے ہر فرد کی کوششوں کے باوجود، اپنی مکمل شکل میں حقیقت کے چہرے پر ایک بار کے لیے واضح طور پر نمودار ہو چکے ہیں- سائنسی اور ریاضیاتی بنیادیں، جن میں سے زیادہ تر ہمیں متعدد قیاس آرائی پر مبنی تاریخی کتابوں میں دستاویزی ملی ہیں، جن میں سے بہت سی اصل میں لکھی گئی تھیں اور اسلام کے کئی دہائیوں بعد وضع کی گئی تھیں، اس لیے ان میں سے بہت سے شبہات اور وہم کے دائرے میں داخل ہوئے، خاص طور پر بہت سے لوگوں کے اپنے وقتی تصورات میں- تاریخی واقعات، کیونکہ وہ اصل میں جدید ادوار میں بنائے گئے خیالی وقت کے منصوبوں پر مبنی تھے اور نئے، غیر حقیقی طریقوں سے، اور ہمیں ان کے پڑھنے کے دوران ان کا تجزیہ کرنا اور انہیں ختم کرنا تھا، گویا ہم پیچیدہ ریاضیاتی مسائل کو حل کر رہے تھے- بعض اوقات، یا جیسے کہ ہم ایک موزیک پینٹنگ کو دوبارہ بنانے کی کوشش کر رہے تھے جو ہر جگہ بکھرے ہوئے تھے، ہم نے سوچنے اور غور کرنے کے بعد ہر ٹکڑے کو اس کی صحیح جگہ پر لوٹا دیا جو ہمارے لیے وہ ستون اور بنیادیں تھیں- ہم نے ایک انفرادی آغاز کیا جس کا مقصد شکوک و شبہات کے موجودہ بادلوں کے پیچھے چھپے ہوئے سچائی کی روشنی کو ظاہر کرنا تھا: ان میں سے ایک اہم مسئلہ یہ تھا کہ اس مہینے کو حذف کیا گیا تھا، یعنی ناسا کئی مہینوں میں سے، ہم میں سے کچھ نے ان نئے خیالات کا دفاع کرنے کے لیے صرف عمل پر انحصار کیا، جو تاریخ کی کتابوں میں درج ہے اس تک رسائی کے معاملے سے نمایاں طور پر الگ ہو گئے، کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ تمام کتابیں تاریخ کا مجموعہ ہیں- ایسی قیاس آرائیوں کا جن پر کبھی بھی غور نہیں کیا جاتا، اور اس کا ترجیحی عقیدہ کہ ان حوالوں میں جو کچھ بھی بیان کیا گیا ہے وہ بنیادی طور پر غلط ہے، اور یہی وہ چیز ہے جس نے اسے اسلام سے پہلے اور بعد میں عرب تاریخ کی کتابوں میں لکھی ہوئی چیزوں کو پڑھنے کی ترغیب نہیں دی- اور یہی وجہ ہے کہ یہاں اس کی دلیل ان لوگوں کا مقابلہ کرنا ہے جو تاریخ میں منصور شدہ ان قدیم تعبیرات پر یقین رکھتے ہیں اور ان احادیث اور روایات کے مجموعوں میں چھپی ہوئی کرب کے ساتھ زمانوں سے گزری ہے- ان سب کو ثابت سمجھا جاتا ہے، وہ عام لوگوں کے ذہنوں میں اور مغرب اور مشرق کی طرف پھیلی ہوئی اسلامی گلیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے سب سے اہم دستاویزات میں شمار ہوتے ہیں، اور یہ کہ اس میں واضح غلطیوں کو ظاہر کرنے کے بعد ان کا تجزیہ کیا جا سکتا ہے- یہ یا وقتی یا موسمی بنیادوں پر انحصار کرکے- جو ان میں سے کچھ خبروں اور خیالات کی ترسیل کے دوران بے ساختہ سامنے آیا-

جناب صدر، محترم قارئین، یہ بات مجھ پر ذاتی طور پر بھی واضح ہو گئی ہے، اور اس خیال کی ترقی اور مسلسل پختگی سے، کہ میں اور میرے والد - اسلامی مصنف اور مفکر - نیازی عزت الدین نے بہت سی غلطیاں کی ہیں- ماضی میں، جو ہمارے کیلنڈر کے منصوبوں کی کوتاہیوں کا سبب بنتا ہے جن پر ہم ماضی میں انحصار کرتے تھے، خاص طور پر اس کے بعد... چاند گرہن کے حواشی شامل کیے گئے: جو ہم نے حال ہی میں، سال 2017 عیسوی میں، امریکی ایجنسی ناسا سے حاصل کیے ہیں- ، NASA، اور خاص طور پر مسٹر Eclipse سے ہم نے انہیں کیلنڈر چارٹ میں شامل کیا، جو کہ 512 عیسوی سے لے کر آج تک کے وقت کے چارٹ ہیں، جو ہم نے اپنے اور ایک عزیز دوست کے ساتھ دستی طور پر کھینچے ہیں، جس نے اپنا قیمتی وقت عطیہ کیا تھا- اس نے اپنے اہل خانہ اور رشتہ داروں کو بھرتی کیا تاکہ اس درست تشخیص کے نتائج سب تک پہنچ سکیں عرب دار بھائی اور بہادر سپاہی کپتان سمائیسم جنہوں نے نسی کے اس خیال کی نفی کرتے ہوئے اس سفر کا آغاز کیا، لیکن اس کے بعد-

اس نے ان تمام تاریخی معلومات کو لانے میں میرے نقطہ نظر کی شفافیت اور میرے ایماندارانہ رویے کو یقینی بنایا جو ہم نے اپنے ان نئے مضمونوں پر جمع کیے ہیں، تاکہ اس سے اس کی سچائی، درستگی اور اس میں مہینوں کی تعداد کی مستقل مزاجی ظاہر ہو سکے- ایک قابل توجہ اور نفیس انداز میں، جیسا کہ چاند کے مہینوں کے آغاز اور اختتام اور 1600 سال کے طویل عرصے کے دوران ان کے صحیح اوقات کا ہمیں واضح طور پر پتہ چلا۔ ان تاریخوں کے نقاط ہمارے سامنے آئے، جن پر بھروسہ کرکے قدیم تاریخی واقعات کو بڑی درستگی کے ساتھ پڑھا جاسکتا ہے- اس کے بعد ہم پر یہ بات واضح ہو گئی کہ ماہِ نسّی کے خاتمے کی تاریخ تاریخی طور پر معاویہ ابن ابی سفیان کے ہاتھوں میں خلافتِ اسلامیہ کی منتقلی کے زمانے میں واقع نہیں ہوئی تھی، یعنی پہلی تاریخ کے بعد- جھگڑا اور جنگِ صفین، جیسا کہ ہم پہلے مانتے تھے، اور یہ کہ اموی خلیفہ عبد الملک ابن مروان کے دور میں نہیں ہوا، جیسا کہ کتاب "مانی فادر آف دی کیلنڈر" میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ کیسے تھا- اور یہ کیسے ہی گیا - (AD 2007، اور جیسا کہ ہم نے سوچا تھا کہ یہ اس وقت تھا، اور میں نے یہ تحقیقیں آپ کے سامنے تحقیق میں پیش کی تھیں جو میں نے ذاتی طور پر یوٹیوب پر پچھلی ویڈیوز میں شائع کی تھیں- میں نے ان میں اشارہ کیا تھا کہ مجھے 100% یقین نہیں تھا- ان میں سے، اور میں نے ان سے عوامی طور پر اور ہر ایک سے درخواست کی کہ مجھے اس معاملے میں ان لوگوں سے مدد کی اشد ضرورت ہے جو خود کو اس طرح کی مدد اور مدد فراہم کرنے کے اہل سمجھتے ہیں، اور میں اس کے لیے اپنے بھائی اور دوست کینان سمانیسم کی رضاکارانہ خدمات کے لیے خدا کا شکر ادا کرتا ہوں- معاملہ، جس نے اس خواب کو حقیقت بنایا جس کے ذریعے ہم ایک ساتھ صحیح اور درست طریقے سے تاریخ کے مطالعہ تک پہنچے، اس لیے میں ان تمام لوگوں کو دعوت دیتا ہوں جنہوں نے ان ویڈیوز کو فالو کیا، پڑھا اور دیکھا، جو میں نے ایک سال پہلے شروع کیا تھ- 2007ء سے 2016ء تک، اس نئی کتاب کی روشنی میں اس میں موجود ہر چیز کو درست کر کے-

لہذا، میں معزز قارئین سے کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے اور میرے والد کی غلطیوں کے لیے معافی مانگیں جو ہم نے پہلے کی ہیں، کیونکہ ہمارے پاس ابھی تک یہ مکمل کیلنڈر نہیں تھا، اور ہمارے پرانے دستی چارٹ جن پر ہم نے اس وقت انحصار کیا تھا، وہ نظریاتی کیلنڈر تھے جو ایک ریاضی کے مطابق بنائے گئے تھے- اس طریقے سے، جس میں ہم نے قمری مہینے کی طوالت پر انحصار کیا، یعنی: (29.53022)، جو متن کی مساوات سے لی گئی تھی، نہ کہ جدید فلکیات میں لی گئی قدر (29.53058) ایک مختصر ہونا کیلنڈر 570 عیسوی سے شروع ہوکر 724 عیسوی میں ختم ہونے والا صرف 150 سال تک محدود تھا اور اس کی مکمل صداقت کا تعین کرنے کے لیے اس کا تعلق اس سال سے نہیں تھا، اسی لیے یہ ہمارے لیے ناممکن تھا- ان دنوں کے نقاط کو ان کی صحیح شکل میں جاننا، اور اس بات کو یقینی بنانا کہ وہ سو فیصد درست ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ عرب تاریخ کا طریقہ صرف دن، مہینے اور سال کے ذکر تک محدود تھا، جیسے کہ ہفتہ کے لیے جمعہ کہنا- اسی سال سے پانچویں رجب تک . جب تک کہ ہم اس مکمل .... کیلنڈر کی تخلیق تک پہنچ گئے، جو آپ کو اس کتاب کے ضمیمہ اور اس کی مکمل توسیع میں ملے گا- غیر معمولی نقشہ جس کا موازنہ تمام متنوں سے کیا جا سکتا ہے خاص طور پر تاریخی حقائق کو ان کی درست اور مخصوص شکل میں طے کرنے کے معاملے میں جس کی وجہ سے میں نے ان بنیادی سوتوں کو درست کیا جن پر میں اور میرے والد بھروسہ کرتے تھے، جن کی حساب کی جاتی ہے- ناسی کے مہینے کو استعمال کرنے اور اسے صحیح شکل میں استعمال کرنے کی طرف واپس آنے کا خیال، جس کی وجہ سے میں نے ناسی کے حامیوں کو بہت سے خطوط بھیجے صحیح تشخیص کو ظاہر کرنے کے لئے، اور ہمارے لفظ اور ہمارے ایماندار راستے کو متحد کرنے کے لئے

جناب صدر، معزز مشیران، محترم قارئین:

کچھ ناسی مبلغین نے کیلنڈر کے شروع میں ہماری دنیاوی صفوں کو کھلے بازوؤں کے ساتھ متحد کرنے کی میری دعوت کو قبول کیا لیکن بدقسمتی سے ان میں سے کچھ اپنی رائے پر اڑے رہے اور اس پر قائم رہے، مجھ سے بات کرنے سے بھی انکار کر دیا، یہ سوچ کر کہ جب میں ان تضادات کی وضاحت کر رہا تھا جو قرآن کی مختلف تلاوتوں کے درمیان موجود تھے، میں جان بوجھ کر قرآن کی جامعیت کو خراب کرنے کی کوشش کر رہا تھا یا میں اس کے صریح فقروں کو اس طرح موڑ رہا تھا جو ان کے لیے ناقابل قبول ہو- صرف النسائی کا نام صاف کرنے کے لیے، اس لیے انھوں نے مجھ سے مکالمے کو بالکل قبول نہیں کیا، کیونکہ ان کا خیال تھا کہ وہ صحیح ہیں اور دوسروں کو غلط ہونا چاہیے اور میرے خیالات اور اس کے ساتھ بہت سے لوگوں کے خیانت- خیانت کو چوری کیا گیا ہے جو ان تمام خیالات کو ظاہری محبت اور جھوٹی چاپلوسی کی وجہ سے اپنے آپ سے منسوب کرتے ہیں، وہ لوگ جو کسی اہم علم یا کام کے ساتھ اس خیال سے واقف نہیں ہیں- انہیں نئی تحقیق میں ہونے والی تازہ ترین پیشرفت کے بارے میں قابل کرنا ناممکن تھا جو آہستہ آہستہ ظاہر ہونے لگیں، اور میں نے محسوس کیا کہ بدقسمتی سے وہ اپنے خیالات سے چمٹے ہوئے تھے جو بنیادی طور پر رات کے اندھیرے اور گھپ اندھیرے سے چرائے گئے تھے- وہ خیالات جو انہوں نے بغیر کسی علم یا اہم کوشش کے اپنے آپ سے منسوب کیے، کیونکہ جس کے پاس کسی چیز کی کمی ہے وہ اسے زیادہ نہیں دیتا- وہ اس سے پیچھے نہیں ہٹے، بلکہ اس پر اسی طرح قائم رہے اور بغیر کسی غور و فکر کے مجھے ان میں سے بعض کمزوروں کی طرف سے حق سے پسپائی ملی کہ انہوں نے ضرورت پر ایمان لانے کا خیال چھوڑ دیا- اس ناسی مہینے کو دہرانے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت کو کئی سال تک ماننے کے بعد، اس لیے وہ پچھلے اندھیروں اور پرانے کیلنڈر کی دلدل میں واپس آگئے کیونکہ انھوں نے اپنے آپ کو اپنے معاشرے سے خارج پایا، جس کی وجہ سے ان کے انجام دینے میں اختلاف تھا- ان میں سے کچھ مذہبی رسومات، خاص طور پر رمضان کے مہینے میں روزہ رکھنا، جس نے انہیں ایک دسترخوان پر افطار کرنے کے لیے اکٹھا کیا اور تیاری کی-

ان میں غلط سماجی رابطہ، پیار اور نجاست ہے کیونکہ اس قانون کا وقت اور بدقسمتی سے اس کی وقتی اور موسمی بنیادیں گھیرے ہوئے ہیں-
جہالت اور نقصان اور گمراہی سے بھری تاریکی کے
ساتھ- جیسا کہ ماضی میں عیسائی کیلنڈر (جولین) میں ترمیم کا مطالبہ کرنے والی تحریک کے ساتھ ہوا، جب انہوں نے گڈ فرائیڈے (جس دن مسیح کو مصلوب کیا گیا تھا) کے جشن کی تاریخ میں ایک نقص پایا- سورج گرہن
کو بعد میں پریوں کی کہانیوں اور سینما فلموں کے مصنفین نے زبردستی داخل کیا، اور ہم سب جانتے ہیں کہ سورج گرہن
وہ دن ہے جو درمیانی قمری نئے چاند کی دوپہر کو سورج اور چاند کے ایک ساتھ ملنے کے ساتھ موافق ہوتا ہے- ہلال کے چاند کے آغاز سے ایک یا دو دن پہلے ہے، اور جو)21(vernal equinox - (مارچ) کے بعد آتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اپریل کے مہینے کے آغاز سے مطابقت رکھتا ہے، اگلے اتوار کو قیامت کا اتوار سمجھا جاتا ہے- . لہذا، سن 325 عیسوی میں، بہت سے بشپس نے نیکیہ شہر میں ملاقات کی، جو اس وقت رومن بازنطینی چرچ سے تعلق رکھتے تھے، جولین کیلنڈر میں ترمیم کرنے کے لیے سنجیدہ مکالمے کے لیے، جو کہ اپنی متوقع تاریخ سے تین دن ہٹ گیا تھا- چرچ عام لوگوں کے لیے اس مبہم اور حیران کن ترمیم کے حامیوں اور مخالفین کے درمیان تقسیم ہو گیا تھا، اور یہ کوشش اگلے ہزار دو سو سالوں میں اس ترمیم کو جاری رکھنے کے لیے چرچ کے حکم پر اصرار کرنے کے لیے دہرائی گئیں- ان طویل سالوں میں کئی بار ملتوی کیا گیا، اور چرچ نے 1582 عیسوی کے علاوہ اس ترمیمی حکم کی تعمیل کرنے کا فیصلہ نہیں کیا- یعنی پوپ گریگوری کے نئے پوپ کے اس فیصلے کی تعمیل کے بعد، جیسا کہ ان میں سے کچھ نے نادانی سے اسے نامعلوم مقاصد کو چھپانے کا سیاسی فیصلہ یا پوپ کی طرف سے ان دس دنوں کو ان سے چھیننے کی کوشش سمجھا-
کسی نہ کسی وجہ
سے- کیا آپ میرے ساتھ یہاں نہیں دیکھتے کہ چرچ جس جھگڑے اور اختلاف سے گزرا وہ کچھ روشن خیال لوگوں کی بیداری اور دوسروں کی غلطی کو جاری رکھنے کے اصرار کی وجہ سے تھا، بالکل بھی اصلاح کی خاطر نہیں، بلکہ اس لیے کہ- اس بات کو جاری رکھنے کا کہ جو عام اور سادہ
معاشرہ کے ذریعہ جانا جاتا ہے، جو اس معاملے کو بالکل بھی معمول دلیل، سائنس اور منطق سے نہیں دیکھتا، پوپ کا یہ حتمی فیصلہ تھا جس نے ان میں سے بہت
سے لوگوں کو آخر کار اس کے حکم کی تعمیل کرنے کے لیے اکٹھا کیا- . رہا وہ لوگ جو اس فیصلے سے ہٹ گئے اور جو معمول تھا اس پر قائم رہے تو وہی لوگ ہیں جو اپنے اپنے پاس موجود پسماندہ علم کے ساتھ اپنی جگہوں پر ڈٹے ہوئے ہیں، وہ لوگ جنہیں وقت نے تڑپ کر لیا، اس لیے ان کے دن برباد ہوئے اور وہ جاری رہے- وقت کے ساتھ ساتھ اپنی حتمی جگہوں سے ہٹنا، جس نے بالآخر انہیں اس معاملے کو قبول کرنے پر آمادہ کیا، جب وہ اپنے آپ کو گروہ کے آخر میں پاتے گئے، اور وہ لوگ جن کے پاس تجربہ اور علم کی کمی تھی، کے ساتھ بھاگے- کہ اس معاملے کا
سیاسی فیصلوں یا دنوں کی چوری سے کوئی تعلق نہیں جیسا کہ وہ سوچتے تھے، بلکہ یہ سائنس اور وقت کے درست حساب کتاب سے زیادہ کچھ نہیں تھا، انہوں
نے ایک کے بعد ایک ملک کے درست کیلنڈر کو اپنانا شروع کیا، اور اب میں کروں گا- اپنانے کی تاریخیں آپ کے سامنے رکھیں، دنیا کے تمام ممالک سے یکے بعد دیگرے نیا گریگورین کیلنڈر متعارف کرایا گیا، جن میں سے آخری (چین) 1929ء میں تھا، یعنی ترکی کے نئے کیلنڈر کو اپنانے کے بعد- سلطنت عثمانیہ کے زوال سے تین سال پہلے اور اتاترک کی حکمرانی سے پہلے 1920 - (1938)، اور یہ گود لینے کا واقعہ
سال 1917ء

سکیم (S-7)

یہ دنیا بھر کے ممالک کی طرف سے گریگورین کیلنڈر کو اپنانے کی وضاحت کرتا ہے، جس کی وکالت 1582 سے 1929 تک کی گئی۔

جناب صدر، محترم قارئین، اگر ہم گریگورین شمسی موسمیاتی کیلنڈر میں ترمیم کے معاملے کا موازنہ کرنا چاہتے ہیں، جس کا مطالبہ ایک طویل عرصے سے کیا جا رہا ہے، ہماری تحریک ناسیان مہینے کی بحالی اور مسلسل کا مطالبہ کرتی ہے- شمسی قمری کیلنڈر پر انحصار کرتے ہوئے، ہم اپنے آپ کو ابھی تک ایک نئے ایجنڈا میں پاتے ہیں، جو آخر میں اسلامی اہرام کے سربراہ کی طرف سے جاری کردہ ایک جامع فیصلے کی طرف لے جائے گا، نہ کہ سعودی عرب کی بادشاہی کی طرح- اس کی سول شکل صرف اس کے باشندوں پر ہے، بلکہ ایک ہی وقت میں ایک عملی مذہبی کیلنڈر کو اپنانا ہوگا، اور اس کے بعد ہم مقدس مہینوں کو ان کے مقامات پر واپس کریں گے- وہاں زمین کے شکار پر پابندی لگانا- جیسا کہ خدا نے ہمیں اپنی مقدس کتاب میں حکم دیا ہے- اس کے بعد ہر کوئی سیدھی راہ اور نور حق کی طرف رہنمائی کرنے والوں کو پکڑنا شروع کر دے گا اور پھر ہم ماہ رمضان کے صحیح روزے اس کے صحیح دنوں میں حاصل کر لیں گے جس میں روزے کے ایام 12 گھنٹے سے زیادہ نہیں ہوں گے- دن، اور تمام دنیا میں یکساں، اور پھر ہم شب قدر کو جان سکتے ہیں اور اس کا سراغ لگا سکتے ہیں، اس رات کہ... خدا اس کو عظیم قرآن میں ہمارے لیے برکت دے، اس کو ممتاز کرے، اور اسے ایک مکمل سورت کے طور پر نامزد کرے- اگر یہ واقعی اس مقدس مہینے کے دنوں میں سے ایک ہے تو پھر ہم اس تصور کو بھی سمجھیں گے کہ حج سب سے زیادہ مشہور معلومات ہے جس کا ذکر سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 197 میں آیا ہے اور اس میں فرق بھی معلوم ہوگا- چھوٹے حج اور بڑے حج کے درمیان، اور (عمرہ) کے مہینوں کی وضاحت، اور نہ صرف مسلمانوں کی طرف سے بلکہ تمام لوگوں کی طرف سے خدا کے گھر کی زیارت کا امکان) یعنی پوری دنیا، اور بغیر کسی عمل کے- کوئی بھی اس دعوت کو قبول کرے جو پوری انسانیت سے مخاطب ہے، اور یہ کہ حج کا دورانیہ ہر لحاظ سے عرفات کے دن سے زیادہ ہے، لہذا ہم اس میں ہوں گے، ہم نے دین اسلام کے اہم ترین ستون اور بنیاد کو اس کے مقام پر لوٹا دیا ہے- صحیح کیلنڈر ہے،

یعنی آج ہم جو کچھ دیکھ رہے ہیں وہ ان تمام فرقوں کے درمیان اختلاف اور اختلاف ہے جو ماہ نسی کی پیروی کو ترجیح دیتے ہیں- یہ تمام ساحلیں اور حروی فرق آنے والے اور جانے والے معاون دریا ہیں تاکہ وہ سب ایک دریا میں اکٹھے ہو جائیں جو بالآخر سچائی کے دل میں بہتا ہے، جب تک کہ وہ ایماندار انفرادی معاون نہریں ہیں جن کی مدد سائنس اور صوتی منطق کی ضرورت کے ساتھ ہو گی- لینے کے انسان کے پاس اپنی ذات کا صحیح اندازہ ہے جو اسے فطرت پر قابو پانے اور اس کے اندر موجود جانوروں اور پودوں کی زندگی کو محفوظ رکھنے کے قابل بناتا ہے- معدومیت اور صحرا بندی-

جو شخص دنیا اور فطرت پر غور کرتا ہے وہ جانتا ہے کہ زمین پر خدا کی تمام مخلوقات وہ قومیں ہیں جو اپنے اپنے انداز میں خدا کی حمد و ثنا بیان کرتی ہیں اور یہ کہ خدا نے انسان کو ان تمام مخلوقات سے ممتاز کیا ہے، اسے عقل اور سوچنے کی صلاحیت دی ہے- اور زمین کو کنٹرول کرنا ہے اسی لیے اللہ تعالی نے اسے زمین پر خلیفہ بنایا اور نہ ہی پہاڑوں کو یہ خصوصیت دی ہے اور نہ ہی سمندروں کو

یہاں تک کہ باقی بڑی یا شکاری مخلوقات کے لیے، لیکن صرف انسانوں کے لیے، اور اگر ہم اپنے اردگرد موجود ان تمام مخلوقات پر غور کریں، جن میں درخت،
پودے، جانور، پرندے اور مچھلی شامل ہیں، تو ہمیں معلوم ہوگا کہ وہ سب ایک ہی موسمیاتی کیلنڈر کی پیروی کرتے ہیں- موسم
بہار میں درختوں اور قدرتی پھولوں کے پتے کھلتے اور جل جاتے ہیں، اور ان کے بیج موسم گرما کی گرمی اور خشک ہونے کے بعد زمین پر گر جاتے
ہیں- موسم خزاں میں، اور زیادہ تر شاخیں سردی کے موسم میں اپنے تمام پتے چھین لیتی ہیں، اور ان کی کلیاں سردیوں کے آخر
اور بہار کے آغاز میں بنتی ہیں، اور یہ سلسلہ ہر سال قطعی باقاعدگی کے ساتھ دہرایا جاتا ہے، اور اگر ہم جانوروں اور پرندوں کو دیکھیں- ،
ہم انہیں ہجرت کرتے ہوئے اور افزائش نسل پاتے ہیں، یہاں تک کہ کچھ مچھلیاں ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں منتقل ہوتی ہیں، اور
ان میں سے کچھ اپنی موسمی زندگی کے چکر کو مکمل کرنے کے لیے دریاؤں، آبشاروں پر چڑھنے اور مشکلات کا شکار ہوتی ہیں- کیا ہم انسانوں
کے لیے یہ بہتر نہیں ہونا چاہیے کہ وہ فطرت کے ان تمام مظاہر کی پیمائش کریں، اور اپنے لیے ایک درست کیلنڈر بنائیں؟

کیا ہم اس زندگی کے اپنے مشاہدے کے ذریعے دریافت کر سکتے ہیں جو ہمارے اس خوبصورت سیارے پر رہتی ہے؟

کیا یہ رونے والا مذاق نہیں ہے کہ یہ تمام غیر معقول مخلوق ہم انسانوں سے بہتر ہے جن کے پاس دماغ، سوچ اور انتظام ہے تو یہ غیر
معقول مخلوق ایک ایسے کیلنڈر کی پیروی کرتی ہے جو ان کی نقل مکانی، تولید اور زندگی میں تبدیلیوں کو برقرار رکھتی ہے؟

سال کے موسم اور موسم؟

کیا ہم انسانوں کے لیے یہ بہتر نہیں کہ صحت مند کیلنڈر ہو؟

کیا واقعی خدا نے ہمیں ایسا کیلنڈر رکھنے سے منع کیا ہے جو ہماری دولت، مصنوعات اور فصلوں کو محفوظ رکھتا ہو، اور ہماری ماہی گیری اور تجارت کو منظم کرتا ہو؟

اور ملکوں اور خطوں کے درمیان ہمارے جہاز رانی کے اوقات اور ہماری عبادتی رسومات کے طریقے؟

کیا یہ خدا نہیں ہے جس نے ہمیں عقل دی اور ہمیں خلافت میں رکھا؟

یا یہ وہ شخص ہے جس نے اس امانت کو قبول کرکے اپنے آپ پر ظلم کیا؟ براہِ مہربانی حذف کرنے سے مسلمانوں کے معنی انتراب کی بحث کو پڑھیں

شہر الناسی) اس کتاب سے-

جناب صدر، محترم قارئین، آئیے تھوڑی دیر کے لیے کوشش کرتے ہیں کہ اختلافی نکات کو پیچھے چھوڑ دیں جو کیلنڈر کی اصلاح
کی اس نئی تحریک کے کونے کونے میں ہمیں بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں، اور آیئے اتفاق کے نکات پر نظر ڈالیں- جو ان کو اس ناقص قمری تقویم
کی اصلاح کے لیے متحد کریں- یعنی، ہم سب کو ایک ایسے حل تک پہنچنے کے لیے، جو ہر کسی کو مطمئن کرنے کے لیے، خواہش مندانہ
سوچ، خوابشات، اور فکری جنوں کے جھنجھٹوں میں پڑے بغیر، ٹھوس سائنسی بنیادوں اور شواہد سے اخذ شدہ حل پر متفق ہونا چاہیے-
فریقینؑ اس ناقص کیلنڈر کی اصلاح کے عمل میں ہیں، تاکہ یہ اس سے زیادہ انحراف نہ
کرے- اتفاق کے ان زاویوں میں سے ایک زاویے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمام لوگ جو اس عزاداری کے لیے کب کے مہینے کی
واپسی کا مطالبہ کرتے ہیں، ان میں کسی استثناء کے بغیر، ہاں، وہ سب اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ جسے آج ہم ہجری کیلنڈر
کہتے ہیں- کسی بھی کیلنڈر کے عمل کو شامل کریں، لہذا کیلنڈر کا مطلب ہے (ایڈجسٹمنٹ)، اور چونکہ ہمارے پاس ایک قمری
سال ہے یہ 354 دنوں پر مشتمل ہے جسے 12 قمری مہینوں میں تقسیم کیا گیا ہے، اس کا مطلب ہے کہ یہ سالانہ موسموں کے موسموں سے ہٹ
جاتا ہے- ہر سال گیارہ دن کے حساب سے، اور یہ کہ، آج کی دنیا میں چلنے والے دوسرے کیلنڈروں کے مقابلے میں، گریگورین یا
جولین، ہم دیکھتے ہیں کہ یہ کیلنڈر بہت چھوٹے فرق کے ساتھ موسموں سے ہٹ جاتے ہیں- ہے، ہر 4 سال میں ایک دن، یا ہر 400 سال
میں تین دن- اس وجہ سے جولین کیلنڈر میں ہر چار سال بعد ایک پورا دن شامل کیا جاتا تھا، اور ان میں سے کچھ سالوں کو حوالوں کے
اس عمل سے خارج کر دیا جاتا تھا، اس لیے انہوں نے خیال کیا کہ ہر سال دو صفر پر ختم ہوتا ہے اور اسے (400) سے تقسیم نہیں کیا
جا سکتا، جیسے- اگلے سال 100 - 200 - 500، 300 - 600 - 700، اور اسی طرح اس ترمیم کو گریگورین کیلنڈر کہا گیا، جو کہ 1582 عیسوی میں
قائم کیا گیا تھا، جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں- ایک ترمیم شدہ کیلنڈر قائم کرنے کی کوشش کرنا - ایک اس طرح سے درست کیا گیا کہ اس میں
تبدیلی کا فرق بہت کم ہے اور اس کے دن موسمی سال کے موسموں سے بالکل بھی ہٹتے نہیں ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ گریگورین کیلنڈر وہی
ہے اعلیٰ درستگی کے ساتھ، اگر سال (AD 3200) کو صرف ایک دن کی قدر سے تبدیل کیا جائے تو یہ پورے دن کی قدر سے بھی ہٹ
جائے گا، اس لیے وہ اپنے کیلنڈر کے لیے اس سال کو کم کرنے سے گریز کریں گے- ہر 3200 سال میں صرف ایک دن کی قیمت سے
دوبارہ انحراف کرنا- اس سے شمسی سال کی طوالت 2425 365 دنوں کی بجائے 365.242197 ہو جائے گی، جیسا کہ یہ میرے لیے
واضح ہو گیا جب ہم نے ایک بہت بڑا کیلنڈر تیار کیا جس میں تقریباً 1500 سال کا عرصہ شامل ہے- اس میں ایک چارٹ میں سورج اور چاند کی
حرکت شامل ہے، ہم نے چاند گرہن کے پوائنٹس پر انحصار کیا، جو کہ وقت کے ساتھ ساتھ چاند کے مہینوں کے آغاز اور اختتام کا تعین کرتے
ہیں- ہر 32 مہینوں کو مسلسل اور بغیر رکے دہانے سے، کہ قمری مہینے پھر سے ہٹنا شروع ہو جائیں گے اور ہر 152 سال بعد ایک پورے مہینے کی قدر
اس وجہ سے، مجھے ہر 19 سال میں بار بار چلنے والے میٹونک چکروں کو ترجیح دینی پڑی- 4 ماہ کی اضافی مدت کے ساتھ، یعنی 32-

+ 4 = 36 قمری مہینے، یعنی تین مکمل شمسی سال میرے والد نے اس مشاہدے کو نوٹ کیا جب انہوں نے اپنی پہلی کتاب (النسائی) 1999 میں ان وقفوں کے ساتھ ترتیب دی تھی- سائیکل، لیکن اس نے ان وقفوں کی اہمیت کا ذکر نہیں کیا، اور اس نے کسی موضوع یا تحقیق میں ان کا ذکر نہیں کیا جس میں اس وقت کے وقفے کے پیچھے کی وجہ بیان کی گئی، لیکن میں نے اسے خود اس وقت دریافت کیا جب یہ فرق ایک کی قدر کے برابر ہو گیا- پورا مہینہ (152) سال کے عرصے میں، جب میں ہر 32 مہینے میں ایک بار بغیر کسی رکاوٹ کے شامل کر رہا تھا، لیکن میں یہ جاننے کے بارے میں الجھن میں تھا کہ مجھے اس وقت کے وقفے کو کس میں شامل کرنا چاہیے؟ عورتوں کے ان سات مہینوں کو ہر 19 سال مین تقسیم کریں جیسا کہ میرے والد نے انہیں تقسیم کیا تھا، جہاں اسے نویں مہینے میں رکھنے

پر غور کریں: ... (9-5-13-9-5-13-9)

کیونکہ دو اور امکانات ہیں، جو یہ ہیں: 5 - 13 - 9 - 5 - 13 - 9 - 5)

(13-9-5-13- 5 - 9 - 13): اور دوسرا امکان یہ ہے کہ ان تینوں میں سے

کون سا اس تقسیم کے عمل میں امکانات سب سے صحیح امکان ہے؟

یا کیا ہمیں اسے شامل کرنا چاہئے جیسا کہ عبرانی اپنے کیلنڈر میں ہر آٹھ سال میں تین بار ایک جگہ پر نیسانی کا مہینہ شامل کرتے ہیں، یعنی مندرجہ ذیل طریقے سے: 36 مہینے، 36 مہینے، پھر 24 مہینے کے بعد ہر آٹھ سال میں؟

پھر 2020 کے آخر میں بھی، سعودی عرب سے تعلق رکھنے والے برادر حسام الحارثی کی مدد سے مجھ پر یہ بات واضح ہوگئی کہ ہم نے تین کتاب اور تحقیق میں جو شمسی قمری کیلنڈر اپنایا ہے، اس کی قدر میں بھی انحراف ہوگا- 6,500 سال کی مدت میں ایک پورا مہینہ اگر ہم نے عورتوں کے طریقہ کار کو دھوکہ دہی کے نظام کی بنیاد پر تبدیل نہیں کیا (13) - 9 - 5 - 13 - 9 - 5 - (13) اور اس پر خواتین کی حکومت ہے- ہر 19 شمسی سال میں چار ماہ کے فرق کے ساتھ حکمرانی کریں جس کا میں نے بعد میں ذکر کیا، ایک نئی دہائی کے ساتھ جو ہر 354 شمسی سال بعد قمری سال کے دنوں کی تعداد کے ساتھ دہرائی جاتی ہے جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں، لیکن نئی دہائی کا طریقہ آسان ہے، لہذا اس گزرنے کے بعد وقت کی مدت ہم اس مدت کے ختم ہونے کے بعد پیدا ہونے والی قسردگی پر رک جاتے ہیں اور ہم اسے دوبارہ شروع کرتے ہیں (13) - 9 - 5 - 13 - 9 - 5 - (13) ڈیریشن موسمی سال کے موسموں، سماویوں اور سالسٹیر سے قمری مہینوں کے کسی بھی فرق کو ختم کر دے گا اور یہ طے ہو جائے گا- 50.000 سال سے زیادہ- اس لیے اس کتاب میں کیلنڈر میں ترمیم کے بعد تیسرے ایڈیشن کے لیے ترمیم کی گئی ہے جسے ہم کیلنڈر کہتے ہیں- الواسمی السامی)، اس کتاب میں، کوڈ 010، جو اس کتاب کے منسلکہ میں مکمل ہے-

لیکن جو نکتہ ہمیں یہاں واضح کرنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ہم خواتین کے مفروضے کے ساتھ کہاں سے آئے ہیں (13) - 9 - 5 - 13 - 9 - 5 - 13) اور ہمیں ان نقاط کو کیسے معلوم ہوا؟

جناب صدر، محترم قارئین، قرآن کریم نے سورۃ براء میں ان نقاط میں سے ایک کو ہمارے لیے بیان کیا ہے، جو اس کے نزول سے مطابقت رکھتا ہے- ہجری کے نویں سال 630 عیسوی کے ساتھ- جیسا کہ اس میں حرمت والا مہینہ (نسائی) حج کے مہینوں کے ساتھ آیا، اللہ تعالی نے اس سورت میں اسے (سب سے بڑا حج) قرار دیا، یعنی نسائی کا مہینہ اسی سال حج کے مہینوں کے ساتھ آیا، یعنی- کوارڈینیٹ نمبر (13) کے درمیان جن خاکوں کا ہم نے اوپر حوالہ دیا ہے-

پھر سیرت میں آتا ہے اور رجب (مدر) ہو مد میں ناص کے مہینے کی آمد کی تاریخ بتاتی ہے، جو ہجرت کے پہلے سال میں جنوب میں میسوپوٹیمیا میں رہنے والے لوگ ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی، یعنی سنہ 622 عیسوی، شعبان کے مہینے کے درمیان اور رمضان، یعنی کوآرڈینیٹ نمبر (9) میں، پھر آخری نقاط آخری نسائی کی آمد کی تاریخ کے لیے آتا ہے جو تاریخ میں درج ہے تاکہ یرموک کی مشہور جنگ کے نقاط کے موافق ہوں- سنہ 15 ہجری کی 20 اگست اور 13 رجب جو کہ ہونی چاہیے- یہ ربیعہ نمبر (5) سے مطابقت رکھتا ہے تاکہ رجب کے آخری اور آخری مہینے کو جولائی کے مہینے میں دھکیل دیا جائے اور اسے اگست کے مہینے میں واپس کیا جائے، جسے (رجب رابعہ) کہا جاتا ہے (بنی ربیعہ وہ لوگ ہیں جو میسوپوٹیمیا میں بھی آباد ہیں- شمال کی طرف) - ذیل میں تصویر (K-4) میں بنی بکر، ربیعہ اور بنی مدر کے لوگوں کا خاکہ دیکھیں- ہمیں سال کو بھی نہیں بھولنا چاہیے- سب سے پہلے جس میں عربوں نے دہانو کا یہ طریقہ اختیار کیا تھا جس کی وضاحت قرآن نے سورہ الکہف میں کی ہے اور میں نے اس معاملے کو اس کتاب (سورۃ الکہف) کے مکمل مطالعہ میں بیان کیا ہے تو یہ ہو گیا- مجھ پر واضح ہے کہ عربوں نے 513 عیسوی میں دہانو کو اپنایا اور اسی سے آغاز کیا- Metonic سائیکل کے آغاز کے طور پر نہیں، بلکہ سالوں کے استحکام کی تاریخ کے ساتھ موافق ہے، جو انہوں نے عبرانی کیلنڈر سے سیکھا، یہ تمام نکات-

چار نقاط کا ایک ساتھ فٹ ہونا ناممکن ہے جب تک کہ ہم آخری امکان کو نہ لیں جس کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے، اور نقاط کو اس طرح رکھیں: (13 - 9 - 5 - 13 - 9 - 5 - 13)-

509 528 547 566 585 604 623	1	
510 529 548 567 586 605 624	2	
511 530 549 568 587 606 625	3	5
512 531 550 569 588 607 626	4	
513 532 551 570 589 608 627	5	13
514 533 552 571 590 609 628	6	
515 534 553 572 591 610 629	7	
516 535 554 573 592 611 630	8	9
517 536 555 574 593 612 631	9	
518 537 556 575 504 613 632	10	
519 538 557 576 595 614 633	11	5
520 539 558 577 596 615 634	12	
521 540 559 578 597 616 635	13	13
522 541 560 579 598 617 636	14	
523 542 561 580 599 618 637	15	
524 543 562 581 600 619 638	16	9
525 544 563 582 601 620 639	17	
526 545 564 583 602 621 640	18	
527 546 565 584 603 622 641	19	5

پانچویں مہینے سے میٹونک سائیکل شروع کرنے کی کوشش کریں-

(5 - 13 - 9 - 5 - 13 - 9 - (5) اور سال 636 اس مساوات سے نکلتا ہے-

کیونکہ میں نے ان تمام امکانات کے ساتھ ان وقفوں کو رکھنے کی کوشش کی، اور یہ نکات ہمیشہ اپنی پوزیشنوں سے ہٹ جاتے ہیں.

اگر ہم اسے پانچویں مہینے سے شروع کریں، جیسا کہ اوپر دی گئی مثال میں ہے، تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مقدس مہینہ ہم آہنگی پر آئے گا- 9) ہجری کے نویں سال (630)، اور حج کے مہینوں کے ساتھ نہیں، اور یہ کہ 15 ہجری کی بجائے 14 ہجری کو آئے گا-

509 523 547 566 585 604 623	1	
510 529 548 567 586 605 624	2	
511 530 549 558 587 606 625	3	9
512 531 550 559 588 607 626	4	
513 532 551 570 589 608 627	5	
514 533 552 571 590 609 628	6	5
515 534 553 572 591 610 629	7	
516 535 554 573 592 611 630	8	13
517 536 555 574 593 612 631	9	
518 537 556 575 594 613 632	10	
519 533 557 576 595 614 633	11	9
520 539 558 577 596 615 634	12	
521 540 559 578 597 616 635	13	
522 541 560 579 598 617 638	14	5
523 542 531 530 599 618 637	15	
524 543 562 531 600 619 638	16	13
525 544 553 532 601 620 639	17	
526 545 554 533 602 621 640	18	
527 545 565 534 603 622 641	19	9

، وہ طریقہ جو میرے والد نے اپنی 1999 کی کتاب النسائی میں دہانے کے لیے استعمال کیا تھا-

9 - 5 - 13 - 9 - 5 - 13 - (9) اس مساوات سے 513 میں باہر نکلیں

اگر ہم اپنے والد کا طریقہ دہانے یعنی نویں مہینے سے اپنا لیں تو سنہ 513 عیسوی عربوں سے بالکل خارج ہو جائے گا، جسے ہم نے اس کتب (سورہ الکہف) کے مطالعہ میں ثابت کیا ہے، جس میں اس کی تصدیق ہوتی ہے- جس سال میں عربوں نے نسی مہینے کی پیروی شروع کی اور اگر میں نے اس سال کو مسخ کرنے کی کوشش کی تو باقی سالوں سے النسی بالکل غائب تھی جیسا کہ اوپر دی گئی تصویر میں دکھایا گیا ہے-

پلان K-4 دیار بافر، مدر اور رابعہ

اس بنیاد پر، اخری امکاں یہ تھا کہ سال 514 عیسوی سے شمار کرتے ہوئے پہلے چکر کے شروع ہونے والے سال پر غور کیا جائے۔ اس لیے اس کے بعد 516 عیسوی میں ریکارڈ ہونے والا پہلا نقاط پہلا 13 محدد ہو گا، اور پہلا دور 514ء میں ختم ہو گا- سال 532 عیسوی، اور پھر ہم ہجری کیلنڈر کے بعد شروع ہونے والے چھ مکمل میٹونک چکروں کی مدت کا انتظار کرتے ہیں، جو کہ یہ 622 عیسوی میں شروع ہوتا ہے، اس لیے یہ بالکل مربوط (9) میں اتا ہے، جسے عرب (رجب) کہتے تھے- (مدر) ہم عوریوں کی جاسبیں کو ہجری کے نویں سال کے ساتویں دور کے نقطہ (13) میں دیکھتے ہیں، اور اسی طرح... پھر ہم دیکھتے ہیں کہ سال 15 ہجری کوآرڈینیٹ (5) کے ساتھ ملتا ہے- عرب (رجب ربیعہ) کہتے تھے- جو براہ راست ربیع الثانی اور جمادی الاول کے بعد آتا ہے- ماہِ رجب کو اگست کے مہینے سے بالکل مماثل رکھنے کے لیے منتقل کیا گیا جیسا کہ درج ذیل تصویر میں دکھایا گیا ہے:

495 514 533 552 571 590 609 628 647	1	
496 515 534 553 572 591 610 629 648	2	
497 516 535 554 573 592 611 630 649	3	13
498 517 536 555 574 593 612 631 660	4	
499 518 537 556 575 594 613 632 651	5	
500 519 538 557 576 595 614 613 652	6	9
501 520 539 558 577 596 615 634 653	7	
502 521 540 559 578 597 616 635 654	8	
503 522 541 560 579 598 617 636 655	9	5
504 523 542 561 580 599 618 637 656	10	
505 524 543 562 581 600 619 638 657	11	13
506 525 544 563 582 601 620 639 658	12	
507 526 545 564 583 602 621 640 659	13	
508 527 546 565 584 603 622 641 660	14	9
509 528 547 566 585 604 623 642 661	15	
510 520 548 567 586 605 624 643 662	16	
511 530 549 568 587 606 625 644 663	17	5
512 531 550 569 588 607 626 645 664	18	
513 532 551 570 589 608 627 646 665	19	13

خوانین کے درست نقاط، جو تمام نقاط سے مکمل طور پر مماثل ہیں:
(13-5-9-13-5-9-13)

لیکن یہاں سوال کیا جا سکتا ہے کہ ہم 513 عیسوی کو کیوں مانتے ہیں، جو وہ سال ہے جس میں عربوں نے عوریوں کے عمل کا آغاز کیا تھا، میٹونی دور کے آخر میں آیا نہ کہ اس کے آغاز میں؟

اس سوال کا جواب عربوں کی طرف سے عوریوں کے اس طریقہ کو اختیار کرنے میں ہے، یہودیوں کا حوالہ دیتے ہوئے، نہ کہ ان کی طرف سے کوئی بدعت-

کیونکہ یہود ہر 36 قمری مہینوں میں دو مرتبہ جماع کرتے ہیں اور پھر ہر 24 مہینوں میں ایک بار جماع کرتے ہیں، ان کے پہلے جماع اور اگلے جماع کے درمیان 36 قمری مہینوں کا فاصلہ تھا اور اس کے بعد عربوں نے 32 قمری مہینوں کے وقفوں سے جماع شروع کیا- اور اسی طرح- .....

(البیرونی نے اپنی کتاب الآثار الباقیہ عن القرون میں ذکر کیا ہے: رومیوں، شامیوں، کلدین اور فاطمیوں نے شمسی سال کو اپنایا، جو کہ 365 دن اور ایک چوتھائی دن ہے- مہینے 12 مہینے اور ہر چار سال بعد دن کے ایک چوتھائی حصے کو فروری کے مہینے میں جوڑ کر 29 دن ہو جاتے ہیں، اور انہوں نے سال کو لیپ سال کہا جہاں تک قبطیوں کا تعلق ہے، انہوں نے شمسی سال کو اپنایا، لیکن انہوں نے چوتھائیوں کو الگ کر کے کمپریس کر دیا- اسے ہر 1460 سال بعد پورا سال بنا دیا گیا، سوائے اس کے کہ انہوں نے مہینے کو 30 دن اور سال کو 360 دن بنا دیا، اور اس کے ساتھ مختلف حصوں کو جوڑ کر ہر 6 سال میں ایک مہینے میں اور ہر 120 سال میں کم کیا- دو مہینے، ایک پانچ دن کی وجہ سے اور دوسرا چوتھائی دن کی وجہ سے، اور یہودیوں اور صابیوں نے اپنے سال کو سورج کے راستے سے اور مہینے کو چاند کے راستے سے لیا، لہٰذا انہوں نے اپنا سال بنایا 12 مہینے اور اس کے دنوں کی تعداد 354 دن جو کہ قمری سال کے دن ہیں اور انہوں نے کیلنڈر کے باقی دنوں کو مہینوں کے ساتھ جوڑ دیا اگر وہ ایک مہینے کے دنوں سے ملیں تو انہوں نے اسے پہلا ادر کہا اور انہوں نے اصل کو کہا- ادار دوسرے اور لیپ سال کو انہوں نے کراسنگ کہا، اس لیے وہ ہر 19 قمری سال کو سات مہینوں میں سمیٹتے تھے، زمانہ جاہلیت میں عرب لوگ عردلف کے شمسی اور قمری سالوں کے درمیان فرق کا حساب کرتے تھے، جو کہ 10 دن کا تھا- 20 گھنٹے، اور 12 منٹ، اور جب بھی اس میں سے مہینے کے دنوں کو پورا کرنے کے لیے کافی ہو جاتا تو وہ اپنے سال کو ایک ہی صورت میں اپنے حج کی تصدیق کرنے کے لیے اس کا سہارا لیتے تھے- ان میں سے بعض نے کہا کہ وہ ہر 24 قمری سال کو نو لیپ مہینوں کے ساتھ تقسیم کرتے تھے اور اس طرح عرب مہینے اپنے اوقات سے پیچھے نہیں رہتے اور نہ ہی آگے بڑھتے تھے-

ہوسکتا ہے کہ عربوں کے بربر کے بارے میں البیرونی نے جو کہا ہو وہ صحیح ہو لیکن اس کے اطلاق سے ہم پر یہ بات واضح ہوگئی کہ عربوں کے بربر کے طریقہ کار میں اصل فرق ہے جو کہ بربر کے درمیان وقفوں میں ہے- عربوں نے ہر 24 سال کو نو مہینوں کے ساتھ کمپریس نہیں کیا جو کہ بڑا ہے بلکہ انہوں نے انیسویں مدت کو سات مہینوں کے ساتھ کمپریس کیا جو کہ عبرانیوں کے ذریعہ منظور کیا گیا ہے- کبیسہ مہینے ہر 32 ماہ میں ایک بار سات بار کی مدت کے لیے آئے تھے، اور آٹھویں بار، یعنی پہلے کے بعد ہونے والے matunatic سائیکل کے، انہوں نے اسے 36 ماہ سے الگ کر دیا، اور یہاں سے ہم نے سیکھا کہ کبیسہ کے نقاط کا آغاز اس طرح ہوا:

(13-5-9-13-5-9-13)

ہم جانتے ہیں کہ ماضی اور حال میں دنیا کے کیلنڈر آزاد مفکرین اور سائنس دانوں کے تجربات نہیں تھے جنہوں نے اپنے فلکیاتی کاموں میں ایک مخصوص کیلنڈر قائم کرنے کی کوشش کی اور پھر لوگوں نے اسے پڑھنے اور ان تجربات سے ماہر ہو کر رضاکارانہ اور انفرادی طور پر اپنایا- جیسا کہ آج کے دور میں نصف مہینے کی سروی کرنے کا مطالبہ ہمارے معمولی قمری کیلنڈر کی اصلاح کی کوشش کر رہا ہے بلکہ یہ ہمیشہ بادشاہوں اور سربراہان مملکت کے قوانین اور فیصلے رہے ہیں جو راتوں رات لوگوں اور رعایا پر اس طرح کے معاملات کو مجبور کرتے ہیں-

مثال کے طور پر جولین کیلنڈر پر نظر ڈالیں، جس نے اسے اس وقت کے رومی شہنشاہ (جولیس سیزر 45 قبل مسیح) نے شمالی افریقہ کے ممالک میں پہنچایا تو اس نے ان سے سیکھا- سال کے 365 دن کے برابر نہیں ہے، جیسا کہ سلطنت نے پہلے اپنایا تھا، بلکہ یہ ایک چوتھائی دن کی قدر کے لحاظ سے لمبا ہوتا ہے، اس لیے شہنشاہ نے ہر چار سال بعد اس دن کو اپنے حکم سے نافذ کیا- شہنشاہ قسطنطنیہ کے سال 325 عیسوی میں جب اس نے دیکھا کہ ورنل ایکوینوکس (21 مارچ) کی تاریخ اپنی جگہ سے مختلف (!) ہے جو کہ دن کے گھنٹوں میں رات اور دن کی لمبائی کے برابر ہونے کی نشاندہی کرتی ہے- چنانچہ اس نے اسی سال اپنے حکم سے تین دن منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ سنہ 336 عیسوی میں انہوں نے فیصلہ کیا کہ مسیح کی پیدائش چوبیس دسمبر کو ہو گی- سال کی سب سے لمبی رات، کیونکہ رومی عیسائیت سے پہلے اس دن کی تعظیم کرتے تھے اور اسے سورج کی پیدائش کے تقریباً 1200 سال بعد شہنشاہ کا فیصلہ آیا (گریگوری دیگر 1873 تک موخر کر دیا گیا-

جاپان اور چین کی طرح 1929ء تک اور سلطنت عثمانیہ نے 1917ء میں اس کیلنڈر کو اپنایا- خاکہ دیکھیں (S - 7) سب سے اوپر ..

ہمارے دور میں بھی مملکت سعودی عرب میں نیا رقم کا کیلنڈر اپنایا گیا ہے یہ دعویٰ نہیں ہے کہ ہجری قمری کیلنڈر میں ہرگز کوئی خرابی ہے، بلکہ یہ ساری کہانی لوگوں کی ادائیگی کے لیے تھی- وقت کی لمبائی کو مدنظر رکھتے ہوئے تنخواہیں-

سالانہ مہینہ 30.5 کے برابر ہے، 29.5 دنوں کے نہیں. اس طرح، مزدوروں کی کوشش چوری کی جاتی ہے، جو کہ پرانے طریقے کے بجائے
11 دن فی سال کے حساب سے ادا کی جاتی ہے- آج کے ممالک میں مزدوروں کی کوششوں کو چوری کرنے کے بہت سے طریقے ہیں. وہ
دن گننے کے بجائے کام کرنے والے لوگوں کی تعداد پر بھروسہ کرتے ہیں، وہ ایسے کاؤنٹر لگاتے ہیں جو ان کے کارکنوں کے لیے
صرف ان گھنٹے کا شمار کرتے ہیں جو کارکن کام کرتا ہے، یعنی ہر روز- جس میں کوئی کام نہیں ہے اس کی ادائیگی نہیں کی جاتی ہے،
اور وہ کارکنوں کو دن میں 8 گھنٹے سے زیادہ کام کرنے سے روکتے ہیں کیونکہ سول قوانین اس تعداد سے زیادہ کام کے ہر گھنٹے کو
قابل غور سمجھتے ہیں... اضافی کام، اس کی اجرت کام کی طے شدہ قیمت سے کئی گنا زیادہ ہے (1.5) سے، اور کام کے 12 گھنٹے سے زیادہ کام کے
ہر گھنٹے کو ((2) x سے ضرب دیا جاتا ہے- یہاں تک کہ کارکن کی طرف سے دوپہر کے کھانے کے دورانیے کو کام کے ان اوقات سے منہا
کر دیا جاتا ہے- 40 گھنٹے سے زیادہ، اور فیڈرل سول کوڈ نے کمپنیوں پر عائد کیا ہے کہ وہ اپنے تمام مستقل ملازمین کے لیے
ہیلتھ انشورنس خریدیں جو ہفتے میں 40 گھنٹے کام کرتے ہیں، اس لیے کمپنیوں نے ملازمین کو ہفتے میں 35 گھنٹے سے زیادہ
کام کرنے سے گریز کیا تاکہ وہ خریداری کے پابند نہ ہوں- ہیلتھ انشورنس کے ملازمین اس حالت میں ہیں، اور اس لیے میں . . .
یہاں یہ بات ثابت کرنے کی کوشش نہیں کر رہا ہوں، بلکہ میں جو کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ دنیا کے ہر ملک میں صرف ملک، شہری
قوانین، بادشاہ اور صدر ہی کر سکتے ہیں- کیلنڈر کو اپنانے یا تبدیل کرنے اور وقت کے حساب کتاب کے طریقوں اور اسے لوگوں
پر مسلط کرنے کے بارے میں فیصلہ کرنا، اس لیے سورج اور آب و ہوا سے الگ ہونے والے قمری ہجری کیلنڈر کی برتری کو ظاہر کرنے کے
لیے بیداری کا رجحان اب بھی جاری ہے- آج تک، ایک خالصتاً انفرادی فکری رجحان جیسے کسی بھی ملک نے اپنے عوام پر لاگو کرنے کے لیے،
چوری کے الزام کے پھندے میں نہ پڑنے کے لیے، اور وہ اگر وہ سعودی عرب کے نئے کیلنڈر میں اس تبدیلی کے "نسائی الکبس" کے
ادوار پر عمل کرتے جو انہوں نے حال ہی میں اختیار کیا ہے، تو وہ سال کے 11 دنوں کی اجرت سے محروم نہیں ہوتے، جیسا کہ ہوتا ہے-
بلکہ آج ان کے کارکنوں کے لیے، وہ یہ دیکھیں گے کہ تقریباً تین سال کی ہر مدت میں ان کے پاس ایک سال ہوگا، جس
میں ایک اضافی قمری مہینہ، ایک چھلانگ ہے، جس سے ان کے کھوئے ہوئے استحقاق کی تلافی ہوگی- اس اضافی مہینے کو
مہینوں کی تعداد کا مہینہ نمبر (13) نہیں سمجھا جاتا ہے، کیونکہ سال میں مہینوں کی تعداد اصل میں سال کے لیے بارہ نشانیوں
کی پیروی کرتی ہے اور ان میں پہلے جگہ پر آب و ہوا مکمل ہوتی ہے، چاہے ان کی ثبوت چاند کی ظاہری شکل اور غیر موجودگی
ہے، کیونکہ وہ اصل میں آسمان کے سیٹ میں پائے جانے والے نشانوں کے اندر چاند کے مراحل کی پیروی کرتے ہیں، اور یہ کہ
مراحل اور مراحل کے درمیان فرق ہے، براہ کرم مطالعہ پڑھیں اس کتاب سے چاند کے مراحل اور موسموں کی باقاعدہ واپسی کا انتظار کیا
جاتا ہے، جس میں تمام جانداروں کی زندگی کے چکر ایک ہی وقت میں مکمل ہوتے ہیں- حرمت والے مہینوں میں زمین کے شکار پر پابندی-
ہم اس کا احترام کرتے ہیں اور اس کے دوران شکار کرنے سے گریز کرتے ہیں خدا کے حکم کی تعمیل میں، اور قیمتی مذہب کے اطلاق میں-

جناب صدر، محترم قارئین- دعوی کے ذریعہ جس مسئلہ کا حوالہ دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ دنیا میں کوئی ایسا ملک نہیں ہے جو اس طرح
کے قمری کیلنڈر پر مشتمل ہو جس میں نسی کا مہینہ مکمل طور پر ہو- اس براعظم کی آبادی دنیا کی آبادی کا نصف سے زیادہ ہے، ہم انہیں
قدیم چینی کیلنڈر کے مطابق کوریا، چین، ویتنام، فلپائن، ملائیشیا اور ہندوستان کے ایک بڑے حصے میں دیکھتے ہیں- مہینوں
کو بھول جاتا ہے اور انہیں سال کے موسمی موسموں کے ساتھ طے کرتا ہے، یہاں تک کہ خاص طور پر یہودی مذہب کو سب سے اہم مذاہب
میں سے ایک سمجھا جاتا ہے جو آج تک بھولنے کے اس عمل پر عمل پیرا ہے، اور باقی ماندہ مذاہب سے کمتر نہیں ہے- مذاہب بالکل، عیسائی
مذہب، اگرچہ اس کے پیروکاروں کی اکثریت آج گریگورین کیلنڈر کی پیروی کرتی ہے، خاص طور پر مصر میں قبطی عیسائی،
اس کے قیام کے بعد سے اور آج تک، اپنی نسی کو اپنا بھول رہے ہیں کہ زیادہ تر باشندے ایشیا کے جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے،
اس کے بہت سے فرقوں، فرقوں اور مذاہب کے ساتھ بدھ مت کا دعویٰ کرتے ہیں، جس کی ابتدا چھ ہزار سال سے زیادہ پرانی ہے جو انہیں شمسی
قمری کیلنڈر کی پیروی کے لیے اکٹھا کرتی ہے جس میں ناس کا یہ مہینہ شامل ہے- اور اسعانہ کے وکیل کی یہ کوشش کہ یہ ظاہر
کرنے کی کوشش کہ یہ ناسی ایک نئی بدعت کے سوا کچھ نہیں ہے جس کے بارے میں پہلے کبھی نہیں سنا گیا تھا، ایک بالکل غلط دعوی ہے،
یہاں تک کہ ماضی میں عربوں نے اس ناسی کیلنڈر کو اپنایا تھا- سنہ 513 عیسوی سے ان کے پرانے قمری کیلنڈر میں (براہ کرم اس
کتاب سے سورۃ الکہف کی بحث کا مطالعہ کریں) اور یہ چیز تمام عرب تاریخ کی کتابوں اور جزیرہ نما عرب اور لیونٹ کے خطوں میں طے
شدہ ہے، اور ان میں درج ہے- ان کو، یہاں تک کہ یونانیوں نے عرب کیلنڈروں اور ان کے استعمال کے بارے میں لکھا ہے، ان کی تاریخ کی کتابوں
میں بہت سے بڑے لوگ ہیں، اور ہم نے اس کتاب میں ان معاملات کو بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے-
ماضی میں، یونانیوں نے ایک شمسی قمری کیلنڈر بھی بنایا جو بالکل ایسا ہی کرتا تھا- میرے والد نے اپنی
کتاب (النسائی) 1999 عیسوی میں تاریخ میں ان لوگوں کے بارے میں لکھا ہے جو براعظم امریکہ اور یورپ میں اپنے کیلنڈروں
میں النصیعی کی پیروی کر رہے ہیں- قدیم زمانے سے جانا جاتا ہے اور یہ کوئی بدعت نہیں ہے جیسا کہ دعویٰ کہنے کی کوشش کرتا ہے-

ہمارے لیے
تصویر بنائیں- یہ بات ہمارے عربوں کے قمری مہینوں کے ناموں سے بھی ثابت ہے، بلکہ عربوں کے ہاں اس نام سے دو مہینے ہوتے تھے، یعنی صفر کا ڈاکٹر جواد علی نے عربوں کی تاریخ پر اپنی تفصیلی کتاب حصہ 133 میں لکھا ہے کہ اسلام سے پہلے عربوں کی ابتداء صفر صفر یعنی ربیع ربیع سے ہوئی تھی- جمادۃ، - جمادہ وغیرہ) اور یہ ..... کہ ممنوع النسائی ہے، اور اس طرح وہ مہینوں میں تاخیر کرتے تھے- اور ناسی کا فعل ہے-
سال کے موسموں کے ساتھ مہینوں کا
تعین کرنا- جہاں تک مہینوں کے معنی (ربیع الاول اور ربیع الثانی) کا تعلق ہے، ایسا نہیں ہے جیسا کہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ صحیح نام ہیں اور ان کا آب و ہوا کے حالات سے کوئی تعلق نہیں ہے، اور ایسا نہیں ہے جیسا کہ لیکچرر میں بنایا گیا ہے- مرتدا فراج جیسے کہ عرب خزاں کو "بہار" کہتے تھے اور "بہار" کے معنی "مربع" ہیں، اس کے برعکس کوئی بھی اس کے آغاز کے معنی کو ختم نہیں کر سکتا ان دو مہینوں میں بہار کا موسم، سوائے اس کے جو مہینوں کے ناموں سے ہٹ کر اپنے حقیقی معنی کھو دینے کے بعد روایتوں سے غیر معمولی کا انتخاب کرنا چاہتے ہیں، بلکہ یہ ایک صاف موسم ہے جس میں سردی، بارش کے بعد پھول کھلتے ہیں- موسم سرما، اور یہ ایک ایسا موسم ہے جس میں جانور اور پرندے ملک کے جغرافیہ کے لحاظ سے موسم اور آب و ہوا کے فرق کی وجہ سے اس کی طرف بڑھتے ہیں اور تجربہ کرتے ہیں- ان کی جانشینی سے دو ماہ بعد، ایک نیا نظریہ مسلط کیا گیا کہ ان میں سے پہلا موسم خزاں کے مساوات کے ساتھ آتا ہے اور دوسرا موسم بہار کے مساوات کے ساتھ آتا ہے- ربیع الاول ہجرت کے پہلے سال کے مہینے کے ساتھ آیا تو انہوں نے عمری کیلنڈر کے مہینے (محرم) سے شروع کرنے کے صحابہ کے معاہدے کو ختم کرنے کی کوشش کی- ربیع الاول کے مہینے کے ساتھ، جو کہ ستمبر کے مہینے سے مطابقت رکھتا ہے، جو کہ تشری کا مہینہ ہے، عبرانیوں کا خیال ہے کہ یہ ربیع الاول کا مہینہ محرم کا مہینہ ہے، اور اس کی دسویں تاریخ ہے- عاشورہ ہے. آپ کو یہ ساری جعلسازی آج ویکیپیڈیا کے صفحات پر بکھری ہوئی نظر آتی ہے، جس میں محرم کے مہینے سے شروع ہونے والے کیلنڈر کو مکمل طور پر ہٹا دیا جاتا ہے، اور اس کے بعد ربیع الاول کا مہینہ آتا ہے- غور کریں کہ ان سالوں میں، نسی ان مہینوں میں سے ایک تھا، جو ایک وقت میں 32 مہینوں کے ساتھ ملتا ہے، اس کے کئی مہینوں کے درمیان ہونے کو مکمل طور پر نظر انداز کرتا ہے، اور ایک خیالی نظریہ تیار کرتا ہے جو 67 دنوں کی مدت کے لیے کیلنڈر کو مسخ کرتا ہے- اس کی اصل

میں نے اس غلط مفروضے کے باطل ہونے کو اس کتاب میں اور تفصیلی تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ جب نسی کا مہینہ منسوخ ہوا تھا-)
آپ کو ان دو مہینوں کی جانشینی اور زمانے باہمی کی حقیقت دکھاتے ہوئے، اور یہ کہ یہ سال کے ایک موسم کی نشاندہی کرتے ہیں، اور یہ کہ عربوں میں پھولوں کے کھلنے کا موسم ہے، جنہوں نے اپنے لیے مہینوں کے نام رکھے ہیں، اور یہ کہ دوسرے- لوگوں کا ان ناموں سے کوئی تعلق نہیں ہے، کیونکہ دنیا کے ہر ملک کو اپنے موسم اور موسم کی تبدیلیوں کے مطابق اپنے موسموں اور مہینوں کے نام دینے کی مکمل آزادی ہے- واضح رہے کہ بے جان اشیاء کے معنی بیان کرنے میں لسانی اختلاف ہے (کیونکہ موسم سرما میں اس کا آنا جائز نہیں ہے اگر اس کی ترتیب براہ راست بہار کے موسم کے بعد آئے- اس ترتیب میں یہاں گرمی کے موسم میں آنا ضروری ہے- اور اس بنا پر بے جان اشیاء سے مراد ٹھنڈ اور ٹھنڈ کا سبب ہے، بلکہ اس کا دوسرا مطلب لیا جائے گا، یعنی ان کے کانوں پر جمے ہوئے گندم کے دانے، یعنی ان کا پیلا ہونا- اندراج، اور ان کی کٹائی کے وقت کی قربت چونکہ گندم کی دو قسمیں ہیں، اس لیے ان کی کٹائی کا موسم جمادی الاول سے جاری رہتا ہے اور جمادی الآخرہ کے آخر تک ختم نہیں ہوتا، جس میں اس کی فصل کا رنگ بڑھ جاتا ہے- سبز سے پیلے رنگ میں بدل جاتا ہے، اور یہ موسم گرما کے آغاز کے ساتھ ہوتا ہے، یعنی جون کے آخر سے اگست کے وسط تک، چونکہ یہ رجب کا مہینہ اگست کے آخر میں آتا ہے، اس لیے اس کی فروخت ہوتی ہے- ماہ شعبان کے آخر میں گندم کی فصل اور قافلے اپنے گھروں کو لوٹنا شروع کر دیتے ہیں اور اسی طرح...
عربی زبان کی لغات میں بے جان چیزوں کے معنی کی وضاحت بھی موجود ہے، جو اسے بارش کی کمی یا گھریلو جانوروں میں دودھ کی پیداوار سے تعبیر کرتی ہے، بے جان چیزوں کے سال یا بے جان چیزوں کے مہینے کی وضاحت بھی ہے- وہ مہینہ جس میں نہ بارش ہوتی ہے اور نہ ایک سال- وہاں بارش نہیں ہوتی-

جہاں تک ماہ رمضان کا تعلق ہے تو کیا یہ شدید گرمی کی وجہ سے ہے؟ یا یہ پہلی بارش ہے جو شدید گرمی کی وجہ سے پتھر پھٹنے جانے کے بعد آتی ہے؟
یہ آیت مقدسہ کے متن سے کیسے متفق ہے:

جناب صدر، معزز قارئین؛ اگر اب ہم ان عرب مہینوں کی ترتیب کو دیکھیں جو عربوں نے اپنے لیے اور خاص طور پر اپنے جغرافیائی
محل وقوع کے لیے مسلط کیے تھے، کیونکہ انھوں نے اپنے سال کا آغاز دو چشموں میں پھولوں کے کھلنے سے کیا تھا جو کہ
(اپریل) کے مہینوں میں ان کی آمد کے ساتھ ملتے ہیں-) اور (مئی)، یعنی اپریل اور مئی - پھر یہاں جمعے کے مہینے جو ان کے
(بعد آتے ہیں، ان کے لیے یہ جون اور جولائی (یعنی جون اور جولائی) کے مہینوں میں آتا ہے، یعنی گرمی میں- اس سے ماہ رجب اور شعبان
بھی اگست اور ستمبر کے مہینوں سے مطابقت رکھتے ہیں اور اس کی وجہ سے رمضان کا مہینہ اکتوبر (اکتوبر) کے آخر میں آتا
ہے- عبرانی سال کا پہلا مہینہ (Tishrei)، جہاں ان کے لیے سال کا آغاز پہلی بارش کی تاریخ سے ہوتا ہے جو گرمی کی شدت
سے پتھر پھینکے جانے کے بعد آتی ہے اور اس کے اختتام کی طرف اشارہ کرتا ہے- اعتدال اور یہ کہ شدید گرمی کے باوجود
یہ اشارہ نہیں کرتا، جیسا کہ بعض کا خیال ہے، کیونکہ اگر یہ واقعی گرمیوں میں آتا ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لامحالہ جنوبی
نصف کرہ ارجنٹائن، چلی، جنوبی افریقہ کے باشندوں کے لیے سردیوں میں آئے گا- اور آسٹریلیا، اس لیے ضروری ہے کہ
شدید گرمی کے بعد پہلی بارش کا مطلب لیا جائے، یعنی موسم خزاں کے سماوی کے آغاز کے ساتھ، جو پوری دنیا پر لاگو ہوتا ہے،
جو اس مہینے کے آنے کا تعین کرتا ہے- سال کے موسم کسی بھی جغرافیائی نقطہ سے اور بغیر کسی وضاحت کے- جہاں
تک شوال کے مہینے کا تعلق ہے، اس کے کئی معنی ہیں، یہ بچھو کا شوال ہے، جو کہ... آسمان کی نشانیوں میں سے ایک
سورج کا گھر، جو نومبر کے مہینے سے ملتا ہے، یہ ہے: (اونٹ شول، یعنی وہ تاریخ جب اونٹ ملنا شروع کرتے ہیں- جس طرح
بلیاں ملنا شروع کرتی ہیں- فروری کے مہینے میں اونٹوں کی ملاوٹ شروع ہو جاتی ہے، عرب کہتے ہیں کہ اونٹوں کو ان
کی دموں سے بتا دیا گیا تھا، یعنی یہ ہولن کے موسم میں شروع ہوا تھا، اور یہ موسم آب و ہوا اور موسم کے مطابق آتا ہے- جزیرہ
نما عرب میں سردی کی شروعات تھوڑی دیر سے ہو سکتی ہے، یعنی نومبر میں، جبکہ لیونٹ اور کسی حد تک شمالی
علاقوں میں، وہ اکتوبر میں شروع ہو سکتے ہیں، اور یہ موسم مارچ میں سردیوں کے اختتام تک رہتا ہے- موسم
بہار کے آغاز. یہ سب اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ عرب مہینوں کے معنی صرف جزیرہ نما عربوں میں سال کے موسموں کے
مطابق ہوتے ہیں اور یہ نام صحیح نہیں ہیں جیسا کہ ڈاکٹر جواد نے ہمیں دکھانے کی کوشش کی ہے- علی نے ان تمام امور کا تفصیل سے ذکر
کیا ہے اور یہ تمام ثبوت عربوں کی تاریخ سے لے کر آتے ہیں، جیسا کہ البیرونی اور ابن الاجدبی نے اس کی وضاحت کی ہے-

ان کی سبسکرپشن میں اہمیت ہے-

یہ ہے جو اس کی کتاب میں لفظی طور پر

بیان ہوا ہے اور دوسری روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ ان میں سے آخری قمیم بن ثعلبہ تھا یا وہ کوئی اور تھا- انہوں نے ذکر کیا ہے کہ "ابو تمامہ"
جو "جنادہ بن امیہ" بنو المطلب بن بدلمان بن مالک بن کنانہ سے تھے، جو معد کے مہینوں کی عوریوں میں سے تھے، جمرات عقبہ میں کھڑے ہو کر کہتے
تھے-:

اے خدا، میں مہینوں کو بھول جاتا ہوں اور انہیں ان کی جگہوں پر رکھتا ہوں، اور میں سعد یا محب نہیں کرتا ہوں، اس نے جواب دیا اے خدا، میں نے دو صفروں میں سے
ایک کو جائز اور پیچھے والے صفر کو حرام قرار دیا ہے، اور اسی کا اطلاق ہوتا ہے- دو رجب، یعنی: رجب ربیعہ اور رجب مدر، اور یہ عمرہ کے مہینے ہیں جن میں رجب
اور ربیع کی قربانیاں کی جاتی تھیں- پھر کہتا ہے'
اللہ تعالیٰ کے نام پر روانہ ہوں- اس میں ان کا مقرر کہتا ہے: کیا ہم وہ
نہیں ہیں جو حل کے مہینوں کی تیاری کو بھول جاتے ہیں، ہم انہیں کتاب المفصل سے حرام قرار دیتے ہیں-

اس بیان میں دو صفروں کا ذکر نوٹ کریں، اور یہ ماہِ نسّی کے حامیے اور سال کے شروع میں ماہِ محرم کی
تنصیب سے پہلے کا تھا- جہاں تک ماہ ستمبر اور اکتوبر کے درمیان ماہ رمضان کی آمد میں فرق کا تعلق ہے، اس مہینے کی
پیروی کے حامیوں کی صفوں میں اس کی چار اہم وجوہات ہیں، پہلی وجہ یہ
ہے. کیلنڈر اور مکمل وقت کے منصوبوں کے لیے ناصی کے مہینے کو دوبارہ استعمال کرنے میں مومنوں کی اکثریت کی ناکامی-
جسے میں نے ابھی تک اس کتاب میں تیار کیا ہے جو کہ 513 عیسوی سے شروع ہوتی ہے اور اس کا اختتام ناصی کے آخری مہینے کی تاریخ پر ہوتا ہے جو شامل کیا گیا تھا-
سنہ 15 ہجری میں یہ سلسلہ آج تک جاری رہا یہاں تک کہ مہینوں کے نقاط انتہائی درستگی کے ساتھ سب پر واضح کر دیے گئے-
چاند بالکل وقتٗ پر آتا ہے، اور یہ تمام سالوں میں قمری مہینوں کے آغاز اور اختتامؔ کا تعین کرتا ہے-
دوسری وجہ یہ ہے کہ: ان میں سے اکثر اس بات سے واقف نہیں ہیں کہ میتونک سائیکلوں کے درمیان وقفے چار کے وقفے ہونے چاہئیں-

قمری مہینے، ورنہ ہر 152 سال بعد پورے مہینے کی تاخیر ہو
جائے گی- تیسری وجہ یہ ہے کہ ان وقفوں میں اس شکل میں نقاط ہونا ضروری ہے جو میں نے آپ کو اوپر دیا ہے (13) - 9 - 13-5-9-13-5)

چوتھی اور آخری وجہ، جو حال ہی میں سامی کلنڈر میں دریافت ہوئی، یہ ہے کہ ہمیں کلینڈر کو 354 شمسی سالوں کے بعد اس کے آغاز پر واپس لانا چاہیے، ورنہ 6500 شمسی سالوں کے بعد مہینے دوبارہ منحرف ہو جائیں گے، اور یہ کہ اس کے بعد- حتمی ترمیم یہ ہے کہ کوئی انحراف نہیں ہوگا چاہے ہم مستقبل کے 50,000 سالوں تک اس اختراعی نئے طریقے سے آگے بڑھتے رہیں-
ان معاملات کو سمجھنے کے بعد وہ سب مل کر اور بغیر کسی اختلاف کے رمضان کے مہینے کا تعین کریں گے- اس کتاب کے کیلنڈر میں موجود چاند گرہن کے نقاط کی روشنی میں آپ پر واضح ہو جائے گا کہ رمضان کا مہینہ (30) دنوں کا نہیں ہے اور ہمیشہ ہے. بلکہ اس کی ابتداء اور انتہا کا تعین اس کتاب کے ذریعے کیا جاتا ہے- نئے چاند کے فوراً بعد چاند کا ظہور، اور اگر اس کا نظر آنا ممکن نہ ہو تو ہم 30 دن کی مدت پوری کرتے ہیں، جیسا کہ عددی فرقے کا عقیدہ ہے کیونکہ نئے چاند کے ظاہر ہونے کا مطلب ہے- مہینہ ختم ہو چکا ہے، اور یہ کہ اگلا مہینہ یقینی
طور پر شروع ہو چکا ہے- میں یہ مانتا تھا کہ قمری مہینہ نیا ہلال رکھتا ہے اور ہر مہینے میں ایک نئے چاند کی رات کے بعد اس کو اپنے پہلے دن سے کھلی آنکھوں سے دیکھتا تھا جس میں چاند غروب ہوتا ہے اور نظر نہیں آتا، لیکن میں حیران تھا کہ یہ بیان نہیں ہے- جیسا کہ مسلمانوں میں نئے چاند کے دن دو سے تین راتوں تک ہوتے ہیں جن میں وہ غائب ہو جاتا ہے، ان تین دنوں میں چاند نظر نہیں آتا، کیونکہ چاند کا سورج کے پیچھے ننگی آنکھ سے غائب ہو جاتا ہے- 35 منٹ کے درمیان یہاں کچھ ہیں- تصویریں جو اس موضوع کی وضاحت کرتی ہیں

غروب آفتاب سے 26 منٹ پہلے

غروب آفتاب کے 5 منٹ بعد
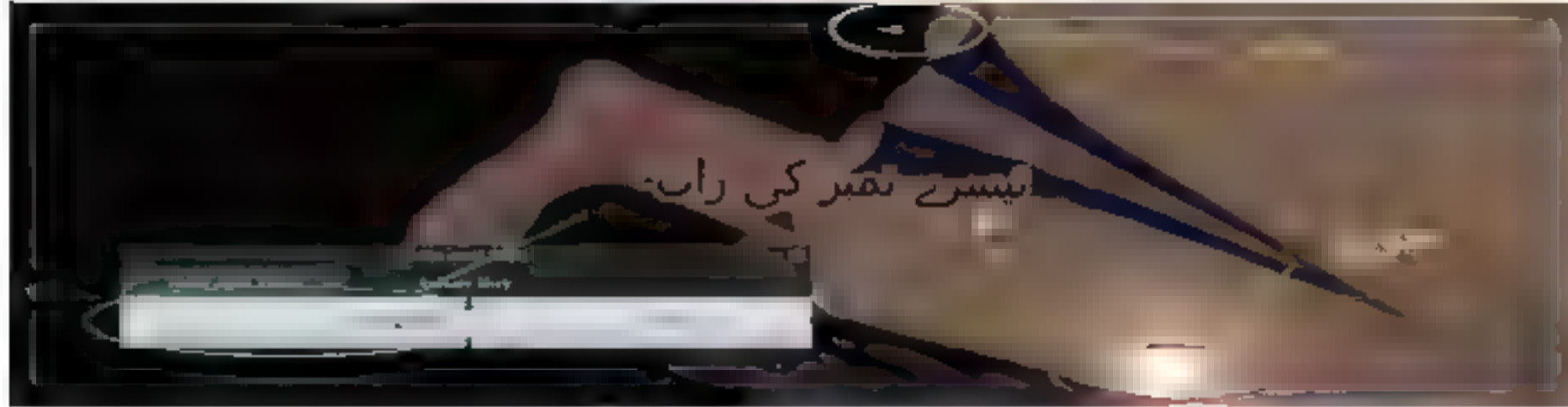
غروب آفتاب کے 37 منٹ بعد

نوٹ: منسلک تصاویر میں ٹرانسورس گرین لائن غروب آفتاب کے وقت افق
کی لکیر ہے- میں نے دیکھا ہے کہ ہلال کا چاند اس وقت تک کھلی آنکھ سے نہیں دیکھا جا سکتا جب تک کہ چاند کے غروب ہونے میں 40ویں منٹ کے بعد یعنی 10 ڈگری کے زاویے پر کوئی چاند نظر نہ آئے مہینے، لیکن وہ ہیں

یہ عام طور پر صرف دو راتوں تک رہتا ہے- اس کی تصدیق عربوں میں چاند کے مراحل کی تعریف میں یوں بیان کی گئی ہے: مہینے کی پہلی تین راتیں روشنی کی تین راتیں ہیں، اس کے بعد تین سورج، پھر تین پھول، اس کے بعد تین موتی، اور تین سفیدوں کے بعد. جہاں تک مہینے کے دوسرے نصف کا تعلق ہے، وہ یہ ہے: تین دارا، اس کے بعد تین دھولم، اس کے بعد تین حنادی، اور اگلے تین داوری، اور آخر میں تین مہاق- میں نے اس کتاب میں چاند کے مراحل کے مطالعہ میں اس معاملے کی وضاحت کی ہے-

گرامر مورفولوجی اور تجزیہ

اب ہم آتے ہیں عظیم قرآن کی تشکیل اور تجزیے کی تاریخ کے موضوع پر. اس کتاب میں میں نے آپ کے لیے کوفی رسم الخط کی عربی تحریر کی تاریخ پیش کی ہے اور آپ کو دکھایا ہے کہ یہ خطرہ کب اور کیسے ایجاد ہوا- . جو کہ عباسی رسم الخط کے درمیان مرکب ہے جو آرامی رسم الخط سے تیار کیا گیا ہے جس میں غیر منقوطہ سریانیک (اشوری) رسم الخط کے ساتھ ملایا گیا ہے، جس کے ساتھ نوشتہ (عمرو القیس - ام الجمل) تیار کیا گیا ہے. (براہ کرم مطالعہ پڑھیں- جس نے پہلی رکاوٹ کو عبور کیا اور اس کتاب کے سات اقوال کا مطالعہ کریں میں آپ کو بعد میں بتاؤں گا کہ کس طرح انبار کے لوگوں نے اس رسم الخط کو اس میں شامل کرنے کے بعد تیار کیا تھا)، پھر انہوں نے اس میں اختلافی الفاظ ڈالے- اس پر نشانات ہیں، اس لیے جزیرہ نما (مکہ اور مدینہ) کے لوگوں نے یہ رسم الخط براہ راست ان سے اور خاص طور پر اس رسم الخط کے مصنفین سے سیکھا، یہ اس حدث کے رسم الخط میں قرآن کے وضع ہونے سے تقریباً 50 سال پہلے ہوا تھا- خاکوں کے ساتھ بندھے ہوئے تھے، اور یہ کسی دوسرے حرف کے ساتھ وضع نہیں کیا گیا تھا. یہ جانتے ہوئے کہ جزیرہ نما عرب اور یمن کے عربوں میں ایک اور واضح غلطی تھی، وہ مسند رسم الخط تھی. جو کہ کوفی رسم الخط سے بالکل بھی مشابہت نہیں رکھتی، اور عربوں نے ایسا کیا- ابھی تک تشکیل کے فن کو نہیں جانتے، جو بعد میں متن میں شامل کیا گیا تھا، اور آج اسے گرامر، مورفولوجی، اور پارسنگ کی سائنس کے نام سے جانا جاتا ہے، یہ سب ترقی یافتہ مراحل میں ہیں، بلکہ سب سے پہلے اس کی ایجاد اور ایجاد کرنے والے تھے- عرب گرامر اور ماہر لسانیات (ابو اسود الدولی 16 ہجری - 69 ہجری)، جس کے تحت بعد میں بہت سے ماہرین لسانیات نے مطالعہ کیا، جیسے سہل سیبویح اور الفراہیدی، اور الدولی وہ پہلا شخص تھا جس نے اختصار کے نکات کے اس فن کو سب سے پہلے سامنے کیا- قرآن اور (امیری دور کے خلفائے راشدین کی ہدایت پر پھر قرآن پڑھنے کا ایک نیا دور نمودار ہوا، اور اس دور کو "راگ" کا دور کہا گیا، یعنی پڑھنے میں اختلاف تھا- اس کے بعض الفاظ جیسا کہ مورخین نے ذکر کیا ہے کہ الحجاج بن یوسف ثقفی اس دور کے بعض مفکرین اور مصنفین مثلاً یوسف زیدان نے کہا ہے- قرآن کی 11,000 سے زیادہ مختلف تلاوتیں ہیں (1)، لیکن مجھے صرف 27 مشہور اور دستاویزی قراءت ملی، اور میں نے حوالہ دیا ان میں سے دس اس کتاب میں ہیں، جو پڑھ رہے ہیں:

الدوری، قالون، حفص، ورش، ذکوان، ہشام، خلف، شعبہ، السوسی اور یعقوب-

یہ ریڈنگز 300 سے زیادہ جگہوں پر، مختلف شکلوں میں، اور بعض اوقات اپنے حروف اور الفاظ میں ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں- مختلف الگ الگ اور بے قابو جگہوں پر، کیونکہ اگر واضح طور پر، اگر قرآن کو غور و فکر کے لیے پیش کرنے کے لیے بغیر تشکیل کے چھوڑ دیا جائے تو اس کی تلاوت اس سے کہیں زیادہ پہنچ جائے گی، کیونکہ اگر آپ صرف اس مسئلے کے بارے میں سوچتے ہیں- بسم اللہ جس سے قرآن کی تمام سورتیں شروع ہوتی ہیں اس کی تجزیہ کریں، آپ دیکھیں گے کہ آپ کے پاس نو طریقے ہیں × 3، یعنی 27 امکانات ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(خدا کے نام پر) ماقبل اور مفروضہ یا تو حذف شدہ مضمون کی پیشین گوئی سے جڑے ہوئے ہیں جس کی تشخیص یہ ہے خدا کے نام پر ابتدائی، یا ایک جدید حذف شدہ فعل سے جس کی تشخیص میں خدا کے نام پر کرتا ہوں، جیسا کہ دوسروں نے کہا ہے کہ فعل میں تاخیر ہوتی ہے اور اس کی تشخیص کا زیادہ امکان ہے (خدا کے نام میں کرتا ہوں) اور اب کہہ سکتے ہیں

خدا کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے- یعنی بنیادی فقرے کے بعد آنے والے دو اسموں کو بطور genitives لے کر یعنی: رحمن اور الرحیم، لفظ عظمت کے جینیاتی صورت میں صفت کے طور پر

ان کو اٹھانا ممکن ہے' خدا کے نام سے، جو نہایت مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے) اور یہاں ایک چھوڑے ہوئے مضمون کی دو پیشین گوئیاں بیان کیں جس کی تفصیل (وہ) ہے- یہ ممکن ہے کہ انہیں خدا کے نام سے، جو نہایت مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے) حمد میں ڈالا جائے اور اس کی تعریف (میں رحمن و رحیم کی تعریف کرتا ہوں)-

---

https //www youtube com/watch?v=IExckTeMsjU 1

ممکن ہے کہ پہلی صورت میں ہو اور دوسرا الزامی صورت میں ہو: خدا کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ (فعل تعریف کا اعتراض)

یہ ممکن ہے کہ پہلے کا جینانی اور دوسرا نامرد ہو خدا کے نام سے، جو بہت مہربان، نہایت رحم والا ہے، جینانی صورت میں رحمن کے genitive genitive (ایک صفت) کے ساتھ۔ رحم کرنے والا۔

حذف شدہ (فاز کے لیے) یہ ممکن

ہے کہ پہلے کو بڑھایا جائے اور دوسرے کو الزام میں رکھا جائے خدا کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے، رحمن، رحیم (حذف شدہ مضمون کے لیے) کے اٹھانے کے ساتھ اور الزام لگانے والا سب

سے زیادہ رحم کرنے وال (فعل تعریف کا براہ

راست اعتراض)۔ سب سے پہلے کو بڑھانا اور دوسرے کو الزام میں رکھنا ممکن ہے، "خدا کے نام سے، جو نہایت مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔" رحمن کو نامرد کرکے اور الزامی کو اس میں رکھ کر۔ رحیم پر الزام لگانے وال۔

(فعل تعریف کا اعتراض)

یہ ممکن ہے کہ پہلا الزام لگانے والا ہو اور دوسرا الزام لگانے والا ہو (خدا کے نام پر، بہت مہربان، نہایت رحم کرنے والا) رحمن کے الزام کے ساتھ (فعل میں تعریف کرتا ہوں) اور

سب سے زیادہ کی صفت کے ساتھ۔ رحم کرنے والا (جینانی

صورت میں ایک صفت) اور یہ ممکن ہے کہ پہلا الزام لگانے والا ہو اور دوسرا خدا کے نام پر، بہت مہربان، رحم کرنے والا ہو) رحیم (فعل کا سے) کے ساتھ۔ میں تعریف کرتا ہوں)

اور رحمن کو نامرد کرنے وال (حذف شدہ مضمون کا پیش خیمہ)۔

جیسا کہ ہم دیکھ سکتے ہیں، ان قراءتوں میں فرق قرآن کے بہت سے الفاظ کی تشکیل اور تجزیے کے طریقوں سے شروع ہوتا ہے، پھر دوسرا فرق آتا ہے، جو کہ ستاروں کی تعداد اور مقامات اور قراء کے درمیان فرق ہے۔ پھر یہ فرق قرآنی متن کے بعض حروف اور الفاظ کے وقوع سے باہر ہے۔

اگر ہم آیت النسی کو آٹھ قراءتوں کے اندر دیکھیں جن کا میں نے یہاں ذکر کیا ہے تو یہ مسلسل سات قراءتوں کے ساتھ درج ذیل شکل میں آتی ہے۔

ابو عمرو کی روایت کے مطابق قرآن کریم میں صرف کفر

کا اضافہ ہے جس سے کافروں کو گمراہ کیا جاتا ہے کہ آپ اسے ایک سال کے لیے حلال اور حرام قرار دیتے ہیں۔

ابو عمرو کی روایت کے مطابق، "ستارہ" صرف کفر میں

اضافہ ہے، اس طرح کافروں کو گمراہ کر دیتا ہے، آپ اسے ایک سال کے لیے حلال اور حرام قرار دیتے ہیں۔

اضافہ ہی ہے جس سے کافروں کو گمراہ کرتا ہے تو اسے ایک سال حلال کرتا ہے اور دوسرے سال حرام کرتا ہے۔

قرآن کریم جیسے ابن ذکوان نے ابن عامر کی سند سے روایت کیا ہے

نصی صرف کفر میں اضافہ ہے جس سے کافروں کو گمراہ کرتا ہے تو اسے ایک سال تک کھو دے گا اور اسے سوراخ کر دے گا۔

قرآن کریم، وارش نے نافع کی سند پر بیان کیا ہے۔

نیی صرف کفر میں اضافہ ہے، اس طرح کافروں کو گمراہ کر دیتا ہے تو اسے ایک سال حلال اور حرام کر دیتا ہے۔

قرآن کریم جسے ہشام نے ابن عامر کی سند سے روایت کیا ہے۔

ناسی صرف کفر میں اضافہ ہے، جس سے وہ کافروں کو گمراہ کرتا ہے، آپ اسے عام طور پر حلال کرتے ہیں، اور آپ اسے حرام قرار دیتے ہیں۔

حضرت ابو عمرو کی روایت کے مطابق قرآن کریم میں ہے

کہ "بے شک کفر میں اضافہ ہے، اس طرح تو نے ایک سال اسے حلال اور حرام قرار دیا"۔

نافع کی روایت پر قالون کی روایت کے مطابق، "برائی

صرف کفر میں اضافہ ہے، اس طرح کافروں کو گمراہ کردے گا اور آپ اسے ایک سال تک کھو دیں گے"۔

یعقوب الحضرمی کے قرآن میں، آپ نے ایک قراءت پڑھی جو بقیہ قراءتوں سے مختلف ہے یا اور کسرہ

دھا دس جنوں، سورۃ التوبہ۔

یعنی صرف کفر میں اضافہ ہے جس سے کافروں کو گمراہ کیا جاتا ہے کہ وہ ایک سال کو حلال کرتے

ہیں اور دوسرے سال کو حرام کرتے ہیں تاکہ اللہ کی حرام کردہ چیزوں کی تعداد کے مطابق ہو۔
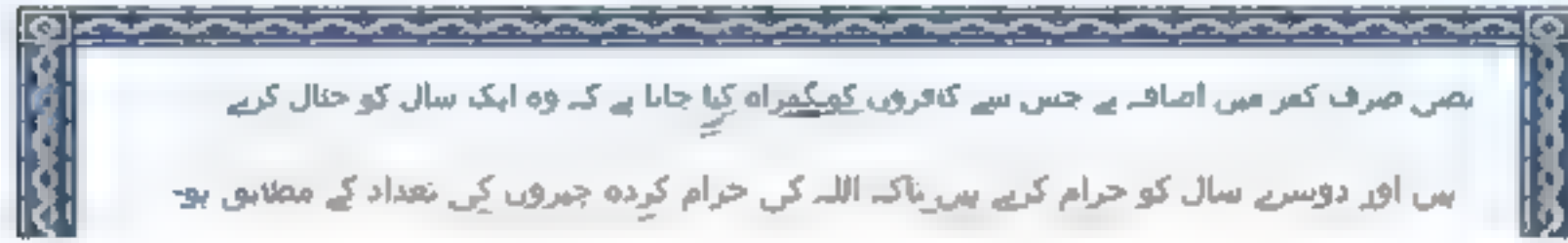
اسے بے آواز آواز میں پڑھنے پر صرف تین قراء ت کا اتفاق ہوا، یعنی عاصم کی سند پر حفص کا پڑھنا، حمزہ کی سند پر خلف کا پڑھنا، اور الکسائی کا پڑھنا

بے شک برائی کفر میں اضافہ ہے جس کے ذریعے آپ اسے ایک سال حلال اور حرام قرار دیتے ہیں۔

قرآن حفص کی روایت کے مطابق بے شک وہ کفر میں اضافہ

ہے جس سے کافروں نے اسے ایک سال حلال کردیا اور تم اسے حرام قرار دیتے ہو۔

تاکہ یہ دونوں پڑھنے والے فعل (گمراہ کرنے) کو غیر فعال آواز میں پڑھیں اور یہ معلوم نہ ہو کہ گمراہی کا مرتکب کون ہے یہاں پر بعض نے کہا اور اس کی تشریح کی۔
اس فعل کو غیر فعال کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کا کرنے والا خدا تعالیٰ ہے جو ان کافروں کو گمراہ کرتا ہے جو اس قابل مذمت اور برے کام کو استعمال کر کے خدا کی حرام کردہ چیزوں سے ہم آہنگی کرتے ہیں اور ان میں سے بعض نے کہا کہ بلکہ ان کو گمراہ کرنے والا شیطان ہے۔"

یہاں تک کہ وہ قراء جو اس فعل کو نامعلوم میں نہیں لاتے اور اسے "گمراہ ہو جانا" کے طور پر پڑھتے ہیں، اس کے بارے میں کہتے ہیں اور اس کی تشریح اس بنیاد پر کرتے ہیں کہ یہاں گمراہی کا ایجنٹ ایک مخفی ایجنٹ ہے جس کا فرمان (خدا) بھی ہے۔ ہے، ان کو درج ذیل شکل میں پڑھنا ضروری ہے یعنی صرف کفر میں اضافہ ہے جس سے خدا ان لوگوں کو گمراہ کرتا ہے جن کو انہوں نے کفر کیا یعنی جنیاتی صورت میں H ور جنیاتی صورت (کے ساتھ) سے مراد ہے۔ اور گمراہی کا مرتکب (خدا) ہے جو کافروں کو گمراہ کرتا ہے) یعنی کافروں کا یہاں کوئی تعلق نہیں گمراہی یہاں پیدا ہوتی ہے اور وہ جو کر رہے ہیں۔ خدا نے جن چیزوں کو حرام قرار دیا ہے ان کی اجازت اور ممانعت میں کوئی گمراہی یا گمراہی نہیں۔ کیونکہ خدا
اللہ تعالیٰ ہی ان کے کفر کو بڑھاتا ہے، ان کی گمراہی کا دائرہ وسیع کرتا ہے اور ان کی اس برائی کو بڑھاتا ہے۔
ان کو گمراہ کرنے والے ہیں یعنی ان میں سے کافروں کو گمراہ کرتے ہیں۔

عمیر بن قیس (جودالطعان) نے اس کے بارے میں کہا کہ فراس بن غنم (بن ثعلبہ) بن مالک بن کنانہ کے بیٹوں میں سے جو عورتوں پر فخر کرتے ہیں۔

سیرتِ نبوی پر عربوں پر ابن ہشام کے مطابق:

میں نے جان لیا ہے کہ میری قوم عزت دار ہے تو ہم
نے کون سا پوئنر لے کر آیا تھا اور کیا ہم بھولے
ہوئے لوگ نہیں تھے؟ آنے والے مہینوں کو حرام کر دیں؟

اگر مباح مہینے حرمت والے مہینے بن جاتے ہیں تو کیا اس کے بدلے میں حرام مہینوں کے متوازی اور مباح مہینوں میں شمار نہیں ہوتا؟

پیغمبر عربی فرماتے ہیں۔ اے خدا میں وہ ہوں جو مہینوں کو بھول جاتا ہوں اور ان کو ان کی جگہوں پر رکھتا ہوں، اور میں سفید یا محبت نہیں کرتا، اس نے جواب دیا اے خدا، میں نے دو صفروں میں سے ایک کو جائز کر دیا ہے۔ اور میں نے ایک صفر کو حرام قرار دیا ہے اور یہ کتاب المفصل میں اسلام سے پہلے عربوں کی تاریخ میں بھی ہے)۔

استغاثہ کے مقدمے میں اس سوال کا جواب جو آیت النسی کو اعلانیہ جملے کی صورت میں پڑھنے کے حوالے سے آتا ہے وہ یہ ہے: جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ مسئلہ تجزیے کا معاملہ نہیں ہے ہم سب پہلے سے بنائے گئے جملوں کو پارس کر سکتے ہیں۔ اور الفاظ، اور اصل معاملہ یہ ہے کہ ہم اس عمل کو شروع کرنے سے پہلے کیا پڑھ رہے ہیں۔ یہ موضوع (نسائی) کے لیے ایک پیشین گوئی ہے اور یہ کہ حقیقت میں یہ دعوی ہے کہ اس سے پہلے عربی زبان کے علماء اور فن پارس میں مہارت رکھنے والوں کی مدد سے اس کا تجزیہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کا صحیح پڑھنا ہے تو فرض کیا جاتا کہ اس حکم الٰہی کو پڑھنے کے فوراً بعد اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس ماہ نسی کو کیلنڈر سے حذف کر دیا جائے اور اس کی منسوخی کا مسئلہ ہو جائے۔ سنہ 17 ہجری تک تاخیر نہ کی جائے، یعنی آپ کی وفات کے چھ سال بعد، بلکہ اس قابل مذمت مہینے کو ہجری کی نویں یا دسویں تاریخ میں حذف کر دیا جاتا تھا۔ آیت نزول سے پہلے براہ راست نازل ہوئی تھی۔ آئیے ہم مل کر دیکھیں کہ کیا واقعی
النسائی کو 9 ہجری میں حذف کر دیا گیا تھا یا یہ منسوخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تک ملتوی کر دی گئی تھی
پہلے، اب ہر کوئی گریگورین اور ہجری کیلنڈر کنورٹر پر درج ذیل تاریخ ڈال سکتا ہے: 20 اگست 636 عیسوی، یہ دیکھنے کے لیے کہ نتیجہ کیا نکلتا ہے؟

یرموک کی جنگ ہجری اور گریگوریائی نقاط سے متفق ہے۔

یعنی، پیچھے جانا اور مہینوں کا ترجمہ کرنے کے کسی عمل کے بغیر، جیسا کہ ہم یہاں تبدیلی کے نتیجے سے دیکھتے ہیں کہ کیلنڈر 95% سے میل کھاتا ہے اور یہ کہ اس کا اطلاق صرف ان مہینوں کے ناموں سے منسلک ہے جو کہ موسموں پر لاگو ہوتے ہیں۔ اس سال میں، اور 12 رجب سے 15 تاریخ تک قمری ہجری دن کے نقاط میں تھوڑا سا فرق اس کی وجہ ان کنورٹرز کو ان کی صحیح شکل میں چاند گرہن کے چارٹ میں استعمال نہ کرنا اور صرف حساب کتاب پر عمل کرنا اور تقسیم کرنا ہے۔ سال بھر کے مہینوں کو نظر انداز کر کے صرف مہینوں کے ناموں کو ملانے کے معاملے کو دیکھتے ہیں، اور یہ ماہ اگست سے مطابقت رکھتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگلا مہینہ شعبان کے مہینے کے ساتھ آئے گا اور اکتوبر - اکتوبر لامحالہ رمضان کے ساتھ آئے گا اور کئی مہینوں کا یہ باقاعدہ سلسلہ اور سال کی آب و ہوا کے ساتھ مطابقت بھی 15 ہجری میں آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ پیدائش:

پیدا ہوا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی سوموار کی صبح ہوئی-

ربیع الاول بمطابق 20 اپریل 571 عیسوی میں [illegible]

ہے: ان کی پیدائش کا دن بارہ ربیع الاول پیر کو تھا- ہاتھی
کا سال، 570 عیسوی میں کہا گیا ہے کہ یہ 569 عیسوی کا سال
تھا- اس کے پاس ایک جماعت آئی، اور وہ اس کے ساتھ
خانہ کعبہ میں داخل ہوا، پھر وہ خدا کی حمد و ثنا کرتے ہوئے کھڑا ہوا،
اور اسے محمدﷺ کا نام پلایا، اس وقت یہ نام عجیب اور نایاب تھ
تو عرب حیران رہ گیے- ہے- [2]

اس بنیاد پر، اگر ربیع الاول اپریل کے مہینے کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ ربیع الثانی مئی کے ساتھ،
اور جمادی جون اور جولائی کے ساتھ - (جون، جولائی، اور لامحالہ رجب اگست کے ساتھ)- یعنی مکمل طور پر ایک جیسا-
سنہ 15 ہجری میں آنے والے مہینوں کے نقاط کے لیے-
شمسی اور قمری کیلنڈر کے درمیان یہ مطابقت صرف دو امکانات کی موجودگی میں ہوتی ہے:
پہلا: اگر کہکشن کا طول و عرض 32 کا ضرب ہے- دوسرا امکان یہ
ہے: ان سالوں میں تولیدی عمل کا تسلسل، ہر 32 قمری مہینوں میں سال کے درمیان کا فاصلہ ہے-
570 اور 636 32 سال کے فاصلے پر ہیں اور اس کے
ضرب؟ حساب کتاب آسان ہے:
636 - 570 - 1 + (1) یعنی 569 یا 571 تاریخی حوالوں میں تاریخ پیدائش کی غلطی کی وجہ سے - ہمیں معلوم ہوا ہے کہ
یہ صرف سال 572 کے نقاط پر لاگو ہوتا ہے، لہذا 636 - 572 - 64 اور یہ نمبر 32 سے تقسیم ہے اور نتیجہ 2 ہے- .
نوٹ کریں کہ اس کی پیدائش کے اصل نقاط سال 569 عیسوی کے مساوی ہیں جو کہ 572 عیسوی سے تین سال کے فاصلے پر ہے- یہ اس پر ہتاتا ہے
پورے ایک مہینے کے بعد، اگر ہم اس مدت کے اندر کوئی پرسوتی سرجری نہیں کرتے ہیں-
ایسا ہوتا ہے، جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں، اس مدت کو الگ کرنے والے 64 سالوں کے دوران نسی مہینے کی عدم موجودگی کے ساتھ-
یاد رکھیں کہ یہ درست نہیں ہے کیونکہ خدا نے سورہ (براء) - توبہ 630 عیسوی میں نازل کی تھی- اور ناسی کا موجود ہونا ضروری ہے-
یہ تاریخ، اور بلا شبہ، اس تاریخ سے پہلے کے تمام سال، اور اس بنیاد پر ہمارے پاس دو امکانات ہیں-
دوسرے مہینہ نسانی کو ختم کرنے اور اس کے استعمال کو روکنے کی تاریخ
بتاتے ہیں: 1 - نسانی کو 630 عیسوی میں اور براہ راست رسول نے ختم کیا تھا-
2 - فراموشی کا خاتمہ سنہ 17 ہجری میں یعنی 638 عیسوی میں خلیفہ عمر بن الخطاب کے ہاتھوں ہوا-
اگر رسول ہی وہ شخص ہوتا جس نے سنہ 630 یا 631 عیسوی میں النساعی کو منسوخ کیا تھا، تو رجب کے مہینے میں جنگ یرموک
کے نقاط ہمارے پاس موجود ہجری-گریگورین کنورٹر کے مہینے (اگست) کے مساوی ہیں- اج، جو سال (572) اور سال (636) کے نقاط کے مساوی ہے-
جیسا کہ ہم نے اس معاملے کی اس سائنہ وضاحت میں دیکھا- کیونکہ سال (630) - (636) کے درمیان فرق 6 سال ہے جس میں دو ماہ کا اضافہ بھی شامل ہے-
ناسی کے مہینوں سے دو مکمل قمری مہینے، یعنی رجب کے مہینے کا ایک منطقی انداز میں مہینے (اگست) سے مہینے (جون) کے
نقاط کی طرف ایک ناگزیر رجعت- لیکن
اگر ماہ نسی کے حذف ہونے میں 638 عیسوی تک تاخیر ہوئی، بالکل اسی طرح جو لیونٹ میں پائی جانے والی دستاویز میں بیان ہوئی ہے-
اس میں الیگزینڈر کی تاریخ کے ساتھ دو عرب ہجری کی تاریخیں درج کی گئی ہیں برائے مہربانی اس کتاب سے یرموک کی جنگ
کے تصور کی پیدائش کا مطالعہ کریں- اس کا مطلب ہے کہ نقاط کا اطلاق عام ہے، تا یہ کہ حذف ہونے کے علاوہ کسی اور تاریخ پر ہوا ہے-
اس جنگ اور اس سال کے نقاط کے بعد- وقت کے ساتھ ہر 32 سال میں چھلانگ لگتی ہے- چونکہ رسول کی وفات کے بعد حذف کیا گیا تھا، اس لیے یہ واضح ثبوت ہے کہ اج
ہماری آیت کریمہ کے پڑھنے میں ایک ایسا نقص ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی کے دوران پڑھنے سے میل نہیں کھاتا، اور یہ ہونا چاہیے-
اسے تلاش کریں-
چونکہ یہ تاریخی معاہدہ صرف سنہ 636 عیسوی اور اس جنگ کے نقاط تک محدود نہیں ہے، کیونکہ ہر 32 سال بعد دونوں کیلنڈروں
کا ایک دوسرے سے اتفاق ہونا ضروری ہے کیونکہ ان میں کیلنڈر مہینے کی عدم موجودگی میں صرف ایک فرق ہے، جو کہ سال کی
تعداد) اور اسی چیز نے ہمیں پہلے ایک دائرے میں ڈال دیا کہ یہ تبدیلی واقع ہوئی ہے: یا تو معاویہ بن ابی سفیان کے دور میں-

سال (47) - (49) یا عبدالملک بن مروان کے دور میں (79) - '(81) ہجری کے درمیاں، کیونکہ یہ سال بھی لاگو ہوے ہیں-
ہر 32 سال میں سالانہ چھلانگ میں صحیح کیلنڈر کے ساتھ-

ان چھلانگوں کو الگ کرنے والے 32 سالوں کے گروپ کو دیکھتے ہوئے ہر کوئی اس بات کا اندازہ لگا سکتا ہے کہ آیا یہ تبدیلی ان ۽
سالوں میں نہیں آتی ہے، اگر وہ ان کے اندر سے ہٹ جائیں تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ناسی غائب تھی، لیکن اگر وہ مسلسل تھے، تو یہ اشارہ کرتا ہے-
اس میں تولیدی عمل کے تسلسل پر- اور
اگر آپ اس مدت میں النسائی نہ کریں اور سنہ 622 عیسوی یعنی ہجرت کے پہلے سال کی طرف واپس جانے کی کوشش کریں تو آپ
آپ دیکھیں گے کہ محرم کا مہینہ جو کہ قمری سال کے شروع میں ہوتا ہے جولائی کے مہینے اور اس کی چودہ تاریخ کو ہوتا ہے کیونکہ
اس ماہ جولائی کی انتیسویں تاریخ کو چاند گرہن ہوا تھا- سال 622 عیسوی اگر یہ مہینہ صفر کا مہینہ ہے تو یہ بنیادی طور پر غلط
پہلا، یا محرم، جیسا کہ لوگ آج یقین رکھتے ہیں، جو کہ عربوں کے لیے قمری سال کا آغاز ہوتا ہے، ربیع الاول کے مہینے
کے نقاط بغیر کسی شبہ کے ستمبر کے مہینے کے نقاط کے ساتھ آئیں گے- معاملہ آغاز پر مبنی ایک ثانوی نتیجہ ہے-
ہے، اور تاریخ کو: بارہویں ربیع الاول کو ستمبر کے مہینے کے ساتھ آج کی تاریخ کے ساتھ جوڑنے کی کوشش،
عاشورا، عبرانیوں کے مطابق، بنیادی طور پر غلط کیلنڈر پر مبنی ایک نتیجہ ہے-
یہاں تک کہ قمری مہینوں کو شمسی مہینوں کے نقاط سے مماثل کرنے کے لیے تبدیل کرنا اور بہت سی ویب سائٹس پر ان کو غلط ثابت کرنا
ایک تجربہ کار، گمنام الیکٹرانک گینگ کی طرف سے کی گئی تھی- یہاں اور وہاں کچھ غلطیوں کی موجودگی پر
کیلنڈرز، لیکن یہ اس موضوع کو پہلے سے بنائے گئے مضمون کے عنوان سے جوڑنے کے لیے تھا جسے کچھ لوگوں نے اپنے اس موضوع کو ان وقتی
نقاط سے جوڑنے کے لیے وضع کیا تھا، جو کہ عام لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے ایک نیا جھوٹ ہے- کے ساتھ شروع کرنے کے لئے عوامی.
کیلنڈر کے مطابق محرم کے بجائے ربیع الاول کے مہینے سے-
اس سلسلے میں انٹرنیٹ پر جو کچھ دستیاب ہے وہ یہ ہے:

یہ ایک پرانا موضوع ہے جو 2016 میں انٹرنیٹ پر تھا اور اسے مکمل طور پر بنا دیا گیا ہے-

سعودی عرب میں اپنائے گئے شمسی ہجری کیلنڈر اور ایران میں اپنائے جانے والے کیلنڈر میں فرق[ترمیم]

سعودی عرب میں شمسی ہجری کیلنڈر کا سال ام القری کیلنڈر کے مطابق ہر سال 23 ستمبر کو شروع ہوتا ہے-
بکم نیبر کے مطابق، جو خزاں کے موسم کا آغاز ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ آمد کے دوسرے دن کے مساوی ہے
لمنورہ جہاں وہ 12 ربیع الاول [2][3] بروز جمعہ 24 ستمبر 622 عیسوی کی مناسبت سے داخل ہوئے [4]
جبکہ ایرانی-فارسی کیلنڈر میں سال کا آغاز 21 مارچ کو ہوتا ہے، اسی مناسبت سے - میش، جو نوروز کا دن ہے-
موسم بہار کے آغاز میں-
لیرا سے میش تک کے مہینے دونوں تاریخوں میں ایک ہی سال میں ہوتے ہیں، جبکہ میش اور سنبلہ کے درمیان مہینے
ایرانی کیلنڈر سعودی کیلنڈر سے ایک سال آگے ہے جس کی مطابقت گاؤں کے کیلنڈر میں ہوتی ہے-

اپ کو انٹرنیٹ پر بہت سے ایسے موضوعات ملیں گے جن میں نقاط کو ستائیس ستمبر کی مناسبت سے رکھا گیا تھا، جن میں سے تمام
کو 24 ستمبر کی تاریخ تک تبدیل کیا گیا تھا، حتیٰ کہ عددی کنورٹرز میں بھی-

آج کے ٹرانسفارمرز کے نقاط کو دیکھیں
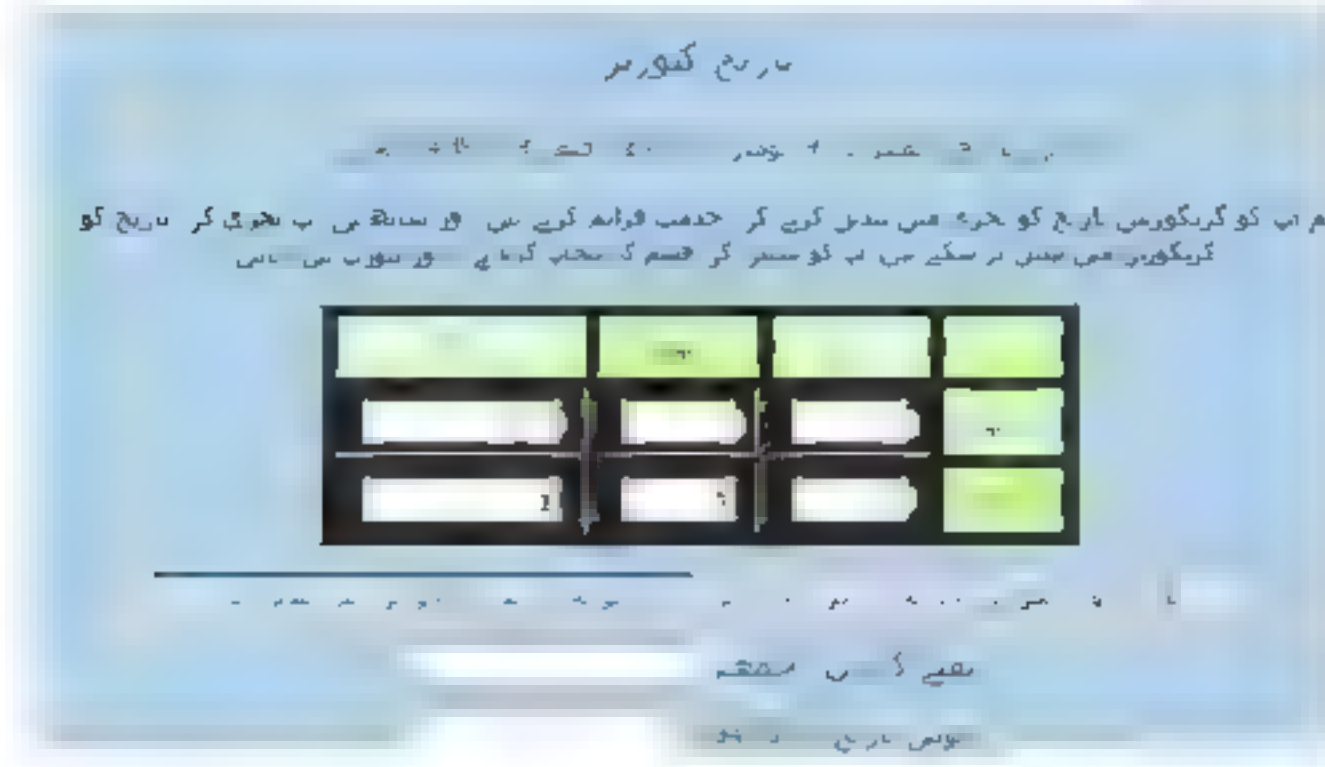
19 جولائی اور 24 ستمبر کے درمیان فرق مندرجہ ذیل ہے:
جولائی کے بقیہ کے 12 دن، جس میں 31 دن + اگست کا پورا مہینہ، جو 31 دن + 24 دن پر مشتمل ہے-
ستمبر کے دن :
یہ 12 + 31 + 24 = 67 دن کے برابر ہے، جو ایک عجیب اور
مشکوک حقیقت کا مطالبہ کرتا ہے کہ ایک، اور ان الیکٹرانک ٹرانسفارمرز میں ترمیم کے عمل سے صرف ایک ماہ قبل. النسا اور اسلامی
کیلنڈر کے علمبرداروں میں سے ایک- صحافت نے مجھے ایک گمنام شخص کا لکھا ہوا مضمون بھیجا کیونکہ اس نے اپنی تحقیق کو پیش
کرنے میں اپنے نام کا اعلان نہیں کیا تھا جس کا نام کتاب سے چوری کیا گیا تھا (یہ شخص حسابات اور اعداد میں تیرا پھیری کے
فن کا ماہر ہے- ایک سوچے سمجھے اور حسابی طریقے سے مجھے یقین ہے کہ وہ اس گروہ سے جڑا ہوا ہے جس نے تمام علمی دستاویزات
جیسے کہ (وکی پیڈیا) اور کیلنڈر کنورٹرز میں پھیلی ہوئی تھی، اس نامعلوم شخص نے مجھے ثابت کرنے کی کوشش کی- حضور صلی
اللہ علیہ وسلم نے جس نے النسائی کو کئی مہینوں میں سے ختم کر دیا اور جو کچھ خلیفہ عمر بن الخطاب نے سنہ 17 ہجری
میں کیا وہ النسائی کو حذف نہیں کر رہا تھا، بلکہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی تاریخ میں ترمیم کر
کے اسے حذف کر رہا تھا- یہ کیلنڈر سے 67 دن کی مدت کے لیے بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ جولیس سیزر نے 45 قبل مسیح
میں کیا تھا- یہ اس لیے ہے کہ ہجرت رسولِ سے تاریخ شروع کی جائے، اور ماہ محرم کو ربیع الاول کے ساتھ ہم آہنگ کیا جائے،
یعنی اس طرح پہلا مہینہ جنوری کا مہینہ ہے- 31 دن دوسرا مہینہ فروری کا مہینہ ہے = 28 دن اور مارچ کے مہینے سے کچھ دن تک مساوات
67 دن کے برابر ہے، یعنی (31) + 28 + (x) = 67 دن، جبکہ قمری دن دو مہینے کے برابر ہیں (30) + (29) = 59 + 8 = 67-
کیا عجیب بات ہے کہ جناب مرتضیٰ فراج نے اپنی ایک ویڈیو میں اس من گھڑت خبر کا حوالہ بھی دیا- پس (ص)
کے پاس 8 دن کی قیمت ہونی چاہئے نہ کہ 12 کیونکہ انہوں نے کہا کہ حضُور صلی اللہ علیہ وسلم نے 12 ربیع الاول کو ہجرت
کی نہ کہ 8 ربیع الاول کو، لہذا حتی الامکان کوشش کریں- ثابت کریں کہ ہجرت کا آغاز مکہ سے روانگی سے ہوتا ہے، نہ کہ مدینہ پہنچنے
کے وقت، یہ جانتے ہوئے کہ تاریخی حوالوں سے خبر ملتی ہے کہ ہجرت کا آغاز اور منصوبہ بندی محرم کے مہینے میں ہوئی- لیکن
ربیع الاول کے قمری مہینے کے شروع ہونے میں کیا شامل ہے، جس کا تعین موسم بہار کے آغاز میں اس کے ہلال کے ظاہر ہونے سے ہوتا ہے،
یعنی شمسی مہینے (مارچ یا اپریل) کے ساتھ جو شروع ہوتا ہے- اس سے پہلے آنے والے مہینے کے آخر میں، چاند کی
حالت پر غور کیے بغیر؟ قمری کیلنڈر میں قمری مہینے کا آغاز اسے شمسی کیلنڈر میں مہینوں کے آغاز کے ساتھ موافق بناتا ہے، یہ پہلی
غلطی ہے جو اس دعوے کے مصنف نے کی ہے، کیونکہ، قمری مہینے کے آغاز کا تعین کیا جاتا ہے- ہلال کا ظہور اور کوئی تعلق نہیں ہے-
اس میں جولین شمسی مہینے کا آغاز ہوتا ہے، اور یہ کہ النساعی وہ ہے جو قمری مہینے کو شمسی مہینے کے ساتھ موافق بناتا ہے، لہذا یہ دوہر جاتا ہے-
سالوں میں شامل، ذیل میں منسلک موضوع کی تصویر دیکھیں:

مضموں کا مصنف اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ جولائی کا مہینہ اپنے فرضی نظریہ میں جمعۃ الاخرۃ کے مہینے کے ساتھ ملتا ہے۔

پھر اس نے اعداد میں ہیرا پھیری کر کے اپنے نظریہ کو ثابت کرنا چاہا، جس کی کوئی بنیاد نہیں، ہجرت کے دن کے لیے الیکٹرانک کپیوٹر میں جو دستاویز کی گئی تھی، جو اس وقت 8 جولائی 622ء کو صفحات پر درج تھی۔ انٹرنیٹ اور ویکیپیڈیا سے صرف دو ماہ پہلے یعنی 9 نومبر 2017، کیونکہ اگر آپ انھی تلاش کرنے اکی کوشش کریں گے کہ ہجرت کی تاریخ جو آج جولین کیلنڈر سے مطابقت رکھتی ہے، تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ اس تاریخ میں تبدیلی کی گئی ہے۔ 15 جولائی سے ایک نامعلوم الیکٹرانک ٹیمپرنگ کے ذریعے، جس نے 24 ستمبر کے ساتھ ربیع الاول 12 کی خط و کتابت کی جعلسازی کی۔ الحولیاتی، عبرانی سال کے پہلے مہینے کے ساتھ، اور یہ کہ 67 دن کو حذف کرنے کے بعد، ربیع کا یہ مہینہ۔ الاول ہجری کے مہینے (محرم) کے ساتھ آنے گا، یہ ثابت کرنے کے لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن ہجرت کی، جیسا کہ آج انٗ میں کھڑت روایتوں میں سے کچھ میں بیان کیا گیا ہے

نبی کریم کی ہجرت

عاشورہ کا دن ربیع الاول میں پیش آیا

معتبر فلکیاتی حسابات کے مطابق ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم 8 ربیع الاول بروز پیر کو تھی سنہ 1 ہجری میں 20 ستمبر 622 عیسوی کی مناسبت سے اور عبرانی زبان میں 4383 میں تشری کے مہینے کی 10 تاریخ کو جو کہ یہودیوں کے عظیم روزہ (عاشورہ) کا دن ہے جو ان کے نزدیک سال کا پہلا مہینہ اور اس کے

سوں کے طور پر تاریخ ہے یہ اخذ کیا جاتا ہے کہ اسلامی قانون کے ماہر ہونے کے ناطے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مکۃ المکرمہ کو چھوڑ دیا ہجرت صفر کے مہینہ ختم ہونے

سے چند دن پہلے، ان راتوں میں جن میں چاندنی ڈھل جاتی تھی، جب آپ غار کی آمد کا انتظار کرتے تھے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) براہ راست ہجرت نہیں

کرنا چاہتے تھے۔ بیعت عقبہ کے بعد جو سخت گرمی میں ہوئی تھی، غار ثور میں تین راتیں چھپے رہے اور پھر ماہ ربیع الاول کے شروع میں یثرب

کا ارادہ کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔ ہجرت کو مدینہ کہا جاتا تھا، وہ پہلے مہینے کے پہلے نصف کے بنی قبلہ میں پہنچے اور وہاں پر منگل، بدھ اور جمعرات کو آرام

کیا جس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ مسجد کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی، پھر جمعہ کے دن شہر تشریف لے گئے، اور راویوں کا اتفاق ہے

کہ نبی کے دن پیر ہے، لیکن ان کا اس باب میں اختلاف ہے کہ آیا یہ 2 اور 8 ہے۔ یا ربیع الاول کے مہینے کی 12 تاریخ کو مطلوبہ دن معلوم کرنے کے لیے ضروری ہے

یہ بعد ہجرت کے پہلے سال کا آغاز ہوتا ہے اور اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ سال کے ربیع الاول کے مہینے کا آغاز، فلکیاتی حساب سے، اب سے ہجری سال میں سمجھی جاتی ہے

جس دن رسول مدینہ میں داخل ہوئے اس کی وضاحت کرنے والی معلومات کو بھی ویکیپیڈیا پر اس طرح تبدیل کر دیا گیا ہے:

شہر پہنچنا[ترمیم]

محمد 8 ربیع الاول، یا 12 ربیع الاول، [31] بروز سوموار کو قبا پہنچے اور کلثوم
بن الحمد پر اترے، اور مسلمان آپ کو سلام کرنے کے لیے آپ کے پاس آئے، اور ابو بکر کا
نزول خبیب بن عص [36] پر ہوا اور علی ابن ابی طالب تین دن اور رات تک مکہ میں
رہے یہاں تک کہ وہ امانتیں ادا کر دیں جو محمد کے پاس لوگوں کے لیے تھیں، یہاں تک
کہ جب وہ اس سے فارغ ہو گئے تو وہ محمد کے ساتھ چلے گئے- کلثوم ابن ہدم کو [36] محمد اور
ان کے ساتھی 4 دن تک بنو عمرو بن عوف کے ساتھ قبا میں رہے، اور آپ نے ان کے
لیے مسجد قبا کی بنیاد رکھی، پھر آپ مدینہ منورہ چلے گئے اور 12 ربیع الاول جمعہ کے دن
اس میں داخل ہوئے- 46] [47] سن 1 ہجری میں، 27 ستمبر، 622 عیسوی کی مناسبت
سے [31] اس وقت آپ کی عمر 53 سال تھی- اس دن سے اس کا نام رکھا گیا،
رسول اللہ کے شہر میں، اس کے بعد اسے یثرب کہا جاتا ہے-

یہاں ہجرت کے دن، 8 ربیع الاول (قبہ میں، جس دن اسلام میں پہلی مسجد تعمیر کی گئی) کے دن کی تاکید
نوٹ کریں، چوبیسویں اور بارہویں (27 ستمبر کو اس سے شہر میں داخل ہوا)- .

مطابقت کی نشاندہی کرنے والی لائن کو ہٹا دیا گیا ہے- محرم - ہجرت کے پہلے سال سے 13 جولائی کی آخری تاریخ کے ساتھ-
مجھے یقین ہے کہ اس شخص کے درمیان ایک مضبوط ربط ہے جس نے مجھے اسی مطالعے کا سب سے پرانا موضوع بھیجا جس میں 67
دنوں کے موضوع کے بارے میں بات کی گئی تھی، اور حال ہی میں وکی پیڈیا کے صفحات پر ہونے والی پائریسی اور انٹرنیٹ
پر دستیاب ہجری گریگورین کیلنڈر کنورٹرز کے درمیان ایک مضبوط تعلق ہے- جس میں 30 ستمبر 2017 کو دو لوگوں نے ترمیم کی تھی-
ان کے فرضی نام ہیں-
آئیے اب نمبروں میں ہیرا پھیری کے موضوع کی طرف لوٹتے ہیں اور ہجرت نبوی کے دن کو جو ربیع الاول کے مہینے میں پیش آیا تھا،
کو جولین کیلنڈر کے ساتھ جوڑنے کی ناکام کوشش کی طرف آتے ہیں، جو کہ دستاویزی، قیاس پر مبنی اور غلط طریقے سے ظاہر کرتا
ہے- سنہ 622 کی آٹھویں جولائی اور اس کا فاصلہ نمبر 67 ہے، اور ہم دوبارہ گنتی شروع کریں گے 12 ربیع الثانی کی پہلی
سے 12 تاریخ = 30 دن، پھر ہم ایک اور مہینہ چھلانگ لگاتے ہیں- 12 جمادی الاول تک اور ہم اس بار اسے 29 دن سمجھیں گے، کیونکہ دو قمری
مہینوں کا مجموعہ 59 دن کے برابر ہے، پھر ہم اس حساب میں آٹھ دن کا اضافہ کرتے ہیں، یعنی بیسویں جمعہ المبارک -اول، جمعہ الآخرہ
نہیں) جیسا کہ ان کی رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے، انہوں نے فرض کیا کہ یہ تاریخ 8 جولائی کو بھی لاگو ہوتی ہے نہ کہ اب 8 جون،
اگر 67 دنوں کی قدر کو حذف کر دیا جائے، اور اس تاریخ سے پیچھے چلا جائے (اور صرف ہجری کیلنڈر)-
یعنی 20 جمادی الآخرہ سے 20 جمادی الاول تک 30 دن اور 20 ربیع الثانی تک 29 دن اور ان کے کل = 59 دن، پھر آٹھ دن، تو ہم
کریں گے- 12 ربیع الثانی کو گریں نہ کہ 12 ربیع الاول کو- یعنی پورے مہینے کا فرق، جیسا کہ ہم دیکھ سکتے
ہیں-

ہجری کو گریگورین میں تبدیل کریں
گریگورین کو ہجری تاریخ آج 20 - ماہ جمادی الآخر- سال 17 | تبدیل

نتیجہ	
اسلامی تاریخ	20 جمادہ الآخرہ 17
گریگورین تاریخ	8 جولائی 636

انٹرنیٹ پر دستیاب کنورٹرز کا استعمال کرتے ہوئے یہ تبدیلی خود کرنے کی کوشش کریں-

اب میں آپ کو اس بنیادی وجہ کی وضاحت کروں گا جس نے رومن شہنشاہ (جولیس سیزر) کو جولین کیلنڈر شروع کرنے وقت پرانے رومن کیلنڈر کے 67 دنوں کو ختم کرنے پر آمادہ کیا تھا اس کی وجہ رومیوں کی طرف سے سال کی طویل ترین رات کا تقدس ہے- اور اس رات کے لیے ان کی خواہش ہے کہ وہ دسمبر کی پچیسویں تاریخ سے ہم آہنگ ہو اور یہ کہ اس دن کا مسیح کی پیدائش کی تاریخ سے کوئی تعلق نہیں ہے، جیسا کہ آج عیسائی چرچ کے بہت سے پیروکار سوچتے ہیں، اور یہ کہ یہ مسئلہ طے کرنے کا ہے- ان کی پیدائش کی تاریخ، اس کے بعد اور اسی دن کے لیے ہے، بلکہ یہ ایک ثانوی کلیسائی ہیرا پھیری تھی جو کہ 336 عیسوی میں ہوئی تھی اور اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے کہ اس کی پیدائش سے 45 سال پہلے کیا تھا- بالکل مسیح کا، کیونکہ شہنشاہ نے کیلنڈر کو اس طرح ترتیب دیا کہ اہم آسمان کی نشانیوں اور موسمی سال کے چار زاویوں کے مطابق ہوں (21 مارچ - 23 جولائی - 21 ستمبر - 23 دسمبر) علامات کو بارہ A ٹاور میں تقسیم کیا گیا تھا جس کا استعمال مصری سائنسدان نے کیا تھا، جس نے اس شہنشاہ کے اعزاز میں مہینوں کے ناموں میں مہینہ (جولائی) کا اضافہ کیا تھا- 28 دن کی قدر، کیونکہ ہر 2195 سال بعد رقم کی نشانیاں ایک مکمل ٹاور کی قدر سے بدل جاتی ہیں- اس کے علاوہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے ساتھ موافق موسمی حالات کی تفصیلات کے بارے میں بائبل میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے، اگر آپ اسے پڑھنے کی کوشش کریں، تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ کی پیدائش گرمیوں میں ہوئی تھی، جب بھیڑ بکریوں کے چرواہے جاتے تھے- شام کو باہر کھیتوں میں گھومنا، اور یہ کہ سردیوں کی سرد راتوں میں ایسا کبھی نہیں ہوتا- اور جس شخص نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ خلیفہ عمر بن الخطاب نے سترہویں سال سے 67 دنوں کو گھٹا کر اسی طریقہ پر عمل کیا ہے تاکہ سال کے آغاز کو ہجرت رسولؐ سے ہم آہنگ کیا جا سکے- اس کا آسمان کے برجوں اور آب و ہوا کے سال کے چار زاویوں سے کوئی تعلق نہیں ہے جس کا ہم نے بعد میں ذکر کیا ہے، اور یہ مضمون کے مصنف کی طرف سے جولین کیلنڈر سے ان دنوں کو حذف کرنے کی وجوہات سے لاعلمی کی وجہ سے ایک فریب ہے- پہلی جگہ میں.

آئیے اب ہم دیکھتے ہیں کہ سال 638 - 622 عیسوی کے قمری اور شمسی مہینوں کے درمیان اپنے درست حساب کتاب سے، آیا ہجری اور گریگورین کیلنڈر کے مہینوں کی تعداد میں کوئی مطابقت ہے یا نہیں، اس طرح کہ 8 جولائی- سال 638 عیسوی قمری مہینے کی 20 تاریخ سے مساوی ہے، چاہے اس کا نام کچھ بھی ہو

واضح رہے کہ 20 جمادی الآخرۃ 7 جولائی 17 ہجری کے ساتھ موافق ہے-
یہ واپسی ہے اور بغیر کسی تولیدی عمل کے، اس سال تولیدی عمل کے حذف ہونے کی وجہ سے

کو ہجری کی تاریخ آج 20 ماہ جمادی دیگر- سال 1 تبدیل

اسلامی تاریخ	20 جمادی الآخرہ 1
گریگوری تاریخ	29 دسمبر 622

اور ہجرت کے پہلے سال 20 جمادی الآخرۃ، 29 ستمبر کے ساتھ اور بغیر کسی ولادت کے-
ہجری کے پہلے سال سے سترہویں سال کے درمیان-

اب اگر اس تاریخ سے 67 دن کو حذف کر کے پیچھے کر دیا جائے تو ہم ربیع الثانی کے مہینے میں آئیں گے جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے اور ربیع الثانی کے نقاط جون کے مہینے کے مطابق ہوں گے۔ ، اور اس سے چار مہینے پہلے ماہ محرم کے نقاط، یعنی میں فروری
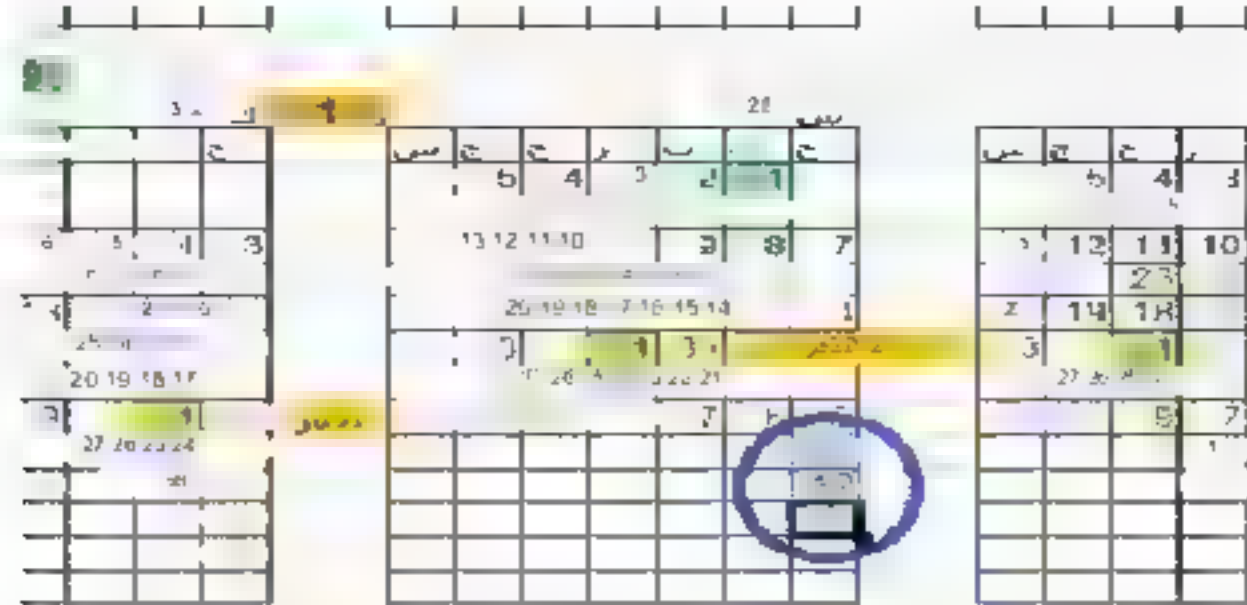
چنانچہ قمری مہینے کی بارہویں تاریخ
ہجری کے پہلے سال کی اٹھائیسویں فروری ہے۔

یہ اس بات کا حتمی ثبوت ہے کہ سنہ 17 ہجری کے 67 دنوں کو حذف کرنے کا معاملہ ایک وہم، جھوٹ اور گمراہ کرنے کی کوشش ہے جس کی حقیقت میں قطعاً کوئی بنیاد نہیں۔ خلیفہ عمر بن الخطاب نے جو کچھ کیا وہ عورتوں کے حمل کے عمل کو حذف کرنے کے علاوہ کچھ نہیں تھا، جبکہ پہلے مہینے (صفر) کا نام بدل کر اس مہینے کا نام (محرم) رکھا۔ اس کتاب سے مہینہ نسی کب ختم کیا گیا اس کا مطالعہ کریں)۔

اب ہم اس آیت کی سکیل کے موضوع کو ختم کرنے کے لیے واپس آتے ہیں جو النسی کے بارے میں بتاتی ہے، اور ہم کہتے ہیں اگر یہ آیت سو فیصد درست ہوتی جیسا کہ ہم آج پڑھ رہے ہیں، تو یہ اس مہینے کے لیے زیادہ مناسب ہوتیں۔ النصی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے 9 ہجری میں جبرائیل علیہ السلام کی وحی کی تعمیل میں حذف کیا اور یہ کہ نسی کو حذف کرنے کا مسئلہ نہ ہو۔ 17 ہجری تک ملتوی کیا گیا، اور ایک اہم نرین نکتہ جس کی وجہ سے ہمیں اس پڑھنے اور استعانہ کی طرف سے اپنی رپورٹ میں پیش کردہ تجزیے کے طریقہ کار پر شک ہوتا ہے، اس قیاس کی تعمیل میں تاخیر کا مسئلہ ہے۔ جہاں تک استعانہ نے ہمیں بہت سی قرآنی آیات کے پڑھنے میں جو مثالیں فراہم کیں جو (لیکن... پھر ایک مضمون، پھر ایک پیشین گوئی) سے شروع ہوتیں، اس نے آیت نمبر 60 پڑھنے کے موضوع کو واضح طور پر خارج کر دیا۔ سورۃ التوبہ سے، جو مکمل طور پر النسی کی آیت نمبر 37 کے پڑھنے سے ملتی جلتی ہے، آئیے آیت 60 پر ایک نظر ڈالتے ہیں:

میں صرف غریبوں اور مسکینوں کو صدقہ کرتا ہوں۔

ور وہ لوگ جو اس پر کام کرتے ہیں اور جن کے دل اور گردنیں اس میں مل جاتی ہیں

اور دو قرض دار اور راہ خدا میں اور مسافر کے لیے ایک فرض ہے۔

اس برائے نام جملے میں موضوع اور پیش گوئی کہاں ہے؟ یہاں الزام براشی میں "واجب" کیوں ڈالا گیا ہے؟ اور یہاں یہ ایک حذف شدہ فعل کے مطلق اعراض کو بھی ظاہر کرتا ہے جس کی تعریف (خدا نے اسے واجب کر دیا ہے) یعنی آپ diacritics کو تبدیل کر سکتے ہیں تاکہ تصریف بدل جائے اور معنی ایک ہی رہے تاہم اگر لفظ کا الحاق ہو جائے۔ آیت النصی میں زیادہ) کو فتحہ کے ساتھ لفظ (زیادہ) بنایا تھا اور اسے حذف شدہ فعل کی مطلق خبر سمجھا تھا جس کی تعریف سے کافروں میں اضافہ ہو گا اور کافروں کے کفر میں اضافہ ہو گا۔) کے معنی کو 180 درجے تبدیل کرنا اور النسائی کی اس بہتان کی بے گناہی کو ظاہر کرنا جو اس پر لگائی گئی تھی، اور یہ بات ہم پر واضح ہو جاتی ہے کہ کفار جو کچھ کرتے ہیں وہ کئی چیزوں کا اعلان اور ممانعت ہے جن کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے: کفر میں اضافہ) جو وہ گمراہی ہے جس سے یہ کفار گمراہ ہو جاتے ہیں، اس لیے وہ حرمت والے کو مشہور و حرام قرار دیتے اور اس کے مقامات کو صرف حج کے مہینوں میں لڑائی سے منع کرتے اور ان کی حفاظت کے لیے پہرا پھیری کرتے ہیں۔ تجارت، اپنے موسمی موسم کے دوران زمین پر شکار کی ممانعت کی پرواہ نہیں کرتے، کیونکہ ان کا بنیادی مقصد حج کی تجارت اور حفاظت کو تحفظ فراہم کرنا تھا۔

اس کی صرف آنے والے دفعوں کا راستہ-

اس بنا پر اس آیت کی صحیح ترین تلاوت یہ ہے:

پہلا امکان:

(برائی صرف کفر میں اضافہ ہے/ وہ اس کے ذریعے کافروں کو گمراہ کرتا ہے، وہ ایک سال اسے حلال کرتے ہیں اور دوسرے سال اسے حرام کر دیتے

اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کی برائیوں سے منع فرمایا ہے اور خدا کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔) التوبہ 37

ہیں. تاکہ اللہ کی حرام کردہ چیزوں کی تعداد کو جمع کر سکیں، اور جس چیز کو حلال کر دیں- اسی طرح اس سسکیل کو پڑھنے کے ساتھ ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح حمد (میں اضافہ کافر گمراہ ہو جاتے ہیں وہ ایک سال اسے حلال کرتے ہیں اور دوسرے سال حرام کر دیتے ہیں تاکہ وہ حرام کی تعداد میں شامل ہو جائیں-

خدا)، معنی بالکل نہیں بدلا ہوگا- اسی لیے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے نویں سال النسائی کو ختم کرنے کا حکم نہیں دیا اور اس پر عمل ہوتا رہا یہاں تک کہ خلیفہ عمر بن الخطاب نے اس پر دستخط کر دیے-

اس کے حذف کرنے کے موضوع پر جب اُمی نے ان کے سامنے یہ آیت اس طرح پڑھی جو اس کے وحی کے پڑھنے کے خلاف ہے، یعنی جب یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، پر نازل ہوئی تھی. اس امکان کی وجہ سے کہ اس نے اسے اس شکل میں رسول سے براہ راست نہیں سنا تھا، اس لیے اسے دوسری شکل میں پڑھ کر سنایا گیا، اور میں انگلیاں نہیں بڑھاؤں گا-

ان میں سے کسی پر بھی الزام لگانا میرا شبہ ہے کیونکہ یہاں ہمیں شک کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا لیکن میں سب کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول کو صحابہ کرام کی صفوں میں بہت سے منافقین کی موجودگی کا علم تھا، جنہیں آج لوگ سب کا سب سمجھتے ہیں- ان میں سے- (عدول)، اور یہ کہ خدا نے ایک مکمل سورت نازل کی ہے جو ہمیں ان منافق کافروں کے وجود اور ان سے ہوشیار رہنے کی وضاحت کرتی ہے-

دوسرا موضوع جسے ہم یہاں اٹھائیں گے وہ مسئلہ کفر میں اضافے کا ہے-

اگر ہم پورے قرآن عظیم میں اللہ تعالیٰ کی آیات کے کفر میں اضافے کے مسئلے پر اکٹھے غور کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ یہ ان منافقین میں ہوتا ہے جو ایمان لاتے اور پھر کفر کرتے ہیں... پھر ایمان لاتے ہیں پھر کفر کرتے ہیں- پھر ان کے کفر میں اضافہ ہو جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

جہاں تک آیت النصی کا تعلق ہے تو اس کا تعلق کافروں کی نفاق اور ان کے کثرت سے خارج ہونے اور اسلام میں داخل ہونے سے نہیں ہے بلکہ یہ ہے-

یہ اس حقیقت کی طرح ہے کہ حفص کے فعل (گمراہ کرنے) کو عاصم کی سند پر پڑھنے سے النصٰی خود کافروں کے کفر کو بڑھاتا ہے اور انہیں گمراہ کرتا ہے- اس فعل کے پڑھنے سے (گمراہ کرتا) کہ کافر وہی ہیں جو اس سے لوگوں کو گمراہ کرنے کا عمل کرتے ہیں-

النسائی اور یہ کہ یہ النصی کافروں کے لیے مزید کفر میں پڑنے کا ذریعہ ہے- کیونکہ یہاں اضافہ بنیادی طور پر النسائی کی خبر کے طور پر آیا ہے-) اگر النسائی درحقیقت حرمت والے مہینوں میں ہیرا پھیری، تحریف اور ممانعت کا عمل تھا اور اسی بنیاد پر یہ اضافہ ہے،

کفر!! -1-

جب قبطی کیلنڈر میں Nas'i اپنے کیلنڈر میں چٹکی بھرنے کے معنی میں آیا، جس میں 5 یا 6 Nas'i دن ہوتے ہیں-

2 عبرانی قلم کو "بھولنے والا" بھی کہا جاتا ہے-

-3- جب نسائی کیلنڈر کے خاتمے کے بعد ہجری کیلنڈر میں کتاب غائب ہو گئے-

4- اگر اللہ تعالیٰ حرمت والے مہینوں کی حرمت و حرمت کو پامال کرنے کو کفر میں اضافہ سمجھتا ہے- ... حکم نقل کرنے کا کیا ہوگا؟

سورۃ البقرہ کی آیت 217 کی تفسیر کے بعد اسے مستقل طور پر حرام کر دیا گیا

وہ آپ سے مہینے کے بارے میں پوچھتے ہیں

ع

جس چیز سے منع کیا گیا ہے وہ اس میں لڑنا ہے کہو اس میں لڑنا بڑا ہے اور راستے میں رکاوٹ ہے

خدا اور اس پر اور مسجد حرام سے کفر کیا اور اس کے لوگوں کو اس سے نکال دیا-

کیا خداتعالیٰ کے نزدیک یہ مناسب ہے کہ وہ حرمت والے مہینوں کی حرمت میں جھیز جھاڑ کو کفر میں اضافہ سمجھے اور پھر ان کی حرمت کے حکم کو ایک طرح سے منسوخ کردے؟

حتمی

-5- خدا تعالی نے مقدس مہینے کے بارے میں سورہ البقرہ کی آیت نمبر 217 میں فرمایا ہے، اور مسلمانوں نے اسے مقدس مہینوں کے تصور سے الجھایا ہے اور یہ مانتے ہیں کہ خدا تعالی نے ان دونوں صورتوں میں کبھی فرق نہیں کیا۔

-6 پھر شکار کی ممانعت مسجد الحرام مکہ میں اور حجاج کے احرام کے دوران صرف مسجد الحرام میں ہو گئی اور اس کے بعد سے اس کی نشوونما ہو گئی ایک دن (عرفات) جس کے دوران حج کا تصور ختم ہو گیا تھا سب سے مشہور معلومات سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 197 میں ہے- 7- حرمت والے مہینے میں عمرہ کرنے کا تصور بھی ختم ہو گیا ہے برائے مہربانی اس کتاب سے ماہ مقدس کی بحث کا مطالعہ کریں-

جہاں تک اس قراءت کو اس آیت سے جوڑنے کا مسئلہ ہے جس کا آپ نے پہلے ذکر کیا ہے، جو اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ مہینوں کی تعداد بارہ مہینے ہے) اور نسائی میں اضافہ کرنے سے مہینوں کی تعداد اس قاعدے سے ہٹ جائے گی، اس لیے ہمارے پاس ایک سال ہے- ہر تین سال بعد جس کے مہینوں کی تعداد 13 ماہ کے برابر ہوتی ہے آئیے اس آیت کے متن کو غور سے دیکھیں:

اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ ہے-

خدا کی کتاب میں ایک مہینہ، جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو اس سے پیدا کیا-

چار حرمت حرام ہیں، وہ عظیم دن ہے، لہذا ان میں ظلم نہ کرو-

تم خود اور مشرکوں سے لڑو

وہ سب مل کر تم سے لڑیں گے اور جان لیں کہ خدا نیک لوگوں کے ساتھ ہے-)

توبہ 36

ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالی سے مراد وہ دن ہے جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق شروع کی اور اس نے اس عظیم آیت میں چاند کے کسی آزاد وجود کا ذکر ہی نہیں کیا، یہ جانتے ہوئے کہ جب اس نے ہم سے اور دوسری آیات میں اس کا ذکر کیا ہے- ہمیں وقت اور سالوں کا حساب لگانے کی سائنس سیکھنے کی تلقین کرتے ہوئے، اس نے ہمیشہ سورج اور چاند پر توجہ دینے کی تلقین کی کہ یہ وقت کے حساب کے عمل میں کائناتی گھڑی کے دو اہم ہاتھ ہیں، جیسا کہ بہت سی آیات میں بیان کیا گیا ہے- اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ہے:

پھر اس نے صبح کی اور رات کو آرام کا اور سورج اور چاند کو حساب کرنے والا بنایا-

بے شک تمہارا رب وہ خدا ہے جس نے آسمانوں [illegible] (

چھ دنوں میں، پھر اس نے اپنے آپ کو عرش پر قائم کیا، دن کو رات سے ڈھانپ

لیا، مسلسل اس کی تلاش میں، جب کہ سورج، چاند اور ستارے مسخر ہو گئے-

اسی کے حکم سے مخلوق اور حکم اسی کا ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے-)

وہی ہے جس نے سورج کو بنایا

چمک اور چاند نور ہے اور اس نے اس منزلیں مقرر کیں تاکہ تم سالوں کی تعداد جانو

اور حساب خدا نے اسے نہیں بنایا سوائے حق کے آیات کی تفصیل کے ساتھ

جاننے والے لوگوں کے لیے)

وہی خدا ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کیا جیسے تم دیکھتے ہو پھر وہ عرش پر ٹھہرا اور سورج اور چاند کو مسخر کر دیا، ہر ایک مقررہ وقت تک چل رہا ہے

یہ معاملہ آیات کی تفصیل ہے تاکہ تم اپنے رب سے ملاقات کا یقین کر سکو-

اور اس نے سورج اور

چاند کو تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے اور رات اور دن کو تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے-

ور اس نے تمہارے لیے رات اور دن اور سورج اور چاند اور ستاروں کو

بے حکم کے تابع کر رکھا ہے، اس میں عمل سے کام لینے والوں کے

لیے نشانیاں ہیں-

وہی ہے جس نے رات اور دن، سورج اور چاند بنائے،

ہر ایک ایک مدار میں تیر رہا ہے-

اسی نے آسمانوں اور زمین کو حق بنایا۔ وہ رات کو دن میں تقسیم

کرتا ہے اور دن کو رات میں تقسیم کرتا ہے، اور سورج اور چاند کو اس نے

مسخر کر رکھا ہے، ہر ایک ایک مقررہ وقت تک چل رہا ہے

کیا تم نے نہبں دیکھا کہ اللہ
رات کو دن مں اور دن کو رات مں
داخل کرتا ہے؟

سورج اور چاند کو مدنظر رکھا جاتا ہے-)

اور اس مں چاند کو نور بنایا اور سورج کو چراغ بنایا۔

ور چاند کو گرہن لگا اور سورج اور چاند کو اکٹھا کر دیا گیا-

ان تمام آیات کو اگر ہم غور و فکر اور غور و فکر کرنے کی کوشش کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ صحیح موسمی سال کی طرف اشارہ کرتی ہیں-
وقت اور وقت کا حساب لگانا سیکھنے کا بہترین طریقہ، جو سورج اور چاند ہیں، جو مربع کے اندر ہوتے ہیں (رقم کے نشانات کے)- جو ہمارے لیے آسمانوں مں ستارے ہیں، اور ان برجوں اور ستاروں کا تذکرہ بہت سی دوسری آیات میں بھی ہے، جس طرح ایک سورہ ہے جسے (چاند) کہتے ہیں- ایک سورہ جسے (سورج) کہتے ہیں اور دوسری سورت (رات)- دوسرے کو (الضحی) کہتے ہیں-

اور برج کے ساتھ آسمان

یہ نشانیاں اور ان کے گھر وہ ہیں جن کو بارہ نشانات اور اٹھائیس مکانات میں تقسیم کیا گیا ہے-
مہینوں کی تعداد جن کا ذکر سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 36 میں ہے-

یہ سورتیں اور آیات بے فائدہ نہیں تھیں، بلکہ یہ اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ وقت کے حساب کتاب کی سائنس کو سیکھنا قیمتی دین کے ستونوں میں سے ایک ہے، کیونکہ اس علم اور علم کے بغیر ہم مقدس موسمی مہینوں کا تعین بالکل نہیں کر سکیں گے- اور ہم ان مہینوں میں شکار کی ممانعت کی سب سے اہم وجہ کھو دیتے جو کہ اس کی حرمت کا معاملہ سنگین ہے اور اس کی قومیت اور اس کی اجازت کفر میں اضافہ سمجھا جاتا ہے-

شکل میں کسی تبدیلی کے بغیر آیت کا نیا پڑھنا:

یہاں تک کہ کچھ عرصہ قبل، قرآن کے ایک مفکر قاری نے، جو قرآن میں کو پڑھنے کی ارادی پر مکمل یقین رکھتا ہے، مجھے خط لکھا، اس کے الفاظ کی مثبت تشکیل کو چھیڑتے ہوئے کہا کہ یہ جملہ (کفر میں اضافہ) کو صیغہ کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے، اور یہ کہ قیاس اور قیاس کا تعلق بھی روایت (اضافہ) کے ساتھ ہے، اس کے ساتھ لفظ (کفر) پڑھنے میں صرف ایک فرق ہے- کف، جس کا مطلب ہے اس طرح (کسی چیز کا برتن)، اور اس صورت میں یہ تمام مہینوں کا برتن ہے، جن کی تعداد بارہ ہے، جو آسمان کے برجوں اور ان کے اندر چاند کے مقامات کی نشاندہی کرتی ہے- یہ ناصی اس کنٹینر میں سے جو کچھ غائب تھا اس میں ایک اضافہ ہے، اور یہ کہ سال کے موسموں کے حساب سے مہینوں کی گنتی کے عمل کو قائم کرنے کے لیے اس کنٹینر میں اصل میں اس سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے،
اور اس کا مطلب یہ نہیں ہے- اس کی بالکل توہین کرنا، اور اس وجہ سے اسے رسول نے حذف نہیں کیا، جس کے ذریعے ہمیں قرآن عظیم ملا)- اور اگر اس آیت کی پہلی تلاوت عاصم کی سند پر حفص کے پڑھنے پر لاگو ہوتی تو ہجرت کے نویں سال میں النسائی حذف ہو جاتی اور یہ معاملہ 17ویں سال تک موخر نہ ہوتا- ہجرت کے بارے میں، اور یہ کہ جو کچھ کافر تھے وہ یہ تھا اسے ہر سال حرام کرتا اور اسے ہر سال حلال کرتا-
اس آیت کی تلاوت کرنا قابل مذمت عمل ہے اور یہ ناسی کی ذات ذہنی نہیں ہے جس میں ذرا برابر بھی شک نہیں ہے-

لیکن اگر ہم سورہ التوبہ کی آیت نمبر 36 پر غور کریں، جو اوپری حصے میں 36 نمبر پر آیا ہے، تو ہمیں درج ذیل چیزیں نظر آئیں گی: سب سے پہلے، آیت کی تعداد = 36، جو کہ سال کے مہینوں کی تعداد ہے- 3 سے ضرب مطلب 36 = 3 12 x
اس آیت میں کلمات کی تعداد 36 ہے-

یہ 36 مہینوں پر مشتمل سالوں کی تعداد کی تکرار کی طرف اشارہ کرتا ہے، یعنی مسلسل تین سال-

اس کے بعد آیت نمبر 37 آتی ہے جو موضوع النسائی سے شروع ہوتی ہے، جس میں (کفر) کا اضافہ ہونا چاہیے، یعنی فتح الکاف کے معنی کے ساتھ-
وہ کنٹینر جس میں کئی مہینے ہوتے ہیں، یعنی یہ اس کنٹینر کے اندر مہینوں کی تعداد کا اضافہ ہے، اور جو کافر ہیں، یعنی کافروں کی طرف سے کیا جاتا ہے-
1 وہ حرمت والے مہینوں کے مقامات کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں اور ان میں ان کی موجودگی ان کی حرمت کو پامال کرتی ہے اور یہ چھیڑ چھاڑ اس معاملے میں قابل مذمت ہے-
تعریر، اور اس کے مطابق، ہم پر واجب ہے کہ ہم رادالف کے ان ادوار میں عورتوں کی پیدائش کے عمل کا احترام کریں، تاکہ یہ مقدس مہینوں کی حرمت کو ثابت کرے، جو کہ جنگلی جانوروں اور پرندوں کی پیدائش اور ہجرت کے موسم کے مطابق ہو- اور یہ کہ اس پڑھنے کی بنیاد پر، اس کیلنڈر کے عمل کو حذف کرنے کا کوئی حکم نہیں ہے، اور یہ صرف ایک اشارہ ہے کہ اس تحریہ میں داخل ہونے کے خطرے پر توجہ دی جائے- مہینے-

لیکن میں اس معنی تک نہیں پہنچ سکا کہ لفظ (کفر) کو کھولنے کے ساتھ پڑھا جانے نہ ... نوٹ کریں کہ لفظ کافر قرآن میں ایک بار آیا ہے، یعنی کاشتکار جو زمین کا کام کرتے ہیں اور اللہ تعالی کے ارشاد میں بیج بوتے ہیں- :

جان لو کہ دنیا کی زندگی صرف کھیل تماشہ اور تماشہ ہے اور آپس میں فخر کرنا اور مال و اولاد کی افزائش بارش کی بوندوں کی طرح ہے، جس کی افزائش کافروں کو پسند ہے

پھر وہ غضبناک ہو جاتی ہے اور تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد ہو جاتا ہے- وہ ملبہ بن جاتا ہے، اور آخرت میں سخت عذاب ہے، اور خدا کی طرف سے بخشش، اور اس کی رضا وغیرہ-

یہ دنیوی زندگی سوائے باطل کے مزے کے کچھ نہیں-

تشکیل میں کسی تبدیلی کے بغیر آیت کا نیا پڑھنا:

یہ توقف کی تلاوت ہے، یعنی توقف اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بعد مکمل طور پر آتا ہے "نسائی صرف اضافہ ہے یک توقف"- ... ایک مضمون اور پیشین گوئی کے طور پر ظاہر کیا گیا ... اس کے علاوہ کیا؟ اسے ہے، اور اس کا مطلب یہ ہے کہ النسائی اس سے پہلے والی ایت 36 میں مذکور بارہ مہینوں کی تعداد میں اضافہ ہے، اور یہ حرمت والے مہینوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہے- ایک مکمل مہینہ ہر 32 مہینوں میں ایک بار مہینوں کی تعداد میں شامل کیا جاتا ہے، اور چونکہ یہ مقدس مہینہ بھی ہے) اور اس کی حرمت سے ممتاز کیا جاتا ہے، جب یہ آتا ہے تو اس سال کے مقدس مہینوں کی تعداد جس کے پڑنے سے وہ چار نہیں بلکہ پانچ مہینے بن جاتے ہیں اور عرب جو ہیرا پھیری کیا کرتے تھے وہ یہ ہے کہ وہ اہل قلم سے حرمت والے مہینوں میں سے ایک مہینے کا تجزیہ کرنے کو کہتے تھے-

اس کے بدلے یا اسے مباح کرنا جب باقی حرمت والے مہینوں کے ساتھ آتا ہے، اور یہ سب اس لیے ہیں کہ حرمت والے مہینوں کی تعداد اس سال میں چار مہینوں سے زیادہ نہ ہو، اور اللہ تعالی نے اس فعل کو جائز سمجھا- کافروں کی طرف سے کفر اور گمراہی، اس لیے ان کا یہ عمل تاریخ میں ان کو ہمیشہ چار، یا لگاتار تین اور ایک انفرادی طور پر ذکر کیا جاتا ہے، خاص طور پر جب حرمت والا مہینہ اس سے الگ ہو جائے، شعبان اور کے درمیان- رمضان، اور جب سال کے کسی بھی مقام پر آتا ہے، تو وہ اس کی جگہ مقدس مہینوں میں سے کسی ایک کو بدل دیتے ہیں-

پھر ہم اس آیت کی پیروی .... کرتے ہیں اور اسے کفر کے بارے میں پڑھتے ہیں، جس سے کافر گمراہ ہوتے ہیں... لفظ (کفر) اور فعل (وہ گمراہ کرتا ہے) کے درمیان تعلق کے ساتھ- ہم اسے غیر فعال آواز میں نہیں پڑھتے ہیں . بلکہ گمراہی کے مرتکب وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا، جیسا کہ اکثر قراءات میں نظر آتا ہے، (الدوری، قالون، ورش، دکوان، ہشام، خلف، سو) 'ب، اور السی) یا کسرہ کے ساتھ، جیسا کہ یعقوب الحضرمی کی تلاوت میں بھی آیا ہے، اس لیے کہ کافر ہی گمراہ ہیں- اللہ تعالیٰ نے اس ... حد کی اور آیت کے سلسلے میں اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ کفر کو گمراہ کرنا ایک مشروط جملہ ہے- ایک چھوڑی ہوئی شرط، اس کے معنی ہیں: کفر کے لیے... اور فا کو "وہ رہتا ہے" میں چھوڑ دیا جاتا ہے کیونکہ شرطی مضمون بنیادی طور پر چھوڑ دیا جاتا ہے، لیکن شرط کا جواب ایک جملے میں بیان کیا گیا ہے: "عمومی طور پر جائز ہے اور عام طور پر حرام ہے"

قرآن کریم، قالون نے نافع کی سند سے روایت کی ہے-

ہے جو کافروں کو ایک سال میں حلال کر دیتی ہے اور وہ اسے ایک سال میں حرام کر دیتے ہیں تاکہ اللہ کی حرام

کی تعداد میں صلح کر لیں- تو وہ حلال کرتے ہیں جس کو خدا نے حرام کیا ہے ان کو ان کے اعمال کی برائی دکھائیں-

اور خدا کافروں کو ہدایت نہیں دیتا (3)

اب اگر ہم احادیث کے اس گروہ کو دیکھیں جس میں تاریخ شروع کرنے کا موضوع بنایا گیا ہے تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت کردہ احادیث کا ایک گروہ ہے جس میں خلیفہ عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ اس مجلس میں موجود لوگوں کی تعداد کی وضاحت نہیں کی گئی ہے- اور دو صحابہ (علی اور عثمان) (خدا ان کو سلام کرے) اور یہ کہ ابو موسیٰ اشعری ہی ہیں جنہوں نے ان راویوں کے ناموں کا تعلق ہے- احادیث میں واضح فرق ہے کہ ان میں سے ایک ان سے لیتا ہے اور دوسرا ان کو کمزور کر دیتا ہے اور ان کو ترک کر دیتا ہے، لیکن اس موضوع سے ہمیں جو چیز درحقیقت فکر مند ہے وہ یہ ہے کہ اس اجلاس سے جو فیصلے ہوئے اور اس کے نتیجے میں ہوئے- اس کے انعقاد کے سال میں کچھ فرق ہے ان میں سے ایک اس کو سنہ 17 جمادی الاول اور دوسرے کو سنہ 16 ربیع الاول سے منسوب کرتا ہے، لیکن سب اس بات پر متفق ہیں کہ تاریخ کا آغاز اس سے ہوا- لوگوں کا اپنے حج سے نکلنا-

حدیث نمبر (1):
صحیح البخاری » کتاب فضائل انصار » تاریخ باب: انہوں نے تاریخ کہاں لکھی؟

3719 - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، ہم سے عبدالعزیز نے بیان کیا، اپنے والد سے، سہل بن سعد کی سند سے، انہوں نے کہا: انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت میں شمار نہیں کیا-

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام ہو اور ان میں سے کسی کو ان کی وفات سے شمار نہیں کیا گیا سوائے ان کے جو مدینہ آئے-

حدیث نمبر (2)

انہوں نے 2200 حدیثیں بیان کیں-

"جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ نے تاریخ کا حکم دیا اور یہ ربیع الاول میں لکھی گئی، اور یہ مشہور ہے کہ یہ اس کے بر خلاف ہے-" جیسا کہ آنے گا، اور یہ کہ یہ عمر کے دور خلافت میں ہوا تھا-

انہوں نے تاریخ پر عمر (رضی اللہ عنہ) کے کام کی وجہ کے بارے میں کچھ چیزیں ذکر کیں، بشمول ابو نعیم الفضل بن دکین نے اپنی تاریخ میں اور ان کے راستے سے نقل کیا ہے-

لحاکم، بذریعہ الشعبی، "کہ ابو موسی اشعری نے عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا: آپ کی طرف سے ہمارے پاس ایسی کتابیں آتی ہیں جن کی کوئی تاریخ نہیں ہے، چنانچہ عمر نے ان کتابوں کو جمع کیا- لوگوں نے اکٹھے ہوتے اور ان میں سے بعض نے کہا: قیامت کی تاریخ، اور بعض نے ہجرت کی، تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہجرت نے حق کو باطل سے جدا کر دیا، چنانچہ انہوں نے اس کی تاریخ بیان کی- سترہ سال میں تھے، تو ان میں سے بعض نے کہا: رمضان سے شروع کرو، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، "بلکہ محرم کے ساتھ، کیونکہ لوگ اپنے حج سے نکل رہے ہیں-" کہا جاتا ہے: "تاریخ بیان کرنے والا پہلا شخص یعلی بن امیہ تھا، جیسا کہ وہ یمن میں تھا، اسے ابن حنبل نے سند کے ساتھ روایت کیا ہے، لیکن اس میں عمرو بن کے درمیان وقفہ ہے-" دینار اور علی-

حمد اور ابو عروبہ نے "الاوائل" میں، بخاری نے "الادب" میں اور الحاکم نے میمون بن مہران سے روایت کی، انہوں نے کہا: انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کو پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک پیس عمل عند قرض جس کی معیاد شعبان تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون سا شعبان؟ ماضی یا ہم کہاں ہیں؟ یا مندرجہ ذیل؟ لوگوں کو وہ کچھ دیں جو وہ جانتے ہیں، اس لیے ہیے جیسی چیز کا ذکر کریں- لحاکم نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: "عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا اور ان سے علی رضی اللہ عنہ کی تاریخ کے پہلے دن کے بارے میں پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس دن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی اور شرک کی سرزمین کو چھوڑا تو عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔

ابن ابی خیثمہ نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک شخص یمن سے آیا اور کہا: میں نے یمن میں ایک ایسی چیز دیکھی جسے وہ تاریخ کہتے ہیں، جیسے وہ فلاں سال اور فلاں مہینے سے لکھتے ہیں- عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ اچھی بات ہے، اس پر آپ نے اتفاق کیا تو کچھ لوگوں نے کہا: اس کی پیدائش کے لیے، اور کسی نے کہا کسی نے کہا اس وقت سے جب وہ ہجرت کر گئے تھے، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، مکہ سے مدینہ کی طرف روانگی کی تاریخ بڑھا دو- بعض لوگوں نے کہا: رجب سے، پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: محرم الحرام کا مہینہ ہے- سال کا آغاز اور وہ وقت جب لوگ حج سے روانہ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سترہ سال تھا اور کہا گیا: سولہ ربیع الاول میں جس نے محرم کا حوالہ دیا وہ عمر، عثمان اور علی تھے، خدا ان سے راضی ہو۔

حدیث نمبر (3):

مجاہد کی سند سے روایت ہے کہ وہ اذر مہ کہلانے کو ناپسند کرتے تھے-

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے لوگو: اس ہفتے ہم ایک نئے اسلامی ہجری سال کا خیرمقدم کرتے ہیں جس کا سال اسلام میں ایک موقع کی وجہ سے شروع ہوا یعنی ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم- جس سے ایک ملک میں اسلامی قوم کی تشکیل شروع ہوئی-

ریاست سازی، مسلمانوں کی حکومت- اسلام کے آغاز میں

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے تیسرے یا چوتھے سال تک سالانہ تاریخ رائج نہیں تھی- اس سے خوش ہو کر اسے لکھا: "ہمیں آپ سے ایسی کتابیں ملیں ہیں جن کی کوئی تاریخ نہیں ہے"! چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کو جمع کیا اور ان سے مشورہ کیا کہ ان میں سے بعض نے کہا: انہوں نے فارسیوں کی تاریخ بتائی، اس لیے وہ اس پر حکومت کریں گے- جب بھی کوئی بادشاہ فوت ہوا تو صحابہ کرام نے اس کے بارے میں سوچا اور ان میں سے بعض نے کہا کہ وہ رومیوں کی تاریخ کو ناپسند کرتے تھے اور بعض نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت سے، اور دوسروں نے آپ کے وسیلہ سے کہا، اور دوسروں نے کہا. آپ کی ہجرت سے، اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہجرت- حق اور باطل میں فرق کیا تو انہوں نے اس کی تاریخ کی، چنانچہ انہوں نے ہجرت کی تاریخ دی اور اس پر متفق ہوگئے- پھر انہوں نے مشورہ کیا کہ سال کس مہینے میں شروع ہو گا، اور ان میں سے بعض نے کہا: رمضان سے، کیونکہ یہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا ہے-

ن میں سے بعض نے کہا کہ یہ ربیع الاول کا ہے کیونکہ یہ وہ مہینہ تھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے تھے-

عمر، عثمان اور علی (رض) نے اس بات کا انتخاب کیا کہ اسے محرم سے ہونا چاہئے کیونکہ یہ ایک مقدس مہینہ ہے جو ذوالحجہ کے بعد آتا ہے، جو اس کی طرف جاتا ہے- مسلمان اپنا حج کرتے ہیں، جس میں ان کے دین کے ستون مکمل ہوتے ہیں، اور جس میں انصار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی-

اور ہجرت کا عزم کیا، چنانچہ اسلامی ہجری سال کا آغاز محرم کے مقدس مہینے سے ہوا- اے

مسلمانو، یہ واقعی بدقسمتی ہے کہ آج اکثر مسلمانوں نے اسلامی ہجری تاریخ کو تاریخ میں بدل دیا ہے-

گریگورین عیسائی جن کا اپنے مذہب سے کوئی تعلق نہیں!

حدث نمبر (4):

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: لوگوں نے گنتی میں غلطی کی، انہوں نے نہ آپ کی بعثت کو شمار کیا اور نہ ان کی وفات کو، بلکہ انہوں نے صرف شمار کیا

مدینہ کے شروع سے الحکیم نے اسے شامل کیا اور دو صحیح کتابوں کی شرائط کے مطابق کہا-

الساحلی نے کہا: اس کے ساتھ جو کچھ ہوا اس کی میعاد ختم ہو چکی تھی، اور ان میں سے چار تاریخ کا ہونا ممکن ہے: اس کی پیدائش، اس کا

جی تھی، اس کی ہجرت اور اس کی موت، اس لیے زیادہ امکان ہے کہ وہ اسے اس کا حصہ بناتیں- ہجرت، کیونکہ ان دونوں میں سے کوئی بھی بدل کے تعین

میں اختلاف سے خالی نہیں، اور جہاں تک موت کے وقت کا تعلق ہے، اس ندامت کی وجہ سے جو اس کے ذکر سے متوقع تھا، انہوں نے خود کو ہجرت تک محدود

کر لیا- اس کو ربیع الاول سے محرم تک موخر کر دیا کیونکہ ہجرت کے عزم کی ابتداء محرم میں ہوئی تھی جونکہ بیعت دو لحجہ میں ہوئی تھی

ہجرت کا تعارف بیعت اور ہجرت کے عزم کے بعد شروع ہونے والا پہلا چاند محرم کا چاند تھا، اس لیے اسے نقطہ آغاز قرار دینا مناسب تھا- اور

یہ سب سے مضبوط ہے جو میں نے محرم سے شروع ہونے کے موقع پر دیکھا ہے-

عمر رضی اللہ عنہ کے اس عمل کی وجہ تاریخ میں مذکور ہے اور ابن حجر نے الفتح (7/315) میں ذکر کیا ہے-

جن میں سے

1- یہ کہ ابو موسیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ آپ کی طرف سے ایسی کتابیں آ رہی ہیں جن کی کوئی تاریخ نہیں ہے تو عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا اور ان میں سے کچھ انہوں نے کہ

انہوں نے قیامت کی تاریخ بیان کی، اور ان میں سے بعض نے ہجرت کی تاریخ بیان کی، اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہجرت حق اور باطل میں فرق کرتی تھی، اس لیے انہوں نے اس میں تاخیر کی، اور وہ سترہ

سال کی بات ہے اور جب انہوں نے اتفاق کیا، ان میں سے بعض نے کہا، "وہ رمضان کے ساتھ مخلصی تھے" تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بلکہ محرم کے ساتھ، کیونکہ لوگ روانہ ہوں گے-

ان کے حج میں سے انہوں نے اس پر اتفاق کیا-

آپ نے عمر کو بھی بڑھایا اور اس کی جگہ شعبان رکھا اور فرمایا کون سا شعبان ماضی ہے، جس میں ہم ہیں یا آنے والا ہے؟ لوگوں کے لیے کوئی

ایسی چیز مہیا کریں جس سے وہ اپنے قرضوں کی پختگی کو جان سکیں، کہا جاتا ہے کہ ان میں سے کچھ لوگ تاریخ کو اسی طرح دینا چاہتے تھے جیسے کہ جب کوئی بادشاہ

مرتا تھا، تو وہ تاریخ میں تاخیر کرتے تھے- جو ان کے بعد آئے اور انہوں نے اسے ناپسند کیا ان میں سے بعض نے کہا، انہوں نے رومیوں کی تاریخ کو ایک

زمانے سے نقل کیا ہے، تو ہم نے ان آثار کے مجموعے سے استفادہ کیا کہ جس نے محرم، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہ ان سے راضی ہوں اور علی رضی اللہ عنہ نے ہجرت

سکندر کی تاریخ کی طرف اشارہ کیا تو انہوں نے اسے ناپسند کیا اور بعض نے کہا: انہوں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے منسوب کیا ہے- خدا آپ پر

رحم کرے اور آپ کو سلامتی عطا فرمائے، اور دوسروں نے اپنے مبلغ سے کہا، اور علی بن ابی طالب نے اشارہ کیا (ب) دوسرے لوگوں نے ان کی مکہ سے مدینہ کی

صرف ہجرت کی تاریخ ہے کیونکہ وہ ہر انوار کو ظاہر ہوتا ہے، جیسا کہ یہ پیدائش اور قیامت سے زیادہ ظاہر ہے- عمر رضی اللہ عنہ نے اسے منظور کر لیا، تو عمر رضی اللہ

عنہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے اس کی تاریخ لے لیں- محرم سے اس سال کے شروع ہونے کی تاریخ-

جیسا کہ 325 عیسوی میں بائیکیہ میں ہونے والی ہنگامی مٹنگ مں ہوا تھا یا دوسری مٹنگ مں جو سنہ 325 مں ہوا تھا-
1582 کیتھولک پوپ کی طرف سے جب وہ کیلنڈر میں ترمیم کرنا چاہتے تھے تو ہمیں اس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ ان اجلاسوں میں کس نے شرکت کی-
ہم ان فیصلوں کے معاملے میں دلچسپی رکھتے ہیں جو ان اجلاسوں کے بعد نافذ ہوتے تھے، 325 عیسوی میں، تین دن کو حذف کر دیا گیا تھا، اور 1582 عیسوی میں، کیلنڈر
کی شمسی گنتی سے 10 دن حذف کر دیے گئے تھے-
اگر ہم اسلامیٰ قمری کیلنڈر کی حالت دیکھیں تو اس ملاقات کے بعد جو کچھ ہوا وہ درج ذیل ہے-
1 - اعدالاف (سانی) کے ادوار کو ایڈجسٹ کرنے کا مہینہ منسوخ کر دیا گیا ہے-
2 - مہینہ (محرم) قمری سال کے شروع میں (صفر (پہلا)) کے بجائے مقرر کیا گیا اور لوگوں کے حج سے فارغ ہونے کے بعد
-3- سنہ 622 ہجری کیلنڈر کا پہلا سال سمجھا جاتا تھا- محرم الحرام سے شروع-
4- نویں ذی الحجہ کے حج کو صرف عرفات کا دن سمجھنا اور حج کے تصور کو منسوخ کرنا سب سے معروف معلومات
ہے- -5- اس کے علاوہ عمرہ پر غور کرنا اور عمرہ رجب کو منسوخ کرنا-

چونکہ یہ فیصلے نئے عمری اسلامی کیلنڈر میں اور خلیفہ کے فیصلے سے اور (عمر، عثمان اور علی) (رض) کی منظوری سے کیے گئے
ہیں، اس لیے اس کیلنڈر پر عمل کرنے میں ہمیں کوئی فرق نظر نہیں آتا- تمام اسلامی فرقے اور مکاتب فکر بعد میں- جیسا کہ
عمر (1) کو بھیجے گئے خط میں شعبان کے عمل کے مضمون میں اختلاف کی وجہ اور سوال یہ ہے کہ کون سا شعبان نئے کیلنڈر
کا شعبان ہے یا پرانے کیلنڈر کا؟

اور جیسا کہ ہم ان تمام احادیث کے بیان سے دیکھتے ہیں کہ خبر کے سفر کرنے والے نے اس اجلاس میں
ماہ نسی کے منسوخ ہونے کے موضوع کو بیان کرنے سے بھی غافل کر دیا ہے- اپنی غلط شکل میں، لیکن
ملاقات کے نتائج وہی ہیں جو اس فرق کی وجہ بنے-

اب ہم نسی کے مہینے کو منسوخ کرنے کے اہم ترین نکتے کی طرف آتے ہیں، جس کی وجہ سے ماہ رمضان کو اپنی جگہ سے ہٹا دیا گیا، جس کی وجہ سے
شب قدر کا سراغ لگانا ناممکن ہے، جو ہر سال اس مقدس مہینے میں آنی چاہیے- ماہِ نسّی
کی منسوخی سے ماہِ صیام سال کے موسموں میں، گرمیوں سے خزاں اور خزاں کی طرف منتقل ہونے کا باعث ہے-
موسم سرما اور موسم سرما سے بہار تک. یہ 32 سال کے برابر مدت میں تمام موسموں میں سائیکل چلاتا ہے، اور کسی شخص
کی زندگی میں دو یا تین بار سے زیادہ اس کے پاس واپس نہیں آتا- یہ اقدام جزیرہ نما عرب کے لوگوں کے لیے 17 یا 21 عرض بلد پر
نسبتاً قابل قبول ہو سکتا ہے. لیکن جیسے جیسے ہم شمال اور جنوب میں زیادہ عرض بلد کی طرف بڑھتے ہیں جہاں دن کی لمبائی
بس گھنٹے کے قریب ہو جاتی ہے، روزے کا موضوع بالکل ناقابل قبول ہو جاتا ہے- ان علاقوں میں رہنے والے لوگوں
کے لیے، اور مسلسل بیس دنوں تک یہ معاملہ ان ممالک میں اس مذہب کے پھیلنے کا سبب نہیں بن سکا- دنیا کے ممالک اسلامی
دنیا کا نقشہ دیکھنے کی کوشش کریں، اب کو اس تحریر کے پیچھے کی سب کا اندازہ ہو جائے گا، اس کے بعد آپ کو معلوم ہو
جائے گا کہ میں کیا کہتا ہوں، تاکہ اسلامی ممالک کے باشندے ہوں- سعودی عرب، سوڈان اور مصر میں شدید گرمی کے موسم
میں روزہ رکھتے ہوئے دیکھا کہ اکثر لوگ اور ان کے عام لوگ روزے کے اس عمل سے بچنے کے لیے صبح سوتے اور شام کو
جاگتے ہیں-

چاند کے مراحل اور مکانات میں فرق:
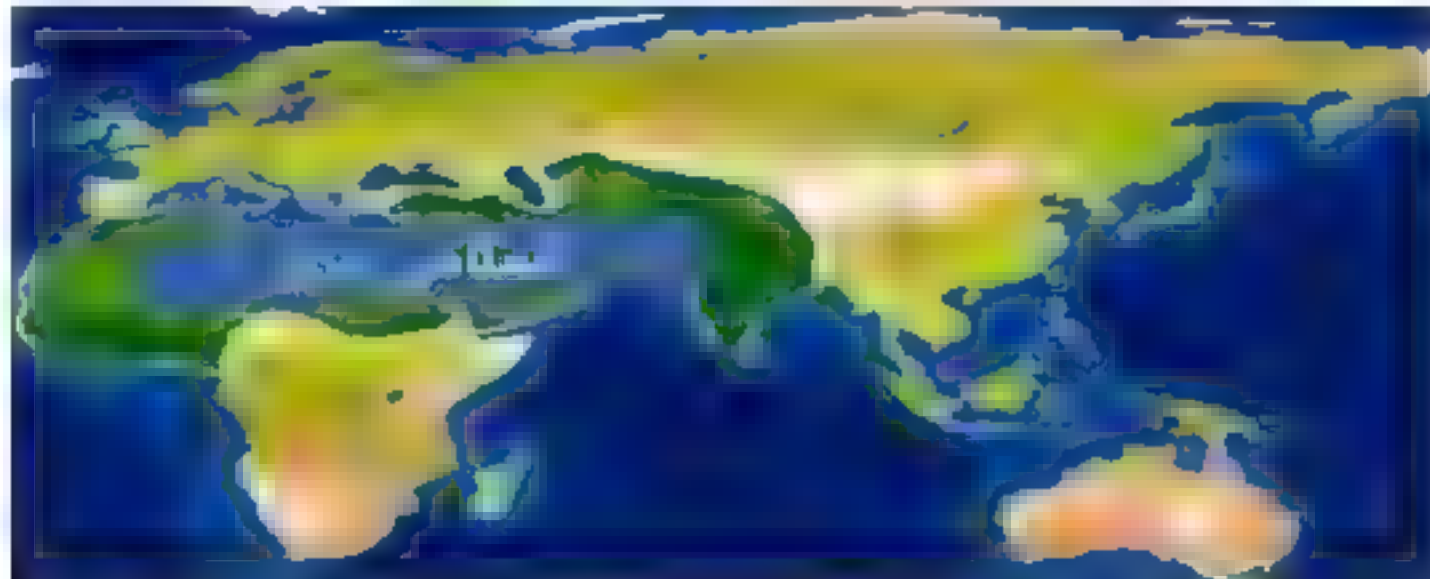
س پیراگراف میں میں اپ کو چاند کے مراحل اور چاند کے مراحل میں فرق سمجھانے کی کوشش کروں گا کیونکہ محترم بھائی عدنان الرفاعی نے ایک پوری کتاب لکھی ہے جس میں انہوں نے نسی کے اس موضوع پر حملہ کیا ہے اور اس پر غور کیا ہے- یہ کفر میں اضافہ ہے، کیونکہ اس نے اپنی کتاب میں ان دونوں تصورات کو ملایا، چاہے اس نے تھوڑا استطار کیا اور اس موضوع کو غور سے پڑھا، اس نے زیادہ کوشش کی ور ان دونوں تصورات میں فرق کرنے کی کوشش کی، جو کہ دو بالکل مختلف چیزوں کی نمائندگی کرتے ہیں جب کہ انجینئر عدنان الشعر السائی پر سعید کی اور معلوم ہوا کہ حفص کی قرات سے ہماری آیت کے پڑھنے میں ایک نقص ہے جس کی اصلاح ضروری ہے، لیکن بدقسمتی سے وہ حفص کی اس قراءت کو عاصم کی سند پر اعلیٰ درجہ پر رکھتا ہے- مقدس اور قران کے پڑھنے والوں کے ایک گروپ کی طرف سے کسی اور پڑھنے کو تسلیم نہیں کرتا ہے، جیسے کہ اج کے سچے قرانی تحریک کے بہت سے پیروکاروں کا نام لیے بغیر، میں ان سب کو صبر کرنے اور کھولنے کا حکم دیتا ہوں- قران کی ایات پر غور و فکر کرنے کے لیے ایک دوسرے کو پڑھنے کا جنون نہیں بلکہ میں ان سب سے یہ کہتا ہوں کہ میں نے قران کے حروف کو صحیح طریقے سے پڑھا ہے- ہمارے لیے خدا کے کلام کو پڑھنے کے لیے غور و فکر کے دروازے کھول دیے ہیں، میں ان سب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ نوبل قران ویب سائٹ سے قران پڑھیں اور اس کا مطالعہ کریں کیونکہ یہ قران کا قدیم ترین نسخہ ہے- اور یہ اس ویب سائٹ پر خدا کے کلام کا پہلا خالص ماخذ ہے

https://www.facebook.com/groups/1684799391749415/

چاند کے مراحل اس کی مختلف شکلیں ہیں جو سورج کی شعاعوں کے انعکاس اور ہمارے سیارے کے گرد گردش کے دوران چاند کے جھکاو سے بنتی ہیں، جو پورے قمری مہینے کی لمبائی کے ساتھ ختم ہوتی ہے جیسے عربوں نے تقسیم کیا تھا- دس حصوں میں اس طرح وہ ہر تین دن کو ایک نئے نام سے پکارتے ہیں، اس طرح شروع ہوتا ہے: تین غرار، اس کے بعد تین نفر، پھر تین ظہر، اس کے بعد تین موتی، اس کے بعد تین انڈے- مہینے کے دوسرے نصف میں یہ کہتا ہے تین ڈھلیں، اس کے بعد تین زلم، اس کے بعد تین حنادی، اور اگلے تین میں د وری، ور اخر میں اتا ہے- تین بار-

اس کی شکلیں یہ ہیں

چاند کے مراحل-

جہاں تک چاند کے مراحل کا تعلق ہے وہ کچھ اور ہیں اور ان مراحل سے بالکل مختلف ہیں، یہاں تک کہ لفظ (منزل) کسی اور چیز کو ظاہر کرتا ہے، جو کہ رقم کے نقشے میں چاند کے نزول کے مراحل ہیں جو کہ عربوں نے پہلے تقسیم کیے تھے- 28 مراحل میں، جس کے ذریعے چاند ہر رات ایک نئے مرحلے میں اترتا ہے، جس کا اختتام 28 کی مدت کے ساتھ ہوتا ہے- صرف ایک دن، اور چونکہ قمری مہینے کی طوالت 29.5 دن ہوتی ہے اس لیے ہر مہینے چاند ایک نئے نشان سے اپنا چکر شروع کرتا ہے- آسمان کی بارہ نشانیوں میں سے جب یہ زمین کے گرد گھومتا ہے اور گھروں کے درمیان گھومتا ہے، اور سورج ہر 13 دن میں ان گھروں کے اندر اپنے نزول میں حصہ لیتا ہے اور سورج ان گھروں اور برجوں کے اندر بارہ بار ملتا ہے- سال، قمری نئے چاند کے اخری دنوں اور راتوں میں- میں نے اس موضوع کو تفصیل سے بیان کیا ہے- اس کتاب میں چاند گھروں کا موضوع ہے-

لیکن بدقسمتی سے ان اسمانی برجوں میں چاند کے مکانات کے موضوع کو پڑھنے والوں میں سے بہت سے لوگوں نے مجھے پیغامات بھیجے ہیں کہ یہ برج قدیم رومی دیوتاوں کی کافرانہ تصویروں کے سوا کچھ نہیں ہیں اور ہم مسلمانوں کو ان کی تقدیس نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی ان پر کوئی توجہ نہیں کرنی چاہیے- کیونکہ وہ اسلامی نہیں ہیں اور اس اسلام نے ہمیں بت پرستی سے دور رہنے کا حکم دیا ہے-

میں ایسے لوگوں سے کہتا ہوں

اول. اب ان ستبوں کو ہی مرضی کے مطابق کھسچ سکتے ہیں اور انہیں بارہ نصابوں میں بقسیم کر سکتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالی نے ہمیں حکم دیا ہے کیونکہ اس کا نام خدا تعالی، وہ ہے جس ہے سورۃ توبہ کی ایت نمبر 36 میں ان کی تعداد کا تعین کیا ہے، اور میں وہ نہیں ہوں- جس نے ان کا تعین کیا. اور خدا نے انہیں (لکام) کے طور پر ظاہر کیا اور انہیں اپنی طرف منسوب کیا- س کے فوں میں.

اسمانوں اور زمین کی باگ ڈور اسی کی ہے اور

جو لوگ خدا کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں کیا وہی خسارے میں ہیں؟ |

دوم یہ اللہ تعالی ہے جس نے اس کے وجود کی تصدیق کی اور سورۃ البروج میں اس کی قسم کھائی-

اور برج کے ساتھ آسمان

ستسرا: اس کا کسی قسم کی کافر عبادت سے کوئی تعلق نہیں ہے، بلکہ یہ رقم کی تقسیم اور تقسیم ہے جو ہر سال سورج اور چاند کے ملنے کی تعداد کا تعین کرتی ہے- کیلنڈر کی سائنس.

ر وقت کا حساب اس کے سوا کچھ نہیں، جیسا کہ اللہ

تعالی نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اس کو سجدہ نہ کریں، بلکہ صرف اللہ کو سجدہ کرنے کا حکم دیا ہے اس کے فرمان میں

رات اور دن، سورج اور چاند، سورج کو سجدہ نہ کریں-

نہ چاند کو، اور سجدہ کرو خدا کو جس نے ان کو پیدا کیا، اگر تم ہو-

اسی کی تم عبادت کرتے ہو-

جس طرح انجنیر احمد بہجت نے ماضی میں لوگوں کے سامنے یہ پیش کرنے کی کوشش کی کہ تمام ناسی ملتوی (ناسی کے برسیں) ہیں دیکھیں-

اس تمام بکواس کے لیے جو ہم پر آ رہی ہے، تمام چیخ و پکار سے، لیکن ہم ثابت قدم ہیں، انشاء اللہ، اور ہم فتح مند ہوں گے، اللہ کی مرضی، اور ہم اسی سے مدد چاہتے ہیں کہ ہم سیدھے دین کی حمایت کریں- حرمت والے مہینوں کی ممانعت اور موسموں کے درمیان انہیں ان کی اصل جگہوں پر لوٹانا- سنت، اور رمضان المبارک کے حقیقی روزے رکھنے اور اس میں شب قدر کو بیان کرنے کے لیے اور مہینوں کی معلومات سے حج کی واپسی کی دعوت دینے کے لیے اور حج اور عمرہ کے درمیان فرق کو واضح کرنے کے لیے، حج کا مطالعہ پڑھیں- اسلام سے پہلے) اس کتاب سے-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے

ابراہیم کی وفات ہجرت کے دس سال بعد یکے بعد دیگرے پیش آنے والے چند واقعات یہ ہیں تاکہ آپ کو ان کی مسلسل مراجعت ثابت ہو- اس مدت کے مہینے اور موسم، اور کیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی جماعت جو آپ کے ساتھ تھی، کہ سب نے حران کے دنوں میں رمضان کے روزے رکھے، اور وہ تمام واقعات جو اس میں رونما ہوئے- اس مدت کو مقرر کیا گیا تھا.

بی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

وفات تک- اسی کے نظریہ کی تردید کے معاملے میں اسعانہ ہمارے سامنے صرف اتنا ہی فرق رکھنا چاہ رہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے جنہوں نے سنہ 10 میں النسائی کو ختم کرنے کا حکم دیا تھا- 9 ہجری، اور یہ کہ النساعی کے حامی یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں النسائی کو ختم کر دیا گیا تھا- 17ھ یا وفات کے بعد کسی اور وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے اور اس سے پہلے کی تمام تاریخیں گیارہویں سال کی ہیں-

ہجرت کے دس دنوں کا تعین سال کے موسموں کے ساتھ ہونا ضروری ہے کیونکہ ان سب میں کسی اشتباہ کے بغیر یہ بات بھی نص
کی آیت سے معلوم ہوتی ہے- مہینوں کی عورتیں چار مقدس مہینوں اور ان کی جگھوں کی حرمت کو پامال کر رہی تھیں، اس لیے انہوں نے انہیں
مقرر کیا اور حفاظتی اور سیاسیٰ مقاصد کے لیے حج کے مہینوں سے جوڑ دیا تاکہ تجارتی بازاروں کو جنگوں، بلغاروں اور بیرا پھیری
سے بچایا جا سکے- ناص کا مہینہ اور اس کا نزول کئی مہینوں کے درمیان ہے اور یہ کہ کبھی لگاتار پانچ مہینے نہیں بنتے تھے اور اس طرح
اللہ تعالی نے جن چیزوں سے منع فرمایا ہے ان کی تعداد کے ساتھ ملاپ کر رہے تھے، بلکہ وہ ہر تین کی مدت میں اجدالاف کے احتلاف کو جمع کر رہے
تھے- مہینوں کو موسموں کے ساتھ طے کرنے کے لیے ایک مکمل قمری مہینے کا اضافہ کر کے سال- اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر پ صلی
اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ربیع الاول سنہ 569 عیسوی میں اپ کی ولادت کے سال اپریل (اپریل) کے مہینے سے ہوئی تو اپ کی
آمد، اپ صلی اللہ علیہ وسلم، ربیع الاول کے مہینے میں مدینہ کی طرف روانگی تھی اپریل (اپریل) کے مہینے کے ساتھ ہوگی، اس
میں ذرا بھی شک نہیں، البتہ اگر آپ آج سے واپس جانا چاہتے ہیں تو ایک ساتھ غیر تبدیل شدہ تاریخ جو کہ سنہ 638 عیسوی یعنی سترہویں
ہجری میں تبدیل ہوئی تو آپ سوچیں گے کہ ربیع الاول سنہ 621 عیسوی ستمبر کے مہینے کے ساتھ آئے گا اور اپ سوچیں گے کہ وہ
آئے گی- عبرانی سال کا پہلا مہینہ تشری کے عبرانی مہینے کی مناسبت سے، اور وہ حدیث جو اپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، اس
مہینے کی دسویں تاریخ کے روزے کے بارے میں، جسے (عاشورہ) کہتے ہیں- یعنی وہ دن جس دن اللہ کے نبی حضرت موسی علیہ
السلام نے بنی اسرائیل کے ساتھ بحیرہ احمر کو عبور کیا تھا اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دن کا روزہ رکھنے کا
مسلمانوں کو بنی اسرائیل سے زیادہ حق ہے- چنانچہ اس نے اس پر روزہ رکھا، مومنوں کے ایک گروہ کے ساتھ یہ حدیث کبھی بھی اس بات کی
تصریح نہیں کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس دن مدینہ شریف لائے تھے، بلکہ اپ ﷺ کی آمد کے بعد اس سال کے دن کا واقعہ بیان کیا گیا ہے-
مدینہ منورہ قمری مہینے کی بارہویں تاریخ کو تھا نہ کہ اس کی دسویں تاریخ کو، اور یہ کہ دسویں عبرانی قمری مہینے کا عربی قمری
مہینے کی بارہویں تاریخ سے کوئی تعلق نہیں ہے، جب تک کہ وہ اس کے آنے کو جھوٹا بنانے کی کوشش نہ کریں اور کہیں کہ
وہ مدینہ میں تھا- آٹھویں تاریخ کو قبا، اور یہ کہ شہر میں ان کی آمد دسویں تاریخ کو تھی اور بارہویں تاریخ کو نہیں، اور
درحقیقت یہ وہی ہے جو انہوں نے آج کے تمام الیکٹرانک حوالوں پر ان کی آمد کے وقت کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی، کیونکہ
وہ اس بارے میں الجھن میں تھے- رسول کا اس دن کا روزہ جو مدینہ میں اپ کی آمد سے دو دن پہلے تھا (!!!) اور جونکہ لسٹعی کو عربوں
نے ہجرت کے پہلے سال میں استعمال کیا تھا اور ان کی پہچان کے ساتھ نہ ہے- مزید شواہد یہ ہیں کہ ربیع الاول ستمبر میں نہیں
بلکہ اپریل کے مہینے میں آنا چاہیے اور اپ کے شہر میں آنے سے چھ ماہ کا عرصہ گزر جانے کے بعد عبرانی مہینہ تشریعی کا
وقت آگیا- ستمبر، جو کہ مقدس مہینے کی آمد کے ساتھ موافق ہے - جسے عرب محرم کہتے تھے - یعنی عربوں کے درمیان شعبان اور رمضان
کے مہینوں کے درمیان، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن عبرانیوں کے ساتھ روزہ رکھا- محرم کے مہینے کی دسویں
تاریخ - عربوں میں التصیعی - عبرانیوں میں تشری کی دسویں، یہ جانتے ہوئے کہ یہ اگلے سالوں میں شعبان یا رمضان کے مہینے کے
روزوں کے برابر ہونا چاہیے جس میں کوئی پابندی نہیں کیونکہ النصیٰ اب بھی ہے یہ اس وقت تک عملی طور پر بھی ہے- اور وہ
تمام معلومات جو آج ہم انٹرنیٹ پر پڑھتے ہیں، جو اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ ربیع
الاول کی بارہ تاریخ کو مدینہ تشریف لائے، اس مہینے کی ستائیسویں یا چوبیسویں (ستمبر) کے مساوی ہیں- یہ ایک ریاضیاتی نتیجہ
کے سوا کچھ نہیں ہے جو نتیجے کی طرف جاتا ہے اور عوربوں کی پیروی کرتا ہے ور سال کے موسموں کے درمیان یہ خرابی اور انحراف اسی لمحے سے
شروع ہونا چاہئے جس میں اس مہینے کا استعمال ختم کیا گیا تھا، اور صحیح سال کا تعین کرنا چاہئے جس میں یہ اگر ہم اس دن کو دیکھیں جس
دن ہمارے نبی کی وفات ہوئی، جو کہ ربیع الاول کے مہینے سے بھی میل کھاتا ہے- جیسا کہ اکثر روایات کہتی ہیں کہ اس مہینے کے نقاط کو
اپریل کے جولائی مہینے کے ساتھ بھی کرنا چاہیے تھا، بغیر کسی شک کے، کیونکہ ان کا دعوی ہے کہ اس نے اس سال کے
شروع میں ہی اس کی منسوخی کا حکم دیا تھا جس میں سورہ براءہ- توبہ نازل ہوئی، اور ہم سب جانتے ہیں کہ یہ 9 ہجری میں نازل ہوئی تھی- اور یہ
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ میں یہ آیت پڑھی تھی، جو دسویں سال کے آخر میں آپ کا الوداعی خطبہ تھا، اور اسی
بنا پر اپ کے بیٹے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات ہوئی- ہجرت کے دسویں سال ذوالحجہ کا مہینہ اور حج سے واپسی کے بعد
اور اس ماہ حج کے آخر میں کیونکہ ان کے بیٹے کی وفات کے دن تاریخ میں کچھ ثابت ہوا جو سورج گرہن تھا- چاند گرہن نہیں ہے، اور یہ معاملہ ہر
سال کثرت سے نہیں ہوتا ہے، اور یہ ایک ہی جغرافیائی جگہ سے نہیں دیکھا جاتا ہے سوائے کئی سال گزر جانے کے، اس لیے اگر ہم
سورج گرہن کے نقاط کا پتہ لگانے کی کوشش کریں جو ہمیں حال ہی میں حاصل ہوا، تو ہم اس بات کی تصدیق کر سکتے ہیں
کہ یہ دونوں واقعات پوری درستگی کے ساتھ کسی بھی سال اور کسی بھی دن ہوتے ہیں- ، اور سورج گرہن ستائیسویں کو ہوا-
سنہ 632 عیسوی کا جنوری کا مہینہ اور بلوغت کے دن یعنی سورج اور چاند ایک ساتھ
ملتے ہیں- اس مخصوص دن کے لیے Stolorim پروگرام کے ذریعے یہ دو نقاط یہ ہیں:
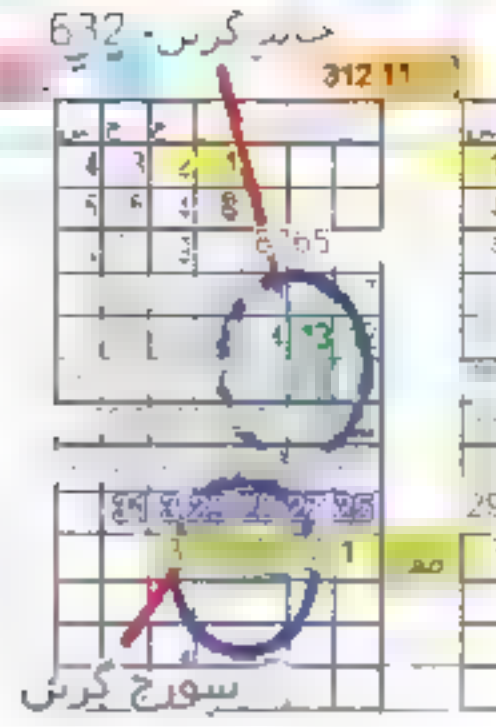
10 ہجری کے آخر میں اور سال 11 ہجری کے آغاز میں

کو سورج گرہن ہوا تھا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کی وفات ہوئی632 جنوری 27کی معلومات کی تصدیق کرنے کی کوشش کرتا کہ آیا NASA

الواقدی نے کہا: ابراہیم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند، دس سال کے ربیع الاول کی دس راتوں میں منگل کے دن وفات پا گئے، ان کی عمر اٹھارہ مہینے تھی- بنی مازن بن النجار ام بردہ بنت المنذر کے گھر میں اور انہیں البقیع میں دفن کیا گیا-

اس خبر میں پہلی خامی یہ ہے کہ سورج کو چاند گرہن قمری مہینے کی دسویں تاریخ کو نہیں ہوتا ہے بلکہ اپنے اختتام پر یعنی نئے چاند کی

درمیانی رات کو ہوتا ہے- اس خبر میں دوسری غلطی یہ ہے کہ 27 جنوری 632 جولین، پیر کا دن تھا، منگل نہیں- اس خبر میں

تیسری خامی یہ ہے کہ یہ دن ذی الحجہ کے مہینے سے مطابقت رکھتا تھا نہ کہ شوال کے مہینے سے، یا ہجری کے دسویں سال کے ربیع الاول سے-

میں نے کہا: ہم نے ذکر کیا کہ سورج کو ان کی وفات کے دن گرہن لگا تھا، اور لوگوں نے کہا کہ اسے ابراہیم کی وفات پر گرہن لگا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریر فرمائی اور فرمایا- اپنے خطبہ میں: "سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں ان کو کسی کی موت یا زندگی کے لیے گرہن نہیں لگتے-

اور چاند کو گرہن لگا اور سورج اور چاند کو اکٹھا کر دیا گیا-

یہ 27 جنوری 632 عیسوی کو حجاز کے علاقے میں نظر آنے والے سورج گرہن کے لیے ناسا
کے چارٹ میں https://eclipse.gsfc.nasa.gov/5MCSE/5MCSE-Maps-07.pdf
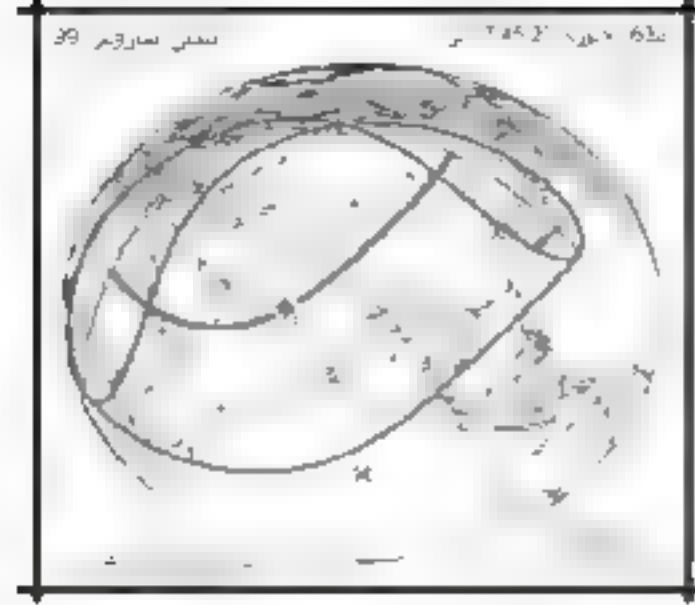
تاہم، اگر ہم وکی پیڈیا پر ان کی موت کے بارے میں معلومات دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ انہوں نے اس سورج گرہن کے دن کو بالکل اسی طرح دستاویزی شکل دی ہے جیسا کہ ناسا کے ان فلکیاتی حوالوں میں بتایا گیا ہے. لیکن انہوں نے اس پر چاند کی تاریخ کو بالکل اسی طرح ڈالنے کی کوشش کی- جیسا کہ ہجری گریگورین کنورٹر نے اسے پڑھا، اسی طرح یہ نویں شوال کو آیا، جیسا کہ مصنف ابراہیم محسن الجمال کی کتاب سنز آف دی نبی میں بیان کیا گیا ہے، چاند گرہن کے دن بھی ایسا ہی تھا- جو کہ 27 جنوری کو پیش آیا اور قمری مہینے کی انتیسویں تاریخ سے اس کا میل جول ہے، جو ماہر فلکیات محمود نے کیا اور اسے شوال کے مہینے سے بھی جوڑا-

ہجری اور گریگورین میں تبدیل

تاریخ آج 27 ہے - مہینہ جنوری | سال 632 | تبدیل

	نتیجہ
اسلامی تاریخ	29 شوال 10
گریگورین تاریخ	27 جنوری 632

27 جنوری 632 کو 10 ہجری کے شوال میں تبدیل کرنے کے نتائج ہم یہ
بھی دیکھتے ہیں کہ اس تاریخ کو اختیار کرنا ایک ایسا تخمینہ ہے جو رول کے کسی عمل کو شامل کیے بغیر پیچھے
چلا جاتا ہے- آج انٹرنیٹ پر دستیاب تمام کنورٹرز ایسا ہی کرتے ہیں-

یاد رہے کہ ان کی وفات کا دن قدیم حوالوں سے انس بن مالک اور الواقدی کی روایت میں ابن کثیر کے مطابق شروع اور آخر میں درج ہے: یہ دس ربیع الاول سنہ 10 میں درج کیا گیا تھا- یہ بھی غلط ہے کیونکہ قمری مہینے کی دسویں تاریخ کو سورج گرہن نہیں ہوا- حجاز کے علاقے میں اس سال اپریل یا مارچ میں کوئی سورج گرہن نہیں ہوا تھا-

سال 632-631 میں سورج گرہن ہوئے ہیں جیسا
کہ ہم آسٹریلیا سے 7 فروری 631 عیسوی، میکسیکو اور جنوبی افریقہ میں 3 یا 3 اگست، حجاز
اور ہندوستان میں 27 جنوری، آسٹریلیا کے علاقے سے 23 جولائی اور انٹارکٹک
سے 17 دسمبر کو دیکھتے ہیں- علاقہ
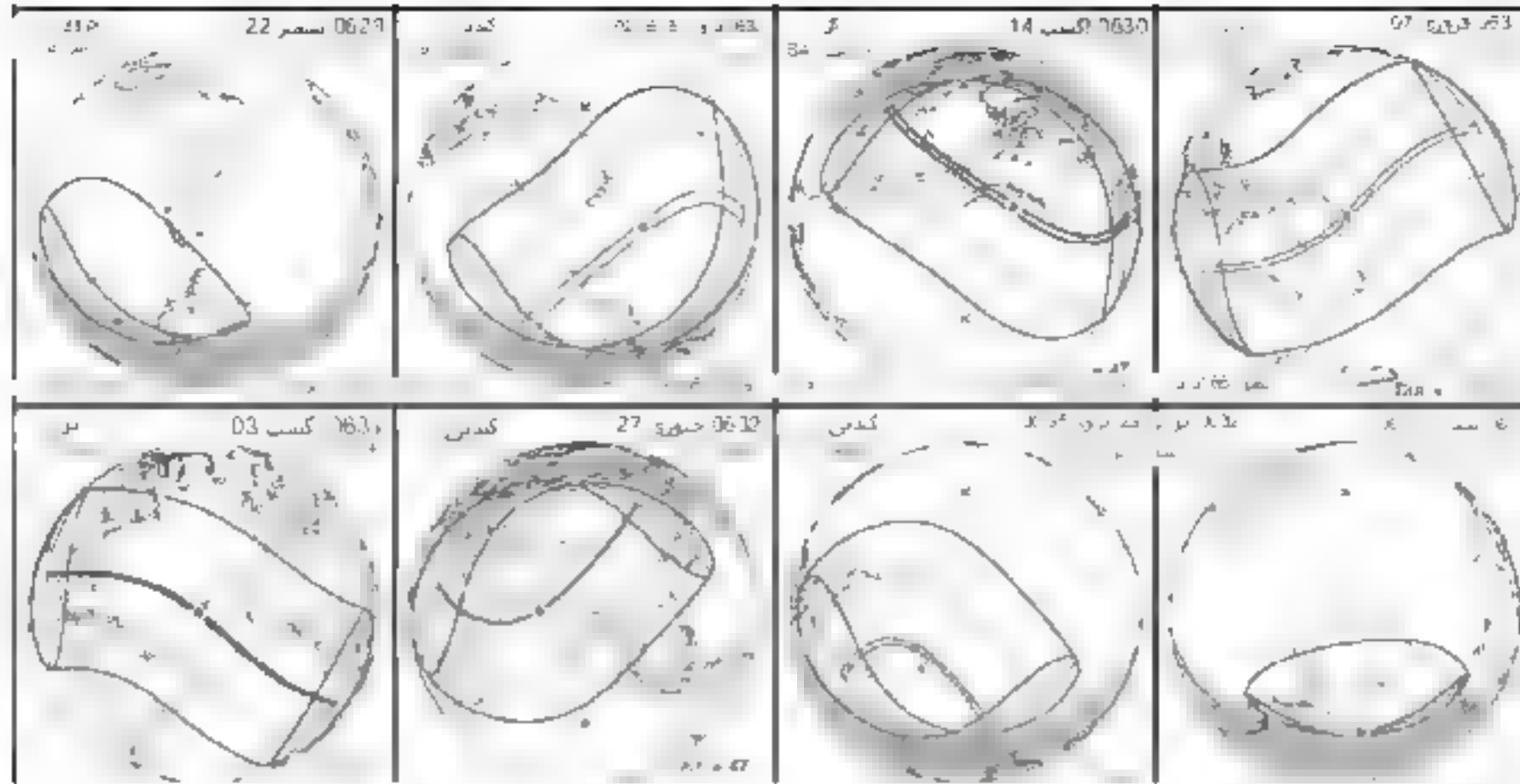
جہاں تک اس دن کی حقیقت کا تعلق ہے جس دن ابراہیم ابن رسول کی وفات ہوئی، جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے، قمری مہینے کی اکیسویں تاریخ ہے، جو اس سال سے ابن جانیے، اس کے بعد نظر النساء ابھی تک عمل میں ہے اور ابھی تک حذف نہیں کیا گیا ہے، تا یہ کہ رسول نے اسی سال اس پر بکس منسوخ کر دی تھی .گر ان کا نظریہ درست ہے- یہ ذو الحجہ کے مہینے کے ساتھ دسویں ہجری سال 632 عیسوی کے آخر میں، ور گیارہویں سال کے آغاز سے پہلے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی یعنی اس سے پہلے-
اگر ان کی وفات کا دن ربیع الاول میں تھا تو تین ماہ کے اندر ان کا انتقال ہو گیا جیسا کہ اکثر روایات بیان کرتی ہیں۔

لیکن ہمارے پاس اس بات کا مضبوط ثبوت نہیں ہے کہ دسویں سال میں ذی الحجہ کا مہینہ لازمی طور پر سنہ 632 عیسوی یعنی ہجری کے دسویں سال کے مہینہ سے مطابقت رکھتا ہے، اس کے علاوہ یہ ایک منطقی بات ہے- بھولے ہوئے اور یکے بعد دیگرے قمری مہینوں کے نقطہ کا اس دن تک جس دن اسے منسوخ کیا گیا تھا، جس کا دعوی یہ ہے کہ یہ 10 ہجری میں مکمل ہوا؟

جنگ تبوک کے واقعات کو دیکھنے کے لیے، جو قرآن میں، فلکیاتی اور سیرت میں درج
ہیں: الطبری نے اس جنگ کی تیاری کے موضوع پر درج ذیل باتوں کا ذکر کیا ہے:

خبر میں سنہ 9 ہجری میں جنگ تبوک کا ذکر ہے-

ہم سے ابن حمید نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے سلمہ نے بیان کیا، انہوں نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے روانہ ہونے کے بعد ذوالحجہ اور رجب کے درمیان مدینہ میں ٹھہرے، پھر آپ نے لوگوں کو تیاری کا حکم دیا- چنانچہ ہم سے ابن حمید نے بیان کیا، انہوں نے کہا، ہم سے سلمہ نے، محمد بن اسحاق سے، الزہری، یزید بن رومان، عبداللہ بن ابی بکر، عاصم بن عمر بن قتادہ وغیرہ سے- ان میں سے ہر ایک نے غزوہ تبوک کے بارے میں وہی بیان کیا جو اس نے بیان کیا اور کچھ لوگوں نے وہ بیان کیا جو دوسروں نے نہیں کیا اور سب نے اس حدیث میں اپنی روایتیں جمع کیں- خدا کے رسول نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ رومی حملے کی تیاری کریں، لوگوں کے لیے مشکل وقت میں- اور گرمی کی شدت اور ملک کی بنجر ہیں، اور جب پھل اچھے ہوں اور جھاڑیوں کو پسند کیا جائے تو لوگ اپنے پھلوں اور ان کی چھاؤں میں رہنا پسند کرتے ہیں، اور اس حالت میں ان سے توجہ ہٹانے سے نفرت کرتے ہیں- وہ جس وقت میں تھے- لوگوں کی باتوں کی دوری، وقت کی شدت اور دشمنوں کی کثرت کی وجہ سے جو اس کے خلاف کھڑے ہوں گے، تاکہ لوگ اس کے لیے تیار ہو جائیں، اور آپ نے لوگوں کو تیار رہنے کا حکم دیا- ان کو کہ وہ رومیوں کو نشانہ بنا رہا تھا، اس لیے لوگوں نے اپنے آپ کو اس چہرے سے نفرت کرنے کے لیے تیار کیا، باوجود اس کے کہ وہ اس میں موجود تھے، اس نے رومیوں اور ان کے حملے کا ذکر کیا، اور ایک دن جب وہ اپنے گینر میں تھا- اللہ تعالیٰ نے بنو سلمہ کے بھائی الجد بن قیس سے فرمایا

"کیا بنی الاصفر کے جلاد میں آپ کا کوئی جنرل ہے؟'اس نے کہا: یا رسول اللہ، یا آپ مجھے اجازت دیں گے اور میرا فیصلہ نہیں کریں گے، کیونکہ خدا کی قسم، میری قوم کو معلوم ہے کہ مجھ سے زیادہ کوئی مرد عورتوں میں دلچسپی نہیں رکھتا، اور میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں عورتوں کو دیکھوں؟ بنو اصفر، میں ان سے صبر نہیں کروں گا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا اور فرمایا: میں نے تمہیں اجازت دے دی ہے، کیونکہ الجد بن قیس میں یہ آیت نازل ہوئی (اور ان میں سے وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ مجھے اجازت دو اور مجھے فتنہ میں نہ ڈالو)۔ یعنی اگر وہ صرف بنو الاصفر کی عورتوں کے فتنہ سے ڈرتا تھا - اور یہ اس کا معاملہ نہیں ہے - تو اس کے اندر جو فتنہ پڑا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہنے کی وجہ سے تھا۔ کیونکہ وہ خود بڑا ہے، اور جہنم ان کے لیے ہے جو اس کے پیچھے ہیں اور ایک منافق نے کہا کہ گرمی میں نہ نکلو، جہاد میں زہد اور حق میں شک، اور کہا:
رسول کی طرف سے، خدا تعالی نے نازل کیا

جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے وہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھ کر خوش تھے، اور انہوں نے اپنے مال اور جان کو خدا کی راہ

میں خرچ کرنا ناپسند کیا، اور انہوں نے کہا "وہ جلتی ہوئی آگ میں مت جاؤ" زیادہ گرم ہو گیا

کاش وہ سمجھ جاتے

اس جنگ تبوک کے بارے میں اس خبر کے بارے میں جو خبر ہمیں دلچسپی رکھتی ہے اور اس کے متعلق سیرت میں جو کچھ ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اس کا زمانہ ہجری کے نویں سال رجب کے مہینے میں درج ہے اور یہ کہ یہ شدید گرمی کے دوران پیش آیا تھا گرمیوں کی گرمی، خاص طور پر اگست کے مہینے کی گرمی۔ (اگست) جب کہ ہم نے ہجری گریگورین تاریخی کنورٹر سے ماہ رجب کی تاریخ دریافت کرنے کی کوشش کی، جس میں عورتوں کے مہینوں کو ان کی جگہوں پر نہیں رکھا گیا اور ان پر کوئی توجہ نہیں دی گئی تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ماہ رجب اسی طرح کنوبر (اکتوبر) کے مہینے میں آتا ہے۔ ذیل کی شکل ()7(-S میں دکھایا گیا ہے:

تصویر (S-7)

تبوک کے چھاپے کے لیے غیر مرلرل الیکٹرانک ٹرانسفارمر کے مطابق - اکتوبر کے مہینے کے ساتھ

ہم سب جانتے ہیں کہ اکتوبر کا یہ مہینہ ایک معتدل مہینہ ہے جس میں گرمی بالکل نہیں ہوتی اور یہ مہم ایک ماہ کے اندر اندر ہونی چاہیے۔
رجب اگست کے گرم مہینے کے ساتھ آتا ہے جو کہ گرمیوں کا آخری مہینہ ہے اور منافقین جنہوں نے شدید گرمی کو بہانے کے طور پر استعمال کیا جب وہ اس جنگ میں رومیوں سے ملنے میں ناکام رہے جس کے لیے اللہ تعالی نے لڑائی کا حکم نہیں دیا، لیکن بلکہ یہ جنگ میں ان کے ایمان کی طاقت اور ہمت کا امتحان تھا۔ اس وقت عظیم رومی فوجوں کا سامنا کرنا پڑا۔

اور جب رجب کا یہ مہینہ اگست کے مہینے کے ساتھ آتا ہے، اور شدید گرمی اور گرمی کے وسط میں، یہ شعبان کا مہینہ شروع ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل ستمبر کے مہینے کے متوازی ہے، جس میں گرمیوں کا موسم اپنے اختتام پر ختم ہوتا ہے، اور پھر ماہ صیام، رمضان، کے محدداب اکتوبر کے مہینے میں آتے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے یہ تمام مہینوں کے مہینوں کے ساتھ موافق ہیں۔ سنہ 17 ہجری جیسا کہ اس کی وضاحت بعد میں کی جائے گی۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ سنہ 9 ہجری میں رجب کا مہینہ قمری عرب کے مہینے رجب کے مساوی ہے، نہ کہ شمسی مہینے اکتوبر سے، اس لیے 10 ہجری میں ذوالحجہ کا مہینہ جنوری کے مہینے کے ساتھ آنا چاہیے۔ ٹھیک ہے

یہاں تک کہ شیخ مرتضی فراج کو بھی اس جنگ کی تاریخ رجب کے مہینے میں لکھنا پسند نہیں تھا، کیونکہ اس نے جو کیلنڈر بنایا تھا اس میں اس ماہ رجب کو جنوری کے مہینے کے مطابق رکھا گیا تھا، یعنی سردیوں کے شروع میں نہ کہ گرمی میں۔ لہٰذا شیخ مرتضیٰ نے اس جنگ تبوک کی تاریخ کو صفر کے مہینے میں بدل دیا۔

صفر کا مہینہ وہ مہینہ ہے جو شدید گرمی میں آتا ہے تاکہ موسم گرما کے آغاز کے ساتھ ذوالحجہ کے مہینے کے موافق ہو، کیونکہ حدیث غدیر جو آٹھویں تاریخ کو آئی تھی۔
دسویں ذی الحجہ کی دستاویز ہے کہ یہ ملاقات بھی گرمی میں ہوئی۔

بدر کی عظیم جنگ کے نقاط: اس بار

اور بھی پیچھے جانا اور ہجرت کے دوسرے سال کی طرف جانا، جیسا کہ بدر کی عظیم جنگ کے نقاط رمضان کی سترہویں تاریخ کو تھے، جیسا کہ تمام روایات کہتی ہیں، اور جیسا کہ تمام روایات میں لکھا ہے- طبری سنہ 2 ہجری کے واقعات میں بدر کی عظیم جنگ کے باب میں لکھتے ہیں: (اس میں ہو سفیان بن حرب قریش کے تمام قبائل کے تقریباً ستر مسافروں کے ساتھ شام سے پہنچے ہوں گے، وہ شام میں تاجر تھے، اس لیے وہ سب اپنے ساتھ اپنا پیسہ اور تجارت لے کر آئے-
مشہور ہے کہ لیونٹ کے قبائل گیہوں کی کٹائی کے بعد لیونٹ کے بازاروں میں فروخت کرتے ہیں، اور یہ ستمبر کے شروع میں شعبان میں ہوتا ہے، اس کے بعد لیونٹ سے واپس آنے والے قافلوں کا سفر رمضان میں شروع ہوتا ہے- (اکتوبر)، حجاز کی طرف واپسی کے راستے پر-
اس قصے میں ایک اور خبر ہے کہ جنگ بدر سے ایک رات پہلے بارش ہوئی: (پھر رات کو بارش کی ایک بوند پڑی تو ہم بارش سے سایہ لینے کے لیے درختوں اور جھونپڑیوں کے نیچے چلے گئے- اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے گزاری: اے اللہ، اگر یہ گروہ ختم ہو گیا تو زمین میں تیری عبادت نہیں کی جائے گی، جب فجر ہوئی تو اللہ کے بندوں نے نماز کے لیے پکارا، اور لوگ درختوں کے نیچے سے آئے اور جھونپڑی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور لڑائی پر اکسایا، پھر فرمایا، قریش پہاڑ کے اس طرف جمع ہو گئے ہیں، اور یہ بارش پہلی بارش ہے جو پتھروں کے بکھرنے کے بعد آتی ہے- شدید گرمی میں موسم گرما خزاں کی پہلی علامت ہے جو کہ رمضان (اکتوبر) کے مہینے میں آتی ہے-
تاہم اگر ہم مہینوں کا ذکر کیے بغیر تاریخ میں واپس جانے کی کوشش کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ محدثات سنہ 2 ہجری میں رمضان لمبارک کی سترہویں تاریخ ہے تو ہم حیران ہوں گے کہ اس دن کے نقطہ بارہویں تاریخ کو ہوں گے- وہ مہینہ (مارچ) جو سردیوں کے آخری دنوں میں سے ایک ہے اور اس مہینے میں لیونٹ سے کبھی کوئی قافلہ نہیں آتا، کیونکہ لیونٹ کی تجارت (گرمیوں کی) تجارت ہے، یہ سردیوں کی تجارت نہیں ہے- پہلے ہے اور پھر اس سرد موسم میں جنگیں بالکل نہیں لڑی جاتیں اور جنگجو کھلے میں نہیں سوتے اور اس کا کوئی ذکر نہیں کیا جاتا- اس میں بارش کی بارش ہے) کیونکہ اس کی تمام راتیں اور دن بارش میں ہیں-

بدر کی عظیم جنگ کے نقاط غیر تبدیل شدہ کیلنڈر میں بارہویں مارچ
کے مساوی ہیں - یہ غیر منطقی ہے، لیکن یہ موسم خزاں کے آغاز میں ہوا تھا-

(بدر) کے سلسلے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ عربوں کے درمیان تجارت کے موسموں میں سے ایک موسم تھا جب ہر سال اس موسم میں شام سے قافلے آتے تھے اس طرح بدر عربوں کے موسموں میں سے ایک موسم تھا، جہاں ایک ہر سال ان کے لیے بازار جمع ہوتا تھا - چنانچہ ہم اس پر تین بار ٹھہرتے اور بکریں ذبح کرتے اور کھانا کھاتے اور شراب پیتے (1) اور قین ہمارے لیے کھیلتے ہیں اور عرب ہمیں سناتے ہیں (پھر ایک اور حدیث اس بارش کی تصدیق کرتی ہے- جنگ سے پہلے گر جائے گا، تاکہ اس بارش نے مسلمانوں کی نقل و حرکت کو آسان بنا دیا اور کفار کی نقل و حرکت کو ٹھوکر میں ڈال دیا، یہ حدیث کا متن ہے: (حدیث ابن اسحاق کی حدیث میں واپس آئی- انہوں نے کہا- قریش آگے بڑھے- یہاں تک کہ وہ وادی کے سب سے دور کنارے پر اترے، العاقل کے پیچھے، اور وادی کے نچلے حصے پر، جو یلیل ہے، بدر اور العاقل کے درمیان، وہ ٹیلہ جو قریش نے بنایا تھا، اور دل بدر کے نچلے حصے میں ہے- بطن یعلی کا کنارہ-

1 عربوں کی تفصیلی تاریخ میں بتایا گیا ہے کہ اسلام سے پہلے عرب رمضان کے مہینے میں جشن مناتے اور شراب پیتے تھے-

17 رمضان بروز جمعہ 5 اکتوبر 624 3 ہجری کو آتا ہے- 17 رمضان المبارک 16 اکتوبر 623 2 ہجری بروز اتوار کو ہے-

عبداللہ بن جحش کا راز، الطبری کی کتاب کی سند سے: الواقدی نے ذکر

کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن جحش کو مہاجرین میں سے بارہ آدمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ بھیجا اور آپ نے انہیں ایک خط لکھا اور [1] حکم دیا کہ وہ اس سے بار نہ آئیں- اسے دیکھو یہاں تک کہ وہ دو دن تک چلا جاتا، پھر اس پر نظر ڈالتا اور اس کے متعلق آپ کا حکم آگے بڑھ جاتا اور ان میں سے کوئی بھی اس پر اعتراض نہ کرتا، جب عبداللہ بن جحش دو دن کی مسافت پر چلے تھے- کتاب کھول کر دیکھا تو اس میں پایا: "اور اگر تم میری اس کتاب کو دیکھو تو مکہ اور طائف کے درمیان نخلہ کیمپ تک سفر کرو اور اس کے ساتھ قریش کو دیکھو اور ہم سے ان کی خبریں سیکھو-" عبداللہ نے خط کو دیکھا تو کہا اس نے سن لیا اور اطاعت کی، پھر اپنے ساتھیوں سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ایک کھجور کے درخت پر جاؤں اور قریش کی طرف دیکھو جب تک کہ میں ان سے خبر نہ لے لوں- تم میں سے کسی کو اس سے نفرت کرنے پر مجبور کرتا ہے، لہذا تم میں سے جو شخص شہادت چاہتا ہے اور جو اس کو ناپسند کرتا ہے، وہ اسے واپس کر دے، یہ معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طے ہو گا-

چنانچہ وہ چلا اور اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ چلے اور ان میں سے کوئی بھی اس کے پیچھے نہ چھوڑا اور حجاز سے راستہ اختیار کیا یہاں تک کہ جب وہ بحران نامی شاخ کے اوپر ایک پہاڑ پر پہنچے تو سعد بن وقاص اور عتبہ بن غزوان کا ایک اونٹ گم ہوگیا- ان میں سے کہ وہ ٹریک کر رہے تھے، اس لیے وہ اس کی تلاش میں پیچھے رہ گئے- عبداللہ بن جحش اور اس کے باقی ساتھی آگے بڑھے یہاں تک کہ وہ نخلہ پر اترے، جہاں سے قریش کا ایک قافلہ کشمش، آم لے کر گزرا ان میں عمرو بن الحضرمی عثمان بن عبداللہ بن الناس رضی اللہ عنہ بھی تھے- معیرہ، ان کے بھائی نوفل بن عبداللہ بن المغیرہ المخزومیین اور الحکم بن کیسان مولا ہشام بن المغیرہ- یہ خبر اس

بات پر مبنی ہے کہ قریش کے قافلے ماہِ رجب میں، جو جمادہ اور شعبان کے درمیان ہے، یعنی گرمیوں کے شروع میں نہیں لاتے، بلکہ ستمبر کے مہینے میں لاتے ہیں- یا اکتوبر، یعنی موسم گرما کے اختتام کے بعد، یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ رجب دو رجب میں سے ایک ہے - رجب یا رجب (مدر) ایک ممنوعہ مہینہ ہے- یہ مہینہ یا تو ستمبر کے نویں مہینے میں یا مئی کے پانچویں مہینے میں آنا ضروری ہے، لیکن کشمش کا موسم لوٹ سے ستمبر میں آتا ہے، اور یہ کہ ہجرت کے دوسرے سال میں نسائی کا مہینہ نہیں تھا، بلکہ یہ تھا- اس میں میں ہجرت کے پہلے سال سے ایک ہی نقاط ہیں، یعنی میں سال 622ء- جیسا کہ دوسرے سال کا تعلق ہے، یہ جنگ بدر کے سال کے ساتھ موافق ہے، جس کے بارے میں ہم نے پچھلے موضوع میں بات کی تھی-

جب لوگوں نے انہیں دیکھا تو وہ ان کے وہم سے گھبرا گئے اور انہوں نے ان کے قریب ہی پڑاؤ ڈال لیا اور عکاشہ بن محصن نے جو اپنا سر منڈایا ہوا تھا ان کی طرف دیکھا انہیں دیکھ کر وہ مطمئن ہو گئے اور کہنے لگے: عمار! ان میں تمہارے لیے کوئی حرج نہیں ہے- لوگوں نے ان کے بارے میں مشورہ کیا، اور وہ رجب کا آخری دن تھا، لوگوں نے کہا: خدا کی قسم اگر تم چلے گئے

لوگ اس رات حرم میں داخل ہوں گے، لہذا انہیں ہم سے بچاؤ، چاہے ہم ان کو حرمت والے مہینے میں قتل کر دو. لوگ ان پر حملہ کرنے سے گھبرانے تھے- پھر انہوں نے ان کے مقابلے میں ہمت کی اور ان میں سے جس کو بھی قتل کرنے پر راضی ہو گئے اور جو کچھ ان کے پاس تھا وہ لے لیا. چنانچہ واقد بن عبداللہ التمیمی نے عمرو بن کو تیر مارا اور عثمان بن عبداللہ اور الحکم بن کیسان کو گرفتار کر لیا- اور نوفل بن عبداللہ کو شکست ہوئی تو وہ شکست کھا گئے اور عبداللہ بن آگے آئے- جحش اور اس کے ساتھی قافلے اور ان دونوں قیدیوں کو لے کر گئے یہاں تک کہ وہ مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے

انہوں نے کہا: عبداللہ بن جحش کے خاندان میں سے بعض نے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن جحش نے اپنے ساتھیوں سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مال غنیمت کا پانچواں حصہ ہے اور یہ اس سے پہلے تھا کہ اللہ تعالی نے مال غنیمت کا پانچواں حصہ مسلط کر دیا تھا. چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کا پانچواں حصہ ان کے لیے مختص کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کا پانچواں حصہ اور باقی کو اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا. پھر جب وہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں حرمت والے مہینے میں جنگ کرنے کا حکم نہیں دیا تھا، چنانچہ قافلہ اور دونوں قیدی رک گئے اور اس میں سے کچھ لینے سے انکار کر دیا-

یہ ان کے نزدیک اس مہینے کی حرمت کی دلیل ہے - اور یہ کہ یہ دو رجب میں سے ایک ہے اور اس کا رجب کے مہینے سے کوئی تعلق نہیں ہے جو دو جمادہ الآخری کے درمیان ہے- اور شعبان-

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہا تو وہ لوگوں کے ہتھے چڑھ گیا اور وہ سمجھے کہ وہ ہلاک ہو گئے ہیں اور مسلمانوں نے انہیں اپنے کیے کی سزا دی- اور اس نے ان سے کہا: ہم نے وہ کام کیا جس کا تمہیں حکم نہیں دیا گیا تھا. اور ہم نے حرمت والے مہینے میں جنگ کی تھی اور جنگ کا حکم نہیں دیا گیا تھا. اور قریش نے کہا: محمد اور ان کے ساتھیوں نے حرمت والے مہینے کو حلال کیا. اس لیے انہوں نے خون بہایا اس میں پیسہ لیا اور اس میں مردوں کو قید کر لیا. چنانچہ جو بھی مسلمان مکہ میں تھے ان سے یہ کہا. انہوں نے صرف وہی کیا جو انہوں نے شعبان میں کیا تھا- جولائی (جولائی) کے مہینے (میں لیونٹ سے کشمش کے قافلوں کی آمد کے ناممکن ہونے کی وجہ سے یہ صحیح نہیں ہے، اور یہودیوں نے کہا: "اس کے بارے میں اللہ کے رسول عمرو بن الحضرمی کے بارے میں پر امید رہو واقد بن عبداللہ کے ہاتھوں مارا گیا "عمرو" جنگ میں شریک ہوا. اور واقد بن عبداللہ جنگ میں مارا گیا، تو اللہ تعالی نے ان پر یہ حکم نازل کیا- ان کے لیے ہیں.

جب لوگوں کی اکثریت نے ایسا کہا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر وحی نازل فرمائی: "وہ آپ سے حرمت والے مہینے کے بارے میں پوچھتے ہیں، اس میں جنگ کرتے ہیں"-

جب قرآن نے یہ معاملہ نازل کیا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کی پریشانیوں سے نجات دلائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلہ اور ان دونوں قیدیوں کو پکڑ لیا-

قریش نے ان کے پاس عثمان بن عبدالحکم بن کیسان کو فدیہ دینے کا پیغام بھیجا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم ان کو اس وقت تک قتل نہیں کریں گے جب تک ہمارے دونوں ساتھی نہ آجائیں- سعد بن ابی وقاص اور عتبہ بن غزوان - ہم ان کے بارے میں آپ سے ڈرتے ہیں اور اگر آپ نے انہیں قتل کیا تو آپ اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیں گے- چنانچہ سعد اور عتبہ آئے اور ان کا فدیہ دیا- اللہ کے رسول ان میں سے ایک ہیں جیسا کہ الحکم بن کیسان نے اسلام قبول کیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے یہاں تک کہ وہ بئر معونہ میں شہید ہو گئے-

ابوجعفر نے کہا اور اس میں سے بعض میں محمد بن اسحاق اور الواقدی نے ان دونوں سے اختلاف کیا ہے جیسا کہ مجھے موسیٰ بن ہارون نے بیان کیا ہے، انہوں نے کہا ہم سے عمرو بن حماد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے اسباط نے السدی کی روایت سے کہا وہ آپ سے حرمت والے مہینے کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ اس میں جنگ کرنا عظیم اور راہ خدا میں رکاوٹ ہے- اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت بھیجی اور وہ سات آدمی تھے جن میں عبداللہ بن جحش الاسدی بھی تھے اور ان میں عمار بن بھی تھے-

یاسر، ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ، سعد بن ابی وقاص، عتبہ بن غزوان السلمی، بنو نوفل کے حلیف، اور سہیل بن بیدہ، عامر بن فہیرہ، اور واقد بن عبداللہ ال یربوعی، جو عمر بن الخطاب کے حلیف تھے-

اس نے ابن جحش کو خط لکھا اور اسے حکم دیا کہ جب تک عصب کی وباء نہ آجائے تو اس نے کتاب کھولی تو اس میں پایا "اگر تم جانا چاہتے ہو تو نخلہ کا پیٹ نیچے آیا اور اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا: جو مرنا چاہتا ہے وہ جائے اور ٹھہر جائے کیونکہ میں وصیت کرتا ہوں اور میں رسول خدا کے حکم پر جاؤں گا- چنانچہ وہ چلا گیا-

سعد بن ابی وقاص اور اُبطہ بن عزوان ان کے پیچھے رہ گئے، تو وہ بحران میں اس کا سوال کرتے ہوئے ابن جحش کے پاس پہنچے اور انہوں نے الحکم بن کیسان، عبداللہ بن الثانی کو دیکھا- معیرہ، المعیرہ بن عثمان اور عمرو بن الحضرمی، تو وہ لڑے- انہوں نے الحکم بن کیسان اور عبداللہ بن المعیرہ کو پکڑ لیا اور المعیرہ فرار ہو گیا اور عمرو بن الحضرمی نے اسے قتل کر دیا- یہ پہلا غنیمت تھا جو محمد کے ساتھیوں نے اٹھایا تھا-

جب وہ دونوں اسیروں اور ان کی چھینی ہوئی رقم لے کر مدینہ واپس آئے تو مکہ والوں نے ان دونوں قیدیوں کو فدیہ دینا چاہا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے دونوں ساتھیوں نے کیا کیا؟ جب سعد اور اس کا ساتھی واپس آئے تو اس نے دونوں قیدیوں کو فدیہ دے دیا. لیکن مشرکین نے اس پر حملہ کیا اور کہا- محمد کا دعویٰ ہے کہ وہ اطاعت کی پیروی کرتا ہے- خدا، وہ پہلا شخص تھا جس نے ماہ مقدس کو حلال کیا اور رجب میں ہمارے دوست کو قتل کیا! مسلمانوں نے کہا کہ ہم نے اسے جمعۃ المبارک میں قتل کر دیا - اور یہ کہا گیا- رجب کی پہلی رات اور جمعۃ المبارک کی آخری رات - اور جب رجب داخل ہوا تو مسلمانوں نے اپنی تلواریں میان کیں. اور اللہ تعالیٰ نے اہل بیت پر ملامت نازل فرمائی- مکہ "وہ آپ سے حرمت والے مہینے کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ اس میں لڑنا عظیم اور خدا کی راہ میں رکاوٹ ہے-"

بوجعفر کہتے ہیں، کہا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس راستے کے لیے مقرر کیا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں ان کے لیے حاضر ہوئے، چنانچہ عبداللہ بن جراح رضی اللہ عنہ

ستمبر کے مہینے میں ہجرت کے پہلے سال
کے مقدس مہینے کے نقاط-

گریگورین-ہجری کوارڈینٹ کنورٹر میں غلطیاں ہجری
کے پہلے سال کے ماہ رجب کے نقاط کو جنوری کے مہینے کے ساتھ
رکھتی ہیں، یعنی سردیوں کے موسم میں- سنہ 623 عیسوی سے 622 عیسوی سے نہیں-

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ذکر کیا ہے:

سہیلی نے ذکر کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلمؐ کی ولادت باسعادت بیس اپریل کو ہوئی اور یہ سب سے اچھا وقت اور موسم ہے، ذوالقرنین کی آٹھ سو بیاسی، جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے- شادی شدہ لوگوں کی طرف سے. ان کا دعویٰ تھا کہ چڑھنے والا مکر کا بیسواں درجہ ہے، اور مشتری اور زحل اسکرپیو کے تین درجے میں جوڑ رہے ہیں، جو کہ آسمان کے وسط میں ایک ڈگری ہے، اور اس کا اتفاق تھا-
رقم کا نشان میش ہے اور یہ وہ وقت تھا جب رات کے آغاز میں چاند طلوع ہوا- یہ سب ابن دحیہ نے نقل کیا ہے اور خدا ہی بہتر جانتا ہے-

اس کا مطلب ہے کہ وہ 571 عیسوی میں پیدا ہوا، کیونکہ 311 + 571 - 882 یونانی ہے، جو سکندر ذوالقرنین کا کیلنڈر ہے- اور آپ کو السہیلی نے یہاں رقم کی نشانیوں کا ذکر کیا ہے، اور مجھے یقین ہے کہ اس نے اپنے وقت کے ایک نجومی کی کتابوں پر انحصار کیا اور معلومات فراہم کیں-
علم نجوم کے اعتبار سے درست ہے. اس نے اپنے رسول کی پیدائش سے جوڑ دیا، اس لیے اس نے اس دعوے کے درمیان خبر پہنچانے میں غلطی کی کہ چڑھنے والا مکر کی علامت کے ساتھ ہے، اور پھر یہ مکر کی علامت کے ساتھ موافق ہو گیا.

نیل:

20 اپریل 571 برج کے 22ویں درجے کے مساوی ہے۔

مشتری اور زحل ایک ہی دن سکورپیو میں اترتے ہیں۔

اگرچہ یہ قول فلکیات کے اعتبار سے درست ہے، لیکن یہ رسول کی پیدائش سے بالکل میل نہیں کھاتا۔ کیونکہ یہ معلوم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے 61 سال نہیں بلکہ تریسٹھ-سال کی عمر پائی، کیونکہ اگر ہم 571 - 632 کو منہا کریں تو نتیجہ 61 ہے، 63 نہیں۔ (سورج) (چاند) سال، مہینوں کے گھٹاؤ کے عمل کے ساتھ جوڑے، وہ سال جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت 571ء میں نہیں بلکہ 569ء میں ہوئی ہوگی۔ کیونکہ اگر ہم اس سال کے بارے میں 100% یقین نہیں رکھتے ہیں جس میں وہ پیدا ہوا تھا، ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ وہ کس سال میں فوت ہوا تھا، اور جب ان کی وفات ہوئی تھی تو اس کی عمر کتنی تھی، اور اب ہم جانتے ہیں کہ تمام سالوں میں رسول اللہ قمری-سورج سال تھے، اس کا مطلب ہے کہ اس کی تاریخ پیدائش 63 سال کے حساب سے شمار کی جاتی ہے۔

سال 569 عیسوی تک جس سال میں آپ کی وفات ہوئی جو 632 عیسوی تھی

سنہ 569 عیسوی کے لحاظ سے ہیں، جس میں زہرہ، مشتری اور زحل نے لگاتار تین نشانیوں پر اتفاق کیا، جو درج ذیل ہیں۔

پندرہ اپریل کو سورج میش میں غروب ہوتا ہے اور یہ دن بارہ ربیع الاول سوموار کو ہوتا ہے۔
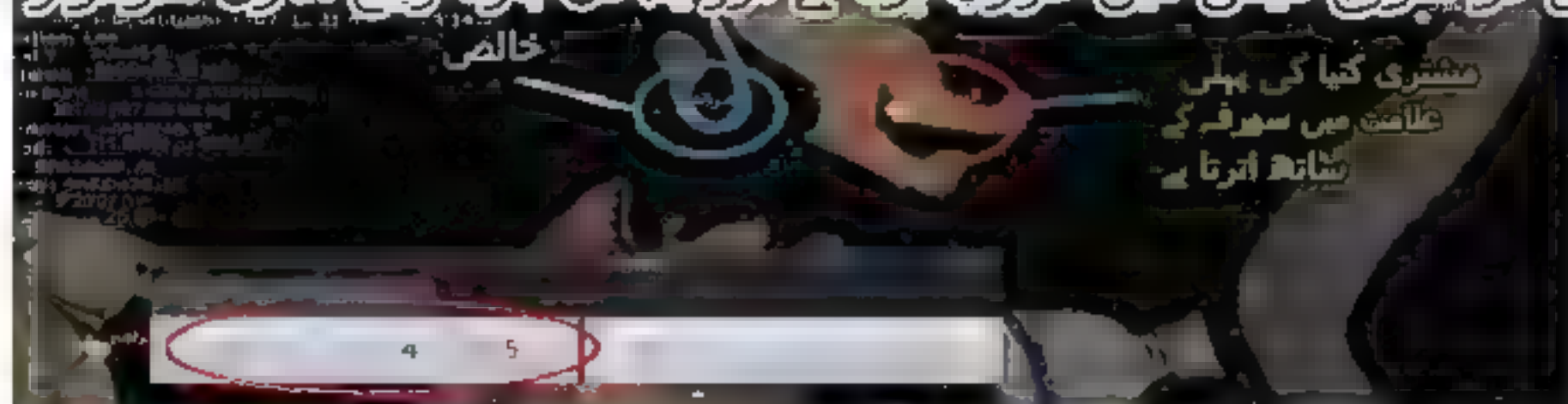
کنیا کے ساتھ مشتری کا جوڑ

زحل کا لیبرا کے ساتھ ملاپ

میس کے ساتھ زہرہ کا جوڑ

ریاضی گائیڈ:

ہمارے پاس ریاضیاتی ثبوت باقی رہ گیے ہیں جو اس بات کی تصدیق کریں گے کہ سبائی کو 17 ہجری میں حذف کر دیا گیا تھا. یعنی کہ کیلنڈر میں شامل ہونے والا آخری مہینہ 15 ہجری میں تھا اور یہ بھی قیاس تھا- 17 ہجری میں آیا، لیکن یہ نہیں آیا اور ہم کر سکتے ہیں جیسا کہ میں نے کہا کہ ہم اس وقت انٹرنیٹ پر موجود کوورنر پر جاتے ہیں، اور یرموک کی جنگ کے نقاط لے لیے ہیں، اور ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہیں- ماہ رجب اور اگست کے مہینے سے بالکل مطابقت رکھتا ہے. جیسا کہ سرخی دستاویز کے علاوہ تمام تاریخی حوالوں کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے جو ہم پچھلی تحقیق میں لے کر آئے ہیں. لیکن اب میں ان دونوں کیلنڈروں میں دنوں کی تعداد کا حساب لگانا چاہتا ہوں- آیئے ہم اس بات کی تصدیق کرتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں النسائی کو نہیں چھوڑا گیا تھا جیسا کہ ہم نے سابقہ دلائل میں دیکھا ہے اور یہ کہ آپ کی ولادت کے بعد سے پیش آنے والے تمام واقعات- آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہجرت کے بعد کے دس سالوں میں پیش آنے والے تمام واقعات جن کے لیے آپ سب سے زیادہ مشہور ہیں.

موسمی سال کے موسموں سے مشابہت رکھتے ہیں- معرکہ معرکہ معرکہ، جو ہجرت کے 14ویں سال میں ہوا، جس میں ربیع الثانی کا مہینہ عباسیوں کے لیے اپسٹر کے ساتھ منایا گیا- اب آیئے 15 ہجری سے جنگ یرموک سے لے کر آج تک کے دنوں کی تعداد دیکھیں جو 13 رجب کو ہوئی اور اس سال کے آخر تک اس کے باقی دنوں کی تعداد = رجب کے برابر ہے- 17 دن، شعبان 29 دن، اور رمضان 30 دن- شوال میں 29 دن ہیں، ذوالقعدہ میں 30 دن ہیں اور ذوالحجہ میں 29 دن ہیں، یعنی: 15+29+30+29+30+29=164 دن-

اب، سال 637 سے 1437 تک، 1421 بلاتعطل قمری سال ہیں، برابر:

1421 x 354.36264 = 503549.3114 دن-

سنہ 1438 میں رجب کے مہینے تک پہنچنے کے لیے درج ذیل مہینوں کو شمار کرنا ضروری ہے

محرم 29 صفر 30 ربیع الاول 29 ربیع الثانی 30 جمادی الاول 29 اور جمادة الاخرہ 30 اور 13 رجب یعنی:

13+30+29+30+29+30+29 = 189 دن-

ہم ان میں 164 دن کا اضافہ کرتے ہیں اور یہ برابر ہوجاتا ہے-

164+503902.3114189+ 503549.3114 دن

اب ہم شمسی سالوں سے نمٹیں گے، یعنی 20 اگست سے لے کر سال کے اختتام تک 636 عیسوی کے لیے،
جو درج ذیل ہیں: اگست کے 11 دن، ستمبر کے 30 دن، اکتوبر کے 31 دن، اکتوبر کے 30 دن- نومبر، اور دسمبر کے 31 دن-

31+30+31+30+11 = 133 دن

2017 میں، 13 رجب 10 اپریل کے ساتھ موافق ہے- کوئی بھی:
30 جنوری، 28 فروری، 31 مارچ اور اپریل کے 10 دن-
10+31+28+30 = 100 دن.

637 - 2016 - 1379 یہ تمام سال گریگورین ہیں کیونکہ ان میں سے سال 1582 کے دس دن حذف ہو گئے ہیں. لہذا سال کی صوالت
شمسی قدر 365.2425 دن ہونی چاہیے،
یعنی 503669.4075 = 365.2425 1379 x
ہم اس میں 133 دن اور 100 دن کا اضافہ کرتے ہیں، یعنی سال کے آغاز سے انس
اگست 2017 تک 503669.4075+133-100-503902.3114

فرق صفر ہے!!

یہ چند دنوں کی تعداد کے برابر ہے- الناسی کے مطابق یہ
یہ مزید ریاضیاتی ثبوت ہے کہ ماہ نسائی کو 15 ہجری میں شامل کیا گیا جیسا کہ ہم نے دیکھا، اور یہ کہ پہلے سال کا اضافہ نہیں کیا گیا-
17 ہجری کا سال تھا- یعنی رسول اللہ کی وفات کے چھ سال بعد-

کیلنڈر گائیڈ

اس کتاب کے قاری کو سال 512 سے 2100 عیسوی تک کے سال کے منصوبوں کا ایک اچھا مجموعہ نظر آئے گا- اور یہ کہا گیا تھا
513 عیسوی میں عربوں کی طرف سے اپنایا گیا پہلا ربط قائم کرنے کے لیے ابتدائی سال کا انتخاب ہم نے تحقیق میں اس معاملے کی وضاحت کی ہے-
یہ غار اس کتاب سے لیا گیا تھا تاکہ ان کے قدیم کیلنڈر پر پہلا نقاط رکھا جائے جو سال کے موسموں کے مطابق نہیں تھا-
کبھی نہیں، ور ہر اس کے بعد تھا جب یہودیوں نے عربوں کی پیدائش کے اس عمل کو اپنایا، تو انہوں نے عبرانیوں کے مہینے کو اپنانا شروع کیا، تو ان کے مہینے اس کے ساتھ قائم ہو گئے-
موسم میں ہے یہ چارٹ اس لیے تیار کیے ہیں تاکہ قاری ان مہینوں کی پیشرفت اور پچھلے سالوں میں ان کے استحکام
کو دیکھ سکے-

اب اگر ہم اس بات کی تصدیق کرنا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں نے عربوں کا بوتا کب بند کیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہم اس وقت واپس جائیں
تو دونوں کیلنڈرز کو ایک ساتھ ملنا چاہیے. اگر ہم 636 عیسوی کی تاریخ تک واپس جائیں- یرموک کی جنگ، ہم جنگ کے نقاط تلاش کریں گے-

یرموک اس طرح ہے-

یہ آج سے لے کر 636 عیسوی تک کے ناسی مہینوں
پر مبنی ہے-

اب آپ اسی تاریخ پر واپس آتے ہیں، لیکن نقل کے عمل کے بغیر، صرف انٹرنیٹ پر دستیاب ہجری-گریگورین کنورٹر کا استعمال کرتے ہوئے-
ہم اسی نتیجے پر پہنچتے ہیں:
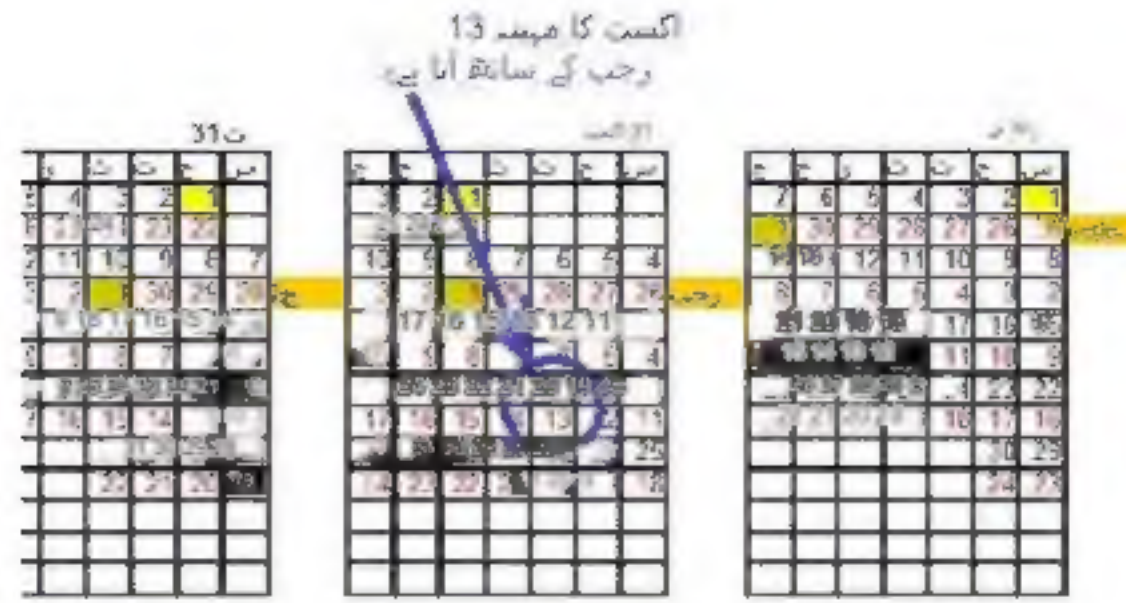
منگل	
اسلامی تاریخ	15 رجب 13
گریگورین تاریخ	20 اگست 636

ہم دو کلینڈروں المنصو اور المنصو کے درمیان ایک ہی نقاط کے ساتھ ایک میچ
دیکھتے ہیں: 13 رجب اور 20 اگست-

یہ اس بات کا حتمی ثبوت ہے کہ النسائی اس سال سے پہلے عمل میں تھی، اور یہ کہ اسے 17 میں بند کر دیا گیا تھا- اب
میں آپ کو اس مثال میں اس سال کے نقاط دکھاؤں کا جس میں اسے بند کیا گیا تھا:
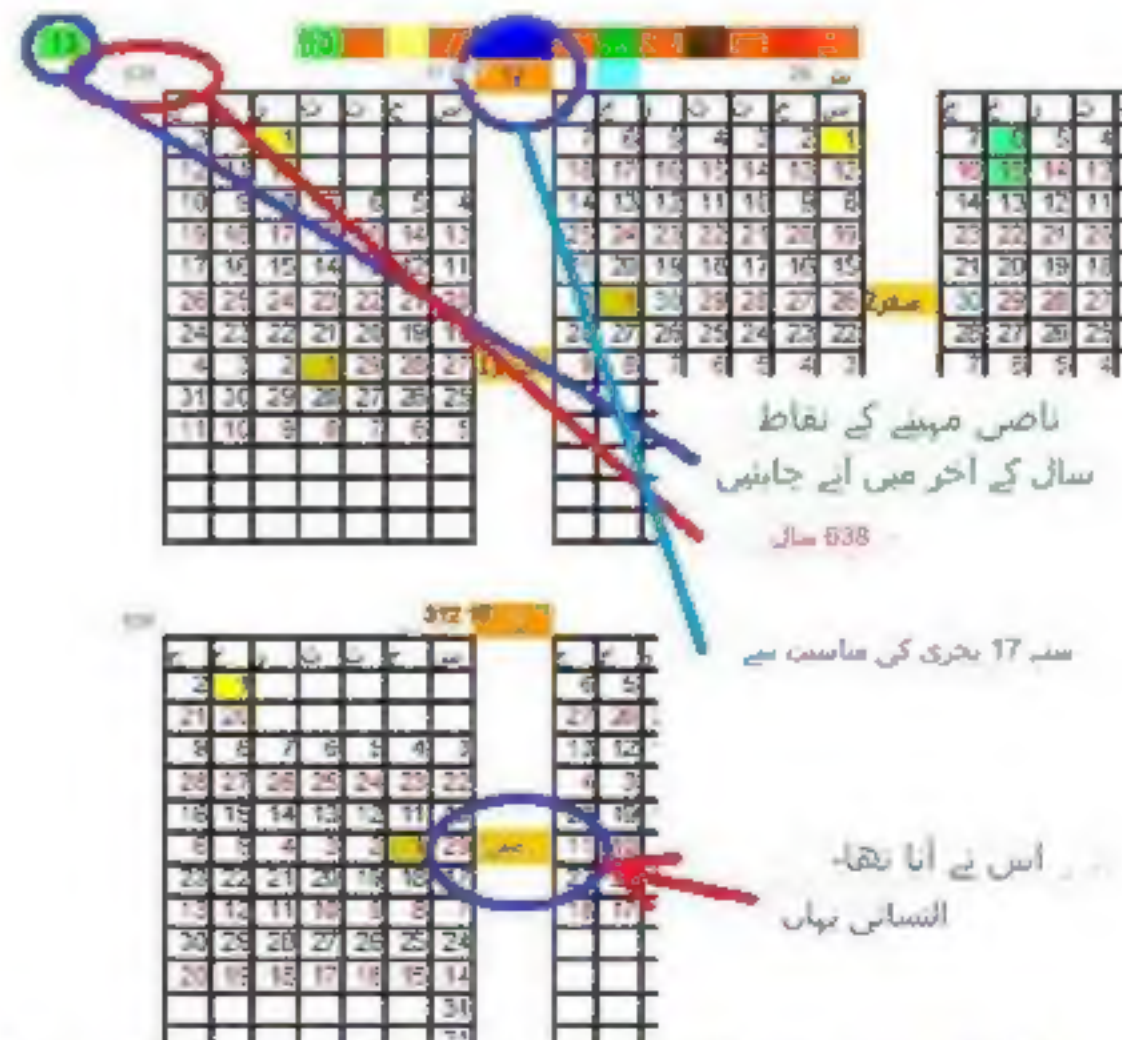
یقیناً، آپ کتاب کے آخر میں منسلک خاکوں کو دیکھ سکتے ہیں-
اس سال میں یہ دیکھنے کے لئے

میں نے کتاب کے پچھلے حصے میں سنہ 600 سے 699 تک کا ایک اور 100 سال کا عرصہ بھی رکھا ہے، تاکہ اس میں موجود نصی دور 17 ہجری میں منسوخ ہو کر 699 عیسوی تک جاری رہے، تاکہ آپ اس کا راستہ دیکھ سکیں- اس مدت کے دوران قمری مہینے اور وہ کس طرح شمسی مہینوں کے ساتھ بالکل بھی مطابقت نہیں رکھتے ہیں، نوٹ کرتے ہوئے کہ اگر آپ باقی چارٹس کو دیکھیں جس میں نسی کے مہینے کو دستاویز کیا گیا ہے، بالکل اسی طرح جیسے ہم نے اپنی کتاب میں انہیں اپنایا ہے، آپ دیکھیں گے کہ قمری مہینے اس پورے عرصے میں مستحکم ہیں اور بغیر کسی تبدیلی کے-

پہلے گواہ انجینئر عدنان الرفاعی کا جواب

https://www.youtube.com/watch?v=zdv9uxI2VpI

دوسرے گواہ علی منصور الکیالی کا جواب

https://www.youtube.com/watch?v=BIc0LXdD68k

تیسرے گواہ مرتضیٰ فراج کا جواب

https://www.youtube.com/watch?v=ZMvTp7Dxck8

https://www.youtube.com/watch?v=i4CVCCUXsX4

https://www.youtube.com/watch?v-En8q1B-yBTo

https://www.youtube.com/watch?v=8tDXV3U2U3g

https://www.youtube.com/watch?v=bpwF6KbSO0Q

اس طرح، دفاع باقی ہے، اور حکم صدر، مشیروں، اور معزز قاری کے ہاتھ میں رہتا ہے.

آپ کا بھائی وسام الدین اسحاق

12/16/2017 کیلیفورنیا

عدالتی فیصلہ:

عدالت نے اپنی موجودگی میں اور یہاں پیش کیے گئے تمام شواہد اور شواہد کی بنیاد پر اور اپنی تاریخ پر فیصلہ سناتے ہوئے النساعی کو تمام الزامات سے بری کر دیا- اسے مخاطب کیا-

اس تاریخ کو اجلاس ملتوی کر دیا گیا-

28/8/2020

کتاب کے حوالے

1. عاصم کی سند پر حفص پڑھ کر قرآن پاک-

2 قرآن پاک عثمان بن عفان سے منسوب، تنظیم اسلامی کانفرنس، استنبول، 2007ء-

3. http://ia800503.us.archive.org/1/items/waqmsmoa/msmoa.pdf

4. سات قرات: الدوری - ہاشم - عاصم سے حفص - وارش - خلف - ذکوان - قلون - شعبہ - السوسی-

5 لسان العرب لغت-

6. جامع لغت-

7. ابتدا اور انتہا از ابن کثیر الدمشقی-

8. تاریخ الطبری-

9. تہذیب کا پجاری - ول ڈیورنٹ-

10. تاریخ دمشق از ابن عساکر-

11. اندلس میں اسلامی ریاست، محمد عبداللہ عنان-

12. امام احمد بن حنبل کی کتاب سنت-

13. صلاح الدین ایوبی، حطین کا ہیرو، د. عبداللہ ناصح علوان-

رومن ایمپائر میں مذہب، ولی-بلیک ویل، بذریعہ جیمز بی ریوز-14

15 مصر میں نپولین بوناپارٹ احمد حفیظ عواد-

16. ہفتہ وار السیصہ، محمد حسنین ہیکل، شمارہ 54، مارچ 1927

17. خالد بن الولید صادق ارجن

18. البلاذھوری کی طرف سے ممالک کی فتوحات-

19. عربی خطاطی کی تاریخ میں مطالعہ، صلاح الدین المنجد-

تاشقند قرآن20- قاہرہ میں.http://majles.alukah.net/t47938/

21. تاریخ عربی خطاطی، تحریر اور تشکیل) مصنف کے ذریعہ 2008-

22. سوانح عمری ابو عبداللہ شمس الدین الذہبی-

23. اسلام سے پہلے عربوں کی تاریخ میں المفصل، ڈاکٹر- جواد علی-

24 کتاب دین رحمان نیازی ایزدین 1998

25- کتاب النسائی نیازی ایزدین 1999

26. تاریخ ابن خلدون

27. عرب کیلنڈر، کیلنڈر، رمضان اور مقدس مہینے، ڈاکٹر- حسنی المطفی 2014-

28. قیمتی مذہب میں کئی مہینوں کے راز ممدوح کوشیے 2015-

لیکچرز29یوٹیوب پر القزوینی کے :https://www.youtube.com/watch?v-e-WCb7t4Aec

30. ریاض کی امام محمد بن سعود یونیورسٹی سے ڈاکٹر شیم بن لافی الحمزانی کا ڈاکٹریٹ کا مقالہ

31. الانواع فی معاصم العرب، ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری، 889ء-

قارئین کو اس کتاب میں حقوق نسواں کے موضوع کی ایک جامع تعریف ملے گی۔
دنیا میں کسی بھی دو کیلنڈروں کے درمیان فرق چھوٹے سے بڑے کو گھٹانے اور اس کی قیمت کا نتیجہ ہے۔

فرقوں کو عربی میں ازدلف کہتے ہیں۔

شمسی اور قمری سال کے درمیان تبدیلی کی قدر کے برابر ہے:

365.2425 دن، جو گریگورین سال کے برابر ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ شمسی مہینے کی طوالت سال کی طوالت کے 12 سے تقسیم ہونے کے برابر ہے۔

30,43687512365.2425

جہاں تک قمری سال کا تعلق ہے، یہ قمری مہینے کی لمبائی 29.53058 کو 12 سے ضرب کرنے کی پیداوار ہے، جو کہ برابر ہے:

29.53058 x 12 = 354.36696 دن

اس کا مطلب یہ ہے کہ گریگورین کیلنڈر میں سال کی طوالت اور قمری سال کی لمبائی کے درمیان ارتباط کی قدر ہے:

365,2425-345,36696 10.87554 دن

اگر ہم عزدلاف کی قدر کو 2.8 سے ضرب دیں تو ہمیں ناسی مہینے کی طوالت ملتی ہے، جسے ہر 32 قمری مہینے میں شامل کرنا ضروری ہے۔

یہ دو سال اور آٹھ ماہ کے برابر ہے:

10.87554 x 30.4515122.8 دن

یہ نمبر شمسی مہینے سے بڑا ہے جس
کی قدر: 30.451512-30.436875 = 0.0146637

نیز، رقم کا سال 365,256363 کے برابر ہے۔

رقم کا مہینہ اس وقت کے برابر ہے۔

30,43802512365,256363

اس کے اور ناسی مہینے کی طوالت کے درمیان فرق کی قدر یہ ہے:

30.438025-30.451512 0.013487 =

آپ اس کتاب میں عزدلف کی مساوات اور ناسی مہینے کی نظریاتی اور عملی قدر کے بارے میں جانیں گے۔

513 سے 2100 تک 1600 سال کا ایک بہت بڑا کیلنڈر بھی انٹرنیٹ پر موجود ہے، جس میں آپ کو مقامات ناص، عمرہ، ماہ رمضان،
حج کے مہینے حرمت والے مہینے اور حرمت والے مہینے دکھائے جا رہے ہیں۔ مقامات کو دکھانے کے لیے کیلنڈر۔
اور سالوں پر محیط چاند گرہن۔

ہمارے قاری کی خواہش ہے کہ وہ اس کتاب کے تہوں میں موجود حقائق کی روشنی کو دیکھیں۔